KRI-229

100/
21-10-91

شری مدبھاگوت باتصویر

(سکھ ساگر)

مہرشی ویدویاس لکھت شریمدبھاگوت

کے

سمپورن بارھوں اسکندھ کا سلیس اردو ترجمہ

قیمت رف کاغذ ۳۵ ۳۵ روپے صرف

قیمت گلیز کاغذ ۴۰ ۴۰ روپے صرف

پبلشرز

دیہاتی پستک بھنڈار — چاوڑی بازار — دہلی — ٹیلیفون 20030

پبلشرز

دیہاتی پُستک بھنڈار۔

چاوڑی بازار۔

دِلّی ۶

دوسرا ایڈیشن .... سنہ ۱۹۶۱ء

قیمت ۳۵ روپے .... قیمت ۳۵

قیمت گلیز کاغذ ۴۰ روپے .... قیمت گلیز ۴۰

پرنٹر

(سود لیتھو پریس۔ دلی)

دیباچہ

تومیو ماتا شچہ پتا تومیو　　تومیو بندھو شچہ سکھا تومیو

تومیو ودیا دروِن تومیو　　تومیو سروم مم دیو دیوہ

پرم پتا پرماتما کی جتنی بھی تعریف کی جائے اتنی ہی کم ہے۔ منوشیہ لاکھوں جنم لے تب بھی انکے گنوں کی پرشنسا پوری طرح نہیں کرسکتا اور نہ ان کی مایا کا بھید جان سکتا ہے۔

بھگوان کی پرشنسا میں اور اُس کی آگیائیں سروساد ھارن تک پہونچانے کے لئے پراچین کال میں بہت سے گرنتھ رشی منیوں نے لکھے جن میں سب میں پہلے وید ہیں۔ منوشیہ کی سامرتھ نہیں کہ وید جیسے مہان گرنتھ لکھ سکے بھگوان نے سوئم رشیوں کے ہردے میں پرویشٹ ہوکر ان گرنتھوں کی رچنا کرائی اور سنسارک جیوں کے موکش کے لئے یہ گرنتھ سنسار میں پرگٹ ہوئے۔ ویدوں کی رچنا کے ہزاروں ورش پشچات مہرشی والمیکی نے رامائن کی رچنا کی جس میں بھگوان نے رام چندر جی کے روپ میں جو اوتار لیا ہے اس اوتار کی ساری کتھا کا ورنن ہے۔ رامائن تریتا یگ کا گرنتھ ہے۔ دواپر یگ میں بھگوان نے کرشن جی کے روپ میں اوتار لیا اور گیتا جیسا مہان گرنتھ سنسار کو دیا۔ گیتا میں یہی اپدیش دیا گیا ہے کہ منوشیہ کو پھل تبھی ملتا ہے جب وہ برابر کام کرتا رہے۔ کوشش کرنا منوشیہ کا دھرم ہے اور پھل دینا ایشور کے آدھین ہے۔ یہی گیتا کا سدھانت ہے کلیگ کے آرمبھ میں شری مدبھاگوت پرتھوی پر پرگٹ ہوا۔ یہ گرنتھ واستو میں سمست ویدوں، پرانوں اور دھرم گرنتھوں کا نچوڑ ہے۔ اس میں ویدوں کی آگیائیں، پرانوں کی کتھائیں، رامائن کے آدرش دھرم گرنتھوں کی شکشائیں اور گیتا کے اپدیش "آتما کبھی نہیں مرتی" کو اسپشٹ کرکے لکھا گیا ہے۔ اس میں کرشن اوتار کی ساری کتھا وستار پوروک لکھی گئی ہے۔ یہ گرنتھ کلیگ واسیوں کے لئے امرت کے سمان ہے جس کو پان کرکے منوشیہ امر ہو جاتا ہے اس کو سُن کر منوشیہ امرتو سے بھی اونچا درجہ موکش پراپت کرتا ہے۔

بھارت ورش کی جنتا سے ہماری پرارتھنا ہے کہ اس مہان گرنتھ کو پڑھ کر اور اس میں بتائے گئے راستے پر چل کر بھارت ورش میں "رام راجیہ" استھاپت کرنے میں سہائتا کریں۔

نویدک

پبلشرز

اُردو ترجمہ

شریمد بھاگوت بھاشا

فہرستِ مضامین

بارھواں اسکندھ



राधे श्याम

شری مدبھاگوت مہاتم

کا

پہلا ادھیائے

گیان۔ بھگتی اور ویراگ کی کتھا

ایک سمے نیمی شارنیہ پربت پر بیٹھے ہوئے مہارشی سوت جی کو پرنام کرکے مہا گیانی رشی شونک جی کہا۔ ہے سوت جی! آپ ہمیں وہ کتھا سنایئے جس سے منوشیہ کے سارے پاپ کٹ جاتے ہیں۔ بھگتی۔ گیان اور ویراگ اُسے کس پرکار ملتا ہے، اور وشنو جی کے بھگت کس طرح مایا وموہ کا تیاگ کرتے ہیں۔ اس گھور کلیگ کے آجانے سے سنساری پرانیوں نے راکششی بھاؤ اپنا لیا ہے لہذا آپ ہمیں بتلایئے کہ کلیشوں سے دُکھی جیون کو دکھوں سے نجات دلانے کے لئے کیا کام کرنا چاہیئے۔ جس کرم سے پرم کلیان ملتا ہے۔ اور شری کرشن جی کے درشن ہوتے ہیں، ایسا سادھن آپ ہمیں بتلایئے۔

یہ سنکر سوت جی کہنے لگے ہے شونک جی! آپ کے من میں کلیگ کے لوگوں کی بڑی محبت ہے اور آپ نے ان کے ادھار کے لئے بڑی اچھی بات پوچھی ہے جو کہ مایا موہ اور اندھکار میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو وہ کتھا سناؤں گا جس کا نام شری مدبھاگوت ہے یہ کتھا شری شک دیو جی نے مہاراجہ پریکشت کو اس وقت سنائی تھی، جبکہ شرنگی رشی نے ان کو شاپ دے دیا تھا۔ اس کتھا کو سن کر پرانی پرم دھام پاتا ہے۔ یہی کتھا سنکادک رشیوں نے نارد منی کو ایک ہفتے بھر تک سنائی تھی۔ یہ سنکر وہاں پر اپستھت رشیوں نے پوچھا کہ سوت جی! ہماری ایک شنکا ہے جس کا سمادھان کیجئے۔ نارد جی تو دو گھڑی سے زیادہ کسی استھان پر ٹھہرتے نہیں تو وہ سات دن تک ایک استھان پر کیسے رُک گئے اور سنکادک رشیوں کا درشن بھی دُرلبھ ہے۔ وہ ان کو کیسے پراپت ہوا اور سات دن تک یہ کتھا کس استھان پر ہوئی یہ سب ہمیں بتایئے۔

یہ سُن کر سوت جی کہنے لگے کہ ایک سمے سنک سنت کمار سُنندن وسناتن یہ چاروں بھائی گھومتے ہوئے....

بدری نارائن آشرم میں پہونچے۔ انہوں نے دیکھا کہ نارد جی بہت اُداس اور دکھی اوستھا میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے نارد جی سے اس اداسی کا کارن پوچھا تو نارد جی کہنے لگے کہ ہم نے سب تیرتھ کاشی، گیا، پُشکر، گوداوری وغیرہ... کی یاترا کی ہے۔ ان تیرتھوں میں بھی کلیگ نے اپنا ادھیکار جما رکھا ہے اور منشیوں کو مایا موہ میں پھانس رکھا ہے۔ سچائی، تپ، دان، دیا اور بھگتی یہ سب کلیگ کے کارن سنسار سے اُڑ گیا ہے اور لوگ بہت سوارتھی ہو گئے ہیں۔ ان کو اپنے پیٹ پالنے کی ہی چنتا رہتی ہے۔ جھوٹ بول کر کپٹ کر کے اور دوسروں کو دھوکہ دے کر دولت اکٹھی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ماتا پتا کی سیوا نہیں کرتے۔ استری ساس و سسر کے آگیا کاری بن جاتے ہیں اور اپنی پتریوں کو دھن کے لالچ میں بوڑھوں سے بیاہ دیتے ہیں۔ جب میں نے یہ دیکھا تو چاروں اور سے نراش ہو کر متھرا جی میں پہونچا تو وہاں میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان استری بیٹھی ہوئی دھاڑیں مار مار کر رو رہی ہے اور دو بوڑھے پُرش اس کے پاس بیہوش پڑے ہوئے تھے وہ چاروں اور اس آشا سے دیکھ رہی تھی کہ کوئی سہائتا کرنے والا ملے۔ مجھے اپنے پاس آتا دیکھ کر وہ کہنے لگی کہ ہے مہاراج مجھے آپ کے درشن ملے یہ میرا پرم سوبھاگیہ ہے آپ میری دکھ کی کتھا سن لیجیے۔ اس نے بتایا کہ میں بھگتی ہوں اور یہ جو دو پُرش لیٹے ہوئے ہیں یہ میرے بیٹے گیان اور ویراگ ہیں۔ اور یہاں جو استریاں بیٹھی ہوئی ہیں یہ گنگا، جمنا، سرسوتی و گوداوری آدی ندیاں ہیں اور میری سیوا کرنے آئی ہیں۔ میرا جنم دراوڑ دیش میں ہوا تھا۔ کرناٹک میں میں بڑی ہوئی، اور کچھ دنوں دکشن بھارت میں رہی اور گجرات میں جا کر بوڑھی ہوئی۔ اب ورنداون میں آ کر پھر جوان ہو گئی ہوں لیکن میرے یہ دونوں بیٹے کلیوگی منشیوں کے گھور پاپ کرموں کے پربھاؤ سے اتنے بوڑھے اور بیہوش ہو گئے ہیں کہ ان میں اب اٹھنے کی بھی ہمت نہیں رہی ہے۔ یہ میرے لئے بڑی شرم کی بات ہے کہ میرے بیٹے تو بوڑھے ہوں، اور میں جوان رہوں، اور اسی بات پر سنسار کے لوگ میری ہنسی اڑا رہے ہیں۔ اس کا کارن کرپا کر کے آپ بتائیے۔

اس کا دکھ بھرا ورتانت سن کر میں نے اس سے کہا ہے بھگتی! اب گھور کلیگ آ گیا ہے۔ اس میں تجھے اور تیرے دونوں بیٹوں گیان اور ویراگ کو سب بھول گئے ہیں۔ تو تو صرف ورنداون آنے سے جوان ہو گئی ہے۔ تیرے بیٹوں کی اس کلیگ میں کوئی پوچھ کچھ بھی نہیں رہ گئی ہے لوگ ان کا نام ہی بھول گئے ہیں، اس لئے وہ بوڑھے اور کمزور بنے ہوئے ہیں۔ اس پر استری روپی بھگتی کہنے لگی کہ جب کلیگ اتنا بُرا ہے تو راجہ پریکشت نے کس کارن اس پاپی کو زندہ چھوڑ دیا۔ تب میں نے اُسے بتایا کہ مہاراجہ پریکشت بڑے پارکھی تھے۔ انھوں نے کلیگ میں ایک بڑا بھاری گُن چھپا ہوا دیکھا جس کے کارن انھوں نے اُس کی ہتیا نہیں کی۔ کلیگ کا ایک بڑا گُن یہ ہے کہ ست یگ، ترتیا، دواپر یگوں میں جہاں ہزاروں ورشوں تک تپ، یگیہ، دان و دھرم کرنے پر بھی پرم پتا پرماتما کا درشن کٹھنتا سے ملتا تھا — پرنتو کلیگ میں کیول کیرتن او بھجن کرنے سے ہی بھگوان تُرنت پرسن ہو کر بھگت کو درشن دے دیتے ہیں۔ پرنتو کلیگ والے اتنا آسان کام بھی نہیں کر پاتے۔ ان پر یہ بھی نہیں ہوتا کہ کبھی گھڑی دو گھڑی بھگوت کتھا اپنے گھر پر کرا دیں یا کہیں جا کر سن لیا کریں، اسی لئے وہ دکھوں و کشٹوں سے گھرے رہتے ہیں۔

یہ اپدیش سن کر بھگتی کہنے لگی ہے مہاراج میرا بڑا سوبھاگیہ ہے کہ آپ جیسے پرم گیانی کے درشن مجھے ملے۔ آپ

سنسارک جیوں و دیوتاؤں کا دکھ ہرنے والے ہیں۔ اب آپ کرپا کر کے کوئی ایسا اُپائے بتلایئے کہ میرے دونوں بیٹے گیان اور ویراگ پھر جوان ہو جائیں اور میرا دکھ دور ہو جائے۔

ادھیائے ــــ ۲

نارد جی کا بھگتی کو اُپدیش دینا اور دکھ دُور کرنے کیلئے کسی رشی کو تلاش کرنا

نارد جی بھگتی سے کہنے لگے ہے بھگتی! تو اب اپنا فکر چھوڑ دے اور جگت کے تارن ہار شری کرشن جی میں لَو لگا۔ ان کا دھیان و پُوجا کرنے سے تیرے سب کشٹ دُور ہو جائیں گے۔ کرشن جی اپنے بھگتوں کی لجّا رکھتے ہیں۔ جیسے دریودھن کے دربار میں دُشاشن نے دروپدی کا چیر کھینچ کر اُسے ننگا کرنا چاہا تھا اُس سمے دروپدی نے شری کرشن جی کو پکارا اور انھوں نے اپنی مایا سے اس کا چیر بڑھا کر اس کی لجّا رکھ لی اور جب ندی میں گراہ نے گج کا پیر پکڑ لیا اور اس کی رکشا کرنے والا اُس سمے کوئی نہیں تھا تو اُس نے بھی بھگوان سے پرارتھنا کی اور انھوں نے اس کو بچایا۔ اور اسی پرکار جب بھی کسی ہری بھگت پر سنکٹ پڑے بھگوان نے ترنت اس کا ادھار کیا ہے۔ ہے بھگتی! بھگوان انتریامی تجھے پرانوں سے ادھک پیار کرتے ہیں اور پاپی سے پاپی اور نیچ سے نیچ جس گھر میں تُو چلی جاتی ہے وہیں بھگوان خود آ کر اس کا ادھار کرتے ہیں۔ ست یگ و تریتا آدی یگوں میں منوشیہ بہت ادھک جپ تپ۔ دان و دھرم کرنے پر ہی موکش پاتے تھے۔ پرنتو کلیگ میں تو صرف تیری کرپا سے جیووں کا ادھار ہو جاتا ہے۔ گیان و ویراگ کی کسی کو آوشیکتا ہی نہیں رہی ہے اسی لئے کوئی ان کو نہیں پوچھتا اسی لئے تیرا دُکھ دور کرنے کے لئے میں اس جگت کے پرانیوں کو تیری مہما بتا دوں گا۔ جو لوگ ہردیہ میں تجھے دھارن کریں گے ان کو یم راج کا ڈر نہیں ہو گا کیونکہ وے سیدھے سورگ میں جائیں گے۔ پرم پتا کا درشن جپ تپ دان آدی کرنے سے اتنی جلدی نہیں ملتا جتنی جلدی بھگتی کرنے سے ملتا ہے۔ جن منشیوں نے ہزاروں ورش تپ و یگیہ کیا تھا انھیں کو بھگوان نے بھگتی دی پرنتو کلیگ میں بھگوان نے سب پر بھگتی کو شریشٹھ رکھا ہے یہ باتیں سن کر بھگتی بولی۔ ہے مُنی سریشٹھ! آپ دھنیہ ہیں۔ جس پرکار آپ نے مجھے دھیرج بندھایا ہے اُسی پرکار کرپا کر کے میرے ان دونوں بیٹوں کو بھی جگا دیجئے۔ میں نے گیان و ویراگ کو اٹھایا اور آوازیں بھی دیں لیکن انھوں نے آنکھیں نہیں کھولیں۔ تب میں نے شری مد بھاگوت گیتا اور ویدوں کا پاٹھ کیا تو انھوں نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھنا چاہتے تھے پرنتو کمزوری کے کارن پھر بیہوش ہو گئے۔ اب مجھے یہ چنتا ہوئی کہ یہ کیوں نہیں اٹھتے۔ میں اس چنتا میں بیٹھا ہی تھا کہ آکاش وانی ہوئی کہ ہے نارد تم اتنی چنتا نہ کرو، یہ اس سمے اُٹھ کر بیٹھیں گے جب انگوست منگ سلے سوال کی سنگتی کے لئے کسی سادھو منوشیہ کی کھوج کرو۔ میں یہ آکاش وانی سُن کر

سادھو کو ڈھونڈنے نکل پڑا اور تمام میں ڈھونڈنے پر بھی کوئی اچھا سادھو نہیں ملا، کیونکہ آج کل کلیگ میں سادھو بڑی کٹھنتا سے ملتا ہے، انتہ میں سادھو کی کھوج کرتے کرتے یہاں تک آ پہونچا ہوں اور یہاں آ کر آپ جیسے مہان تپوسوی و یوگی رشی کے درشن ہو گئے ہیں۔ آپ ہی میں اتنی سامرتھ تھی کہ بیکنٹھ کے دونوں دولہ بالوں جے اور وجے کو پرتھوی پر دھکا دے دیا۔ اب آپ نے درشن دے کر مجھے تو پوتر کیا ہی ہے لیکن میری یہ بھی پرارتھنا ہے کہ بھگتی اور اس کے دونوں بیٹوں گیان اور ویراگ کا بھی دکھ دور کر دیجئے۔ نارد جی کی ونتی سُن کر سنت کمار جی کہنے لگے، کہ ہے نارد منی پراچین سمے کے مہا پرشوں و مہرشیوں نے سنساری منشیوں کے کلیان و موکش کے لئے گیان و دھرم آدی کے جو راستے بتائے ہیں ان پر آج کل کوئی نہیں چلتا اور نہ کوئی سچا گرو ملتا ہے۔ اس لئے آج کل کلیگ میں دکھوں سے چھٹکارا اور موکش پانے کے لئے کیول ایک ہی اُپائے ہے وہ ہے شریمد بھاگوت کی کتھا کا سُننا و پڑھنا۔ اس سے بھگوان کے چرنوں میں پریم بڑھتا ہے اور ان کے درشن ہوتے ہیں۔ یہ سنکر نارد جی کہنے لگے، ہے مہاراج! میں نے وید و گیتا پڑھ کر گیان و ویراگ کو سنائی پر ان میں اٹھنے کی شکتی نہیں اُتپن ہوئی تو پھر وے شریمد بھاگوت کے پاٹھ سے کس طرح جاگ جائیں گے۔ یہ سنکر سنت کمار رشی کہنے لگے کہ، ہے نارد شریمد بھاگوت سب ویدوں کا سار ہے۔ اسکے اشلوکوں ...... میں ویدوں کا ارتھ اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دودھ میں گھی بھرا رہتا ہے اور جب تک اُپائے کر کے دودھ میں سے گھی نکال نہ لیا جائے تب تک گھی کا سواد دودھ میں نہیں معلوم پڑتا۔ اسی طرح مہرشی وید ویاس جی نے سمست پُرانوں و ویدوں کا منتھن کر کے ان کا سار بھاگ شریمد بھاگوت میں لکھ دیا ہے، اور نارد جی کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ شریمد بھاگوت کے چار اشلوک شری نارائن جی ...... انے رچے اور برہما جی کو سنائے اور آپ نے برہما جی سے سنکر وید ویاس جی کو بتائے اور وید ویاس جی نے ان سے شری بھاگوت پُران بنایا۔ یہ کتھا سننے سے منشیہ کے سارے دُکھ سنتاپ نشٹ ہو جاتے ہیں اور موکش پراپت کرتا ہے۔ یہ سنکر نارد جی پرارتھنا کر کے کہنے لگے، ہے رشی شریشٹھ! آپنے یہ اُپدیش دے کر میرا جیون کرتارتھ کر دیا۔ یہ میرا سوبھاگیہ تھا کہ آپ کے درشن ہو گئے۔ اب آپ کرپا کر کے بتلایئے کہ شریمد بھاگوت پاٹھ کہاں پہ کرنا چاہیئے۔ کس طرح کرنا چاہیئے اور کتنے دن تک کرنا چاہیئے۔

ادھیائے ــــ ۳

سنت کمار جی کا شریمد بھاگوت کا پاٹھ کرنے کی ودھی و اُس کے سُننے سے جو مہاتم ہوتا ہے، وہ بتانا

سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے منی ور! تم نے کلیگ کے منشیوں کو شریمد بھاگوت کے پاٹھ سے پھل پراپت

کرانے کے لئے بڑی اچھی بات پوچھی ہے۔ ہری دوار میں گنگا جی کا پوتر تٹ پاٹھ کرنے کے لئے بڑا اچھا ہے۔ وہ بڑا رمنیک استھان ہے اور وہاں پوتر پیڑوں کی گھنی چھایا ہے جس میں یوگی اور رشی گیان پراپت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس جگہ شریمد بھاگوت جی کا پاٹھ کرنے سے گیان اور ویراگ بھی جوان ہو کر اٹھ بیٹھیں گے اور بھگتی کا کشٹ دُور ہو جائے گا۔ یہ سنکر نارد جی کہنے لگے ہے رشی شریشٹھ! یہ تو سب ٹھیک ہے۔ پرنتو جب تک آپ وہاں چلنے کا کشٹ نہیں کریں گے یہ کام پورا نہیں ہو سکے گا، اس لئے آپ بھی وہاں ضرور چلنے کی کرپا کیجئے۔ نارد جی کی ونتی سنکر سنکادک چاروں رشی بدری کا شرم سے نارد جی کے ساتھ چل دیئے اور ہری دوار میں گنگا تٹ پر آپہونچے۔ وہاں پر جو رشی منی بیٹھے تھے ان سے انھوں نے کہا کہ اب ہم شریمد بھاگوت کا پاٹھ کرتے ہیں، جن کو اسے سننا ہو آکر سنیں۔ یہ سماچار سنکر وشسٹھ۔ بھرگو۔ گوتم۔ پرشورام۔ وشوامتر و پاراشر آدی جتنے رشی منی اس تیرتھ میں رہنے والے تھے وہاں آکر اکٹھے ہو گئے اور رشیوں کے اتر کت گنگا۔ جمنا آدی پوتر ندیاں۔ گندھرب وکنر ویش وناگ لوگ آدی چودہ بھونوں کے لوگ کتھا سننے کے لئے آکر اکٹھے ہو گئے۔ نارد جی نے سب کو بڑے آدر سے بٹھایا اور تب مہاپرشوں وسنیاسیوں نے زور زور سے شنکھ بجانا شروع کر دیا۔ دیوتا لوگ ومانوں پر بیٹھ کر کتھا سننے وہاں آپہونچے اور وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کے اوپر پھول برسانے آرمبھ کیئے اب سنت کمار جی نارد جی سے کہنے لگے کہ ہم تم کو کتھا سناتے ہیں جو شکدیو جی نے راجہ پریکشت کو سنائی تھی۔ وہ پران اٹھارہ ہزار اشلوکوں میں ہے اور جو آدمی اس کو پڑھتے یا سنتے ہیں ان کو موکش ملتا ہے۔ شریمد بھاگوت سننے سے اتنا پھل ملتا ہے جو ہزاروں اشومیدھ راج سوہ یگیہ کرنے سے نہیں ملتا۔ اس کتھا کو سننے سے اتنا پھل ملتا ہے جو پشکر۔ گیا دکورکشیتر آدی تیرتھوں میں اشنان کرنے سے بھی نہیں ملتا۔ جب تک سنسار کے رہنے والے بھاگوت کتھا کو نہیں سنیں گے اسی طرح مایا موہ کے چکر میں پڑے رہیں گے اور کشٹ اٹھاتے رہیں گے۔ بھاگوت کتھا سنتے ہی ان کے سب پاپ کٹ جاتے ہیں۔ جو آدمی روزانہ شریمد بھاگوت کا ایک آدھا اشلوک پڑھتا ہے اُسے موکش مل جاتا ہے اور جو روزانہ اس کا پاٹھ کرتے اور دوسرے لوگوں کو سناتے ہیں ان کے پچھلے سب جنموں کے پاپ جل کر بھسم ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی منوشیہ شریمد بھاگوت کی پوتھی سونے کے سنگھاسن پر رکھ کر کسی سچے بھگوان کے بھگت یا سچے سادھو کو دان کرتا ہے اُسے بھگوان اپنی جیوتی میں ملا لیتے ہیں۔ جس نے منوشیہ کی یونی پا کر بھاگوت کتھا نہیں سُنی اس کا جنم ہی بیکار ہے۔ اس کو چنڈال سمجھنا چاہیئے۔ کلیگ میں آدمی دھرم جپ۔ تپ آدی کچھ نہیں کرتا، کیونکہ اُس کا من چلایہ مان رہتا ہے۔ اس لئے خود بھگوان جی نے وید ویاس جی کا اوتار لے کر یہ کتھا بنائی ہے۔ جو کوئی سات دن تک دھیان لگا کر اس پران کو سنتا ہے اس کو موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔ جب اودھو جی نے گیارھویں اسکندھ کو کرشن جی سے سُن کر کلیگ کی پہچان پراپت کی اور شری کرشن جی سے پوچھا کہ ہے مرلی منوہر! آپ تو ویکنٹھ کو جا رہے ہیں سنساری جیووں کا کلیان کس طرح ہو گا۔ تب کرشن جی کہنے لگے کہ ہے اودھو تم شری بدری ناتھ آشرم میں جا کر تپ کرو جس سے تمہاری مکتی ہو جائے گی۔ میرے یہاں سے ویکنٹھ چلے جانے پر اس جگت میں منوشیوں کا کلیان کرنے کے لئے شریمد بھاگوت گرنتھ کے روپ میں میرا انش رہے گا اور جو منوشیہ اس کو پڑھے گا یا سنے گا اس کو

میرا درشن ہو جائے گا۔ سنسار کی منشیوں کا دکھ اور دار در دور کرنے کے لئے سنسار میں اس سے اچھی اور کوئی وستو نہیں ہے۔

یہ ورتانت سنا کر سوت جی وہاں پر بیٹھے رشیوں سے کہنے لگے کہ جب سنت کمار نے ایک سپتاہ تک شریمد بھاگوت کا پاٹھ کیا اور سب لوگ سننے لگے تو اس کتھا کے پرتاپ سے گیان اور ویراگ جو بوڑھے ہو کر بیہوش پڑے تھے جوان ہو کر اٹھ بیٹھے اور بھگتی کا کشٹ دور ہو گیا اور ان کا درشن کر کے وہاں پر بیٹھے سب سجن بھگوان کی جے جے کار کرنے لگے اور بھگتی۔ گیان و ویراگ کا ساکشات کار ہونے سے ان کے سمست پاپ کٹ گئے اور ان کے ہردیئے شدھ ہو گئے۔

ادھیائے — ۳

بھگوان جی کا شریمد بھاگوت کتھا سننے والوں کو درشن دینا و آتم دیو برہمن کی کتھا سنانا

سوت جی شونک آدی رشیوں سے کہنے لگے کہ جب سب رشی اور وشنو جن شریمد بھاگوت کا سپتاہ سننے کے بعد ایکاگر چت ہو گئے تو سانولی صورت والے، مکٹ دھارن کئے ہوئے، پیتامبر پہنے اور ہاتھ میں مرلی لئے ہوئے شری کرشن بھگوان نے اودھب و بیکنٹھ میں رہنے والے دوسرے بھگت جنوں کے ساتھ اس بھگوت پاٹھ کے گیان یگیہ میں سب کو درشن دیئے۔ اس پرم گیان پراپت کرانے والی کتھا کو سنکر بھگت لوگوں کے ہردے میں پہلے سے ہی کرشن جی کی موہنی مورتی دکھائی دینے لگی تھی۔ پرنتو اب ساکشات درشن ہو گئے اتھ سب کے جنم سپھل ہو گئے، اور انھوں نے جے جے کار کرنا آرمبھ کر دیا اور ان پر پھولوں کی ورشا کرنے لگے اور ساشٹانگ پرنام کرنے لگے۔ نارد رشی یہ سب کچھ دیکھ کر نارد جی سنت کمار سے کہنے لگے کہ کرپا کر کے ہم کو یہ بتایئے کہ جن جن لوگوں نے یہ کتھا سنی ہے وہ تو موکش کو پراپت کر لیں گے۔ اب اور کون کون سے لوگ باقی رہ گئے ہیں جو اس کتھا کو سن کر سورگ پراپت کریں گے۔

سنت کمار جی کہنے لگے کہ کلیگ کے جو پاپی منوشیہ ہیں جو بھانتی بھانتی کے برے کام کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور مایا موہ میں پھنسے ہوئے ہیں، وہ بھی اس سات دن کے یگیہ کے سننے سے مکتی پراپت کریں گے اور بھو ساگر پار اتر کر جائیں گے۔ اب ہم تمہیں ایک پرانی کتھا سناتے ہیں اس کو دھیان سے سنو۔

دکشن بھارت میں تنگ بھدرا نام کی ایک ندی ہے اس کے کنارے ایک سندر نگر بسا ہوا تھا جس میں آتم دیو نام کا ایک بڑا گنی و ودوان پنڈت رہتا تھا۔ اس کی پتنی کا نام دھندلی تھا۔ وہ بڑی کرکشا (لڑاکا) تھی اور اپنے پتی سے لڑتی رہتی تھی اور اس کو طرح طرح کے دکھ دیتی رہتی تھی لیکن وہ براہمن یہ سمجھ کر کہ جو کچھ ہو رہا ہے ایشور کی مرضی سے ہو رہا ہے استری سے کچھ نہ کہتا تھا۔ اس براہمن کے کوئی سنتان نہیں ہوئی اور جب وہ بوڑھا ہونے لگا تو اسے سنتان اتپن کرنے کی چنتا

ہوئی جس کے لئے اس نے ورت اور نیم رکھنا آرمبھ کر دیا۔ اور نردھنوں و براہمنوں کو بہت سا دان دیا اتنا ہونے پر بھی اس کی اِچھا پورن نہ ہوئی۔ تب اُسے بڑی نراشا ہوئی اور وہ شوک کے کارن گھر سے نکل کر جنگل میں چلا آیا اور یہاں پران تیاگنے کی سوچنے لگا۔ جب دوپہر ہوئی تو وہ پیاس سے ویاکل ہو گیا اور ایک سرووَر میں اشنان کر کے پانی پیا اور سنتان کی چنتا کرنے لگا، تب ایشور کا بھیجا ہوا ایک سنیاسی وہاں پر پرگٹ ہوا۔ براہمن نے اس تجسوی مہاپرش کو نمسکار کیا، اور آدر کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا اور اس سے وہاں آنے کا کارن پوچھا۔ اس پر سنیاسی نے کہا کہ ہے براہمن! تم یہ بتاؤ کہ تم کس کارن سے یہاں آئے ہو اور اتنے شوک میں کیوں ڈوبے ہوئے ہو۔ سنیاسی کی مدھر وانی سُن کر براہمن کے آنسو بھر آئے اور وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ ہے مہاراج! میں نے پورو جنم میں بڑے پاپ کرم کئے تھے جس کا پھل مجھے اس جنم میں یہ ملا کہ میرے کوئی سنتان نہیں ہے۔ پتر نہ ہونے سے پتر لوگ نرک باسی ہوتے ہیں اس کا مجھے بڑا دکھ ہے اور اب میں یہاں اپنے پران تیاگنے آیا ہوں۔ اس جگت میں جس منوشیہ کے پتر نہ ہو اس کا جیون ویرتھ ہے اس کے دھن وکل کا ناش ہو جاتا ہے۔ میں تو اتنا ابھاگا ہوں کہ میرے لگائے ہوئے ورکش پر پھل نہیں آتے اور میری پالی ہوئی گوئیں بانجھ رہتی ہیں۔ میں جس پھل پر ہاتھ لگا دیتا ہوں وہ سوکھ جاتا ہے۔ یہ کہتے کہتے براہمن کا کلیجہ بھر آیا اور وہ بہت زور زور سے رونے لگا۔ اس کا یہ ولاپ دیکھ کر سنیاسی کہنے لگا، ہے براہمن تو دکھی نہ ہو، میں تیرے پتر ہونے کا اپائے کرتا ہوں۔ پھر اس سنیاسی نے براہمن کی کرم ریکھا دیکھ کر کہا کہ تیرے بھاگیہ میں سنتان نہ ہونا ہی لکھا ہے اور تیرے آگے کے سات جنموں تک بھی تیرے سنتان نہیں ہوگی، اس لئے تیرا دو رو کر پران دینا بیکار ہے۔ سنسار میں مایا موہ کا جال بچھا ہوا ہے اور کوئی کسی کا نہیں ہے۔ بیٹے۔ بیٹیاں۔ بھائی اور باپ سب اپنے مطلب کے ساتھی ہیں۔ اس لئے ہے براہمن! تو پتر کا دھیان چھوڑ کر بھگوان کے چرنوں میں لو لگا، اسی میں تیرا کلیان ہوگا اور تجھے شانتی بھی ملے گی۔ سنیاسی کا اپدیش سُن کر براہمن کہنے لگا کہ مہاراج یہ سب کچھ آپ ٹھیک کہتے ہیں، لیکن مجھے اس سمے کیول ایک ہی چیز کا دھیان ہے، وہ ہے پتر کی اِچھا۔ اس کے علاوہ مجھے اور کوئی گیان یا دھرم نہیں سوجھ رہا ہے۔ آپ جیسے بھی ہو مجھے ایک بیٹا دے دیجئے نہیں تو میں آپ کے چرنوں میں ہی پران تیاگ دوں گا۔ جب اس دویہ پرش نے براہمن کی یہ دشا دیکھی تو پھر سمجھا کر کہنے لگا کہ ہے براہمن بہت سے راجے مہاراجے پتر کی اِچھا میں مر گئے پرنتو ان کے پتر اتپن نہ ہوا۔ راجہ چتر کیتو نے سنتان اتپن کرنے کے لئے دس ہزار وِواہ کئے پرنتو پھر بھی پتر ان کو پراپت نہیں ہوا۔ جن لوگوں کے بھاگیہ میں نہیں لکھا ہوتا وے چاہیں جتنا پریتن کریں ان کا منورتھ پورن نہیں ہوتا۔ اس لئے تو بھی اپنے بھاگیہ کے اوپر ساری بات چھوڑ دے اور سنتان کا وچار ہی ہردے سے نکال دے۔ پرنتو سنیاسی کی اس بات کا بھی براہمن پر کوئی پربھاؤ نہیں پڑا اور وہ برابر سنتان کی رٹ لگاتا رہا۔ اس کی یہ ہٹ دیکھ کر سنیاسی نے کہا کہ ہے براہمن جب تو نہیں مانتا تو یہ ایک پھل تجھ کو دے رہا ہوں، یہ پھل اپنی استری کو کھلا دے۔ بھگوان کی کرپا سے تیرے پتر اتپن ہوگا۔ اتنا کہہ کر اور پھل کو دے کر وہ سنیاسی انتر دھیان ہو گیا تب وہ آتم دیو نامک براہمن بڑا خوش ہوتا ہوا گھر آیا اور وہ پھل استری کو دیکر بولا کہ تو اسے کھالے اس کے کھانے سے تیرے پتر اتپن ہوگا۔ استری کو پھل دیکر براہمن کہیں باہر چلا گیا

اسی سمے براہمن کی استری کی ایک سہیلی وہاں آئی۔ براہمنی نے اپنی سہیلی کو بہت آدر سے بٹھایا اور کہنے لگی کہ ہے سکھی میں تجھے ایک بات بتاتی ہوں، میرے پتی نے یہ پھل کسی مہاتما سے مجھے لاکر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے کھانے سے میرے گربھ سے پُتر اتپن ہوگا۔ پرنتو میں گربھوتی ہونے سے بہت ڈرتی ہوں، اس لئے پھل کو میں نہیں کھاؤنگی۔ گربھوتی استری کو بہت دُکھ و کشٹ اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کا جی متلاتا ہے جس سے اُس سے پیٹ بھر کر بھوجن نہیں کیا جاتا۔ ادھر اُدھر گھومنے کو نہیں ملتا اور گھر میں بند رہنا پڑتا ہے۔ سکھی سہیلیوں میں جاکر آنند اٹھانے کو نہیں ملتا۔ اگر بچہ پیٹ میں ٹیڑھا ہو جاتا ہے تو گربھوتی کی مرتیو ہو جاتی ہے اور سنتان اتپن ہوتے سمے بڑا ہی کشٹ ہوتا ہے۔ میں اتنے کشٹ کیسے سہونگی۔ ان سے تو یہ اچھا ہے کہ میں بانجھ ہی رہوں۔ یہ سب باتیں کہہ کر اُس نے وہ پھل نہیں کھایا اور چھپا کر رکھ دیا اور براہمن سے جھوٹ موٹ کہہ دیا کہ پھل میں نے کھا لیا ہے یہ سنکر براہمن بڑا پرسنّ ہوا۔

کچھ دنوں کے بعد براہمنی کی وہ سہیلی پھر آئی اور پوچھنے لگی کہ ہے سکھی تم آج کل اتنی پتلی کیوں ہو رہی ہو اور تمہاری اس اُداسی کا کیا کارن ہے۔ یہ سنکر براہمنی کہنے لگی کہ بہن تجھے تو معلوم ہے ہی کہ میرے پتی نے مجھے پُتر اتپن ہونے کے لئے پھل لاکر دیا تھا۔ جس کو میں نے گربھ کے کشٹ اٹھانے سے بچنے کے لئے نہیں کھایا، اور اپنے پتی کو بہکا دیا۔ اب میرے گربھ تو ہے نہیں اگر میرے سوامی پوچھیں گے تو کیا جواب دوں گی۔ یہ سنکر اس کی سہیلی کہنے لگی کہ بہن تو بالکل چنتا مت کر۔ میں ایک مہینے کی گربھوتی ہوں جب میرے پُتر ہوگا تو میں وہ بچہ تجھے دے دونگی۔ اور سب کو تیرا ہی بیٹا بتاؤں گی اور اپنا دودھ پلایا کروں گی۔ یہ بات تیرے پتی کو کبھی بھی معلوم نہ ہوگی۔ اٹھ تو ایسا کر کہ وہ پھل تو اپنی گائے کو کھلا دے اور اپنے سوامی سے کہہ دے کہ میں گربھوتی ہو گئی ہوں۔ براہمنی نے ایسا ہی کیا اور اپنی سہیلی کو اپنے گھر میں پتی سے چھپا کر رکھا۔ جب نو مہینے بعد اس کے لڑکا اتپن ہوا تو براہمنی نے اپنے پتی کو خبر دے دی کہ میرے لڑکا ہوا ہے۔ یہ سنکر وپر آتم دیو آنند سے جھوم اٹھا اور براہمنوں کو بہت سا دان دیا، دغریبوں کو بھوجن کرایا۔ اب براہمنی اپنے سوامی سے کہنے لگی کہ میرے تو دودھ نہیں اترتا، لیکن میری ایک بہن ہے جس کا بچہ چھ مہینے کا ہو کر مر گیا ہے۔ اس کے دودھ اُتر رہا ہے اگر آپ آگیا دیں تو اُسے دودھ پلانے کے لئے یہاں بلالوں۔ جب براہمن نے اس کی آگیا دے دی تو اسکی سہیلی بہن کے روپ میں بچے کو دودھ پلانے لگی۔ براہمن نے اس بچے کا نام دُھندکاری رکھا۔ جب دھندکاری دو مہینے کا ہو گیا تو اس پھل کے پرتاپ سے گائے نے بھی ایک بچہ کو جنم دیا جو منشیہ کے روپ کا تھا۔ پرنتو اس کے دونوں کان گئو کے سمان تھے۔ یہ گئو کا لڑکا بڑا ہی سندر اور تیجسوی تھا۔

براہمن نے اس سندر لڑکے کا نام گوکرن رکھا اور ان دونوں لڑکوں کا پالن پوشن بڑے پیار سے کرنے لگا۔ جب دونوں بچے بڑے ہو گئے تو گوکرن پڑھ لکھ کر ودوان دھرماتما اور گن وان ہوا، اس کے وپریت دھندکاری مہا دھورت۔ کامی اور چور بنا اور ویشیاؤں کے پاس جاکر اپنا سمے اور دھن نشٹ کرنے لگا۔ اس نے ماتا پتا کو بھی مارا پیٹا اور ان کا سب دھن زیور اور کپڑے بیچ کر ویشیا کو سارا روپیہ دے دیا۔ اپنے لڑکے کی یہ کالی کرتوت دیکھ کر براہمن بڑا دکھی ہوا اور سوچنے لگا کہ اس سے تو یہی اچھا تھا کہ میں بنا سنتان کے ہی رہتا تو اتنا کشٹ اور بدنامی تو

نہیں اٹھانی پڑتی۔ اپنے پتا کو اتنا شوک کل دیکھ کر گئوکرن کہنے لگا کہ ہے پتا جی! اس سنسار میں دکھ ہی دکھ کا راجیہ ہے۔ سکھ تو بڑے کوہی پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے تم سنسار کا موہ چھوڑ کر بن میں جاکر بھگوان کا بھجن کرو۔ اس سے تمہیں شانتی وسکھ ملے گا۔ اپنے پتر کا یہ اُپدیش براہمن کو بڑا اچھا لگا اور وہ کہنے لگا ہے پتر! تم نے ہمیں بڑا اچھا پرامرش دیا ہے لیکن بتا گیان سیکھے ہوئے بن میں جاکر بھی کیا لابھ اٹھاؤں گا۔ سو تم ایسا اُپائے بھی بتا دو جس سے مجھے مکتی بھی مل جائے۔ یہ سنکر گئوکرن کہنے لگا کہ تمہارا یہ من سنسار کے مایا موہ کے چکر میں پھنسا ہوا ہے۔ تم اس کو ایکاگر کر کے بھگوان کا سمرن کرو۔ بن میں ایکانت ہوتا ہے اور وہاں اچھی طرح ہری کا دھیان و بھجن کیا جا سکتا ہے۔ اگر تم ایسا ہی کرو۔ ایسا کرنے سے ہی تمہارا ادھار ہو کر پرم پتا پرماتما کا درشن ملے گا۔

یہ سن کر وہ پر گیان دیو کو سنسار سے ورکتی ہو گئی اور اس نے بن میں جاکر بھگوان کا دھیان کرنا آرمبھ کر دیا۔ کچھ سمے بیتنے پر مرتیو ہو جانے پر سُورگ میں چلا گیا۔

ادھیائے ۵

ویشیا کے ہاتھوں دُھندکاری کی مرتیو اور شریمد بھاگوت کتھا سنکر موکش پراپت کرنا۔

سوت جی کہنے لگے ہے رشی شو رواجیب آتم دیو براہمن گھر کا تیاگ کر کے بن میں چلا گیا تو دھندکاری نے اپنی ماتا کو بہت مارا پیٹا اور کہا کہ مجھے سارا دھن دیدے اور جو گھر میں گاڑھا ہوا ہے وہ بھی بتا دے نہیں تو تجھے جان سے مار ڈالوں گا۔ ماں نے مرنے کے ڈر سے کہا کہ میں تجھے کل سب چیزیں بتا دوں گی۔ اس سمے تو اس نے اپنی جان کسی طرح بچالی، پرنتو اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لئے سوچنے لگی کہ کل کو دھندکاری پھر پوچھے گا، تو کیا دونگی۔ اس لئے اس نے یہی اچھا سمجھا کہ آتم ہتیا کر لی جائے، سو وہ پاس کے ایک گہرے کنوئیں میں کود پڑی اور اپنی جان دے دی۔ جب گئوکرن نے اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھی تو اس نے بھی گھر چھوڑ دیا اور تیرتھوں کی یاترا کو چلا گیا۔ گئوکرن کے چلے جانے پر دھندکاری اور بھی سوتنتر ہو گیا، اور اس نے چوری ڈکیتی کرنی شروع کر دی اور جو دھن ملتا وہ سب کا سب ویشیا کو دے آتا۔ ایک دن اس نے بہت بڑا ڈاکہ مارا اور بہت سا دھن۔ زیور اور کپڑے چُرا کر لایا اور ویشیا کو دیدیئے، اور اس رات کو ویشیا کے رہا۔ رات کو ویشیا کے سمبندھیوں نے سوچا کہ یہ چوری ڈاکہ ڈال کر دھن چھین کر لاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دن اس کے ساتھ ہم بھی پکڑے جائیں۔ اس لئے انھوں نے دھندکاری کی ہتیا کر کے گھر میں گڈھا کھود کر لاش کو اس میں دبا دیا۔ اس طرح مر کر دھندکاری نے پریت یونی پائی اور اس کو

بھوک پیاس۔ جاڑا۔ گرمی آدمی بہت ستانے لگی۔ گئوکرن نے جب سُنا کہ اس کا بھائی مر گیا ہے پرنتو کرم یا کرم آدمی نہیں ہوا ہے تو اُسے بڑا دکھ ہوا اور اُس نے گیا جی میں جا کر اس کا شرادھ کر دیا اور جس کسی تیرتھ میں جاتا تھا وہیں اس کا شرادھ بھی کر دیتا تھا۔ جب تیرتھ یاترا سے لوٹ کر گئوکرن اپنے گھر آئے تو رات کو انھوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ایک چھایا سی آتی ہے جو کبھی ہاتھی کے روپ میں ہوتی ہے تو کبھی بھینسے کے روپ میں، اور کبھی بکری بن جاتی ہے۔ گئوکرن سمجھ گئے کہ یہ کوئی پریت ہے سو انھوں نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور یہاں مجھے طرح طرح کے روپ کیوں دکھا رہا ہے اس کا کارن بتا۔ گئوکرن کی بات سُن کر دھندکاری بہت رونے لگا پرنتو پریت ہونے کے کارن وہ بول نہیں سکتا تھا۔ جب گئوکرن نے دیکھا کہ یہ پریت بولتا کچھ نہیں بروتا ہی جا رہا ہے تو گائتری منتر پڑھ کر گنگا جل کا چھینٹا اس پر مارا تو وہ پریت کہنے لگا کہ میں تیرا بھائی دھندکاری ہوں اور اپنے بُرے کرموں کے کارن میں نے یہ نیچ یونی پائی ہے۔ مجھے ویشیاؤں نے پھانسی لگا کر مار ڈالا تھا۔ اس لئے مجھے یہاں بھوجن نہیں ملتا، کیول وایو کھا کر جیوت رہ رہا ہوں۔ یہ سنکر گئوکرن کہنے لگے ہے بھائی میں نے تیرے موکش کے لئے گیا جی میں شرادھ کیا اور جہاں کسی تیرتھ میں گیا وہاں بھی شرادھ کیا پرنتو اس پر بھی تجھے اس پریت یونی سے مکتی نہیں ملی اس کا کیا کارن ہے؟ یہ سُن کر دھندکاری کہنے لگا ہے بھراتا! تم چاہے ہزار بار گیا جی میں جا کر شرادھ کرو، پرنتو میری مکتی اِس سے نہیں ہو سکتی۔ میری مکتی جس اُپائے سے ہو سکتی ہے ویسا ہی اُپائے تم کرو۔ یہ سنکر گئوکرن کو بڑی چنتا ہوئی اور کہنے لگے کہ اچھا بھائی اس سمے تو تم جاؤ میں آج سے ہی تمہارے ادھار کی کوئی اور ترکیب سوچوں گا۔ اس رات گئوکرن اچھی طرح سو بھی نہ سکے، کیونکہ اُنہیں رات بھر یہی دھیان رہا کہ کس طرح اپنے بھائی کو موکش دلاؤں اور اس مہا نیچ یونی سے اُدھار کروں۔ اگلے دن سویرا ہوتے ہی گئوکرن نے اپنے نگر کے سب رشیوں۔ گیانی پُرشوں پنڈتوں کو اپنے گھر پر نمنترت کیا اور ان سے پوچھا کہ میرا بھائی اِن اِن کارنوں سے پریت یونی کو پراپت ہوا ہے۔ آپ لوگ اس کے ادھار کا کوئی اُپائے بتائیے۔ یہ سنکر وہاں پر بیٹھے ہوئے ودوانوں نے کہا کہ تم پہلے سوریہ بھگوان کی اُپاسنا کرو اور ان سے ہی اُس کے ادھار کا اُپائے پوچھو اور وے جو اپائے بتا دیں وہی کرو۔ گئوکرن نے ایسا ہی کیا۔ سورج بھگوان نے اس کی بھگتی سے پرسن ہو کر اُسے درشن دیئے اور کہا کہ تو ایک سپتاہ تک شریمد بھاگوت کا پاٹھ کر تب تیرے بھائی کا ادھار ہو جائے گا۔ سوریہ بھگوان کا یہ اُپدیش پا کر گئوکرن نے اپنے یہاں پھر ودوانوں ورشیوں، منیوں وپنڈتوں کو بلا کر شریمد بھاگوت کا سپتاہ پاٹھ آرمبھ کروا دیا۔ کتھا سننے کو اس نگر کے سب بوڑھے۔ بچے۔ جوان۔ نر اور ناریاں اکٹھے ہو گئے، اور پریت دھندکاری بھی ایک بانس کے اُوپر بیٹھ کر کتھا سننے لگا۔ اس بانس میں سات گانٹھیں تھیں۔ پہلے دن جب سندھیا کے سمے کتھا سننے والے اٹھنے لگے تو اس بانس کی ایک گانٹھ بڑے دھماکے سے پھٹی جس پر دھندکاری بیٹھا تھا اور اس شبد کو سُن کر سب کو بڑا اشچریہ ہوا.....

دوسرے دن کتھا ہوئی تو پھر سندھیا کے سمے دوسری گانٹھ پھٹ گئی، اِس طرح سات دن میں اس بانس کی ساتوں گانٹھیں پھٹ گئیں۔ شریمد بھاگوت کے ادھیوں اسکندھ سُن لینے کے مہاتم سے دھندکاری کو پریت

یونی سے مکتی مل گئی اور اُسے منوشیہ شریر مل گیا تھا وہ پہلے دستر دھارن کئے ہوئے گئوکرن کے پاس آیا، اور ان کو پرنام کر کے کہنے لگا۔ ہے بھائی آپ نے میرے اُوپر بڑی کرپا کی ہے جو اس یونی سے مکتی دلائی۔ سنسار میں پاپوں سے مکتی دلانے والا شریمد بھاگوت کے اتر کت اور کوئی نہیں ہے۔ جو لوگ سنسار میں دکھ اور شوک وکشٹوں میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو مکتی دلانے کے لئے شریمد بھاگوت کے سپتاہ پاٹھ روپی یگیہ سے بڑھ کر اچھا اور کوئی اپائے نہیں ہے۔ دھندکاری یہ کہہ رہا تھا کہ اتنے میں آکاش سے ایک وِمان اس کو لینے وہاں پہ آیا اور دھندکاری اس میں بیٹھ کر سورگ کو چلا گیا۔ یہ دیکھ کر وہاں پہ بیٹھے ہوئے ودوانوں نے پوچھا کہ ہے گئوکرن جی! ہم سب آدمیوں نے ایک سپتاہ تک برابر بھاگوت کتھا سنی تھی تو سب کے لئے وِمان آنا چاہئے تھا کیا کارن ہے کہ کیول ایک ہی آدمی کے لئے وِمان آیا۔ یہ بات سُن کر گئوکرن جی کہنے لگے ہے رشی شور! کتھا سننے میں بھی بھید ہے۔ جو منوشیہ ایکاگر چیت کر کے اپنے موکش کے لئے دھیان سے کتھا سنتے ہیں ان کو پورا پورا پھل ملتا ہے اور جو ویکتی کتھا میں آکر بھی اپنا من گھر والوں و سنسارک کاموں کی طرف لگائے رہتے ہیں ان کو پورا پھل نہیں مل سکتا۔ یہ سنکر ان لوگوں کو بڑی لجا آئی، اور وے کہنے لگے کہ ہے گئوکرن جی! اب تک ہم سے بھول ہوئی ہے اب آپ ایک سپتاہ تک کتھا اور سنا دیجئے جس سے ہمیں موکش پراپت ہو۔ گئوکرن جی نے ان کی پرارتھنا پر شراون کے مہینے سے پھر سپتاہ یگیہ آرمبھ کیا۔ اس بار کتھا کو بہت ادھک لوگوں نے بڑے دھیان سے سنا اور آکاش سے بہت سے وِمان آکر ان کو جنہوں نے ایکاگر چیت ہو کر کتھا سنی تھی ویکنٹھ دھام کو لے گئے۔ جب کتھا سماپت ہو گئی تو ترلوکی نند سچدانند سوروپ آنند کند۔ مرلی منوہر شری کرشن جی مہاراج ویکنٹھ سے وہاں آئے اور گئوکرن جی کو اپنے ساتھ وِمان میں بٹھا کر گئو لوک میں لے گئے۔

سوت جی کہنے لگے ہے منی ورو! شریمد بھاگوت کتھا کا بڑا پربھاؤ ہے۔ کل یگ میں ایک یہی کتھا ایسی ہے جس کو سُن کر پاپی منوشیہ بھی موکش پراپت کرتے ہیں اور اس کو دھیان پورو‌ک سننے سے منوشیہ کے سارے کشٹ اس بھانتی دور ہو جاتے ہیں۔ جیسے سورج کے نکلنے پر اندھیرا بھاگ جاتا ہے۔

ادھیائے — ۶

سوت جی کا شریمد بھاگوت کا سپتاہ پاٹھ کرنے کی ودھی بتانا۔

سوت جی کہنے لگے ہے رشی ورندو! اب میں تم کو شریمد بھاگوت کے سپتاہ یگیہ کی ودھی بتاتا ہوں کہ اسکو کس پرکار کرنا چاہیئے اور اس میں کون کون سی وستوئیں ہونا چاہیئے۔ تم لوگ اسے دھیان دے کر سنو کیونکہ جو کوئی کام یا سنسکار ودھی پوروک کیا جاتا ہے اس کا پھل بھی پورا پورا پراپت ہوتا ہے۔ اس سپتاہ پاٹھ کو بھادوں سے لے کر اگہن

کے مہینے تک سننے میں بڑا مہاتم ہوتا ہے۔ ویسے ورش کے کسی بھی مہینے میں یہ پاٹھ سننے سے بھی پھل ملتا ہے۔ کیونکہ
اچھے کاریہ کو کسی بھی سمے کرنے سے ہانی نہیں ہوتی۔ جس کسی کو بھی سپتاہ پارائن کرانا ہو اس کو چاہیئے کہ کسی براہمن سے
اچھا مہورت پوچھ کر اپنے سمبندھیوں واشٹ متروں کو پاٹھ کی سوچنا دے دے اور ان کو سپتاہ پارائن سننے کا نمنترن
بھیج دے۔ کتھا کے لئے ایسے استھان کا چناؤ کرے جہاں کھلی وایو آتی ہے اور بہت سے منوشیہ بیٹھ سکیں۔ کوئی دائیکالیا
پوتر ندیوں کا تٹ اس کاریہ کے لئے بڑا اچھا ہے۔ اگر ایسا پربندھ نہ ہو سکے تو اپنے گھر پر ہی کرالے۔ جہاں پارائن ہوتا ہے
وہاں کی بھومی کو پہلے گوبر سے اچھی طرح لیپ کر وہاں پر شدھ کپڑے بیٹھنے کے لئے بچھا دیئے جائیں اور بندن وار
آدی لگا کر اچھی طرح سجایا جائے تھا گیہوں دھوپ آدی جلا کر وایو منڈل کو سگندھی یکت بنا دیا جائے۔ کتھا واچک کے
بیٹھنے کے لئے بہت اونچا آسن رکھوا دے۔ پراتہ کال سے کتھا آرمبھ کی جائے اور جو لوگ سننے آویں ان کو چاہیئے... کہ
اشنان کر کے شدھ وستر پہن کر وہاں جاویں اور چت کو ایکاگر کر کے کتھا سنیں۔ کتھا آرمبھ کرنے سے پور و گنیش جی کی اپاسنا
کرنا چاہیئے کیونکہ گنیش جی اشٹ سدھی کے داتا ہیں اور ان کی کرپا سے کتھا میں کوئی دگھن نہیں پڑے گا۔ ایک براہمن سات
دن تک وشنو سہستر نام کا پاٹھ کرتا رہے وشالگرام جی کی پوجا کرتا رہے۔ مکھیہ شروتا ارتھات وہ دیکتی جو پارائن آرمبھ کروا
رہا ہے اس کو چاہیئے کہ پہلے شریمد بھاگوت کی پوجا کر کے اور سامرتھ انوسار بھینٹ رکھ کر براہمن سے ہاتھ جوڑ کر کتھا
واچن کرنے کی پرارتھنا کرے۔ کتھا ہوتے سمے مکھیہ شروتا تھا انیہ شروتاؤں کو چاہیئے کہ اپنا چت ادھر ادھر نہ بھٹکنے دیں،
اور ایکاگر چت سے کتھا سنیں اور چار گھڑی دن رہنے تک کتھا سنی کہی جائے۔ کتھا کے انت میں بھگوان جی کی استوتی
کر کے پھر کتھا میں سے اٹھنا چاہیئے۔ واچک کو چاہیئے کہ بھگوت پاٹھ جلدی جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح دھیرے دھیرے
کرے کہ جتنے دیکتی وہاں بیٹھے ہیں سب کی سمجھ میں اچھی طرح آ جائے۔ دوپہر کو دو گھڑی کے لئے کتھا بند کر دی جائے اور
کتھا واچک و شروتاؤں کو چاہیئے کہ اس سمے بھوجن کریں یا دودھ اور پھل کھائیں۔ یدی ساتوں دن تک برت رکھا جائے
اور کیول پھل اور دودھ کا سیون کیا جائے تو بہت پنیہ ملتا ہے پرنتو جو اسمرتھ ہوں ان کو ورت رکھنا آوشیک نہیں
ہے اس کے ساتھ یہ بھی اچت ہے کہ نراہار نہ رہا جائے۔ کچھ نہ کچھ کھا اوشیہ لینا چاہیئے۔ ان ساتوں دنوں تک برہمچریہ
ورت کا پالن کرنا چاہیئے۔ بھومی اتھوا کو تخت پر سونا چاہیئے دو پتلوں میں رکھ کر کھانا کھانا چاہیئے۔ سات دنوں تک
گرشٹ وباسی اتھوا تامسک بھوجن نہیں کرنا چاہیئے۔ اس ایک سپتاہ میں کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے اور نہ
اپشبد کہنا چاہیئے۔ کسی کی نندا ابھی نہیں کرنا چاہیئے۔ شودروں و نیچ جاتی کے لوگوں کو بھی کتھا میں اوشیہ بلانا چاہیئے۔
کیونکہ اس کتھا کے سننے سے ان کا ادھار ہوگا اور اس کا پھل پارائن کرنے والے دکتھا واچک کو بھی ملے گا۔ جس پرکار
گئوکرن کی کرپا سے مہا پاپی دھندکاری کا ادھار ہو گیا تھا تبھی کے کادن گئوکرن کو بھی پرم سریشٹھ گئولوک پراپت ہوا
اسی پرکار جو لوگ شودروں و نیچ جاتی کے لوگوں کو بھاگوت کتھا میں پریم سے بلائیں گے و ان کو پرشاد بانٹیں گے،
ان کو بڑا ہی پنیہ ملے گا اور وے موکش پراپت کر کے گئولوک کو جائیں گے۔
اس کتھا میں ایسے آدمیوں کو نہیں بلانا چاہیئے جو اپنے پیٹ کا ودیا دھن سے کر کرنا چاہتے ہیں اور دھن ہین کی

پتری چاہے کتنی سندر اور گُن وتی ہو اس سے وِواہ نہیں کرتے اور نہ ایسے استری پرشوں کو بلانا چاہیئے جن کی پتری ڈھوا ہو گئی ہے اور اپنا وِواہ کرنا چاہتی ہے پر نتو وے اُس کا وِواہ نہیں کرتے۔ یدی ایسے لوگ کتھا سننے آ بھی جائیں تو اُن کو دُور بٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مہا پاپی ہوتے ہیں، اور جب تک وے اپنے اس پاپ کار یہ کو بالکل تیاگ نہ دیں، اور بھاگوت کتھا ایکاگر چیت ہو کر نہ سنیں ان کو مکتی نہیں مل سکتی۔

اس کتھا کو سننے سے سب کی منو کامنا پورن ہوتی ہے۔ بندھیا کے سنتان ہونے لگتی ہے۔ جس کو گربھ پات ہو جاتا ہے اس کے اس کتھا کے سننے سے بڑی سندر ہرشٹ پشٹ سنتان ہوتی ہے۔ روزانہ کتھا سماپت ہونے پر شردھا انوسار پرشاد بھی بانٹنا چاہیئے۔ جب سات دن میں کتھا سماپت ہو جاوے تو آٹھویں دن ہون کرے، اور گائتری منتر سے آہوتی کرے اور غریبوں کو دان دے وبھوجن کرا دے اور کتھا واچک جی کو سامرتھ انوسار دان دکشنا دے اور ان کی پُوجا کر کے وِدا کرے۔ یہ کہہ کر سوت جی کہنے لگے کہ رشی شریشٹھ نارد جی یدی آپ چاہیں تو ہم دوسرا پاراین بھی کہیں۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے مہاراج آپ یہ بات بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں آپ دوسرا پاراین بھی کریں میں اس کو سن کر اپنے کو دھنیہ سمجھوں گا۔

جب سوت جی نے دوسرا پاراین آرمبھ کر دیا اور شرو تا گن بڑے دھیان سے سننے لگے اس سمے شری شکدیو جی مہاراج بھرمن کرتے ہوئے وہاں آ گئے۔ سوت جی نے ان کو بڑے آدر پوروک اُچ سنگھاسن پر آسین کیا اس سمے شکدیو جی سمت شرو تاؤں سے کہنے لگے کہ ہے شرو تاؤ! آپ لوگ ایک بڑے پوتر کار یہ میں سملت ہوتے ہیں اور اس پاراین کو دھیان دے کر سنیں۔ یہ کتھا سمت ویدوں و پُرانوں کا سار بھاگ۔ یہ کتھا نرائن جی نے برہما جی کو سنائی اور برہما جی نے نارد جی کو سنائی اور نارد جی نے ہمارے پتا وید ویاس جی سے کہی و میرے پتا جی نے مجھے سنائی اور میں نے مہاراجہ پریکشت کو سنائی۔ جس سمے شکدیو جی اس کتھا کا مہتو بتا رہے تھے اُسی سمے نارائن جی، برہما، کُبیر، ورُن آدی دیوتا پرہلاد آدی بھگتوں کو ساتھ لے کر کتھا سننے کے لئے وہاں آ گئے۔ ان سب کو وہاں دیکھ کر سب شرو تاؤں نے اٹھ کر ڈنڈوت کی اور جے جے کار کرنے لگے۔ انیک بھگت گن آنند کے مارے ناچنے لگے۔ بہت سے بھگتوں نے شنکھ مردنگ بجانے آرمبھ کر دیئے۔ بھگتوں کا یہ پریم دیکھ کر پار برہم پرمیشور نے کہا کہ آپ لوگوں کے پریم سے ہمیں بڑی پرسنتا ہے اور آپ جو چاہیں وردان مانگ سکتے ہیں۔ تب نارد جی اور تمام بھگت گن ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے ہے تربھون ناتھ! ہمیں آپ کا درشن پا کر ہی سب کچھ مل گیا اور ہمیں کیا چاہیئے۔ ہمیں آپ کے چرنوں کی بھکتی کے اتر کت اور کچھ نہیں چاہیئے۔ یہ وردان دیکر بھگوان انتر دھیان ہو گئے اور دوسرا بھاگوت پاٹھ سماپت ہوا یہ بھی سماپت ہوا۔ اتنا ورتانت سن کر شونک آدی رشیوں نے سوت جی سے پوچھا کہ ہے سوت جی ہمیں کرپا کر کے یہ بھی بتلایئے کہ شکدیو جی نے یہ کتھا مہاراجہ پریکشت کو کب سنائی اور گوکرن جی نے دھندکاری کو کب کہی تھی یہ بھی بتایئے۔ سوت جی کہنے لگے جب کرشن جی دوارکا پُری سے ویکنٹھ کو گئے اس کے تین سو ورش پنچ بات بھادوں کے مہینے میں نومی کے دن سے شری شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا سنانا آرمبھ کی تھی، اور سات دن تک سنائی تھی۔ اس کے دو سو ورش بعد گوکرن جی نے سپتاہ پاراین کیا تھا۔

اس کے بھی تین سو ورش بیتنے پر سنت کمار جی نے نارد جی کو سنائی، ہم نے بھی وہی کتھا تم کو سنائی ہے۔ یہ کتھا سننے کا بڑا مہاتم ہے۔ جو اس کو سنتا ہے اُسے مکتی ملتی ہے اور سب منورتھ پورن ہوتے ہیں۔

شریمد بھاگوت مہاتم سمپُورن ہوا۔

پہلا اسکندھ

پرمیشور کا اوتار لینا۔ نارد جی کا وید ویاس جی کو چار اشلوک سنانا اور وید ویاس جی کا اُن سے شریمد بھاگوت کی رچنا کرنا۔ شرنگی رشی کا راجہ پریکشت کو شراپ دینا۔ جس کے کارن اس کتھا کا سنسار میں پرگٹ ہونا۔

پہلا ادھیائے

سوت جی نے شریمد بھاگوت کی کتھا شکدیو جی کے مکھ سے اُس سمے سنی تھی جب انھوں نے مہاراجہ پریکشت کو سُنائی تھی۔ اس کے کچھ کال اپرانت سوت جی نیمی شارنیہ تیرتھ میں گئے جہاں شونک آدی اٹھاسی ہزار رشی اکٹھے ہوئے تھے۔ نیمی شارنیہ میں بھگوان جی کا سدرشن چکر گرا تھا سو وہاں کلیگ پرویش نہیں کر سکا تھا۔ اس لئے رشیوں نے یہی استھان اچھا سمجھا تھا۔ ان رشیوں نے سوت جی سے کہا کہ آپ مہرشی وید ویاس جی کے پرم پریہ اور یوگیہ شِشیہ ہیں اور ان کے پاس رہ کر سب وید و پُران پڑھے و سُنے ہیں، سو کرپا کر کے ہم کو بھی سنائیے تاکہ ہمیں موکش ملے۔ سوت جی کہنے لگے ہے رشی ورد! میرے گرو شری وید ویاس جی کا کتھن ہے کہ اس سنسار کی سب وستوئیں نشٹ ہونے والی اور چھِن بھنگر ہیں۔ شریمد بھاگوت میں منشیہ کے لئے ایسا پرم دھرم بتایا گیا ہے جس پر چلنے سے منشیہ اس مایا جال سے چھوٹ جاتا ہے اور اس کی بھگتی شری بھگوان کے چرنوں میں ہو جاتی ہے۔ ست یگ آدی یگوں میں بہت برسوں تک جپ تپ ہون یگیہ ودان آدی کے کرنے سے بھگوان کے درشن ہوتے تھے پرنتو کلیگ میں کیول اس کتھا کو سننے سے پرماتما کی کرپا منوشیہ پر ہو جاتی ہے۔ اس لئے شری شکدیو جی نے شری مدبھاگوت کو سب ویدوں و پُرانوں کا سار و کلپ ورکش کے سمان مان کر اس کی کتھا پریکشت جی کو سنائی تھی اور وہیں سے پھر سنسار میں پرگٹ ہوئی۔ اتھ یہ کتھا ہر رشی۔ منی۔ سنیاسی گرہست اور کلیان کی اچھا رکھنے والے ہر وکتی کو

کو سُننا اور سُنانا چاہیئے۔

یہ وانی سننے کے بعد ایک دن پراتہ کال سوت جی کو بڑے آدر سے اپنے بیچ میں بٹھا کر وہاں کے رشی لوگ پوچھنے لگے کہ ہے سوت جی! آپ سمست وید اور پرانوں کے گیاتا ہیں ات آپ ہمارے اور سانسارک جیووں کے کلیان کے لئے اپنے مکھار وند سے اس کتھا کو کہیئے جو ان سب وید پرانوں آدی کا سار ہے اور یہ بھی کرپا کر کے بتایئے کہ پرم پتا پرماتما نے کس کارن مرتیو لوک میں دیوکی جی کے گربھ سے کرشن جی کے روپ میں جنم لیا اور منوشیہ روپ دکھ کر اپنے بھائی بلرام جی کے ساتھ کیا کیا لیلائیں کیں، اور جب کلیگ آرمبھ ہونے کو ہوا اور کرشن جی ویکنٹھ کو چلے گئے تو دھرم کس کی شرن میں گیا اور وے کس کو سونپ کر گئے تھے وہ سب ہمیں بتایئے۔

ادھیائے ــــ ۲

شکدیو جی کا بن میں تپ کرنے جانا و پھر لوٹ کر آنا

شونک آدی رشیوں کا یہ پرشن سُن کر سوت جی کو بڑی پرسنتا ہوئی اور کہنے لگے ہے رشیشور دا تم نے کلیگ کے منشیوں کے کلیان کے لئے بڑی اچھی بات پوچھی ہے سو میں تمہیں بتاتا ہوں دھیان دے کر سنو۔ اب میں تم کو پرم سکھ دائنی شریمد بھاگوت جی کی کتھا سناتا ہوں جس کو سننے سے منوشیہ کے لوک پرلوک دونوں سُدھر جاتے ہیں۔

شکدیو جی نے جنم لیتے ہی بھگوان کا تپ کرنے کے لئے گھر چھوڑ دیا اور بن کو چل دیئے۔ انہوں نے سوچا تھا کہ اگر ہم گھر میں رہیں گے تو ماتا پتا ہمارا وواہ کر دیں گے اور ہم بندھن میں جکڑ جائیں گے۔ اور مایا موہ میں پھنسنا پڑے گا۔ اس لئے ابھی سے بھگوان کی بھگتی آرمبھ کر دی جائے جس سے مایا موہ اتپن ہی نہ ہو۔ شری وید ویاس جی کے جب پُتر کو جنگل کی اور جاتے دیکھا تو انہیں لوٹ کر آنے کے لئے پیچھے بھاگتے ہوئے پکارنے لگے پرنتو شکدیو جی نے ایک بھی نہ سُنی اور ہردے میں سوچنے لگے کہ دیکھو ہمارے پتا اتنے گیانی دھیانی ہیں اور وردھ ہو گئے ہیں پھر بھی سنسار کا موہ ان سے نہیں چھوٹتا، ایسا سوچتے ہوئے وہ گھنے ورکشوں میں گھس گئے اور پیچھے آتے ہوئے اپنے پتا سے کہنے لگے کہ ہے پتا جی! اس سنسار میں نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے اور نہ باپ۔ سنسار چکر اسی طرح چلتا رہتا ہے۔ آتما کبھی نہیں مرتی بار بار شریر بدلتی رہتی ہے۔ میں بھگوان کا تپ کرنے جا رہا ہوں آپ میرا پیچھا نہ کریں۔ پُتر کا یہ اُپدیش سن کر وید ویاس جی کو گیان ہوا۔ شکدیو جی بن میں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک استھان پر ایک سرور میں دیوتاؤں کی استریاں ننگی ہو کر اشنان کر رہی تھیں۔ انہوں نے شکدیو جی کو دیکھ کر لجا انوبھو نہیں کی، اُسی طرح ننگی اشنان کرتی رہیں۔ جب پیچھے سے بوڑھے ویاس جی وہاں پر پہونچے تو انہوں نے انہیں دیکھ ترنت کپڑے پہن لئے۔ یہ

بات دیکھ کر وید ویاس جی من میں وچار نے لگے کہ ان استریوں نے ہمارے پُتر سے تو پردہ نہیں کیا پرنتو مجھ جیسے بوڑھے منوشیہ کو جسے آنکھوں سے بھی کم دکھائی دیتا ہے دیکھ کر پردہ کر لیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ وید ویاس جی کی اس شنکا کو وے استریاں سمجھ گئیں، اور کہنے لگیں کہ ہے مہاراج! آپ کے پُتر شکدیو جی پرم ہنس ہیں، انہیں استری و پرش کا کچھ گیان نہیں ہے اور آپ کو استری پرش کا گیان ہے سو ہم نے ان سے لجا نہیں کی اور آپ کو دیکھ کر کپڑے پہن لئے۔ یہ سنکر وید ویاس جی کی شنکا کا سمادھان ہو گیا۔ شکدیو جی مہاراج ایسے نارلت مہاتما ہیں جب وہاں بیٹھے ہوئے رشیوں نے سوت جی کی اتنی بڑائی سنی تو دل میں سوچنے لگے کہ دیکھو یہ ہماری کچھ بڑائی نہیں کرتے اُس چھوٹے سے بالک کو اتنا مان دے رہے ہیں یہ سوچ کر سب کے مکھ ملین ہو گئے۔ سوت جی نے ان کے ہردے کا بھاؤ سمجھ لیا اور کہنے لگے کہ ہے شرداؤں شکدیو جی نے رشیشوروں و منیشوروں کو اور سنسار کے جیوں کو بھوساگر سے پار کرنے کے لئے شریمد بھاگوت کتھا جگت میں پرگٹ کی ہے اس لئے وے یوگیوں و رشیوں کے بھی گرو ہیں۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! آپ کو یہ شنکا بھی ہو سکتی ہے کہ شکدیو جی پیدا ہوتے ہی بن میں چلے گئے تو انہوں نے ویاس جی سے بھاگوت پُران کب پڑھا سو میں اُس شنکا کو بھی دُور کئے دیتا ہوں۔ بن میں جب شکدیو جی نے رشیوں منیوں سے گیان کی چرچا کی جس میں ان کو پتہ چلا کہ جس کے سادھن سے بھگوان کے چرنوں میں پریم بڑھے وہی پرم دھرم ہے۔ کچھ دنوں پشچات جب نارد جی وہاں آئے تو شکدیو جی نے ان سے پوچھا کہ ہے نارد جی ہمیں کوئی ایسی یکتی بتایئے جس سے ہمارا دھیان بھگوان کے چرنوں میں لگے۔ یہ سنکر نارد جی نے اُتر دیا کہ اس سمبندھ میں تمہارے پتا جی کو سب کچھ معلوم ہے ہم نے ان کو بتا دیا ہے۔ نارد جی کی بات سنکر شکدیو جی اپنے گھر پر آئے اور پتا وید ویاس جی کے چرنوں میں گر کر بولے ہے پتا جی! آپ مجھے ایسی شکشا دیجیے ایسی وِدّیا پڑھایئے جس سے بھگوان کے چرنوں میں میرا پریم بڑھے۔ وید ویاس جی نے کہا ہے وتس! اس کے لئے کیول ایک ہی اُپائے بھاگوت پڑھنا ہے اور کوئی دوسرا اُپائے نہیں ہے، اور اس کے بعد انہوں نے شکدیو جی کو بھاگوت پُران پڑھانا آرمبھ کر دیا۔ سوت جی کہنے لگے کہ جب شکدیو جی ہمارے گرو وید ویاس جی سے بھاگوت کتھا پڑھ رہے تھے تب میں بھی ان کے پاس وِدّیا ادھین کرتا تھا۔ شکدیو جی مہاراج سنسار سے مہا وِرکت ہو گئے تھے ہم کہیں بھی ایک چھن سے ادھک نہیں ٹھہرتے تھے پرنتو وے شریمد بھاگوت پڑھنے کے لالچ سے بہت دنوں تک ویاس جی کی سیوا میں لگے رہے اور بڑے دھیان اور پریم سے اس کا ادھین کیا۔

یہ کہہ کر سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! شریمد بھاگوت کی کتھا سننے سے نشکام بھگتی پراپت ہوتی ہے اور نشکام بھگتی ہونے سے لوگ گیان کو پراپت کرتے ہیں اور موکش ملتا ہے۔ اتہ منوشیہ کو چاہیئے کہ دان، تپ جب بھگتی آدی کرتے سمے من میں کوئی اچھا یا کامنا نہ رکھے تو اُسے اس لوک میں بھی سکھ ملتا ہے اور مرنے کے پشچات موکش ملتا ہے اور اگر کسی وستو کی چاہنا رکھتا ہے تو ان سب کا کچھ پھل نہیں ملتا اور بار بار آواگون کے چکر میں پھنسا رہتا ہے۔ اسلئے جو منوشیہ سکھی رہنا چاہتے ہیں اور



द्रौपदी वस्त्र हरण

Hem Chander Bhargava & Co.
Delhi-6

سوکش پراپیت کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ شدھ ہردے سے اس کتھا کو سُنیں اور اپنا من مایا موہ اور گرہستی کے جنجال سے ہٹا لیں، اور بھگوان کے چرنوں میں پریت لگائیں۔ منوشیہ کا سوبھاؤ راجسی۔ تامسک اور ساتوک تین طرح کا ہوتا ہے اور بھگوان کی پوجا بھی تین طرح سے ہوتی ہے راجسی۔ تامسی و ساتوک۔ ان میں راجسی کو دھواں۔ تامسی کو کاٹھ اور راجسی کو اگنی سے اُپما دیتے ہیں۔ جو کاریہ آگ سے سدھ ہوتا ہے وہ کاٹھ و دھن ... سے نہیں ملتا، اس لئے جو منوشیہ ساتوک بھگتی کرتے ہیں وے مکتی پاتے ہیں۔ سنسار میں جتنے جیب۔ تپ۔ یگیہ۔ دھرم وورت آدی ہیں وے سب پرم پتا پرمیشور کے روپ میں اس طرح مل جاتے ہیں جیسے ندی نالوں آدی کا پانی سمندر میں مل جاتا ہے۔

ادھیائے ـــ ۳

بھگوان نے جتنے اوتار لئے ہیں اُن اوتاروں کا ورنن

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! اس سرشٹی کو اتپن کرنے والا پرماتما ہے وہ آدی سے ہے اور انت تک رہے گا۔ اس کا نہ کوئی روپ ہے اور نہ رنگ۔ ان کا تیج بہت ادھک ہے، اور سورج و چندرماں میں اُوسی کا پرکاش جگمگاتا ہے۔ جب پرلئے ہونے کے بعد بھگوان کو پھر سنسار کو اتپن کرنے کی اچھا ہوتی ہے تو وہ پرش کا ساکار روپ دھر کر شیش ناگ کے اوپر سوتے ہیں۔ وہی ان کا وراٹ روپ کہا جاتا ہے جس میں ان کے ہزار سر، ہزار آنکھیں ہزار کان۔ ہزار ہاتھ اور ہزار چرن ہوتے ہیں۔ اور ان کی نابھی سے کمل کا پھول اتپن ہوتا ہے اور جب وہ کھلتا ہے تو اس میں سے برہما جی اتپن ہو کر چودھوں لوکوں کو بناتے ہیں۔ بھگوان نے جتنے اوتار لئے ہیں ان کا ورنن اب میں کرتا ہوں۔ پہلا اوتار سنک۔ سنندن۔ سناتن۔ سنت کمار کا لے کر پانچ ورش کی آیو کے برہمچاری بنے رہے۔ دوسرا اوتار واراہ جی کا دھارن کیا اور پاتال سے پرتھوی کو نکال کر لائے تیسرا اوتار یگیہ پُرش کا لیا اور سب راجاؤں کو یگیہ کرنے کا اُپائے بتا کر مکتی مارگ دکھایا۔ چوتھا اوتار ہے گریو کا دھارن کیا جس میں شریر منوشیہ کا و سر گھوڑے کا تھا اور برہما کو وید پڑھائے۔ پانچواں اوتار نرنارائن کا لیا بدری کیدار ناتھ کے مارگ میں منوشیوں کا پتھ پردرشن کرنے کے لئے تپسیا کی چھٹا اوتار منی کپل دیو کا لیا اور اپنی ماتا کو سانکھیہ یوگ کا گیان دیا۔ ساتواں اوتار دتاتریہ جی کا لیا جس نے راجہ الرک اور بھگت راج پرہلاد کو ویدانت کا پاٹھ پڑھایا۔ آٹھواں اوتار رشبھ دیو جی کا جو دیوی نامک راجہ اندر کی کنیا سے گربھ سے ہوا اور ان کے بیٹے جین دیو نے جین دھرم سنسار میں پھیلایا۔ نواں اوتار راجہ پرتھو کا ہوا ہے، اس نے سمپورن اوشدھیوں و پرتھوی پر ہونے والی سمت وستوؤں کا سار نکال نکالا ہے۔ پرتھوی کو پرتھو نے سدھارا اس لئے ہی اسے پرتھوی کہتے ہیں۔ دسواں متسیہ اوتار چاکشوش منونتر میں ہوا ہے۔ گیارھواں اوتار کمٹھ

(کچھپ) کا اس طرح ہوا کہ جب امرت پراپت کرنے کے لئے دیوتا اور راکشش سمندر کو متھنے لگے تب مندراچل پربت کو انہوں نے رائی بنا کر سمندر میں ڈال دیا تھا اور جب وہ پاتال کی اور چلا تب بھگوان نے کچھوے کا روپ دھارن کر کے اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا۔ دھنونتری کا بارھواں اوتار تھا جب کہ امرت کا کلش لے کر سمندر سے نکلے۔ تیرھواں اوتار موہنی کا دھارن کیا، اور سب راکششوں کو اپنے روپ پر موہت کر کے امرت کا کلش اپنے ہاتھ میں لے کر وہ امرت دیوتاؤں کو پلا دیا۔ چودھواں اوتار نرسنگھ جی کا دھارن کر کے دُشٹ ہرنیہ کشیپ کو مار کر اپنے بھگت پرہلاد کی رکشا کی۔ پندرھواں اوتار وامن تھا جس میں بھگوان نے باون انگلی کے برابر شریر دھارن کر کے مہاپراکرمی و دانی راجہ بلی سے تین پگ پرتھوی دان میں لے کر دیوتاؤں کو دے دی۔ بھکشا مانگنے سے منوشیہ کا مان جاتا رہتا ہے اس واسطے وہ چھوٹا ہو جاتا ہے اسی لئے بھگوان نے بھی اپنا روپ چھوٹا بنایا تھا۔ سولھواں اوتار ہنس کا لیا اور سنت کمار کا گرو چھیدن کیا۔ سترھواں اوتار نارد جی کا رکھا۔ اٹھارھواں اوتار ہری کا رکھا اور گج کو گراہ سے مکتی دلائی۔ انیسواں اوتار پرشورام جی کا رکھا اور پرتھوی کو اکیس بار چھتریوں سے رہت کر کے براہمنوں کو دان دے دی۔ بیسواں اوتار رام چندر جی کا دھارن کیا اور راون جیسے دشٹ کا سروناش کر ڈالا۔ اکیسواں اوتار وید ویاس منی کے روپ میں لیا اور ویدوں کا وبھاجن کر کے اٹھارہ پران اور مہابھارت کی رچنا کی۔ بائیسواں اوتار شری کرشن جی کا تھا جس روپ میں انہوں نے کنس۔ جراسندھ اور شیشوپال راکششوں کا ناش کر کے جگت واسیوں کو طرح طرح کی لیلائیں دکھائیں۔ تیئیسواں اوتار مہاتما بدھ کے روپ میں لیا اور سنسار واسیوں کو بتایا کہ جیو ہتیا نہیں کرنا چاہیئے اور اب کلیگ کے انت میں بھگوان چوبیسواں اوتار کلکی کے روپ میں دھارن کریں گے اور دھرم کا پرچار کریں گے و ادھرمیوں کا ناش کریں گے۔

سنسار میں جتنے بھی جیو دھاری، جڑ و چیتنیہ ہیں و جتنے منوشیہ ورشی منی آدی ہیں وے سب اُسی بھگوان کا انش ہیں اسی لئے ان کے اوتاروں کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ بھگوان اپنی اچھا سے جگت کو اتپن کرتے ہیں پرنتو جیسے پتا اپنے بچے کے موہ میں رہتا ہے اُس طرح وہ اس کا موہ نہیں کرتے اس لئے سنسار کے پرانیوں کے دُکھی ہونے سے انکو دُکھ نہیں ہوتا۔ جو منوشیہ ان کا موہ تیاگ کر بھگوان کے بھجن میں لین رہتا ہے اُسی کو موکش پراپت ہوتا ہے۔ شریمد بھاگوت سنسار روپی بھوساگر سے تر نے کے لئے بنایا گیا ہے اسکو ویاس جی نے اُس سمے بنایا تھا جب شری کرشن جی مہاراج دوارکا سے بیکنٹھ کو چلے گئے اور اس لئے بنایا تھا کہ کلیگ کے منوشیہ اسکو دھیان سے پڑھ کر اتھوا سنکر موکش کو پراپت کر سکیں۔ کلیگ کے اندھکار میں شریمد بھاگوت سوریہ کی طرح ہے۔

ادھیائے ۔۔۔ ۳

ویاس جی کا شریمد بھاگوت کی رچنا کرنا۔

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! میں نے آپ کو بھگوان کے ۲۴ اوتاروں کی کتھا سنائی، اب میں آپ کو شریمد بھاگوت

سناتا ہوں جو میں نے اپنے گرو وید ویاس جی سے سنا تھا اور جس میں آنند کند مرلی منوہر شری کرشن جی کی لیلاؤں کا ورنن کیا ہے۔ سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! دواپریگ کے انت میں ہمارے گرو وید ویاس جی نے پاراشر منی کی پتنی ستیہ وتی کے گربھ سے جنم لیا۔ ہمارے گرو کے روپ میں واستو میں بھگوان نے اوتار لیا تھا اس لئے کہ ست یگ میں منوشیہ کی آیو ایک لاکھ ورش ہوتی ہے۔ تریتا میں دس ہزار ورش دواپر میں ایک ہزار ورش ہوتی ہے اور کلیگ میں پاپ کرنے کے کارن ایک سو بیس ورش رہ گئی سو اسی اوستھا میں پہونچ کر سب مر جایا کریں گے۔ ست یگ وتریتا آدی یگوں میں منوشیہ یگیہ جپ اور تپ آدی کرنے سے ادھک آیو پاتے تھے اور ان کو مکتی ملتی تھی اور کلیگ والے الپ آیو ہونے کے کارن نہ جپ تپ کر سکتے ہیں اور نہ ویدوں کا ادھین کر سکتے ہیں اور نہ ان کے پاس اتنا دھن ہوتا ہے کہ یگیہ و دان آدی کر کے موکش پراپتی کا اُپائے کر سکیں بس کے اترکت کلیگ واسی مایا موہ اور لوبھ میں پھنسے رہتے ہیں اور ان کو پرلوک کی چنتا نہیں رہتی بس لئے بھگوان نے کلیگی جیووں کا ادھار کرنے کے لئے وید ویاس کے روپ میں اوتار لیا۔ ایک دن ہمارے گرو جی گنگا تٹ پر بیٹھے ہوئے بھگوان کا سمرن کر رہے تھے کہ ان کے ہردے میں وچار آیا کہ کلیگ کے جیو کتنے مورکھ ہیں کبھی ایسے مہاپرشوں کی سنگت میں نہیں بیٹھتے جس سے گیان پراپت ہو اور ہردے میں بھگوان کی بھگتی بڑھے اور کوئی گیان کی بات کرتا ہے تو اس کی سنتے نہیں، الٹا اُسے دھورت اور پاکھنڈی بتاتے ہیں۔ یہ بات سوچ کر ہمارے گرو جی نے چار ویدوں۔ رگ وید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروو وید کی رچنا کی، تاکہ سنسار کے منوشیہ یدی سب ویدوں کو نہ پڑھ سکیں، تو ایک وید پڑھ کر ہی اپنا جیون سپھل کر سکیں اور موکش پراپت کر لیں۔ اس کے پشچات انہوں نے ان چاروں ویدوں کا بھی سار بھاگ لے کر سترہ پُران اور مہابھارت بنائے تاکہ ان کو سمست استری۔ پرش۔ براہمن اور شودر پڑھ اور سمجھ سکیں۔ رگ وید کو پیل رشی اچھی طرح پڑھتے و سمجھتے تھے۔ سام وید کو جیمنی رشی۔ یجروید کو ویشمپائن اور اتھروَن وید کو پڑھنے والے انگرا رشی تھے اور میرے پتا روم ہرشن رشی مہابھارت پران کو پڑھتے تھے۔ مہابھارت پُران ایک لاکھ اشلوکوں میں ہے اور اس کا پڑھنا و سُننا منوشیہ کو بھوساگر سے پار اُتارنے میں سہایک ہوتا ہے، ویدوں اور سترہ پُرانوں کی رچنا کر دینے پر بھی ویاس جی کے سنتوش نہیں تھا۔ ان کی اِچھا تھی کہ ابھی کچھ اور لکھنا چاہیئے پرنتو وے نشچے نہیں کر پا رہے تھے کہ کون سا ایسا گرنتھ بنایا جاوے جس سے اپنے من کو شانتی ملے اور کلیگ واسیوں کا بھی ادھار ہو سکے۔ وے اسی چنتا میں مگن تھے کہ ایک دن نارد منی ہری بھجن کرتے ہوئے اور وینا بجاتے ہوئے وہاں آئے۔

ادھیائے ــــ ۵

نارد جی کا وید ویاس کو ایک مہان ہری چرت گرنتھ لکھنے کی آوشیکتا سمجھانا

وید ویاس جی نے نارد منی کو اپنے پاس آتے دیکھ کر نمسکار کیا اور بڑے آدر کے ساتھ آسن پر بٹھایا۔ نارد منی نے دیکھا

کہ ویاس جی کچھ چنتا میں پھنسے ہوئے ہیں سو وہ کہنے لگے ہے ویاس جی آپ کو کس بات کی چنتا ہے وہ ہمیں بتائیے۔ کون سا ایسا کٹھن کاریہ ہے جو آپ سے نہیں ہو پایا ہے۔ ویاس جی نارد جی سے کہنے لگے ہے نارد منی آپ تو ایشور کے پرم بھگت ہیں اور ان کی بھگتی میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں اور آپ میرے ہردے کی بات بھی سمجھ گئے ہیں سو کرپا کر کے کوئی ایسی یکتی بتائیے جس سے میرا یہ دُکھ دور ہو جائے اور ہردے کو سنتوش ہو جائے۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے ویاس جی آپ نے مہابھارت اور سترہ پران لکھے ہیں ان میں آپ نے بھگوان کی چرچا کم کی ہے اور یگیہ۔ تپ۔ دان اور دوسرے سانسارک جیوں کا ورنن کیا ہے کوئی پُران ایسا نہیں بنایا جس میں خبری بھگوان جی کا گن گان کیا ہو اور ان کی لیلاؤں کا حال ہو۔ اسی لئے تمہارے ہردے میں ابھی سنتوش نہیں ہوا ہے۔ جس پُران میں بھگوان کی لیلاؤں کا ورنن نہ ہو اس کو پڑھنے میں سمے بھی کم لگتا ہے اور پُنیہ بھی بہت کم ملتا ہے اور اس کا پھل بہت تھوڑا ملتا ہے۔ اس کو پڑھنے والا بار بار جنم لیتا رہتا ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کا نام نشکام بھاؤ سے لیتا رہتا ہے اور اپنے پاپوں کے لئے چھما مانگتا رہتا ہے وہی موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے وہی پران سب سے اچھا ہوتا ہے جس میں بھگوان کی لیلاؤں کا ورنن ہو اور اس کے بھجن کی پریرنا دی گئی ہو۔ بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگانے سے جتنا سکھ سنسارک جیوں کو ملتا ہے وہ اندر آدی دیوتاؤں کو بھی نہیں ملتا جو منوشیہ بھگوان کا بھجن شدھ ہردے سے کرتے رہتے ہیں۔ ان کو یگیہ۔ دان اور تپ آدی کے کرنے کی آوشکتا نہیں ہے اور جو لوگ یہ سب چیزیں کرتے ہیں پرنتو ہردے میں بھگوان کی پورن بھگتی نہیں ہوتی ان کو مکتی نہیں ملتی۔ چونکہ وے اچھے کاریہ کرتے ہیں۔ اس لئے کچھ دنوں تک تو اس کا سکھ انہیں ملتا ہے پرنتو پھر جنم لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ہے ویاس جی! آپ ایسا پُران بنائیے جس میں بھگوان جی کی لیلاؤں اور گنوں کا ورنن ہو اور جس کے پڑھنے سے منوشیہ کا دھیان بھگوان کے چرنوں میں لگ کر چیت نرمل ہو جائے اور مرتیو کے پشچات موکش پراپت ہو اور جب تم ایسا گرنتھ لکھ دوگے تب ہی تمہارے ہردے کو شانتی ملے گی۔ ہے ویاس جی اب میں تمہیں اپنے پورو جنم کی کتھا سناتا ہوں، اُسے دھیان سے سنیئے:۔

ادھیائے — ۶

نارد جی کا اپنے پچھلے جنم کی کتھا سُنانا۔

میں پچھلے جنم میں ایک داسی کا لڑکا تھا اور میری ماتا ایک براہمن کے یہاں کام کاج کرتی تھی۔ وہ براہمن سادھو اور سنیاسیوں کی بڑی سیوا کیا کرتا تھا اور اس کے یہاں بڑے بڑے گیانی و ودوان سادھو سنت آتے رہتے تھے۔ ایک سال برسات کی رِتو میں اُس کے یہاں کچھ سادھو آکر رُکے اور میری ماتا جی کو براہمن نے ان کا بھوجن بنانے پر رکھ دیا۔ میں ابھی بچہ ہی تھا، اس لئے اپنی ماں کے پاس اس آشرم میں ہی رہتا اور ہر سمے سادھوؤں کے درشن کرتا رہتا تھا۔ جس سمے سادھو جن بھگوان کی لیلاؤں کا ورنن و کیرتن کرتے تھے تو مجھے بھی ان کے سُننے میں بڑا آنند

پراپت ہوتا تھا۔ سادھو لوگ اپنی جوٹھن چھوڑ دیتے تھے اُسے میں پرشاد سمجھ کر بڑے پریم سے کھاتا تھا جب چوماسا تو بیت گئی اور وے لوگ اپنے اپنے استھان کو جانے لگے تو مجھے ان کے الگ ہونے کا بڑا دُکھ ہوا اور میں بھی اُنکے ساتھ جانے کے لئے مچلنے لگا اور بہت رونے لگا۔ تب انھوں نے مجھ سے کہا ہم تجھے ایک منتر بتا رہے ہیں اور تو اسی کو پڑھا کر یہ کہہ کر انھوں نے مجھے ایک منتر بتایا اور چلے گئے۔ میں ان کی انوسار بھگوان کا بھجن کرنے لگا ایک دن مجھے بودھ ہوا کہ میں بن میں جا کر اپنا سارا سمے بھگوان کی بھگتی میں لگاؤں تو ادھک شیگھر پراپت ہوگا۔ پرنتو میری ماتا مجھ سے بڑا پریم رکھتی تھیں اور ہر سمے مجھے اپنے پاس رکھتی تھیں۔ اس لئے میں بھی ان کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ پرنتو ودھاتا کی لیلا ایسی ہوئی کہ میری ماں کو ایک دن سانپ نے کاٹ لیا اور اُس کی ترنت ہی مرتیو ہو گئی اور اس پرکار بھگوان نے مجھے مایا موہ سے مُکت کر دیا۔ بھگوان کی اس کرپا کا کارن میں سمجھ گیا اور ترنت ہی بن کی اور چل دیا۔ اس سمے میری آیو پانچ ورش کی تھی بن میں مجھے بہت سے بھینکر پشو دکھائی دیئے پرنتو ہری کرپا سے مجھے بالکل ڈر نہیں لگا اور نہ ہی بھوک پیاس نے مجھے ستایا۔ اس پرکار میں ایک ایسے استھان پر پہونچ گیا جہاں منوشیہ نہیں پہونچ سکتا تھا اور وہاں ایک بہت بڑے وٹ کے ورکش کے نیچے بیٹھ کر میں نے بھگوان کے چرنوں میں لو لگا دی، اُسی دھیان اوستھا میں مجھے ترلوکی ناتھ بھگوان کی سوریہ سے بھی ادھک پرکاش وان مورتی دکھائی دی جس کے ہاتھوں میں شنکھ۔ چکر۔ پدم اور گدا تھے۔ سر پہ سونے کا مکٹ تھا گلے میں وینجنتی مالا سُشوبھت ہو رہی تھی۔ اُس انوکھے روپ کو دیکھتے ہی میں آنند کے مارے ناچنے لگا اور چاہتا تھا کہ اس دِویہ روپ کو ہمیشہ دیکھتا ہی رہوں، پرنتو چھن بھر میں ہی بھگوان انتر دھیان ہو گئے تب میں بڑا ہی دکھی ہوا تتنے میں آکاش وانی ہوئی کہ اے بالک تو شوک تیاگ کر دے اور میرے بھجن میں من کو لگا تیرے ہردے میں پریم جگہ کرمیں نے ایک بار درشن دیدیئے اب تیرے دوسرے جنم میں دوبارہ پھر تجھے درشن دونگا۔ تو میرا بہت پریہ بھگت ہے اور میرے وردان سے تجھے اپنے پورو جنموں کا حال بھی یاد رہے گا۔ اسکے پشچات بھگوان نے مجھ کو ایک دیا دی اور اسی دیا سے میں بھگوان جی کا بھجن کرنے لگا۔ میں جس سمے بھی بھگوان کے چرنوں کے دھیان میں ڈوب جاتا تھا تو مجھے یہ دھیان آتا تھا کہ بھگوان نے اگلے جنم میں درشن دینے کا وعدہ کیا ہے کب میرا یہ جیون سماپت ہو اور دوسرا جنم پراپت ہو کر پرماتما کے درشن ملیں۔

ہردے میں یہی اچھا رکھتے ہوئے ایک دن میں نے پران چھوڑ دیئے اور ترلوکی ناتھ بھگوان کی کرپا سے میں برہما جی کے بیٹے کے روپ میں اتپن ہوا اور اپنے پچھلے جنم کا سب ورتانت مجھے یاد رہا اس لئے پھر میں نے بھگوان جی کا درشن پانے کے لئے پھر ان کے چرنوں کا دھیان کرنا آرمبھ کر دیا اب اُس بھجن کے کرنے کا پھل یہ ہے کہ جس سمے میں ان کا دھیان کرتا ہوں، بھگوان مجھے درشن دیدیتے ہیں اور جہاں ان کو پکارتا ہوں وہیں آجاتے ہیں اور میں تینوں لوکوں میں جہاں چاہوں چلا جاتا ہوں کہیں پر میرے لئے روک ٹوک نہیں ہے۔ اسلئے ہے ستریاس جی آپ بھی بھگوان کے گنوں اور لیلاؤں کا ورنن کیجیے جس سے آپکو بھگوان کے درشن پراپت ہوں اور ہردے ادھر اُدھر نہ بھٹکے۔

ادھیائے ـــــ ۷

نارد جی کا برہما سے سُنے ہوئے چار مول اشلوک ویاس جی کو بتانا اَور ویاس جی کا شری مید بھاگوت کی رچنا کرنا۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے منیو! نارد جی اپنے پچھلے جنم کی کتھا بتا کر ویاس جی سے کہنے لگے کہ ہے ویاس جی میں نے چار اشلوک برہما جی سے سنے ہیں جو کہ ان کو پار برہم پرمیشور نے بتائے تھے۔ تم کو اُچت ہے کہ انہیں اشلوکوں میں ورنت کتھا کو اچھی طرح وستار پوروک لکھ دو تاکہ سنساری منوشیہ اس کتھا کو پڑھ کر اور اس میں بتائے گئے اپدیشوں پر چلیں اور انکے ہردے میں ہری کی بھگتی اتپن ہو کر انت میں موکش پراپت ہو۔ نارد جی نے پھر وے چاروں اشلوک ویاس جی کو سنلئے اور ان کا ارتھ سمجھانے کے پشچات کہنے لگے ہے ویاس جی اب تم پہلے بھگوان کی بھگتی سے اپنا ہردے نرمل کر کے پھر ان سے مہان گرنتھ کی رچنا کرو۔ یہ کہہ کر نارد جی انتر دھیان ہو گئے۔

نارد جی کی شکشا کا دیہ ویاس جی پر بڑا بھاری پربھاؤ پڑا اور وے ترنت ہی وہاں سے شری بدری ناتھ آشرم کی اور جو ہمالیہ پربت کے مدھیہ میں استھت ہے چل دیئے اور وہاں جا کر بھگوان کا دھیان کرنے لگے جب وے دھیان میں مگن تھے اُسی سمے بھگوان جی نے اپنے دویہ تیج سے ان کے ہردے کو پرکاش دان کیا اور بھگوان کی اچھا سے ہی ان چاروں اشلوکوں کو وستار پوروک شری مید بھاگوت کے روپ میں لکھا اور پھر اپنے پتر شکدیو جی کو بھی اس کی شکشا دی۔

اتنا ورتانت سنا کر شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ ہے راجن! جب کروکشیتر میں اٹھارہ دن تک کوروؤں و پانڈوں میں بھینکر یدھ ہوتا رہا اور اسنکھیہ شورویر مارے گئے اور بھیم سین نے اپنی گدا سے دھرت راشٹر کے سب لڑکوں کو مارنے کے بعد دریودھن کی جانگھ توڑ کر بھومی پر گرا دیا اور وہ رن بھومی میں اکیلا پڑا ہوا مرتیو کی انتم گھڑیاں گن رہا تھا اُسی سمے گرو درونا چاریہ کے پُتر اشوتھاما وہاں آنکلے اور ان کی یوگت دیکھ کر کہنے لگے ہے متر دریودھن! تمہاری یہ دشا کس نے کی ہے مجھے اُس کا نام بتاؤ اور آگیا دو کہ ان کو کس پرکار دنڈ دوں۔ اپنے متر کی یہ باتیں سنکر دریودھن کہنے لگا کہ مجھے اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کے مارے جانے کا شوک نہیں ہے اور نہ اپنی اس ٹانگ توڑی جانے کا کشٹ ہے پرنتو مجھے سب سے ادھک دُکھ اس بات کا ہی کہ میرے دشمن پانڈو کیوں زندہ ہیں، اور تمہیں بھی میرے متر ہونے کے ناتے لجا آنی چاہیئے کہ تمہارے جیوت رہتے تمہارے شترو راجیہ کریں۔ یہ بات سنکر اشوتھاما کہنے لگا کہ ہے متر! تم چنتا مت کرو۔ اگر تم مجھ سے کہو تو آج

رات کو ہی اُن پانچوں بھائیوں کے سر کاٹ کر لے آؤں۔ دریودھن کہنے لگے کہ اگر تم ایسا کر سکو تو بڑی کرپا ہوگی۔ اور میں اگلے جنم میں بھی تمہارا احسان نہیں بھولوں گا۔ یہ سنکر اشوتھاما وہاں سے چلا، پرنتو اُس مورکھ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ بھگوان جس کی رکشا کرتے ہیں اس کو کوئی نہیں مار سکتا سو جیسے ہی اشوتھاما وہاں سے چلا بھگوان شری کرشن جی نے اپنی انتر آتما سے جان لیا اور ان کو بچانے کے لئے سندھیا کے سمے پانڈوں سے کہا کہ آج تم لوگ اس ڈیرے میں مت سونا کہیں دوسرے استھان پر ڈیرا لگا کر وہاں سونا اس ڈیرے میں دوسرے لوگ سوتے رہیں گے۔ پانڈوں نے دُور جا کر دوسرا ڈیرا تان لیا اور اس میں سو گئے۔ اشوتھاما نے رات میں جا کر ڈیرے میں گھس کر...... دروپدی کے پانچوں پُتروں کا سر کاٹ لیا جو کہ ڈیرے میں سوئے ہوئے تھے اور پرات کال ہوتے ہی دریودھن کے پاس آ کر اس کو وے سر دکھائے۔ دریودھن بڑا پرسن ہوا اور ایک ایک سر کو ہاتھ میں لے کر دبا تا رہا۔ جب اشوتھاما نے ایک سر اس کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ یہ بھیم کا سر ہے اور دریودھن کے دبانے پر وہ چور ہو گیا تو دریودھن کو سندیہہ ہوا اور کہنے لگا کہ ہے اشوتھاما! یہ سر بھیم کا نہیں ہے کیونکہ اس کا سر میرے دبانے سے پچک بھی نہیں سکتا، معلوم ہوتا ہے تم دروپدی کے پتروں کے سر کاٹ لائے ہو کیونکہ ان کا روپ رنگ بھی پانڈوں سے ملتا جلتا تھا۔ ان بیچارے معصوم بچوں کو تو نے بیکار ہی مار ڈالا۔ دریودھن کو اس بات کا بہت ہی دُکھ ہوا اور وہ مر گیا۔

دریودھن کے مرتے ہی اشوتھاما کو بڑا بھئے ہونے لگا اور وہ اس ڈر سے کہ اب پانڈو جیوت نہ چھوڑیں گے۔ وہاں سے بڑی تیزی سے بھاگنے لگے۔

اُدھر جب پرات کال ہوا اور دروپدی نے دیکھا کہ اس کے پانچوں پُتروں کے سر کٹے ہوئے ہیں اور اشوتھاما نے کاٹے ہیں تو اس نے پرن کیا کہ جب تک اشوتھاما جان سے نہیں مارا جائے گا میں اَن جل نہیں گرہن کرونگی۔ ارجن کہنے لگا کہ دروپدی تم اس طرح وِلاپ نہ کرو میں اشوتھاما کا سر کاٹ کر تمہارے سامنے لاؤں گا۔ یہ کہہ کر وہ گانڈیو دھنش ہاتھ میں لے کر رتھ پر بیٹھ گیا اور سارتھی شری کرشن جی سے بولا کہ رتھ کو جلدی سے ہانکئے۔ سو شری مرلی منوہر کرشن نے رتھ کو پون کے ویگ سے چلایا اور چھن بھر میں ہی اشوتھاما کے پاس پہونچ گئے۔ اشوتھاما نے جب یہ دیکھا کہ ارجن اب میرے اوپر آکرمن (حملہ) کرنے والا ہے تو اُس نے برہما جی سے پراپت برہماستر چھوڑا جو بھیانک آگ کی طرح جلتا ہوا ارجن کی اور چلا ایسی بھیانک جلتی ہوئی اگنی کو اپنی اور آتا ہوا دیکھ کر ارجن آشچریہ سے کرشن جی سے پوچھنے لگا کہ ہے بھگوان! یہ اگنی کی لپٹیں میری اور کہاں سے آ رہی ہیں۔ کرشن جی کہنے لگے کہ ہے ارجن یہ برہماستر ہے جو اشوتھاما نے چھوڑا ہے اب تم بھی اس کے اُتر میں اپنا برہماستر چلاؤ۔ یہ سُن کر ارجن نے بھی اپنا برہماستر چھوڑا اور دونوں برہماستر آپس میں لپٹ گئے۔ ان کے آپس میں ٹکرانے سے ایسی پرچنڈ جوالائیں نکلنے لگیں کہ سنسار کے جیو ترا ہی ترا ہی کرنے لگے تب کرشن جی بولے ہے ارجن! اشوتھاما نے برہماستر چلانا ہی سیکھا ہے وہ...... اپنے پاس لوٹانا نہیں جانتا، پرنتو تم چلانا اور لوٹانا دونوں جانتے ہو سو منتر پڑھ کر دونوں برہماستروں کو اپنے پاس بلا لو۔ انیتھا سنسار بھسم ہو جائے گا۔ یہ سنکر ارجن نے دونوں برہما

ستروں کو بلالیا، اور بھاگ کر اشوتھاما کو پکڑ لیا پرنتو اُسی سمے اُس کے ہردے میں گیان آیا کہ یہ میرے گرو کا پتر ہے اس لئے میرا گرو بھائی ہے اور براہمن بھی ہے اس لئے اس کو مارنے سے پاپ ہی ہوگا یہ سمجھ کر اُس نے اس کی ہتیا تو نہیں کی پرنتو باندھ کر دروپدی کے پاس لے آیا اور کہنے لگا ہے دروپدی! تمہارے پتروں کے ہتیارے کو تمہارے پاس لے آیا ہوں، اب تم جیسا چاہو اس کے ساتھ کیا جاوے۔ جب دروپدی نے اس کو بندھے ہوئے دیکھا تو اسکے ہردے میں دیا اتپن ہوئی اور اپنے پتی ارجن سے کہنے لگی کہ ہے ناتھ! تم نے میری پرتگیا تو پوری کر دی ہے پرنتو میں سوچتی ہوں کہ اس کو مارنے سے میرے پتر تو جیوت نہیں ہوسکیں گے، اس لئے اِسے مکت کر دو اس کے کرموں کا دنڈ بھگوان اِسے دے گا اور پھر یہ آپ کا گرو بھائی بھی ہے اس لئے اِس کو مارنا اُچت نہیں ہے۔ یہ سُن کر دھرم راج یدھشٹر سہدیو اور نکل کو بڑی پرسنتا ہوئی اور کہنے لگے اِن کا کہنا ٹھیک ہے براہمن کو مارنے سے لابھ تو اب کچھ ہوگا نہیں بہ ہم ہتیا کا پاپ سر پر اور چڑھے گا۔ پرنتو یہ بات بھیم سین کو اچھی نہیں لگی، سو اُسے بڑا ہی کرودھ آیا اور کرودھ کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ گدا بھوجی پر پٹک کر ارجن سے بولا ہے بھائی! تم نے اشوتھاما کو مارنے کی پرتگیا کی تھی۔ اِت اس کو نبھانا چاہیئے اور تم جو یہ سوچ رہے ہو کہ اس کے مارنے سے برہم ہتیا لگے گی اُس کا اتر یہ ہے کہ اس میں براہمن کا انش ہی نہیں رہا، کیونکہ دھرم شاستروں کے انوسار جو کوئی استری یا بچے کی ہتیا کرے۔ یا اپنی شرن میں آئے ہوئے کو یا سوتے ہوئے کو مارے انکو بھگون کو کشٹ دے ایسے منوشیہ کو مار ڈالنے سے پاپ نہیں ہوتا۔ ان آتتائیوں کو ادشیہ مار ڈالنا چاہیئے۔ بھیم کی بات سنکر ارجن دوِدھا میں پڑ گیا تو کرشن جی بولے ہے ارجن! اسوقت وچار سے کرو۔ اپنی پرتگیا پوری کرو۔ بھیم سین کا کہا مان کر دروپدی کی بھی اچھا پورن کرو اور راجہ یدھشٹر جو تمہارے بڑے بھائی ہیں ان کا کہنا بھی مت ٹالو نیتی شاستروں میں لکھا ہے کہ براہمن کی ہتیا نہیں کرنی چاہیئے اور جو آتتائی (دوسروں کو دکھ دینے والا ہے) اس کو جیوت نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اس لئے تم ایسا کام کرو کہ شاستروں کی آگیا کا پالن بھی ہو اور سب سنتشٹ بھی ہو جائیں۔ یہ سن کر ارجن کو ایک بڑی اچھی یکتی سوجھ گئی، اُس نے تیر کی نوک سے اشوتھاما کے مستشک میں سے رتن نکال لیا اور راجیہ کی سیما سے نکال کر باہر کر دیا۔

ادھیائے — ۸

دریودھن آدی کوروں کا انتم سنسکار کیا جانا اور پانڈوں کا بھیشم پتامہ کے پاس جانا

سوت جی کہنے لگے ہے رشی وربندو! اشوتھاما کے مستشک میں سے منی نکالنے کے پشچات پانڈوں نے کوروں کے سمبندھیوں نے کوروں کی جو لاشیں رن بھومی میں پڑی تھیں ان کا ودھی پوروک انتم سنسکار کر دیا۔ اس کے پشچات کرشن جی، دھرت راشٹر اور پانچوں پانڈو، کنتی دروپدی آدی استریاں اشنان کرنے کے لئے گنگا جی کی اور جانے لگے تو انھوں نے دیکھا کہ رن بھومی میں مارے گئے کوروں کی استریاں اپنے پتی کی چتاؤں کے پاس بیٹھ کر بہت زور سے رو رہی اور اونچی چلا رہی تھیں

پیٹ رہی تھیں، یہ درشیہ دیکھ کر دھرماوتار یدھشٹر جی کا ہردیہ پگھل گیا اور وے سوچنے لگے کہ دیکھو ذرا سے راج کے پیچھے کتنا بھینکر یدھ ہوا اور ہمارے ہی ہاتھوں ہمارے بھائی مارے گئے۔ ہمارے گرو درونا چاریہ و بھیشم پتامہ تھا دان ویر کرن جو پرتی دن ہزاروں براہمنوں کو دان دیتا تھا یہ سب مارے گئے۔ کتنا بھاری پاپ مجھ سے ہوا ہے۔ ایسے راجیہ کو لے کر کیا کرنا ہے۔ یدھشٹر کی یہ باتیں سنکر کرشن جی مہاراج کہنے لگے کہ ہے یدھشٹر! یہ تو دھرم کا ودھان ہے ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے راج پراپت کرنے کے لئے بھائی بھائی کی، اور پتر اپنے پتا کی ہتیا کر ڈالتا ہے۔ ایسا بہت پراچین کال سے راجاؤں میں ہوتا چلا آ رہا ہے۔ راجہ لوگ اشومیدھ یگیہ کر کے اپنے پاپوں سے مکتی پا لیتے ہیں، اس لئے تم بھی ایک یگیہ کر کے اپنے پاپوں سے مکتی پراپت کر سکتے ہو۔

کرشن جی کا وچن سنکر یدھشٹر جی کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے جو مکتی بتائی ہے اس کو ہردے گرہن نہیں کرتا۔ یگیہ کرنے میں ہمیں پشوؤں کو بھی بلی چڑھانا ہوگا اس لئے اور بھی ہتیا لگے گی۔ اب میں اس رکت پات سے اتنا گھبرا گیا ہوں کہ نہ تو اور کوئی یدھ کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی اس راجیہ سنگھاسن پہ بیٹھنا چاہتا ہوں جس کے کارن اتنا خون خرابا ہوا۔

کرشن جی سوچنے لگے کہ اب یہ ہمارا کہنا بھی نہیں مانتا، اب کیا کرنا چاہئیے۔ یہ راجیہ تو کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ان کے مستشک میں ایک وچار آیا کہ ان کو بھیشم پتامہ کے پاس لے چلنا چاہئیے جو رن بھومی میں بانوں کی شیا پر پڑے ہوئے ہیں وے ہی دھرماوتار یدھشٹر کو سمجھا سکتے ہیں۔ یہ سوچ کر کرشن جی یدھشٹر سے کہنے لگے کہ ہے یدھشٹر تم ابھی تک شوک میں ڈوبے ہوئے ہو اور ہمارے کہنے سے تم کو گیان نہیں ہوتا تو اب ایسا کرو کہ ہم بھیشم پتامہ کے پاس چلتے ہیں اور ان کا پرامرش لیتے ہیں۔ وے جیسا کہیں تم ویسا ہی کرنا۔ راجہ یدھشٹر نے یہ بات سویکار کر لی اور اپنے بھائیوں و دروپدی اور کرشن جی آدی کے ساتھ رتھ پر بیٹھ کر اس استھان کی اور چل دیئے جہاں بھیشم پتامہ بانوں کی شیا پر پڑے تھے۔ کرشن جی کو معلوم تھا کہ بھیشم پتامہ میرے درشنوں کے اچھک ہیں، سو وے انکے پیروں کی طرف کھڑے ہو گئے جس سے ان کا داس اچھی طرح درشن کر سکے۔ بھیشم پتامہ نے جب ترلوکی ناتھ کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا تو بہت پرسن ہوئے اور ان کو شردھا پورک نمسکار کیا۔

ادھیائے — ۹

بھیشم پتامہ کا یدھشٹر کو راج نیتی سمجھانا۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! جب بھیشم پتامہ کے آس پاس سب لوگ بیٹھ گئے تو کرشن جی پتامہ سے کہنے لگے کہ پتامہ جی ایک آوشیک کام میں آپ کی رائے لینے کے لئے ان لوگوں کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ بات یہ ہے کہ مہاراج یدھشٹر ایک بڑے دھرم سنکٹ میں پھنس گئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ میں نے اس راج سنگھاسن کے لئے اپنے

پوجیہ جنوں۔ سمبندھیوں۔ گروجنوں اور بھائی بندھوؤں کی ہتیا کی ہے اس لئے میں اس راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھوں گا اور اپنے پاپوں کا پرائشچت کروں گا۔ یہ بات سن کر بھیشم پتامہ نے یدھشٹر کو اپنے پاس بلا لیا، اور کہنے لگے کہ ہے وتس! میرے تھوڑا اور پاس آؤ اور میں تمہیں انت سمے جو شکشا دے رہا ہوں اس کو دھیان سے سنو:۔

تم بچپن سے ہی دکھوں ہی دکھوں میں گھرے رہے ہو جب تم بچے ہی تھے تو تمہارے پتا کی مرتیو ہو گئی۔ تمہارے بھائی کوروؤں نے لاکشا گرہ بنا کر اس میں تمہیں جلانے کا پرتین کیا اور تمہارے بھائی بھیم کو مارنے کے لئے زہر ملے ہوئے لڈو بھیجے۔ اس کے بعد جوے میں دھوکا کر کے تمہارا دھن اور راجیہ چھین لیا اور تم کو بن باس دے دیا اور بن میں جا کر تم لوگوں نے بہت سے دکھ اٹھائے۔ ہے یدھشٹر شاستروں میں کہا ہے کہ جو منوشیہ دھرم کاریہ کرتا ہے اور ستیہ بولتا ہے اُسے دُکھ نہیں ہوتا تو تم بتاؤ کہ تم جیسے دھرماتما کو اتنے دُکھ اور کشٹ کیوں جھیلنے پڑے پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں بھگوان کی کرپا ہوتی ہے وہاں دکھ اور شوک پھٹکتے بھی نہیں پرنتو تمہارے پاس تو ہر سمے بھگوان شری کرشن جی سوئم رہتے تھے اور ہر پرکار سے تمہاری سہائتا کیا کرتے تھے پھر بھی تمہارے پتروں کی ہتیا ہو گئی اور تم کشٹ اٹھاتے رہے۔ یہ سب کس کارن سے ہوا؟ اسی لئے میرے بچے یدھشٹر تم یہ بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھو کہ لوک سنسار میں جو کچھ بھی ہوتا ہے بھگوان کی اِچھا سے ہوتا ہے۔ اس کی اِچھا کے وِرُودھ ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ وہ جسے چاہے راجہ بنا دے جسے چاہے راجہ سے چھن بھر میں بھکاری بنا دے۔ منوشیہ جو کچھ سکھ دکھ اٹھاتا ہے وہ اسکے پچھلے جنم کے پاپ یا پنیہ کے پھل کے انوسار ہوتا ہے۔ پرمیشور کی لیلا اپرمپار ہے اس کا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہے اس لئے منوشیہ کو چاہیئے اُسے جو بھی خوشی یا رنج ہو اُسے بھگوان کی مرضی سمجھ کر شردھا یہ کرے اور ورتھا شوک کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو منوشیہ ہر کام کو بھگوان کی اِچھا سے ہوا سمجھتا ہے اُسے کبھی بھی کشٹ نہیں ہوتا۔ اور بڑے سکھ سے رہتا ہے۔ تم جو یہ سمجھتے ہو کہ تم نے اپنے بھائی بندھوؤں و گرو جنوں کی ہتیا کی ہے یہ واستو میں تم نے نہیں کی ہے بلکہ یہ سب کچھ بھگوان کی اِچھا سے ہوا ہے تمہارا اس میں کچھ دوش نہیں ہے:

ہانی لابھ جیون مرن یش اپیش ودھی ہاتھ

اتا ہے یدھشٹر تم ان سب باتوں کی چنتا نہ کر کے یگیہ کرو اور اپنے کو پاپ مکت کر کے راج سنگھاسن پر بیٹھو، اور راج کرو۔

جس سمے بھیشم پتامہ یہ اپدیش دے رہے تھے تو دروپدی بھی وہاں بیٹھی یہ گیان کی باتیں سن رہی تھی بھیشم پتامہ نے اپدیش دیتے سمے یہ بھی کہا کہ جس استھان پر کوئی دھرم کا مرم جاننے والا ویکتی بیٹھا ہے اور وہاں پر اینہ ویکتی کوئی دھرم کے وپریت بات کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ ان کو ایسا کرنے سے روکے اور اگر وے نہ مانیں تو وہاں سے اٹھ کر چلا جائے اور بھگوان سے سہائتا کی پرارتھنا کرے۔

یہ سن کر دروپدی کہنے لگی کہ ہے پتامہ میرے ہردے میں ایک شنکا اتپن ہوئی ہے۔ جس سمے دریودھن کی سبھا میں میرا چیر کھینچ کر پاپی دشاشن مجھے ننگن کرنے لگا اور دریودھن نے کہا کہ میری جانگھ پر آ کر بیٹھو، اُس سمے آپ جیسے دھرماتما

اور گیانی نے کچھ بھی نہیں کہا اس کا کیا کارن ہے؟

یہ سنکر بھیشم پتامہ کہنے لگے کہ ہے پُتری! تمہاری شنکا ٹھیک ہے۔ اس سمے میں بھی وہاں بیٹھا تھا اور اگر میں دریودھن کو سمجھاتا تو وہ یہ اتیاچار کبھی نہ کرتا، پرنتو اُس سمے مجھے بھی اتنی بدھی نہیں آئی۔ اس سے یہ اسپشٹ ہو جاتا ہے کہ یہ سب بھگوان کی اِچھا سے ہوا اور وہ ایسا ہی چاہتے تھے اُس سمے میری متی بھرشٹ ہو گئی تھی اس کا ایک کارن اور بھی ہے منوشیہ چاہے کتنا ہی وِدوان دھرماتما و گیانی ہو اگر وہ دُراچاریوں کی سنگت میں بیٹھتا ہے تو اس کی بدھی بھی بھرشٹ ہو جاتی ہے اور جو ویکتی جس کا دیا ہوا اَن کھاتا ہے اس کی بدھی بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسی کہ اَن دینے والے کی ہوتی ہے۔ میں اُن دنوں میں دریودھن پاپی کا اناج کھاتا تھا اور اسی کی سنگتی میں رہتا تھا۔ اس لئے مجھے تیرے چیرہرن کے سمے بھی دھرم ادھرم کا گیان نہیں ہوا۔ ہے بیٹی مجھ سے یہ بڑا بھاری پاپ ہو گیا ہے تو سچے ہردے سے مجھے چھما کر دے۔

ادھیائے ۔۔۔ ۱۰

بھیشم پتامہ کا شریر تیاگ کرنا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! یہ اپدیش دینے کے پیچھے پتامہ شری کرشن جی کی اور دیکھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ نے بڑی کرپا کی ہے کہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے درشن دے رہے ہیں۔ آپ امر ہیں اور آدی سے ہیں، اننت تک رہیں گے۔ جب پرتھوی پہ پاپ بڑھ جاتے ہیں یا آپ کے بھگتوں پہ کوئی کشٹ آتا ہے تو آپ اوتار دھارن کر کے پاپیوں کا ناش کر دیتے ہیں۔ آپ اپنے بھگتوں کا بڑا دھیان رکھتے ہیں اُس کا اُداہرن یہ ہے کہ اپنے بھگت ارجن کی رکشا کرنے کے لئے آپ سارتھی بنے اور رتھ کو ہانکا۔ یدھ کال میں جب میں اپنا تیر ارجن پر چلاتا تھا تو یہ کیول آپ کی ہی شکتی تھی جو ارجن کو بچا لیتے تھے ایتھا سنسار میں کوئی بھی منوشیہ یا دیوتا ایسا نہیں ہے جو میرے وان کی چوٹ سے جیوتا بچ جائے اور ہے پربھو! آپ ان وانوں کو اپنے شریر پہ ہی روک لیتے تھے اور ان کی آپ کے شریر پر جو گھاؤ ہو جاتے تھے اور ان سے جب سمے پلاش کے پھول کی طرح لال رنگ کی رکت کی بوندیں آپ کے شریر پہ چمکنے لگتی تھیں تو میں اپنے من ہی من میں ہنسا کرتا تھا کہ دیکھو بھگوان کیسی لیلا دکھا رہے ہیں۔ آپ کے ماتھے پر جس سمے پسینے کی بوندیں آ جاتی تھیں تو کیا بھلا معلوم ہوتا تھا اور جس سمے آپ کے گھنگھرالے بالوں میں رن بھومی میں اڑی ہوئی دھول بھر جاتی تھی تو ان کا رنگ ایسا سندر ہو جاتا تھا کہ میرے دل میں آتا تھا کہ ایکبار ان بالوں کو چوم لوں اور جس سمے آپ رتھ کو میری اور دوڑا کر لاتے تھے اُس سمے جو درشیہ دکھائی دیتا تھا اس کا میں ہزار زبانوں سے بھی ورنن نہیں کر سکتا۔ اِت ہے دینو کے ناتھ سروشکتی مان مرلی منوہر میں چاہتا ہوں کہ آپ کا وہ دویہ روپ میرے ہردے میں بسا رہے۔ آپ اپنے بھگتوں کا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ اپنی پرتگیا بھی بھول جاتے ہیں۔

مہابھارت کا یدھ آرمبھ ہونے سے پہلے آپ نے پرتگیا کی تھی میں ہتھیار نہیں اٹھاؤں گا کیول ارجن کا رتھ ہانکوں گا اور میں نے یہ پرتگیہ کی تھی کہ میں آپ کو ہتھیار اٹھانے پہ مجبور کر دوں گا۔ سو آپ نے مجھ بھگت کی پرتگیا پوری کی اس کے مقابلے اپنی پرتگیا بھلا دی۔ میں نے یدھ میں جب اپنے بھیانک وانوں سے ارجن کے رتھ کا پہیہ توڑ دیا اور گھوڑوں کا سنگھار کر کے اس کے دھنش و جھنڈے کو بھی گرا دیا تو آپ ارجن کے رتھ کا پہیہ ہاتھ میں لے کر مجھے مارنے کے لئے آئے۔ ہے پربھو! اس سمے کرودھ میں لال آپ کا منہ اتنا سندر لگ رہا تھا کہ میں اس کا ورنن نہیں کر سکتا۔ اور آپ کیسے انتریامی ہیں کہ جیسے ہی آپ اپنی پرتگیا توڑ کر استر اٹھا کر مجھے مارنے کو دوڑے، اور اس کو دیکھ کر پرتھوی اس ڈر کے مارے کانپنے لگی کہ شری کرشن جی نے تو میرا ادھار کر کے پاپیوں کا بھار میرے اوپر سے اتارنے کے لئے اوتار لیا ہے اور اب یہ اپنی پرتگیا توڑ رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا بھار اتارنے کی پرتگیا کو بھی بھول جائیں تو آپ ترنت اس کا آشیہ سمجھ گئے اور اپنا پیتامبر اس کے اوپر ڈال دیا جس سے اسے دھیرج بندھا ہے۔ جس سمے میں سوچتا تھا کہ پانڈوں کی سمست سینا کو سمول نشٹ کر دوں اس سمے آپ اپنی ایسی مایا اور روپ دکھاتے تھے کہ میں دودھا میں پڑ جاتا تھا کہ ان میں سے کون سا روپ واستوک ہے اور کون سا بناوٹی ہے پربھو یہی سب باتیں سوچ سوچ کر مجھے اپنے اوپر بڑی لجا آتی ہے اور میں وار نمبار اپنے کو دھکارتا ہوں اور آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ میری سب بھولوں کو چھما کر دیں اور ایسا وردان دیں کہ میں آپ کے چرن کملوں کو کبھی نہیں بھولوں۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! بھگوان شری کرشن جی کی اس پرکار پرارتھنا کرنے کے پشچات بھیشم پتا نے اپنے پران تیاگ دیئے اور ان کے پران تیاگتے سے ہی آکاش میں دیوتا لوگ وانوں پر چڑھ کر آئے اور بھگوان کی جے جے کار کے ساتھ ان کے شریر پر پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔

ادھیائے ـــ ۱۱

راجہ یدھشٹر کا راج سنگھاسن پر بیٹھنا اور اشوتھاما کا راجہ پریکشت کو مارنے کے لئے برہماستر چلانا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے منی وروندو! اب میں تمہیں آگے کی کتھا سناتا ہوں، اس کو دھیان پوروک سنو۔ جب بھیشم پتامہ نے اپنا شریر تیاگ دیا تو پانڈوں اور شری کرشن جی کو بھی بڑا دکھ ہوا۔ ان کے مرنے کا دکھ یدھشٹر کو تو بہت ادھک ہوا اور وے استریوں کی طرح رونے لگے اور بار بار اپنے کو دھکارنے لگے۔ یہ دیکھ کر

کرشن جی نے ان کو سمجھایا ہے کہ ہے یدھشٹر نادان مت بنو۔ دیکھو بھیشم پتامہ کی مرتیو کیسی اچھی طرح ہوئی ہے، اور ان جیسی مرتیو بڑے ہی پرانی کو پراپت ہوتی ہے۔ سنسار میں جتنے بھی جیو آتے ہیں، وے بھگوان کی دھروہر (امانت) ہیں اور ان کو ایک نہ ایک دن مرنا بھی اوشیہ ہے۔ اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ نہ تو پیدا ہونے پر ہرش کرے اور نہ مرتیو ہونے پر شوک کرے اور بھیشم پتامہ نے تو مرتیو کے پشچات پرم درلبھ سورگ پایا ہے اس لئے ان کی مرتیو پر تو خوشی منانا چاہیئے۔ کرشن جی کی یہ باتیں سن کر یدھشٹر کو بڑا دھیرج بندھا اور انہوں نے بڑی اچھی طرح بھیشم پتامہ کی داہ کریا وانتم سنسکار کیا۔ اس کے پشچات شری کرشن جی نے بہت سے پنڈتوں و رشیوں آدی کے ساتھ ہستناپور میں جاکر دھرماوتار یدھشٹر کو راج سنگھاسن پر بٹھایا۔ اس کے پشچات کرشن جی کہنے لگے کہ ہے یدھشٹر! میں نے جس کارن پرتھوی پر جنم لیا تھا وہ کاریہ پورا ہو گیا ہے، اور میں اب بہت پرسن ہوں۔ اب تم کو بھی چاہیئے کہ تم پرجا پر دھرم اور پریم کے ساتھ شاسن کرو اور راجیہ کا سکھ اٹھاؤ۔ اتنا کہنے کے پشچات کرشن جی نے یدھشٹر سے اشومیدھ یگیہ کروایا اور کچھ دن بیت جانے پر اپنے دیش دوارکا جی جانے کی اچھا پرگٹ کی۔

کرشن جی جس سمے اپنے جانے کی بات یدھشٹر سے کہہ ہی رہے تھے کہ اشوتھاما نے اپنے اپمان کا بدلہ لینے کے لئے پانچوں پانڈوں کو جلانے کے لئے ایک اور استر چلایا جو برہماستر سے بھی بھینکر تھا اور جس کا نام برہمانڈ استر تھا اور اس استر کو بھگوان کے اترکت کوئی بھی نہیں کاٹ سکتا تھا۔ جب یہ استر پانچ بھائیوں میں ہو کر پانچوں بھائیوں کی اور آیا، اسی سمے اس کا ایک ٹکڑا سورگیہ ابھی منیو کی گربھ وتی پتنی اترا کے پیٹ میں گھس گیا۔ جس کے کارن اس کے پیٹ میں جوالا جلنے لگی، تب وہ دوڑتی ہوئی۔۔ بھگوان شری کرشن جی کے پاس آئی، اور اپنی ویتھا بتائی۔ کرشن جی نے اپنی اپار شکتی سے چھوٹا سا روپ دھارن کر لیا اور اترا کے پیٹ میں گھس گئے اور اگنی کو چھن بھر میں نشٹ کر دیا۔ اترا کے گربھ میں پریکشت تھا اس نے بھگوان جی کے ننھے سے روپ کو دیکھا تو سمجھا کہ میری کے گربھ میں دوسرا بچہ بھی ہے۔ اشوتھاما کا برہمانڈ استر کرشن جی کی کرپا کے کارن پانڈوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکا اور واپس چلا گیا۔

جب شری کرشن جی دوارکا جی کو جانے لگے تو یدھشٹر، بھیم، ارجن، نکل اور سہدیو پانچوں بھائی دروپدی اور کنتی ان کے آگے آکر کھڑی ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ ہے تریلوکی ناتھ آپ کے یہاں سے جانے کا ہمیں بڑا دکھ ہو رہا ہے۔ آپ کا ہمارا اتنے دنوں تک ساتھ رہا اور اب آپ بچھڑ رہے ہیں یہ دیکھ کر ہردے کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتے ہیں۔ یدھشٹر کہنے لگے کہ ہے مرلی منوہر! ہم سب نے آپ کے ہی کارن کوروں پر وجے پائی ہے۔ اور اب تک آپ ہر بات میں ہماری سہائتا کرتے رہے تھے، اب آپ جا رہے ہیں تو ہماری سہائتا کون کرے گا۔ آپ تو دوارکا جی جا کر اپنے سنبندھیوں و گوپیوں میں راس لیلا کرنے لگیں گے اور ہمیں بھول جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں، کہ مجھے راج پاٹ کچھ نہیں لے بس نتیہ پرتی آپ کے چرن کملوں کے درشن پراپت ہوتے رہیں۔ ہے پربھو جو

سے راج پاٹ سبھالے لو۔ پرنتو مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ یہ کہہ کر یدھشٹر رونے لگے۔ تب کرشن جی بولے ہے یدھشٹر تم کسی بات کی چنتا نہ کرو، میں تمہیں وہاں جاکر بھی نہیں بھلاؤں گا اور میرا دوارکا جانا بڑا آوشیک ہے کیونکہ گھر سے آئے ہوئے ہمیں بہت دن بیت گئے ایا وہاں جانے کو من کر رہا ہے اتہ اب ہمیں جانے ہی دو۔

ادھیائے — ۱۲

شری کرشن جی کا دوارکاجی کو پرستھان

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! کرشن جی کے ہٹھ کرنے پر یدھشٹر نے آنسو بھرے نیتروں سے انکو جانے کی آگیا دے دی اور اپنے بھائی ارجن سے کہنے لگے کہ ہے ارجن! تم چترنگنی سینا کے ساتھ شری کرشن جی دوارکا جی تک پہونچا آؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا کوئی شترو راستے میں کرشن جی سے بدلہ لینے کے لئے کسی پرکار کی ہانی پہونچائے۔ جب کرشن جی نے سب سے مل کر ودائی اور اپنے رتھ میں بیٹھکر چلنے لگے تو وہاں پر جتنے بھی استری اور پرش کھڑے تھے سب کے نیتروں میں جل بھر آیا اور پانڈو پتر تو ویوگ سہن نہ کر سکنے کے کارن ولاپ کرنے لگے۔ کرشن مہاراج کا درشن کرنے کی اچھا سے استریاں اپنے اپنے گھروں سے باہر نکل کر مارگ کے دونوں اور کھڑی ہو گئیں، اور جے جے کار کے ساتھ ان کے اوپر پھولوں کی ورشا کرنے لگیں، اور آپس میں کہنے لگیں کہ دھنیہ بھاگ ہیں، ورج کی ان گوپیوں کے جو ایسے سندر اور موہک روپ والے کرشن کے ساتھ راس لیلا کا سکھ اٹھاتی ہیں۔ کرشن جی کے رتھ کے پیچھے پیچھے ہستنا پور کے ہزاروں نرناری اور پانڈو ویوگ میں دکھی ہو کر چلے آ رہے تھے۔ جب نگر سے باہر نکل آئے تو کرشن جی کہنے لگے کہ ہے بندھوؤں اب آپ لوگ اپنے اپنے گھروں کو جائیں اور شوک تیاگ دیں۔ ایسا کہہ کر شری کرشن بھگوان اپنے بھگتوں اودھو جی آدی کے ساتھ دوارکا کی اور چل دیئے اور کرو۔ جانگل۔ پانچال۔ شورسین۔ برہماورت بتیہ۔ سار سوت آدی دیشوں میں سے ہوتے ہوئے اپنے دیش دوارکا پری میں پہونچ گئے۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! جس سمے دوارکا پری میں یہ سماچار پہونچا کہ کرشن جی دوارکا جی آ رہے ہیں تو نگر بھر میں دھوم مچ گئی۔ لوگ اپنے پریہ کرشن جی کے آنے کا سماچار سنکر آنند کے مارے ناچنے لگے۔ سمست گھروں میں دیپک جلا کر دیپاولی منائی گئی۔ نگر کے مارگوں پر استھان استھان پہ تورن اور بندروار لگا کر سجائے گئے اور جگہ جگہ پہ سگندھی کے لئے دھوپ وچندن جلایا جانے لگا۔ گھروں کے دواروں پر پانی سے بھرے کلش رکھ دیئے گئے۔ بھاری سنکھیا میں استریاں تھالوں میں آرتی لے کر آرتی اتارنے کو کھڑی ہو گئیں اور کرشن جی کی سولہ ہزار رانیوں کے آنند کا تو ٹھکانا ہی نہیں تھا۔ آنند کے مارے سب کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اور وے محلوں پر چڑھ کر انکے آگمن کی پرتیکشا کرنے لگیں۔ کرشن جی کے بیٹے سامب اور پوتے انورُدھ جی پہلے ہی اپنی سینا اور کٹمبیوں کو کرشن جی کی

اگوانی کر لئے گردوار کا پوری کے پرویش دوار پر پہونچ گئے تھے۔

اس پرکار بڑی دھوم دھام کے ساتھ کرشن جی اپنے نگر دوارکا پُری پہونچے، انہوں نے جاتے ہی اپنے ماتا پتا کے چرن چھوئے اس کے پشچات اپنی رانیوں کے محلوں کی اور آئے اور اپنی مایا سے سولہ ہزار روپ دھارن کرکے پرتیک رانی سے ملے اور ان کو سُکھ دیا۔

ادھیائے ــــــ ۱۳

پریکشت کا جنم اور مانڈویہ رشی کی کتھا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشی ورندو اگیانی پرش وہ ہے، جو سارا سام شاستروں میں بتائے گئے ودھان کے انوسار کرتا ہے اور سنسار کی پرتیک چیز کو چھن بھنگر یان کر مایا موہ میں نہیں پھنستا اور کتنا ہی سکھ اور ہرش کیوں نہ ہو اس میں بھی بھگوان کو نہیں بھولتا، اسی پرکار جب جب دھرماوتار راجہ یدھشٹر کو راج گدی پر بٹھا کر شری کرشن جی دوارکا جی کو چلے گئے تو یدھشٹر مہاراج کو اُن کے چلے جانے کا بڑا دکھ ہوا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ چاہے راج پاٹ نہیں ملے، پرنتو بھگوان کے درشن نتیہ ہوتے رہیں، سو وے اپنا راج کاریہ بڑی ساودھانی سے چلاتے تھے جس سے پرجا کے کسی دیکتی کو کسی پرکار کا کشٹ نہیں ہونے پاوے اور سب سکھی رہیں۔

اسی طرح کچھ دن بیت جانے پر اُترا کے گربھ سے ایک پُتر اتپن ہوا۔ اس بچے نے اتپن ہوتے ہی چاروں اور کو دیکھنا آرمبھ کر دیا کیونکہ وہ اس ودیہ روپ کو دیکھنا چاہتا تھا جو اُس نے ماں کے پیٹ میں دیکھا تھا پرنتو اس کا رہسیہ کسی کو نہیں معلوم ہوا۔ پنڈتوں نے جب نام رکھنے کی باری آئی تو کہا کہ یہ بچہ اتپن ہونے کے پشچات چاروں اور دیکھ کر پرتیک کی پریکشا کر رہا تھا، اتہ اس کا نام پریکشت رکھنا چاہیئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کی جنم کنڈلی بتاتی ہے کہ یہ بڑا اشوویر اور پراکرمی راجہ ہوگا۔ اپنے دل پراکرم سے سنسار میں تمہارا یش بڑھائے گا۔ دھرم کا ناچیہ کرے گا۔ اور پرجا کو بہت سُکھ دے گا، اور ایک رشی کے شاپ سے تکشک سرپ کے کاٹنے سے یہ مرے گا اور انت سمے میں بھی اس کی پریتی ہری کے چرنوں سے نہیں چھوٹے گی اور جیون بھر تو یہ ہری کا بھگت رہے گا ہی۔

پنڈتوں کی یہ بات سن کر پانچوں پانڈو بھائی بہت ہی پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہماری تو کوئی سنتان جیوت نہیں ہے، چلو پوتا ہی جیوت رہ کر ونش کا نام سنسار میں پرکاشت کرے گا۔ پریکشت کے اتپن ہونے پر مہاراجہ یدھشٹر بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے بھگوان! تو اس کو جلدی سے بڑا کر دے جس سے میں راج پاٹ اس کو سونپ دوں، اور بن میں جا کر تیرا دھیان کروں۔

راجہ یدھشٹر بڑے ہی گیانی منوشیہ تھے۔ انہوں نے اپنے چاچا دھرت راشٹر وان کی پتنی گاندھاری کو اپنے پاس بڑے پریم سے رکھ لیا، اور ان کی سیوا بڑی اچھی طرح کرتے تھے اور کبھی بھی ہردے میں یہ وچار تک نہیں لاتے

تھے کہ انہیں کے پتر کوروؤں نے ہمیں دکھ دیئے ہیں، بلکہ راج کار یہ بھی اُن سے پوچھ کر ان کی سمّتی سے ہی چلاتے تھے۔ دھرت راشٹر یدھشٹر کی اس نشکپٹ سیوا سے بڑے پرسن تھے اور ایک دن کہنے لگے کہ ہے یدھشٹر تم میری سیوا بڑی اچھی طرح کر رہے ہو پرنتو مجھے اُس سمے بڑی لجا ہوتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ میرے اور میرے پتروں کے کارن تم کو اتنے کشٹ ملے۔ پرنتو میں بھگوان ترلوکی ناتھ کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ میری کبھی بھی یہ اچھا نہیں تھی، کہ تمہارے ساتھ دشمنی کی جائے پرنتو نہ جانے کون سی شکتی تھی جو میری بدھی بھرشٹ کر دیتی تھی۔ یہ سنکر یدھشٹر کہنے لگے کہ ہے چاچا جی میرا بھی یہی حال تھا۔ میں بھی انت کرن سے چاہتا تھا کہ یدھ بند کر دیا جائے۔ سندھیا کے سمے یدھ چھیتر سے جب میں اپنے ڈیرے پر لوٹ کر آتا تھا تو یہ نشچے کر لیتا تھا کہ کل سویرے سے یدھ بند کر دوں گا، پرنتو پرات کال ہوتے ہی یدھ کے اترکت سب کچھ بھول جاتا تھا۔ اس لئے ہے چاچا جی اب تک ہمیں جو کشٹ ملے اور یہ جو بھیشن یدھ مہابھارت نام کا ہوا ہے اس میں آپ کا یا میرا دوش نہیں ہے، بلکہ یہ بھگوان کی اچھا سے ہوا ہے۔ بھگوان جیسا چاہتا ہے ہوتا ہے۔ سو ہے چاچا جی آپ اس بات کا تنک بھی سوچ نہ کریں، جب راجہ یدھشٹر کو راج کرتے ہوئے لگ بھگ ایک ورش بیت گیا تو مہاراج ودُر جی تیرتھ یاترا سے لوٹ کر یمنا جی کے کنارے میتریہ رشی کے آشرم پر آ نکلے اور جب انہوں نے سنا کہ کورو لوگ یدھ میں مارے گئے ہیں، اور مہاراج یدھشٹر راج گدی پر بیٹھے ہیں تو ان کو یہ سن کر بڑا ہی دکھ ہوا اور جب انہوں نے سنا کہ دھرت راشٹر اب یدھشٹر کے پاس رہ رہے ہیں تو ان کو اور بھی اچرج ہوا اور سوچنے لگے کہ دیکھو دھرت راشٹر اتنے گیانی ہو کر بھی ابھی تک سنسار کے مایا موہ میں پھنسے ہوئے ہیں، اور اپنا انت سدھارنے کے لئے بھگوان کے چرنوں میں دھیان نہیں لگا رہے ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ اب پتنی کے ساتھ جا کر جنگلوں میں تپ کرتے موکش پراپت کرنے کا اپائے کرتے۔ مجھے چاہئے کہ اُن کو جا کر سمجھاؤں جس سے وہ اس مایا موہ چکر کے جال سے چھوٹ جائیں ایسا سوچتے ہوئے ودُر جی ہستناپور کی طرف چل دیئے اور وہاں جا کر راجہ یدھشٹر سے ملے۔ یدھشٹر ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کی بہت آؤ بھگت کرنے کے پشچات ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہے بھگت راج ودُر! میرے اہو بھاگیہ ہیں کہ آپ جیسے مہان بھگت کے درشن پائے۔ آپ بھگوان کے بہت ہی پیارے ہیں، اسی لئے تو شری کرشن نے دریودھن کے گھر کے میوے اور مشٹان چھوڑ کر آپ کے یہاں کا شاک پسند کیا، آپ نے ہم پانچوں بھائیوں پر بڑی کرپا رکھی ہے۔ آپ بہت دنوں سے تیرتھ یاترا کر رہے ہیں کہئے کون کون سے تیرتھ دیکھے۔ کس کس ندی میں اشنان کیا اور کن کن رشی منیوں کے درشن کئے اور آپ دوارکا جی کی اور بھی گئے ہوں گے اور کرشن جی سے بھی ملے ہوں گے۔ سو وہاں کا بھی حال بتائیے کہ کرشن جی کیسے ہیں کیونکہ جب سے وے یہاں سے گئے ہیں، ان کا کوئی سماچار نہیں ملا۔ یہ سنکر ودُر جی نے اپنی یاترا کا ورنن کیا پرنتو کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کا سماچار نہیں سنایا، کیونکہ اُس کو سن کر یدھشٹر کو بڑا ہی شوک ہوتا۔ یدھشٹر سے بات چیت کر چکنے کے پشچات ودُر جی دھرت راشٹر کے پاس گئے اور ان سے ملے۔ ودُر جی کو دیکھ کر دھرت راشٹر بہت ہی پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! آپ کے جانے کے پشچات تو یہاں بڑا بھاری پری ورتن ہو گیا۔ میرے سب بیٹے



राधा कृष्णा गौ पूजन

مہابھارت میں مارے گئے اور میرا راج بھی چھن گیا۔ اب یدھشٹر نے ہمیں اپنے پاس رکھ لیا ہے اور بڑی سیوا کرتا ہے۔ کسی بات کا کشٹ ہونے نہیں دیتا۔ پر بھیم مجھ سے ابھی تک ناراض ہے اور مجھے بات بات پر طعنے دیتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ اس یدھ کی جڑ تمہیں ہو۔ تمہیں نے اپنے بیٹوں کو ہم سے لڑوایا اور کبھی انہیں روکا نہیں۔ ہمیں جان سے مارنے کے لئے وِش ملے ہوئے لڈو بھیجے اور ہمیں جلا کر مارنے کے لئے لاکشا گرہ بنوایا۔ تم بہت ہی پاپی ہو ہے وِدُور جی! بھیم کی یہ باتیں مجھے مارے ڈالتی ہیں۔ میں بہت ہی دُکھی ہوں سو آپ کرپا کر کے کوئی ایسا اپائے بتایئے کہ جس سے میرا دُکھ چھوٹے۔ دھرت راشٹر کی یہ بات سُن کر وِدُر جی کہنے لگے کہ ہے دھرت راشٹر جی! منوشیہ کو چاہیئے کہ جہاں اس کا سمان نہ ہو وہاں پل بھر بھی نہ ٹھہرے۔ یہ تو ماننا ہی پڑے گا کہ تمہارے بیٹوں نے پانڈوں کو بڑا ہی دُکھ دیا ہے پھر تم یہ کیسے سمجھتے ہو کہ وے بیچارے تمہاری سنتانوں سے دُکھ پا کر کبھی اس کا ذکر تک نہ کریں۔ دیکھو یہ بات سدیو یاد رکھو کہ جس آدمی کو کسی سے دکھ ملتا ہے تو وہ دکھ دینے والے کو کبھی نہیں بھولتا۔ میں تمہیں اس پرسنگ میں ایک کتھا سناتا ہوں اس کو دھیان دے کر سنو اور یاد رکھو۔

ایک غریب کسان تھا، اس کے جھونپڑے کے پاس ہی ایک سانپ نے اپنا بل بنا لیا تھا۔ ایک دن سانپ نے کسان کے لڑکے کو کاٹ لیا جس سے وہ ترنت ہی مر گیا۔ کسان کو اپنے لڑکے کے مرنے کا بہت دُکھ ہوا اور اُس نے پرتگیا کر لی کہ سانپ کو مار کر ہی دم لوں گا۔ سو وہ ہاتھ میں گنڈاسی لے کر بیٹھ گیا۔ جس سمے سانپ باہر سے لوٹ کر آیا اور بل میں گھسنے کو ہی تھا کہ کسان نے اس کے اوپر گنڈاسی ماری، پر تو جلدی میں گنڈاسی سانپ کے پوری طرح نہیں لگا، کیول اس کی پونچھ ہی کٹ گئی اور سانپ بل میں گھس گیا۔ اسی پرکار کچھ دن اور بیت گئے۔ اور اب کسان کو بھے ہونے لگا کہ سانپ مجھ سے بھی بدلہ اوشیہ لے گا، سو یہ سوچ کر ایک دن اس نے سانپ سے متر تا کرنے کے لئے دودھ کا پیالہ اس کے بل کے پاس رکھ دیا۔ سانپ اس کا مطلب سمجھ گیا اور بل سے منہ نکال کر کہنے لگا ہے کسان اب تیرے اور میرے بیچ میں متر تا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب تو مجھے دیکھے گا، تو تجھے اپنے پُتر کی مرتیو یاد آجائے گی اور جب میں تجھے دیکھوں گا تو مجھے اپنی کٹی ہوئی پونچھ کی یاد آئے گی اور یہ کہہ کر سانپ بل میں چلا گیا۔

سو ہے دھرت راشٹر جی! آپکا بھی حال ایسا ہی ہے۔ وے لوگ جب بھی آپ کو دیکھیں گے تو اپنے دکھوں کی یاد تازہ ہو جائے گی اور جب آپ انہیں دیکھیں گے تو اپنے پُتروں کو یاد کریں گے اس لئے یہ اچھا ہے کہ تم سنسار کا موہ تیاگ کر یہاں سے چلے جاؤ اور بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگاؤ۔ تم دیکھ رہے ہو کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی تمہارے سمست بیٹے پوتے یدھ میں مارے گئے۔ تمہارا راج پاٹ جاتا رہا، تم اندھے ہو گئے اور تمہاری اتنی تک درگت ہو گئی ہے کہ جن جن لوگوں نے تمہارے وَنش کا ناش کر دیا تم اب انہیں کے اَنّ کا بھوجن کر رہے ہو، اور کُتے کی طرح ان کے یہاں پڑے ہوئے ہو اور پھر بھی بھگوان کے چرنوں کا دھیان نہیں کرتے۔ اب تو تم کو یہی چاہیئے کہ اس مایا موہ کو چھوڑ کر جنگلوں میں جا کر بھگوان کا بھجن کرو جس سے تمہارا

انت سدھر جائے۔ یہ سن کر دھرت راشٹر جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی آپ ٹھیک کہتے ہیں، ہماری بھی یہی اچھا ہے کہ اب پرلوک کو سدھار جائے پر تو میں اندھا ہوں اور میری پتنی بھی اندھی ہے اتہ ہم جنگل میں کیسے جا سکتے ہیں، سو آپ اس کا کوئی اپائے ہمیں بتائیے۔ ودر جی کہنے لگے کہ آپ اس کی چنتا نہ کریں میں آپ کو اپنے ساتھ بنوں میں لے چلوں گا اور تمہارے انت سمے تک ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ دھرت راشٹر سن کر بڑے پرسن ہوئے اور اپنی پتنی کے ساتھ ودر جی کے ساتھ ہمالیہ کی اور چلے گئے۔ جب پرات کال ہوا اور یدھشٹر جی سو کر اٹھنے کے پشچات اپنے چاچا چاچی کو پرنام کرنے کے لئے آئے اور ان کو وہاں نہ دیکھا تو بڑے سوچ میں پڑ گئے اور من ہی من میں کہنے لگے کہ یہ لوگ پتہ نہیں مجھ سے روٹھ گیا اپنے پتروں کی مرتیو کے شوک کے کارن یہاں سے چلے گئے اور نہ جانے بیچارے کہاں کہاں دھکے کھا رہے ہوں گے یہ وچار کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے وے اسی شوک میں ڈوبے ہوئے تھے کہ وہاں نارد منی آ گئے۔ ان کو دیکھ کر یدھشٹر نے نمسکار کیا اور کہنے لگے کہ ہے شریشٹ آج رات کو ہمارے چاچا و چاچی جی نہ جانے کہاں چلے گئے۔ اگر آپ کو کچھ معلوم ہو تو بتا دیجئے میں ان کے پاس جا کر ان کو منا کر لے آؤں گا۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے دھرم راج! تم ان کے جانے کا سوچ نہ کرو۔ یہ جگت ایک سوپن ہے اور اس کی ساری باتیں جھوٹی ہیں۔ یہاں جو ماں باپ بھائی بہن اور انیہ سمبندھی تم دیکھتے ہو یہ سب پربھو کی لیلا ہے، ان میں سچائی کوئی نہیں ہے۔ یہ سب ایسا ہے جیسا سوپن ہوتا ہے۔ اس سنسار میں جو کوئی آتا ہے اسے جانا اوشیہ ہوتا ہے اس لئے تم ان کے چلے جانے کی چنتا نہ کرو۔ سنسار میں جو کام بھی ہوتا ہے وہ بھگوان کی اچھا سے ہوتا ہے اور وہ جسے جدھر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ تمہارے چاچا چاچی بھگت راج ودر جی کے ساتھ اُتراکھنڈ میں چلے گئے ہیں، اور وہاں بھگوان کا بھجن کر رہے ہیں اور آج سے ایک سپتاہ میں پران تیاگ دیں گے۔ اب تم ان کو اپنا پرلوک سدھارنے دو اور واپس مت بلاؤ۔ نارد جی یہ اپدیش دے کر وہاں سے چلے گئے اور یدھشٹر جی کو چنتا سے مکتی مل گئی۔ یہ ورتانت سننے کے پشچات وہاں بیٹھے رشی لوگ پوچھنے لگے کہ سوت جی کرپا کر کے ہمیں یہ بھی بتائیے کہ ابھی جو آپ نے ودر جی کا ورنن کیا ہے کیا یہ ودر جی کون تھے اور ان کو دھرم راج کس لئے کہا جاتا ہے۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! بہت سمے ہوا مانڈویہ نام کے ایک رشی تھے جن کو راجہ نے بنا دوش کے پھانسی دلوا دی۔ جب وے رشی دھرم راج کے پاس پہونچے تو ان سے کہنے لگے کہ میں نے کوئی بھی پاپ نہیں کیا ہے اور نہ کوئی دشکرم کیا ہے پھر مجھے پھانسی کس لئے دے دی گئی؟ دھرم راج کہنے لگے کہ ہے رشیشور! جب تم بچے تھے تو تم نے ایک چیونٹی کو سوئی کی نوک چبھو کر مار ڈالا تھا اسی پاپ کے کارن سے تمہیں یہ دنڈ ملا۔ یہ بات سن کر رشی کہنے لگے کہ بچے کو پاپ پنیہ کا گیان نہیں ہوتا وہ بالکل ناسمجھ ہوتا ہے۔ اس لئے بہت سے ایسے کام کر بیٹھتا ہے جو نہیں کرنے چاہئیں، اس کے ان کاریوں کا دنڈ نہ تو راجا دیتا ہے اور نہ بھگوان دیتے ہیں۔ تم نے مجھے بیکار میں ہی پھانسی دے دی، اس لئے میں تمہیں شراپ دیتا ہوں کہ تم

مرتیو لوک میں سو ورشوں تک رہو، اور ایک داسی کے گربھ سے جنم لو۔ سو ہے رشیشور! اسی شاپ کے
کارن دھرم راج نے ودر کے روپ میں داسی کے پیٹ سے جنم لیا اور مرتیو لوک میں رہے۔

ادھیائے — ۱۴

ارجن کا دوارکا جی سے واپس آنا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! جب ایک سپتاہ بیت گیا دھرت راشٹر کو مہارانی گاندھاری نے شریر تیاگ کر دیا اور ودر جی نے ان کا انتم سنسکار کر کے پھر تیرتھوں کی یاترا آرمبھ کر دی۔ اُدھر یدھشٹر جی مہاراج کو بھی ایسا گیان ہو گیا تھا کہ وہ جس سے پرماتما کا ہی دھیان رکھتے تھے اور سنسار سے ورکتی ہو گئی تھی، ان کے راج میں پرجا بڑی سکھی تھی اور پریم بھاؤ اتنا تھا کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ پرنتو جیسے ہی دوارکا میں کرشن جی نے سنسار چھوڑ کر بیکنٹھ یاترا کی تو چاروں اور کلجگ نے اپنے پیر پسارنا آرمبھ کر دیئے اور راجہ یدھشٹر کو بھی یہ انومان (اندازہ) ہونے لگا کہ اب کلجگ آگیا ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ پرجا میں لوگ کپٹی اور چور ہو گئے پوجا پاٹھ تیاگ دیا اور آپس میں بچوں کی طرح لڑنے لگے۔ یہ سب باتیں دیکھ کر یدھشٹر جی بھیم سے کہنے لگے کہ ہے بھائی ارجن کو گئے ہوئے چھ مہینے سے ادھک ہو گئے اور ابھی تک لوٹ کر نہیں آئے اور نہ کوئی سماچار ہی بھیجا، پتہ نہیں کیا کارن ہے۔ اور آج کل جو ادھرم بڑھتا جا رہا ہے اور مجھے رات کو بُرے بُرے سپنے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا کارن بھی مجھے بڑا بھے ہو رہا ہے کہ کہیں وہ کسی کشٹ میں تو نہیں پھنس گئے۔ نارد جی نے مجھ سے کہا تھا کہ بھگوان نے پرتھوی پر سے دشٹوں کا ناش کر کے بھار ہلکا کرنے کے لئے کرشن جی کے روپ میں جنم لیا تھا اور اب انہوں نے دشٹوں کو مار کر اور بچے ہوئے دشٹوں کو مہابھارت میں مروا کر پرتھوی کا بوجھ تو اتار دیا ہے اور [illegible] رہ گیا ہے اس کو پورا کر کے بیکنٹھ کو چلے جائیں گے سو ہے بھراتا! مجھے تو ان بُرے لکشنوں سے ایسا معلوم پڑ رہا ہے کہ کرشن جی بیکنٹھ کو جانے ہی والے ہیں۔ بہت دنوں سے میرے سامنے اپ شگن ہو رہے ہیں۔ دن کے سمے گیدڑ میرے سامنے اور نگر میں کتے روتے ہیں اور گیدڑ سویرے سے ہی بولنے لگتے ہیں۔ میں محل سے باہر جاتا ہوں تو بلی راستہ کاٹ جاتی ہے۔ بھومی میں کئی بار بھونچال آ چکا ہے۔ سوریہ کا پرکاش مدھم ہو گیا ہے نگر میں اُداسی ہی دکھائی دیتی ہے، کہیں پر خوشی کے باجے بجتے ہوئے نہیں دکھائی دیتے۔ ان سب لکشنوں سے تو مجھے یہ وشواش ہونے لگا ہے کہ کرشن جی بیکنٹھ کو سدھار گئے۔

یدھشٹر جی بھیم سے یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں ارجن بھی دوارکا جی سے لوٹ کر آ گئے اور یدھشٹر کو پرنام کر کے بڑی ذلت اور استھانی چپ چاپ ان کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ یدھشٹر جی نے جب اُن کو اتنا

اُداس دیکھا تو پوچھا کہ ہے بھائی ارجن تمہارا مکھ اتنا مَن کیوں ہے۔ کیا تم بیمار ہوئے ہو اتھوا کسی نے تمہیں اپ شبد کہے ہیں یا کسی شترو سے یدھ میں ہار گئے ہو یا کرشن جی بیکنٹھ تو نہیں چلے گئے جس کے کارن تمہیں دکھ ہے۔ کیا کارن ہے مجھے بتاؤ۔

ادھیائے ـــ ۱۵

ارجن کا کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے و بھیلوں دوارا لوٹے جانے کا حال کہنا

اور پانچوں بھائیوں کا شریر تیاگنے کیلئے ہمالیہ میں چلے جانا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے اشیشورو! ارجن یدھشٹر کی باتیں سنکر کچھ کہنا ہی چاہتے تھے پر نتو منہ سے بول نہیں نکل رہا تھا۔ اور وے رونے لگے۔ یدھشٹر کے بہت سمجھانے پر جب رونا رکا تو کہنے لگے کہ ہے بھائی مجھ سے کچھ بولا نہیں جاتا۔ کرشن جی بیکنٹھ دھام کو چلے گئے۔ میں کرشن جی کا اپکار کبھی نہیں بھول سکتا۔ انہوں نے ہماری بڑی سہایتا کی۔ مہابھارت میں کرن جیسے مہا پرکرمی ویروں کے اچوک واتوں سے میری رکشا کی اور بھیشم پتامہ کے واتوں کو اپنے شریر پر لیا اور مجھے بچا دیا۔ ہے بھائی یہ کرشن جی کی ہی کرپا اور دیا تھی کہ جہاں بڑے بڑے پرتاپی راجہ اسپھل رہے وہاں میں تیر سے مچھلی کو بیندھ کر دروپدی کا پتی بن گیا، اور جب کوروؤں نے دُرواسا رشی کو ہمیں شاپ دینے کے لئے ہمارے پاس بن میں بھیجا تو کرشن جی نے ایسی مایا پھیلائی کہ ہم ان کے شاپ سے بچ گئے بلکہ رشی نے ہمیں بہت آشیرواد دیا۔ ہے بھائی کرشن جی کتنے مہان تھے کہ میرے سارتھی بنے اور میں جب کبھی یدھ میں کرودھ میں آکر ان سے کہتا تھا کہ رتھ کو جلدی جلدی چلاؤ تو وے مسکرا کر رتھ کو تیزی سے چلانے لگتے تھے۔ ہے بھائی! جب کرشن جی دوارکا جی پدھارے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے کٹمب کے سب یدوونشی بڑے ہی بلوان ہیں اور مرنے کے پشچات لوگوں کو کشٹ پہونچائیں گے اس لئے ان کا بھی وناش اپنے جیوت رہتے ہی کر دیا جائے سو انہوں نے ان کو اپنے ہاتھ سے تو نہیں مارا پرنتو درواسا رشی کے دوارا شاپ دلا دیا۔ جس کے کارن کروڑوں کی سنکھیا میں ان کے کٹمبی آپس میں ہی لڑ کر تنک سی دیر میں ہی سماپت ہو گئے۔ اس کے پشچات کرشن جی نے رتھ کے سارتھی دارُک کے ہاتھ یہ سندیشا بھیجا کہ یدوونش کی سمست ودھوا استریوں۔ بالکوں اور بوڑھوں کو اور ان کے سب سامان کو اپنے ساتھ ہستناپور لے جانا سو مہاراج! میں ان سب کو لے کر یہاں آ رہا تھا کہ راستے میں بھیلوں نے ہم پر آکرمن کر دیا۔ میں نے بہت واں چلائے اور سنسار میں پرسدھ اپنے گانڈیو دھنش کا بھی پریوگ کیا پرنتو وے بھیل تو مجھ سے بھی نہ مر سکے۔ ... سب دھن زیور آدی لوٹ کر لے گئے۔ سو ہے بھائی! ہم نے جو مہابھارت جیتا وہ سب کرشن جی کی کرپا ... تھی تو دیکھو تو مجھ جیسا ویر جس نے گاندھرو۔ اندرادی سے نانی ... کو لڑائی میں ہرا دیا تھا۔

بھیشم پتامہ ودان ویر کرن جیسے یودھاؤں کو بھی پرلٹ دیا وہ کچھ بھیلوں سے ہی ہار گیا۔ مجھے اسی بات کا بڑا دُکھ ہے۔ اور چاہتا ہوں کہ ابھی پران تیاگ دوں۔ اب مجھے اس تجا کے کارن سنسار میں جینا اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ اپمانت ہو کر سو برس جینے کی اپیکشا عزت کے ساتھ دس برس جینا بہت اچھا ہے۔ اس لئے ہے بھائی اب ہمارے لئے یہی اچھا ہے کہ راج پاٹ چھوڑ کر ہمالیہ میں جاکر اس شریر کو تیاگ دیں۔ یہ بات سب بھائیوں کو اچھی لگی اور راجہ یدھشٹر نے اُسی سمے پریکشت کو راج گدی پر بٹھا دیا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ اُترا کھنڈ کی اور چل پڑے۔ وہاں جاکر کچھ دنوں بھگوان کا بھجن کیا اور اُس کے پشچات ہمالیہ میں جاکر سب بھائیوں نے اور دروپدی نے بھی اپنا پران تیاگ دیا۔ اور راجہ پریکشت راج کاج چلانے لگے۔

ادھیائے ۔۔۔۔ ۱۶

بیل کے رُوپ میں دھرم اور گائے کے رُوپ میں پرتھوی کا وارتالاپ

پریکشت کا سُننا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشوروا! راجہ پریکشت بڑے ہی دھرماتما تھے۔ وے دھرم اور نیائے کے ساتھ راجیہ چلا رہے تھے ان کے راج میں پرجا بہت سکھ پا رہی تھی اور انہوں نے تین بار اشومیدھ یگیہ کیا اور اس پرکار یگیہ کر کے کلیگ کو ڈنڈ دیا۔ راجہ پریکشت دھرم کاریوں اور دان میں اتنا دے دیتے تھے کہ کبھی کبھی تو اپنے پاس کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔ راجہ پریکشت نے ساتوں دیپوں کو جیت کر اپنے ادھیکار میں کر لیا۔ ایک دن انھوں نے سوچا کہ دواپر یگ اُس دن سماپت ہو گیا جب یدھشٹر نے راج گدی چھوڑی تھی اور ہمارے راج گدی پر بیٹھنے کے دن سے کلیگ آرمبھ ہو گیا، پرنتو میں کلیگ کو اپنے راجیہ میں نہیں رہنے دوں گا، سو وے اس وچار سے کہ جہاں جہاں کلیگ ہو اُسے نکال دیا جائے بہت سی سینا لے کر چلے۔ وے جس جس دیش میں جاتے ہیں۔ وہاں یہی دیکھنے کو ملتا کہ لوگ دھرم کے کاریوں میں لگے ہوئے ہیں، اور بھگوان کی بھگتی میں مگن ہیں اس کا کارن یہ تھا کہ کلیگ ابھی اُن دیشوں میں پہونچا نہیں تھا۔ اسی پرکار راجہ پریکشت انیک دیشوں کو آدھین کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ ایک دن انہوں نے کروکشیتر میں ندی کے تٹ پر ڈیرا ڈالا۔ سندھیا کے سمے وے بھرمن کرنے کو نکلے تو ایک استھان پر دیکھا کہ ایک پیڑ کے نیچے ایک بیل کیول ایک ٹانگ سے کھڑا ہے اور اس کی تینوں ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور اس کے سمیپ ایک دُبلی پتلی گئو کھڑی رو رہی ہے اور وے دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ راجہ پریکشت ان کی باتیں سننے کے لئے ایک پیڑ کی آڑ میں کھڑے ہو گئے۔

دھرم نے جو بیل کے روپ میں تھا گئو روپ دھارن کئے ہوئے پرتھوی سے پوچھا کہ تم کو کیا کشٹ ہے جو تم اتنی دُبلی ہو گئی ہو اور رو رہی ہو۔ پرتھوی کہنے لگی کہ ہے دھرم تم تو سب باتیں جانتے ہو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ کلیگ میں ہو رہے پاپ اور ادھرم کے کارن تمہارے تین پیر تپ۔ دیا اور چھما ٹوٹ گئے ہیں، اور کیول ایک پیر ستیہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے میں بھی رو رہی ہوں۔ میرے رونے کا کارن یہ بھی ہے کہ کلیگ آجانے کے کارن میرے پُتروں ارتھات سنساری جیوں کو بڑا کشٹ ہو گا۔ اب کرشن جی تو بیکنٹھ کو چلے گئے۔ اس لئے مجھے اور بھی شوک ہے کیونکہ وے ہوتے تو کلیگ نہیں آسکتا تھا۔ اور ہے بھائی دھرم تم یہ تو جانتے ہی ہو کہ سنسار میں میرے اُوپر جتنے بھی پرانی پھرتے چلتے یا جڑ روپ میں رہتے ہیں، میں ان سب کو سکھی اور آنند دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ ان میں سب اچھے ہی گن ہوں۔ سب لوگ سچ بولیں۔ آپس میں پریم رکھیں کسی کو دھوکا نہ دیں۔ دوسرے کی استری کو بُری درشٹی سے نہ دیکھیں بھگوان کا بھجن کر کے مگن رہیں۔ اور آدمی اور دکھ وستوئیں نہ کھائیں۔ پرنتو کلیگ آتے ہی یہ سب باتیں ہونے لگی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی۔ میں اسی دکھ کے کارن روتی ہوں۔

ادھیائے —— ۱۷

کلیگ سے راجہ پریکشت کی بھینٹ اور راجہ پریکشت کا کلیگ کو رہنے کے لئے استھان بتانا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے بھگتو! جب سے پرتھوی اور دھرم کی یہ باتیں پریکشت جی سن رہے تھے اسی سمے ایک شودر رتھ پر چڑھا ہوا بہت سی سینا کے ساتھ۔ کالے کپڑے پہنے ہوئے۔ ہاتھ میں ڈنڈا لئے ہوئے گئو اور بیل کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور آتے ہی گائے کے پیٹ میں زور سے لات ماری۔ اس کا روپ اتنا بھینک تھا کہ گائے اور بیل دونوں ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگے اور گائے سہائتا کے لئے پکارنے لگی۔ راجہ پریکشت ایسا پاپ نہیں دیکھ سکے اتنا ترنت اپنا دھان اٹھا کر کہنے لگے کہ اے منوشیہ تو کس دیش کا راجہ ہے جو میرے دیش میں میری پرجا کو کشٹ دے رہا ہے۔ میں ساتوں دویپوں کا راجہ ہوں تو یہ نہ سمجھ کہ کسی اور سے باتیں کر رہا ہے۔ میں ابھی تجھے مرتیو کے گھاٹ اُتار دوں گا۔ راجہ پریکشت کی یہ بات سن کر کلیگ چپ چاپ کھڑا ہو گیا تب راجہ بیل سے کہنے لگے کہ تم کون ہو سچ بتاؤ۔ میرے راجیہ میں ایسا ادھرمی کوئی نہیں ہے جو گائے یا بیل پر ہاتھ اٹھائے اب تم مجھے ٹھیک ٹھیک بتا دو کہ کس نے تمہارے پیر توڑے ہیں میں اس کو جان سے مار ڈالوں گا۔

اس کے پشچات پرکشت جی گائے سے بولے کہ ہے گئو ماتا تو کیوں رو رہی ہے۔ میں پاپیوں کو ڈنڈ دینے والا تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ راجہ کو چاہیئے کہ اپنی پرجا کو سکھی رکھنے کے لئے دشٹوں کو وگریوں کو ڈنڈ دے۔ جس راجہ کے راجیہ میں پرجا دکھی رہتی ہے اس کی کیرتی جاتی رہتی ہے۔ گیان نشٹ ہو جاتا ہے۔ آیو کم ہو جاتی ہے مرکر نرک کو پراپت ہوتا ہے کہا بھی ہے۔

جا سو راج پریہ پرجا دکھاری

سو نرپ اوسس نرک ادھیکاری

سو ہے گئو میں اس شودر کو مار ڈالوں گا جس نے تجھے ابھی پیر سے ٹھکرایا ہے۔ یہ کہہ کر پرکشت بیل سے کہنے لگا کہ تم مجھے بتاؤ کہ کس نے تمہارے پیر توڑ ڈالے ہیں، میرا ہردے اسے ڈنڈ دینے کو بیاکل ہو رہا ہے۔ میرے جتنے بھی پوروج ہوئے ہیں سب گئو سیوک تھے اور دشٹوں کو جیوتا نہیں رہنے دیتے تھے اور اگر میں بھی انیائی کو ڈنڈ نہیں دوں گا تو میرے پتروں کو دکھ ہوگا۔ میں اتنی سامرتھ رکھتا ہوں کہ اگر دیوتا بھی میرے راجیہ میں کسی کو ستائیں تو میں ان کا سمول ناش کر سکتا ہوں۔ یہ سنکر بیل کہنے لگا کہ ہے راجہ! میں تمہارے کل کے سمست راجاؤں کو جانتا ہوں وے بڑے ہی دھرماتما اور گیانی تھے اور تمہیں بھی جانتا ہوں کہ تم بھی بڑے پراکرمی اور دھرماتما ہو۔ میں اپنے دیئے ہوئے وچن کے کارن کسی کا بھی نام نہیں بتا سکتا۔ میں اپنے پاپوں کا پھل بھوگ رہا ہوں۔ کیونکہ جو کوئی بھی پاپ کرتا ہے اس کو اس کا ڈنڈ اوشیہ ملتا ہے۔ تم تو بہت ہی گیانی و دھرماتما ہو۔ تم اپنا نترمن سے جان جاؤ گے کہ کس نے مجھے کشٹ دیا ہے۔ یہ سن کر راجہ پرکشت نے آنکھیں بند کرکے بھگوان کا دھیان کیا، تو ان کو گیان ہوا کہ یہ دھرم اس بیل کے روپ میں کھڑا ہے اور جو گئو ہے یہ پرتھوی ہے اور جو شودر سامنے کھڑا ہے یہ کلیگ ہے۔ اسی شودر نے دھرم کے پیر توڑ ڈالے ہیں اور پرتھوی کو بھی کشٹ دے رہا ہے۔ پہلے یگوں میں دھرم کے چار پیر۔ ستیہ۔ تپ۔ دیا اور شوچ تھے پرنتو کلیگ آتے ہی پاپوں کے بڑھ جانے کے کارن تین پیر۔ تپ۔ شوچ اور دیا ٹوٹ گئے اور کیول ستیہ نام کا ایک پیر بچ رہا ہے اور کلیگ اس کو بھی توڑنا چاہتا ہے یہ سوچ کر راجہ کو کلیگ پر بڑا کرودھ آیا اور وے اس کو مارنے کو دوڑے۔ جب کلیگ نے دیکھا کہ مہاراجہ پرکشت اب مجھے جیوتا نہیں چھوڑیں گے، اس لئے وہ راجہ کے پیروں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ ہے مہاراج! میرے پران نہ لیجئے۔ تب راجہ پرکشت نے کہا ہے پاپی! تو میری شرن میں آگیا ہے اس لئے میں تجھے جان سے نہیں مارتا تو ہمارے بھارت ورش کے راجیہ کی سیما جہاں تک ہے وہاں سے نکل جا اور اس کے اندر کبھی مت آنا۔ تو بڑا ادھرمی ہے اور جہاں رہے گا وہاں کے لوگ تیرے کارن پاپ کرنے لگیں گے۔ تیری رگ رگ میں جھوٹ۔ کرودھ۔ اہنکار۔ ادھرم۔ جھگڑا۔ کام وبھاو۔ موہ سمایا ہوا ہے۔ میرے راجیہ میں سب لوگ سچ بولتے ہیں۔ جپ۔ تپ اور یگیہ کرتے ہیں۔ بھگوان کی بھکتی کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ سکھی رہتے ہیں، اور اگر وہاں تو رہے گا تو وے تیرے کارن پاپی بن جائیں گے۔ اتہ تو ترنت یہاں سے چلا جا۔ مہاراجہ پرکشت کی

یہ سنکر کلیگ کہنے لگا کہ ہے چکرورتی! آپ دھرماتما ہیں تو آپ کو نیائے بھی کرنا چاہیئے۔ اور نیائے کرتے سمے شترو اور متر نہیں دیکھا جاتا۔ برہما جی نے چار یگوں ست یگ۔ تریتا۔ دواپر اور کلیگ ان کی سرشٹی کی ہے اور ان کی آیو بھی نشچت کردی ہے۔ ستیگ تریتا اور دواپر یہ تینوں یگ اپنا اپنے راجیہ کرکے سکھ بھوگ چکے اب میرے راجیہ کا سمے ہے اور آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے راجیہ میں نہ رہوں یہ کیسے سمبھو ہوسکتا ہے کیونکہ ساتوں دوپوں میں تو آپ کا راجیہ پھیلا ہوا ہے تو پھر میرے راجیہ کرنے کی جگہ ہی کہاں رہی اور ہے مہاراج برہما جی نے جو چاروں یگوں کا سمے نشچت کردیا ہے اس کو آپ جیسے کتنے بھی چکرورتی راجہ چاہیں ہٹا نہیں سکتے۔ اس کے اترکت آپنے میرے اوگن ہی اوگن دیکھے ہیں، ابھی تک گنوں پر دھیان ہی نہیں دیا۔ مجھ میں بہت سے ایسے گن ہیں جو تینوں میں سے کسی بھی یگ میں نہیں تھے۔ ست یگ میں جس راجہ کے راجیہ کا ایک منوشیہ پاپ کرتا تھا تو راجیہ بھر کے سمست نواسیوں کو دنڈ ملتا تھا۔ تریتا میں ایک منوشیہ کے پاپ کا دنڈ پورے نگر کو ملتا تھا۔ دواپر میں پاپی کے پورے کٹمب کو دنڈ ملتا تھا، پرنتو میرے یگ میں اترکت کلیگ میں منوشیہ شریر کے جس انگ سے پاپ کرے گا اسی انگ کو میں دنڈ دوں گا۔ اس کے اترکت کیول من میں پاپ کا وچار لانے سے ہی منوشیہ کو دنڈ ملتا تھا، پرنتو میرے یگ میں من میں پاپ رکھنے کا دنڈ نہیں ملتا۔ پرنتو من میں دھرم رکھنے کا پھل ترنت ملتا ہے۔ ہے مہاراج! ست یگ میں موکش پانے کے لئے منوشیہ کو دس ہزار ورشوں تک تپ کرنا پڑتا تھا۔ تریتا یگ میں ایک ہزار ورش، اور دواپر میں سو ورش تپ کرنا پڑتا تھا۔ پرنتو کلیگ میں جو وکتی ایک پل بھی شدھ ہردے سے بھگوان کا دھیان کرے گا یا ان کی کتھا سنے گا اس کو مکتی پراپت ہو جائے گی۔ اب آپ سوچئے کہ میرے اندر کتنے گن بھرے پڑے ہیں۔ کلیگ کے ایسے گن سنکر پریکشت جی ہردے میں سوچنے لگے کہ یہ ٹھیک کہتا ہے۔ اس کی جان نہیں لینی چاہیئے۔ جب کلیگ نے دیکھا کہ پریکشت جی مجھ پر پرسن ہیں تو ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ ہے مہاراج! اب آپ کرپا کرکے مجھے یہ بتائیے کہ میں کہاں جا کر رہوں، جیسی آپ آگیا دیں گے اس کا پالن کروں گا۔

جب کلیگ نے اس پرکار پرارتھنا کی تو راجہ پریکشت کو اس پر دیا آگئی اور کہنے لگے کہ ہے کلیگ! تم میری شرن آئے ہو، اس لئے میں تم کو مار نہیں رہا ہوں اور تمہیں رہنے کا استھان بھی بتاتا ہوں جہاں شراب بکتی ہے۔ جہاں ویشیائیں نواس کرتی ہیں۔ جہاں پشوؤں کی ہتیا ہوتی ہے۔ اور جہاں جوا کھیلا جاتا ہو ان چار استھانوں پر تم رہ سکتے ہو۔ یہ سنکر کلیگ بولا کہ ہے چکرورتی سمراٹ اتنی جگہ کم ہے اور میرا پریوار اس میں نہیں آسکتا سو تھوڑا استھان رہنے کے لئے اور دیجئے۔ یہ سنکر راجہ پریکشت کہنے لگے کہ تمہیں کیول ایک استھان رہنے کیلئے اور دیتا ہوں وہ ہے سونا۔ جس منوشیہ کے پاس سونا ہوگا وہ سدیو تیرا بھگت رہے گا۔ ان کے اترکت تو اور کہیں مت رہنا۔ راجہ سے اتنی بات سن کر کلیگ چلا گیا اور ان ہی استھانوں میں رہنے لگا۔ کلیگ کے چلے جانے پر راجہ پریکشت نے اپنے دھرم کرم سے بیل کے تینوں پیر جوڑ دیئے اور گائے

سکیا اب تو چنتا نہ کریں تجھے کشٹ نہیں دوں گا۔ اس کے پشچات گئو دیبی اپنے واستوک روپ میں آکر اپنے استھان پر چلے گئے۔

جب راجہ پریکشت اپنے ڈیرے پر لوٹ آئے اور اپنے گروجنوں اور پنڈتوں کو یہ کتھا سنائی تو وے لوگ کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے یہ بڑا ہی اچھا کیا کہ کلیگ کے رہنے کے لئے استھان نشچت کر دیا۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو وہ پرتیک منوشیہ کو ادھرمی بنا دیتا۔ راجہ پریکشت نے راجیہ بھر میں ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ کوئی بھی آدمی ان جار باتوں کو نہ کرے اور ادھک سونا اپنے پاس اکٹھا نہ ہونے دے، جیسے ہی سونا اس کے پاس آوے اسے اس میں سے دان کر دے۔ راجہ پریکشت کے اس ڈھنڈورے کے پٹوانے کا پھل یہ ہوا کہ سب لوگ ان چیزوں سے بچنے لگے۔ راجہ پریکشت کے راج میں دھرم کا پرچار بڑھتا رہا اسی کارن پرجا سکھی رہتی رہی۔

ادھیائے ــــــ ۱۸

پریکشت کا بن میں شکار کھیلنے جانا اور سمیک رشی کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈالنا و شرنگی رشی کا شاپ دینا

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! بھگوان کی مایا بڑی نرالی ہے اور اس کا بھید کسی نے نہیں پایا ہے وہ منوشیہ کو بھانتی بھانتی کے کھیل دکھا کر اس طرح نچاتا ہے جیسے مداری بندر کو۔ بھگوان کسی بھی کاریہ کا دوش اپنے اوپر نہیں لیتا اور جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس سے پہلے منوشیہ کی مت اس طرح پھیر دیتا ہے کہ اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ ہے رشیشورو! پریکشت کے ساتھ بھی بھگوان کی ایسی ہی لیلا ہوئی۔ مہاراجہ پریکشت بڑے دھرماتما تھے اور دھرم و پیار سے راجیہ چلا رہے تھے۔ اس لئے وہاں کلیگ پرویش نہیں کر سکا۔ جب راجہ پریکشت وردھاوستھا میں پہونچے تو ایک دن انہوں نے سوچا کہ ہم نے جیو ہتیا کرنے کی مناہی کر دی ہے پرنتو راجہ کا یہ دھرم ہے کہ جنگلوں میں جا کر شکار کھیلیں جس سے ہنسک پشوؤں کی سنکھیا بڑھنے نہ پائے اور پرجا میں ان کا بھئے نہ پھیل سکے۔ ہمارے پوروج بھی شکار کھیلنے جایا کرتے تھے یہی سوچ کر وے شکار کھیلنے گئے اور بہت سے جیوں کو مار ڈالا۔ جب سندھیا ہونے کو ہوئی تو راجہ ایک گھائل ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے اور ایک گھنے جنگل میں پہونچ گئے۔ راجہ کو بہت زور کی پیاس لگی اور پانی کی تلاش میں جا رہے تھے کہ انہیں سمیک رشی کی کٹی دکھائی دی۔ راجہ نے سمیک رشی کو بیٹھے دیکھ کر کہا کہ ہے رشی مجھے بڑے زور کی پیاس لگی ہے۔ میں راجہ پریکشت ہوں مجھے پانی پلا دیجئے۔ رشی نے کوئی اتر نہیں دیا۔ راجہ نے تین چار بار پکارا پرنتو رشی کی اور سے کوئی اتر نہیں ملا۔ راجہ نے یہ دیکھا ہی نہیں کہ سمیک رشی سمادھی لگائے بیٹھے

ہیں، بلکہ وے یہ سمجھے کہ یہ رشی بہت گھمنڈی ہے۔ میں ساتوں دویپوں کا راجہ اس سے پانی مانگ رہا ہوں اور یہ اُتر تک نہیں دیتا۔ یہ جھوٹ موٹ آنکھیں میچے بیٹھا ہوا ہے۔ اس کو دنڈ دینا چاہیئے۔ پرنتو ہمارے کل میں براہمنوں کو دنڈ نہیں دیا جاتا۔ سو میں اس کو کس طرح دنڈ دوں۔ راجہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ انہیں وہاں ایک مرا ہوا سانپ پڑا ہوا دکھائی دیا۔ اُسے دیکھ کر وے سوچنے لگے کہ اگر یہ مرا ہوا سانپ ان کے گلے میں ڈال دوں تو رشی سانپ کے ڈر سے آنکھ کھول دیں گے۔ سو راجہ پریکشت نے وہ سانپ اٹھا کر رشی کی گردن میں ڈال دیا۔ پرنتو شمیک رشی تو بھگوان کے دھیان میں ایسے مگن تھے کہ ان کو پتہ ہی نہیں چلا کہ راجہ نے کیا کیا ہے اور انہوں نے سمادھی نہیں توڑی۔

جب راجہ اپنے گھر لوٹ آئے اور انہوں نے سر پر سے اپنا مکٹ اتارا تو ترنت ہی ان کو اپنی بھول معلوم ہوئی اور سوچنے لگے کہ یہ تو بڑا بُرا ہوا۔ سونے میں کلیگ رہتا ہے اور اُسی سونے کا مکٹ میرے سر پر ہے اسی لئے کلیگ نے اُس سمے میری مت بھرشٹ کر دی جس کے کارن میں نے ایسا اپرادھ کیا کہ بھگوان کا دھیان کرتے ہوئے رشی کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا۔ اب اس پاپ کا پرائشچت کیسے ہو۔ آج میں نے براہمن کو کشٹ پہونچایا ہے اس سے مجھے ہانی اوشیہ پہونچے گی یہ سوچ کر راجہ بہت پچھتانے لگا۔

جس سمے راجہ پریکشت نے شمیک رشی کے گلے میں سانپ ڈالا اُس سمے آشرم کے کچھ انیہ رشیوں کے بچوں نے ان کو دیکھ لیا اور جا کر شمیک رشی کے پتر شرنگی رشی سے جو کوشکی ندی کے تٹ پر بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے یہ بات بتائی۔ اپنے پتا کے اپمان کی بات سن کر شرنگی رشی کو بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے ترنت ہی شاپ دیا کہ ہے راجہ پریکشت تو نے میرے پتا کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈالا ہے اس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ آج سے ساتویں دن تو تکشک سانپ کے کاٹنے سے ہی مرے گا۔ شرنگی رشی شاپ دینے کی بات اپنے ساتھیوں کو سنا کر اپنے پتا کے پاس آ گئے اور پتا کے گلے میں سے سانپ نکال کر ان سے چپٹ کر رونے لگے۔ ان کا رونا سنتے ہی شمیک رشی کی سمادھی بھنگ ہو گئی اور وے کہنے لگے کہ ہے پتر تم کیوں رو رہے ہو۔ شرنگی کہنے لگے کہ ہے پتا جی آپ تو سمادھی لگائے بیٹھے تھے۔ راجہ پریکشت آپ کی گردن میں مرا ہوا سرپ ڈال گیا۔ اس نے آپ کا اپمان کیا۔ اس لئے میں رو رہا ہوں اور میں نے اس دُشٹ کو شاپ دیدیا ہے کہ وہ آج سے ساتویں دن سانپ کے کاٹنے سے ہی مرے گا۔ یہ سنکر شمیک رشی بڑا افسوس کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہے پتر یہ بہت ہی بُرا ہوا کہ تو نے پریکشت جیسے گیانی اور دھرماتما راجہ کو شاپ دے دیا۔ کوروں اور پانڈوں کے ونش میں یہی اتم راجہ تھا۔ اس کے راجیہ میں کلیگ نے پرویش نہیں کیا تھا اور یہ سادھوؤں و براہمنوں کی بڑی دیکھ بھال رکھتا تھا اور ہر پرکار کا سکھ پہونچاتا تھا۔ اس کے راجیہ میں اتنا نیائے ہوتا تھا کہ بکری اور شیر ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ کوئی بلوان نربل کو دکھی نہیں کر سکتا تھا۔ ہے بیٹے تم نے بہت شگھرتا کری اور بہت تھوڑے سے اپرادھ کے لئے بہت بھاری دنڈ دیا۔ اس کا پھل یہ ہوگا کہ پریکشت کی مرتیو کے پشچات جو راجہ آئیں گے وے سب ادھرمی ہوں گے۔ نیائے نہیں کریں گے اور پرجا دکھی رہے گی اور کلیگ آ جانے کے کارن پرتھوی پر پاپ بڑھ جائیں گے اور ان سب کا کارن ہوگا تو کیونکہ تو نے ہی

پیچھا نہیں سوچا، راجہ کے گن نہیں دیکھے اور شاپ دے دیا۔ یہ کہہ کر شمیکا رشی بڑے دکھی ہونے لگے اور بھگوان کا دھیان کر کے کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! میرے پتر سے بڑا اپرادھ ہو گیا ہے اس کو چھما کریں۔ یہ پرارتھنا کر کے انہوں نے سوچا کہ اب جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ پر تو راجہ سے اس شاپ کی بات کہلوا دینی چاہیئے۔ جس سے وہ اپنی مکتی کا اُپائے کر سکیں۔ ایسا سوچ کر شمیکا رشی نے اپنے ششیہ گور مکھ سے کہا کہ تو راجہ کے پاس جا اور ان سے کہہ دے کہ شرنگی رشی نے تمہیں یہ شاپ دیا ہے اس لئے تیری اکال مرتیو ہو گی اور تو اپنی مکتی کا اُپائے کر۔

ادھیائے ــــ ١٩

راجہ پریکشت کو شاپ کا پتہ ہونا، اور اپنی مکتی کیلئے گنگا تٹ پر جانا شکدیو جی کا آگمن۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! جس سمے راجہ پریکشت یہ چنتا کر ہی رہے تھے کہ مجھ سے بڑا ادھرم ہوا جو بنا کارن کے ہی ایک براہمن کو دکھ دیا اور مجھے اب بھگوان اس کا دنڈ اوشیہ دیں گے اُسی سمے شمیکا رشی کے ششیہ گور مکھ وہاں آئے اور کہنے لگے کہ میرے گرو جی نے یہ کہا کہ ہے راجن! جس سمے آپ میرے آشرم میں آئے ہوئے تھے، میں سمادھی لگائے بیٹھا تھا، اور آپ کے آگمن کی سوچنا مجھے نہیں ملی اور آپ نے اسے اپنا اپمان سمجھ کر میری گردن میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا۔ مجھے تو اس کا پتہ نہیں چلا، پرنتو میرے پتر شرنگی نے آپ کو شاپ دے دیا ہے کہ آپ آج سے ساتویں دن سانپ کے کاٹنے سے ہی مریں گے۔ سو ہے راجن! میرے گرو کو اپنے پتر کی اس بھول کا بڑا دکھ ہوا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ اپنے موکش کا کوئی اُپائے کریئے۔

دھرماتما پریکشت کو یہ سن کر کچھ آشچریہ نہیں ہوا اور نہ انہوں نے کچھ شوک کیا، اُلٹے وے بہت پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے منی! تم اپنے گرو سے جا کر کہنا کہ اس میں شرنگی رشی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ بھگوان کو ایسا ہی کرنا تھا، اور انہوں نے مجھے سنسار کے مایا موہ کے بندھن سے شیگھر مکت کرنے کے لئے ہی یہ سادھن بنا دیا ہے۔ اور مجھ سے انجانے میں جو بھول ہوئی ہے اس کو رشی چھما کریں۔ اس کے پشچات راجہ نے اس کو بہت سا دان دکشنا دیکر ودا کیا۔

رشی کے چلے جانے کے پشچات راجہ پریکشت سوچنے لگے کہ ابھی میرے جیون کے سات دن بچ رہے ہیں۔ اس لئے اب مجھے ان سات دنوں میں ادھک سے ادھک بھگوان کا اسمرن اور دان آدی کر دینا چاہیئے اور اپنے استری پتر، راجیہ تتھا دھن آدی کا موہ تیاگ دینا چاہیئے جس سے پران شانتی پوروک نکلیں اور مکتی ملے۔ کیونکہ اگر میں ابھی سے یہ اُپائے نہیں کروں گا تو انت سمے ان میں پھنسا رہوں گا، اور مکتی نہیں مل سکتی۔ سنسار میں جس نے جنم لیا ہے اُسے

ایک نہ ایک دن مرنا بھی اوشیہ ہے اس لئے مرنے کا دُکھ کرنا ہی نہیں چاہیئے۔ اس لئے مجھے بھی مرتیو کی چنتا نہ کر کے پرلوگ سُدھارنے کا اُپائے کرنا چاہیئے۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! راجہ پریکشت نے یہ نشچے کرنے کے پشچات اپنے لڑکے جنمے جے کو بلا کر راج سنگھاسن پر بٹھا دیا۔ اور اس سے کہنے لگے کہ ہے پُتر! میں اب راج چھوڑ کر تمہیں اپنی جگہ بٹھا رہا ہوں۔ جس طرح میں نے دھرم کے ساتھ راج کیا ہے ویسے ہی تم بھی کرنا۔ پرجا کو سُکھ دینا۔ گئو وبراہمن کی رکشا کرنا۔ شودروں کے کلیان کی پوری پوری چیشٹا کرنا اور جہاں کتھا کیرتن بھی ہوتے ہیں وہاں اونچ نیچ کا بھید بھاؤ نہیں ہونے دینا، کیونکہ بھگوان کے سامنے سب پرانی برابر ہیں نہ کوئی اونچا ہے نہ نیچا۔ اپنے پتر کو یہ اُپدیش دیکر راجہ پریکشت نے اپنے راجسی وستر بھوشن اُتار دیئے گیروا کپڑے دھارن کر لئے اور ہاتھوں میں کمنڈل و ڈنڈے لیا۔ اس کے بعد براہمنوں و غریبوں کو بہت سا دروبیہ و سورن دان کر کے گنگا جی کی اور چل دیئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ان کی رانیاں اور نگر نواسی بھی روتے پیٹتے چل دئیے۔ رانیاں کہنے لگیں کہ ہے مہاراج! ہم آپ کے بچھڑنے کے دُکھ نہیں سہہ سکیں گی، آپ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلیئے۔ یہ سُن کر راجہ کہنے لگے کہ ہے رانیوں! تم یہ سوچ لو کہ سنسار کا سارا کام ایشور کی اِچھا سے ہوتا ہے، اور جو اتپن ہوتا ہے اُسے مرنا بھی اوشیہ ہے۔ اس لئے تم میرے مرنے کا دُکھ کیوں کر رہی ہو۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ استری کا یہ دھرم ہے کہ وہ اپنے پتی کو اچھے کاریہ کرنے میں سہایتا کرے اور اگر پتی بُرے کاریہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو روکے، اس لئے تمہارا کرتویہ یہ ہے کہ تم اس دھرم کے کاریہ میں وگھن مت ڈالو اور یہاں سے چلی جاؤ۔ کیونکہ تمہارے یہاں رہنے سے میرا من بھگوان کے چرنوں میں اچھی طرح نہیں لگے گا اور مجھے موکش نہیں ملے گا۔ اس کے بعد وے پرجا جنوں سے کہنے لگے کہ ہے پرجا جنوں! تم میرے جانے کا دُکھ نہ کرو۔ میں نے تمہاری رکشا کے لئے اپنے پُتر جنمے جے کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ تمہاری دیکھ بھال اور پالن اُسی طرح کرے گا جس طرح میں کرتا تھا اور تم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا چِت دھرم کے کاریوں میں لگاؤ۔ ہری کا بھجن ادھک سے ادھک کرو۔ بُرا مت دیکھو۔ بُرا مت سنو اور بُرا مت بولو۔ اور اس بات کا بہت دھیان رکھو کہ شودروں سے اچھا برتاؤ کیا جائے شودروں کو پوتر کر کے اپنے دھرم میں ملا لو اور ہم لوگوں نے اب تک شودروں کو الگ الگ رکھا ہے ان کو اچھوت مانا ہے، اِسی کارن شودروں کی سنکھیا ادھک بڑھ جانے سے پاپ کاریہ بڑھ گئے ہیں اور کلیگ پھیلتا جا رہا ہے۔ جس دن سب شودر شدھ ہو کر ایک سناتن دھرم میں آجائیں گے اُسی دن سے کلیگ کا پربھاؤ گھٹتا جائے گا۔

یہ اپدیش دے کر راجہ نے سب کو وداع کیا اور ہردوار تیرتھ میں چلے گئے وہاں جا کر گنگا جی میں اشنان کیا اور تٹ پر بیٹھ کر بھگوان کے دھیان میں لگ گئے اور ان جل کا تیاگ کر دیا۔

ہے رشیشور! ساتوں دوییوں میں راجہ پریکشت کے راج تیاگ اور بھگوت بھجن کے لئے گنگا تٹ پر چلے جانے کا سماچار ترنت ہی پھیل گیا، اور جس جس نے سنا اُسے بڑا ہی دُکھ ہوا، کیونکہ راجہ پریکشت کے راج میں

سب کوئی سکھی تھے۔ رشیوں کو تو بہت ہی دکھ ہوا، اس لئے بڑے بڑے رشی منی جیسے چیون، انگرا، بھرگو، پرشورام۔ گوتم۔ بھاردواج۔ اگست آدی راجہ سے ملنے کو ہردوار میں آئے۔ راجہ نے سب کو دندوت کی، اور بڑے سمان کے ساتھ بٹھایا، اور کہنے لگے کہ ہے رشیو! آپ کے درشن تو دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ ہوتے ہیں، آپ نے مجھ جیسے تچھ جیو کے پاس آکر بڑی کرپا کی ہے اب مجھے اوشیہ ہی موکش مل جائے گا۔ میری آپ سے یہ بھی پرارتھنا ہے کہ جب تک میرے پران نہ نکلیں تب تک آپ لوگ میرے پاس ہی بیٹھے رہیں اور بھگوان کے نام کی چرچا کرتے رہیں۔ کرپا کر کے مجھے کوئی اپائے بھی بتائیں کہ میری مکتی ہو جائے اور میں آواگون سے چھٹکارا پا جاؤں۔ راجہ کی یہ بات سن کر رشی لوگ آپس میں پرامرش کرنے لگے اور بھانتی بھانتی کے اُپائے بتانے لگے۔ ایک رشی بولے کہ ساتوں دن تک یگیہ کرو، اس سے تمہیں مکتی ملے گی۔ دوسرے کہنے لگے کہ تم تیرتھوں کی یاترا کرو۔ کیونکہ تیرتھوں میں اشنان کرنے سے منوشیہ کو موکش پراپت ہوتا ہے۔ تیسرے کہنے لگے گئوں کا دان کرو، کیونکہ گئو ویترنی سے پار اتار دیتی ہے۔ چوتھے کہنے لگے کہ تم جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے سب دان کر دو، کیونکہ دان کا مہاتم بہت ادھک ہے۔ اسی پرکار جتنے رشی تھے اتنی ہی باتیں وے راجہ کو بتانے لگے۔

اِدھر تو رشی لوگ اپنی بدھی کے انوسار بھانتی بھانتی کے اُپائے راجہ کو بتا رہے تھے اُدھر نارد منی راجہ کے اس ورت کا سماچار سن کر ان سے ملنے کے لئے آ رہے تھے کہ راستے میں ان کی بھینٹ رشی راج پرم ہنس شکدیو جی سے ہوئی۔ سو ان کو دیکھ کر نارد جی کہنے لگے کہ ہے مہارشی آپ کہاں جا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے راجہ پریکشت کے شاپ کی کتھا سنائی اور کہنے لگے کہ آج کل راجہ ہری دوار میں گنگا تٹ پر بیٹھے ورت کر رہے ہیں اور رشیوں سے اپنی مکتی کا مارگ پوچھ رہے ہیں پرنتو کوئی انہیں ٹھیک اُپائے نہیں بتا رہا سب اپنی اپنی گا رہے ہیں۔ اس سے راجہ کچھ بھی نہیں کر پائے گا اور اس کے انت کال میں بہت نکٹ آگیا ہے اس لئے آپ چل کر راجہ کو شریمد بھاگوت پران سنائیے جس سے ان کو موکش مل جائے۔ نارد جی کی یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ ہے نارد منی میں وہاں جانا اچھا نہیں سمجھتا، کیونکہ وہاں پہلے سے ہی بہت سے رشی منی بیٹھے ہیں، میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔ یہ سن کر نارد جی کہنے لگے کہ ہے رشی شریشٹھ آپ کو وہاں جانا ہی پڑے گا کیونکہ شاستروں میں لکھا ہے کہ جو منوشیہ ڈوبتے ہوئے کو دیکھ بچانے کا پریتن نہیں کرتا اور ادھرمی کو ادھرم کرنے سے نہیں روکتا اور راستے سے بھٹکے ہوئے کو ٹھیک راستہ نہیں دکھاتا اس کو مہاپاپ کا بھاگی بننا پڑتا ہے۔ راجہ پریکشت کو رشیوں نے کوئی ٹھیک مارگ نہیں دکھایا ہے اس لئے آپ کو وہاں چل کر ان کا ادھار ہو جائے ایسا پریتن کرنا چاہیئے۔ نارد جی کے اتنا کہنے سے شکدیو جی مان گئے اور ان کے ساتھ ہی وہاں پر آگئے جہاں رشیوں کی سبھا میں راجہ پریکشت بیٹھے ہوئے تھے۔ شکدیو جی کا تیجسوی شریر اور دِویہ کانتی کو دیکھ کر سب رشیوں نے اٹھ کر ان کو پرنام کیا اور ان کو سنگھاسن پر آسین کیا۔ جب راجہ پریکشت نے دیکھا کہ پندرہ ورش کے اس لڑکے کو جو کپڑے بھی نہیں پہنے ہوئے ہے اور نگن پھر رہا ہے رشی لوگ بڑے آدر سے اپنے بیچ میں اونچے سنگھاسن پر بٹھا رہے ہیں اس لئے

معلوم پڑتا ہے کہ یہ کوئی بڑے بھاری رشی ہوں گے یہ سوچ کر راجہ اپنے استھان سے اٹھے اور شکدیو جی کو پرنام کر کے کہنے لگے کہ ہے رشیشور! آپ نے بڑی کرپا کی جو مجھ پاپی کو درشن دیئے۔ رشیوں کی سبھا میں شکدیو جی کے دادا پاراشر رشی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے آتمک بل سے جان لیا کہ راجہ کو یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ کون رشی ہیں سو راجہ کو ان کا پریچے دینے کے لئے کہنے لگے کہ ہے راجن! یہ رشی وید ویاس جی کے پتر ہیں، اور یہاں جتنے بھی رشی ان سے بہت ادھک آیو والے بیٹھے ہیں، ان سب سے ادھک گیان رکھنے والے ہیں اور جنم لینے کے پشچات سے ہی گھر تیاگ کر بھگوان کے بھجن میں لگے ہوئے ہیں، اور سنسار سے ورکت ہیں سنساری منوشیوں میں یہ کبھی نہیں آتے یہ آپ کا بڑا بھاگیہ ہے کہ انہوں نے آپ کو درشن دیئے ہیں۔ اب یہ آپ کو جو اُپائے بتائیں گے اس سے اوشیہ ہی آپ کی مکتی ہو جائے گی۔ یہ سنکر راجہ پریکشت شکدیو جی سے کہنے لگے کہ ہے رشیشور! آپ نے میرے اوپر بڑی کرپا کی ہے۔ میں راج پاٹ اور استری دستان کے موہ میں اتنا پھنسا ہوا تھا کہ کبھی اپنے موکش کا دھیان ہی نہیں کیا۔ پرنتو اب میں چیتا ہوں سو آپ کرپا کر کے ایسا اُپائے بتایئے کہ مجھے مکتی مل جائے۔ راجہ نے یہ بھی بتایا کہ انیہ رشیوں نے دان دھرم آدی کیا کیا اُپائے بتائے تھے یہ سنکر شکدیو جی ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ ہے راجن ان اُپایوں سے مکتی نہیں ملے گی۔ راجہ پریکشت کہنے لگے کہ ہے رشی راج! پھر آپ ہی مجھے کوئی اُپائے بتلایئے جس سے مجھے اس بھو ساگر سے مکتی ملے۔

دوسرا اسکندھ

پہلا ادھیائے

شکدیو جی کا راجہ پریکشت کو اُپدیش دینا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! تم نے جو پوچھا ہے تو اب میں تم کو مکتی پانے کا اُپائے بتاؤں گا۔ دیکھو سنسار کے منوشیہ اپنے اگیان کے کارن بھگوان کو بھول جاتے ہیں اور بھوگ ولاس میں پھنسے رہتے ہیں اسی کارن وے لوگ اتنے دکھ پاتے ہیں، کیونکہ جو منوشیہ بھگوان کو یاد نہیں کرے گا اسے سکھ نہیں مل سکتا کیونکہ سکھ دینے والے بھگوان ہی ہیں۔ سانسارک وستوؤں سے جو سکھ ملتا ہے وہ چھن بھر رہنے والا ہوتا ہے

اور بھگوت بھگتی سے جو پرم سکھ ملتا ہے اُس سے اِس سکھ کی تُلنا نہیں کی جا سکتی۔ منوشیہ جھوٹ بول کر، چھل کر کے، دوسروں کو کشٹ دے کر دھن پراپت کر کے اپنی استری اور بچوں کا پیٹ بھرتا ہے پرنتو جب مرتا ہے تو کوئی اس کی سہائتا نہیں کرتا، اور اُسے اپنے پاپ کے کارن نرک بھوگنا پڑتا ہے۔

ہے راجن سنسار میں سبھی منوشیہ ایا موہ میں پھنسے رہتے ہیں اور بھانتی بھانتی کے دشکرم کیا کرتے ہیں۔ پرنتو اپنا انت سمے سُدھارنے کی تنک بھی کوشش نہیں کرتے جس کے کارن ان کو نرک بھوگنا پڑتا ہے۔ منوشیوں کو چاہیئے کہ کم سے کم ورِدھاوستھا میں تو اپنا دھیان ہری چرنوں میں لگا دیں۔ ہے راجن منوشیہ سنسار میں اکیلا ہی آتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے اور انت سمے میں ہری بھجن کے اترکت اور کوئی اس کا ساتھ نہیں دیتا۔ سارا دھن۔ سونا۔ چاندی۔ محل دو محلے۔ استری۔ بچے اور سمبندھی یہیں رہ جاتے ہیں، اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ پہلے سے ہی ان سے اپنا سمبندھ توڑ لے جس سے انت سمے ان کا موہ نہ ستائے اور بھگوان کے دھیان میں من لگا رہے۔ گیانی کو چاہیئے کہ بھگوان کی جو کتھائیں اور شاستروں کے جو اُپدیش اُسے بتائے جائیں ان میں پورا پورا وشواش رکھے۔ ان کو متھیا نہ سمجھے اور ان پر وشواش رکھے۔ جو منوشیہ ہری کتھا کو سنتا ہے پرنتو ان میں وشواس نہیں رکھتا اُسے بھی کچھ پھل نہیں ملتا۔ ہے راجن! اب میں تم کو شری مد بھگوت پران سناؤں گا، جو سب ویدوں اور پرانوں کا سار ہے۔ میرے پتا ویدویاس جی نے مجھے سنایا تھا۔ اس میں شری کرشن جی کی لیلاؤں کا ورنن ہے اور جس منوشیہ کو اپنے پرلوک کو سدھارنا ہو اُس کو شری مد بھگوت کی کتھا اوشیہ سننی چاہیئے کیونکہ اس کے سننے سے منوشیہ بھوساگر کے پار اتر جاتا ہے۔ شری مد بھاگوت ایک ڈونگا ہے جس میں بیٹھ کر منوشیہ بھوساگر سے پار اُتر جاتا ہے۔ جو منوشیہ بھاگوت سن لیتا ہے اُسے اتنا پھل ملتا ہے جتنا سمست ویدوں پرانوں اور شاستروں کے سننے سے بھی نہیں مل سکتا۔ اس کتھا میں ایک بات اور بھی بڑی اچھی ہے وہ یہ ہے کہ جو منوشیہ نتیہ پرتی اس پران کو پڑھتے رہتے ہیں اور اس میں بتائی گئی باتوں پر دھیان دیتے ہیں ان کو بھی بھگوان کے چرنوں میں پریت ہو جاتی ہے اور سنسار کا موہ چھوٹ جاتا ہے اور جہاں پر شری مد بھاگوت کتھا ہوتی ہے وہاں پر سب دیوتا کتھا سننے کو آتے ہیں۔ ہے راجن تم اس بات کی چنتا نہ کرو کہ تمہارے مرنے کے دن کم رہ گئے ہیں، ابھی تو تمہارے مرنے میں سات دن ہیں اور اگر تم ساتوں دن تک شری مد بھاگوت کی کتھا کو سنتے رہو تو مکتی ہو جائے گی اور مکتی تو منوشیہ کو ایک دو گھڑی نام لینے ہی میں مل جاتی ہے۔ ہے راجن کھٹانگ راجہ کی مکتی بھی دو گھڑی میں ہی ہو گئی۔ میں تمہیں کھٹانگ راجہ کی کتھا سناتا ہوں کہ اُسے کس پرکار مکتی ملی۔

ترتیا یگ میں تمہاری طرح ایک پرتاپی راجہ تھا جو ساتوں دیپوں پر راجیہ کرتا تھا۔ وہ ایودھیا پوری میں رہتا تھا اور بڑا ہی دھرماتما اور نیتی وان تھا۔ اس کے راجیہ کال میں ایک بار راکششوں نے دیوتاؤں سے گھور یدھ کیا، اور دیوتاؤں کے راجہ اندر کو یدھ میں ہرا کر اندر سے راجیہ چھین کر باہر نکال دیا۔ راجہ اندر بڑے نراش ہو کر راجہ کھٹانگ کے پاس آئے اور سہائتا کے لئے پرارتھنا کی۔ راجہ کھٹانگ اپنے شستر استر لے کر اندر کے ساتھ چلے گئے اور راکششوں

سے یُدھ کر کے ان کو ہرا دیا اور اندر کو اندر آسن پر بٹھا دیا جب راجہ کھٹانگ اندر سے وِدا لینے لگے تو اندر بولے کہ ہے راجن! آپ نے ہمارے اُوپر بڑا اپکار کیا ہے اور ہم آپ کے بڑے آبھاری ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہم سے کوئی وردان مانگیں جس سے ہم آپ کے رِن سے کچھ ہلکے ہوں۔ اندر کی بات سن کر راجہ ہردے میں سوچنے لگے کہ میں نے تو ان کو راجیہ ہی دوبارہ دلایا ہے اور میری کرپا سے یہ اس سمے راج سنگھاسن پر بیٹھے ہیں، اب میں ان سے کیا وردان مانگوں۔ راجہ اندر کھٹانگ کے من کی بات جان گئے اور کہنے لگے کہ ہے راجن آپ کا وچار ٹھیک ہے۔ راکشس لوگ ہم سے بلوان ہیں اور ہمیں ان کو جیت لینا کٹھن تھا، اس لئے آپ کی سہائتا ہم نے مانگی تھی۔ آپ ہم سے وردان مانگئے جو آپ چاہیں گے میں آپ کو دوں گا۔ راجہ اندر کی بات سن کر کھٹانگ سوچنے لگے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں آیو کا بھروسہ نہیں کیا وردان مانگوں۔ یہ سوچ کر وے اندر سے بولے کہ ہمیں یہ بتایئے کہ ہماری آیو ابھی کتنی باقی ہے۔ اندر نے کہا کہ تمہاری آیو میں کیول چار گھڑی بچ رہی ہیں اس کے پشچات تم مر جاؤ گے۔ یہ سن کر راجہ کھٹانگ بولے کہ ہمیں یہ وردان دو کہ ابھی سے اپنے نگر ایودھیا میں پہونچ جائیں۔ راجہ اندر نے اپنے وایو کے ویگ سے چلنے والے رتھ پر دو گھڑی میں ہی کھٹانگ کو ایودھیا میں پہونچا دیا۔ راجہ نے وہاں پہونچ کر ترنت ہی اپنا سمپورن دھن، اور ایشوریہ آدی براہمنوں کو دان کر دیئے۔ اپنے پتر کو راج سنگھاسن پر بٹھا دیا اور سب استری پتر دل سمبندھیوں آدی سے الگ ہو کر سریو ندی کے کنارے آ کر بیٹھ گیا۔ یہ سب کاریہ اس نے دو گھڑی میں کر ڈالا اور پھر سو تم ہی اپنے پران تیاگ دیئے۔

ہے راجن راجہ کھٹانگ نے تو دو گھڑی میں مکتی پائی پرنتو ایک قصائی کو بھگوان نے انتم سمے ایک بار نام لینے سے پرسن ہو کر مکتی دے دی تھی۔ پرنتو تمہاری آیو میں تو ابھی سات دن شیش ہیں۔ اور تم یہ سمجھ لو کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ بھگوان کی اِچھا سے ہوتا ہے۔ تمہیں جو تکشک کاٹے گا وہ بھی بھگوان کی اِچھا ہے۔

شکدیو جی کی یہ گیان کی باتیں سن کر راجہ پریکشت کو بہت ہی دھیرج بندھا اور وے پرسن ہو کر کہنے لگے کہ مہاراج! آپ نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے۔ اب آپ یہ بتایئے کہ میں کس پرکار بھگوان کا دھیان کروں۔ شکدیو جی بولے کہ تم پدم آسن لگا کر بیٹھو اور چت کو ایکاگر کر کے بھگوان کے دویہ روپ کا دھیان کرو اور یہ سمجھو کہ یہ سنسار اُسی کا روپ ہے۔

ادھیائے — ۲

شکدیو جی کا یہ بتانا کہ بھگوان اپنے بھگتوں کا ہر سمے دھیان رکھتے ہیں

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! بھگوان کا دھیان کرنے کا سب سے اچھا اُپائے یہ ہے کہ پہلے سنسارک وستوؤں سے اپنا من ہٹائے اور پھر بھگوان کا دھیان کرے۔ بھگوان کا دھیان جو سچے ہردے سے کرتا ہے اس کو

ہردے میں گیان اتپن ہوا اور انہوں نے ان چار مول اشلوکوں کا ارتھ سمجھا اور سرشٹی کی رچنا کی۔ بھگوان نے ان کو جو چار اشلوک سنائے ان کا ارتھ یہ ہے — ہے پتر برہما! سرشٹی کا آدی پرش میں ہوں اور میرا کوئی برابری کا نہیں ہے۔ جو کچھ تم کو دکھائی دے رہا ہے وہ سب میرا ہی روپ اور میری ہی لیلا ہے۔ جب مہا پرلے ہو جاتی ہے تب سرشٹی میں کوئی بھی نہیں رہتا اس سمے کیول میں ہی بچ رہتا ہوں۔ سنسار کی جتنی بھی وستوئیں ہیں وے سب مجھ سے ہی اتپن ہوتی ہیں اور مجھ میں ہی سما جاتی ہیں۔ جس پرکار سمندر کے پانی سے بھاپ اڑ کر بادل بن جاتے ہیں اور پھر ورشا کرتے ہیں اور وہی پانی بہہ کر پھر سمندر میں چلا جاتا ہے وہی حال میرا سمجھنا چاہیئے۔ ویسے تو میں اکیلا ہوں پر تو جب چاہتا ہوں ان گنت روپ دھارن کر لیتا ہوں اور سنساریوں کو لیلا دکھاتا ہوں اور جب چاہتا ہوں پھر اکیلا ہی رہ جاتا ہوں۔ منوشیہ کے جو دیکھنے، سننے اور بولنے کی شکتی ہے وہ میں ہی ہوں اور جب میں اس کے اندر سے نکل جاتا ہوں تو منوشیہ کی مرتیو ہو جاتی ہے۔ اور دیکھو برہمانڈ میں جو پرتھوی، چندرماں، سورج اور تارے ہیں یہ کسی چیز کے سہارے ٹکے ہوئے نہیں ہیں۔ میرے ہی اشارے سے ادھر میں لٹکے ہوئے ہیں اور جب تک میری اچھا نہ ہو ٹوٹ کر نہیں گرتے۔ سوریہ اور چندرماں مٹی کے گولے میں نے اپنے دل بہلانے کے لئے بنائے ہیں اور یہ میرے پرکاش سے ہی چمک رہے ہیں۔ میں نے منوشیوں میں کوئی بھی بھید بھاؤ نہیں رکھا ہے۔ میں جس سمے منوشیہ کو اتپن کرتا ہوں تو وہ ننگا ہوتا ہے اور سب سے پہلے میرا نام لیتا ہے پر پھر وہی منوشیہ بڑا ہو کر بھول جاتا ہے۔ یہ جو براہمن، چھتری، ویش اور شودر نامک ورن بنائے گئے ہیں یہ سب منوشیوں کے اپنے بنائے ہوئے ہیں۔ میری درشٹی میں یہ سب برابر ہیں اس لئے کسی کو بھی اپنی جاتی یا ورن کو اونچا یا نیچ نہیں سمجھنا چاہیئے۔

ہے برہما! اب میری اچھا یہ ہے کہ تم جگت کی رچنا کر ڈالو۔ تم میرے وراٹ روپ کا ہردے میں دھیان دھرو اور پھر سرشٹی کی رچنا کرو۔ اس میں تم کو کوئی بھی کشٹ نہیں اٹھانا پڑے گا۔

یہ سنکر برہما جی بولے کہ ہے پار برہم پرمیشور! میری تم سے ایک پرارتھنا ہے وہ یہ کہ جو کوئی کسی وستو کو بناتا ہے اس میں اس کا موہ ہو جاتا ہے۔ پتا کو اپنے پتر کا موہ ہوتا ہی ہے سو جب میں سرشٹی کو اتپن کروں گا تو اس میں مجھے موہ ہو جائے گا اور میں ان کا کشٹ نہیں دیکھ سکوں گا اور نہ اپنے ہاتھ سے ان کا وناش کر سکوں گا۔ اس لئے آپ کرپا کر کے ایسا وردان دیجیے کہ مجھے سرشٹی میں سکتی نہ ہو اور کبھی آپ کو نہ بھولوں۔ یہ سنکر بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے برہما میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو منوشیہ جس چیز کو بناتا ہے اس کو بگاڑنے میں دکھ ہوتا ہے اس لئے میں تمہیں سرشٹی کے رچنے کا کام دیتا ہوں۔ وناش کا کام مہادیو جی کو دوں گا تاکہ تمہیں اپنے ہاتھ سے وناش کرنے کا دکھ نہ ہو۔ ایسا کہہ کر بھگوان جی انتر دھیان ہو گئے۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! بھگوان سے یہ وردان پا کر برہما جی نے سرشٹی رچی ہے اور انہوں نے شریمد بھاگوت کے چار مول اشلوکوں کا ارتھ اپنے پتر نارد کو بتایا تھا اور نارد جی نے میرے پتا وید ویاس جی کو۔ وید ویاس جی بہت ہی گیانی تھے سو انہوں نے ان اشلوکوں کو وستار پوروک لکھا جس کا نام شریمد بھاگوت ہوا۔ یہی مہان گرنتھ میں نے اپنے پتا جی سے پڑھا تھا اور اب اسی کی کتھا تم کو سناؤں گا۔

ادھیائے ـــــ ۱۰

پنچ تتوں سے شریر کی اُتپتی کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے مہاراجہ پریکشت! شریمد بھاگوت میں بھگوان کی جن لیلاؤں کا ورنن ہے ان کا ارتھ بڑا گوڑھ ہے۔ اس میں جو کتھائیں ہیں وہ یہ ہیں: جگت کی اُتپتی۔ جگت کا وناش۔ سنسار کا استھر رہنا۔ جیو جنتوں کا پالن پوشن۔ منونتروں کا ورنن۔ بھگوان کی کتھا و لیلا۔ ویراگیہ اور بھگتی۔ ہے راجہ یہ سب کتھائیں بھاگوت میں ہیں۔ جب بھگوان نے جو کہ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اور لکشمی جی ان کے چرن دباتی ہیں یہ دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور من بہلانے کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔ تو انھوں نے سوچا کہ اپنے انیک آپ ..... بنائے جائیں۔ اور سنسار کو بھی بڑھایا جائے۔ سو انہوں نے اپنی مایا ایسی پھیلائی کہ سورگ۔ نرک۔ پاتال اور مرتیو لوک بن گئے اور تین گن ساتوک۔ راجسی اور تامسک اُتپن ہوئے۔ رجوگن سے ہاتھ پاؤں اور پانچوں گیان اندریاں۔ ستوگن سے آنکھ۔ ناک۔ کان۔ جیبھیا اور پانچوں کرمیندریاں اُتپن ہوئیں۔ تموگن سے کرودھ اور اہنکار اُتپن ہوئے اور آکاش۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور پانچوں تتو اُتپن ہوئے۔ شریر کی دسوں اندریاں ارتھات پانچ گیان اندریاں اور پانچ کرم اندریاں ایک ایک دیوتا کو سونپ دی گئیں۔ منہ میں اگنی دیوتا۔ جیبھیا میں ورُن دیوتا۔ آنکھ میں سوریہ دیوتا۔ ناک میں اشونی کمار۔ کان میں دشائیں۔ لِنگ میں متر اور اِندر۔ پاؤں میں وشنو۔ بدھی میں برہما اور گُدا میں یم راج رہتے ہیں۔ جب بھگوان نے ایک پتلا ایسا بنا دیا جس میں یہ سب انگ تھے اور دیوتاؤں کو بھی اس میں بٹھا دیا گیا۔ سب دیوتاؤں نے اپنی پوری پوری شکتی لگا دی کہ یہ پتلا چلنے پھرنے اور بولنے لگے پرنتو کچھ بھی نہیں ہوا تب لاچار ہو کر انہوں نے ..... بھگوان سے پرارتھنا کی کہ ہے بھگوان! ہم سب اُپائے کر کے ہار گئے پرنتو اس مورتی میں پران نہیں پڑ سکے۔ سو بھگوان نے تھوڑا مسکرا کر اپنا تیج اُس مورتی میں ڈالا اور وہ ترنت ہلنے لگی۔ کیونکہ اس میں پران پڑ گئے تھے اور اسی سے منوشیہ کی اُتپتی ہوئی..... تتپشچات انیہ جیو جنتو اُتپن ہو گئے۔

ہے پریکشت! بھگوان کی اچھا سے منوشیہ کے ہر انگ میں دیوتاؤں کا واس رہتا ہے۔ دیوتا چاہتے ہیں کہ منوشیہ منہ سے سچ بولیں۔ ہاتھوں سے دان دکشنا دیں۔ کانوں سے ہری بھجن سنیں۔ آنکھوں سے بھگوان کی مورتی تتھا اور مہاپرشوں کا درشن کریں اور پیروں سے تیرتھ یاترا کریں اور جس سمے منوشیہ کوئی بُرا کاریہ کرنا چاہتا ہے تو اُس سمے اس کے اندر کے دیوتا اُسے ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ جس انگ سے بُرا کاریہ کرتا ہے اُس انگ میں واس کرنے والا دیوتا بھگوان کے بھیے سے کانپتا ہے اس لئے اس انگ کو تھوڑا سا سنکوچ ہوتا ہے جیسے کہ آدمی جس سمے جھوٹ بولنا چاہتا ہے تو جیبھیا لڑکھڑانے لگتی ہے اور جب کسی کی ہتیا کرنے کو ہوتا ہے تو ہاتھ کانپنے لگتے ہیں پرنتو یدی منوشیہ اُس دیوتا کا اشارہ نہیں سمجھتا اور بُرا کاریہ کر ہی ڈالتا ہے تو اس کا دنڈ بھگوان دیتا ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کا دھیان رکھتا ہے وہ کبھی بُرا کرم نہیں کرتا۔ منوشیہ کے شریر میں ستوگن۔ رجوگن اور تموگن یہ تین گن آٹھ آٹھ پہر تک رہتے ہیں۔

تیسرا اسکندھ

پہلا ادھیائے

مہابھارت کے آرمبھ کی کتھا۔ دریودھن دوارا راجہ یدھشٹر کے راج بھاگ پر زبردستی قبضہ کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پرکشت! اجیب راجہ دھرت راشٹر نے اپنے بھائی پانڈو کے پتروں کو غیر سمجھ کر اپنے پتر دریودھن آدی کو اپنا سمجھ کر لاکشاگرہ بنوا کر اس میں پانچوں پانڈو پتروں کو جلانے کی یوجنا بنائی۔ بھیم سین کی ہتیا کرنے کے لئے وش ملے ہوئے لڈو دیئے۔ جوئے میں چھل دوارا ان کا سمست دھن۔ راجیہ وا استری کو جیت لیا۔ دروپدی کو ننگی کر کے تماشہ دیکھنے کے لئے بھری سبھا میں اس کا چیر کھینچا اور پھر پانچوں بھائیوں کو بن باس دے دیا۔ اُس نے اپنی پوری شکتی سے ان کو کشٹ دینے اور وناش کرنے کی کوشش کی پرنتو بھگوان کی لیلا اپرمپار ہے۔ شری کرشن بھگوان کی کرپا سے ان کا بال بھی بانکا نہ ہوا۔ اور جب تیرہ برس کا بن واس بھگت کر پانچوں پانڈو پتر لوٹ کر آئے اور اپنے حصے کا راجیہ مانگا پرنتو وہ دینے کو تیار نہ ہوا تو دھرت راشٹر نے ان کا فیصلہ کرانے کے لئے شری کرشن جی، ودر جی اور کرپاچاریہ جی کو بلایا اور وے تینوں کورووں کی سبھا میں گئے۔ کرشن جی نے بھیشم پتامہ اور گرو درونا چاریہ، دریودھن کے پتا دھرت راشٹر کو سمجھایا کہ دیکھو جیسے تمہارے بیٹے ویسے ہی تمہارے بھائی کے بیٹے ہیں۔ ان میں کوئی انتر نہیں ہے۔ یدھشٹر آدی تمہیں نرک میں نہیں پہنچاویں گے اور نہ دریودھن سورگ میں پہنچا دے گا۔ اس لئے تم ان سب کو اپنی ہی سنتان مان کر ان کے ساتھ انصاف کرو اور اپنے بھائی کے پانچوں پتروں کو راجیہ میں سے ان کا حصہ دے دو۔ اس میں بھگوان تم سے بہت پرسن ہوں گے اور سنسار میں تمہاری بڑائی بھی ہو گی۔ اس بات کو جب دھرت راشٹر نے ان سنا کر دیا اور بھگت راج ودر جی نے دیکھا کہ میرے بھائی ادھرم کی اور بڑھے جا رہے ہیں تو انہیں سمجھانے کے لئے کہنے لگے کہ ہے بھراتا جی آپ کو کیا ہو گیا ہے کسی کا حصہ دبانا انوچت بات ہے اور ادھرم ہے۔ آپ پانڈو پتروں کو ان کا حصہ دے دیجئے۔ یہ بیچارے بڑے بھلے لڑکے ہیں کسی سے اکارن لڑتے جھگڑتے نہیں اور نہ ابھیمان کرتے ہیں اور یہ اتنے شکتی شالی بھی ہیں سارے سنسار کو یدھ میں ہرا سکتے ہیں اور پھر سوئم بھگوان شری کرشن جی ان کی سہایتا کر رہے ہیں جن کے تنک سے اشارے سے ہی تمہارے سو پتر چھن بھر میں نشٹ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہے بھائی یہ اچھا ہے گا کہ تم ان کا حصہ ان کو لوٹا دو اور نیم کے بھاگی بنو انیتھا اس کا پھل یہ ہوگا کہ گھماسان یدھ ہو گا تمہارا ونش نشٹ ہو جائے گا اور تمہارا لوک پرلوک دونوں بگڑ جائیں گے۔ اس لئے اگر تم اپنا کلیان چاہتے ہو اور اپنی سنتانوں کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہو تو دریودھن سے ان کا حصہ دلوا دو۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پرکشت! دھرت راشٹر پر اس کا بھی کچھ پربھاؤ نہ پڑا اور انہوں نے منہ سے

ادھیائے ــــــ ۱۰

پنچ تتوں سے شریر کی اُتپتی کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے مہاراجہ پریکشت! شریمد بھاگوت میں بھگوان کی جن لیلاؤں کا ورنن ہے ان کا ارتھ بڑا گوڑھ ہے۔ اس میں جو کتھائیں ہیں وہ یہ ہیں: جگت کی اُتپتی۔ جگت کا وناش۔ سنسار کا استھر رہنا۔ جیو جنتوں کا پالن پوشن۔ منونتروں کا ورنن۔ بھگوان کی کتھا و لیلا۔ ویراگیہ او بھگتی۔ ہے راجہ یہ سب کتھائیں بھاگوت میں ہیں۔ جب بھگوان نے جو کہ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اور لکشمی جی ان کے چرن دباتی ہیں یہ دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور من بہلانے کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔ تو انھوں نے سوچا کہ اپنا نیک روپ ..... بنائے جائیں اور سنسار کو بھی بڑھایا جائے۔ سو انہوں نے اپنی مایا ایسی پھیلائی کہ سورگ۔ نرک۔ پاتال اور مرتیو لوک بن گئے اور تین گن ستوگن۔ راجسی اور تامسک اُتپن ہوئے۔ رجوگن سے ہاتھ پاؤں اور پانچوں گیان اندریاں۔ ستوگن سے آنکھ ناک کان۔ جبھیا اور پانچوں کرمیندریاں اُتپن ہوئیں۔ تموگن سے کرودھ اور اہنکار اُتپن ہوئے اور آکاش۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور پانچوں تتو اُتپن ہوئے۔ شریر کی دسوں اندریاں ارتھات پانچ گیان اندریاں اور پانچ کرم اندریاں ایک ایک دیوتا کو سونپ دی گئیں۔ منہ میں اگنی دیوتا۔ جبھیا میں ورن دیوتا۔ آنکھ میں سوریہ دیوتا۔ ناک میں اشونی کمار۔ کان میں دشائیں۔ لِنگ میں متراورن۔ پاؤں میں وشنو۔ بدھی میں برہما اور گدا میں یم راج رہتے ہیں۔ جب بھگوان نے ایک پتلا ایسا بنا دیا جس میں یہ سب انگ تھے اور دیوتاؤں کو بھی اس میں بٹھا دیا گیا۔ سب دیوتاؤں نے اپنی پوری پوری شکتی لگا دی کہ یہ پتلا چلنے پھرنے اور بولنے لگے پرنتو کچھ بھی نہیں ہوا تب لاچار ہو کر انہوں نے ..... بھگوان سے پرارتھنا کی کہ ہے بھگوان! ہم سب اُپائے کر کے ہار گئے پرنتو اس مورتی میں پران نہیں پڑ سکے۔ سو بھگوان نے تھوڑا مسکرا کر اپنا تیج اُس مورتی میں ڈالا اور وہ ترنت ہلنے لگی۔ کیونکہ اس میں پران پڑ گئے تھے اور اسی سے منوشیہ کی اُتپتی ہوئی..... تپشچات انیہ جیو جنتو اُتپن ہو گئے۔

ہے پریکشت! بھگوان کی اچھا سے منوشیہ کے ہر انگ میں دیوتاؤں کا واس رہتا ہے۔ دیوتا چاہتے ہیں کہ منوشیہ منہ سے سچ بولیں۔ ہاتھوں سے دان دکشنا دیں۔ کانوں سے ہری بھجن سنیں۔ آنکھوں سے بھگوان کی مورتی کا اور مہا پرشوں کا درشن کریں اور پیروں سے تیرتھ یاترا کریں اور جس سمے منوشیہ کوئی بُرا کاریہ کرنا چاہتا ہے تو اُس سمے اس کے اندر کے دیوتا اُسے ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ جس انگ سے بُرا کاریہ کرتا ہے اُس انگ میں واس کرنے والا دیوتا بھگوان کے بھئے سے کانپتا ہے اس لئے اس انگ کو تھوڑا سا سنکوچ ہوتا ہے جیسے کہ آدمی جس سمے جھوٹ بولنا چاہتا ہے تو جبھیا لڑکھڑانے لگتی ہے اور جب کسی کی ہتیا کرنے کو ہوتا ہے تو ہاتھ کانپنے لگتے ہیں پرنتو یدی منوشیہ اُس دیوتا کا اشارہ نہیں سمجھتا اور بُرا کاریہ کر ہی ڈالتا ہے تو اس کا دنڈ بھگوان دیتا ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کا دھیان رکھتا ہے وہ کبھی بُرا کرم نہیں کرتا۔ منوشیہ کے شریر میں ستوگن۔ رجوگن اور تموگن یہ تین گن آٹھ آٹھ پہر تک رہتے ہیں۔

تیسرا اسکندھ

پہلا ادھیائے

مہابھارت کے آرمبھ کی کتھا۔ دریودھن دوارا راجہ یدھشٹر کے راجیہ بھاگ پر زبردستی قبضہ کرنا

شنکدیوجی کہنے لگے کہ ہے پرکشت! جب راجہ دھرت راشٹر نے اپنے بھائی پانڈو کے پتروں کو غیر سمجھ کر اپنے پتر دریودھن آدی کو اپنا سمجھ کر لاکشا گرہ بنوا کر اس میں پانچوں پانڈو پتروں کو جلانے کی یوجنا بنائی۔ بھیم سین کی ہتیا کرنے کے لئے وش ملے ہوئے لڈو بھیجے۔ جوئے میں چھل دوارا ان کا سمست دھن۔ راجیہ وا ستری کو جیت لیا۔ دروپدی کو ننگی کر کے تماشہ دیکھنے کے لئے بھری سبھا میں اس کا چیر کھینچا اور پھر پانچوں بھائیوں کو بن باس دے دیا۔ اُس نے اپنی پوری شکتی سے ان کو کشٹ دینے اور وناش کرنے کی کوشش کی پرنتو بھگوان کی لیلا اپرمپار ہے۔ شری کرشن بھگوان کی کرپا سے ان کا بال بھی بانکا نہ ہوا۔ اور جب تیرہ برس کا بن واس بھگت کر پانچوں پانڈو پتر لوٹ کر آئے اور اپنے حصے کا راجیہ مانگا پرنتو وہ دینے کو تیار نہ ہوا تو دھرت راشٹر نے ان کا فیصلہ کرانے کے لئے شری کرشن جی۔ ودرجی اور کرپا چاریہ جی کو بلایا اور وے تینوں کوروؤں کی سبھا میں گئے۔ کرشن جی نے بھیشم پتامہ اور گرو درونا چاریہ نے دریودھن کے پتا دھرت راشٹر کو سمجھایا کہ دیکھو جیسے تمہارے بیٹے ویسے ہی تمہارے بھائی کے بیٹے ہیں۔ ان میں کوئی انتر نہیں ہے۔ یدھشٹر آدی تمہیں نرک میں نہیں پہنچاوینگے اور نہ دریودھن سورگ میں پہنچا دے گا۔ اس لئے تم ان سب کو اپنی ہی سنتان مان کر ان کے ساتھ انصاف کرو اور اپنے بھائی کے پانچوں پتروں کو راجیہ میں سے ان کا حصہ دے دو۔ اس میں بھگوان تم سے بہت پرسن ہوں گے، اور سنسار میں تمہاری بڑائی بھی ہوگی۔ اس بات کو جب دھرت راشٹر نے ان سنا کر دیا اور بھگت راج ودرجی نے دیکھا کہ میرے بھائی ادھرم کی اور بڑھے جا رہے ہیں تو انہیں سمجھانے کے لئے کہنے لگے کہ ہے بھراتا جی آپ کو کیا ہو گیا ہے کسی کا حصہ مارنا انوچت بات ہے اور ادھرم ہے۔ آپ پانڈو پتروں کو ان کا حصہ دے دیجئے۔ یہ بیچارے بڑے بھلے لڑکے ہیں کسی سے کبھار ن لڑتے جھگڑتے نہیں اور نہ ابھیمان کرتے ہیں اور یہ اتنے شکتی شالی بھی ہیں سارے سنسار کو یدھ میں ہرا سکتے ہیں اور پرسوئم بھگوان شری کرشن جی ان کی سہایتا کر رہے ہیں جن کے تنک سے اشارے سے ہی تمہارے سو پتر چھن بھر میں نشٹ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہے بھائی یہ اچھا ہے کہ تم ان کا حصہ ان کو لوٹا دو ورنہ یہ کے بھاگی ہو انیتا اس کا پھل یہ ہو گا کہ گھماسان یدھ ہو گا تمہارا ونش نشٹ ہو جائے گا اور تمہارا لوک پرلوک دونوں بگڑ جائیں گے۔ اس لئے اگر تم اپنا کلیان چاہتے ہو اور اپنی سنتانوں کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہو تو دریودھن سے ان کا حصہ دلوا دو۔ شنکدیوجی کہنے لگے کہ ہے پرکشت! دھرت راشٹر پر اس کا بھی کچھ پربھاؤ نہ پڑا اور انہوں نے منہ سے

ایک شبد بھی نہیں کہا۔ پرنتو دریودھن جو راجیہ اور دھن کے مدمیں اندھا ہو رہا تھا بہت کرودھ کر کے کہنے لگا کہ اس وِدُر کو میری سبھا سے ترنت نکال دو۔ یہ ہمارے کُل میں داسی کے یہاں اتپن ہوا ہے اور ہم ہی اس کا پالن پوشن کرتے ہیں پرنتو یہ پانڈوں کا پکش لے رہا ہے۔ ہمارے اس اَشُبھ چاہنے والے کو ترنت ہستناپور سے باہر نکال دو۔ یہ ہمارے پاس رہنے کے یوگیہ نہیں ہے۔ دریودھن کے اس دُر دیوہار پر بھی دھرت راشٹر کچھ نہیں بولے تو وِدُر جی نے من میں وچار کیا کہ میرا یہاں اور بھی اپمان ہوگا اگر میں سوئم نہ اُٹھا تو کوئی سپاہی پکڑ کر اُٹھا دے گا اس لئے یہی اچھا ہے کہ اپنے آپ نکل جاؤں۔ یہ بات وچار کر وِدُر جی سبھا میں سے اُٹھ کر باہر چلے آئے اور اپنے ہتھیار آدی بھی وہیں رکھ کر وستر النکار آدی اُتار کر اور ایک لنگوٹی باندھ کر تیرتھ یاترا کرنے کو چل دیئے۔ وِدُر جی انیک تیرتھوں، اپوتوں اور تیرتھوں کی یاترا کرتے ہوئے اور پوتر ندیوں کا اشنان کرتے ہوئے پربھاس چھیتر میں پہونچے۔ جتنے دنوں میں وِدُر جی یاترا کر رہے ہستناپور میں مہان پرلے ورتانت ہو چکا تھا۔ شری کرشن بھگوان کی کرپا سے کوروں کا ناش ہو کر یدھشٹر مہاراج کو راج گدی مل چکی تھی اور وے راج کر رہے تھے۔ اس کے پشچات وے گھومتے ہوئے جمناجی کے پاس آئے جہاں شری کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کے دُکھ سے شوک گرست شری اودھو جی سے ان کا ملاپ ہوا۔ اودھو جی شری وِدُر جی کو بڑے پریم سے گلے لگا کر ملے۔ جب وِدُر جی کو اودھو نے بتایا کہ تمہارے پیچھے دریودھن آدی مارے گئے اور راجہ یدھشٹر کو راج گدی مل گئی ہے تو وِدُر جی کو پہلے تو بڑا دکھ ہوا پرنتو یہ سمجھ کر ایسا تو ہونا ہی تھا وے شانت ہو گئے۔

ادھیائے ــــــــ ۲

اودھو جی کا کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کا حال بتانا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! اس کے پشچات وِدُر جی پوچھنے لگے کہ ہے اودھو جی آپ تو سدیو کرشن جی کے ساتھ رہتے تھے اور پل بھر کو بھی ان سے الگ نہیں ہوتے تھے آج آپ یہاں اکیلے گھوم رہے ہیں؟ بتلائیے کہ جن بھگوان کی سیوا سے پرسن ہو کر جس نے اوتار لیا ایسے کرشن چندر تھا بلرام جی پرتھوی کے بھار رُوپ راکششوں کو نشٹ کر کے اس سمے شورسین کے گھر میں کشل پوروک ہیں اور کوروں کے دہمارے ہتر پوجنیہ شری واسدیو جی جو اپنی بہنوں و ان کے پتیوں کو اپنے پتا شورسین کے سمان ملتے اور دھن آدی پدارتھ دان کرتے ہیں کشل سے تو ہیں تھا سب سیناؤں کے سوامی پرم ویر شری پردومن جی اور ستا توت، ورن بھوج دارشاہک تھا ان کے سوامی اُگرسین جی تو پرسن ہیں؟ اور ہے سکھے! رتھیوں میں مہا چند دوارناتھ شری کرشن جی کا پتر جس کو جامونتی دتلانے اتپن کیا۔ پہلے جنم میں پاروتی جی نے اپنے گربھ سے جس کو سوامی کارتی کیہ نام سے پرگٹ کیا وے ساسب جی تو پرسن ہیں؟ اور جن کو ارجن سے دھنر وِدیا پراپت ہوئی وے ساتیکی کشل سے ہیں؟ اور بھگوان کے چرنوں کے چنہ جس دھول میں پڑ جاتے ہیں اس میں لوٹنے والے شو پھلک کے پتر شری اکرور جی تو پرسن چت ہیں؟ دیوکی جنہوں نے کرشن جی کو اپنے گربھ میں دھارن کیا پرسن ہیں؟ شری انِردھ جی تو کشل سے ہیں اور ہے اودھو کرشن بھگوان کے پرم بھگت ستیہ بھاما کے پتر چارودیشن، گدا آدی تو کشل سے ہیں؟ جن کے چرن کا دھکار ن بھومی نہیں سہ سکتی ایسے ویر بھیم سین جی تو کشل سے ہیں؟ گانڈیو دھاری شری ارجن جی تو پرسن ہیں، اور

مادری کے پتر جن کو کنتی نے اپنے بیٹے کی طرح پالا اچھی طرح سے ہیں؟ ہے اودھو مجھے دھرت راشٹر جی کا بڑا دکھ ہے کہ وہ نرک کو جائیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے مرے ہوئے بھائی کی سنتانوں کے ساتھ بڑا انیائے کیا اور مجھے بھی نگر سے نکال دیا۔ میں تو ہری کی کرپا سے اپنے روپ کو چھپا کر یہ پرتھوی پر گھوم رہا ہوں ہے متر اودھو اب تم شیگھرتا سے مجھے ان سب کی کشل کا سماچار دو۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت جب اودھو جی سے بدر جی نے شری کرشن جی کا کشل سماچار اس پرکار پوچھا تو شری کرشن جی کے ورہ میں دکھی اودھو جی کچھ اتر نہیں دے سکے اور اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہے ودر جی میں شری کرشن جی کا حال کیا بتاؤں۔ کرشن روپی سوریہ است ہو گیا ہے اور کلیگ روپی اجگر سرپ نے دھرم کو ہڑپ کر لیا ہے۔ میں تم سے کیا بتاؤں کہ میں اور یدو ونش کتنے دربھاگیہ شالی تھے۔ کسی کو یہ پتہ نہیں تھا کہ کرشن جی ساکشات بھگوان ہیں سب اپنا برادری کا بھائی ان کو سمجھتے تھے۔ جب کرشن جی بیکنٹھ کو سدھار گئے ہیں تو ان کی مہما کا پتہ چلا ہے پر تو اب پچھتانے سے لابھ ہی کیا ہے؟۔ ہے ودر جی کرشن جی کی بڑائی کہاں تک کروں۔ انہوں نے سنسار میں اس لئے اوتار لیا تھا کہ سنسار کے منوشیہ ان کی لیلا کا گن گان کریں اور اپنے پاپ کاریوں سے مکتی پا جاویں۔ انہوں نے ایسے ایسے بلوان راکششوں کو مار ڈالا جن سے یدھ کرنے کی سامرتھ دیوتاؤں میں بھی نہیں تھی۔ انہوں نے گرہست دھرم کا پالن کرنے کے لئے سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیاں رکھی تھیں۔ انہوں نے دریودھن جیسے ادھرمیوں کا ناش کرنے کیلئے کوروں اور پانڈوں میں یدھ کرا کر کوروں کا ناش کیا اور پانڈو پتروں کو راج گدی پر بٹھایا اور اپنے سمبندھیوں کو جن کی سنکھیا ۵۶ کروڑ تھی آپس میں لڑا کر سماپت کرا دیا۔ ہے ودر جی! اب ان سب باتوں کو یاد کر کر کے ہر دے پھٹا جاتا ہے۔ ہے ودر جی! کرشن جی کے چلے جانے سے سنسار سے دھرم اور گیان کا نام اٹھ گیا۔ جب کرشن جی بیکنٹھ کو جانے لگے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کا اور میرا جنم بھر ساتھ رہا ہے۔ اب آپ مجھے اکیلا کیوں چھوڑتے ہیں، تو وے بڑے پیار سے مجھ سے کہنے لگے کہ ہے اودھو سنسار ناشوان ہے اور آتما کبھی نہیں مرتی اس لئے تم مجھے یہ سمجھو کہ میرا یہ مٹی کا شریر مر گیا ہے۔ پر تو میں جیوت ہوں۔ مرنا جینا تو ایسا ہے جیسے منوشیہ پرانے کپڑے اتار کر نئے پہن لیتا ہے اسی پرکار آتما ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر میں پرویش کر جاتی ہے۔

ادھیائے ـــــ ۳

اودھو جی کا بھگوان شری کرشن جی کی مہما کا ورنن کرنا

اودھو جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! میں اپنے منہ سے کرشن جی کی بڑائی اور ان کے گنوں کا ورنن نہیں کر سکتا۔ کرشن جی بڑے ہی دیالو اور کرپالو تھے۔ دیکھو جب پوتنا نام کی راکششی نے اپنے ستنوں میں کال کوٹ وش لگا کر ان کو مارنے کی اچھا سے دودھ پلایا اس راکششی کو بھی انہوں نے سورگ میں بھیج دیا۔ ایسے کرپالو بھگوان کو چھوڑ کر کس کا بھجن کرنا چاہیئے۔ ہے ودر جی اب میں تمہیں شری کرشن جی کی بال لیلا کا حال بتاتا ہوں۔ جب پرتھوی کا بھار اتارنے کے لئے بھگوان نے اپنے آپ شری کرشن جی کے روپ میں جنم لیا تو واسدیو جی کہنے لگے کہ آپ مجھے شری نند جی کے یہاں جا کر چھپا دیجئے جس سے کنس کو میرا پتہ نہ چلے۔ ایسا انہوں نے اس لئے کیا کہ کوئی منوشیہ

یہ نہ سمجھے کہ بھگوان نے جنم لے لیا ہے بلکہ سب یہی سمجھیں کہ یہ سادھارن آدمی ہے اور اس پرکار سمست لیلائیں کرنے کو ملیں اور سنساری منوشیہ ان سے شکشا لیں۔ نند جی کے گھر میں انہوں نے ویسی ایسی بال لیلائیں کیں کہ برج باسی موہت ہو گئے۔ وے نند جی کی گائیں چراتے تھے اور ان کو مارنے کے لئے جو جو راکشش کنس بھیجتا تھا ان کا سنگھار بھی کر دیتے تھے۔ انہوں نے نند جی کو سرپ کے کاٹنے سے بچایا۔ بجھنکہ چور۔ لکاسُر اور کیشی جیسے ادھم راکششوں کو مار کر سورگ بھیج دیا۔ برج کی ساری گوپیوں کو راس لیلا کر کے موہت کر لیا اور ان کی دھرم کاریوں میں رُچی بڑھائی جب شری کرشن جی اکرور جی کے ساتھ متھرا کو جا رہے تھے تو مارگ میں جمنا جی میں اشنان کرتے سمے اپنی پرچھائیں دوارا اکرور جی کو اپنے وراٹ روپ کا درشن کرایا۔ متھرا میں کنس کے دھوبی کو مارا اور سدامامالی پر پرسن ہو کر اُسے وردان دیا کہ تیرا دھن کبھی کم نہیں ہوگا۔ کُبجا کوبڑی نے شری کرشن جی کے چندن لگایا جس سے وے اتنے پرسن ہوئے کہ اس کی کمر کو سیدھا کر کے اسپرا جیسی سندر شوڈشی کنیا کا روپ دے دیا۔

جب راجہ اندر نے اپمان ہونے پر برج باسیوں کو ڈنڈ دینے کے لئے بہت ادھک ورشا کرنا آرمبھ کر دی تو کرشن جی نے گووردھن پروت کو اپنی انگلی پر اٹھا کر برج باسیوں کی رکشا کی۔ کولیا پیڑ ہاتھی کو اس طرح مار ڈالا جیسے بچہ کھلونے کو توڑ دیتا ہے پھر ستاپن گرو سے سانگو پانگ پڑھ کر گرو دکشا میں پنج جن راکشش کا پیٹ پھاڑ کر گرو کے مرے ہوئے لڑکے کو یم لوک سے لا کر ان سے بھینٹ کرادی۔ پھر راجہ بھیشمک کی کنیا رکمنی کو اپنا انگ جان کر ہرن کیا۔ بنا نتھے ہوئے سات بیلوں کو ایک ساتھ ناتھ کر سوئمبر میں نگن جیت کی ستیا نامک کنیا کو وواہ کر لائے اور پھر اپنی پتنی ستیہ بھاما کو پرسن کرنے کے لئے جڑ کے ساتھ بیکنٹھ سے کلپ ورکش کو اکھاڑ لائے۔ پرتھوی کی پرارتھنا پر بھوماسُر راکشش کو سدرشن سے سر کاٹ کر مار ڈالا اور وہ جن سولہ ہزار ایکسو کنیاؤں کو ہر کر لایا تھا ان کا اُدھار کر کے اپنے ساتھ وواہ کیا۔

ہے وِدُر جی! شری کرشن جی نے یہ سب لیلائیں سنساری منوشیوں کو دھرم کی شکشا دینے کے لئے کی تھیں تاکہ ان کو سن کر اور ان پر چلنے سے وے بھوساگر سے پار ہو جائیں۔ جب سے کرشن جی گئے ہیں تب سے میں ایک چھن کو بھی ان کو نہیں بھول پایا ہوں اور برابر یہی پرارتھنا کر رہا ہوں کہ اس پاپی تن سے جلدی پران نکل جائیں اور ان کے درشن کرنے کو ملیں۔

ادھیائے ــــ ۴

اودھو جی کا شری کرشن جی کے ویوگ کا حال کہنا

اودھو جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! میں کرشن جی کے ویوگ میں بہت ہی دکھی ہوں حالانکہ انہوں نے مجھے ایسا گیان دیا تھا کہ میں سنسار کے مایا موہ سے تو مکت ہو گیا ہوں پرنتو میں منوشیہ ہی ٹھہرا شری کرشن جی کا ویوگ نہیں سہا جاتا۔ جس سمے کرشن جی نے سوچا کہ ہم نے جس کارن سے اوتار لیا تھا وہ کام پوری طرح کر چکے اور اب سنسار میں رہنے کی آوشیکتا نہیں رہ گئی ہے اس لئے وے انتردھیان ہونا چاہتے تھے کہ اچانک میتریہ رشی تیرتھ یاترا کرتے ہوئے وہاں پربھاس چھیتر میں آ گئے اور کرشن جی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کیا۔ کرشن جی کہنے لگے کہ ہے میتریہ رشی! میں جانتا ہوں کہ تم یہاں کس کارن سے آئے ہوئے ہو وہ تمہارے من کی بات میں جان گیا ہوں۔ تم پچھلے جنم میں وسو دیوتا تھے اور اس جنم میں پاراشر منی کے پتر اور وید ویاس جی کے بھائی ہو۔ تم میرے پرم بھگت ہو۔ تم دھیرج رکھو میری مایا ...... تم کو نہیں ستائے گی۔ میں تم کو وردان دیتا ہوں کہ تم کو میری سب لیلا اور آگے کے اوتاروں کا حال معلوم رہے گا اور ہے رشی راج ــــ تم

شری مدبھاگوت میں، بتائے ہوئے دھرم کو یاد رکھنا جس سے تمہارا موکش ہو کر سورگ میں سب سے اونچے لوک میں استھان پراپت ہوگا۔

کرشن جی کی یہ باتیں سن کر میترے جی بہت ہی پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ تمہاری لیلا بڑی ادبھت ہے تم نے ایسی ایسی لیلائیں جگت میں آکر دکھائی ہیں کہ ان کا گن گان نہیں کیا جا سکتا۔ سنسار میں کسی کی اتنی سامرتھ نہیں ہے کہ تمہارے سامنے آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ یہ مہاجی۔ سرشٹی کے وناشک مہادیو جی اور سوئم کال تمہارے آگے ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے ہیں اور تمہارا اسمرن کرتے رہتے ہیں۔ پرنتو تم اپنی لیلا دکھانے کے لئے کال یون اور جراسندھ کے سامنے سے بھاگ گئے تھے۔ اس پرکار میترے جی کرشن جی کا گن گان کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔ انہیں اسی وردان کے پرتاپ سے بھگوان کے پرگٹ اور گپت سب اوتاروں کا حال معلوم ہے اور ان کی سمست لیلاؤں کا حال جانتے ہیں وے ہی تم کو وستار پوروک سب باتیں بتائیں گے اور میں اب پرم پوتر شری بدری ناتھ دھام کو جا رہا ہوں اور وہاں جا کر پران تیاگوں گا اور ہے ودُر جی آپ جو کہتے ہیں کہ تم اتنے گیانی ہو کر روتے ہو سو میں کیول اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میں ان کے گیان سکھانے کے کارن ہی ابتک جیوت ہوں نہیں تو جیسے ہی کرشن جی انتردھیان ہوئے تھے ترنت میں بھی اپنے پران تیاگ دیتا۔ میں بہت پریتن کر رہا ہوں پرنتو اُن کی یاد نہیں بھلا پاتا اور بھلا بھی کیسے سکتا ہوں ان کی تو لیلائیں ہی ایسی تھیں کہ شریر کے روم روم میں ان کا چتر بنا ہوا ہے اور روم روم ان کو یاد کر رہا ہے انہوں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے لئے دیتیوں (راکششوں) کو مار گرایا ادھرمی کوروؤں کو مہابھارت میں سمول نشٹ کروا دیا۔ ہے ودُر جی بھگوان کی اچھا ہی بلوتی ہے وہ جیسا چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ ہم وہاں کے ہاتھ کے کھلونے ہیں وہ جب چاہتا ہے توڑ ڈالتا ہے۔

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیو! جو منوشیہ ترلوکی ناتھ بھگوان کی کتھا سن کر رونے لگتے ہیں تو ان کے پچھلے جنم کے پاپ اور ہردے میں بسا ہوا مایا موہ و پاپ کے وچار آنسوؤں کے راستے باہر نکل جاتے ہیں اور چت نرمل ہو جاتا ہے۔ منوشیہ سے بھوساگر سے پار اترنے کے لئے ہری کتھا سے اچھا کوئی انیہ اپائے نہیں ہے۔

ادھیائے ــــ ۵

اودھو جی کا وِدُر جی کو چھوڑ کر بدری نارائن میں جا کر پران تیاگ کرنا

اتنی کتھا سنانے کے پشچات شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اودھو جی ودُر جی سے کہنے لگے کہ متر اب مجھ کو جانے دو میں شری بدری نارائن میں جا کر اپنی مکتی کا اپائے کروں گا۔ وِدُر اودھو جی کی یہ بات سُن کر کہنے لگے کہ ہے متر میں تم کو کیسے وِدا کروں میرا تو تمہیں چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا میں تو چاہتا تھا کہ تم مجھ سے اور بیٹھ کر بھگوان کی لیلا کا بکھان کرتے جس سے میرے کان پوتر ہوتے۔ یہ کہتے کہتے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پھر روتے ہوئے بولے متر دیکھو کرشن جی نے پرتھوی کو راکششوں و ادھرمیوں سے مکت کر کے اس کا بوجھ ہلکا کیا اور جیون بھر براہمن گئو اور دھرم کی رکشا کی پرنتو ہم لوگ اتنے اگیانی تھے کہ ان کے پرتاپ کو نہیں سمجھ سکے۔ میں تو خیر بہت ادھم اور پاپی ٹھہرا تم تو ہر سمے ان کے پاس ہی رہتے تھے پرنتو ان کو نہیں پہچان سکے۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیئے کہ جس سمے تک بھگوان کی کرپا نہ ہو اس کی لیلا کو کوئی نہیں سمجھ سکتا، اور نہ اس کی کرپا کے بنا آپ جیسے بھگتوں کے درشن ملتے ہیں۔ یہ میرے پچھلے جنموں کے پنیہ کا ہی پھل ہے کہ آپ جیسے مہاپرش کے درشن

لے اور مجھے آشا ہے کہ اب میرا دھیان بھگوان کے چرنوں میں اور بھی اچھی طرح لگ جائے گا کیونکہ پاپی سے پاپی منوشیہ بھی بھگوان کے بھگتوں کی سنگت میں رہ کر ترجاتا ہے جس طرح بالمیکی نام سالٹیرا اتنک بھی ویر کو سادھو جنوں کی سنگت میں رہ کر اتنا گیانی ہو گیا کہ سنسار میں ہر سہی بالمیکی کے نام سے دکھیات ہو گیا۔ ہے اودھوجی جب آپ ہٹ نہیں چھوڑتے اور جانا ہی چاہتے ہیں تو جائیے اور میرے موکش کے لئے بھی بھگوان سے پرارتھنا کیجیے۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پریکشت! اودھوجی نے یہ سنکر ودرجی سے ودائی اور اترا کھنڈ میں پرم پوتر تیرتھ شری بدری ناتھ آشرم میں جا کر بھگوان کے دھیان میں لگ گئے اور یوگ ابھیاس سے اپنا شریر تیاگ کر سورگ لوک کو چلے گئے۔ اودھوجی کے جانے کے پشچات ترنت ودرجی بھی وہاں سے اٹھ کر تیرتھ یاترا کو نکل پڑے اور میتریہ رشی کے درشن کرنے کی اچھا سے ہری دوار میں آ کر رکے۔

ادھیائے — ٦

ودرجی کا میتریہ رشی سے ملنا اور سنسار کی اتپتی کا بھید پوچھنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! ہری دوار میں گنگا تٹ پر گھنے ورکشوں کی چھایا میں ایک استھان پر میتریہ جی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ استھان اتنا سندر تھا جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ چاروں اور [illegible] دیکھ کر یا کرتا تھا رہے تھے۔ کوئلیں اپنی میٹھی بولی سنا کر من ہر رہی تھیں۔ پیڑوں پر رنگ برنگے پھول کھل رہے تھے۔ مولسری کی منوہاری سگندھ وہاں پھیلی ہوئی تھی اور ہرن دسنگھ ایک ہی استھان پر بیٹھے ہوئے وشرام کر رہے تھے۔ پاس کے ایک سروور میں بڑے بڑے نیل کمل کھل رہے تھے جس میں راج ہنس تیرتے ہوئے کتنے بھلے لگ رہے تھے۔ پاس میں شری گنگا جی کی لہروں سے کل کل شبد آ رہا تھا۔

ہے راجن! ودرجی اس کا یہ درشیہ دیکھ کر بڑے پربھاوت ہوئے اور سامنے بھگوان کے دھیان میں مگن میتریہ رشی کو ڈنڈوت کی۔ میتریہ جی نے پوچھا کہ ہے ودرجی آپ آج بڑے اداس دکھائی پڑ رہے ہیں آپ کو کس بات کا سوچ ہے سو وستار پوروک ہم کو بتائیے۔

یہ سن کر ودرجی نے اودھوجی سے ملے۔ مہابھارت میں کوروں کے ناش ہونے۔ اور یدو ونش کا وناش ہونے کے پشچات کرشن جی کے بیکنٹھ چلے جانے کا ورنن جیسا اودھوجی کے منہ سے سنا تھا ان کو بتایا اور کہنے لگے کہ ہے رشیشور! میں کرشن جی کے پرلوک چلے جانے سے بڑا دکھی ہوں اور آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپنے شری کرشن جی سے جو گیان پراپت کیا ہے وہ مجھ کو بھی بتائیے۔ جس سے مجھ کو موکش پراپت ہو۔ یہ سن کر میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جو کچھ میں جانتا ہوں خوشی سے تم کو بتانے کو تیار ہوں تم جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ ودرجی کہنے لگے کہ آپ مجھ کو یہ بتائیے کہ بہت سے منوشیہ ایسے ہیں کہ جیون بھر سکھ پراپت کرنے کیلئے پرشرم کرتے ہیں پرنتو سکھ کی جگہ ان کو دکھ ملتا ہے جو وہ دکھ کون دیتا ہے اس کا بھید مجھے بتائیے؟ اور مجھ کو یہ بھی بتائیے کہ بھگوان جی تو بڑے ہی سمرتھ وان ہیں ان کے تنک بھر کوئی چڑھا لینے سے سرشٹی کا وناش ہو جاتا ہے تو وے کس کارن سے سنسار میں سگن روپ میں اوتار لیتے ہیں؟ وے کس لئے سنسار اتپن کرتے اور پھر کیوں نشٹ کرتے ہیں؟ اس سے ان کو کیا لابھ ہوتا ہے؟ ہے میتریہ جی میں اتنا تو وشیہ

جاتا ہوں کہ بھگوان سنسار میں پاپ کم کرنے اور جیوں کو بھو ساگر سے پار اُتارنے کے لیے ہی پرتھوی پر اوتار لیتے ہیں جب سے منوشیہ ان کے اوتاروں کی کتھا اور تانت بن کر موکش پراپت کریں پرنتو اتنا ہوتے ہوئے بھی اگر منوشیہ ان کی کتھا و لیلا نہیں سُنتے بھگوان میں پریت نہ رکھیں اور مایا موہ کے جال میں پھنسے رہیں تو یہ ان کا دربھاگیہ ہے۔ اور یہ بھی بتایئے کہ بھگوان کس طرح برہما کا روپ دھارن کر کے سرشٹی کو اتپن کرتے ہیں۔ کس طرح وشنو کا روپ دھارن کر کے جیووں کا پالن پوشن کرتے ہیں اور کس طرح رودر روپ دھارن کر کے سرشٹی کا ناش کرتے ہیں؟ وہ کون سا اُپائے ہے جس کے کرنے سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں اور منوشیہ کو مکتی ملتی ہے؟ اور ہے رشی راج منوشیہ کو اپرادھ کرتے پر دنڈ ملتا ہے جس کے کارن وہ پھر جلدی کوئی پاپ نہیں کرتا۔ پرنتو اس جیو کو پاپ کرنے کا اتنا کٹھور دنڈ ملتا ہے کہ ۸۴ لاکھ یونیوں کو بھگتنا پڑتا ہے اور تب جا کر منوشیہ کی یونی ملتی ہے منوشیہ تن پا کر بھی وہ پاپ کرتا رہتا ہے اور دنڈ پاتا ہے پرنتو پھر بھی ایسا کاریہ کیوں نہیں کرتا جس سے موکش مل جائے اور آواگون سے مکتی ملے؟ سو ہے رشی راج میری ان سب شنکاؤں کا سما دھان آپ کر دیجئے۔ آپ بھگوان کے بڑے بھگت اور گن وان ہیں۔ آپ کی کرپا سے میری مکتی ہو جائیگی

ادھیائے ــــــ ۷

میتریہ جی کا شری کرشن جی کا گن گان کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پریکشت! میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی تم تو بھگوان کے بڑے بھگت ہو اور اپنے بچپن سے ہی ان کا بھجن کرتے آرہے ہو اور تم سو تم بھی سب کچھ جانتے ہو پرنتو یہ تمہاری بڑی بدھی مانی کی بات ہے کہ مجھے اتنا بڑا اور اپنے سے ادھک گیانی سمجھ کر مجھ پر سن کر رہے ہو۔ میری کیا سمرتھ ہے کہ بھگوان کی لیلا کا ورنن کر سکوں پرنتو جب تم نے پوچھا ہے تو جتنا میں جانتا ہوں تم کو بتاؤں گا اور جو منوشیہ کلیگ میں اس کتھا کو پڑھیں گے یا سنیں گے وے بھی مایا موہ کے جال سے مکت ہو کر بھو ساگر سے پار اُتر جائیں گے۔ ہے ودُر جی آپ تو دھرم راج کے اوتار ہیں مانڈویہ رشی کے شاپ کے کارن آپ کو ودُر بن کر داسی کے پیٹ سے اُتپن ہوئے ہیں۔ آپ بھگوان کے سب گن جانتے ہیں اور بھگوان جی آپ کو کبھی نہیں بھولتے اسی لیے جب وے کرشن جی کے روپ میں پرتھوی پر آئے تو آپ کے گھر پر چلا کرتے تھے۔ میں نے اپنے پتا جی شری پاراشر منی سے جو بھگوت دھرم پراپت کیا تھا وہی تم کو اب بتاتا ہوں۔

جو منوشیہ بھگوان کا بھجن نہیں کرتا وہ دکھ اٹھاتا رہتا ہے اور بار بار جنم لیتا و مرتا رہتا ہے اور جو منوشیہ سارے کام اپنے سکھ کے لیے ہی کرتے ہیں ان کو دکھ ہی ملتا ہے اگر وے بھگوان کا نام سچے ہردئے سے لے کر کام کرتے رہیں تو اوشیہ سکھ ملے گا۔ منوشیہ بُرا کام کرتا ہے تو بُرا پھل ملتا ہے اور اچھا کام کرتا ہے تو اچھے پھل کا بھاگی ہوتا ہے۔ جس پرکار ببول کے پیڑ بونے سے پھول پراپت نہیں ہو سکتے کانٹے ہی ملتے ہیں اسی پرکار بُرے کاریوں کا پھل اچھا کبھی نہیں نکلتا۔ منوشیہ اپنے گھر، پتنی، سنتان اور دھن کے موہ میں پھنسا رہتا ہے اور سوچتا ہے کہ ان سے مجھے سکھ مل جائے گا پرنتو سوائے دُکھ کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا جس پرکار مکھی شہد میں گر

تھا اس پراپت کرنے کے لئے اس پر بیٹھتی ہے پرنتو پنکھوں میں شہد لپٹ جانے کے کارن اُڑ نہیں سکتی اور وہیں مر جاتی ہے یہی حال سنساری منوشیوں کا سمجھنا چاہیئے۔ جب تک بھگوان کی کرپا درشٹی نہ ہو منوشیہ اس سنساری مایا سے چھوٹ نہیں سکتا۔ جو منوشیہ مایا موہ سے چھوٹنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے من میں دیا رکھے بھگوان کو دُکھ اور سکھ دونوں میں کبھی نہ بھلائے بھگوان کی مایا اسی کو کہتے ہیں کہ منوشیہ سوپن روپی سنسار کو بھی سچ سمجھنے لگتا ہے۔ اس مایا سے مکت ہونے کے لئے بھگوان کا بھجن کرنا بڑا آوشک ہے جب بھگوان اکیلے بیٹھے بیٹھے اُکتا جاتے ہیں اور ان کا دل چاہتا ہے کہ دل بہلانے کے لئے کچھ کیا جائے تو وے بھگوان جی ایک جیوتی اتپن کرتے ہیں جس کو آدی پرش کہا جاتا ہے۔ اس آدی جیوتی میں سے ایک مہا تتو اتپن ہوتا ہے جس میں رجوگن ستوگن اور تموگن نامک تین گن پرگٹ ہوتے ہیں۔ ستوگن سے دیوتا اتپن ہوتے ہیں۔ رجوگن سے پانچ تتو اور تموگن سے پانچ مہابھوت بنتے ہیں۔ پانچ تتوں سے منوشیہ وا نیہ پرانیوں کا شریر بنتا ہے۔ ایک ایک انگ میں ایک ایک دیوتا رہتا ہے اور جب منوشیہ کوئی ادھرم جس انگ سے کرنا چاہتا ہے تو اس انگ کا دیوتا اس کو روکتا ہے۔

ادھیائے — ۸

دیوتاؤں دوارا بھگوان کی استوتی

میتریہ جی کہنے لگے ہے ودُر جی! نارائن جی نے پہلے پانچ تتوں سے منوشیہ شریر بنایا اور اس کے ایک ایک انگ میں ایک ایک دیوتا کو بٹھا دیا۔ پرنتو یہ پتلا نہ تو ہلتا تھا اور نہ بولتا تھا سو دیوتاؤں نے اس کو گتی مان کرنے کی بہت کوشش کی پرنتو پتلا اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں سو وے ہار مان گئے اور پار برہم پرمیشور کی استوتی کرنے لگے اور کہنے لگے ہے بھگوان! آپ کی لیلا اپرمپار ہے! آپ کا تیج سب جگہ ودیمان ہے اور جو آپ کی استوتی اور بھگتی کرتا ہے اس کے دُکھ کٹ جاتے ہیں اور سکھ پراپت ہوتا ہے۔ ہم نے بہت پریتن کیا پرنتو اس پتلے میں جان نہیں ڈال سکے سو آپ کی کرپا اور اچھا کے بنا یہ کام یا سنسار کا کوئی کام نہیں ہو سکتا یہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے اس لئے اب آپ اپنی شکتی سے اس پتلے کو جیوت تا کر دیجیئے ہے ودُر جی! بھگوان جی اس پر بڑے پرسن ہوتے ہیں جو کاریہ کرتا ہے پرنتو پھل بھگوان کی اچھا پر چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے بھگوان جی دیوتاؤں پر بڑے پرسن ہوئے اور جیسے ہی انہوں نے مسکرا کر پتلے کی اور دیکھا ویسے پانچوں تتوں سے مانس پنڈ بن گیا اور اس میں پران پیٹھ گئے جو کہ بھگوان کا انش ہے اور جسے آتما کہتے ہیں اسی کا نام آدی پرش ہے اس کے رہنے کے لئے بیکنٹھ لوک۔ بھولوک اور پاتال لوک نامی تین لوکوں اور چودہ بھونوں کا نرمان بھگوان نے کیا۔ اسی پرش کو ویراٹ روپ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ سمپورن برہمانڈ چراچر جیو جنتو آدی اُسی میں سمائے ہوتے ہیں۔ اس پرش کی نابھی سے ایک کمل کا پھول پرگٹ ہوا جس میں سے برہما جی کا جنم ہوا اور برہما جی نے سرشٹی اتپن کی اور چاروں ورن بنائے۔

ادھیائے — ۹

میتریہ رشی کا یہ بتانا کہ سرشٹی کیسے اتپن ہوئی

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی اب میں آگے کی کتھا کہتا ہوں، دھیان دے کر سنو۔ جس سمے مہا پرلے ہوئی اور چاروں اور جل کے اتر کت اور کچھ نہیں تھا اس سمے آدی پُرش بھگوان جی شیش ناگ جی کے اوپر وشرام کرتے تھے۔ ان کی نابھی سے ایک کمل کا پھول اتپن ہوا اور اس پھول میں سے برہما جی کا جنم ہوا۔ جنم لے کر برہما جی پھول پر بیٹھ گئے اور یہ سوچنے لگے کہ میں کہاں سے اتپن ہوا ہوں۔ مجھے کس نے اتپن کیا ہے اور یہ کمل کا پھول کس آدھار پر کھڑا ہے۔ ان باتوں پر وچار کرنے کے پشچات انہوں نے سوچا کہ اگر میں اس کمل کی جڑ کا پتہ نکالوں تو میرے پرشنوں کا اُتر مل جائے گا۔ یہ سوچ کر وے کمل کی ڈنڈی پکڑ کر جل میں اُتر گئے اور ایک ہزار ورش تک اُسی ڈنڈی کے سہارے نیچے اُترتے چلے گئے پرنتو جڑ کا پتہ نہ لگ سکا۔ جب انہیں جڑ کا پتہ نہ لگ سکا تو وے پھر لاچار ہو کر کمل کے پھول پر آکر بیٹھ گئے اور وچارنے لگے کہ ان باتوں کا پتہ کیسے لگاؤں۔ اسی سمے یہ آکاش وانی ہوئی کہ ہے برہما تم پار برہم پرماتما کا دھیان کرو تب تم کو ان باتوں کا گیان ہوگا۔ جب اُس آکاش وانی کے انوسار انہوں نے بھگوان کی پرارتھنا و بھجن کیا اور سیوا کی تو ان کے ہردے میں بھگوان کی جیوتی کا پرکاش اتپن ہوا اور انہوں نے دیکھا کہ چھیر ساگر میں ہزار پھنوں والے شیش ناگ کی چھاتی پر ہزاروں سوریوں سے بھی ادھک پرکاش وان۔ اتینت ہی سندر۔ سانولے روپ والے چتربھج دھاری شری بھگوان جی سوئے ہوئے ہیں اور لکشمی جی اُنکے چرن دبا رہی ہیں۔ ان بھگوان جی کی نابھی سے کمل کا پھول نکلا ہے جس میں سے برہما کا جنم ہوا ہے اور بھگوان نے سرشٹی اتپن کرنے کی آگیا ان کو دی ہے۔ اور برہما جی نے اس دویہ پُرش میں سمست سرشٹی۔ تینوں لوک چودھ بھون اور سوریہ چندرماں آدی دیکھے تو وے ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرنے لگے — ہے آدی پُرش بھگوان! آپ سے ادھک سمرتھ وان اور کوئی نہیں ہے۔ آپ آدی سے ہیں اور انت تک رہیں گے۔ آپ کی مایا نہ کوئی جان پایا ہے اور نہ کبھی جان سکے گا۔ جو منوشیہ آپ کو بھول جائیگا۔ اُسے جیون میں سکھ نہیں ملے گا اور جو آپ کو یاد رکھے گا۔ آپ کی لیلاؤں کی کتھا سنے گا۔ کیرتن کرے گا اس کے گھر میں سمست سکھوں کی ورشا ہوتی رہے گی اور گھر بھرا پُرا رہے گا۔ جو آپ کو بھول جائے گا وہ سنسار کے مایا موہ میں پھنسا رہے گا اور ہر سمے اس کو چنتا لگی رہے گی، کیونکہ جو لوگ آپ سے وِمکھ رہتے ہیں ان کو کسی بھی کاریہ میں پوری سپھلتا نہیں ملتی۔ جو منوشیہ آپکا نام جپتا رہیگا اُسے سورتھ سِدھ ہوگا۔ ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ آپ ایسا وردان دیں کہ آپ کا یہ دویہ روپ سدیو میرے ہردے میں سمایا رہے اور ہے بھگوان آپ نے مجھے آگیا دی ہے کہ سنسار میں جیووں کو اتپن کروں پرنتو یہ کام میں نہیں کر سکتا جب تک آپ کی اچھا اور کرپا نہ ہو اور مجھے یہ وردان بھی دیجئے کہ میں اپنے دوارا اتپن کئے ہوئے جیووں اور سنسار کے مایا موہ میں نہ پھنسوں اور نہ مجھے کبھی اس بات کا ابھیمان ہو کہ میں جیووں کو اتپن کرنے والا ہوں۔ میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب برہما نے اس پرکار بھگوان کی استوتی کی تو بھگوان اس پر پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے برہما تم جیسا چاہتے ہو ویسا ہی ہوگا لیکن

ایک بات لکھو کہ میرا نام کبھی مت بھولنا ہمیشہ کام کرو دھرما اور لوبھ واہنکار سے بچنا۔ اچھی کرمیندریوں اور گیانیندریوں کو اپنے وش میں رکھنا۔ اس پرکار تم سو گن کو اپنے وش میں کر سکو گے اور اس سمے تم سب پرانیوں کو میرا ہی انش سمجھ کر سب کو برابر سمجھو گے۔ اب تم میرا دھیان لگا کر سنسار کو اتپن کرو اور میرا وردان ہے کہ تم کو سمست سنسار کا گیان اور سمست ودیائیں اپنے آپ یاد رہیں گی اور اپنے آپ اتپن کئے ہوئے جیوں کے وناش کا دکھ بھی نہیں ہوگا۔ اب تم سنسار کی رچنا کرو۔

ادھیائے ــــ ۱۰

برہما جی کا دیوتاؤں۔ پانچوں تتوں چراچر جگت کو اتپن کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! یہ آکاش وانی سن کر برہما جی نے بھگوان کا اسمرن کرنا آرمبھ کر دیا اور ان کا دھیان کر کے سرشٹی کو اتپن کرنے لگے پہلے انہوں نے پانچ تتوں کی رچنا کی پھر دیوتاؤں کو اتپن کیا پھر انیک رنگ کے پشو پکشی اور پیڑ پودے اتپن کئے اس کے پشچات منوشیہ کو اتپن کیا۔ کمل کے پھول کے نیچے اور اوپر سات سات لوک بنائے پھر چار یگ ست یگ۔ تریتا۔ دواپر اور کلیگ بنائے اور پرتیک یگ کی اودھی ارتھات کتنے ورشوں تک پرتیک یگ رہیگا۔ نشچت کر دی۔ اس کے پشچات سمے ارتھات ورش۔ ماس۔ دن۔ گھڑی اور پل بنائے پھر دیوتاؤں منوشیوں اور کشٹوں آدی کی آیو نشچت کی۔ برہما جی آیو کے ایک دن میں چودہ منونتر بیت جاتے ہیں۔ برہما جی اپنے دن میں سارے دن جیووں کو اتپن کرتے رہتے ہیں اور سندھیا کے سمے پرلے ہو جاتی ہے جس میں سرشٹی کا وناش ہو جاتا ہے۔ اگلے دن پھر برہما جی منوشیہ کے کرموں کے انوسار جیسے کرم جو منوشیہ کرتا ہے ویسی یونی میں جنم دیتے ہیں۔ جب برہما جی کی آیو پچاس ورش بیت جاتی ہے تو اردھ پرلے ہوتی ہے اور جب ان کی آیو سو ورش کی ہو جاتی ہے تو وے بھی بھگوان کے روپ میں سما جاتے ہیں اور مہا پرلے ہو جاتی ہے جس میں سارے جگت میں پانی ہی پانی ہو جاتا ہے اور کیول آدی پرش بھگوان ہی بچ جاتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ برہمانڈ ایک ہی ہے جس میں پرتھوی۔ سوریہ اور چندر آدی ہیں واستو میں ہزاروں برہمانڈ ہیں اور ان سب کی رچنا اسی پربرہم پرماتما نے کی ہے۔ انکا بھید کوئی بھی نہیں پا سکتا کیونکہ منوشیہ یا دیوتا کیا کوئی بھی بھگوان کی لیلا کا بھید نہیں پا سکتے۔

ادھیائے ــــ ۱۱

سنک۔ سنندن۔ سنت کمار و سناتن آدی کی اتپتی

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! بھگوان کی لیلا اپرمپار ہے۔ اس کی لیلا کا [illegible] پار [illegible] سنسار کا کوئی بھی نہیں کر سکتا

بھگوان اپنی لیلا اور مایا ایسے دکھا کر منوشیہ کے ہردیئے کو موہ لیتا ہے جس پرکار بازی گر اپنا کرتب دکھلاتے ہیں اور منوشیہ دیکھتا رہ جاتا ہے اسکی
سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اُسی پرکار وہ مہان بازی گر اپنے جادو سے سنسار کو موہ رہا ہے۔ کسی کو اس کا بھید نہیں معلوم پڑتا
تنگ سی دیر میں یا دیگر کی طرح وہ کچھ سے کچھ کر دیتا ہے۔ ہے وِدُر جی! جب برہما جی دیوتاؤں اور منوشیہ تھا دستیوں (پتروں) آدی
کو اتپن کر چکے تب بھی ان کو سنتوش نہیں ہوا تو انہوں نے سرشٹی کو بڑھانے کے لئے سنت سنندن کمار۔ سناتن اور سنندن کو بھگوان کا نام
لے کر اپنے شریر سے اتپن کیا اور ان سے کہا کہ ہے پُترو! میں نے تمہیں سرشٹی بڑھانے کے لئے اتپن کیا ہے سو تم پرجا اتپن کرو اور جو وردان
چاہو مجھ سے مانگ لو۔ ہے وِدُر جی! یہ چاروں بھائی بڑے گیانی تھے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہم پرجا اتپن کرنے میں لگ جائیں گے
تو ان کے موہ میں پڑ جائیں گے اور ہری کا بھجن نہیں ہو سکے گا اور جو بھگوان کا بھجن نہ کر سکے اس کا جنم لینا ہی ویرتھ ہے اور نہ اس کو موکش
مل سکتا ہے سو یہ بات وچار کر وہ کہنے لگے کہ ہے پتا جی آپ نے جو وچن دیا ہے کہ جو وردان مانگو وہ دوں گا تو آپ ہمیں یہ وردان
دیجئے کہ ہماری اوستھا سدیو پانچ ورش کی ہی رہے۔ پانچ ورش کی اوستھا کا وردان انہوں نے اس لئے مانگا تھا کہ اس اوستھا میں
اندریاں اپنا پربھاؤ نہیں ڈالتیں۔ پھر نہ یووا اوستھا ہوگی اور نہ بڑھاپا اس لئے نہ دھن اور استری آدی کا موہ ہوگا اور نہ بڑھاپے کے
کارن دکھ اٹھانے پڑیں گے اور بالیا وستھا کے کارن کام۔ کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ نہیں ستائیں گے۔ برہما جی ان کے ہردے کی بات
سمجھ کر بولے ہے پترو! میں تمہیں وچن دے چکا ہوں اس لئے وردان دیتا ہوں کہ تمہاری اوستھا سدیو پانچ ورش کی بنی رہے گی اور تم
سپنے ندریہ رہو گے پر تم نے میری آگیا نہیں مانی ہے یہ برا کیا۔ یہ کہہ کر برہما جی کو بڑا کرودھ آیا جس سے ان کی بھوؤں میں سے ایک
سلونے شیام رنگ کی ایک پرش چھایا اتپن ہوئی اور رونے لگی۔ برہما جی کہنے لگے کہ تو کون ہے اور کیوں روتا ہے۔ وہ چھایا روپی پرش
کہنے لگا کہ میں بھگوان کی اچھا سے شریر سے اتپن ہوا ہوں تم مجھے کوئی کام کرنے کو بتاؤ اور میرا نام کرن بھی کر دو۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے
پتر تو اتپن ہوتے سمے رویا ہے اس لئے میں تیرا نام رودر رکھتا ہوں۔ تو سب دیوتاؤں میں بڑا رہے گا اور تیرے شنکر۔ مہادیو آدی نام لیکر
سنسار کے جیو تجھے پکاریں گے۔ تجھے میں جیوؤں کی اتپتی کا کام سونپتا ہوں اور تو ہی وناش بھی کرے گا۔

سو ہے وِدُر جی! کرودھ سے اتپن ہوئے رودر نے بھوت۔ پریت اور راکشش آدی اتپن کرنے آرمبھ کر دیئے جن کے روم روم میں
کرودھ۔ اہنکار اور کام بسا ہوا تھا۔ جب برہما جی نے ان جیوؤں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہے پتر تو نے یہ کیسے گھاتک اور پاپی جیو اتپن
کر دیئے۔ یہ تو سنسار کا ستیاناش کر دیں گے اور منوشیوں کو جینے نہیں دیں گے پشوؤں کو مار کر کھا جائیں گے سرشٹی آگے بڑھے گی ہی نہیں
اس لئے تو یہ کام روک دے۔ تو نے جنم ہی کرودھ سے لیا ہے اس لئے تیرے شریر میں تموگن بھرا ہوا ہے اور جب تک تیرے ہردے
میں ستوگن واس نہیں کرے گا تب تک تو جتنے پرانی اتپن کرے گا سب پاپی اور دراچاری ہوں گے۔ اس لئے تو پہلے کچھ سمے تک
تپ اور کی آتھ پار برہم پرمیشور کا دھیان کر اور ان کی پرارتھنا کر جس سے تیرا ہردے نرمل ہو کر ستوگن آ جائے اور جب تیرے سوبھاؤ میں
ستوگن بھر جائے اس سمے ہی پرانیوں کو اتپن کرنا شروع کرنا۔ اپنے پتا کی یہ آگیا مان کر رودر جی نے سرشٹی اتپن کرنا روک دی، اور
بھگوان کا سمرن کرنے چلے گئے۔

ادھیائے ـــــ ۱۲

ناردا اور وششٹ آدی رشیوں اور راجہ سوئم بھو آدی کی اُتپتی

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب رُودر تپسیا کرنے چلے گئے تو برہما جی نے اپنے اور پُتر اُتپن کئے۔ سب سے پہلے انہوں نے نارد جی کو اُتپن کیا۔ پھر وششٹ جی اُتپن ہوئے اور اس کے پشچات انگرا آدی نے جنم لیا۔ اس کے پشچات انہوں نے سرسوتی نام کی ایک کنیا کو اپنی اِچھا سے اُتپن کیا۔ برہما کی یہ پُتری اتینت ہی سندری تھی اور اس کا روپ دیکھ کر سوئم برہما جی اس پر موہت ہو گئے۔ یہ دیکھ کر نارد آدی پُتروں نے سمجھایا کہ ہے پتا جی! آپ تو بڑے گیانی ہیں اور سرشٹی کے اُتپن کرنے والے ہیں۔ آپ کو تو اپنی کنیا کے ساتھ ایسا پاپ سوپن میں بھی نہیں کرنا چاہیئے اگر آپ ہی ایسا کریں گے تو سنساری پرانی تو اور بھی ادھرم کرنے لگیں گے۔ پُتروں سے یہ گیان کی باتیں سن کر برہما جی کو بودھ ہوا اور انہیں اتنی لجا آئی کہ اپنے پُتروں کو منہ بھی دکھانا اُچت نہیں سمجھا اس لئے ترنت ہی اپنا وہ شریر چھوڑ کر دوسرا شریر دھارن کر لیا۔ برہما کے پہلے شریر کی لوتھ سے ایک ہلکا اندھیارا اُٹھا جسے کہرا کہتے ہیں اور جو سویرے سویرے دکھائی دیتا ہے اسکے پشچات برہما جی نے جن کے چار شریر تھے اپنے پرتیک مُکھ سے ایک ایک وید کو اُتپن کیا۔ چار آشرم بنائے اور سنگیت۔ کلا آدی ودیا کو جنم دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سرشٹی بڑھاتے بڑھاتے میری شکتی بہت گھٹ گئی ہے اب اپنی سہاینتا کے لئے کسی کو اُتپن کرنا چاہیئے تو انہوں نے اپنے شریر کے داہنے انگ سے سوئم بھو منو نام کا پُرش اور شت روپا نامک استری کو بائیں انگ سے اُتپن کیا اور دونوں کا وِواہ کر کے کہا کہ تم دونوں آپس میں میل ملاپ سے رہو اور بھوگ وِلاس کر کے سنتان اُتپن کرو۔ یہ سن کر سوئم بھو منو کہنے لگے کہ ہے پتا جی ہم دونوں پُرش اور استری مل کر سنتانیں تو بہت سی اُتپن کر دیں گے پر وے سنتانیں کس جگہ رہیں گی، ان کے رہنے کے لئے جگہ بھی تو چاہیئے۔ سرشٹی میں تو چاروں اور پانی ہی پانی ہے۔ میری سنتانیں پانی میں کیسے رہیں گی۔ ابھی تک آپ نے تھوڑے سے پرانی اُتپن کئے ہیں، اس لئے وے کمل کے پھول کی پنکھڑیوں پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ پرنتو ہماری ...... سنتانیں تو کروڑوں کی سنکھیا میں ہوں گی۔ وے کہاں رہیں گی۔ یہ سنکر برہما جی کہنے لگے کہ تم جاؤ اور میں ان کے رہنے کیلئے استھان بنانے کی پرارتھنا بھگوان سے کرتا ہوں۔

ادھیائے ـــــ ۱۳

بھگوان کا پرانیوں کے رہنے کے لئے پرتھوی کو پاتال سے لانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! اس کے پشچات برہما جی کو بڑی چنتا ہوئی کہ جیووں کے رہنے کے لئے ترنت ہی استھان کا پربندھ کرنا چاہیئے سو دسے پار برہم پرمیشور کا دھیان کر کے کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ بڑے دیالو ہیں اور سب جیووں کے پالن ہار

ہیں اور بھگتوں کی اچھائیں پورن کرتے ہیں ہیں ... آپ کی آگیا انوسار جیووں کو جنم دے رہا ہوں، اب تک میں نے جتنے جیو اتپن کئے ہیں وے سب کمل کے پھول پر بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ رہنے کے لئے اور کوئی استھان ہی نہیں ہے سب جگہ پانی ہی پانی ہے۔ ان لوگوں کو رہنے کے لئے پرتھوی کی بڑی آوشیکتا ہے سو آپ جیسی آگیا دیں ویسا کیا جائے۔ برہما جی اس پرکار آنکھیں بند کئے ہوئے بھگوان جی کی پرارتھنا کر رہے تھے کہ ان کو اپنے ہردے میں بھگوان کی دویہ جیوتی والی سورتی دکھائی دی، اور بھگوان نے کہا کہ ہے برہما تم چنتا نہ کرو، پرانیوں کے رہنے کے لئے میں پرتھوی کو ہرنیاکش دیتیہ سے جو کہ اُسے اٹھا کر پاتال کو لے گیا ہے چھین کر لاؤں گا۔ یہ کہہ کر وہ دویہ جیوتی انتردھیان ہو گئی۔ دویہ جیوتی کے انتردھیان ہوتے ہی برہما جی کو ایک چھینک آئی، اور ناک سے بہت چھوٹا سا شوکر گرا جو چھن بھر میں ہی بڑھ کر ہاتھی کی برابر ہو گیا اور گرجنے لگا۔ یہ دیکھ کر برہما جی گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کیا مصیبت سامنے آگئی جب انہوں نے نارائن جی کا اسمرن کیا تو معلوم ہوا کہ سوئم بھگوان جی نے پرتھوی کو پاتال سے لانے کیلئے یہ روپ دھارن کیا ہے۔ یہ بات دیکھ کر برہما جی کہنے لگے کہ ہے پربھو آپ کی لیلا اپرمپار ہے آپ اپنے بھگتوں کو دیا ہوا وچن بھولتے نہیں، اس لئے واراہ کا اوتار دھارن کر کے پرتھوی کو لائیں گے۔ برہما جی کی بات سُن کر واراہ جی مسکرائے اور اتھاہ پانی میں کود پڑے اور پاتال میں پہونچ گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہرنیاکش راکشش وہاں سے کہیں گیا ہوا ہے اور پرتھوی رکھی ہوئی ہے سو وے پرتھوی کو اپنے لمبے دانتوں پر اُٹھا کر اُوپر کو چل دیئے۔ جب واراہ جی پرتھوی کو لے کر آ رہے تھے تو راستے میں ہرنیاکش مل گیا، اور اُس نے ان سے پرتھوی چھیننا چاہی جس پر گھور یدھ ہوا۔ ہرنیاکش اتنا بلوان تھا کہ دیوتا بھی اُس کا نام سُن کر کانپ اُٹھتے تھے۔ پرنتو اُس مورکھ کو کیا پتہ تھا کہ سوئم بھگوان پرتھوی کو لے جا رہے ہیں اور واراہ جی نے اپنے دانتوں سے اس کا پیٹ پھاڑ کر پرتھوی کو نکال کر جل کے اُوپر لے آئے۔ جب برہما جی نے پرتھوی کو آتا دیکھا تو ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ نے بڑی کرپا کی ہے جو پرتھوی کو پاتال سے لے آئے ہیں اب میری سنتانیں اور سمست پرانی اس پر آنند پوروک رہ سکیں گے اور اپنی ونش وردھی کر سکیں گے اب آپ ایسی کرپا کر دیجیے کہ پرتھوی کو ایک استھان پر پانی کے اوپر کو دیجیے اور ایسا پربندھ کر دیجیے کہ یہ استھر ہو جائے ہلتی ڈُلتی نہ رہے۔ برہما جی یہ پرارتھنا سن کر واراہ جی نے پرتھوی کو پانی پر رکھا پر تو وہ اِدھر اُدھر ہلنے لگی اور گھلنے لگی تب بھگوان نے اپنی شکتی سے اُسے گھلنے سے بھی روک دیا اور اپنی جگہ استھر کر دیا اور اس دن سے آج تک پرتھوی اپنے استھان سے اِدھر اُدھر نہیں ہٹتی۔

ادھیائے ــــ ۱۴

دیتی وکشیپ رشی کی کتھا۔

میترے جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! آپ کے ہردے میں اب یہ شنکا ہو رہی ہوگی کہ ہرنیاکش راکشش کو مارنے کے لئے بھگوان نے اوتار کیوں لیا؟ وے تو سرو شکتی وان ہیں، ان کے اشارے سے کام ہو سکتا تھا۔ دیوتا اس کو مار سکتے تھے۔ سو میں اس کا کارن تمہیں بتاتا ہوں۔ ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ دونوں راکشش پچھلے جنم میں جے اور وجے نام کے بیکنٹھ کے دوار پال تھے۔ بھگوان نے وردان

دے رکھا تھا کہ تم کو میرے سوا اور کوئی ہلاک نہ کر سکے گا۔ انہوں نے رکشش کا جنم کیوں لیا میں تمہیں اس کی کتھا بھی سناتا ہوں۔
برہما جی کے پتر کشیپ جی کے دو پتنیاں تھیں جن کے نام دتی اور ادتی تھے۔ رکشش لوگ دتی کے گربھ سے اتپن ہوئے ہیں اور دیوتا لوگ ادتی کی سنتان ہیں۔ دیوتاؤں نے اپنے رکشش بھائیوں سے اندر کا سنگھاسن چھین لیا اور اس پر راج کرنے لگے۔ راکششوں کی ماتا دتی کو اپنے سوتیلے بیٹوں کو راج کرتے دیکھ کر بڑا دکھ ہوا اس لئے وہ اپنی پتی کی بہت سیوا اور پوجا کرنے لگی کہ جس سے کشیپ جی پرسن ہو کر ایسا پتر دے سکیں تو دیوتاؤں سے گدی چھین کر اس پر سوئم راج کر سکے۔ اپنی پتنی کی سیوا سے کشیپ جی بہت پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے دتی تو نے میری بڑی سیوا کی ہے میں تجھ سے بڑا پرسن ہوں تو جو چاہے مانگ لے۔ دتی کہنے لگی کہ ہے سوامی میرے لئے تو سب کچھ آپ ہی ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ سدیو مجھ سے پرسن رہیں پر تو میری ایک اچھا بہت دنوں سے ہے، میں چاہتی ہوں کہ میرے پیٹ سے ایسی سنتان اتپن ہو جو دیوتاؤں سے راج گدی چھین لیں۔ کشیپ جی جانتے تھے کہ ادتی کے پتر دیوتا بہت ہی دھارمک وچاروں والے گیانی اور نیائے کے ساتھ راج چلاتے ہیں اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان سے راج گدی چھین جائے پر تو وچن دے چکے تھے۔ اس لئے بولے کہ ہے بھاریا جو تو چاہتی ہے وہ تیرا منورتھ پورا ہو گا پتی کا یہ وردان پا کر دتی کو بڑی پرسنتا ہوئی۔ اس کے کچھ دنوں پشچات ایک دن جب دتی ماسک دھرم سے شدھ ہوئی اور اسے کام دیو نے ستایا تو وہ سندھیا کے سمے کشیپ دیو جی کے پاس گئی اور کہنے لگی ہے سوامی! مجھے اس سمے کام دیو ستا رہا ہے۔ آپ میری اچھا پورن کر دیجئے۔ میں چاہتی ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے میرے پتر اتپن ہو جائیں اور دیوتاؤں کو گدی سے اتار کر راج کریں۔ مجھے ان کا راج کرنا تھوڑی گھڑی بھی نہیں سہاتا۔ پتنی کے یہ وچن سن کر کشیپ جی کہنے لگے کہ ہے دتی یہ سندھیا کا سمے بھوگ وِلاس کا نہیں ہوتا .... شاستروں کی آگیا ہے کہ سندھیا کے سمے دو گھڑی رات رہے تک اور سوریہ نکلنے سے چار گھڑی پہلے تک بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے اور اس سمے اور کوئی کاریہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ان دونوں سمے میں مہادیو جی جگت کا حال چال دیکھنے کے لئے گھومتے رہتے ہیں اور جو منشیہ سوتا ہوا یا انیہ سانسارک کاریہ کرتا ہوا ملتا ہے اس پر کرودھ کرتے ہیں۔ جس سے اس کا کاریہ سپھل نہیں ہوتا اور وہ دکھی رہتا ہے پر تو جس منشیہ کو وہ بھگوان کا بھجن کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اس پر بڑے پرسن ہوتے ہیں جس کے کارن اس کے سب منورتھ سدھ ہوتے ہیں اور شنکر جی کے آشیرواد سے وہ سدیو سکھی رہتا ہے۔ اس لئے ہے دتی تو چار گھڑی ٹھہر جا پھر میں تیری اچھا پورن کر دوں گا، تب تک میں بھگوان کا گن گان کر لوں جس سے میرا اور تیرا دونوں کا کلیان ہو۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! منشیہ کام میں اندھا ہو جاتا ہے اور ہونہار کو کوئی نہیں ٹال سکتا سو دتی اس سمے کام میں ایسی اندھی ہو رہی تھی کہ پتی کی باتوں کا پربھاؤ اس پر کچھ نہیں پڑا اور اس نے ہٹ کر کے کشیپ جی کو سنگم کے لئے بادھیہ کر دیا۔ سنگم سے نورت ہونے کے پشچات کشیپ جی کہنے لگے کہ ہے دتی یہ تو نے اچھا نہیں کیا جو مجھ سے یہ ادھرم کروایا۔ اس کا پھل مجھے بھی بھوگنا پڑے گا اور تجھے بھی۔ اب تیرے دو پتر ایسے جنم لیں گے جو بہت ہی بلوان ہوں گے اور سنسار کا کوئی دیو لوگ کا بھی کوئی پرانی یا دیوتا ان کو یدھ میں نہیں جیت سکے گا۔ وے برہمن گؤ اور رشیوں منیوں کو دکھ پہونچائیں گے اور ان کو مارنے کے لئے سوئم بھگوان جی کو اوتار دھارن کرنا پڑے گا۔

پتی کے یہ وچن سُن کر دیتی کو بڑا اشوک ہوا اور کہنے لگی کہ ہے سوامی! میں تو یہ چاہتی تھی کہ میرے پُتر دیوتاؤں سے امراوتی کا راجیہ چھین کر اندراسن پر بیٹھیں۔ میں یہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ وہ نے ایسے دشٹ ہوں کہ ادھرم کریں اور سادھو جنوں کو دُکھ پہنچا دیں۔ مجھے ایسے بیٹوں کی آدشیکتا نہیں ہے۔ یہ سن کر کشیپ جی کہنے لگے کہ ہے دیتی میں اسی لئے تجھ سے سندھیا کے سمے بھوگ کرنے کو منع کر رہا تھا پرنتو تو نہیں مانی۔ سندھیا کے سمے بھوگ کرنے سے سنتان ادھرمی اور پاپی اتپن ہوتی ہے۔ جو ہونا تھا سو ہو چکا، اب نہ میں کچھ کر سکتا ہوں اور نہ تو کچھ کر سکتی ہے۔ پرنتو مجھے یہ دیکھ کر پرسنتا ہے کہ تو ادھرمی پُتر نہیں چاہتی، اور بھگوان سے ڈرتی بھی ہے۔ اس لئے میں تجھے یہ وردان دیتا ہوں کہ تیرے ان بیٹوں میں سے ایک بیٹے کی سنتان ارتھات تیرا پوتا بڑا ہی بھگوان کا بھگت اور گیانی ہوگا۔ اس کا نام جب تک سنسار ہے تب تک امر رہے گا اور لوگ اس کا نام لے کر موکش پراپت کریں گے، اور بھگوان ... اوتار لے کر اس کو درشن دیں گے۔

سو ہے وِدُرجی! مریچی کے پُتر کشیپ جی کے وردان سے دیتی کے بیٹے ہرنیہ کشیپ کے یہاں پرہلاد نامک پُتر اتپن ہوا جو مہا گیانی اور پرم بھگت تھا، جس کی کتھا میں تمہیں آگے چل کر بتاؤں گا۔

ادھیائے ـــــ ١٥

سنکادِک رشیوں کا بیکنٹھ کے دوارپال جے وجے کو شاپ دینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! جس سمے کشیپ جی کے ساتھ بھوگ کرنے سے دیتی کے گربھ میں دو پُتر بننے لگے تو ان کے تیج سے دیوتاؤں کو ڈر لگنے لگا اور ان کو آبھاس ہونے لگا کہ ہمارا کوئی بیری اتپن ہونے والا ہے جو ہم سے راج چھین لے گا۔ دیوتاؤں کا بل بھی دن پرتی دن گھٹنے لگا۔ اس بات سے ان کو بڑی چنتا ہوئی ـــــ اور برہما جی کے پاس جا کر کہنے لگے .... کہ ہے برہما جی! آپ سرشٹی کو اتپن کرتے ہیں اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا حال جانتے ہیں۔ ہم کو ایسا پرتیت ہو رہا ہے کہ ہمارا کوئی شتر و اتپن ہونے والا ہے، جس کے کارن ہمارا بل بھی دن پرتی دن گھٹتا جا رہا ہے، اور ہمیں بڑی چنتا رہتی ہے۔ سو آپ کرپا کر کے بتا دیجیئے کہ یہ کیا بات ہے۔ ان کی بات سن کر برہما جی مسکرائے اور کہنے لگے ہے دیوتاؤ بھگوان جہاں نواس کرتے ہیں اس بیکنٹھ کے دوارپال جے اور وجے شراپ کے کارن دوسرا جنم لینے کے لئے کشیپ رشی کی پتنی دیتی کے گربھ میں آ گئے ہیں، جس کے کارن تم لوگوں کا یہ حال ہو رہا ہے۔ یہ سنکر دیوتاؤں کے راجہ اندر کہنے لگے کہ ہے مہاراج نارائن جی کے دوارپالوں کو بیکنٹھ چھوڑ کر یہاں جنم لینے کی کیا آدشیکتا پڑ گئی اور کس لئے وے راکشش یونی میں آ رہے ہیں اس کا کارن آپ ہمیں بتایئے۔ یہ سن کر برہما جی کہنے لگے کہ ہے اندر! ایک دن لکشمی جی نارائن جی کی بھجاؤں پر چندن کا لیپ کر رہی تھیں اور نارائن سونے کی رتن جڑی ہوئی شیا پر لیٹے ہوئے تھے۔ چندن لگاتے سمے لکشمی جی کے ہردے میں وچار آیا کہ بھگوان جی کی باہیں بڑی سُندر چکنی اور کومل ہیں لیکن آج تک میں نے یہ نہیں دیکھا کہ ان میں کتنا بل ہے۔ بھگوان جی کو جب یہ اپنے من میں معلوم ہوا تو من میں سوچنے لگے کہ سرشٹی میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو میری بھجاؤں کا بل سہہ سکے۔

اگر تھوڑی بہت دیر سہہ سکتے ہیں تو کیول میرے دوارپال جے اور وجے اس لئے لکشمی جی کو اپنی بھجاؤں کی شکتی دکھانے کے لئے یہ وچار ہے گا کہ ان دونوں کو راکشش یونی میں جنم دیا جائے اور پھر ان سے یدھ کیا جائے۔ اگر اور کسی یونی میں جنم دیا جائے گا تو یہ میرے ساتھ نہیں لڑیں گے۔ یہ وچار کر بھگوان جی نے ایسی مایا کی کہ جے اور وجے کی مت پلٹ گئی۔ جس کے کارن انکو دیتیہ یونی میں جنم لینا پڑا۔ بھگوان بڑے ہی بدھی مان اور دور درشی ہیں، وے کسی بھی بات کو اپنے اُوپر نہیں لیتے جس سے کوئی ان کو دوش دے سکے جب کسی کو دکھ یا سکھ دینا ہوتا ہے تو اُس کی مت پلٹ دیتے ہیں یا اور کوئی ایسا کارن اُتپن ہو جاتا ہے کہ جو وہ چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے جے اور وجے کو دیتیہ یونی میں بھیجنے کے لئے کوئی بہانہ ہونا چاہیئے تھا وہ اس طرح ہوا کہ ایک دن سنکادک چاروں بھائی جن کی اوستھا سدیو پانچ ورش کی رہتی تھی اور ان کو تینوں لوکوں میں کہیں پر جانے کی روک نہیں تھی اور نہ بیکنٹھ میں جانے کی مناہی تھی، ایک دن بھگوان کے درشنوں کے لئے بیکنٹھ میں گئے۔ جب وے اُس ڈیوڑھی پہ پہونچے جہاں جے اور وجے پہرا دے رہے تھے تو انہوں نے ان کو باہر ہی روک دیا اور کہا کہ پہلے ہم نارائن جی سے پوچھ لیں پھر اندر جانے دیں گے۔ یہ بات سنتے ہی سنکادک کو بڑا کرودھ آیا اور کہنے لگے کہ ہے مورکھو! تمہیں معلوم ہو کہ ہم کو تینوں لوکوں میں کہیں بھی جانے پر روک نہیں ہے اور ہم بھگوان جی کے پاس بھی بنا روک ٹوک کے چلے جاتے ہیں وے براہمنوں کا بہت ہی سمان کرتے ہیں اور ہم کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ تم ابھیمان کے وشی بھوت ہو کر ہمیں روک رہے ہو بیکنٹھ میں کام کرودھ وا اہنکار نہیں رہتے پرنتو تم نے جو اہنکار کیا ہے اور ہمارا اپمان کیا ہے اس لئے ہم تمہیں یہ شاپ دیتے ہیں کہ تم ایسی جگہ جا کر جنم لو گے جہاں اہنکار۔ کام اور کرودھ آدی ہر سمے رہتے ہیں۔ تم وہاں جا کر راکشش یونی میں جنم لو۔ شاپ سن کر جے اور وجے تھر تھر کانپنے لگے اور سنکادک کے پیروں میں گر کر کہنے لگے ۔۔۔ ہے مہاتماؤں ہم سے بڑی بھول ہوئی جو آپ کو اندر جانے سے روکا آپ ہماری بھول کو چھما کر دیجئے۔ سنت کمار کہنے لگے کہ ہمارا شاپ کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا اور نہ واپس لوٹا سکتے ہیں، پرنتو تم اپنے اپرادھ کو سویکار کر کے چھما مانگتے ہو اس لئے ہم تمہیں وردان دیتے ہیں کہ تم تین بار دیتیہ یونی میں جنم لو گے اور تینوں بار بھگوان ترلوکی ناتھ اوتار لے کر تم کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے تب تمہیں بیکنٹھ میں پھر اپنی جگہ واپس ملے گی۔ جب سنت کمار دوارپالوں سے اس طرح کہہ رہے تھے تو نارائن جی نے بھی یہ بات سنی، اور ننگے پاؤں بھاگے ہوئے آئے اور سنت کمار جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولے ہے رشی راج! ان دوارپالوں نے بڑا بھاری اپرادھ کیا ہے جو آپکو میرے پاس آنے سے روک دیا۔ میرے یہاں آپ سے کوئی پردا نہیں کرتا اور آپ ہر سمے اندر آ سکتے ہیں۔ بھگوان جی کا ایسا نرم سوبھاؤ اور آچرن دیکھ کر سنت کمار کہنے لگے کہ دیکھو منوشیہ تنک سا دھن پا جانے پر اترانے لگتا ہے اور اچھی پدوی مل جانے پر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کچھ ہوں میں ہوں پرنتو بھگوان جی کو دیکھو۔ سمست جگت کے پالن ہار ہیں اور انہوں نے ہمیں اور سب جیووں کو اتپن کیا ہے، پرنتو ان کی مہانتا تو دیکھو کہ کس طرح ہم سے چھما مانگ رہے ہیں۔ مہان ویکتی سدیو نیت سوبھاؤ کے ہوتے ہیں۔ یہ سوچ کر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے نارائن جی! ہم نے کرودھ میں آ کر آپ کے دوارپالوں کو شاپ دے دیا ہے آپ میری اس بھول کو چھما کر دیجئے اور ایسا گیان دیجئے کہ آپ کو کبھی نہ بھولوں اور کبھی مجھے اہنکار نہ آوے اور نہ کرودھ آئے جس سے کسی کو کشٹ پہونچے،

ادھیائے — ١٦

سنت کمار کا نارائن جی کی استوتی کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! سنکادک سے یہ باتیں سننے کے بعد نارائن جی کہنے لگے کہ ہے رِشیو! آپ نے میرے دوار پالوں کو اپرادھ کا ڈنڈ دے کر بڑا اچھا کیا کیونکہ اس سے دیوتاؤں اور منوشیوں کو بھی شکشا ملے گی اور کوئی بھی براہمنوں وسادھو جنوں کا اپمان کرنے کی ہمت نہیں کرے گا۔ یہ شاپ آپ نے نہیں دیا ہے بلکہ میری اچھا ہی ایسا کرنے کی تھی، اس لئے آپ چنتا نہ کریں۔ میرے دوار پالوں نے آپ کا جو اپمان کیا ہے اُس کا اُتر داتیو بھی میرے اوپر ہے میں ہی اس کے لئے دوشی ہوں اس لئے آپ میرا اپرادھ چھما کریں۔ اور ہے رشیو میں براہمنوں کو وا اپنے بھگتوں کو بہت پیار کرتا ہوں۔ مجھے بکنٹھ میں رہنے میں اُتنا آنند نہیں ملتا جتنا بھگت کے ساتھ جنگل میں بیٹھنے میں ملتا ہے اور مجھے کا پ ورکش کے میٹھے پھل کھانے میں وہ آنند نہیں ملتا جو بھگت کی بھینٹ کی ہوئی روکھی سوکھی روٹی کھانے میں ملتا ہے۔ میں براہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر سب کو برابر پیار کرتا ہوں۔ براہمن اور چھتری میرے ہاتھ ہیں اور ویش اور شودر میرے پیر ہیں۔ جو لوگ اونچ نیچ اور چھوا چھوت کرتے ہیں وے میرے شترو ہیں اور میں ان کو ڈنڈ دیتا ہوں کیونکہ سب پرانی میرے ہی انش سے اتپن ہوئے ہیں ان میں نہ کوئی نیچا ہے نہ اونچا۔

نارائن جی کے یہ اپدیش سن کر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! آپ کی لیلا کی تھاہ کوئی نہیں پا سکا ہے اور نہ پا سکے گا۔ اِس سرشٹی کو جنم دینے والے آپ ہی ہیں۔ آپ آدی سے ہیں اور اننت تک رہیں گے۔ سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے آپ کی اچھا سے ہوتا ہے بنا آپ کی اچھا کے پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ سنسارک منوشیہ آپ کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے انیک پرکار کے دکھ پاتے ہیں اور وہ منوشیہ بڑا ہی سوبھاگیہ شالی ہے جس کو آپ کے چرنوں کی پریت لگی ہو۔ جو آپ کا بھجن کرتا ہے وہ سنسار کے مایا موہ سے چھوٹ جاتا ہے اور موکش پراپت کرتا ہے۔ جو لوگ آپ کے بھگتوں کے پاس بیٹھ کر آپ کی کتھا سنتے ہیں وے بھی بھوساگر سے پار اُتر جاتے ہیں، پھر آواگون سے بھی چھوٹ جاتے ہیں۔

جو لوگ بنا کسی کامنا کے آپ کا سمرن کرتے ہیں، ان کو بکنٹھ ملتا ہے۔ آپ کے اس بکنٹھ میں دُکھ کا تو نام ہی نہیں ہے اور نہ یہاں کام کرودھ اور لوبھ موہ رہتے ہیں۔ یہاں چاروں اور کلپ ورکش لگے ہیں جن کے پھل اتینت ہی میٹھے اور سوادشٹ ہیں۔ یہاں پکشی گن مست ہو کر گانے سناتے رہتے ہیں اور یہاں آ کر آتما کو کسی بھی وستو کی اِچھا نہیں رہتی۔ اس پرکار استوتی کرتے ہوئے سنکادک شری نارائن جی کے دھیان میں مگن ہو گئے اور ان کے دویہ سروپ کا دھیان کرنے لگے۔ اس کے پشچات کہنے لگے کہ ہے بھگوان ہم آپ سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہم کو ایسی سدبدھی دیجئے کہ ہم آپ کو کبھی نہیں بھول سکیں۔ نارائن جی نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا۔ تب چاروں بھائی ان کا گن گاتے ہوئے لوٹ گئے۔

ادھیائے ۔۔۔ ۱۷

ہرنیاکش و ہرنیہ کشیپ کا دیتی کے پیٹ سے جنم لینا اور دیوتاؤں کو اپنے آدھین کرنا۔

میترِیہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُرجی! جب سنکادک وہاں سے چلے گئے تو نارائن جی اپنے دوار پالوں سے کہنے لگے کہ جو شاپ انہوں نے دیا ہے وہ تمہیں بھوگنا پڑے گا ہی تم یہ سمجھ لو کہ جو ہونی ہوتی ہے وہ ٹالے سے نہیں ٹلتی، انہوں نے جو تم سے کہا ہے کہ تم کو تین بار دیتیہ یونی سے میں جنم لینا ہوگا تب تمہارا ادھار ہوگا۔ اپنے دیتیہ شریر میں تم مجھ کو سوامی کے روپ میں نہیں، بلکہ شترو کے روپ میں یاد کرنا تو میں اوتار لیکر تمہیں ماروں گا، اور تیسرے جنم کے انت میں تم کو بیکنٹھ میں واپس بلا لونگا۔ اس کے پشچات بھگوان جی نے ان کو مرتیو لوک میں گرا دیا۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے راجہ اندر! وے دونوں بھائی ہی اب دیتی کے گربھ میں آئے ہیں۔ اتپن ہو کر تم کو کچھ دنوں تک دُکھ دیں گے، پھر بھگوان جی سگن اوتار لے کر ان کو مار ڈالیں گے اور وے دونوں بھائی اتنے پراکرمی ہوں گے کہ سنسار کا کوئی بھی منوشیہ اور سارے دیوتا مل کر بھی ان کو یدھ میں نہیں ہرا سکیں گے۔ برہما جی سے یہ سُنکر اندر تھا انیہ دیوتا واپس چلے آئے۔ بھگوان کی کرنی ایسی ہوئی کہ دیتی کے گربھ میں سو ورش تک رہنے کے پشچات دونوں بھائی اتپن ہوئے۔ جس سمے وے اتپن ہوئے پرتھوی بھئے سے کانپ کر ہل اٹھی۔ سارے سنسار میں تھوڑی دیر کے لئے دن میں ہی اندھیرا ہو گیا، بڑے زور کی آندھی آئی اور سمست پشو وِلاپ کر کے رونے لگے اور ایسا معلوم ہوا کہ کلیگ آگیا۔ ماں باپ نے ان دونوں کا نام ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ رکھا۔ جب وے دونوں بھائی بڑے ہو گئے تو انہوں نے راجیہ کرنے کی اچھا کی۔ ہرنیاکش بڑا بھائی اپنے ہاتھ میں بہت بھاری اور بڑی گدا لے کر نکل پڑا۔ وہ بڑا ہی پراکرمی اور بلوان تھا اور کوئی بھی اس کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔ وہ تھوڑی سی سینا بنا کر پہلے ورن لوک میں ورن دیوتا کے پاس پہونچا جو کہ ساتوں سمندروں اور ندی نالوں آدی کے سوامی ہیں اور جا کر ان کے پہرے داروں سے کہا کہ تم جا کر اپنے سوامی کو سندیسہ سناؤ کہ اگر وے کچھ بہت رکھتے ہیں تو ہم سے لڑائی کریں۔ یہ سماچار سُن کر ورن دیوتا کو بڑا کرودھ آیا اور وے اپنے استر شستر اٹھانے لگے کہ اتنے میں ہی انہیں دھیان آیا کہ برہما جی نے کہا تھا کہ تمہارا ایک شترو ایسا آئے گا جس کو سنسار میں کوئی بھی یدھ میں نہیں جیت سکتا، سو یہ وچن یاد کرتے ہی انہوں نے ہتھیار رکھ دیئے اور محلوں میں سے نکل کر ہرنیاکش کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے پراکرمی ہرنیاکش میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اس لئے تم سے لڑنے کی سمرتھ میرے اندر نہیں ہے اور نہ کوئی دیوتا تم سے یدھ میں جیت سکتا ہے۔ بھگوان ہی تم کو مارنے کی سامرتھ رکھتے ہیں سو وے سگن اوتار لے کر تم کو ماریں گے۔ اس کے پشچات ورن دیوتا نے بہت سا دھن اور رتن آدی اس کو دیئے اور کہا کہ میں اب تمہاری آدھینتا سویکار کرتا ہوں۔ یہ راج پاٹ آدی سب تمہارا ہے۔ تم چاہے یہاں اپنے آپ راج کرو یا کسی اور کو دے دو۔ یہ سُن کر ہرنیاکش بہت پرسن ہوا اور ورن دیوتا سے کہا کہ یہ راجیہ ہم تم کو ہی دیتے ہیں۔ اس کے پشچات وہ کبیر نگری میں گیا۔ کبیر دیوتا بھی ودھی کا ودھان سمجھ گئے اور اس کو بہت سا دھن اور رتن آدی بھینٹ کر کے اس کی آدھینتا سویکار کی۔ ان کو جیت کر وہ یم لوک میں پہونچا، یم لوک کے راجہ دھرم راج نے بھی اس کو بھینٹ دے کر آدھینتا سویکار کر لی۔ اس کے پشچات وہ اندر پوری میں پہونچا اور

راجہ اندر کو بھی یُدھ کے لئے للکارا۔ اندر نے بھی برہما جی کی بھوشیہ وانی یاد کر کے اس کو رتن آدی بھینٹ کئے اور اندر سِنگھاسن خالی کر کے کہا کہ یہ راجیہ تمہارا ہے جو آ گیا ہو میں کروں۔ اس پرکار ہرنیاکش جیتتا چلا گیا، پرنتو اُسے کہیں بھی یُدھ نہیں کرنا پڑا سو وہ ہرِدے میں وچارنے لگا کہ میرے باہو یُدھ کے لئے پھڑک رہے ہیں پرنتو کوئی بھی یُدھ کرنے کو تیار نہیں ہوتا، اب ایسے وکتی کو ڈھونڈھنا چاہیئے جو میرا سامنا کر سکے یُدھ کر سکے۔ وہ اسی پرکار بَل کے مد میں جھومتا چلا جا رہا تھا کہ مارگ میں اُسے رشی راج نارد جی مل گئے سو وہ ان کو پرنام کر کے کہنے لگا کہ اے نارد جی میرے باہو یُدھ کرنے کے لئے پھڑپھڑا رہے ہیں پرنتو کوئی یُدھ کرنے والا نہیں ملتا۔ تم مجھے کوئی ایسا وکتی بتاؤ جو میرے ساتھ یُدھ کر سکے نہیں تو میں تم کو مار ڈالوں گا۔ اس دیتیہ کی یہ بات سن کر نارائن جی مسکرا کر کہنے لگے کہ ہے ہرنیاکش تینوں لوکوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو تمہارے ساتھ یُدھ کر سکے۔ کیول بھگوان جی تمہارے ساتھ لڑ سکتے ہیں۔ اس سمے بھگوان جی واراہ کا روپ دھارن کر کے پاتال میں سے پرتھوی کو لینے گئے ہیں اگر تم کو یُدھ کرنا ہے تو جا کر ان کے ساتھ یُدھ کرو وے تمہارے ساتھ ڈٹ کر یُدھ کریں گے۔ یہ بات بتا کر نارد جی وینا بجاتے ہوئے اور ہری کا نام لیتے ہوئے چلے گئے۔

ادھیائے ــــــ ۱۸

ہرنیاکش اور واراہ بھگوان کا یدھ اور ہرنیاکش کا مارا جانا

میترییہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! نارد جی کی بات سُن کر ہرنیاکش بہت ہی پرسن ہوا اور اپنی گدا گھماتا ہوا واراہ جی سے یُدھ کرنے کے لئے پاتال کی اور چل دیا۔ تھوڑی دُور جانے پر ہی اُسنے دیکھا کہ واراہ بھگوان اپنے دانتوں پر پرتھوی کو اٹھائے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ اُن کو دیکھتے ہی ہرنیاکش کرودھ میں آگ ببولا ہو کر کہنے لگا، ہے واراہ چور تو کہاں جا رہا ہے۔ رُک جا میں تیرے ساتھ یُدھ کروں گا۔ تجھے میرا ڈر نہیں ہے جو میرے گھر میں رکھی ہوئی پرتھوی کو چُرا کر لے جا رہا ہے۔ اب تو میرے ہاتھ سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتا۔ میں تجھے ڈھونڈ رہا تھا کہ تو اپنے آپ ہی مجھے مل گیا، میں جانتا ہوں کہ تو بھگوان ہے اور تو نے کئی بار اوتار لیکر میرے کٹمب کے راکششوں کو مارا ہے آج میں تجھے مار کر ان سب کا بدلہ نکالوں گا۔ ہرنیاکش کے درووچن سُن کر واراہ جی کچھ دیر تک تو اس لئے چُپ رہے کہ پہلے منوشیہ کو چاہیئے کہ ایک دم کرودھ میں نہ آوے۔ پرنتو جب ہرنیاکش درووچن کہتا ہی گیا، تب انہوں نے پرتھوی کو جل میں رکھ کر اس سے کہا کہ ہے راکشش میں تیرا سنگھار کر ڈالونگا۔ تیرا انت سمے نکٹ آ گیا ہے اس لئے تو مجھ سے یُدھ کرنا چاہتا ہے۔ اگر تیری یُدھ کرنے کی ہی اِچھا ہے تو سامنے آ جا اور اپنی گدا کا پرہار میرے اُوپر کر پھر میں اپنا وار تیرے اُوپر کروں گا۔ پھر تجھے معلوم ہوگا کہ میری اور تیری شکتی میں کتنا انتر ہے۔ میں اُس سمے اوتار لیتا ہوں، جب پرتھوی پر پاپ بہول اور راکششوں کی سنکھیا بہت بڑھ جاتی ہے، اور میں راکششوں کو مار کر پرتھوی کا اُدھار کرتا ہوں، اور اب تیری ہتیا میرے ہاتھ سے ہوگی۔ یہ بات سنتے ہی ہرنیاکش نے بڑی طاقت کے ساتھ اپنی گدا واراہ بھگوان کے شریر پر ماری، پرنتو انہوں نے اس کو روک لیا اور اپنی گدا چلائی۔ اس پرکار دونوں اور سے گدا یُدھ ہونے لگا۔ جب لڑتے لڑتے سندھیا ہونے کو ہوئی تو برہما جی نے آ کر پرارتھنا کی کہ ہے واراہ بھگوان

آپ کی اس دیر کرنے سے دیوتا لوگ ڈر کے مارے مرے جا رہے ہیں۔ کیونکہ انھیں یہ ڈر ہو گیا ہے کہ کہیں آپ بھی اس کے ہاتھوں نہ مارے جاویں۔ سو ہے کرپاندھان آپ کھیل کیوں کھلا رہے ہیں اس کو مار دیجئے۔ یہ سن کر واراہ جی نے گدا کا ایک پرہار ایسا کیا کہ ہرنیاکش گر پڑا۔ پھر اس نے اپنی مایا سے ایسا اندھیرا اتپن کیا کہ سرشٹی میں کہیں کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تھا، پرنتو واراہ جی نے سدرشن چکر چلا کر اندھیر انشٹ کر دیا اور اس کو مار ڈالا۔ اس کے مرتے ہی دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسانے لگے۔

ادھیائے ــــ ۱۹

دیوتاؤں کا واراہ بھگوان کے پاس آنا، اور ان کی استوتی کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! ہرنیاکش کے مارے جانے کا سماچار پاکر سمست دیوتاؤں کو بڑی پرسنتا ہوئی اور وے برہما جی کے ساتھ وہاں پر آکر ان کی استوتی کرنے لگے اور کہنے لگے ـــ ہے ترلوکی ناتھ بھگوان! آپ بڑے ہی دیالو ہیں۔ آپ نے دیوتاؤں، رشیوں اور براہمنوں کی رکشا کرنے کے لئے واراہ اوتار لے کر اس دشٹ راکشش کو مار ڈالا اور پرتھوی کو پاتال سے نکال کر لائے ہیں سو اب جتنے بھی جیو اتپن ہوں گے وے پرتھوی پر آنند کے ساتھ رہ سکیں گے، کیونکہ اب تک جتنے جیو اتپن ہوئے تھے ان کے رہنے کے لئے استھان ہی نہیں تھا! اب وے آنند سے رہ کر آپ کی پوجا اور ارچنا کیا کریں گے۔

اس کے پشچات پرتھوی نے استری روپ دھارن کر کے واراہ بھگوان کی استوتی کرنا آرمبھ کی اور کہنے لگی! ہے پاربرہم پرمیشور آپ نے بڑی کرپا کی ہے جو مجھے پاتال سے نکال کر یہاں لائے ہیں اور آپ نے اپنے دانتوں پر مجھے دھارن کیا ہے جس سے میرے جسم جتنا نتر سپھل ہو گئے اور میں آپ کی بڑی ہی کرتارتھ ہوں، اور آپنے مجھے لاکر پانی پر استھر کر دیا ہے سو اب سنساری جیو میرے اوپر اپنے چرن رکھیں گے اور سکھی رہیں گے۔ ہے ترلوکی ناتھ میں چاہتی ہوں کہ میرے اوپر رہنے والے جیو سدیو پرسن رہیں، پرنتو مجھے کلیگ کا بڑا ڈر لگ رہا ہے۔ کلیگ کے منوشیہ بڑے پاپی ہوں گے۔ وے کوکرم کریں گے، آپ کا نام بھول کر بھی نہ لیں گے۔ مایا موہ میں پھنسے رہیں گے۔ جو ماتا پتا پالن کریں گے بڑھاپے میں وے ان کی تنک بھی چنتا نہیں کریں گے، بلکہ ان کو کشٹ دیں گے۔ جوا کھیلیں گے۔ مدرا پان کریں گے اور مانس کھا کر بھوگ ولاس کریں گے اور ویشیا گمن کرتے رہیں گے۔ استریاں پتی ورتا دھرم کو ڈھکوسلا کہنے لگیں گی، اور منوشیہ آپس میں کتوں کی طرح لڑیں گے، جب میرے اوپر یہ سب پاپ کاریہ ہوں گے تو مجھے بڑا ہی دکھ ہوگا۔ پرتھوی کے یہ وچن سن کر واراہ جی کہنے لگے کہ ہے پرتھوی! تو ان باتوں کی چنتا مت کر جب جب تیرے اوپر ادھرمیوں کی سنکھیا بڑھنے لگے گی میں سگن اوتار لے کر ادھرمیوں کو مار کر تیرا دکھ دور کروں گا۔

ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے……

ادھیائے — ۲۰

جگت کی اتپتی کا ورنن

سوت جی کہنے لگے کہ ہے رشیشورو! واراہ اوتار کی کتھا سن کر ودُر جی بہت پرسن ہوئے اور میتریہ جی سے پوچھنے لگے کہ ہے رشی راج مجھے یہ بتائیے کہ برہما جی نے پرانیوں کو کس پرکار اتپن کیا۔ میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! جب واراہ بھگوان نے پرتھوی کو جل پر استھر کر دیا تب بھگوان کی مایا سے جو میں تتو اتپن ہوئے پھر یکش نام کا ایک پرش اتپن ہوا۔ جب یکش کو بھوک لگی اور کھانے کو کچھ نہیں ملا تو وہ برہما جی کو کھانے کو دوڑا۔ اس پر برہما جی کو بڑا کرودھ آیا اور اس کو منع کرنے لگے۔ ان کے کرودھ سے ایک رکش نام کا تموگنی پرش اتپن ہوا۔ جب برہما نے دیکھا کہ یہ دونوں ہی سنتانیں ادھرمی اور بُری ہیں تو انہوں نے جیوں کو اتپن کرنا روک دیا اور سوچنے لگے کہ میرے اس شریر سے جو سنتانیں اتپن ہوں گی وے ایسی ہی ادھرمی ہوں گی، اس لئے اس شریر کو چھوڑ کر نیا شریر دھارن کرنا چاہیئے۔ یہ سوچ کر انہوں نے تن تیاگ دیا اور دوسرا شریر دھارن کیا۔ اس شریر کے داہنے انگ سے سوئمبھو منو نام کا پرش اور بائیں بھاگ سے شت روپا نامک استری اتپن ہوئی اور انہوں نے ان دونوں کا وواہ کر دیا۔ وواہ ہو جانے پر سوئمبھو منو کہنے لگے کہ ہے پتا جی اب میرے لئے کیا آگیا دیتے ہیں؟ برہما جی سوچنے لگے کہ ہم نے جو نیا تن دھارن کیا ہے تو ترنت ہی سنتان اتپن کر دی اور ہری بھجن تنک بھی نہیں کیا۔ اس لئے اس کی جو سنتانیں ہوں گی وے بھی پاپی ہوں گی سو ایسا وچار کر وے کہنے لگے کہ ہے پتر! تم دونوں پہلے کچھ ورشوں تک پار برہم پرمیشور کا بھجن اور استوتی کرو اور اس کے پشچات سنتانیں اتپن کرنا اور سرشٹی کو بڑھانا یدی تم پہلے بھگوان کا بھجن نہیں کرو گے تو تمہاری سنتانیں بھی پاپی اور ہری ودھمی ہوں گی۔ یہ سُن کر سوئمبھو منو اور ان کی پتنی دونوں تپ کرنے کو چلے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد برہما جی بھگوان جی سے پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! میں نے ستسار رچنے میں بھول کی ہے میری بھول چھما کریں اور مجھے ایسی شکتی دیں کہ اچھی اور سداچاری سرشٹی اتپن کر سکوں برہما جی کی پرارتھنا پر بھگوان جی پرسن ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے برہما تم نے نیا تن دھارن کیا ہے وہ شدھ ہے تم بنا بھئے کے سنتانیں اتپن کرو۔ اب تمہاری ساری سنتانیں میری بڑی بھگت اور دھرماتما ہوں گی۔ بھگوان سے یہ آشیرواد پاکر برہما نے دس پتر اتپن کئے جن کے نام تھے:- مریچی۔ کشیپ۔ انگرا۔ اتری۔ پُلستیہ۔ بھرگو۔ وشششٹ۔ کرتو۔ دکش اور نارد۔ پتروں نے جنم لینے کے پشچات پوچھا کہ ہمیں جو کام کرنا ہے سو بتائیے۔ برہما جی کہنے لگے کہ میں نے تم کو اس لئے اتپن کیا ہے ... کہ تم بھگوان کا نام لے کر ستساری پرانیوں کو اتپن کرو اور سرشٹی میں جیووں کی سنکھیا بڑھاؤ۔ اپنے پتا کے وچن سن کر نارد۔ انگرا اور کرتو تین پتروں نے تو کوئی اُتر نہیں دیا۔ پر تو بھرگو اور وشششٹ آدی پتر بہت پرسن ہوئے۔ اس کے پشچات دسوں پتر بھگوان کا نام لیتے بن میں چلے گئے۔

ادھیائے ــــ ۲۱

سوئم بھومنو اور اس کی استری و کردم رشی کو بھگوان کا درشن دینا

میترے جی کہنے لگے کہ ہے ودُرجی! اپنے پتا برہماجی کی آگیا مان کر سوئم بھومنو اور شت روپا نے ون میں جا کر دس ہزار ورش تک تپ کیا، تب بھگوان جی نے بہت پرسن ہو کر ان کو اپنے درشن دیئے اور کہنے لگے کہ ہے بھگتو میں تم دونوں سے بڑا پرسن ہوں، تم جو وردان چاہو مانگ سکتے ہو۔ یہ دونوں سُن کر کہنے لگے کہ ہے بھگوان آپ کی بڑی کرپا ہے جو آپنے ہمیں درشن دیئے ہیں، ہمارا جنم سپھل ہو گیا اور ہے بھگوان ہم نے بڑی بھول کی جو کیول راج کرنے اور سنتان پراپت کرنے کی اچھا سے دس ہزار تک تپ کیا ہمیں چاہیئے تھا نشکام بھاؤ سے آپ کا اسمرن کرتے۔ یہ سُن کر بھگوان جی بولے ہے پُترو! تم نے جس اچھا سے تپ کیا ہے وہ وردان بھی مانگ لو اور اگر تمہیں کس اور وستو کی کامنا ہو وہ بھی میں تمہیں دے سکتا ہوں۔

جب سوئم بھومنو نے دیکھا کہ بھگوان میرے اوپر بڑے پرسن ہیں تو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ ہمارے گھر بالکل آپ جیسا سندر اور کانتی وان پُتر اتپن ہو۔ بھگوان جی بولے کہ ہے سوئم بھومنو میرے جیسا تو دوسرا کوئی ہے ہی نہیں جسے میں تمہارے یہاں اُتپن کر دوں، اس لیئے میں سوئم تمہارے یہاں اوتار لوں گا۔ یہ وردان دے کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے۔ اس کے پشچات وے دونوں برہماجی کے پاس گئے اور ان کو آدر پوروک پرنام کیا۔ برہما نے سوئم بھومنو کو سارے سنسار کا راجہ بنا دیا۔ ان کے دو پُتر اُتان پاد تھا پریہ ورت اور تین لڑکیاں دیوہوتی۔ آکوتی اور پرسوتی نامک اتپن ہوئیں۔ اُتان پاد کے گھر بھگت راج دھرو نے جنم لیا۔ سوئم بھومنو نے آکوتی کا وواہ روچی نامک رشی سے کر دیا برہماجی کے پتر کردم رشی نے دس ہزار ورش تک بھگوان کا چنتن کیا۔ بھگوان نے پرسن ہو کر اُسے درشن دے کر کہا کہ جو چاہو وردان مانگ لو۔ کردم رشی نے کہا کہ ہے ترلوکی ناتھ! میں نے سنسار اتپن کرنے کی اچھا سے تپ کیا ہے سو یہی وردان دیجیئے۔ یہ سُن کر بھگوان نے کہا کہ تمہاری اچھا پورن ہو گی۔ آج سے تیسرے دن سوئم بھومنو اپنی کنیا دیوہوتی کا وواہ تم سے کر دے گا اور میں تیرے گھر جنم لوں گا۔ یہ وردان دیکر دندھی بھگوان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور سوچنے لگے کہ دیکھو منوشیہ کتنا مورکھ ہوتا ہے۔ اس بیچارے نے کیول وواہ کرنے کے لیئے دس ہزار ورش تک تپ کیا۔ اس شوک میں بھگوان کی آنکھوں سے ایک آنسو کی بوند پرتھوی پر گر پڑی جس استھان پر وہ بوند گری، اُسے بندو سر تیرتھ کہتے ہیں۔ بھگوان جی کہنے لگے کہ جو اس تیرتھ میں اشنان کرے گا اس کے منورتھ سِدھ ہوں گے۔ اور سوگ سے گا۔ یہ وردان دے کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے۔

تیسرے دن سوئم بھومنو اپنی کنیا دیوہوتی کو لائے اور کہنے لگے کہ ہے رشیشور آپ اس کنیا کو پتنی کے روپ میں گرہن کر لیجیئے کیونکہ نارد جی نے آپ کی پرشنسا اس سے کی ہے تب سے یہ آپ کے ساتھ وواہ کرنا چاہتی ہے سو میں اسے آپ کے پاس لایا ہوں۔ یہ سن کر کردم رشی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں اس کنیا کو گرہن کرتا ہوں۔ پرنتو

سنتان اتپن ہونے پر میں اس کو تیاگ کر بھگوان کا بھجن کرنے چلا جاؤں گا۔ سوئم بھومنو نے کردم رشی کا کہنا مان لیا، اور ان کی پتری نے بھی اس کو سویکار کیا۔

ادھیائے ــــ ۲۲

کردم رشی کے ساتھ دیوہوتی کا وِواہ کرنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! اس کے پشچات سوئم بھومنو نے کردم رشی کے ساتھ اپنی لڑکی کا وِواہ کر دیا اور کہنے لگے کہ ہے رشی راج میرے پاس بھگوان کی کرپا سے کسی وستو کی کمی نہیں ہے۔ اگر آپ کو دروبیہ۔ آبھوشن۔ رتن اتھوا۔ سینا آدی کسی وستو کی آوشیکتا ہو تو مجھ سے مانگ سکتے ہیں۔ میں جتنی مانگیں گے آپ کو دوں گا۔ کردم رشی نے کہا کہ مجھے آپ کی دھن دولت کچھ نہیں چاہیئے کیونکہ جس منوشیہ نے اپنی لڑکی دے دی، اس نے سب کچھ دے دیا۔ یہ سنکر راجہ سوئم بھومنو اپنی استری کے ساتھ واپس لوٹ گئے اور اپنی کنیا کو رشی راج کی سیوا میں چھوڑ دیا۔ دیوہوتی اتنی سندر تھی کہ کام دیو کی استری رتی بھی اس کے روپ سے ایرشیا کرتی تھی، اور وہ اتنے اچھے سوبھاؤ کی تھی کہ رشی راج کا سمست کاریہ اپنے آپ کر دیتی تھی، ان کو کوئی بات بتانے کی آوشیکتا نہیں پڑتی تھی۔ راجہ سوئم بھومنو اپنی راج دھانی برہشمتی پوری میں پہونچ کر سوچنے لگے کہ بھگوان کی کرپا سے میرے پاس دھن بھی اتھاہ ہے اور راجیہ بھی بہت بڑا ہے اور بھی کسی چیز کی کمی نہیں ہے اور میں سانسارک سکھ بھی بہت بھوگ چکا ہوں، اس لئے اپنا پرلوک سدھارنے کا کچھ اپائے کرنا چاہیئے۔ یہ بات سوچ کر راجہ سوئم بھومنو نے گھر گرہستی اور راج پاٹ میں سوہ کم کر دیا اور پرتیک ورش بہت بھاری یگیہ کرتے تھے جس میں ہزاروں براہمنوں کو بھوجن کراتے اور بہت سا سونا اور گئوئیں دان میں دیتے تھے۔ وے پرتی دن پرات کال اور سندھیا کے سمے براہمنوں سے شری نارائن کی کتھا و لیلا سنتے تھے۔ اس پرکار انہوں نے ایک منونتر تک راجیہ کیا۔ راجہ سوئم بھومنو نے جن کو سنسار منو کے نام سے جانتا ہے اپنے راجیہ کے بڑے بڑے وِدوانوں۔ پنڈتوں رشیوں اور نیائے کے جاننے والوں کو اپنے دربار میں رکھا تھا اور انہوں نے ہی منوشیوں کے چاروں ورنوں کے دھرم اور سناتن دھرم کے نیموں کو نردھارت کیا اور ایک گرنتھ بنایا، جس کو منوسمرتی کہتے ہیں۔

ادھیائے ــــ ۲۳

کردم رشی اور دیوہوتی کی رتی لیلا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! دیوہوتی وِواہ کے پشچات بڑی لگن کے ساتھ اپنے پتی کی سیوا کرتی رہی

کردم رشی ہمیشہ بھگوان کا بھجن کرتے رہتے تھے ان کو گرہستی کا سکھ بھوگنے کی اِچھا ہی نہیں تھی۔ دیوہوتی کو بہت دنوں سے کام ستا رہا تھا سو وہ اپنی اِچھا پورن نہ ہو سکنے کے کارن دن پر دن دربل ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا یوون مرجھا گیا تھا سو ایک دن وہ ہاتھ جوڑ کر پتی کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ کردم رشی نے اس کو دیکھ کر اپنی آتما کی شکتی سے جان لیا کہ میری پتنی کو اب بھوگ ولاس کی اِچھا ستا رہی ہے۔ انہوں نے من میں سوچا کہ یہ ایک راجہ کی کنیا ہے اور اسے میرے یہاں آکر کوئی سکھ نہیں ملا ہے، میں نے کبھی اس کے ساتھ دو گھڑی بیٹھ کر باتیں بھی نہیں کی ہیں، اسی کارن یہ دربل ہوگئی ہے اور اگر میں اب اس کی اِچھا پورن نہیں کرونگا تو مجھ کو پاپ ہوگا۔ ایسا وچار کر کے کردم جی کہنے لگے — ہے دیوہوتی! تم نے میری بڑی سیوا کی ہے جس سے میں تم سے بہت پرسن ہوں، تم نے میری سیوا میں اپنے شریر کو بھی دربل کر لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کوئی وردان مانگ لو۔ میں تمہاری ساری اِچھائیں پوری کر سکتا ہوں، جو چیز تم کو چاہیئے میں اپنے یوگ بل سے چھن بھر میں منگوا سکتا ہوں۔ اپنے پتی کی یہ باتیں سن کر دیوہوتی کہنے لگی کہ ہے رشی راج! مجھے کسی چیز اور وستو کی چاہنا نہیں ہے کیونکہ جب استری کو آپ جیسا پتی مل جائے اسے پھر کس وستو کی کمی رہے گی۔ پر میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ کرپا کر کے ایک بار میرے ساتھ گرہستی کا سنیوگ کر لیں، یہ اِچھا میری بہت دنوں سے ہے۔ کردم جی کہنے لگے کہ ہے پیاری! تم سنتوش رکھو تمہاری اِچھا پورن ہوگی۔ یہ سن کر دیوہوتی وہاں سے اٹھ گئی۔ تھوڑی دیر پشچات جب وہ ندی میں پانی بھرنے گئی اور پانی میں اپنی پرچھائیں دیکھی تو اسے بڑا ہی دکھ ہوا۔ اس کی پہلی جیسی سندرتا نہیں رہی تھی۔ شریر دربل ہو گیا تھا۔ جن کیشوں میں اپنے پتا کے یہاں رتن اور موتی لگے رہتے تھے اب ان میں گھاس کے تنکے اور مٹی لگی ہوئی تھی، یہ سب کچھ دیکھ کر وہ سوچنے لگی کہ میرا روپ اور یوون دونوں نشٹ ہوگئے اب سنساری سکھ بھوگنا ہی بیکار ہے۔ جس سمے وہ ایسا وچار کر رہی تھی، کردم رشی نے اپنے یوگ بل سے اس کے ہردے کی بات جان لی اور اپنے استھان سے اٹھ کر ندی کے تٹ پر آ کر دیوہوتی سے کہنے لگے کہ آج تم اس ندی میں اشنان کر کے شرنگار کر لو۔ سو پتی کی آگیا مان کر جیسے ہی وہ ندی میں اشنان کرنے لگی کردم رشی نے اپنی شکتی سے اسے بارہ ورش کی کنیا کے سمان اور بہت سندر بنا دیا، اور اسی سمے ندی میں سے ایک ہزار داسیاں اتپن ہو کر دیوہوتی کا شرنگار کرنے لگیں، اور اسے اچھے سے اچھے وستر اور آبھوشن پہنا دیئے۔ جس سمے دیوہوتی نے درپن میں اپنا شریر دیکھا تو خوشی کے مارے جھومنے لگی، پرنتو ترنت ہی وہ یہ سوچ کر بڑی دکھی ہوئی کہ میرے پتی تو وردھاوستھا کے ہیں اور میں اتنی سندر ہوں، اور کم آیو کی ہو کر ان کے ساتھ کیسے سنسارک سکھ بھوگ سکونگی۔ کردم رشی پیڑ کی آڑ میں کھڑے ہوئے یہ سب باتیں دیکھ رہے تھے۔ جب ان کی پتنی کے ہردے میں یہ دکھ ہوا تو انہوں نے بھی اپنی کایا پلٹ کر لی، اور دیوہوتی کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ جب دیوہوتی نے اپنے پتی کو بھی یووا اوستھا کا دیکھا تو بڑی پرسن ہوئی، اور ان کے چرنوں کو چھو کر بولی کہ ہے مہاراج! آپ بہت ہی سامرتھ وان ہیں، میرا سوبھاگیہ ہے کہ آپ جیسا پتی مجھ کو پراپت ہوا۔ کردم رشی نے ترنت اس کو ہاتھ پکڑ کر اٹھا لیا، اور بولے ہے پریئے! اب ہم تم چل کر دونوں سنسارک سکھ بھوگتے ہیں، ایسا کہہ کر انہوں نے اپنی یوگ شکتی سے ایک بہت بڑا ومان پرگٹ کیا

جوان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس دوان میں مخمل کے بچھونے اور گدے تکیئے بچھے تھے۔ اس پہ سونے چاندی اور موتیوں سے جڑی ہوئی جھالریں لٹک رہی تھیں۔ چندن اور مولسری کی سگندھیوں سے یہ مہک رہا تھا اور اس میں سب پرکار کی سدھائیں تھیں۔ کردم جی دیو ہوتی کا ہاتھ پکڑ کر اس میں بیٹھ گئے۔ اس دوان میں انھوں نے سو ورش تک سنسار کا سکھ اٹھایا۔ اس بیچ میں وے جہاں چاہتے تھے دوان کو لے جاتے تھے۔ انہوں نے ساتوں دھام اور تیتھوں لوکوں کی یاترا اس دوان میں کی، اور گرہست دھرم کا سکھ بھوگتے رہے۔ اس سمے میں ان کے نو کنیائیں اتپن ہوئیں۔ ایک دن کردم جی کہنے لگے کہ ہے پیاری! اب ہم گرہست دھرم کا سکھ بہت بھوگ چکے یدی تم کہو تو میں پھر بھگوان کا بھجن کرنے چلا جاؤں کیونکہ منشیہ کو چاہیئے کہ سنساری سکھ بھوگنے کے سمے بھی بھگوان کو نہ بھولے اور جب بھوگ چکے تو پھر اپنے سارے سمے بھگوان کی پوجا کرے۔

دیو ہوتی کہنے لگی کہ ہے سوامی! آپ یہ ٹھیک کہتے ہیں کہ اب ہمارا بھگوان کا بھجن کرنے کا سمے آگیا ہے، پر مجھے ایک بات کی چنتا ہے وہ یہ کہ آپ کے چلے جانے کے پشچات ان کنیاؤں کے لیئے ور کہاں ڈھونڈونگی، اور کیسے ان کا وواہ کرونگی۔ پتنی کی یہ بات کردم جی کو بہت ٹھیک معلوم ہوئی اور اسی سمے ان کو یاد ہوا کہ ایک بار بھگوان جی نے وردان دیا تھا کہ وے میرے گھر میں اوتار لیں گے، ابھی تک انہوں نے اوتار نہیں لیا اگر میں گرہست آشرم کو چھوڑ دوں گا تو وے تو نہیں لے سکیں گے ایسا کہہ کر کردم جی کہنے لگے کہ ہے پیاری! تم اپنے ہردے سے کسی بات کا سوچ مت کرو۔ تمہارے گربھ سے بھگوان جی اوتار لیں گے ایسا کہہ کر اور بھگوان کا اسمرن کر کے انہوں نے دیو ہوتی کے ساتھ سماگم کیا سو اسی سمے اس کے گربھ رہ گیا۔ اس گربھ میں بھگوان نے کپل منی کے روپ میں واس کیا۔

کچھ دنوں کے بعد کردم رشی نے اپنی پتنی کے مکھ منڈل پر بہت تیج اور پرکاش دیکھا تو سمجھ گئے کہ بھگوان کا وچن پورا ہو رہا ہے اور کہنے لگے کہ ہے راج پتری! تیرے گربھ میں بھگوان جی آگئے ہیں اب میں تپ کرنے جاتا ہوں تو میرا موہ چھوڑ دے۔ دیو ہوتی کہنے لگی کہ ہے سوامی! مجھے یہ کیسے وشواس ہو کہ آپ کا کہنا ٹھیک ہے۔ دیو ہوتی اپنے پتی سے یہ پرشن پوچھ ہی رہی تھی کہ اسی سمے بیکنٹھ سے برہما جی تتھا انیہ دیوتا وہاں آگئے اور کہنے لگے کہ ہے دیوی تیرے گربھ سے بھگوان جی اوتار لیں گے تم اس میں سندیہ مت کرو۔ ان کے جنم لینے سے تمہارا دشمن اور کیرتی سنسار میں پھیلے گی۔ جب جب سنسار میں دھرم گھٹنے لگتا ہے اور پاپیوں کی ورددھی ہونے لگتی ہے تب تب بھگوان انیک روپ دھارن کر کے سنسار میں اوتار لیتے ہیں۔ یہ کہہ کر دیوتا لوگ اپنے اپنے استھانوں کو چلے گئے۔

ادھیائے ۔۔۔ ۲۴

دیو ہوتی کے گربھ سے بھگوان کا کپل دیو منی کے روپ میں اوتار لینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! دیوتاؤں کے چلے جانے کے دس مہینے پشچات دیو ہوتی کے پتر اتپن ہوا۔ کردم رشی نے اس بچے میں سارے لکشن اور گن بھگوان کے دیکھے تو ہاتھ جوڑ کر استوتی کرنے لگے۔ دیوتا لوگ اپنے اپنے دوانوں پر بیٹھ کر آکاش میں آئے اور پھولوں کی ورشا کرنے لگے شنکھ اور گھڑیال چاروں دشاؤں میں بجنے لگے۔ چاروں اور بہت پرکاش پھیل گیا۔ بیکنٹھ وشنو پرہا جی

سنک۔ سنندن۔ سنت کمار اور سناتن رشی آدی کے ساتھ آئے اور بھگوان کی استوتی کر کے کہنے لگے کہ ہے نارائن! آپ نے اپنے وچن کا پالن کیا ہے اور پرتھوی پر جنم لیا ہے۔ آپ کا نام کپل دیو منی ہوگا اور جب تک سرشٹی پر منوشیہ جیوت رہیں گے آپ کا نام ان کے مکھ پر رہے گا۔ اس کے پشچات برہما جی کردم رشی سے کہنے لگے کہ ہے رشیشور! اب آپ کو چاہیئے کہ اپنی کنیاؤں کا وواہ بھی کر دیں کیونکہ ان کے یوگیہ ور بھی یہاں پر اپستھت ہیں۔ برہما جی کی آگیا مان کر کردم رشی نے اپنی نو کنیاؤں کا وواہ اس پرکار کر دیا۔ کلا نام کی کنیا کا وواہ مریچ منی سے۔ انوسویا کا وواہ اتری رشی سے۔ شردھا کا وواہ انگرا رشی سے۔ ہوربھو کنیا کا وواہ پلستیہ منی سے۔ گتی نامک کنیا کا وواہ پلہ رشی سے۔ کریا نامک کنیا کا وواہ کرتو منی سے۔ کھیاتی نامک کنیا کا وواہ بھرگو سے۔ اروندھتی کا وواہ وششٹھ سے اور شانتی نامک کنیا کا اتھروڑ رشی سے وواہ کر دیا۔ کردم جی نے سب جماتاؤں کا وواہ کر دیا اور کپل دیو منی کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے نارائن! میرا من مایا موہ میں پھنسا ہوا ہے سو اس سے چھوٹنے کا اپائے بتائیے۔ یہ سن کر کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج! سنسار میں جنم لینے پر منوشیہ کے اوپر تین رن (قرضے) دیو رن۔ رشی رن اور پتر رن رہتے ہیں۔ منوشیہ یگیہ کر کے دیو رن سے، وید پڑھ کر رشی رن سے اور سنتان اتپن کر کے پتر رن سے مکت ہو جاتا ہے۔ تم نے یہ تینوں کاریہ کر کے رنوں سے مکتی پا لی ہے۔ اب تم کو چاہیئے کہ بھگوان کا بھجن کرو۔ ابھیاس کرنے سے سنسار سے موہ چھوٹ سکتا ہے۔ شریر سے کبھی پریم نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مٹی کا بنا ہے اور پران نکل جانے کے پشچات کسی کام نہیں آتا۔ پتر۔ پتر یاں اور تپی آدی سدا ساتھ نہیں دیتے اس لئے ان کے پریم میں پڑ کر اپنا پرلوک نہیں بگاڑنا چاہیئے۔ پریم اس سے کرنا چاہیئے جو سب جگت کا پالنے والا ہے۔ دیکھو بھگوان کتنا دیالو ہے کہ امر بیل جس کی جڑ نہیں ہوتی اس کو بھی وہ بھوجن دیتا ہے۔ پشو پکشی کما کر نہیں کھاتے ان کا بھی پالن پوشن کرتا ہے اور جو منوشیہ اپنا سارا دھن اس کے نام پر دان دے کر ون میں تپ کرنے چلا جاتا ہے وہ اس کو بھی وہاں بھوجن اور جل آدی سب چیزیں پہونچاتا ہے۔ ہے تپاجی منوشیہ کے پانچ شتر بہت بڑے ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور ہنکار۔ منوشیہ انہیں کے بہلاوے میں رہ کر اپنے شریر کو نشٹ کرتا ہے اور نرک کو جاتا ہے۔ اور جو منوشیہ ان پانچوں شتروں کو اپنے وش میں رکھتا ہے وہی مہا گیانی کہلاتا ہے۔ وہ چاہے گھر میں رہے یا جنگل میں اس کو سنساری مایا ٹھگ نہیں سکتی، اور وہ بھو ساگر سے پار اتر جاتا ہے۔ جبتک منوشیہ اپنے گھر۔ دھن دولت۔ سنتان اور استری کو اپنا سمجھ کر ان کے موہ میں پھنسا رہتا ہے تب تک اسے میری بھگتی کرنے کی سوجھ نہیں ہوتی، اور وہ مرتیو سے بھی بہت ڈرتا ہے۔ اور جو یہی سمجھ لیتا ہے کہ یہ سب نشٹ ہونے والی وستوئیں ہیں، تب اسے مرتیو کا ڈر نہیں رہتا اور بھگوان کے چرنوں میں پریت بڑھ جاتی ہے۔ کپل دیو سے یہ گیان کی باتیں سن کر کردم رشی کہنے لگے ہے بھگوان اب میں سنساری مایا موہ سے چھوٹ گیا ہوں اور ون میں آپ کا بھجن کرنے جا رہا ہوں۔ آپ ایسا وردان دیں کہ کبھی آپ کو بھول نہ سکوں۔

ادھیائے ـــــ ۲۵
کردم جی کا ون میں جا کر تپسیا کرنا

میترےیہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! کپل دیو کی استوتی کر کے کردم جی ون کو جانے لگے، اور دیوہوتی سے کہنے لگے کہ ہے بھاریا!

میں اب موکش پراپت کرنے کے لئے ون میں جاکر بھگوان کا بھجن کروں گا اور تم گھر میں رہو میرا موہ مت کرنا اور بھگوان کے چرنوں میں پریت لگائے رکھنا۔ ایسا کہہ کر کردم جی ون کو چلے گئے اور وہاں جاکر بھگوان کے بھجن میں لگ گئے اور کچھ دنوں کے پشچات تن تیاگ کر بیکنٹھ دھام کو چلے گئے۔ جب دیو ہوتی نے ان کے پران تیاگ دینے کا سماچار سُنا تو اُسے بڑا دکھ ہوا، پر تو بھگوان کی اچھا سمجھ کر ہردے کو سنتوش دیا، اور اپنے پُتر کپل دیو کے پاس جاکر کہنے لگی کہ ہے بھگوان! مجھے اب سنسار سے ورکتی ہونے لگی ہے۔ پرنتو میں سدیو مایا موہ میں پھنسی رہی، اس لئے میرے ہردے میں گیان کا پرکاش کبھی نہیں اتپن ہوا۔ سو آپ کرپا کر کے مجھے ایسی شکشا دیجئے کہ میرا یہ لوک سُدھر جائے اور میں آپ کے چرنوں میں دھیان لگا سکوں۔ یہ سُن کر کپل دیو کہنے لگے کہ ہے ماتا! سنسار کے بندھنوں سے وہی دکھی چھٹکارا پا سکتا ہے جو گیان پراپت کرے اور اُسی کو اپنا شبھ چنتک سمجھنا چاہیئے جو بُری باتوں سے ہٹا کر گیان کی شکشا دے۔ سنسار میں جو منوشیہ گیانی ہیں وے پرم موکش پد پاتے ہیں، اور اگیانی منوشیہ مایا موہ میں پھنسے رہ کر بار بار جنم لیتے رہتے ہیں، اور چوراسی لاکھ یونیاں ان کو بھگتنا پڑتی ہیں۔ منوشیہ کا شریر دیوتاؤں سے بُرا نہیں ہوتا اگر اس کے ہردے میں گیان کا دیپک جل رہا ہو تب۔ گیانی منوشیہ دیوتا سے بھی اچھا ہوتا ہے۔ پرنتو اتم گیان پراپت کرنے کے لئے منوشیہ کو اچھے منوشیوں اور سادھوؤں میں بیٹھنا چاہیئے۔

ہے ماتا! میں تم کو اچھے سادھو سنتوں کے لکشن بتاتا ہوں، تم دھیان دے کر سنو! سادھو جن وے ہیں جو کسی کے گالی دینے سے کرودھ نہیں کرتے۔ کسی کے بُرائی کرنے سے دکھی نہیں ہوتے اور پرشنسا (بڑائی) کرنے سے پرسن نہیں ہوتے۔ کسی سے بیر بھاؤ نہیں رکھتے کیونکہ وے جانتے ہیں کہ سب منوشیوں میں بھگوان کا انش ہے۔ وے دکھی جنوں کی شکتی بھر سہائتا کرتے ہیں، اور ہر گھڑی بھگوان کا کیرتن کرتے رہتے ہیں۔ سکھ اور دکھ کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ ہری کتھا دھیان سے سنتے ہیں۔ کتھا سننے سے ان کو بھگوان کے چرنوں میں بھگتی اتپن ہو جاتی ہے اور میں بھگتوں کو سنسار کے مایا موہ سے مکت کر دیتا ہوں۔ سوریہ، چندرما، دن رات، ورشا، دھوپ، اگنی، پانی اور مرتیو آدی یہ سب بھگوان کے ہاتھ میں ہے اور اس کی آگیا کے بنا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ جو منوشیہ بھگوان کی شرن میں آجاتا ہے وہ بھگوان کا انش بن جاتا ہے۔ شتر داس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ مرتیو اس کو کھا سکتی ہے۔ کپل دیو کا یہ اُپدیش سُن کر دیو ہوتی کو بڑی پرسنتا ہوئی اور کہنے لگی کہ ہے مہاراج! میں ایک مُوڑھ استری ہوں سو آپ مجھے ایسا اُپائے بتایئے کہ میں موکش پراپت کر سکوں۔

کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے ماتا! میں تم کو پہلے یہ بتاتا ہوں کہ منوشیہ کا شریر کیا ہے۔ پرکرتی کا مول ستوگن، رجوگن، اور تموگن ہیں، اور اس پیڑ کی ڈالیاں مایا ہے۔ ڈالیوں پر لگے ہوئے پتے چوبیس تتو ہیں۔ اِنہی سے سب پرانی اتپن ہوتے ہیں۔ شریر کے اندر جو آتما ہے وہ شریر کا انگ نہیں ہے۔ وہ ایک الگ چیز ہے وہ کبھی نشٹ نہیں ہوتی۔ وہ جس پرکار منوشیہ اپنے پُرانے کپڑے بدل کر نئے وستر پہن لیتا ہے اُسی پرکار آتما نئے شریر میں چلی جاتی ہے۔ جو منوشیہ یہ سمجھتا ہے کہ سنسارک سُکھ ہی سُکھ ہیں وہ اگیانی کہلاتا ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ آتما نہیں مرتی، آتما کا سُکھ ہی اصلی سُکھ ہے وہ گیانی کہلاتا ہے۔

ادھیائے — ۲۶

پرانیوں کے شریر نرمان کا حال

میترے جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! اس کے پشچات کپل دیو جی اپنی ماتا سے کہنے لگے کہ ہے ماتا! پاربرہم پرمیشور کا جو پرکاش پرانیوں کے شریر میں رہتا ہے اس کو آتما کہا جاتا ہے جو کہ کبھی نشٹ نہیں ہوتی اور نہ کبھی بوڑھی پڑتی ہے۔ نہ اس کو کوئی روگ ستاتا ہے۔ جس پرکار پھولوں کے اندر سگندھ ہوتی ہے پرنتو دکھائی نہیں پڑتی۔ اور جس طرح لکڑی میں اگنی ہوتے ہوئے بھی دکھائی نہیں دیتی اُسی پرکار منوشیہ کے شریر میں آتما ہوتے ہوئے بھی دکھائی نہیں پڑتی۔ منوشیہ آتما کے بنا مٹی کا پُتلا ہے کیونکہ آتما کے ہی کارن وہ بولتا۔ اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا ہے اور جب آتما شریر سے نکل جاتی ہے تو شریر بیکار ہو کر گل سڑ جاتا ہے۔ اس لئے آتما کو تو سدیو ایک الگ شکتی سمجھنا چاہیئے۔ گیانی منوشیہ شریر کو ناشوان اور آتما کو امر سمجھتے ہیں۔ پرتیک منوشیہ کے شریر میں آتما کے روپ میں بھگوان نواس کرتا ہے اور وہی منوشیہ اس کے درشن کر سکتا ہے جو یوگ کا ابھیاس کرے اور گیان پراپت کرے۔ ہے ماتا بھگوان کی بھگتی کرنے سے منوشیہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ بھگتی چار طرح کی ہوتی ہے، ساتوکی۔ راجسی۔ تامسی اور نودھا۔ ساتوک بھگتی اسے کہتے ہیں کہ بھگوان کی پراپتی کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ راجسی بھگتی دھن.... آبھوشن سنتان آدی کے سکھ کے لئے کی جاتی ہے۔ تامسی بھگتی اس لئے ہوتی ہے کہ شترو کا ناش ہو جائے اور نودھا بھگتی کرنے والا کسی وستو کو بھی پانے کی اِچھا نہیں رکھتا۔ ہر سمے بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ جو منوشیہ ساتوک۔ راجسی۔ اتھوا تامسی بھگتی کرتے ہیں، بھگوان اُن کی بھی اِچھا پورن کرتا ہے پرنتو سب سے ادھک نودھا بھگتی کرنے والے سے پرسنّ ہوتا ہے۔ اتہ ہے ماتا تم نودھا بھگتی کرو، تب تمہارا اُدھار ہوگا۔ تم گیانی منوشیوں کے ست سنگ میں بیٹھو۔ کسی کو کشٹ نہ دو۔ جو کچھ ملے اسی پر سنتوش رکھ کر بھگوان کا اسمرن کرو۔ خوب پیٹ بھر کر بھوجن نہ کرو جس سے بھگوان کا نام لیتے سمے آلسیہ آوے۔ سب جیوں کو اپنے جیسا سمجھو تو تم کو پرم پد پراپت ہوگا۔

ادھیائے — ۲۷

کپل دیو کا اپنی ماں کو سانکھیہ یوگ پڑھانا

کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے ماتا جی! اب میں آپ کو سانکھیہ یوگ بتاؤں گا، آپ اس کو دھیان دے کر سنیں۔ یہ گیان منوشیوں کو بڑے پنیہ کرنے سے ہی پراپت ہوتا ہے اور بڑا اُتم گیان ہے۔ ہے ماتا سنساری دیو پار سب جھوٹا ہے یہ سوپن کی طرح جھوٹا ہے، اور اگر تم یہ سمجھو کہ اگر سنسار کی ساری باتیں جھوٹی ہیں تو اس میں منوشیہ جو جپ۔ تپ۔ ہون۔ یگیہ آدی کرتے ہیں، اتھوا پاپ یا پنیہ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹا ہوگا۔ پرنتو یہ بات نہیں ہے پاپ اور دھرم یہ جھوٹے نہیں ہوتے۔ جو

منوشیہ پاپ کرتا ہے اُسے نرک اور شبھ بھوگنا پڑتا ہے اور جو پنیہ کرتا ہے اُس کو سورگ ملتا ہے اور سنسار میں سکھ پاتا ہے۔ ہے ماتا منوشیہ سنسار میں آکر دھن، سواری، استری اور سنتان آدی کو یہ سمجھتا ہے کہ ان کو میں نے اپنے پراکرم سے پایا ہے پرنتو وہ مورکھ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ سب چیزیں بھگوان کی دین ہیں جب تک بھگوان نہ چاہیں منوشیہ کو کوئی بھی چیز نہیں مل سکتی۔ چاہے وہ کتنا ہی پریتن کیوں نہ کرے۔ جو منوشیہ یہ سمجھتا ہے کہ سارے سُکھ بھگوان کی کرپا سے پراپت ہوتے ہیں تو اُسے کبھی اہنکار نہیں ہوتا اور اہنکار نہ ہونے سے وہ کسی کو کشٹ نہیں دیتا، اس لئے ایسے منوشیہ کو موکش پراپت ہو جاتا ہے۔ یہ سُن کر دیو ہوتی کہنے لگی کہ ہے مہاراج! آپ نے جو کہا ہے کہ آتما کو شریر سے الگ سمجھو تو یہ کیسے سمبھو ہو سکتا ہے کیونکہ وہ تو شریر کے ساتھ اس طرح گھلی ملی ہوتی ہے جیسے پھول میں خوشبو اور لکڑی میں آگ اس کا حال بتائیے۔ یہ سن کر کپل دیو کہنے لگے کہ ہے ماتا! آتما دیکھنے کی چیز نہیں ہے وہ دکھائی نہیں دیتی اس کو تو گیان کی آنکھ سے انوبھو کیا جا سکتا ہے، دیکھو جب تک آتما شریر میں ہے نکل جاتی ہے تو شریر کچھ کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے آتما کو شریر سے الگ کی چیز سمجھنا چاہیئے۔ اور جس پرکار مداری تماشہ دکھا کر لوگوں کو موہ لیتا ہے اور ان سے دھن پراپت کرتا ہے اُسی پرکار بھگوان کی مایا منوشیہ کو چھلتی ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کا بھجن کرتے رہتے ہیں اُن پر مایا کا پربھاؤ نہیں پڑتا۔ بھگوان کے بھگتوں کی ساری اچھائیں پورن ہو جاتی ہیں اور پرلوک سدھر جاتا ہے یہ سُن کر دیو ہوتی کہنے لگی کہ ہے مہاراج! آپ نے جو کہا وہ اچھی طرح میں سمجھ گئی اور میں نے یہ بھی وشواس کر لیا ہے کہ آتما شریر سے الگ چیز ہے۔ پرنتو پھر بھی میرا ہردے اس مایا جال سے نہیں چھوٹتا۔ مجھے بھگوان کا دھیان کرنا بہت کٹھن معلوم پڑ رہا ہے۔ جس دن سے تمہارے پتا جی تپ کرنے گئے ہیں میں ان کو برابر یاد کرتی رہتی ہوں، سو ایسا اُپائے بتایئے کہ جس سے مجھے یہ موہ چھوڑ دے اور بھگوان کی بھگتی ہردے میں اتپن ہو۔ ماتا کے یہ وچن سن کر کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے ماتا جی! اب میں آپ کو بھگوان کی بھگتی کرنے کا سرل اُپائے بتاتا ہوں۔ دیکھو اگر منوشیہ تھوڑا تھوڑا بھجن پرتی دن کرے تو بھی اُسے بھگوان کے درشن ہو جاتے ہیں، کیونکہ بوند بوند کرنے سے ہی گھڑا بھر جاتا ہے۔ اور جو کوئی کام یہ کرنا ہو اُس کو آرمبھ کر دینا چاہیئے تبھی کاریہ پورا ہو سکتا ہے جس پرکار منوشیہ یاترا کو چلتا ہے تو تھوڑا تھوڑا روز چلنے سے اپنے استھان پر پہونچ ہی جاتا ہے پرنتو جو منوشیہ کہیں پر پہونچنے کی اچھا تو کرتا ہے پرنتو چلتا نہیں ہے تو کیسے پہونچ جائے گا۔ اسی لئے ہے ماتا بھگوان کی بھگتی کرنے کے لئے پہلے تم پرتی دن تھوڑے سمے تک ان کا دھیان کرو۔ سادھو سنتوں سے ان کی کتھا سنو، سادھو سنتوں میں بیٹھو تو بھگتی پراپت ہوگی، اور ہے ماتا جی! نودھا بھگتی بھگوان کو بہت ہی پیاری ہے تم نا کسی کامنا کے بھگوان کی پوجا کرو تو بھگوان بہت پرسن ہوں گے۔ بھگوان براہمن کو بہت پیار کرتے ہیں۔ پرنتو جو براہمن وید نہیں پڑھتا اور بھگوان کا بھجن نہیں کرتا وہ شودر سے بھی بُرا ہے۔ اس لئے ہے ماتا تم بھگوان کا اسمرن کرو تو آواگون سے مکتی مل جائے گی۔ بھگوان کا بھجن کرنے کے لئے منوشیہ یونی سب سے اُتم ہے۔ کیونکہ پشو پکشیوں آدی کو اتنا گیان نہیں ہوتا کہ بھگوان کا بھجن کر سکیں، اس لئے جو منوشیہ اس یونی میں... بھگوان کا بھجن نہیں کرتا، اس کو ۸۴ لاکھ یونیاں بھگتنی پڑتی ہیں۔

ادھیائے ـــ ۲۸

منوشیہ کے گربھ میں پڑنے سے لیکر مرتیو تک کا حال

کپل دیو مُنی کہنے لگے کہ ہے ماتا جی! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ منوشیہ گربھ میں آنے سے اپنے بڑھاپے تک کن کن اوستھاؤں سے گذرتا ہے۔ جس دن استری کے گربھ ٹھہرتا ہے اُس دن اس کے شکر اور پُرش کے ویریہ سے مل کر ایک بہت ننھی سی سرسوں کے دانے سے بھی چھوٹی گانٹھ ہوتی ہے جو دسویں دن بیر کی برابر ہو جاتی ہے۔ پندرھویں دن وہ گانٹھ ماس کا پنڈ بن جاتی ہے اور کچھ لمبی ہونے لگتی ہے۔ ایک مہینے میں بچے کے ہاتھ۔ پیر اور سر کے چنہ بن جاتے ہیں۔ دوسرے مہینے میں انگلیاں بنتی ہیں۔ تیسرے مہینے میں ہڈی اور کھال بنتی ہے۔ چوتھے مہینے میں شریر پر روئیں اتپن ہو جاتے ہیں اور آنکھ۔ ناک۔ کان آدی سب اندریوں کا آکار بن جاتا ہے۔ پانچویں مہینے میں اس میں آتما پرویش کرتی ہے اور بچے کو بھوک پیاس آدی لگنے لگتی ہے۔ چھٹے مہینے میں اس کا شریر نیچے کی اور ہو جاتا ہے اور پیر اُوپر کو ہو جاتے ہیں۔ ساتویں مہینے میں اس کو اپنے پچھلے جنم کی باتیں یاد آنے لگتی ہیں اور آٹھویں مہینے میں اس کو سو جنموں کی باتیں یاد ہو جاتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ پچھلے جنموں میں میں نے بُرے سے کاریہ کئے تھے جن کے کارن مجھے اس مرتیولوک میں آنا پڑا ہے اور میں یہاں اُلٹا لٹک رہا ہوں۔ اب میں جنم لے کر سدیو آپ کا سمرن کروں گا، اس لئے ہے بھگوان مجھے اس نرک سے باہر نکالیئے نویں یا دسویں مہینے میں وہ باہر آتا ہے۔ گربھ سے باہر آتے ہی اُسے پچھلے جنموں کی ساری باتیں یاد نہیں رہتیں۔ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو وہ بول نہیں سکتا بھوک پیاس لگنے پر روتا ہی ہے۔ لیٹے لیٹے ہی مل موتر کرتا ہے اور جب تک کوئی آکر سہائتا نہ کرے اپنی جگہ پڑا رہتا ہے۔ ماتا پتا اس کی پیاری بولی اور توتلی بھاشا سُن کر بڑے پرسن ہوتے ہیں۔ جب وہ پانچ چھ ورش آیو کا ہو جاتا ہے، تو ماتا پتا اس کو ودیا پڑھنے کے لئے گورو کے پاس بھیج دیتے ہیں، وہاں وہ ودیا سیکھتا ہے اور ساتھیوں میں کھیلتا کودتا ہے۔ جب جوان ہو جاتا ہے تو اچھے اچھے کپڑے پہنتا ہے۔ شرنگار کرتا ہے اکڑ اکڑ کر چلتا ہے۔ مستی میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا، جب وِواہ ہو جاتا ہے تو کچھ دنوں بھوگ ولاس میں لگا رہتا ہے، اور بچے ہو جانے پر استری و بچوں کا پیٹ بھرنے کی چنتا میں گھلتا رہتا ہے۔ جب تک ہاتھ پیر ساتھ دیتے ہیں دُکھ سُکھ اپنی کمایا پر اُٹھاتا ہے پر نتو استری و بچوں کو سُکھی رکھنے کا پریتن کرتا ہے۔ اپنی استری کے پیچھے ماتا اور پتا تک کو بُرے شبد کہتا ہے، اور اپنے انت سمے کا دھیان نہیں رکھتا۔ اور جب بڑھاپا آتا ہے اور آنکھوں سے کم دکھائی دینے لگتا ہے، اور کانوں سے سنائی کم پڑنے لگتا ہے تب یہ چنتا کرتا ہے کہ اب میں ان کا پالن پوشن کس طرح کروں، پر نتو اُس کے پتر جنھیں اُس نے جھوٹ سچ بول کر اور کشٹ جھیل کر کمائی کر کے پالا ہوتا ہے اُسے شترو سمجھنے لگتے ہیں، اور یدی وہ بوڑھا باپ کسی سے کام کیلئے کہتا ہے تو کہتے ہیں کہ بوڑھا سب پر حکم چلاتا رہتا ہے اس کو موت کیوں نہیں آتی۔ وے اس کے کھانے پینے تک کی فکر نہیں رکھتے۔ بوڑھا یہ دُکھ پا کر بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ہے بھگوان! اس جینے سے موت ہی اچھی۔۔۔ مجھے

موت وے دیدے پر تو بھے سے پہلے مرتیو بھی نہیں آتی۔ اس کے بیٹے اور بہوئیں کتے کی طرح بچا کھچا کھانا اُس کے آگے بھی ڈال دیتے ہیں۔ کوئی گھڑی دو گھڑی اس کے پاس بیٹھتا بھی نہیں بیچارہ اکیلا پڑا رہتا ہے۔ یہ سب کشٹ اٹھاتے ہوئے جب انت سمے آتا ہے تو یم دوت آکر کہتے ہیں کہ ہم تجھے نرک کو لے جا رہے ہیں، اور تو نے جن سب کے لئے جیون بھر پاپ کرم کئے اور جھوٹ بولتا رہا اُن کو اپنی سہائتا کے لئے بلا لے۔ پرنتو اس کا گلا وات پت کف سے بند ہو جاتا ہے کسی کو اپنی سہائتا کے لئے بلا بھی نہیں سکتا اس لئے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں اور مرتیو کے بھئے کے مارے مل موتر نکل جاتے ہیں۔ اس سمے اس کے سمبندھی لوگ دکھاوے کے لئے رونے لگتے ہیں۔ یدی اس کے پاس دھن ہوتا ہے تو سب بہت ہی پرسن ہوتے ہیں کہ اب بڈھا مر گیا دھن مل جائے گا اور اگر اس کے پاس دھن نہیں ہوتا تو کہتے ہیں بڈھے نے اپنا ہی پیٹ بھرا ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گیا اور پھر ندی کے کنارے جا کر اس کو پھونک آتے ہیں۔ منوشیہ کے مرتے سمے رونا نہیں چاہیئے بلکہ اس کو بھگوان کی کتھا سنانا چاہیئے ایسا کوئی نہیں کرتا

ادھیائے ــــ ۲۹

پاپی پرانیوں کا یم راج کے سنمکھ جانا۔

کپل دیو جی کہنے لگے کہ ہے ماتا جی! اب میں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ مرنے کے پشچات جیو کہاں جاتا ہے جب منوشیہ مر جاتا ہے تو یم دوت اس جیو کو رسی سے باندھ کر ڈنڈوں سے پیٹتے ہوئے یم پری میں یم راج کے پاس لے جاتے ہیں۔ یم پری مرتیو لوک سے ایک لاکھ یوجن دور ہے۔ جب جیو رستے میں ہوتا ہے تو اس کو بھوک پیاس لگتی ہے پرنتو کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ اس سے وہ اپنے پاپوں پر بہت پچھتاتا ہے۔ راستے میں بھومی بہت گرم ہوتی ہے اور اس پر اُسے ننگے پیروں اور ننگے شریر سے چلنا ہوتا ہے۔ جب وہ وشرام کرنے کے لئے کہتا ہے تو یم دوت اُسے آرام نہیں کرنے دیتے اُلٹا ڈنڈوں سے مارتے ہیں۔ اس سمے وہ پیچھے کو دیکھتا جاتا ہے کہ میرا کوئی سمبندھی میری سہائتا کرنے آ رہا ہے یا نہیں، اور جب اُسے وہاں کوئی آتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تو ولاپ کرتا ہے اور پچھتا کر کہتا ہے کہ ہائے جن لوگوں کے لئے میں نے جنم بھر پاپ کئے اب وہ کوئی میری سہائتا کے لئے نہیں آتا۔ راستے میں جگہ جگہ کانٹے اُگے ہوتے ہیں جن پر چلنے سے اس کے پیروں میں بڑا کشٹ ہوتا ہے اور استھان استھان پر سانپ اور بچھو آدی کیڑے اس کو کاٹتے ہیں۔ اس پرکار وہ کشٹ پاتا اور روتا ہوا ویترنی ندی پر جاتا ہے جہاں یم دوت اُسے ندی میں دھکا دے دیتے ہیں۔ اس ندی میں مل موتر بھرا ہوتا ہے۔ کیڑے سڑتے ہوتے ہیں، اور ہڈیاں و مانس سڑنے سے بڑی بدبو آتی ہوتی ہے۔ یہ ندی چار یوجن چوڑی ہوتی ہے۔ اس ندی میں کیڑے اُسے کاٹتے ہیں اور گدھ و کوے اس کا مانس نوچ نوچ کر کھاتے ہیں تو اُسے بہت ہی پیڑا ہوتی ہے۔ جس سے وہ رونے لگتا ہے اور اس کے پشچات ویترنی میں سے پار ہو کر جب یم دوت اُسے یم راج کے سامنے لاتے ہیں تو چترگپت اُس کا کھاتہ نکال کر دیکھتے ہیں کہ اس نے کتنے پاپ کئے ہیں، اور اس کو کیا دنڈ ملنا چاہیئے۔ اُس کے انوسار اس کو نرک میں بھیج دیا جاتا ہے۔ نرک میں اُسے نانا پرکار کے کشٹ اٹھانے پڑتے ہیں۔ جب نرک میں رہنے کی اودھی پوری ہوتی ہے تو اس کو پشو یونی میں بھیج دیا جاتا ہے اور پھر ۸۴ لاکھ یونیاں بھگتتا ہوا وہ منوشیہ کی یونی پاتا

ہے۔ اس لئے منوشیہ کی یونی سب سے اچھی مانی جاتی ہے۔

ادھیائے ـــــ ۳۰

کپل دیوہُنی کا بتانا کہ کون سا پاپ کرنے سے کیا دنڈ ملتا ہے؟

کپل دیوجی کہنے لگے کہ ہے ماتا! اب میں تم کو یہ بتاؤں گا کہ منوشیہ جو بھانتی بھانتی کے پاپ کرتا ہے ان کا کیا دنڈ ملتا ہے۔ جو کسی دوسرے کا دھن بل پورو ک چھین لیتا ہے اُسے یم دوت بہت اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر نیچے دھکیل دیتے ہیں۔ جس سے اس کے انگ پرتینگ ٹوٹ جاتے ہیں اور اُسی سمے گِدھ آکر اس کا مانس نوچ نوچ کر کھانے لگتے ہیں، اور ادرونا کہ چونا لگاس کا رکت پینے لگتی ہے اور اس سے کہتے ہیں تم نے جتنا دھن چھل پال سے چھینا ہے اتنے کلپ بھر تک تم اِسی پرکار کشٹ اٹھاتے رہو گے جو منوشیہ سوئم اچھے اچھے بھوجن کرتا ہے، اچھا اچھے وستر آبھوشن کرتا ہے پرنتو اپنے پریواروالوں کو دُکھی رکھتا ہے غریبوں کو کچھ نہیں دیتا، اس کو نرک میں بڑی بھوک لگتی ہے اور یم دوت اس کے شریر کا مانس نوچ کر اُس کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے اس تن کو پالا تھا اب اسی کو کھاؤ۔ جو منوشیہ ابھیمان میں آکر سادھو سنتوں، وماتا پتا کو بُرے وچن کہتا ہے اور ٹیڑی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اسکی آنکھیں گِدھ نکال لیتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ جو راجہ کسی کو بِنا اپرادھ کے دنڈ دیتا ہے اُسے پتھروں سے کچل کر گنے کی طرح کولہو میں پیرنے کی طرح حوباتے ہیں۔ جو منوشیہ دوسرے کی استری کے ساتھ گمن کرتا ہے تو یم دوت لوہے کی استری بنا کر آگ میں لال کرکے اسکے شریر سے لپٹاتے ہیں۔ جو دوسرے کی زمین پر بلا یانی سے ادھیکار کر لیتا ہے تو اس کو جلتی ہوئی پرتھوی پر لٹا کر اُوپر سے گرم گرم تیل ڈالا جاتا ہے۔ جو منوشیہ راجہ یا حاکم کے سامنے جھوٹی گواہی دیتا ہے، اس کو ایک گہرے کنوئیں میں ڈالتے ہیں جنہیں سانپ اور بچھو بھرے ہوتے ہیں وے اس جیو کو کاٹتے ہیں۔ جو منوشیہ کسی کو بھوجن میں وِش دیتا ہے یا کسی کے گھر کو آگ لگاتا ہے، اس کو بہت اونچے پیڑ پر جس کے پتے تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوتے ہیں چڑھا کر نیچے ٹپک دیا جاتا ہے۔ ہے ماتا اس پرکار منوشیہ جیسا پاپ کرتا ہے ویسا ہی اس کو دنڈ ملتا ہے۔

ادھیائے ـــــ ۳۱

کپل دیوجی کا یہ بتانا کہ نرک بھوگنے کے پشچات پرانی کہاں جاتا ہے

کپل دیوجی کہنے لگے کہ ہے ماتا! جو منوشیہ بُرے کاریہ کرتے رہتے ہیں اور کبھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے ان کو اِسی پرکار نرک میں طرح طرح کے کشٹ بھوگنے پڑتے ہیں۔ نرک بھوگنے کے پشچات ان کو پشو پکشی آدی کی یونی ملتی ہے اور پھر ۸۴ لاکھ یونیوں میں رہ کر انت میں منوشیہ کا شریر پراپت ہوتا ہے۔ پاپی کو منوشیہ جنم میں بھی کانا۔ کبڑا۔ لنگڑا۔ لولا۔ اندھا یا روگی رہنے سے بڑا کشٹ ملتا ہے۔ جو منوشیہ دھرماتما ہوں، سُندر اور نِرُوگ ہوں اور دھنوان ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ اس نے پچھلے جنم میں اچھے کاریہ

کیئے تھے اور سورگ سے منوشیہ یونی میں آیا ہے۔ جو منوشیہ اس یونی میں پاپ اور پنیہ دونوں کرتا ہے وہ اپنے کرموں کا پھل اچھا یا بُرا بھوگ کر پھر منوشیہ کا جنم لیتا ہے اور جو منوشیہ جیون میں پاپ نہیں کرتا کیول پنیہ کاریہ ہی کرتا ہے اس کو بھگوان پھر منوشیہ یونی میں نہیں بھیجتے۔ اس دیوتا یا گندھرو کا تن ملتا ہے اور سورگ میں رہ کر سُکھ بھوگتا ہے۔ ہے آتما! پرانی کو اپنے آپ سے بڑا ہی موہ ہوتا ہے۔ یہ جیو جب یونی میں جاتا ہے اور جس تن میں رہتا ہے اُسی سے بڑا پریم کرنے لگتا ہے، اور اس تن کو چھوڑنے کی اچھا نہیں کرتا چاہے اُسے کتنا ہی دُکھ ملے۔ ہے آتما سو بھاؤ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ستوگن۔ رجوگن اور تموگن..... ستوگنی منوشیہ اچھے کاریہ کرتا ہے اور مرتیو کے پشچات دیولوک پراپت کرتا ہے۔ رجوگنی منوشیہ ستیہ لوک میں جاتا ہے اور جو تموگنی ہوتا ہے وہ بُرے کاریہ کرتا ہے اُسے نرک ملتا ہے۔ جیسا گن منوشیہ میں ہوتا ہے۔ ویسے ہی کام کرنے میں اُس کا من لگتا ہے اور اُسی کے انوسار کاریہ کرنے سے بار بار جنم لیتا اور مرتا رہتا ہے۔

ہے آتما! جو منوشیہ آواگون سے چھوٹنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ سدا ستیہ بولے۔ کسی جیو کی ہتیا نہ کرے۔ بُرے ساتھیوں میں نہ بیٹھے۔ بھگوان جتنا دے اس پر سنتوش رکھے۔ کسی پر کرودھ نہ کرے اور کسی کا دھن چھل دوارا نہ چھینے۔ پرائی استری کو ماں بہن کی طرح سمجھے۔ سادھو سنتوں کی سیوا کرتا رہے۔ اپنے لڑکے کا وِواہ کرتے سمے دہیز نہ ٹھیراوے جتنا کنیا پکش والا دیدے اس پر سنتوش کرے۔ ہر سمے بھگوان کا بھجن کیرتن کرتا رہے۔ کسی کے دھن کو دیکھ کر ڈاہ نہ کرے اور اپنے دل کا ابھیمان نہ کرے پرماتما ان کے اوھک بولے نہیں۔ غریبوں کی جتنی شکتی ہو سہائتا کرے۔ جو منوشیہ یہ سب کاریہ کریں گے، وے بھو ساگر سے پار اُتر کر آواگون سے چھوٹ جائیں گے۔ پرنتو اچھے گُن اس سمے تک نہیں آتے جب تک منوشیہ سادھو جنوں اور گیانی پُرشوں کی سنگت میں نہ بیٹھے۔ بُرے آدمیوں کی سنگت کرنے سے مت بھرشٹ ہو جاتی ہے اور دوگن آجاتے ہیں اس لیئے جوا کھیلنے والے۔ ویشیا کے پاس جانے والے۔ جھوٹ بولنے والے۔ مدرا پان کرنے والے اور چوری کرنے والوں کے پاس چھن بھر بھی نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ پتہ نہیں کب ان کا پربھاؤ پڑ جائے۔ جس پرکار کاجل کی کوٹھری میں سے منوشیہ بے داغ نہیں نکل سکتا اُسی پرکار بُرے منوشیوں کے سنگ بیٹھنے سے بھی وہ بدنام ہو جاتا ہے، چاہے وہ پاپ نہ بھی کرے۔ منوشیہ کا چت بڑا چنچل ہے اس لیئے چھن بھر میں بدل جاتا ہے۔ جو منوشیہ بھلے بننا چاہتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ اپنی پُتری اور بہن کے پاس بھی اکیلے کبھی نہ بیٹھیں، کیونکہ پتہ نہیں کب کام دیو بدھی بھرشٹ کردیں۔ کام دیو نے تو برہما جی کی بھی مت بھرشٹ کردی تھی کہ وے اپنی پُتری سے بھوگ کرنا چاہتے تھے۔ پرنتو ان کے پُتروں نے ان کو بہت دھکارا تب ان کو گیان آیا اور پھر ان کو اتنی لجا آئی کہ اپنا وہ شریر ہی انہوں نے تیاگ دیا۔ جب سرشٹی کو اتپن کرنے والے برہما جی کا یہ حال ہوا تو منوشیہ کی کیا سمرتھ کہ کام دیو کے ویگ کو روک سکے۔ اس نے بڑے بڑے یوگیوں کی ہزاروں ورشوں کی تپسیا ویرتھ کر دی ہے۔ بھگوان کی مایا دو روپوں میں ہے۔ ایک تو جڑ روپ اتھات دھن اور رتن ہے اور دوسری چیتنہ روپ استری ہے۔ انہیں کے چکر میں پھنس کر منوشیہ نشٹ ہوتا ہے۔ جو منوشیہ ان دونوں پرکار کی مایا سے بچا رہتا ہے وہی گیانی ہے اور وہی موکش پراپت کر سکتا ہے۔

ادھیائے — ۳۲

کپل دیوکا دیوہوتی کو گرہست آشرم آدمی کا دھرم بتانا۔

کپل دیوجی کہنے لگے کہ ہے ماتا! میں نے جو آپ سے کہا کہ جس منوشیہ کو بھوساگر سے پار اُترنا ہو اس کو چاہیئے کہ استری اور دھن کے موہ میں نہ پھنسے۔ آپ کے ہردے میں یہ شنکا ہوئی کہ استری تو جگت کی ماتا ہے، اس سے پرانی اتپن ہوتے ہیں، اور دھن سے سُکھ ملتا ہے تو ان دونوں کو چھوڑ دینے سے کام کیسے چل سکتا ہے۔ سو ہے ماتا میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ جو منوشیہ گرہست آشرم میں ہیں وے بھی ان کو چھوڑ دیں۔ گرہست آشرم میں تو ان دونوں کی آوشکتا پڑتی ہی ہے۔ پرنتو جو منوشیہ گرہست آشرم کو بھوگ کر سادھو سنیاسی ہو گئے ہیں ارتھات جو وان پرستھ یا سنیاس آشرم میں جا چکے ہیں ان کو ان دونوں سے بچنا چاہیئے۔ ہے ماتا گرہست آشرم سب سے اچھا آشرم مانا گیا ہے۔ گرہست آشرم میں رہ کر بھی منوشیہ موکش پراپت کر سکتا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ اپنی پتنی سے ہی پریم رکھے۔ دوسری استری کی اور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ جتنا دھن ہو اُسی سے اپنے پریوار کا پالن پوشن کرے۔ ادھرم کی کمائی کرنے کی بات نہ سوچے۔ بھگوان کی کتھا و کیرتن سُنے اور سادھو سنتوں کو اپنی شکتی کے انوسار دان آدی دیتا رہے۔ اپنے پریوار والوں کی سیوا اور پالن پوشن کرتا رہے پرنتو سدیو یہی سمجھتا رہے کہ یہ ایک جال ہے اس سے بھگوان ہی چھڑائے گا اور بھگوان کا دھیان ہردے میں ہر سمے رکھے۔ بھگوان کے بھگت گرہست کے لکشن یہ ہیں۔ جس طرح چندن کے درکش پر سرپ لپٹے رہتے ہیں پرنتو اس پر وِش کا پربھاؤ نہیں پڑتا۔ اسی پرکار کیچڑ میں رہتے ہوئے بھی کمل اوپر رہتا ہے اُسی پرکار ہری بھگت گرہست بھی گرہستی کے جنجال سے مکت رہتا ہے اور موکش پراپت کرتا ہے۔ ایسے گرہست گیانی گرہست کہلاتے ہیں۔ جو گرہست منوشیہ گرہستی کے جنجال میں پھنسا رہتا ہے ہر سمے اپنے بیوی بچوں کے پیٹ پالنے کی چِنتا کرتا ہے اپنا سکھ ڈھونڈھتا رہتا ہے بھگوان کا بھجن کیرتن نہیں کرتا وہ اگیانی گرہست ہے۔ وے مورکھ یہ نہیں سمجھتے کہ سنسار میں کوئی سکھ بھگوان کی بھگتی کے بنا نہیں ملتا۔ یہ گرہست بار بار جنم لیتے اور مرتے رہتے ہیں۔ جو منوشیہ اپکار یہ کرتے ہیں وے ۸۴ لاکھ یونیوں کو بھگتنے کے پشچات منوشیہ جنم پراپت کرتے ہیں۔ ہے ماتا بھگوان کی بھگتی تین طرح کی ہوتی ہے جو میں تم کو پہلے بتا چکا ہوں۔ ساتوک بھگتی کرنے والا مرتیو کے پشچات برہم لوک میں چلا جاتا ہے وہاں کچھ دن سکھ بھوگ کر پھر جنم لیتا ہے اور دوسرے جنم میں بھگتی ہوتی ہے۔ راجس بھگتی کرنے والے کو کئی جنم لینے کے پشچات مکتی ملتی ہے پرنتو جو منوشیہ نرگن بھگتی کرتا ہے ارتھات سرگن کی اپاسنا نہیں کرتا بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ بھگوان نے سب جگت کو اتپن کیا ہے اس کا اسمرن کرنا میرا کرتویہ ہے وہ منوشیہ مرتیو کے پشچات سیدھا بیکنٹھ دھام کو جاتا ہے۔ جو منوشیہ بُرے کاریوں سے بچتا ہے۔ کسی کو دُکھ نہ دیوے اور سب پرانیوں کو ایک جیسا سمجھے اس کو مکتی بہت جلدی مل جاتی ہے۔ ہے ماتا جس طرح نالے ندیوں میں مل جاتے ہیں اور ندیاں جا کر سمندر میں مل جاتی ہیں اُسی پرکار جپ، تپ، کتھا، کیرتن، یوگ آدی الگ الگ راستے ہیں، پرنتو یہ سب شری نارائن جی کے چرنوں میں جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ جو اگیانی منوشیہ بھگوان کو چھوڑ کر سنسارک سکھ میں سکھ ڈھونڈھتے ہیں ان کی گت ویسی ہی ہوتی ہے جیسے کوئی منوشیہ

پیتل کو پاکر اس کو سونا سمجھتا ہے پرنتو پھر اس کو پھینک دیتا ہے۔

سو ہے ماتا جی! میں نے آپ کو یہ بھگتی یوگ سکھایا ہے۔ یہ سرو شریشٹھ یوگ ہے اور اس کے دوارا منوشیہ آواگون سے چھوٹ سکتا ہے۔ بھگتی ایک ناؤ کی طرح ہے جس میں بیٹھ کر منوشیہ بھوساگر سے پار ہو جاتا ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کی بھگتی نہیں کرتا وہ آواگون کے چکر میں پھنسا رہتا ہے، اور سنسار کی کوئی بھی شکتی اسے مکتی نہیں دلا سکتی، جب تک کہ وہ میرا سمرن نہ کرے۔

ادھیائے ـــ ۳۳

دیوہوتی کا گیان لابھ کرنا اور بھگوان کا تپ کرنے چلے جانا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! کپل دیو جی سے یہ گیان سن کر دیوہوتی کے ہردے میں اگیان روپی اندھیرا دور ہو گیا اور وہ کپل بھگوان کو پرنام کر کے ان کی استوتی کرنے لگی۔ ہے دیو! آپ نے جو مجھے شکشا دی ہے اس سے میرا چت نرمل ہو گیا اور مایا موہ چھوٹ گیا۔ اب مجھے گرہستی میں رہنے کی اچھا نہیں رہی۔ آپ پار برہم ہیں۔ آپ کی نابھی کمل سے برہما جی اتپن ہو کر جگت کی رچنا کرتے ہیں، اور ہزاروں شکتیوں والے آپ ہی ہیں۔ آپ کے پیٹ میں مہا پرلے کے سمے ساری سرشٹی سما جاتی ہے اور آپ مایا روپی بالک بن کر انگوٹھے کو چوستے رہتے ہیں، اور برگد کے پیڑ کے پتے پہ سوتے رہتے ہیں۔ سو آپ میرے گربھ میں کیسے آ گئے۔ ہے بھگوان آپ بڑے سمرتھ وان ہیں، جس سمے چاہیں جیسا چاہیں روپ دھارن کر سکتے ہیں۔ سنسار میں پاپ کا بھار بڑھ جانے پہ آپ نے کچھپ، نرسنگھ اور وراہ آدی اوتار لے کر اپنے بھگتوں کے کشٹ دور کئے۔ آپ کا نام سمرن کرنے سے چنڈال بھی ترنت یگیہ کرنے کے یوگیہ ہو جاتا ہے۔ ہے بھگوان آپ کی مایا اپرمپار ہے، اور کوئی اس کا بھید نہیں پا سکتا۔ آپ نے مجھے اس سنساری مایا جال سے چھڑا کر موکش کا مارگ بتا دیا ہے۔ آپ کو وار وار پرنام کرتی ہوں۔ میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی پرم پرش کپل بھگوان اپنی ماتا کی استوتی سے دیالو ہو کر گمبھیر وانی سے کہنے لگے ـــ ہے ماتا! میں نے جو گیان تم کو دیا ہے یہ بہت اتم گیان ہے تم ہمیشہ اس کو اپنے ہردے میں رکھنا جس سے تمہاری مکتی ہو جائے گی۔ تم اس گیان پر چلو گی تو میرے سوروپ کو پراپت کر کے مجھ میں مل جاؤ گی، اور آواگون سے چھوٹ جاؤ گی۔ ہے ماتا جو منوشیہ سنسار کے مایا موہ میں پھنسے ہوئے ہیں، تم یہ گیان ان کو بھی سکھانا جس سے وے بھی مکتی پراپت کر سکیں۔ اب تم اپنا شیش جیون میرا چنتن کرنے اور دوسروں کو میری بھگتی کرنے کی پریرنا دینے میں لگا دو اسی میں تمہارا کلیان ہوگا۔

اس پرکار اپنی ماتا کو سانکھیہ یوگ اور بھگتی یوگ آدی کا گیان سکھانے کے پشچات کہنے لگے کہ ہے ماتا! میں اپنا کرتویہ پورا کر چکا ہوں۔ میں اب تپ کرنے جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر وے پوروتر دشا میں گنگا ساگر کی اور چلے گئے .....

دیوہوتی اپنے پتر کے بتائے ہوئے یوگ مارگ سے یوگ کو دھارن کر کے سرسوتی کے کنارے بندو سرووَر پہ رہنے لگی اور وہاں بھگوان کا سمرن کرنے لگی اور کچھ سمے پشچات یوگ ابھیاس دوارا اپنے شریر کو تیاگ کر اُن کے

روپ میں مل گئی۔ جس استھان پر دیو ہوتی کو یوگ سدھی ملی، پراپت ہوئی اس کو سدھی پد کہتے ہیں، اور وہ اب بھی ورستمان ہے۔

کپل دیو جی پتا کے آشرم سے ماتا کی آگیا سے پوروا اُترہ دشا کی اور چلے گئے وہاں سدھ۔ چارن۔ گندھرو۔ مُنی۔ اپسرا گن انہوں نے بھگوان کپل دیو کی استوتی کی اور سمندر نے ان کی پوجا اور استوتی کر کے رہنے کیلئے اُتم استھان دیا۔ کپل دیو جی اس استھان پر اس سمے سے بیٹھے ہوئے ہیں، اور سرشٹی کے انت تک وہیں بیٹھے ہوئے یوگ دھارن کئے رہیں گے جس سے تینوں لوکوں میں شانتی بنی رہے میترےیہ جی وِدُر جی سے کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! تم نے مجھ سے جو کپل دیو اور دیو ہوتی کا پرم پوتر سموار پوچھا وہ میں نے تم کو بتایا سانکھیہ یوگ جو کپل دیو نے اپنی ماتا کو بتایا اس کا سار یہی ہے کہ منوشیہ کو چاہیئے کہ شریر کو ناش وان اور آتما کو امر سمجھے اور سنسار کے مایا موہ میں نہ پھنسے۔ جو منوشیہ کپل دیو کے ان اپدیشوں کو دھیان سے سنتا ہے۔ اس کی بدھی گرودڑ دھوج بھگوان کے چرنوں میں لگنے سے اسکی منو کامنائیں پورن ہوتی ہیں اور انت میں وہ بیکنٹھ کو پراپت کرتا ہے۔

چوتھا اسکندھ

پہلا ادھیائے

منو جی کی کنیاؤں کا ورنن واتری منی کا جنم

میترےیہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! سوئم بھو منو کی پتنی شت روپا سے تین کنیائیں اتپن ہوئیں آکوتی۔ دیو ہوتی اور پرسوتی۔ منو نے اپنی آکوتی کنیا کا وِواہ روچی نامک رشی سے کر دیا اور یہ شرط رکھی کہ اس کنیا سے جو پہلا پُتر ہوگا اس کو میں لوں گا۔ روچی رشی نے اپنی پتنی کے گربھ سے ایک جوڑا ارتھات ایک پُتر اور کنیا اتپن کیا۔ اُس میں پُتر تو یگیہ روپ دھاری وشنو بھگوان تھے اس لئے ان کا نام یگیہ ہوا اور کنیا لکشمی جی کے انش سے اتپن ہوئی تھی اس کا نام دکشنا تھا۔ سو سوئم منو اپنی پُتری کے پُتر پرم تیجسوی یگیہ روپی پرش کو اپنے گھر لے آئے اور دکشنا کنیا روچی رشی کے پاس رہ گئی۔ اس کنیا کے ساتھ یگیہ پتی یگیہ نام بھگوان نے وواہ کیا جس سے یہ بارہ پُتر اتپن ہوئے۔ توش۔ پرتوش۔ سنتوش۔ بھدر۔ شانتی۔ ایڈسپتی۔ اِدھم۔ کوی۔ دبھو۔ سوہن۔ سُدیو اور ردچن۔ یہ سب سوئم بھو منونتر میں توشت نام والے دیوتا ہوئے۔ مریچ آدی سپت رشی ہوئے اور یگیہ بھگوان دیوتاؤں کے سوامی اندر ہوئے۔ نراجہ منو کے دو پرم پراکرمی پُتر پریہ ورت اور اُتان پاد نامک ہوئے جن کے پوتوں اور پرپوتوں کے سمے میں ہی منونتر سماپت ہو گیا۔ ہے بھائی وِدُر جی سوئم بھو منو نے اپنی جو کنیا کردم رشی کو دی تھی اس کا حال تو تم نے ابھی سُنا

ہی ہے۔ منو جی نے پرسوتی نامک اپنی کنیا برہما کے پُتر دکش پرجاپتی کو دی۔ اس پرسوتی کی سنتانوں سے ہی تینوں لوک بھر گئے اور سنسار میں جو پرانی ہیں وے سب اُسی کا کنبہ ہیں۔ ہے وِدُر جی میں نے جو ابھی آپ کو کردم رشی کی نو کنیاؤں کے وِواہ کا حال بتایا تھا ان کی سنتانوں کا حال بھی سنئے! کردم کی پُتری کلا جو مریچی کو بیاہی گئی تھی اس سے کشیپ اور پورنیمان نامک دو پُتر اتپن ہوئے۔ پورنمان کے ورج اور وشوگ نام کے پُتر اتپن ہوئے اور دیو کلیا نام کی ایک کنیا۔ اس دیو کلیا نے بھگوان جی کے چرن دھوئے تھے سو اس کو بھگوان نے آکاش گنگا بنا دیا اور اتری رشی کو کردم کی پُتری انوسویا بیاہی گئی تھی۔ ستی انوسیا کے پیٹ سے برہما۔ وشنو اور مہیش ان تین دیوتاؤں کے انش سے چندرماں۔ دتاتریہ اور دروا سا نامک تین پُتر اُتپن ہوئے۔ اب انگرا رشی کی سنتان کا ورنن سنو! انگرا رشی کی شردھا نامک پتنی سے چار کنیائیں اتپن ہوئیں، اور دو پُتر ایک تو ساکشات بھگوان اُتتھ جی اور دوسرے برہم گیانی گرو برہسپتا جی۔ کردم رشی کی جو کنیا پلستیہ جی کو بیاہی گئی تھی اُس سے اگستیہ رشی کا جنم ہوا اور دوسرا پُتر وشرواتھا ان وشروا جی کی اڑوڑا نامک پتنی سے یکشوں کے سوامی لوک پال کُویر جی اتپن ہوئے۔ اور دوسری استری سے راون۔ کمبھ کرن اور وبھیشن نامک تین پُتر اتپن ہوئے۔ پلہ رشی کو کردم رشی کی جو کنیا بیاہی گئی تھی، اس سے سرشٹھ۔ بریان اور سہشنو نام کے تین پُتر اتپن ہوئے۔ کرتو نامک کردم رشی کی کنیا کے گربھ سے والکھلیہ نام کے ساٹھ ہزار رشی پُتر اتپن ہوئے۔ وششٹھ رشی کی اور جا نامک پتنی سے سات برہم رشی چتر کیتو۔ سُر وچی۔ ورج۔ متر۔ الون۔ وسو بھر دھیان۔ دھیومان اتپن ہوئے اور اتھروَن رشی کی پتنی کے گربھ سے دھرت۔ اشوشرا اور دگدھ نام کے پُتر ہوئے۔ بھرگو رشی کی پتنی کھیاتی سے دھاتا اور ودھاتا نامک دو پُتر اور ایک کنیا لکشمی جی اتپن ہوئیں۔ دو دھاتا نے اپنی آنتی اور نیتی نام کی دونوں کنیاؤں کا وِواہ دھاتا اور ودھاتا نامک پتروں کے ساتھ کر دیا۔ دھاتا کی پتنی سے مرکنڈ نام کا پُتر ہوا اور مرکنڈو جی کے پُتر شری مارکنڈے جی اتپن ہوئے اور ودھاتا کی استری سے پران نامک پُتر اتپن ہوا۔ پران کے پُتر کا نام وید شِرا تھا۔ شکراچاریہ بھی بھرگو جی کے پُتر تھے اور شکراچاریہ جی سے بھگوان اوشنا نام کا پُتر ہوا۔ اس پرکار منیشوروں نے سرشٹی دوارا لوک میں پرانیوں کی سنکھیا بڑھائی۔ یہ کردم رشی جی کی کنیاؤں کا حال ہے جو اس کو سنتا ہے اسکو بہت پنیہ ملتا ہے۔

برہما جی کے پُتر دکش پرجاپتی نے راجہ سوئمبھو منو کی پرسوتی نامک کنیا سے وِواہ کیا جس سے سولہ کنیائیں اتپن ہوئیں جنہیں سے تیرہ کنیائیں تو انہوں نے دھرم کو بیاہ دیں۔ ایک اگنی کو ایک پتروں کو اور ایک سرشٹی کے سنگھارک شو جی کو بیاہ دی۔ دھرم کی پتنیوں کے نام یہ ہیں: شردھا۔ میتری۔ دیا۔ شانتی۔ سرشٹی۔ پُشٹی۔ کریا۔ اُنتی۔ بدھی۔ میدھا۔ تتکشا۔ مورتی اور ہری۔ دھرم کی پتنی شردھا کے شبھ نامک پُتر اتپن ہوا۔ میتری کا بیٹا پرساد تھا۔ دیا کا پُتر ابھے۔ شانتی کا پُتر سُکھ۔ سرشٹی کے مد نام کا پُتر۔ پشٹی کے گرو نام کا پُتر۔ کریا کے یوگ نام کا پتر۔ اُنتی کے درپ نام کا پتر۔ بدھی کے ارتھ نام کا پتر۔ میدھا کے اسمرتی نام کا پُتر۔ تتکشا کے چھیم نام کا پُتر۔ ہری کے پرشے نام کا پُتر اور سمپورن گنوں کی کھان مورتی کے پیٹ سے نر اور نارائن نام کے پُتر اتپن ہوئے جن کے جنم کے سمے ساری سرشٹی میں منگلا چار ہونے لگے اور سورگ میں سندر سندر باجے بجنے لگے اور دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ بھگوان نر نارائن نے پرتھوی پر سے پاپیوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے نر کے انش سے کروکل میں ارجن نام سے اور یدوکل میں شری کرشن جی کے نام سے بھگوان نے جنم لیا۔ اگنی کی پتنی سوایا سے پاوک۔ پومان اور شوچی یہ تین پُتر اتپن ہوئے اور ان کے پندرہ پندرہ پُتر

اتپن ہوئے اس پرکار یہ ۴۹ اگنی ہوئے اور اپنے پتاؤں کو ملا کر ۴۹ اگنی ہوتے ہیں۔ اگنی شوات۔ بہی دشد۔ سومپ اور آجیپا یہ پتر گن ہیں ان میں کوئی ساگنی ہیں اور کوئی اناگنی ہیں۔ ان سب کی استری کیول ایک دکش پتری سودھا تھی۔ ان پتروں کی سودھا نامک پتنی سے مینا اور دھارنی نامک دو کنیائیں ہوئیں۔ ان دونوں نے وواہ نہیں کیا۔ دکش کی ایک کنیا مہادیو کی استری ستی تھی۔

یہ کتھا سن کر وِدُر جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج آپ نے ابھی جو بتایا کہ اتری کی پتنی کے گربھ سے برہما، وشنو اور شنکر ان تینوں نے جنم لیا سو مجھے کرپا کر کے یہ بتائیے کہ ان تینوں کے جنم لینے کی کیا آوشیکتا تھی؟ کس کارن انہوں نے جنم لیا؟ میترییہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی میں تم کو اس کا بھی حال بتاتا ہوں دھیان دے کر سنو! برہما جی نے اتری منی کو آگیا دی تھی کہ تم سنساری جیووں کو اتپن کرنا سو اتری جی نے یہ سوچا کہ دھرماتما سنتان ہیں اسی سمے اتپن ہو سکتی ہیں جب ہم پہلے کچھ سمے تک بھگوان جی کا اسمرن کر کے اپنے شریر اور من کو نرمل کر لیں۔ ایسا وچار کر کے وے اپنی پتنی انوسویا کو ساتھ لے کر ون میں تپسیا کرنے چلے گئے اور وے کسی کا نام نہ لیتے تھے کیول "کرتا" "کرتا" کا نام لے کر جپ کیا کرتے تھے۔ جب سو ورش بیت گئے تو برہما، وشنو اور شنکر جی تینوں دیوتا ان کے سامنے آئے اور ان کو درشن دیئے۔ اتری رشی نے تینوں کو ڈنڈوت کی اور کہنے لگے کہ ہے بھگوان میں نے تو کیول ایک دیوتا کا جپ کیا تھا آپ تینوں نے مجھے درشن کس کارن سے دیئے ہیں؟ میں کس سے وردان مانگوں؟ یہ سن کر برہما جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج جب تم تپ کرتے تھے تو کرتا کا نام لیا کرتے تھے۔ ہم تینوں دیوتا کرتا ہیں۔ ہمارا تینوں کا ایک ایک کام اتپن کرنا۔ پالن کرنا اور ناش کرنا آپس میں بٹا ہوا ہے۔ ہم لوگ پار برہم پرمیشور کے آدھین ہیں اور ان کی اچھا سے ہی کام کرتے ہیں۔ تمہاری جو اچھا ہو ہم سے مانگ لو۔ اتری رشی کہنے لگے کہ ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ میری سنتان دھرماتما اور بھگوان کی بھگت ہو۔ تینوں دیوتاؤں نے کہا ایسا ہی ہوگا اور وے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ اس کے پشچات ان تینوں دیوتاؤں نے ان کے پتر کے روپ میں جنم لیا۔

ادھیائے — ۲

دکش پرجاپتی کا مہادیو جی کو شاپ دینا

میترییہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی اب میں آپ کو آگے کی کتھا سناتا ہوں۔ ستی سے وواہ ہو جانے کے کچھ دنوں پشچات ایک دن بھگوان مہادیو جی بہت سے دیوتاؤں و رشیوں منیوں کے ساتھ برہما جی کی سبھا میں بھگوان کا دھیان لگائے آنکھیں موندے ہوئے بیٹھے تھے۔ اسی سمے ستی کے پتا دکش پرجاپتی وہاں آئے۔ ان کو آتے دیکھ کر سبھا میں جتنے بھی رشی منی بیٹھے تھے سب نے اٹھ کر سمان کیا پرنتو مہادیو جی بھگوان کے دھیان میں مگن تھے۔ ان کو پتہ نہیں تھا کہ کون آیا ہے اس لئے وے اپنے استھان سے نہیں اٹھے۔ یہ دیکھ کر دکش پرجاپتی کرودھ سے آگ ببولا ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں نے بڑی بھول کی جو اس جیسے پاکھنڈی سے اپنی کنیا کا وواہ کر دیا۔ میں برہما جی کے کہنے سے اپنی لڑکی کا وواہ اس سے کر دیا پرنتو یہ اس یوگیہ نہیں تھا۔ وواہ کر دینے سے دیوتاؤں میں اس کا استھان اونچا ہونے لگا جس کے کارن اس کو ابھیمان ہو گیا ہے اور میرا داماد ہو کر بھی مجھ کو پرنام نہیں کرتا ہے میری بیٹی اس کے لائق نہیں ہے یہ دن رات مرگھٹوں میں پڑا رہتا ہے اپنے شریر پر راکھ ملتا ہے اور بھوت پریتوں میں رہتا ہے اس پر



 भक्त ध्रुव नारायण

میں کیا بتاؤں کہتے ہوئے بھی لجا آتی ہے۔ میری چھوٹی رانی نے دھرو سے ایسی کٹھور بات کہہ دی کہ اُسنے کرودھ میں آکر گھر چھوڑ دیا اور بن میں چلا گیا۔ یہ کہہ کر راجہ رونے لگے اور کہنے لگے ہے بھگوان مجھ سے بڑا پاپ ہوا۔ میرا اگیان بچہ میری بھول کے کارن نہ جانے کہاں مارا مارا پھر رہا ہوگا۔ کیسے کشٹ پا رہا ہوگا۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن تم رونا بند کردو۔ میں جنگل میں تھوڑی دیر ہوئی تمہارے پُتر سے مل کر آ رہا ہوں۔ وہ بھگوان کا سچا بھگت ہے اور انہیں کا اسمرن کرنے گیا ہے۔ میں نے اُسے بہت سمجھایا کہ تو گھر لوٹ چل، پرنتو وہ نہ مانا۔ اب وہ میرے کہنے سے متھرا جی میں بھگوان کا بھجن کرنے گیا ہے۔ اب تم اسکی چنتا بالکل مت کرو۔ کیونکہ اب بھگوان اس کے رکھوالے ہوگئے ہیں، اور اب اُسے کسی پرکار کا دکھ نہیں مل سکتا۔ دھرو کو بھگوان جی درشن دیں گے اور جب تک سرشٹی پر پرانی جیوت ہیں، اس کا نام امر رہے گا۔ ایسا کہہ کر نارد جی ہری کا نام لیکر بین بجاتے ہوئے چلے گئے۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! نارد جی سے مل کر دھرو بالک متھرا جی میں یمنا کے کنارے بیٹھ کر تپ کرنے لگا پہلے اُس نے بھوجن کم کیا پھر بھوجن چھوڑ کر پیڑ کی پتیوں کا بھوجن کرنے لگا پھر وہ بھی چھوڑ کر وایو کھا کر تپ کرتا رہا پھر اُس نے ایک پیر پر کھڑے ہو کر بھگوان کا تپ کرنا آرمبھ کردیا۔ پھر اُس نے بھگوان کا روپ اپنے ہردے میں دھارن کرکے سواس (سانس) بھی اور روک لی سو تینوں لوکوں میں پون چلنا بند ہوگئی۔ پون رُک جانے سے پرانیوں کے دم گھٹنے لگے تو برہما جی بھگوان جی کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہے ترلوکی ناتھ! تینوں لوکوں میں ہوا بند ہوگئی ہے سو اس کا کیا کارن ہے کرپا کر کے جلدی سے پون چلایئے — بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے برہما میرا ایک ایسا بھگت اتپن ہوا ہے جس نے پون کو اپنے اندر بھر لیا ہے۔ جس سے پون چلنا رُک گئی ہے۔ میں ابھی جا کر اس کو درشن دونگا اور پون کو مکت کروں گا۔

ادھیائے — ۱۰

بھگوان کا دھرو کو درشن دینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! بھگوان نے برہما جی سے ایسا کہہ کر ترنت وہی چتربھج روپ دھارن کر لیا جو دھرو نے اپنے ہردے میں دھارن کیا تھا اور اس کے سامنے جا کر کھڑے ہوگئے۔ دھرو بھگت نے جب آنکھیں کھولیں اور بھگوان کو اپنے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا تو دنڈوت کرکے ان کی پری کرما کی، اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ ہے ترلوکی ناتھ آپ نے بڑی کرپا کی ہے جو مجھے درشن دیئے ہیں۔ رشی منی ہزاروں ورش تپ کرکے بھی آپکے درشن نہیں پا سکتے ہیں، پرنتو آپنے میرے اُوپر بڑی کرپا کی ہے جو تھوڑی سی بھگتی کرنے سے ہی درشن دیدیئے — میں آپکی استوتی کس منہ سے کروں، کیونکہ میں تو منوشیہ ہوں، دیوتاؤں میں سرشٹیھ برہما جی بھی آپ کا گن گان نہیں کر سکتے۔ آپ ہی نے تینوں لوکوں کو اور سمست پرانیوں کو اتپن کیا ہے۔ ہے بھگوان سنساری منوشیہ مایا جال میں پھنسے رہتے ہیں، اور آپکے درشن کبھی نہیں پاتے پرنتو یہ آپکی ہی مایا تھی کہ میری ماں نے مجھے طعنہ دیا جس کے کارن میں آپکا بھجن کرنے نکل پڑا اور آپکے درشن پائے۔ اس پرکار بھگت راج دھرو کی استوتی کرنے پر بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے بھگت میں تجھ سے بہت پرسن ہوا ہوں تو جو چاہے وردان مجھ سے مانگ لے۔ بھگوان جی کے یہ وچن سُن کر دھرو کہنے لگا کہ ہے بھگوان!

جس نے آپکے درشن کرلیئے اسے کسی وستو کی نہ تو اچھا رہتی ہے اور نہ آوشیکتا سو مجھے اب کچھ بھی نہیں مانگنا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ ایسا وردان دیں کہ میں آپکو کبھی نہ بھول سکوں اور آپکے چرنوں میں پریت سدا بنی رہے۔ یہ سن کر نارائن جی کہنے لگے کہ تیری یہ اچھا پورن ہوگی اور تو نے راج سنگھاسن پراپت کرنے کیلئے ہیر انجن کیا تھا سو تجھے راج سنگھاسن مل جائیگا۔ تیری سوتیلی ماتا جس نے تجھے طعنہ مارا تھا وہ اور تیرا بھائی دونوں تیری سیوا کرینگے اور تو اپنی اسی سوتیلی ماں کے سامنے چھبیس ہزار ورش تک راجیہ کریگا۔ تیرے بھائی اتم کی مرتیو ایک یکش کے ہاتھوں ہوگی، اور اسی کے وبوگ میں تیری سوتیلی ماں بھی مرجائے گی۔ میں شریر تیاگنے کے پشچات تیرے نام سے ایک الگ دھرو لوک بناؤں گا، جو سب لوکوں سے اتم ہوگا اور جب تک سرشٹی بنی ہوئی ہے تو وہاں رہیگا اور جب مہا پرلئے ہو جائیگی تو تجھے مکتی مل جائے گی۔ سنسار میں جب تک منوشیہ جاتی جیوت ہے تیرا نام امر رہے گا۔ بھگوان یہ وردان دھرو کو دے کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔ پون چلنے لگی اور جیو جنتو پرسن ہو گئے۔

بھگوان کا وردان پاکر دھرو اپنے گھر کی اور چل دیئے۔ جب نارد جی نے یہ دیکھا کہ دھرو راج اپنے گھر کو جارہے ہیں تو وہ انکے پتا کے پاس پہونچے اور ان سے کہا کہ تمہارا پتر بھگوان کے درشن پراپت کرکے اب راجدھانی میں آرہا ہے۔ نارد جی کے یہ وچن سن کر راجہ اتان پاد کو بڑی پرسنتا ہوئی اور انہوں نے سمت نگر واسیوں سے کہلوایا کہ آج ہمارا پتر آرہا ہے۔ نگر واسیوں نے یہ سماچار سنکر اپنے گھروں کو اچھی طرح سجایا۔ مارگ پر پانی چھڑک دیا اور دونوں اور بندربار یں لگا کر پورے مارگ کو سجا دیا۔ استریاں سونے کے تھالوں میں دیپک جلا کر آرتی کرنے کو گھروں کے دواروں پر آکر بیٹھ گئیں۔ راجہ اتان پاد اپنے پتر اتم کو ساتھ لے کر سونے کے سنگھاسن پر ہاتھی کے اوپر بیٹھ کر اپنے پتر کو لانے کے لئے نگر کے باہر آگئے۔ جس سمے دھرو بھگت وہاں آئے تو آکاش سے دیوتاؤں نے پھولوں کی ورشا کی اور چاروں اور باجے بجنے لگے اور شنکھ دھونی ہونے لگی۔ دھرو جی مرگ چھالا دھارن کئے ہوئے تن پر بھبوت ملے ہوئے تھے اور ان کی جٹائیں لمبی ہو گئی تھیں، راجہ نے پتر کو دیکھتے ہی اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ ہے دِوِّجی اس سمے کا کیا ورنن کروں، راجہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور چھوٹی رانی کی ہچکی بندھ گئی تھی اور وہ بار بار دھرو کو چوم رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ہے بیٹے میرا اپرادھ چھما کر۔ میں نے تجھے بڑا کشٹ دیا۔ دھرو جی کہنے لگے ہے ماتا! اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں ہے بھگوان کو ایسا ہی کرنا تھا۔ اور یہ تو تمہارا طعنہ نہیں تھا بلکہ میرے لئے وردان سدھ ہوا کہ مجھے بھگوان جی کے درشن ہو گئے۔ دھرو کی ماں رانی سینتی نے بھی دھرو کو بہت پیار کیا اور پانچوں ہاتھی پر بیٹھ کر محلوں کی اور چلے۔ راستے میں استریوں نے انکی آرتی اتاری اور راجہ غریبوں اور براہمنوں کو دروپہ دیتے ہوئے محلوں میں آگئے۔ راجہ نے دھرو کو اچھے اچھے وستر پہنائے اور پریم پوروک سنگھاسن پر اپنے پاس بٹھانے لگے۔

جب دھرو سیانے ہو گئے تو راجہ نے ان کو راج گدی پر بٹھایا اور راج پاٹ ان کو سونپ کر بھگوان کا بھجن کرنے وَن میں چلے گئے۔ دھرو نے اپنے بھائی اتم کو مکھیہ منتری بنایا اور اتم ان کی آگیا نوسار راج کا کاریہ کرتے تھے۔ ہے دِوِّجی دھرو یہ سمجھتے تھے کہ یہ راج پاٹ بھگوان کی دھروہر ہے اور ساری پرجا بھگوان کی سنتان ہے سو وے اس بات کا دھیان رکھتے تھے کہ پرجا کو کسی پرکار کا کشٹ نہیں ہونے پاوے۔ ان کے راجیہ میں کوئی منوشیہ ادھرم نہیں کرتا تھا اور شیر و بکری ایک گھاٹ پہ پانی پیتے تھے۔ ان کا راجیہ ساتوں دویپوں میں پھیلا ہوا تھا۔ ایک دن ان کا بھائی اتم شکار کھیلنے گیا۔ اسے وہاں ایک بہت ہی سندر

مرگ دکھائی دیا جس کے پیچھے دوڑتا ہوا وہ کبیر دیوتا کے راجیہ میں اُس جگہ پہونچ گیا جہاں وے وہار کرتے تھے۔ کبیر کے سیوک کہنے لگے کہ تم منوشیہ ہو ہمارے راجیہ میں کیوں آ گئے یہاں سے چلے جاؤ۔ اس بات پر اُتم کو بہت کرودھ آیا اور وے یکش کو گالیاں دینے لگے سو ایک بلوان یکش نے ان کی ہتیا کر دی۔ جب اُتم کے ساتھ گئے ہوئے سپاہیوں نے یہ حال راج دھرو جی سے کہا تو دھرو نے اپنی سمست سینا کو تیاری کی آگیا دیدی اور یکشوں سے بدلا لینے کو چل پڑے۔ اُتم کی ماتا کو اپنے پتر کی ہتیا کا سماچار سُن کر اتنا دکھ ہوا کہ وہ ترنت ہی اس کی لاش ڈھونڈھنے کیلئے ون میں چلی گئی۔ جیسے ہی وہ ون میں گئی وہاں بہت زور کی آگ لگ گئی اور وہ وہیں جل کر مر گئی۔ اُدھر راجہ دھرو نے اپنی سینا کو لیکر یکشوں کے راجیہ پر آکرمن کر دیا۔ ان کا مقابلہ کرنے کیلئے یکش دگ بہاری سینا لیکر آئے۔ ہے وِدُرجی دھرو اتنے بلوان تھے کہ اپنی ساری سینا کو چھوڑ کر اپنا رتھ آگے منگوا کر یکشوں کے سامنے جا کر اکیلے یدھ کرنے لگے۔ یکشوں نے بڑی ویرتا سے ان پر آکرمن کیا اور بہتیرے شستر استر چلائے پرنتو دھرو پر کسی کا بھی پربھاؤ نہیں پڑتا تھا، اور جس سمے دھرو اپنے وان چلاتے تھے تو سینکڑوں یکش مر جاتے تھے اور پچاسوں گھائل ہو جاتے تھے۔ اس پرکار یکشوں کی بہت بڑی سینا کٹ گئی اور جو باقی بچ رہے تھے وے بھاگ کر اپنے راجہ کبیر کے پاس پہونچے اور سارا سماچار کہا۔ کبیر کو یہ سُنکر بڑا کرودھ آیا اور وے بھی رن بھومی میں یدھ کرنے آ گئے۔ انہوں نے دھرو پر بہت سے تیر چلائے پرنتو دھرو اپنے تیروں سے ان کے تیروں کے ٹکڑے کر دیا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر کبیر کو بڑا آشچریہ ہوا اور من میں سوچنے لگے کہ یہ کیسا بالک یودھا ہے جس پر میرے تیر کام نہیں کرتے۔ یہ وچار کر وے دھرو سے کہنے لگے کہ تم بڑی اچھی وان ودیا جانتے ہو، مجھے بتاؤ کہ تمہیں کس گرو نے یہ ودیا سکھائی ہے؟ دھرو کہنے لگے کہ میرے گرو تو لوکی ناتھ نارائن جی ہیں، جنہوں نے مجھے اور تمکو دونوں کو اتپن کیا ہے اور ساری سرشٹی اتپن کی ہے۔ یہ سن کر کبیر جی نے دھرو کو مارنے کے لئے نارائن استر نکالا اور کہا کہ اس سے ہی تو مارا جائیگا، یہ دیکھ کر دھرو جی نے بھی وہی نارائن استر اٹھا لیا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی جس سمے دونوں اور سے نارائن استر نکل آئے تو پرتھوی ڈر کے مارے کانپ اُٹھی۔ دیوتاؤں کے سنگھاسن ہل اُٹھے اور برہماجی کی سمادھی بھنگ ہو گئی۔ جب برہماجی نے دیکھا کہ دونوں اور سے نارائن استر اٹھائے گئے ہیں اور اگر دونوں نے چلا دیئے تو سنسار پر رہنے والے سارے پرانی چھن بھر میں ہی جل کر راکھ ہو جائیں گے، اور دونوں کو وردان ہے کہ ان کو کوئی نہیں مار سکتا سو ان میں سے کوئی بھی نہیں مریگا ایسا وچار کر وے ترنت ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور دھرو کے پتامہ (دادا) سوئمبھو منو اور رشی راج نارد جی سے کہنے لگے کہ آپ دونوں جا کر یہ انرتھ ہونے سے روک دیں اور ان دونوں میں میل کرا دیجیئے۔ برہماجی کی آگیا سُن کر دونوں ترنت ہی رن بھومی میں دھرو کے پاس آ گئے۔

ادھیائے —— ۱۱

دھرو اور کبیر جی میں ملاپ ہونا اور دھرو جی کا راج گدی تیاگ کر تپ کرنے چلے جانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! جب بھگت راج دھرو نے دیکھا کہ اسکے دادا آئے ہیں تو وے ترنت ہی رتھ پر سے نیچے

اُٹھ پڑے اور راجہ منو اور نارد جی کو پرنام کیا۔ منو جی کہنے لگے ہے وتس! تم بھگوان کے بڑے بھگت ہو اور گیانی بھی ہو۔ گیانی منوشیہ کو کبھی کرودھ نہیں کرنا چاہئیے کیونکہ کرودھ کرنے سے منوشیہ کی مت بھرشٹ ہو جاتی ہے اور وہ کرودھ میں آ کر ادھرم کر بیٹھتا ہے۔ ہے دھرو سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے بھگوان کی اچھا سے ہوتا ہے۔ تمہارے بھائی اتم کی مرتیو یکش کے ہاتھوں بھگوان کی اچھا سے ہوئی پر تو تم نے کرودھ کے وشی بھوت ہو کر ایک یکش کے بدلے لاکھوں یکشوں کو مار ڈالا ایسا کر کے تم نے بڑا ادھرم کیا۔ تم کو ایسا کرنا اچت نہیں تھا۔ یہ تم نے انیائے کیا۔ ہے دھرو! یہ ساری سرشٹی اور جیو بھگوان کے اتپن کئے ہوئے ہیں تم انکو مار کر کیوں اپرادھ اپنے اوپر لیتے ہو۔ یہ سن کر دھرو کو بڑا دکھ ہوا اور انہوں نے اُسی سمے نارائن استر کو نیچے رکھ دیا۔ نارد جی نے کبیر دیوتا کو سمجھایا کہ دیکھو دھرو جی نے یدھ بند کر دیا ہے اب تم بھی یدھ بند کر دو۔ نارد جی کے کہنے سے کبیر نے بھی یدھ بند کر دیا۔ پھر نارد جی کہنے لگے کہ راجن! تمہارے سیوکوں نے بنا اپرادھ کے دھرو کے بھائی اتم کی ہتیا کر دی تھی۔ اسلئے تم کو چاہئیے کہ تم ان سے جا کر چھما مانگو، کیونکہ بھگوان کا اپدیش ہے کہ جب تم سے کوئی بھول ہو جائے ترنت چھما مانگ لینی چاہئیے۔ اسی پرکار یدی منوشیہ سے اپرادھ ہو جائے تو ترنت ہی بھگوان کی بنتی کر کے اپنے اپرادھ پر شدھ ہردے سے دکھ پرگٹ کرے اور چھما مانگ لے۔ یہ بات سن کر کبیر جی دھرو سے کہنے لگے کہ ہے بھائی! میرے سیوکوں نے تمہارے بھائی کی ہتیا کی تھی مجھے اس کا بڑا دکھ ہے تم ان کا اپرادھ چھما کر دو اور جو دنڈ چاہو مجھ کو دیدو! دھرو کہنے لگے کہ ہے کبیر جی! جو کچھ ہوتا ہے بھگوان کی اچھا سے ہوتا ہے۔ میرے بھائی کی مرتیو بھی تمہارے سیوکوں کے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اس میں ان کا یا تمہارا کوئی دوش نہیں ہے۔ آپ دیوتا ہیں اس لئے مجھے ایسا وردان دیجئے کہ مجھے کبھی کرودھ نہ آئے کیونکہ اس کرودھ کے کارن ہی اتنا انرتھ ہوا ہے۔ یہ سن کبیر جی نے دھرو کو وردان دیا اور دونوں گلے مل کر اپنے اپنے کئے کی معافی مانگنے لگے۔ جب دونوں میں میل ہو گیا تو سب دیوتا و نارد جی آدی اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور دھرو بھی اپنی راجدھانی میں لوٹ آئے۔

دھرو جب لوٹ کر آ گئے تو ان ہردے بہت ہی دکھی تھا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے یدھ میں مارے گئے اور خون میں تڑپتے ہوئے لاکھوں یکشوں کا چتر گھوم رہا تھا۔ وے سوچنے لگے کہ یہ راج سنگھاسن منوشیہ اہنکاری اور کرودھی بنا دیتا ہے اور اسکے کارن بھائی بھائی کی ہتیا کر ڈالتا ہے اور پتا اپنے پتر کو مار ڈالتا ہے اور یہ راج پاٹ سگے سمبندھی اور سنسار یہ سب ناشوان ہیں منوشیہ ان میں پھنسا رہ کر بھگوان کو بھول جاتا ہے اس لئے ان سب کو تیاگ کر بھگوان کا بھجن کرنا چاہئیے۔ یہ وچار کر کے دھرو جی نے اپنے پتر اُتکل کو راج سنگھاسن پر بٹھا دیا اور اپنی استری کو ساتھ لیکر اتراکھنڈ میں جا کر بھگوان کا تپ کرنے لگے۔

ادھیائے — ۱۲

دھرو کا پران تیاگنا اور دھرو لوک کو جانا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودر جی! جب دھرو راج اپنی پتنی کے ساتھ بہت دنوں تک تپ کرتے رہے اور ان کا انت سمے آ پہنچا تو نارائن جی کی آگیا سے ایک بہت سندر ومان وہاں آیا، اور بھگوان جی کے گن کہنے لگے کہ ہے بھگت راج دھرو

بھگوان نے یہ وِمان تمہیں لانے کو بھیجا ہے آپ اس پر بیٹھ کر چلیے۔ یہ بات سُن کر دھرو راج ہردے میں وچار کرنے لگے کہ میری چھوٹی ماتا نے مجھے اپ شبد کہے تھے اور گھر سے نکالا تھا جس کے کارن وہ نرک بھوگ رہی ہے۔ پرنتو اُس نے اپنے آپ کچھ نہیں کیا یہ تو بھگوان کی اِچھا تھی اس لئے مجھے اکیلا وہاں نہ جانا چاہیئے اپنی ماتا کو ساتھ لے کر چلنا چاہیئے۔ ایسا وچار کر وے بھگوان جی کے گنوں سے کہنے لگے کہ ہے گنوں میری ماتا کے طعنہ مارنے کے کارن ہی میرے ہردے میں بھگوان کی پریت اتپن ہوئی اور آج مجھے یہ پدوی ملی ہے پرنتو ماتا نرک میں ہے سو میں اکیلا وہاں نہیں جاؤں گا۔ یہ سنکر گن کہنے لگے کہ ہے بھگت راج! بھگوان جی نے آپ کی دونوں ماتاؤں کو آپ سے پہلے ہی بیکنٹھ میں بُلا لیا ہے۔ اب تم اس میں بیٹھ کر چلو۔ یہ سنکر دھرو راج اپنی پتنی کے ساتھ وِمان میں بیٹھ گئے۔ جس سمے دھرو جی کا وِمان دھرو لوک کو جا رہا تھا تو نارد جی نے دیکھ لیا۔ اس سمے نارد جی یگیہ کرا رہے تھے۔ جب یگیہ سے نورت ہوئے تو دھرو لوک میں جا کر دھرو سے کہنے لگے کہ ہے وتس! تمہاری اِچھا پورن ہو گئی۔ دھرو جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج! مجھے یہ پدوی آپکی دیا اور کرپا سے ملی ہے آپ نے ہی مجھے بھگوان کا بھجن کرنے کا سیدھا سچا راستہ بتایا تھا جسکے کارن مجھے بھگوان جی کے درشن کرنے کو ملے نارد جی یہ سنکر کہنے لگے اچھا تم یہاں خوشی سے رہو۔ ایسا آشیرواد دیکر نارد جی اپنے لوک کو چلے گئے۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! دھرو کے اُتر اکھنڈ میں چلے جانے پر اُنکے پتر نے بہت دنوں تک راجیہ کیا۔ وے بڑے دھرما تھے اور پرجا ان سے سکھی رہتی تھی۔ جب راجہ انکل بوڑھے ہونے لگے تو انہوں نے سوچا کہ اب مجھے بھی اپنے پتا کی طرح راج پاٹ دھن دولت اور کٹمب آدی کا موہ چھوڑ کر بھگوان کا تپ کرنے جانا چاہیئے۔ پرنتو انہوں نے سوچا کہ میری استری و پتر آدی مجھے بن میں جانے سے روکیں گے۔ اس لئے میں پاگل بننے کا سوانگ رچوں ایسا کرنے سے کٹمبی یہ سمجھیں گے کہ یہ تو پاگل ہو گیا ہے راج کرنے یوگیہ نہیں رہا ہے اور اس پرکار مجھے چھٹکارا مل جائیگا۔ ایسا وچار کر راجہ پاگل جیسے بن گئے اور پاگلوں کی طرح باتیں کرنے لگے۔ جب انکی پتنی آدی نے یہ دستھا دیکھی تو انہوں نے دھرو کے چھوٹے بیٹے ارتھات انکل کے چھوٹے بھائی وتسر کو راجگدی پر بٹھا دیا۔ انکل بہت دنوں تک ایسے ہی سوانگ رچاتے رہے اور جب انہوں نے دیکھا کہ وتسر راج کاج اچھی طرح چلانے لگا ہے تو وے ایک دن رات کے سمے گھر سے نکل کر جنگل میں بھگوان کا تپ کرنے چلے گئے اور کچھ دنوں پشچات اپنا تن تیاگ کر سورگ لوک میں چلے گئے۔

ادھیائے ـــــ ۱۳

دھرو کے کل میں راجہ بین کا جنم لینا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے بھگت راج وِدُر جی! اب میں آپ کو بتاؤں گا کہ دھرو کے کل میں آگے چل کر کون کون راجہ ہوئے۔ راجہ دھرو کی کئی پیڑھیوں کے پشچات انکے ونش میں انگ نام کا ایک راجہ ہوا۔ اس راجہ کے کوئی پتر نہیں تھا جس کے کارن وہ بڑا دُکھی رہتا تھا۔ سو اُس نے ایک دن اپنے راجیہ کے بڑے بڑے مہاتماؤں اور رشیوں کو بلا کر سبھا کی اور ان سے پرارتھنا کی کہ کوئی

ایسا اُپائے بتاؤ جس سے میرے پُتر اُتپن ہو۔ براہمنوں نے اس سے ایک بڑا بھاری یگیہ کر دیا اور یگیہ کی چٹکی بھر راکھ راجہ کو دیکر کہا کہ اسکو اپنی پتنی کو کھلا دو تو اوشیہ پُتر اُتپن ہوگا۔ راجہ نے یہ پرساد اپنی رانی کو کھلا دیا جس سے اسکے ایک پُتر ہوا جس کا نام بین رکھا گیا۔ یہ پُتر بہت ہی کروپ تھا اور اس کی جنم کنڈلی میں گرہ بھی خراب تھے سو راجہ انگ نے براہمنوں سے پوچھا کہ کیا کارن ہے کہ ہمارا پُتر شودروں کی طرح کروپ اُتپن ہوا ہے۔ ہمارے کُل میں اب تک ایک سے ایک سندر سنتان ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ سُن کر براہمنوں نے وچار کیا اور پھر کہنے لگے کہ ہے راجن جس سمے آپکی پتنی نے یگیہ کا پرساد کھایا تھا تو اس نے ادھرم نامی اپنے پتا اور مرتیو نامک اپنی ماں کو یاد کیا تھا، اس لئے یہ بچّہ بھی انہیں کے بھینکر روپ کا ہوا ہے۔ راجہ یہ سنکر چپ ہو گئے اور بین دھیرے دھیرے سیانا ہونے لگا۔

جب بین بڑا ہو گیا تو اس کا چت ادھرم میں جانے لگا وہ بن میں شکار کھیلنے جاتا تو مرگ آدی سیدھے سادے پشوؤں کو مار ڈالتا تھا، نگر کے بچوں کے ساتھ ندی میں اشنان کرتے ہوئے کسی کی ٹانگ گھسیٹ کر ندی میں ڈبو دیتا تھا۔ کبھی کسی کو اکارن ہی لاٹھی لے کر بھگا دیتا تھا۔ ساری پرجا اسکے ان کاریوں سے تنگ آ گئی سو ایک دن انہوں نے راجہ سے کہا کہ ہے راجن آپ اپنے پتر کو سمجھایئے یہ بڑا ادھرم کر رہا ہے اور ہمیں کشٹ دے رہا ہے۔ راجہ نے اپنے پتر کو سمجھایا اور پرجا کو دھیرج دیکر ودا کیا پر نتو لڑکا پھر اپدرو کرنے لگا۔ اور پھر پرجا کے لوگ راجہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے راجن! اب ہم آپ کے راجیہ میں نہیں رہ سکتے، کیونکہ ہم سے یہ اتیاچار نہیں سہا جاتا۔ راجہ کو یہ سُن کر بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے بین کو بہت ڈانٹا پھٹکارا۔ بین روتا ہوا اپنی ماں کے پاس گیا اور کہنے لگا، کہ پتا جی مجھے اکارن ہی ڈانٹ پھٹکتے رہتے ہیں میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ پتر کی یہ بات سُن کر ماں کہنے لگی، ہے پتر! تو دکھی مت ہو۔ بڑھانے تیرے پتا کی مت ہر لی ہے تو ان کا ڈر مت کر۔ یہ کہہ کر رانی راجہ کے پاس گئی اور ان سے لڑنے لگی۔ اس سے راجہ کو بڑا دکھ ہوا اور وے سوچنے لگے کہ دیکھو میں ساتوں دویپوں پر راج کرتا ہوں اگر چاہوں تو رانی اور اپنے پتر کو چھن بھر میں کولھو میں پلوا دوں یا دیش نکالا دیدوں، پرنتو اس میں لوگ میرے اوپر تھوکیں گے۔ میرے جو ادھرمی پتر اُتپن ہوا ہے، اس کا کارن یہ ہے کہ میں نے پچھلے جنموں میں پاپ کئے ہوں گے۔ جس کا دنڈ بھگوان نے مجھے دیا ہے۔ میری پتنی بھی میری بات نہیں مانتی، اس لئے یہی اُچت ہے کہ ان سب کو چھوڑ کر بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلا جاؤں، جس سے میرا پرلوک سُدھر جائے۔ ایسا وچار کر ایک دن راتری کے سمے راجہ محلوں میں سے نکل کر بنوں میں تپ کرنے چلے گئے۔

ادھیائے ــــ ١٤

بین کا راج سنگھاسن پر بیٹھ کر ادھرم کرنا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! اگلے دن پراتکال سبھا میں منتری گن آئے اور انہوں نے دیکھا کہ راجہ انگ راتری کو ہی گھر سے چلے گئے ہیں تو ان کو بڑا دکھ ہوا۔ ان کو بہت ڈھونڈھا گیا پرنتو کہیں پتہ نہیں چلا۔ راجہ کے چلے جانے سے چور ڈاکوؤں کی ہمت بڑھ گئی اور وے شکتی شالی ہو کر پرجا کو بہت دکھ دینے لگے۔ جب براہمنوں نے اور نگر کے بڑے بڑے آدمیوں نے یہ دیکھا کہ اب ان چور ڈاکوؤں پر کوئی بس نہیں چلتا، تو انہوں نے یہی اچھا سمجھا کہ بین کو ہی راج سنگھاسن پر بٹھا دیا جائے سو انہوں نے اسکو

راج گدّی پر بٹھا دیا۔ بین نے راجہ بنتے ہی سب سے پہلا کاریہ یہ کیا کہ چوری کا دنڈ پھانسی کر دیا۔ سو جتنے بھی چور اور ٹھگ تھے تھوڑے ہی سمے میں اس نے سب کو پھانسی دیکر سماپت کر دیا۔ اس پرکار اس نے اپنی پرجا کو بھیے سے مکت کر دیا۔ بین کا ڈر اس کے آس پاس کے راجہ بھی ماننے لگے اور بین ساتوں دویپوں پر راجیہ کرنے لگا۔ ہے وِدُرجی! استا پاکر منوشیہ مد میں اندھا ہو جاتا ہے یہی حال بین کا ہوا اُس نے سوچا کہ ساتوں دویپوں پر میں راجیہ کرتا ہوں۔ سارے راجہ میرے آدھین ہیں اور میں پرجا کو ہر پرکار کا سکھ دے رہا ہوں تو پرجا کو چاہیئے کہ وہ بھگوان یا دیوتاؤں کی استوتی اور یگیہ آدی کرنے کی جگہ میری پوجا کرے۔ یہ سوچ کر اس نے ساتوں دویپوں میں ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ آج سے کوئی بھی ہون۔ جپ۔ تپ یگیہ آدی بھگوان یا کسی دیوتا کے نام پر نہیں کیا جائے میرے نام پر کیا جائے جو اس آگیا کو نہیں مانیگا، اس کو پھانسی دیدی جائے گی۔ اسکے پشچات راجہ بین دگوجے کرنے کو نکلا جہاں جس راجیہ میں جاتا تھا وہاں کا راجہ اس کے بھیے سے اس کی ادھینتا سویکار کر لیتا تھا، اور اس کو بھینٹ دیکر اپنا پران بچاتا تھا۔ راجہ بین ہر ایک راجہ کو یہی آگیا دیتا تھا کہ تمہارے راجیہ میں کوئی بھی یگیہ یا ہون آدی بھگوان یا کسی اور دیوتا کے نام پر نہیں کیا جائے میرے نام سے کیا جائے۔ اس پرکار بین کی آگیا سے ساتوں دویپوں کے براہمنوں اور رشیوں نے اپنا دھرم چھوڑ دیا اور پاپ کاریہ بڑھنے لگے۔ جب رشیوں منیوں نے یہ بات دیکھی تو سوچا کہ اب راجہ کو چل کر سمجھانا چاہیئے کہ وہ اپنی آگیا کو واپس لے کیونکہ جس دن سے اُس نے یہ آگیا دی ہے پاپ کرم بہت بڑھنے لگے ہیں اور رشیوں و براہمنوں کا دھرم بھی نشٹ ہونے لگا ہے، ایسا وچار کر وے سب لوگ راجہ بین کے پاس گئے اور مدھر وچنوں سے اُسے سمجھانے لگے ہے نرپ دو! ہم آپ کو ایک بات بتلانے آئے ہیں... جس سے آپکی آیو۔ کیرتی۔ اور یش بڑھے گا اور لکشمی جی بھی پرسن رہیں گی۔ وہ بات یہ ہے کہ تم رشی۔ منیوں کو یگیہ ہون آدی کرنے سے منع کرتے ہو یہ کس کارن سے ہے، اور تم یہ کس کارن کہتے ہو کہ بھگوان اور دیوتاؤں کی پوجا نہ کی جائے، آپ کی پوجا کی جائے۔ یہ بات بہت ادھرم کی ہے کیونکہ جگت میں سب سے بڑے بھگوان جی ہیں۔ انکی کوئی برابری کا نہیں ہے اور انکی اچھا سے دیوتا اتپن ہوئے ہیں۔ دیوتا سب منوشیوں سے بڑے ہیں اور کوئی بھی راجہ انکی برابری نہیں کر سکتا۔ آپ دیوتاؤں اور بھگوان کی برابری نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ اپنی پوجا مت کروائیے۔ رشیوں کے یہ وچن سُن کر راجہ کہنے لگا کہ ہے رشیو! تم لوگ ٹھیک بات نہیں کہہ رہے ہو۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ راجہ بھگوان کی برابر ہوتا ہے۔ اس کے شریر میں سمست دیوتا نواس کرتے ہیں اس لئے پرجا کو راجہ کی پوجا کرنی چاہیئے اور کسی کی نہیں۔ اگر تم لوگ میرا کہنا نہیں مانوگے تو سب کو پھانسی دیدوں گا۔ راجہ کی یہ بات سُن کر رشیوں کو بڑا کرودھ آیا اور سوچنے لگے کہ یہ راجہ بہت ادھرمی ہو گیا ہے ہمارا بھی اپمان کر رہا ہے سو ان کو بڑا کرودھ آیا اور اُنہوں نے اپنے منتروں سے ترنت راجہ کو مار ڈالا۔ بین کی ماتا یہ دیکھ کر بڑی روئی اور اُس کی لاش کو اس وچار سے نہیں جلایا کہ شاید کبھی رشی لوگ پرسن ہو جائیں تو اس کو پھر جیوت کر دیں، سو اُس نے اپنے پُتر کی لاش مصالحہ لگوا کر تیل میں سنبھال کر رکھ دیا۔ جس سے وہ اچھی بنی رہے۔ جب بین مر گیا اور اس کی مرتیو کا سماچار چاروں اور پھیل گیا تو رشیوں منیوں کو بڑی پرسنتا ہوئی اور استھان استھان پر یگیہ ہون اور دھرم کاریہ ہونے لگے۔ پرنتو راجہ کے نہ رہنے سے چوروں اور ڈاکوؤں نے پھر سر اٹھانا شروع کر دیا اور پھر پرجا کو کشٹ ہونے لگا، ادھرمیوں کی سنکھیا بڑھ گئی کیونکہ ان لوگوں کو کوئی ڈر نہ رہا۔ جب ایسی اوستھا ہو گئی تو پھر رشیوں منیوں نے وچار کیا کہ اب کسی دوسرے راجہ کو راج گدّی پر بٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ راجہ کے نہ رہنے سے دیش میں دھرم نہیں رہتا۔

راجہ کے بنا پر جا سکھہ نہیں پا سکتی۔ انہوں نے یہ سوچا کہ راجہ بین کو بھی جیوت کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی لاش ابھی تک استری گلی نہیں ہے۔ پرنتو اس کو جلا دیا جائیگا تو پھر وہ ادھرم کرنے لگے گا، پرنتو راجہ بین کے مر جانے سے یہ سمبھو ہے کہ اسکے ہردے کا پاپ نشٹ ہو گیا ہو، اور وہ اب ادھرم نہ کرے۔ یہ سوچ کر انہوں نے وچار کیا کہ اس کے شریر سے ایک پتر کو اُتپن کیا جائے اور اس کو راجہ بنا دیا جائے یہ وچار کر پھر گوآدی مہرشی بین کی ماتا کے پاس گئے اور جا کر پوچھا کہ تمہارے پتر کی لاش کہاں رکھی ہے ہمیں بتاؤ۔ بین کی ماں سنیتھی نے انکو لاش دکھا دی۔ رشیوں نے اسکی جنگھا پر منتر پڑھے تو ایک بہت ہی کالے رنگ کا کروپ اور ہرشٹ پشٹ پتر اتپن ہوا۔ اسکو دیکھ کر رشیوں کو بڑا دکھ ہوا اور وے سوچنے لگے کہ یہ تو بڑا بُرا ہوا۔ ساری محنت بیکار گئی، کیونکہ یہ تو ادھرمی ہے اور راجہ ہونے یوگیہ نہیں ہے۔ اس لڑکے نے اتپن ہوتے ہی پوچھا کہ مجھ کو آگیا دیجئے کہ کیا کروں۔ رشی لوگوں نے کہا کہ تو جا کر نشادوں (ملاحوں) اور بھیلوں کا راجہ ہو۔ ہے وِدُرجی وہ پتر بھیل جاتی کا راجہ ہوا۔ اُسکے اتپن ہونے سے راجہ بین کا سارا پاپ اس کے روپ میں نکل گیا اور بین کا شریر نشکلنک ہو گیا۔

ادھیائے ــــ ۱۵

پرتھو کا اتپن ہونا اور راجگدی پر بیٹھنا

میترے جی کہنے لگے کہ ہے وِدُرجی! اس کے پشچات رشیوں نے ایک دھرماتما پتر اتپن کرنے کی اچھا سے راجہ بین کی دونی بھجا کو متھا سو بھگوان کی کرپا سے اس میں سے ایک بہت ہی سندر اور تیجسوی شریر والا ایک پتر اور ایک سندر کنیا اتپن ہوئی۔ رشیوں نے لڑکے کا نام پرتھو اور لڑکی کا نام ارچی رکھ کر دونوں کا وواہ کر دیا۔ رشیوں کو اپنے یوگ بل سے گیان ہو گیا کہ اس کنیا اور پتر کے روپ میں سوئم بھگوان اور لکشمی جی نے جنم لیا ہے۔ سو انہوں نے پرتھو کو راج گدی پر بٹھانے کی سوچی۔ کبیر دیوتا نے سونے کا بنا ہوا بڑا سندر سنگھاسن لا کر دیا جس میں جگہ جگہ ہیرے اور لال آدی جڑے ہوئے تھے، اور موتیوں کی مالائیں لٹک رہی تھیں۔ رشیوں نے اس پر پرتھو کو بٹھا کر تلک کیا اور کہا کہ تم اب ساتوں دویپوں پر اکھنڈ راجیہ کرو۔ ہے وِدُرجی! پرتھو کے راج تلک ہوتے سمے سب دیوتاؤں نے ان کو بھینٹ دی۔ وشنو بھگوان نے سدرشن چکر بھینٹ کیا۔ پرتھوی نے کھڑاؤں بھینٹ کیں۔ ناگ دیوتا نے سنی بھینٹ کی۔ اگنی دیوتا نے دھنش وان بھینٹ کئے۔ مہادیو جی نے ترشول بھینٹ کیا آکاش سے پھولوں کی ورشا ہوئی اور اپسرائیں ناچنے لگیں، چاروں دشاؤں میں شنکھ اور باجے بجنے لگے۔

راج تلک کے سمے بہت سے بھاٹ بھی سبھا میں آئے اور راجہ کی بڑائی کرنے لگے اور انکو مہا پراکرمی اور مہا شالی تتھا دانی اور دھرماتما بتانے لگے۔ بھاٹوں کی یہ بات سن کر راجہ پرتھو کہنے لگے کہ تم لوگ میری استوتی اس پرکار کیوں کر رہے ہو میں نے تو بڑائی کا کوئی کام ابھی تک نہیں کیا، اس لئے میں پرشنسا پانے کا ادھیکاری نہیں ہوں۔ تم میری بڑائی مت کرو۔ کیونکہ میں ان موروکھوں میں نہیں ہوں جو اپنی بڑائی سنکر پرسن ہوتے ہیں۔ تم کو چاہیئے کہ بھگوان جی کی بڑائی کرو جو سب جگت کے پالن ہار ہیں اور جنہوں نے مجھے اور تمکو اتپن کیا ہے جس کو سن کر میرا اور تمہارا دونوں کا کلیان ہو۔ یہ کہہ کر راجہ پرتھو نے ان کو بہت سا دھن دے کر وداع کیا۔

ادھیائے ـــــ ۱۶

جوتشیوں کا راجہ پرتھو کی جنم کنڈلی دیکھ کر بھوشیہ وانی کرنا

میترییہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! جب بھاٹ لوگ چلے گئے تو رشیوں نے جیوتشیوں سے کہا کہ آپ لوگ راجہ پرتھو کی جنم کنڈلی بنا کر اس کا پھل بتائیں، سو انہوں نے ان کی جنم کنڈلی تیار کی اور پھل اس طرح بتایا کہ راجہ پرتھو میں بھگوان کا انش ہے اس لئے یہ بڑے دھرماتما ہونگے اور ساتوں دویپوں پر ان کا راجیہ رہیگا۔ یہ اپنی پرجا کو اپنے پتر کے سمان سمجھیں گے۔ براہمنوں و سادھو سنتوں کو بھگوان کا روپ جان کر انکی سیوا کریں گے اور انکو کوئی دکھ نہیں ہونے دیں گے۔ کبھی ادھرم نہیں کرینگے۔ اور بنا اپرادھ کے کسی کو دنڈ نہیں دیں گے۔ یہ ساری پرتھوی کو دُوھ کر منوشیوں کے کلیان کے لئے بہت سی اوشدھیاں نکالیں گے۔ جب پون دیو پون کو روک لیں گے یا اندر دیو ورشا کو نہیں آنے دینگے تو ان کی آگیا سے پون بھی چلنے لگے گی اور ورشا بھی ہونے لگے گی۔ ان کو کوئی مار نہیں سکے گا۔ یہ بھگوان جی کو پرسن کرنے کے لئے سو اشومیدھ یگیہ کریں گے۔ ننانوے یگیہ تو پورن ہو جائیں گے، پرنتو سو ویں یگیہ میں اندر دیوتا وگھن ڈالنے کے لئے یگیہ کا گھوڑا چرا کر لے جائیں گے۔ تب ان کا پرم پرتاپی پتر اندر سے اس گھوڑے کو چھین کر لائے گا" اور اندر پھر انکو چھلنے کے لئے بہت سے اُپائے کام میں لا دینگے۔ بھگوان جی یگیہ میں آ کر ان کو درشن دیں گے اور راجہ پرتھو سدا بھگوان کے چرنوں کا دھیان لگائے رہیں گے۔ یہ پھل کہہ کر براہمن لوگ دان دکشنا لے کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور رشیوں کو بھی بڑی پرسنتا ہوئی۔

ادھیائے ـــــ ۱۷

راجہ پرتھو کا پرتھوی پر کرودھ کرنا۔

میترییہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! راج سنگھاسن پر بیٹھ کر راجہ پرتھو نیائے اور دھرم کے ساتھ راج کرنے لگے۔ پرنتو ان کے راجیہ میں ان کا اکال تھا سو ایک دن ان کی پرجا کے لوگوں نے دربار میں آ کر دُہائی دی اور کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ کے راج میں ہم بڑے دُکھی ہیں۔ بھوک کے مارے ادھ مرے ہوئے جا رہے ہیں۔ راجہ بین نے اپنے راجیہ میں بڑا پاپ کیا سو پرتھوی نے سب ان اور پھل اپنے شریر میں چھپا کر رکھ لئے ہیں۔ اس لئے نہ تو ہماری فصلوں میں اناج کے دانے آتے ہیں، اور نہ پیڑوں پر پھول لگتے ہیں، سو ہم کو کھانے کو کچھ نہیں مل رہا ہے۔ آپ ہماری ترنت سہائتا کیجئے۔ نہیں تو ہم سب لوگ بھوکے مر جائیں گے۔ اپنی پرجا کو یہ دُکھ سنکر راجہ پرتھو کو پرتھوی پر بڑا کرودھ آیا۔ اور انہوں نے ترنت ہی اپنا دھنش دان اُٹھا لیا اور پرتھوی سے کہنے لگے کہ میں اس سے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا۔ سو راجہ کو کرودھ میں دیکھ پرتھوی ڈر کے مارے کانپنے لگی اور ترنت ہی گئو کے روپ میں راجہ کے

سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ راجہ پرتھی نے اپنے گیانی کے بل سے جان لیا کہ پرتھوی گئو کا روپ دھارن کر کے آئی ہے۔ پرنتو اس سمے وہ کرودھ میں بھرے ہوئے تھے اس لئے اس گئو پر بھی تیر چلانے کو اٹھایا۔ تو وہ وہاں سے پران بچانے کیلئے بھاگی، اور راجہ بھی اپنا دھنش وان سادھے ہوئے اسکے پیچھے بھاگتے ہوئے گئے۔ پرتھوی بھاگتی ہوئی تینوں لوکوں میں گئی پرنتو کسی نے بھی اس کو راجہ کے بھئے سے شرن نہیں دی۔ جب پرتھوی نے یہ دیکھا کہ اب مجھے کوئی بھی نہیں بچا سکتا، تو وہ راجہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی کہ ہے راجن! آپ راجیہ کے مد میں اندھے ہو رہے ہیں آپ کو یہ نہیں معلوم کہ شاستروں میں یہ لکھا ہے کہ گئو اور برہمن کو مارنے سے بہت پاپ ہوتا ہے۔ راجہ کہنے لگا کہ ہے پرتھوی جو کسی کو کشٹ دے اس کی ہتیا کرنا پاپ نہیں ہے اور جو راجہ پرجا کو کشٹ دینے والوں کو ڈنڈ نہیں دیتا اس کا دھرم نشٹ ہو جاتا ہے اور وہ نرک پاتا ہے۔ تو نے اس اَن اور پھلوں آدی کو اپنے اندر چھپا لیا ہے جن کو بھگوان نے پرانیوں کے پالن پوشن کے لئے اتپن کیا تھا، اور اس پرکار تو میری پرجا کو بھوکوں مار رہی ہے۔ یہ سن کر پرتھوی کہنے لگی کہ ہے راجن! اگر آپ مجھے مار ڈالیں گے اور میں نہیں رہوں گی تو تم اور تمہاری پرجا کہاں رہے گی۔ یہ سن کر پرتھو کہنے لگے کہ ہے پرتھوی! میرے اندر اتنی شکتی اور بل ہے کہ میں پانی پر بھی اپنی پرجا کو بسا سکتا ہوں۔ جب راجہ نے یہ بات کہی تو پرتھوی کو کچھ گیان ہوا اور وہ سوچنے لگی کہ آج تک ایسی بات کوئی دیوتا بھی نہیں کہہ سکا، اور سوئم برہما جی بھی اپنی پرجا کو پانی پر نہیں بسا سکے تو یہ راجہ ایسی بڑی بات کیسے کہہ رہا ہے۔ تب اس نے آنکھ موند کر وچار کیا تو اس کو اپنے آتم گیان سے معلوم ہوا کہ اس راجہ کے روپ میں بھگوان جی نے اوتار لیا ہے اور یہ جو کہہ دینگے اُسے روکنے والا کوئی نہیں ہے ایسا وچار کر وہ راجہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی، اور کہنے لگی کہ ہے مہاراج! آپ بڑے سمرتھ وان ہیں آپ جیسی آگیا دیں ویسا ہی میں کروں۔

ادھیائے ــــ ۱۸

راجہ پرتھو کا پرتھوی کو دُھ کر ان آدی وستوئیں نکالنا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! پرتھوی کا یہ وچن سنکر راجہ پرتھو شانت ہو گئے اور اُس سے پوچھنے لگے کہ تو نے اَن آدی چھپا کر کیوں رکھ لئے۔ پرتھوی کہنے لگی کہ ہے راجن! آپکے پِتا بین نے بہت ادھرم کیا، اور سنسار کے لوگوں سے یگیہ و ہون آدی کرنا چھڑا دیا، سو وہ لوگ سارا اَن اور پھل آدی اپنے ہی پریوگ میں لانے لگے، اور انہوں نے دیوتاؤں کا بھاگ نکالنا بند کر دیا۔ جن کے کارن سے میں اَن اور پھل آدی اتپن کرتی ہوں، اس لئے میں نے اُن ادھرمیوں کو ڈنڈ دینے کے لئے میں نے یہ چیزیں اپنے پیٹ میں چھپا کر رکھ لیں ہیں۔ اب تم دھرماتما راجہ اتپن ہوئے ہو اور تمہاری نیتی دھرم کے ساتھ راجیہ کرنے کی ہے اس لئے میں تم سے بڑی پرسن ہوں، اور تم جو چاہو مجھ سے لے سکتے ہو۔ اگر تم اَن پھل اور اوشدھیاں آدی پراپت کرنا چاہتے تو مجھ کو دوہو، میرے دودھ میں یہ سب چیزیں نکلیں گی۔ میرے اوپر بھاری بھاری

پہاڑوں نے سب جگہ گھیر رکھی ہے اس لئے رکھیتی کرنے اور منوشیوں کے رہنے کا استھان کم ہے، سو تم ان کو اُٹھا کر ایک جگہ رکھ دو بہت سی جگہ نکل آئے گی۔ میرے شریر پر جہاں جہاں گڈھے ہیں ان کو پاٹ دو اس طرح سب جگہ برابر ہو جائے گی
راجہ پرتھو نے پرتھوی کے یہ وچن سن کر ادھر ادھر پھیلے ہوئے پہاڑوں کو اُٹھا کر اُتر دشا میں ایک کونے پر ڈھیر لگا دیا...
جہاں پر گہرے گہرے گڈھے تھے ان کو پاٹ کر پرتھوی کو ایکسار کر دیا اور بہت سے گاؤں اور نگر بسائے اور استھان استھان پر جھیلیں تالاب اور کنوئیں کھود دیئے۔ تب پرتھوی کہنے لگی کہ ہے مہاراج! اب آپ مجھ کو دوہیں، تو ان آدمی پراپت ہوں گے۔
پرتھوی کے یہ وچن سن کر راجہ پرتھو نے اس کو دوھنا آرمبھ کر دیا اور اس کے دودھ میں سے سب طرح کے اناج پھل پھول اور اوشدھیاں آدی نکلیں۔ نارائن جی نے وہاں آکر پرتھوی کو وردان دیا کہ تجھے ان بھاری بھاری پہاڑوں اور سمندروں کا بوجھ نہیں معلوم ہوگا، پرنتو جب تیرے اوپر رہنے والے پرائی پاپ کاریہ کرنے لگیں گے، تب تجھے ان کا بوجھ بہت معلوم ہوگا اور جب تیرے اُوپر پاپیوں کا بوجھ بڑھ جایا کرے گا تب میں اوتار لیکر ان کو نشٹ کر کے تیرا بوجھ ہلکا کیا کروں گا۔

ادھیائے ــــــ ۱۹

راجہ پرتھو کا اشومیدھ یگیہ کرنا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُرجی! جب راجہ پرتھو نے پرتھوی کو دوھ لیا تو سب اَن اور پھل وونسپتیاں اچھی طرح اُتپن ہونے لگیں۔ ہے ودُرجی! آپ یہ سندیہ کریں کہ راجہ پرتھو نے اتنے بڑے بڑے پہاڑوں کو اُٹھا کر اکیلے کیسے رکھ دیا اور اُونچی نیچی بھومی کو ایکسار کیسے کر دیا، سو اُس کا اُتر یہ ہے کہ اگر منوشیہ چاہے تو کسی بھی کام کو کر سکتا ہے۔ ویدوں میں اسمبھو نام کا شبد نہیں ہے۔ راجہ پرتھو بڑے گیانی تھے سو انہوں نے اس کام کے لئے اپنی پرجا کے لوگوں کو اکٹھا کیا، اور کہا کہ ہے پرجا جنو! اگر آپ اپنا کلیان چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی آنے والی پیڑھیاں بھی سکھی رہیں تو سب مل کر شرم دان یگیہ کریں۔ اس یگیہ میں پرتیک منوشیہ اور بچے بوڑھے کو اپنی سامرتھ کے انوسار محنت انگات شرم دان میں دینا پڑتا ہے۔ آپ سب لوگ مل کر ان پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر اتر دشا میں ایک کونے پر رکھ دیں، اور بھومی جہاں اونچی نیچی ہے اس کو بھی ٹھیک کر لیں۔ یہ سب آپ ہی کے کام آئے گی اور آپ کا ہی لابھ ہوگا۔ میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا، اور میں یدی اس کاریہ کے لئے داس رکھوں تو وے بھی اتنا کام نہیں کر سکتے۔ ہے ودُرجی! راجہ پرتھو کے اس اپدیش کا پرجا پر بڑا پربھاؤ پڑا اور ساری پرجا اپنے گھروں سے نکل کر باہر آگئی اور سب نے شرم دان یگیہ میں بھاگ لیکر پرتھوی کو ٹھیک کر دیا اور ان کے رہنے و کھیتی کرنے کے لئے بہت جگہ نکل آئی۔ پھر پرتھو کہنے لگے کہ ہے پرجا جنو! اب تم کھیتی کی سنچائی کرنے کے لئے ہمالیہ میں استھان استھان پر چھید کر کے پانی نکال لو اور نہریں بنا لو۔ اس سمے لوگوں نے جو نہریں بنائیں وے سب آج کل ندیاں ہیں۔
ہے ودُرجی! پرتھوی نے جو یہ کہا تھا کہ مجھ کو دوھ کر ان آدی نکال لو اس کا ارتھ یہ تھا کہ راجہ بین کے سمے میں

لوگ ادھرمی ہو گئے تھے اس کارن وے آلسی ہو گئے۔ پرتھوی شرم سے جی چرانے لگے بھومی کو جوتنے میں محنت نہیں کرتے تھے اور اُوپر اُوپر ہی بیج آدی بو دیا کرتے تھے جس کے کارن! اچھی اُپج نہیں ہوتی تھی۔ دو ہتے سے آشیہ تھا کہ پرتھوی کو جتنا گہرا جوتا جائیگا اور دودھا اور کھات ملتا جائے گا، اتنی ہی فصل اچھی اتپن ہوگی اور پرتھوی کو دودھ کرہی ہیرے اور لال سونا چاندی آدی اسکے اندر سے نکالے جاتے ہیں۔ اُوپر کچھ نہیں ملتا۔

ہے وِدُرجی! اس پرکار راجہ پرتھو کے ساتھ ساری پرجا نے شرم دان یگیہ کیا کہ جس سے اَن اور پھل آدی بہت ادھک ماترا میں اتپن ہونے لگے رتن دسوورن آدی نکالے جانے لگے تو ساری پرجا سکھی ہو کر راجہ کا گن گان کرنے لگی اور کوئی بھی بھوکا نہیں رہا۔ اب راجہ نے سو اشومیدھ یگیہ کرنے کا نشچے کیا اور بھگوان کی کرپا سے ان کے یگیہ پورن ہونے لگے۔ ان کا شیام کرن گھوڑا جس راجہ کے راجیہ میں جاتا تھا وہی ان کی آدھینتا سویکار کر لیتا تھا۔ اس پرکار پرتھو کے ننانوے یگیہ پورن ہو گئے جب انہوں نے سوواں یگیہ کرنے کیلئے شیام کرن گھوڑا چھوڑا تو دیوتاؤں کے راجہ اندر کو بڑی چنتا ہوئی اُس نے سوچا کہ اگر اس کا سوواں یگیہ سمپورن ہو گیا تو یہ میرا اندراسن چھین لے گا۔ ایسا وچار کر انہوں نے اپنے پُتر سے کہا کہ تو جا کر شیام کرن گھوڑے کو پکڑ کر یہاں لے آ۔ اندر کے لڑکے نے جا کر دیکھا کہ گھوڑے کے ساتھ بہت سی سینا ہے تو وہ ڈر کے مارے واپس لوٹ گیا، اور اپنے پتا سے کہنے لگا کہ میری ہمت اتنی نہیں ہے کہ راجہ پرتھو کے بلوان یودھاؤں سے لڑ کر گھوڑا پکڑ کر لا سکوں، اس لئے آپ ہی اس کو لا سکتے ہیں۔ اپنے پتر کے یہ وچن سن کر اندر نے ہردے میں وچارا کہ راجہ پرتھو سے یُدھ میں جیتنا کٹھن ہے۔ اسلئے چھل کر کے گھوڑے کو لانا چاہیئے۔ ایسا وچار کر انہوں نے ایک سادھو کا بھیس دھارن کیا اور پرتھو کی سینا کے بیچ میں جہاں گھوڑا بندھا تھا پہونچ گئے۔ سینکوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ سادھو ہے ان کو گھوڑے کے پاس جانے سے نہیں روکا۔ اندر گھوڑے کے پاس پہونچ کر اس کی لگام پکڑ کر اندر لوک کو اُڑا کر لے چلے۔ جب پرتھو کے سپاہیوں نے یہ دیکھا کہ سادھو گھوڑے کو لے کر اُڑا جا رہا ہے، تو انہوں نے اپنے راجہ کو یہ سماچار سنایا۔ یہ بات سُن کر پرتھو نے بھگوان کا دھیان کر کے اپنی دویہ شکتی سے جان لیا کہ راجہ اندر اس لئے گھوڑے کو اپنے لوک میں اُڑا کر لے جا رہا ہے کہ اُسے ڈر ہے کہ اگر میرے سو یگیہ پورن ہو گئے تو اس کا سنگھاسن چھن جائے گا۔ یہ بات جان کر راجہ پرتھو نے اپنے پُتر وجتاشو کو بلایا، اور کہا کہ ہے پُتر تم راجہ اندر سے جا کر کہنا کہ مجھے ان کے اندراسن کی آوشیکتا نہیں ہے پرنتو اپنا گھوڑا چاہیئے اس لئے تو گھوڑا واپس لے آ۔ پتا کی آگیا پاکر وجتاشو وہاں سے اندر لوک کی اور چلا، اور راستے میں اُسے گھوڑا لے جاتے دیکھا۔ جیسے ہی اس نے اندر کو للکارا اندر ڈر کے مارے گھوڑا چھوڑ کر بھاگ گیا۔ وجتاشو گھوڑے کو لے کر پتا کے پاس آیا۔ جب اندر نے یہ دیکھا کہ گھوڑا میرے ہاتھ سے چلا گیا اور دیوتا لوگ مجھے کائر سمجھیں گے تو اس نے اپنی مایا سے کبھی آندھی چلائی اور کبھی اندھیارا کر دیا اور گھوڑے کو چُرا کر لے گیا، پرنتو ہر بار وجتاشو اُس سے گھوڑا چھین لایا۔ پرنتو جب اندر بار بار گھوڑا چُرانے لگا تو پرتھو کو بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے اندر کو مارنے کے لئے اپنا دھنش وان اُٹھایا۔ یہ دیکھ کر وہاں بیٹھے ہوئے رشیوں نے کہا کہ ہے راجن بھگوان نے اندر کو امرت پلا دیا ہے اس کارن آپ کے مارنے سے وہ مر سکتا نہیں۔ اگر تمہیں اپنی [illegible] کی اِچھا ہے تو سوواں یگیہ مت کرو، اور اگر اندر آن چاہتے ہو تو اندر کو اندر لوک سے باہر نکال دو۔ تم نے اب تک سدا بھگوان کا سمرن کیا ہے اور ادھرم کبھی نہیں کیا، اس لئے بھگوان بھی تمہارے ان ننانوے یگیوں سے ہی بہت پرسن ہیں اور تم کو

درشن دیں گے جب رشیوں کے سمجھانے سے پرتھو کرودھ شانت ہو گیا تو وے کہنے لگے کہ ہے رشیو! میں آپ کا کہنا مان کر ایک یگیہ جو کرنا باقی رہ گیا ہے اس کو نہیں کرتا، اس لئے آپ لوگ بچی ہوئی سامگری کو اگنی کنڈ ڈال دیجئے۔ جیسے ہی رشیشور یگیہ میں آہوتی ڈالنے لگے، ویسے ہی بھگوان جی گروڈ پر بیٹھ کر اندر کو ساتھ لے کر یگیہ شالا میں آ گئے اور سب کو درشن دیئے۔ ان کو دیکھ کر راجہ پرتھو سمست منیشور و براہمن اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ڈنڈوت کر کے پوجا کی۔

ادھیائے ـــــ ۲۰

راجہ پرتھو کا سب راجاؤں کو نمنترن بھیجنا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! بھگوان جی پرتھو سے کہنے لگے کہ ہے راجن! میں تم پر بڑا پرسن ہوں، تمہارے سو یگیہ پورن ہو گئے ہیں، تم جو وردان چاہو مجھ سے مانگ لو۔ اور ہے راجن تم اندر کو بھی اپنا شتروست سمجھو ان کا اپرادھ چھما کر کے متر بنا لو۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ کسی سے شترتا نہیں رکھے کیونکہ سب پرانیوں میں میرا انش ہے اور جو کچھ ہوتا ہے میری اچھا سے ہوتا ہے۔ ہانی۔ لابھ۔ جیون۔ اور مرن یہ سب میرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اب تم اپنے ہردے میں میرا روپ دھارن کر کے راجیہ کرتے رہو۔ بھگوان جی کا یہ اپدیش سن کر راجہ پرتھو کہنے لگا کہ ہے بھگوان ترلوکی ناتھ! میں نے اندر کے ساتھ شترتا نہیں کی تھی۔ پرنتو جب انہوں نے بار بار مجھے دکھ دیا تو مجھے کرودھ آ گیا تھا۔ اب میں آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں کہ ہر سمے آپکے چرنوں کا دھیان کرتا رہوں، اور میرے ہردے میں کبھی بھی کام، کرودھ، مد، لوبھ اور موہ کا واس نہ ہو کیونکہ ان کے جال میں پھنس کر منوشیہ آپ کو بھول جاتا ہے۔ نارائن جی کہنے لگے کہ ہے پرتھو تم میرے بھگت ہو تمہارے سارے منورتھ پورن ہوں گے اور تم کو بیکنٹھ میں سب سے اونچا استھان رہنے کیلئے ملے گا۔ یہ وردان دیکر بھگوان انتردھیان ہو گئے۔ راجہ پرتھو نے یگیہ کرنے والے براہمنوں و رشیوں کو بہت سا دان دکشنا دیا اور وے راجیہ کرنے لگے۔ انکے راجیہ میں سب منوشیہ دھرماتما تھے کوئی کسی پر انیائے نہیں کرتا تھا اور نہ کوئی کسی پر کرودھ کرتا تھا۔ پرجا کے سب آدمی یگیہ و ہون کرتے تھے، اور میل ملاپ سے رہتے تھے۔

اس پرکار بہت دنوں چکرورتی راجیہ کرنے پر راجہ پرتھو نے وچار کیا کہ اب ہم سب پرکار کا سکھ بھوگ چکے اب پرلوک سدھارنے کیلئے بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے اور منوشیوں کو بھی بھگوان کا بھجن کرنے کی شکشا دینی چاہیئے۔ ایسا وچار کر انہوں نے اپنے آدھین ساتوں دیپوں میں رہنے والے بڑے بڑے مہاتماؤں۔ براہمنوں۔ رشیوں۔ منیوں اور راجاؤں کو اپنے گھر آنے کا نمنترن بھیج دیا۔

ادھیائے ـــــ ۲۱

راجہ پرتھو کا سب راجاؤں سے کہنا کہ وے اپنے راجیہ میں بھگوت بھجن کا پرچار کریں، اور چار مہایگیوں کی مہما بتانا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُرجی! راجہ پرتھو کا سنترن پاکر سب سنترن پانے والے ان کے گھر آکر اکٹھے ہوئے۔ راجہ نے سب کو سمان کے ساتھ یتھا استھان بٹھایا۔ اس کے پشچات پرتھو جی کہنے لگے کہ میں نے آپ سب کو ایک کشٹ دینے کے لئے بلایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سب لوگ میری سہائتا کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ راجہ لوگ اپنے اپنے راجیوں میں جاکر دھرم اور نیائے کے ساتھ راج کریں اور اپنی اپنی پرجا سے کہیں کہ سب لوگ بھگوان کا بھجن کیا کریں، اور پرتی دن مندروں میں جاکر بھگوان نام کی چرچا کیا کریں۔ بھگوان کی بھگتی کرنے سے منوشیہ کے سب منورتھ پورن ہوتے ہیں اور انت میں سورگ پراپت ہوتا ہے سو ہے راجاؤ اور رشیشوروں میں نے یہی کہنے کے لئے آپکو بلایا تھا۔ اور میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ میں بھی آپ لوگوں کی سہائتا کروں گا۔ یدی کسی راجہ کے پاس راج کوش میں دھن کی کمی ہو جس کے کارن پرجا کو کشٹ رہتا ہو تو وہ جتنا دھن چاہے مجھ سے لے جائے۔ یہ کہہ کر راجہ پرتھو نے ایک بڑا یگیہ کرنے کا آیوجن کیا۔ ہے ودُرجی بیکنٹھ میں جب سنکادک رشیوں نے راجہ پرتھو کی کیرتی سنی تو برہما جی کے پاس جاکر کہنے لگے کہ ہے برہما جی ہم لوگوں کی اچھا ہے کہ راجہ پرتھو کا ایک بار درشن کر آئیں کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ وہ بڑا ہی دھرماتما اور پرتاپی راجہ ہے۔ ایسا کہہ کر سنکادک وہاں سے چل پڑے اور اس استھان پر آئے جہاں راجہ پرتھو یگیہ کا آیوجن کر رہا تھا۔ ان کو دیکھتے ہی پرتھو اپنے استھان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہے سناتن رشیو! آپ نے درشن دیکر میرے پچھلے جنموں کے سارے پاپ دھو دیئے۔ دیوتا لوگ بھی آپکے درشنوں کو ترستے رہتے ہیں، اور بھگوان جی آپ کا سمان کر کے بیکنٹھ میں اپنے سے اونچے سنگھاسن پر بٹھاتے ہیں، میں کس منہ سے آپ کی استتی کروں۔ راجہ کے یہ وچن سن کر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے راجن! مرتیو لوک میں تو بڑا ہی بھاگیہ شالی اور بھگت راجہ ہے ہم تیرے درشن کرنے کے لئے آئے ہیں۔ راجہ پرتھو یہ سنکر کہنے لگا کہ ہے مہاراج! میرے بڑے بھاگ ہیں، جو آپنے درشن دیئے۔ اب آپ مجھے کچھ اپدیش بھی دیجئے جس سے میں بھوساگر کے پار اُتر جاؤں۔ سنکادک کہنے لگے کہ ہے راجہ منوشیہ کو چاہیئے کہ سدا بھگوان کا بھجن کرتا رہے جو ایسا کریگا وہ آواگون سے چھوٹ جائیگا منوشیہ کو استری۔ دھن۔ سنتان ان کو اپنا شتر و سمجھ کر ان میں بہت پریم نہیں رکھنا چاہیئے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ بُرا نہ دیکھے۔ بُرا نہ سُنے۔ اور بُرا نہ بولے اور سادھو سنتوں میں بیٹھ کر گیان پراپت کرے۔ گیان پراپت ہو جانے سے منوشیہ برہم میں لین ہو جاتا ہے۔ مکتی چاہنے والے کو سدا لوبھ کرودھ سے بچنا چاہیئے اور پرائی استری کی اور آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جس منوشیہ کا چت بہت دیر تک ہری بھجن میں نہیں لگتا ہو اُسے چاہیئے کہ پہلے تھوڑی تھوڑی دیر تک نتیہ پرتی بھجن کرے اور پھر سے بڑھاتا جائے۔ ایسا کرنے سے کچھ سمے میں ہی اُس کا من بھگوان میں رم جائے گا۔

سنت کمار جی یہ اپدیش دے رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ یگیہ شالا کے باہر بہت سے بکرے بندھے ہوئے کھڑے ہیں اور کرُلا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے راجن یہ بکرے آپنے کس لئے باندھے ہیں ہمیں بتایئے۔ راجہ پرتھو کہنے لگے کہ ہے رشی راج! ان بکروں کی بلی یگیہ میں چڑھائی جائے گی۔ یہ سنکر سنت کمار جی مُسکرا کر کہنے لگے کہ ہے راجن! تم دھرماتما اور گیانی ہوتے ہوئے بھی یہ نہیں سمجھ سکتے کہ جیو ہتیا کرنے سے بھاری پاپ ہوتا ہے۔ کوئی بھی دیوتا ایسا نہیں ہے جو اسکے نام پر جیو ہتیا کرنے سے پرسن ہوتا ہے اس لئے ہے راجن یگیہ میں پشوؤں کی بلی کبھی نہیں چڑھانی چاہیئے۔ ہم آپ کو یہ بھی بتاتے ہیں کہ بھگوان ترلوکی ناتھ نے جو چار سریشٹھ مہا یگیہ بتائے ہیں وے کون سے ہیں۔

ادھیائے ـــــ ۲۲

سنت کُمار جی کا راجہ پرتھو کو چار مہایگیوں کی مہما بتانا، اور راجہ پرتھو کا تپ کرنے بن کو جانا۔

سنت کمار جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پرتھو! اس سنسار میں مہا یگیہ چار ہیں، اور ان کے کرنے سے بھگوان بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔ ان میں پہلا مہا یگیہ شرم دان یگیہ ہے۔ ارتھات منوشیوں کو چاہیئے کہ وے جب کبھی سمے ہو دوسرے لوگوں کی بھلائی کیلئے تھوڑا شرم (محنت) دان کریں۔ ارتھات مارگ اونچا نیچا ہو تو اس کو ٹھیک کر دے۔ کسی کے گھر کی دیوار گر گئی ہو تو اسکو ٹھیک کر دے۔ کنوؤں آدمی کے پاس کیچڑ ہونے سے بچانے کے لئے نالیاں کھود دیں۔ یدی کسی کے پاس نہ ہوں تو اپنے بیلوں سے اُس کا کھیت جوت دیں۔ ہے راجن! اس یگیہ میں سملت ہو کر بڑے بڑے کاریہ سپھل ہو جاتے ہیں۔ اور تم تو اس یگیہ کی مہما اچھی طرح جانتے ہو کیونکہ تم نے تو اس یگیہ کے دوارا پرتھوی پر پرانیوں کے رہنے اور پالن پوشن کا اچھا پربندھ کر دیا۔ اور پہاڑوں کو ایک کونے میں ڈلوا دیا۔

دوسرا مہا یگیہ ودّیا دان یگیہ ہے۔ جو منوشیہ بے پڑھے لکھے لوگوں کو ودّیا پڑھاتے ہیں ان کو آواگون سے مکتی مل جاتی ہے ودّیا دان کرنے والوں کو چاہیئے کہ کبھی اپنے گیان ابھیمان نہ کرے اور سب دھرموں کے منوشیوں کو بنا بھید بھاؤ کے ودّیا پڑھاوے

تیسرا مہا یگیہ بھوجن دان یگیہ ہے۔ جس منوشیہ کے پاس اپنے پریوار کی آوشیکتا سے ادھک بھوجن ہو اس کو دان کر دینا چاہیئے ایسا کرنے سے اُسے دس اشومیدھ یگیہ کرنے کا پھل ملتا ہے۔

چوتھا مہا یگیہ سمپتی دان یگیہ ہے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ اس کے پاس اپنی اوشیکتا سے ادھک جتنی بھی سمپتی (روپیہ۔ پیسہ۔ اور زمین جائداد) ہو وہ سب دان کر دے اور بھگوان کا بھجن کرے۔

سنت کمار جی کے یہ وچن سُنکر راجہ نے سارے بھنڈارے کھلوا کر مکت کر دیئے اور اپنی ساری سمپتی اور بھوجن غریبوں اور براہمنوں کو دان میں دیدی اور کہنے لگے کہ مہاراج اب میں اپنا شیش جیون ودّیا دان یگیہ اور شرم دان یگیہ میں لگاؤں گا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! سنکادک کے چلے جانے پر راجہ پرتھو نے اپنا شیش جیون ودّیا دان کرنے ارتھات دوسروں کو ودّیا پڑھانے میں وتیت کر دیا۔ وے گاؤں گاؤں اور نگر نگر میں جاتے اور وہاں پر لوگوں کو اکٹھا کر کے شرم دان دوارا اپنا گاؤں اور نگر سدھارنے کو کہتے۔ کچھ ہی دنوں میں ان کے راجیہ کے سارے گاؤں اور نگر سورگ کی طرح آنند دائک ہو گئے اور لوگ بڑے سُکھ سے رہنے لگے۔

جب راجہ پرتھو بوڑھے ہو گئے تب انہوں نے سوچا کہ اب مجھے چاہیئے کہ پر لوک سُدھارنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلا جاؤں، ایسا وچار کر انہوں نے اپنے پانچوں بیٹوں میں سے سب سے بڑے بیٹے وجتاشو کو راجگدی

پر بیٹھا دیا، اور اپنا من سنساری مایا جال سے ہٹا کر اپنی پتنی کے ساتھ بن میں جا کر تپ کرنے لگے۔

ادھیائے ــــــ ۲۳

راجہ پرتھو کا بیکنٹھ کو جانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! بن میں جا کر راجہ پرتھو نے بڑا کٹھور تپ کیا اور کچھ دنوں کے پشچات انہوں نے یوگ کا ابھیاس دوارا اپنے پران تیاگ دیئے۔ راجہ کی مرتیو کا ان کی پتنی کو بڑا دُکھ ہوا سو انہوں نے بن میں سے چندن کی لکڑیاں اکٹھی کر کے چتا تیار کی، اور راجہ کی لاش کو لے کر جلتی ہوئی چتا میں بیٹھ کر ستی ہو گئی۔ ان کی چتا کو جلتے دیکھ کر اندر آدی سب دیوتاؤں کو بڑا دُکھ ہوا اور انہوں نے وہاں آ کر چتا پر پھول برسائے۔ راجہ پرتھو اور رانی کی مرتیو پر ساتوں دویپوں کے راجاؤں نے شوک منایا۔ ہے ودُر جی جب رانی ستی ہو گئی تو بیکنٹھ سے ترلوکی ناتھ نے ایک بہت سندر سونے کا بنا ہوا ودمان راجہ اور رانی کو لانے کے لئے بھیجا سو دھرم ویر راجہ پرتھو پتنی کے ساتھ اس پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔

ادھیائے ــــــ ۲۴

راجہ پرتھو کا بیکنٹھ میں جانا اور وجتاشو کا راجیہ کرنا۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! جب راجہ پرتھو اپنی پتنی کے ساتھ بیکنٹھ کو گئے تو وہاں پر دیوتاؤں نے ان کا سواگت کیا اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے ایسا پرتاپی راجہ اور دھرماتما راجہ آج تک نہیں دیکھا اور نہ پتی ورتا استری اس کی پتنی کے سمان دیکھی ہے۔ پرتھو نے دھرم کا پرچار سارے راجیہ میں اور ساتوں دویپوں میں کیا اور ساری پرجا کو بھگوان کا بھگت بنا دیا ان کے راجیہ میں چور۔ ڈاکو اور پاپی لوگوں کا نشان بھی نہیں رہا۔ راجہ پرتھو کے روپ میں ترلوکی ناتھ نے اوتار لیکر سنسار کے منوشیوں کو چار مہا لگیہ کرنے کی شکشا دی تھی۔

ہے ودُر جی! باپ کا پربھاؤ بیٹے پر اوشیہ پڑتا ہے، سو پرتھو کا بیٹا وجتاشو بھی بڑے دھارمک وچاروں والا، اور بھگوان کا بھگت تھا۔ جب وہ راج سنگھاسن پر بیٹھا تو اس نے اپنے چاروں بھائیوں کو ایک ایک دشا کا راجیہ دے دیا اور راج سنگھاسن کو دھرم استھان مان کر اور دروبیہ کو بھگوان کی امانت مان کر وہ راجیہ کرنے لگا۔ اس کے راجیہ میں بڑا نیائے ہوتا تھا اور ساری پرجا سکھی تھی۔

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! ایک بار رشی وششٹھ نے تینوں طرح کی اگنی ارتھات لکڑی میں رہنے والی اگنی، روٹی بنانے کی اگنی اور یگیہ کرنے کی اگنی کو شاپ دیا کہ تم لوگ مرتیو لوگ میں جا کر جنم لو، سو ان کے شراپ کے کارن انہوں نے راجہ وجتاشو کی بڑی رانی شکنڈنی کے پیٹ سے جنم لیا۔ ان تینوں کنیاؤں نے کچھ دنوں جیوت رہ کر پران تیاگ دیئے

اور بیراگنی بن گئیں۔ وجتاشو کی چھوٹی رانی پرسوتی کے گربھ سے ہوردھان نام کا پتر اتپن ہوا۔ اس کا وواہ اگنی کی کنیا ہودھانی سے ہوا۔ ہوردھان کی پتنی سے چھ بیٹے اتپن ہوئے جن میں پراچین وہرشی کا نام بہت پرسدھ ہے۔ پراچین وہرشی کا وواہ ستیہ وتی نامک کنیا سے ہوا جس سے ایک ہی جیسے روپ رنگ کے دس پتر اتپن ہوئے جن کا نام پرچیتا ہوا۔ انکے شریر الگ الگ تھے، پرنتو بدھی و گیان سب کا ایک جیسا تھا۔ ان کی مرتیو اور بھاگیہ ریکھا بھی ایک سی تھی۔ انہوں نے اپنے پتا کی آگیا سے اُتر کھنڈ میں جاکر ایک ہزار ورش تک تپ کیا تب بھگوان شنکر جی نے ان کو درشن دیئے۔

ادھیائے ـــ ۲۵

شنکر جی کا پرچیتاؤں کو گیان سکھانا

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! اب میں آپ کو بتاؤں گا کہ مہادیو جی نے پرچیتاؤں کو کیا اپدیش دیا تھا۔ پرچین وہرشی نے اپنے دشوں پتر پرچیتاؤں سے کہا کہ تم سرشٹی کی رچنا کرو اور رچنا کرنے سے پہلے بھگوان کا تپ کچھ ورشوں تک کرو، جس سے تمہاری سنتان میں دھرم کا ادیہ کرنے والی اور بھگوان کی بھگت ہوں۔ اور تم تپ کرنا اسی سمے چھوڑنا جب بھگوان کے درشن تم کو ہو جائیں اس کے پشچات سنتان اتپن کرنا۔ اپنے پتا جی کی آگیا مان کر پرچیتا لوگ تپ کرنے سمندر کے پاس چلے گئے وہاں جل میں رہ کر دس ہزار ورشوں تک تپ کیا۔ جس سمے پرچیتا تپ کے لئے سمندر کے کنارے جا رہے تھے تو مارگ میں ان کو ایک بہت بڑا نرمل جل سے بھرا ہوا تالاب ملا جس میں لاکھوں کی سنکھیا میں نیل کمل اور لال کمل کھل رہے تھے اور ہنس تالاب میں تیر رہے تھے۔ چاروں اور شنکھ اور مردنگ بج رہے تھے، بھگوان کا کیرتن ہو رہا تھا۔ یہ دیکھ کر پرچیتاؤں کو بڑا آشچریہ ہوا اور وہ سوچنے لگے کہ یہاں کوئی منوشیہ یا دیوتا تو دکھائی نہیں دیتا یہ کون بجا رہا ہے اور کیرتن کون کر رہا ہے۔ اسی سمے تالاب میں سے شری شنکر جی مہاراج نکل کر آئے اور مسکرا کر میٹھی وانی میں کہنے لگے ہے راج پترو! تم لوگ راجہ پراچین وہرش کے راج کمار ہو، میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں میں مہادیو ہوں اور تمہیں گیان سکھانے کو آیا ہوں۔ تم لوگ بھگوان کا تپ کرنے آئے ہو میں یہ بھی جانتا ہوں۔ تم لوگ تم بھاگوت ہو اس لئے میں بھگوان کی طرح تم سے پیار کرتا ہوں۔ اب میں تمہیں وہ استوتر بتاتا ہوں جو منگل کرنے والا ہے جس کے جپنے سے ساری بادھائیں کشٹ و کلیش نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تم نتیہ پرتی پرات و سائنکال اس استوتر کا جپ کیا کرو اور اپنے ہردے میں تر لوکی ناتھ نارائن جی کا چتر بھج روپ دھارن کرو تو تمہارا کلیان ہو گا اور بھگوان تمہیں شیگھر ہی درشن دیں گے۔ یہ کہہ کر شنکر جی نے ان کو رودر گیت استوتر بتایا جس کا سار یہ ہے: ہے بھگوان آپ کا اسمرن کرنے سے منوشیہ پچھلے جنم کے پاپوں سے مکت ہو جاتے ہیں۔ آپ سب پرانیوں کی آتما میں نواس کرتے ہیں۔ میں آپ کو تتھا سب پرانیوں کی آتماؤں کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے بھگوان آپ آدی سے ہیں اور انت تک رہیں گے، آپ کی لیلا اپرمپار ہے۔ ایسا کہہ کر مہادیو جی نے کہا کہ ہے راج پترو! تم اس استوتر کا جپ کرو تو بھگوان کے درشن پاؤ گے۔ تم کبھی کرودھ نہ کرنا اور نہ

اہنکار کرنا کسی جیو کو دُکھ مت دینا، اور کام سے سدا بچے رہنا۔ یہی بھگوان کو پانے کا راستہ ہے۔ یہ اپدیش دیکر مہادیو جی کیلاش کو چلے گئے۔

ادھیائے ــــــ ۲۶

نارد جی کا پراچین وہرش سے بھینٹ کر کے اس کو وہ جیو دکھانا جن کو مار کر اُس نے یگیہ میں چڑھایا تھا۔

میترےیہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر جی! مہادیو جی کے بتلائے مارگ پر چل کر پرچیتا بھگوان کا دھیان کرنے لگے۔ دس ہزار ورش پشچات بھگوان جی نے ان کو درشن دیئے اور ان کو آشیرواد دیا۔ پرنتو پرچیتاؤں کو بھگوان کے دھیان میں ہی اتنا آنند آتا تھا کہ انہوں نے گرہست آشرم نہیں لیا جیون بھر بھگوان کا بھجن ہی کرتے رہے۔ اُدھر ان کے پتا پراچین وہرش نے تھوڑے دنوں تک گرہست و راج پاٹ کا سکھ بھوگنے کے پشچات وچار کیا کہ اگر منوشیہ نے تن پا کر بھی بھگوان کا اسمرن نہیں کیا تو جنم لینا ہی وِیرتھ ہے۔ اور یہ دھن جو اپنے پاس ہے یہ ساتھ نہیں جاتا اس کو دان اور یگیہ میں خرچ کرنا چاہیئے ایسا وچار کر پراچین وہرش خوب دان کرنے لگے اور یگیہ کرنا آرمبھ کر دیا۔ ہے وِدُر جی! راجہ ہزاروں ورشوں تک یگیہ کرتے رہے پرنتو یگیہ کرنے کی اِچھا پوری نہیں ہوتی تھی۔ یہ دیکھ کر نارد جی وچار کرنے لگے کہ اس راجہ کا جنم یگیہ کرتے کرتے بیت جائیگا، اور یگیہ کرنے سے ہی یہ بھوساگر سے پار نہیں ہو سکتا، جب تک کہ بھگوان کا بھجن بھی شدھ ہردے سے نہ کرے۔ اس لیئے اس کا پرلوک سُدھارنے کے لیئے اس کو گیان سکھانا چاہیئے۔ ایسا وچار کر نارد جی راجہ کے پاس آئے۔ راجہ نے انکو دیکھتے ہی پرنام کیا، اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ہے سنی ناتھ! آپ کے درشن دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ ہیں آپ نے مجھے درشن دے کر بڑی کرپا کی ہے۔

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم جیسے دھرم کرنے والے اور دانی راجہ بہت کم جنم لیتے ہیں۔ یہ بھارت بھومی کا سوبھاگیہ ہے کہ تم جیسے راجہ اس کو پراپت ہوئے۔ تم نے یگیہ و دان بہت کر لیئے ہیں، پرنتو تم اس استھان پر نہیں پہونچے ہو جہاں کی اِچھا سے چلے تھے۔ اس سنسار میں دُکھ سے چھٹکارا پا لینا اور سُکھ پراپت کرنے سے ہی مکلیان نہیں ہوتا۔ نارد جی کی یہ باتیں سُن کر پراچین وہرش اپنے دل میں سوچنے لگا کہ شاستروں اور ویدوں میں تو یگیہ کرنے کا بڑا مہاتم لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ دان کرنے سے بھگوان جی پرسن ہوتے ہیں۔ پرنتو نارد جی اُلٹا ہی بتا رہے ہیں، معلوم ہوتا ہے یہ مجھے یگیہ کرنے سے اس لیئے روک رہے ہیں کہ کہیں میں اندر آسن نہ چھین لوں۔

نارد جی نے جب اپنے انتر گیان سے دیکھا کہ راجہ میری بات پر وشواس نہیں کر رہا ہے، اور یگیہ کرنا چھوڑنا نہیں چاہتا تو انہوں نے وچار کیا کہ یہ راجہ یگیہ کرنا تب تک نہیں چھوڑے گا جب تک اسے ڈرایا نہیں جائیگا۔ تب نارد جی

نے اپنی یوگ شکتی سے ان سمست جیوں کو راجہ کے سامنے کھڑا کر دیا جن کی بلی راجہ نے یگیہ میں دی تھی۔ وے سب جیو کرودھ میں راجہ کی اور دیکھنے لگے۔ جیسے ہی راجہ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو ڈر کے مارے سہم گیا اور نارد جی سے پوچھنے لگا کہ منی ناتھ یہ جیو کہاں سے آ گئے اور میری اور گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہیں۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! یہ وے ہی جیو ہیں جن کی بلی تم نے یگیوں میں دی تھی۔ یہ تمہارے مرنے کی پرتیکشا کر رہے ہیں۔ جیسے ہی تم مرو گے یہ اپنے سینگوں سے اگلے جنم میں تمہیں مار مار کر دُکھ دینگے۔ جتنے جیو تم نے مارے ہیں، اتنے ہی جنم تم کو لینے ہوں گے اور پرتیک جنم میں ایک جیو تم سے بدلا لے گا۔ نارد جی کی یہ بات سن کر راجہ کو اپنی بھول معلوم ہوئی اور کہنے لگا کہ ہے منی ناتھ! بڑے بڑے دووان پنڈتوں اور رشیوں کا کہنا یہ ہے کہ یگیہ کرنے سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں۔ یگیہ کرنا سب سے اچھا دھرم ہے، پرنتو آپ کہتے ہیں کہ یگیہ نہیں کرنا چاہیئے اور میں بھی دیکھ رہا ہوں کہ یگیہ کرنے کا پھل مجھے اچھا نہیں ملے گا اس کا کیا کارن ہے؟ ہے منی ناتھ آپ مجھے ایسا اُپائے بتایئے کہ میں آواگون سے مکتی پا جاؤں، اور ان پشوؤں کے بدلا لینے سے بچ جاؤں، نارد جی کہنے لگے کہ میں اس سمبندھ میں تم کو ایک پراچین کتھا سناتا ہوں دھیان دے کر سنو۔

ادھیائے ـــــ ۲۷

راجہ پرنجن کی کتھا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! پراچین کال میں پرنجن نام کا ایک بڑا پرتاپی راجہ تھا۔ اس کا ایک متر تھا جس کا نام آدی گیات تھا۔ پرنجن اپنے متر سے بڑا پریم کرتا تھا اور ادی گیات بھی راجہ کو بہت چاہتا تھا اور اس کی سکھ شبھ دھا کا پورا دھیان رکھتا تھا۔ ایک دن راجہ پرنجن اپنی نئی راج دھانی بنانے کے لئے کسی اچھے استھان کی کھوج میں چلا۔ پرنتو پوری پرتھوی پر کوئی اچھا استھان جب اُسے نہیں مل سکا تو وہ بڑا اُداس ہوا۔ وہ گھومتا گھومتا ہمالیہ پہاڑ کے دکشن کی اور کے شکھروں میں پہونچ گیا وہاں جا کر اُس نے ایک بڑا سندر نگر دیکھا، جس میں سونے چاندی سے مڑھے ہوئے نو دروازے تھے اس کی دیوار کے پاس چاروں اور ہرے بھرے پیڑ لگے ہوئے تھے جن پر رنگ برنگے پھول اور پھل لگے تھے جن پر بھنورے اُڑ کر مدھر سور سے گنجار کر رہے تھے۔ راجہ پرنجن اُس پُری کو دیکھنے کی اِچھا سے نو کے ایک دروازے میں گھسا اور دیکھا کہ ایک سولہ ورش آیو کی کام دیو کی پتنی رتی کو بھی اپنی سندرتا میں لجانے والی استری بہت سندر وستر اور آبھوشن پہنے ہوئے ٹہل رہی ہے اور اُسکے ساتھ دس داسیاں ہیں، اور ایک پانچ پھنوں والا سانپ اُس سندری کی رکشا کر رہا ہے اُس سندری کو دیکھ کر راجہ اُس پر موہت ہو گیا اور وہ اس کے پاس جا کر پوچھنے لگا، ہے کمل پتر کے سمان نینوں والی! تم کون ہو اور کہاں آئی ہو۔ تمہارے ساتھ یہ دس استریاں کون ہیں اور کس اِچھا سے یہاں گھوم رہی ہو؟ اور یہ پانچ پھنوں والا سرپ کون ہے؟ تم منوشیہ بھی نہیں ہو، کیونکہ منوشیوں کی استریاں اتنی سندر نہیں ہوتیں اور نہ تم دیوتا کی کنیا ہو کیونکہ دیوتا کا پیر بھومی پر نہیں پڑتا راجہ کے یہ وچن سنکر وہ سندری ہنس کر کہنے لگی ہے راجن! میں اپنے ماتا پتا کا نام نہیں جانتی اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ نگر کس

نے بسایا ہے۔ میں نے جنم اسی نگر میں لیا اور یہیں رہ رہی ہوں۔ یہ دس استریاں میری داسی ہیں اور یہ پانچ پھنوں والا سرپ میری رکشا کرتا ہے۔ میں اپنا وِواہ کرنے کی اچھا سے یہاں گھوم رہی ہوں۔ یہ سنکر پرنجن کہنے لگا کہ ہے سندری میں راجہ پرنجن ہوں، اور ابھی تک میرا وِواہ نہیں ہوا ہے یدی تم اچیت سمجھو تو مجھ سے وِواہ کر لو۔ راجہ کی یہ بات سن کر وہ استری کہنے لگی کہ ہے راجن میں بڑی خوشی سے تم سے وِواہ کر لونگی کیونکہ آرمبھ سے ہی میری اِچھا تھی کہ مجھے تمہارے جیسا سندر اور پراکرمی پتی پراپت ہو۔ ہے راجن میں تمہارے روپ پر موہت ہو گئی ہوں، اور پرارتھنا کرتی ہوں کہ مجھے اپنے چرنوں کی داسی بنا لو۔ ایسا کہہ کر اُس نے راجہ کے چرن چھوئے اور گلے میں ورمالا ڈال دی، اس پرکار دونوں کا گاندھرو وِواہ ہو گیا، اور دونوں گرہست دھرم کا سکھ بھوگنے لگے۔ ناردجی کہنے لگے کہ ہے راجن! پرنجن اِس استری پر اتنی بُری طرح آسکت ہوا کہ اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا تھا اور سارا کاریہ اس سے پوچھ کر کرتا تھا۔

ادھیائے ـــــ ۲۸

کال کی بیٹی کا نارد جی کو شاپ دینا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! ایک دن راجہ پرنجن اپنی پتنی سے بنا پوچھے شکار کھیلنے بن میں چلا گیا، سو اس کی پتنی پرنجنی کو اس بات پر بڑا کرودھ آیا، اور وہ کوپ بھون میں جا کر لیٹ گئی، اور اپنے سارے گہنے کپڑے اتار کر پھینک دیئے۔ جب راجہ شکار کھیل کر بن سے لوٹ کر آیا، پرنتو اسے رانی نہیں دکھائی دی تو داسیوں سے پوچھنے لگا کہ رانی کہاں ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہے راجن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ مہارانی کی کیا اِچھا ہے۔ پرنتو وے کوپ بھون میں پڑی ہوئی ہیں اور بھوجن وجل بھی گرہن نہیں کیا ہے، سو آپ چل کر ان کو دیکھ لیجئے۔ یہ سنکر راجہ کو بڑی چنتا ہوئی اور ترنت ہی کوپ بھون میں پہنچا اور اسکو منانے لگا۔ پرنتو وہ کرودھ کے کارن کچھ بھی نہ بولی اور روٹھی رہی، تب راجہ بہت منتی کر کے کہنے لگا کہ ہے رانی میں نے آج تک تم سے نہ تو کڑوے شبد کہے اور نہ تمہاری آگیا کے وِرُدھ کوئی کاریہ کیا ہے۔ سدا تم کو پرسن رکھنے کی چیشٹا کی ہے سو تم آج کس بات سے مجھ پر کرودھ کر رہی ہو۔ یدی براہمن کے اترکت انیہ کسی نے تم کو دُروچن کہے ہیں تو اس کا نام بتا دیں ابھی اُسے موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ یہ سن کر رانی کہنے لگی کہ میں تم سے اس لئے ناراض ہوں کہ تم مجھ سے بنا کہے بن میں شکار کھیلنے چلے گئے۔ راجہ کہنے لگا کہ ہے پران پیاری یہ مجھ سے بھول ہوئی اب کبھی بھی تمہاری آگیا لئے بنا کہیں نہیں جا کر دونگا میری یہ بھول چھما کر دو۔ راجہ کے اس پرکار پرارتھنا کرنے سے پرنجنی کا ہردے پسیج گیا، اور اس نے کرودھ تیاگ کر وستر آبھوشن دھارن کر لئے۔ اس کے پشچات دونوں میں پہلے سے بھی ادھک پریم ہو گیا، اور پرنجن اس پر اتنا موہت ہو گیا کہ بھوگ ولاس میں اُسے یہ بھی سُدھ نہیں رہی کہ کب اس کی یووا اوستھا بیت گئی۔ اس استری سے پرنجن کے گیارہ ہزار پُتر اور ایکسو دس کنیائیں اُتپن ہوئیں، ان کی سنتانیں بہت بڑھیں، اور ان سے پرنجن کا ونش پانچال دیش میں بڑھ گیا۔ پرنتو اتنا ہوتے ہوئے بھی راجہ کا من سنسار سے ورکت نہیں ہوا۔

پرنجن کی اِتنی کتھا سنا کر نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اب میں تم کو یہ بھی بتاؤں گا، کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ میں ڈھائی گھڑی سے ادھک کہیں نہیں ٹھہرتا، اس کا کیا کارن ہے۔ ایک سمے کال کی پُتری مرتیو اپنے لئے ور ڈھونڈھ رہی تھی پرنتو کوئی بھی اُس سے وِواہ کرنے کو تیار نہیں ہوتا تھا۔ اس کو پہلے راجہ گُرو نے اپنے پتا کے کہنے سے وِواہا تھا تب پرسن ہو کر اُس نے راج رشی پر وکو راجیہ دیا۔ سو وہ گھومتے گھومتے مرتیو لوک کی اور آ رہی تھی کہ مارگ میں مجھے مل گئی۔ یدّپی وہ جانتی تھی، کہ میں نیشٹک برہمچاری ہوں پرنتو اُس سمے وہ کام کے وشی بھوت تھی، سو مجھ سے وِواہ کے لئے پرارتھنا کرنے لگی۔ جب میں نے کہا کہ میں وِواہ کروں گا ہی نہیں، تو اُس نے کرودھت ہو کر مجھے شاپ دیا کہ تم سدیو گھومتے ہی رہو گے ایک استھان پر جم کر نہیں رہ سکو گے اگر تم کہیں ڈھائی گھڑی سے ادھک رکو گے تو تمہارے انگ میں درد ہونے لگے گا۔ تب میں نے اسکو اُپائے بتایا کہ تو ... راجہ پرنجن کے بھائی پرجوار کے پاس جا اور اس کی بہن بن جا، وہ تیرے لئے نشچئے ایک پتی لا کر دے گا سو وہ پرجوار کے پاس پہونچی اور اُس سے کہنے لگی کہ ہے گاندھرو راج! میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے اپنی بہن بنا لو۔ یہ سن کر پرجوار نے اُسے اپنی بہن بنا لیا۔ کچھ دنوں کے پشچات اس نے پرجوار سے کہا کہ ہے بھائی اب میرا وِواہ کرا دو، کیونکہ میں گرہست دھرم بھوگنا چاہتی ہوں۔ اپنی بہن کی یہ اِچھا سُن کر پرجوار نے اپنے داس داسیاں سنسار میں اس کے لئے ایک یوگیہ پتی کو ڈھونڈھنے کے لئے بھیج دیئے۔

ادھیائے ــــــ ۲۹

پرجوار کا پرنجن پُری پر آکرمن کرنا اور پرنجن کی مرتیو تتھا اگلے جنم میں استری ہونا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! کچھ دن بیت جانے پر جرا نام کے دوت نے آکر پرجوار کو سماچار سنایا کہ راجہ پرنجن اسکے لئے بہت ٹھیک رہے گا اس کے ساتھ اس کا وِواہ کر دیا جائے۔ سو پرجوار نے اپنی بھاری سینا لے کر پرنجن پُری پر آکرمن کر دیا پرنجن پُری کی رکشا پانچ پھنوں والا سرپ کر رہا تھا، اُس نے بہت دنوں تک گاندھروں کو اندر نہیں گھسنے دیا اور ان سے برابر لڑتا رہا، پرنتو جب وہ لڑتے لڑتے تھک گیا اور اُس نے یہ دیکھا کہ راجہ بھوگ ولاس میں مست ہو کر میری سہائتا نہیں کر رہا ہے تو وہ سانپ بھی وہاں سے بھاگ گیا۔ اُس کے بھاگتے ہی گاندھروں کی سینا نے پرنجن پُری میں گھس کر جلا کر اور آگ لگا دی۔ راجہ پرنجن اپنی رکشا نہیں کر سکا اور آگ میں جل کر مر گیا۔ مرتے سمے بھی وہ اپنی پتنی کو ہی یاد کر رہا تھا۔ اسکے پشچات بہت ورشوں تک نرک کا دُکھ بھوگنے کے بعد اس کا جنم راجہ وِدربھ کے یہاں کنیا کے روپ میں ہوا۔ کنیا کا جنم اس لئے ملا کہ مرتے سمے بھی اُس کے ہردے میں استری کا ہی دھیان تھا۔ راجہ وِدربھ نے اس کنیا کا وِواہ دکشن دیش کے راجہ ملئے دھوج سے کر دیا۔ راجہ ملئے دھوج سے اس کے ایک کنیا اور سات پُتر اتپن ہوئے۔ کنیا بڑی سداچارنی اور سندر تھی، اُس کا وِواہ اگستیہ منی کے ساتھ ہوا تھا۔ راجہ نے پرتھوی کے وبھاگ کر کے اپنے بیٹوں کو راجیہ کرنے کے لئے بانٹ دیئے اور بہت دنوں تک گرہست دھرم کا سُکھ اُٹھاتا رہا۔

جب راجہ ملئے دھوج بوڑھے ہونے لگے تو اگستیہ منی نے ان کو گیان سکھایا جس سے ان کا من سنساری مایا جال سے

ہٹ گیا اور وے شری بھگوان جی کا بھجن کرنے کے لئے کُلاچل پروت کی اور جانے لگے تو ان کی پتنی بھی ساتھ چلنے لگی.... کلاچل پروت پر چندر ربھا۔ تامر پرنی۔ بٹودکا نام کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ ان کے پوتر جل سے دونوں نے اشنان کر کے اپنے انت کرن کو شدھ کر ڈالا۔ اس کے پشچات راجہ کند مول گھاس آدی کھا کر کٹھن تپ کرنے لگا اور سو ورش تک کھمبے کی طرح ایک ہی استھان پر کھڑا رہا۔ اس کو واسدیو بھگوان میں پریت رکھنے سے اپنے شریر کا بھی گیان نہیں رہا اور ایک دن اس نے پران تیاگ دیئے۔ اس کی پتنی کو اسکے مرنے کا بڑا دکھ ہوا اور وہ ولاپ کرتی ہوئی چتا کے لئے لکڑیاں چننے لگی۔ جب اُس نے چتا پر پتی کی لاش رکھ دی، اور اُس میں اگنی لگا کر ستی ہونے کو ہی تھی کہ اُسی سمے اس کا پچھلے جنم کا متر اوگیات وہاں سے ہو کر جا رہا تھا، اُس نے اس استری کو چتا میں ستی ہونے کو تیار دیکھا تو ترنت سمجھ گیا کہ یہ میرے پچھلے جنم کا متر پرنجن ہے۔ جس نے مجھے چھوڑ دیا تھا، اور استری میں آسکت ہونے کے کارن ہی اس کو استری کا جنم ملا ہے۔ تب اوی گیات اس سے پوچھنے لگا کہ ہے استری تم کون ہو، اور یہ پرش جو مر گیا ہے تمہارا کون تھا جس کے ویوگ میں تم روتی ہو؟ اور کیا تم مجھ کو پہچانتی ہو رانی کہنے لگی کہ یہ میرے پتی کی لاش ہے جن کے ویوگ میں میں رو رہی ہوں اور میں تم کو بھی نہیں پہچانتی کہ تم کون ہو۔ تب اوی گیات کہنے لگا کہ تم پہلے جنم میں پرنجن نام کا راجہ تھیں اور میں تمہارا متر تھا۔ میرا تمہارا چولی دامن کا ساتھ رہتا تھا اور ایک دوسرے کو بڑا پیار کرتے تھے پرنتو تو نے مجھے چھوڑ دیا اور ایک استری کے موہ میں پھنس کر اپنا سروناش کر لیا اس لئے تجھے استری کا جنم ملا ہے۔ اب تو اس کے مرنے کی چنتا چھوڑ کر بھگوان کا بھجن کر تو تیری مکتی ہو جائے گی اور ہم تم دونوں مل جائیں گے۔ یہ سُن کر رانی کے ہردے میں گیان اتپن ہوا اور اس نے چتا میں آگ لگا دی، اور سوئم بھگوان کا تپ کرنے لگی۔ اُس شریر کو تیاگنے کے پشچات اُسے پرش کا جنم ملا۔

ادھیائے ـــــ ۳۰

پرنجن پُری وِیاکھیا

یہ کتھا سُن کر پراچین وہرش نارد جی سے کہنے لگے کہ ہے منی ناتھ آپ نے جو کتھا سُنائی ہے سو اس کا ارتھ بڑا گوڑھ ہے۔ میرے اندر اتنی بُدھی نہیں کہ اس کا ارتھ سمجھ سکوں سو آپ کرپا کر کے مجھے سمجھا دیجئے۔

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! پرنجن کو جیو سمجھنا چاہیئے اور اوگیات نام کے اس کے متر کو سروشکتی مان بھگوان سمجھنا چاہیئے جو سدیو اس جیو سے پریم کرتے ہیں، پرنتو یہ جیو ان کا دھیان چھوڑ کر سنسار کے مایا جال میں پھنس جاتا ہے اور سب یونیوں میں گھومتا رہتا ہے اُسی پرکار پرنجن نے بھی اوی گیات روپی متر (بھگوان) کا ساتھ چھوڑ دیا اور مایا روپی پرتھوی پر بھٹکتا رہا۔ جب پرانی کو منوشیہ جنم ملتا ہے تو وہ بڑا پرسن ہوتا ہے اُسی پرکار پرنجن اُس پُری کو دیکھ کر پرسن ہوا تھا۔ پرنجن نے اس قلعے میں جو نو دوار دیکھے تھے وے ہی منوشیہ شریر میں ناک۔ کان۔ نین آدی نو اندریوں کے چھید ہیں۔ وہ جو پانچ پھنوں والا سانپ نرجن نے دیکھا تھا وہ کام۔ کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ ہیں جو منوشیہ کو سدیو گھیرے رہتے ہیں۔ اور

انت سے ساتھ نہیں دیتے سو وہ سرپ اپنی انت سے ساتھ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ وہ استری جس پر پرنجن موہت ہوا تھا، وہ منوشیہ کی بدھی سمجھنا چاہیے۔ جس پرکار منوشیہ بدھی کے آدھین رہ کر اس کی اچھا کے وپریت کچھ نہیں کرتا اس پرکار پرنجن بھی اپنی استری کا داس تھا۔ یہ دھاوستھا میں منوشیہ کی مرتیو آتی ہے سو جرا اوستھا، نام دوتی نے جو یہ جوار سے یہ کہا کہ پرنجن کو اپنی بہن بیاہ دو اس کا آشیہ یہ تھا کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اب مرتیو آنے والی ہے۔ جن گاندھروں نے پرنجن کو مار دیا تھا ان کو آیو کے دن رات سمجھنا چاہیے۔ جیسے جیسے یہ بیتتے جاتے ہیں منوشیہ مرتیو کے سمیپ پہونچتا جاتا ہے مرتے سمے منوشیہ جس وستو کی کامنا کرتا ہے وہی اس کو ملتی ہے سو پرنجن نے استری کی کامنا کی تھی اسی کا جنم اس کو ملا یکھی دلانے اور مایا موہ چھڑانے کے لئے بھگوان کسی بھگت سے ملا دیتے ہیں جو ٹھیک راستہ بتا کر ادھار کرا دیتا ہے۔ اسی پرکار پرنجنی جب ستی ہونے کو ہوئی تو اس کے پچھلے جنم کے متر نے اس کو اپدیش دے کر مکتی پانے کا اپائے بتا دیا تھا۔

نارد جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم نے گرہست دھرم کا پورا سکھ بھوگ لیا ہے اور تم نے دان بھی بہت کیا ہے اور بہت ورشوں سے یگیہ کر رہے ہو، اب تم کو اچت ہے کہ اس راج پاٹ اور دھن سنتان کا موہ چھوڑ کر بھگوان کے چرنوں میں اپنا دھیان لگاؤ۔ جب تک تم ایسا نہیں کرو گے آواگون سے نہیں چھوٹ سکتے۔ بھگوان کی نشکام بھگتی سے ہی منوشیہ آواگون سے چھوٹ سکتا ہے۔ یگیہ ہون آدی کرنے سے اسے سورگ تو اوشیہ ملتا ہے پرنتو آواگون سے نہیں چھوٹتا۔

ادھیائے ـــــ ۳۱

پراچین برہش کا تپ کرنا اور پرچیتاؤں کا وواہ

میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے ودُر جی! جب نارد جی راجہ کو یہ اپدیش دے چکے تو راجہ پراچین برہش کہنے لگے کہ ہے منی ناتھ! مجھے یہ گیان آپ کی کرپا سے پراپت ہوئی ہے، اب میں بھی بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلا جاؤں گا۔ مجھے کیول یہ چنتا ہے کہ میرے دس پتر بھگوان کا تپ کرنے بن میں گئے ہوئے ہیں وے ابھی نہیں لوٹے۔ ان کے لوٹتے ہی میں ان کو راج پاٹ سونپ کر گھر تیاگ دوں گا۔

جب پرچیتا بہت دنوں تک نہیں لوٹے تو راجہ پراچین برہش نے راج پاٹ اپنے منتریوں کو دے کر کہا۔ کہ جب میرے پتر لوٹ کر آویں تو ان کو اس راج سنگھاسن پر بٹھا دینا، ایسا کہہ کر راجہ بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلے گئے اور کپل دیو جی کے آشرم پر جا کر بھگوان کے دھیان میں لین ہو گئے اور پران تیاگ دیئے۔

ہے ودُر جی! جب پرچیتاؤں کو بھگوان کا تپ کرتے دس ہزار ورش ہو گئے تو بھگوان نے ان کو درشن دیئے اور کہنے لگے کہ ہے بھگتوں میں تم سے بہت پرسن ہوں، تم جو چاہو وردان مجھ سے مانگ لو۔ جو منوشیہ سندھیا کے سمے تمہارا نام لیں گے ان کے پچھلے تین جنموں کے پاپ دھل جائیں گے۔ اس کے بھائیوں میں ایسا ہی پریم نبھا رہے گا تم نے پرسن ہو کر تیاگ کی آگیا مانی ہے اور اتنا کٹھور تپ کیا ہے اس لئے تینوں لوکوں میں تمہاری کیرتی پھیلے گی۔ بھاگی

کے گنوں والا تمہارا ایک پُتر ہوگا جو ترلوکی کو اپنی سنتانوں سے بھر دے گا۔ ہے راج پترو! پرم لوچا نام والی اپسرا نے کنڈو رشی سے پرسنگ کر کے ایک سُندر کنیا اتپن کی تھی اس کنیا کو اپسرا نے ورکشوں میں چھوڑ دیا پھر ورکشوں نے اس کنیا کو گرہن کر لیا، وہ کنیا بھوک سے دُربل ہو کر رونے لگی تو اس کا دُکھ دیکھ کر ورکشوں کے راجہ چندرماں نے اس پر دیالو ہو کر اسکے منہ میں اپنی ترجنی انگلی دے دی۔ تمہارے پتا نے تم کو سنتان بڑھانے کی آگیا دی ہے سو تم ان کی آگیا پالن کرنے کے لئے اُس سریشٹھ کنیا سے شُبھ وِواہ کر لو۔ تم سب ایک ہی دھرم اور ایک ہی بھاؤ رکھتے ہو، یہ کنیا تمہارے سمان دھرم وسوبھاؤ والی تم دسوں بھائیوں کی پتنی ہوگی۔ تم ہزاروں ورشوں تک گرہستھ دھرم کا سکھ بھوگو گے اور پھر انت میں بیکنٹھ پاؤ گے۔

بھگوان کے یہ وچن سنکر پرچیتا کہنے لگے کہ ہے بھگوان ہمیں کوئی ور دان مانگنے کی آوشکتا نہیں ہے۔ کیونکہ جسے آپ کے درشن ہو جائیں اُسے اور کسی وستو کی آوشکتا نہیں رہتی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں آشیرواد دیں کہ ہم آپ کا نام کبھی نہ بھول سکیں۔ بھگوان یہ آشیرواد دے کر انتردھیان ہو گئے۔

اِس کے پشچات پرچیتا پرسن ہو کر اپنے پتا کے گھر کو لوٹنے لگے۔ راستے میں انہوں نے دیکھا کہ چاروں طرف پیڑ ہی پیڑ کھڑے ہیں۔ نگر اور گرام اُجڑ گئے ہیں، ان کی جگہ پیڑ اُگ آئے ہیں۔ یہ دیکھ کر پرچیتاؤں کو بڑا کرودھ آیا اور انہوں نے جیسے ہی بن کی اور دیکھا سمست پیڑ جلنے لگے۔ ون کے دیوتا چندرماں بھاگ کر برہما جی کے پاس گئے برہما جی آ کر پرچیتاؤں کو سمجھانے لگے کہ تم نے ان بیچارے پیڑوں پر کیوں کرودھ کیا، انہوں نے کوئی اپرادھ نہیں کیا تھا۔ ان پیڑوں سے لاکھوں پکشیوں، پشوؤں اور منوشیوں کو بھوجن ملتا تھا، اب وے بھوکوں مرینگے۔ تم کرودھ تیاگ دو۔ برہما جی کے سمجھانے سے پرچیتاؤں نے کرودھ تیاگ دیا تب ون کی آگ بجھ گئی اور ورکشوں کے راجہ چندرماں نے اپنی پتری کا وواہ ان کے ساتھ کر دیا۔ پرچیتا اس کنیا سے وِواہ کر کے اپنے نگر میں رہ گئے۔ اور وہاں جاتے ہی راجگدی مل گئی۔ اس کنیا سے دکش نامک پُتر اتپن ہوا، یہ دکش پورو جنم میں برہما جی کا پُتر تھا۔ پر شو جی کا اپمان کرنے سے اس کا دوسرا جنم چھتری کل میں ہوا۔ چاکشش منونتر میں یہ دکش پرچیتاؤں کے گھر اتپن ہوا، اور اُسنے بہت سی سنتانیں اتپن کیں۔ کچھ دنوں گرہست دھرم کا سکھ بھوگنے کے پشچات پرچیتا اپنے پُتر کو راج سنگھاسن دے کر بن میں تپ کرنے چلے گئے۔ وہاں راستے میں ان کو نارد جی مل گئے پرچیتاؤں نے ان کو نمسکار کیا اور سمان پوروک بٹھا کر نارد جی سے کہنے لگے کہ ہے منی شریشٹھ! آپ نے آج درشن دے کر ہمکو کرتارتھ کر دیا۔ جس پرکار سوریہ گھومتا ہوا جگت کا ہت کرتا ہے اُسی پرکار آپ کا گھومنا بھی سنساری جیووں کیلئے ہتکاری ہے۔ ہے پربھو! وشنو بھگوان اور شو جی نے ہم کو اُپدیش دیا تھا وہ سب ہم گرہستی کے جال میں پھنس کر بھول گئے ہیں، سو آپ کرپا کر کے ادھیاتم گیان کا اپدیش کریں، جس سے ہم سب بھوساگر سے پار ہو جاویں۔ نارد جی کہنے لگے کہ ہے راج کمارو! منوشیوں کے جنم۔ کرم۔ آیو۔ من۔ وچن وے ہی سپھل ہیں جن سے ہری بھگوان کی سیوا بن سکے۔ جن سے ہری بھگوان پرسن نہیں ہوتے وے سبھی کرم بیکار ہیں۔ وید آدی شاستروں کے سننے سے

تپسیا کرنے سے۔ چت کی ورتیوں کو بس میں کرنے سے جتیندریہ من سے۔ پرانا یام آدی یوگ سے۔ سانکھیہ شاستر کے گیان سے۔ سنیاس دھارن کرنے سے تھا ویراگیہ آدی انیک کلیان کاری کرم کرنے سے کیا پھل ہوا جو آتما کو پرسن کرنے والے بھگوان ترلوکی ناتھ جی نہ پرسن ہوئے۔ جیسے ورکش کی جڑ میں پانی دینے سے اس کے اسکندھ۔ شاکھا۔ اپشاکھا۔ پھول پھل۔ پتر آدی سب ترپت ہو جاتے ہیں، اور جیسے مکھ سے بھوجن کرنے سے سب اندریوں کی ترپتی ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی بھگوان کی پوجا کرنے سے سب دیوتا پرسن ہو جاتے ہیں۔ جیسے سوریہ کی پرچنڈ کرنوں کے تاپ سے سمندر کا جل بادل کے روپ میں آکر مینہ برساتا ہے اور پھر وہی جل ندیوں میں ہو کر چلا جاتا ہے پھر وے ندیاں سمندر میں جا کر مل جاتی ہیں، اُسی پرکار یہ سب سنسار بھگوان وشنو سے اتپن ہوتا ہے اور پھر انہیں میں لین ہو جاتا ہے۔ یہ سنسار بھگوان سے اتپن ہوئی ہے اور ان کا ہی روپ ہے۔ جس پرکار سوریہ کا پرکاش سوریہ سے الگ نہیں ہے اُسی پرکار جگت بھی پرماتما سے الگ نہیں ہے۔ پرماتما کو اپنی آتما سمجھ کر اس کا بھجن کرو۔ سب پرانیوں پر دیا کرنا۔ جو کچھ مل جائے اُسی میں سنتوش کرنا۔ سب اندریوں کو شانت رکھنا۔ ان آچرنوں سے بھگوان شیگھر ہی پرسن ہو جاتے ہیں۔ ہے وِدُر جی! نارد جی نے پرچیتاؤں کو اس پرکار بڑی اتم ریتی سے اپدیش دیا اور دھرو کی کتھا کہہ کر انہوں نے پرچیتاؤں کو بھگوت بھگتی کا سچا آدرش بتایا اور پھر برہم لوک کو چلے گئے۔ نارد جی کے آدیش کے انوسار پرچیتا گن بھی بھگوان میں اٹوٹ بھگتی بھاؤ رکھتے ہوئے اور ان کے چرنوں کا دھیان رکھتے ہوئے بیکنٹھ دھام کو گئے۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجہ پرکشت! اتنی کتھا سنانے کے پشچات میتریہ جی کہنے لگے کہ ہے وِدُر! اب ہمیں آگیا دو ہم تیرتھ یاترا کرنے کیلاش کی اور جا رہے ہیں۔ یہ سُن کر وِدُر جی کو بڑا دکھ ہوا ان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور روتے ہوئے انہوں نے میتریہ جی کو بدا کیا اور پھر اپنے آپ ہستناپور لوٹ آئے ــــ ہے راجن! جو کوئی اس کتھا کو سنتا ہے اور اس پر وشواس کرتا ہے اسکے پچھلے جنموں کے پاپ دھل جاتے ہیں اور بھوساگر سے پار ہو جاتا ہے۔

پانچواں اسکندھ

پہلا ادھیائے

سوئمبھو منو کے پُتر پریہ ورت کا راجیہ بھوگ اور گیان نشٹھا۔

راجہ پرکشت کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے پیچھے جو کتھا سنائی ہے کہ راجہ سوئمبھو منو کے پُتر پریہ ورت بچپن

میں ہی گھر تیاگ کر بن میں جاکر بھگوان کا تپ کرنے لگے تھے پھر انہوں نے گرہست دھرم دھارن کیا اور موکش پد پراپت ہوا سو اس میں سندیہہ ہے کہ جب وے اتنے گیانی تھے تو وے پھر گرہستی روپی مایا جال میں کیوں آکر پھنس گئے؟ - یہ سُن کر شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم نے کلیوگی منوشیوں کے اُدھار کے لئے یہ بڑی اچھی بات پوچھی ہے۔ راجہ پریہ ورت بہت گیانی تھا، وہ ویسے تو گرہست آشرم میں تھا پرنتو ہردے میں اُس سے بھی اس کو ورکتی تھی اور وہ دھن، استری اور سنتان آدی کے موہ میں نہیں پھنسا تھا، جس پرکار کنول کیچڑ میں رہ کر بھی کیچڑ کے اوگن گرہن نہیں کرتا اُسی پرکار پریہ ورت بھی گرہست آشرم میں رہ کر گرہستی کے موہ میں نہیں پھنسا تھا۔ جب پریہ ورت بالک ہی تھا تو نارد جی کے گیان سکھلانے سے وہ تپیا کرنے بن میں چلا گیا، پرنتو راجہ منو چاہتے تھے کہ میرا پُتر گرہست دھرم میں آکر سنتان وردھی کرے سو دے، ون میں اُس کے پاس پہونچے اور کہنے لگے ہے پُتر! میری اچھا ہے کہ تم اپنا وواہ کر کے گرہست دھرم کا سکھ بھوگو اور سنتان بڑھاؤ جس سے ہمارے ونش کا نام چلتا رہے۔ پتا کے یہ وچن سُن کر پریہ ورت جی کہنے لگے کہ ہے پتا! راج گدی پا کر منوشیہ کو ابھیمان ہو جاتا ہے اور وہ اپنے مد میں بھگوان کو بھول جاتا ہے اور پرانیوں پر اتیاچار کرنے لگتا ہے تتھا گرہست دھرم میں منوشیہ دھن، استری اور سنتان کے موہ میں پھنس کر ہری چرنوں میں پریت نہیں رکھتا، اس لئے نہ تو میں وواہ کروں گا، اور نہ گرہست دھرم کا پالن کروں گا۔ پُتر کے یہ وچن سُن کر سوئم بھو منو کو بڑی نراشا ہوئی اور وے برہما جی وسنکادک رشیوں کو لے کر اپنے پُتر کے پاس آئے۔ برہما جی کو دیکھ کر پریہ ورت اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پریہ کرما کی۔ برہما جی پریہ ورت سے کہنے لگے کہ ہے وتس! تم اپنے پتا جی کی آگیا کیوں نہیں مانتے۔ یہ بھگوان کی آگیا پا کر سرشٹی بڑھا رہے ہیں، اور اُسی آگیا سے تم سے بھی کہہ رہے ہیں کہ تم سرشٹی کو بڑھاؤ سو تم کو اپنے پتا کی آگیا کو ٹھکرانا نہیں چاہئے، کیونکہ یہ بھگوان کی آگیا ہے۔ ہے پریہ ورت جس پرکار بیل کے ناک میں ناتھ ڈال کر اور اس کو پکڑ کر منوشیہ جہاں چاہے لے جاتا ہے اُسی پرکار بھگوان کی اِچھا سے ہم لوگ اُس کی آگیا روپی ڈور سے ناتھے ہوئے ہیں اور ان کی اِچھا انوسار کام کرتے ہیں۔ ہے پریہ ورت گرہست آشرم کو تم بُرا کیوں سمجھتے ہو۔ یہ آشرم بڑا اچھا ہے۔ یدی تم یہ سمجھتے ہو کہ گرہست میں پڑ کر منوشیہ مایا موہ میں پھنس جاتا ہے تو یہ بھی تمہاری بھول ہے جو منوشیہ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور مد کو اپنے وش میں رکھتا ہے وہ گرہست دھرم میں کبھی مایا موہ میں نہیں پھنستا، اور موکش پراپت کرتا ہے وہ چاہے گھر میں رہے یا بن میں کوئی انتر نہیں پڑتا۔ منوشیہ کے یہ پانچ شترو ہیں، جو ان کو جیتنا چاہے اس کو چاہیئے کہ پہلے گرہست آشرم روپی قلعے میں بیٹھے اور جب ان کو جیت لے تب اپنی اچھا انوسار جگت میں گھومتا رہے۔

ہے پریہ ورت بہت بار ایسا ہوا ہے کہ بہت سے منوشیہ بال پن میں ہی سنیاسی ہو گئے۔ پرنتو کچھ کال پشچات ان کو کام دیو نے ستایا۔ جس کے وشی بھوت ہو کر ان کو سنیاس چھوڑنا پڑا۔ اس لئے جو منوشیہ موکش پانا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ پہلے گرہست دھرم میں رہ کر سنسار کے سکھ بھوگ لے اور پھر سنیاس دھارن کرے تو اُس کو وشے واسنا نہیں ستاتی، کیونکہ وہ اُس کا آنند لے چکا ہوتا ہے اور نہ اُسے سکھ پانے کی اِچھا رہتی ہے۔ کیونکہ وہ سکھ بھی اُٹھا لیتا ہے۔ اس پرکار جو منوشیہ گرہست آشرم بھوگ کر سنیاس دھارن کرتا ہے وہ اپنے مارگ سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! برہما جی کے سمجھانے سے پریہ ورت جی نے برہما جی کو آدر پوروک شرنوا کر کہا، کہ

جیسی آپ کی اِچھا ہے ویسا ہی کروں گا۔ یہ ہماجی پرسن ہو کر اپنے لوک کو چلے گئے۔ راجہ سوئم بھو منو نے اپنے پُتر کو سمست پرتھوی تل کا راجیہ دے کر بن گمن کیا، اور وہاں جا کر بھگوان کا بھجن کرنے لگے۔

پریہ ورت دھرم کے ساتھ راجیہ کرنے لگا۔ اس کا وِواہ وشو کرما نامک پرجاپتی کی وُہرشمتی نامک کنیا سے ہوا۔ اس کنیا سے دش پُتر اگنیدھر۔ اِدھم جیہ۔ یگیہ واہو۔ مہاویر۔ ہرنیہ ریتا۔ دھرت پرشٹ۔ سین۔ میگھ تتھی۔ بیتی ہوتر اور کوی نامک اتپن ہوئے۔ یہ دشوں پتر اگنی کے اوتار تھے۔ پریہ ورت کے ایک ورتی نامک ایک کنیا تھی۔ ان پتروں میں سے کوی۔ مہاویر اور سین یہ تین بالک پن سے ہی برہمچاری ہو گئے اور پرم ہنس آشرم دھارن کیا۔ پریہ ورت کی دوسری استری کے اُتم۔ تامس اور سویت نام کے تین پُتر اتپن ہوئے یہ تینوں پُتر منونتروں کے ادھیکاری ہوئے۔ اس پرکار راجہ پریہ ورت نے کئی ہزار ورشوں تک راجیہ کیا۔ ایک بار راجہ نے دیکھا کہ سوریہ جب سندھیا سمے سُمیر اچل پروت کے پیچھے چھپ جاتا ہے تو راتری ہو جاتی ہے اور راتری میں لوگ پاپ کاریہ کرتے ہیں، اس لیئے ایسا پربندھ کیا جائے کہ ہمارے راجیہ میں ہر سمے سوریہ کا پرکاش رہے۔ ایسا وچار کر انہوں نے ایک رتھ سوریہ کے سمان پرکاش والا بنایا، اور اس پر چڑھ کر سات بار سوریہ کی پری کرما کی۔ راجہ پریہ ورت کے رتھ کے پہیوں سے جو سات گڑھے پڑے تھے وے ہی سات سمندر کہلائے اور انہیں سمندروں سے پرتھوی کے سات دویپ جمبو۔ پلکش۔ شالملی۔ کش۔ کرونچ۔ شاک۔ پشکر نامک ہوئے اور ساتوں سمندروں کے نام اس پرکار ہیں۔ کشارود، اس کا پانی کھارا ہے۔ اِکشو رسود، اس سمندر کا جل گنے کے رس کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ سرود، جس میں مدرا بھری ہوئی ہے۔ گھرتود، اس سمندر میں گھی بھرا ہوا ہے۔ کشیرود، اس سمندر میں دودھ بھرا ہوا ہے۔ دَدھی منڈود نامک سمندر میں مٹھا بھرا ہوا ہے۔ شدّودھ نام کے سمندر میں نرمل جل بھرا ہوا ہے۔ راجہ پریہ ورت نے ایک ایک دویپ کا راجیہ ایک ایک پُتر کو دے دیا۔ اپنی کنیا کا وِواہ انہوں نے شُکراچاریہ جی سے کر دیا جس سے دیویانی نامک کنیا اتپن ہوئی۔ اس پرکار جب وے بہت دنوں تک راجیہ کرتے رہے تو ایک دن انہوں نے وچار کیا کہ اب ہمیں پرلوک سدھارنے کے لیئے اس گرہستی کے موہ سے نکل کر بن میں تپ کرنے جانا چاہیئے۔ انہوں نے اپنی اِچھا اپنی پتنی کو بتائی۔ یہ سُنکر پتنی کہنے لگی کہ ہے پران ناتھ! آپ کا وچار بہت ٹھیک ہے۔ ہم بہت سکھ بھوگ چکے اس لیئے اب ورکت ہو جانے میں ہی ہمارا کلیان ہے۔ جب راجہ پریہ ورت نے دیکھا کہ میری استری کو بھی اب سنسار سے ورکتی ہو گئی ہے، تو انہوں نے راج پاٹ چھوڑ کر بن کا راستہ لیا اور بھگوان کے بھجن میں لین ہو گئے۔

ادھیائے ــــ ۲

اگنیدھ کا راج سنگھاسن پانا اور وِواہ کرنا۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جب راجہ پریہ ورت تپ کرنے کو بن میں چلے گئے تو ان کا آگیا کاری پُتر اگنیدھ دھرم کی اور درشٹی رکھ کر اپنے پتا کی طرح پرجا پالن کرنے لگا۔ کچھ دنوں پشچات انہوں نے وچار کیا کہ وِواہ کرنے سے پہلے ہم کو

بھگوان کا تپ کر کے اپنا ہردے وشریر نرمل بنا لینا چاہیئے۔ جس سے ہماری سنتانیں بھی دھرماتما اور ہمارے دیش کو بڑھانے والی ہوں۔ ایسا وچار کر وہ محلوں کو چھوڑ کر سندراچل پربت پر ایک سندر استھان پر جا کر تپ کرنے لگا۔ جب اگنیدھ کو تپ کرتے ہوئے بہت دن بیت گئے تو راجہ اندر کو یہ بھے ہونے لگا کہ کہیں یہ میری راج گدی نہ چھین لے سو اس نے پوروچتی نام کی ایک بہت ہی سندر اپسرا ان کا تپ بھنگ کرنے کو بھیجی۔ وہ اپسرا اس استھان پر گھومنے لگی اور راجہ جہاں تپ کر رہے تھے ان کے پاس ہی جا کر ناچنے لگی۔ اس کی پائل کی دھن سے راجہ کا دھیان بھنگ ہوا اور جب انہوں نے آنکھ کھولی تو سامنے ایک اتینت ہی سندر نو یووناستری کو ناچتے ہوئے دیکھا۔ اس کے روپ کو دیکھتے ہی راجہ اس پر موہت ہو کر پوچھنے لگے۔ ہے کمل کے سمان سندر نیتروں والی بالا تم کون ہو؟ ہے سندری تم جس سمے چلتی ہو تو تمہارے پیروں میں پڑی پائلوں کی دھن میرے ہردے کو بے چین بنا دیتی ہے۔ تمہارے بالوں میں لگے ہوئے یہ پھول ایسے معلوم دیتے ہیں کہ میں سورگ میں کلپ ورکش کے پھول دیکھ رہا ہوں۔ تمہارا یوون مجھے اپنی اور بربس کھینچ رہا ہے۔ ہے سندری تم میرے پاس آ کر بیٹھو! راجہ کی پرارتھنا پر پوروچتی اپسرا بڑے پریم سے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ راجہ اگنیدھ بھی بہت سندر تھا سو وہ بھی اس پر موہت ہو گئی اور کہنے لگی ہے راجن میں تمہارے پاس رہنا چاہتی ہوں تم اپنے نگر میں مجھ کو لے چلو میں پہاڑ پر نہیں رہ سکتی۔ اپسرا کے یہ وچن سن کر راجہ اسکو ساتھ لے کر راج دھانی میں لوٹ آیا اور اس کے ساتھ ہزاروں ورش تک گرہستھ دھرم کا سکھ بھوگتا رہا۔ اس اپسرا سے راجہ کے نو پتر اتپن ہوئے۔ اس کے پتر بڑے سندر اور بلوان تھے۔ جب وے وواہ یوگیہ ہو گئے تو راجہ نے ان کا وواہ میرو کی نو کنیاؤں کے ساتھ کر دیا۔ اپسرا راجہ کو چھوڑ کر اندر لوک کو چلی گئی۔ اس کے چلے جانے کا راجہ کو بڑا دکھ ہوا۔ اور انہوں نے اپنے سب بیٹوں کو راجیہ بانٹ دیا اور اپنے آپ بھگوان کا بھجن کرنے چلے گئے پرنتو وہاں بھی ان کا ہردے بھجن میں نہیں لگتا تھا، اپسرا کی یاد کرتے رہتے تھے سو جب انہوں نے شریر تیاگ کر دوسرا جنم لیا تو گاندھرو کا تن پایا اور اس سے وواہ کیا۔

ادھیائے ــــــ ۳

اگنیدھ کے پتر راجہ نابھی کے یہاں بھگوان کا پتر کے روپ میں جنم لینا۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے پریکشت! جب راجہ اگنیدھ بن میں بھگوت بھجن کرنے چلے گئے تو ان کے دھرماتما پتر راج کاج چلانے لگے۔ ان کے راجیہ میں پرجا بڑی سکھی تھی اور شیر و بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے۔ اگنیدھ کے بڑے لڑکے نابھی کے بہت دنوں تک کوئی پتر نہیں ہوا تو ان کو بڑی چنتا ہوئی، سو انہوں نے اپنے راجیہ کے بڑے بڑے ودوان پنڈتوں اور رشیوں کو بلا کر ان سے پرارتھنا کی کہ کوئی ایسا اپائے بتاؤ جس سے میرے گھر سنتان ہو۔ انہوں نے کہا، کہ تم یگیہ کرو، تب منو کامنا پورن ہو گی۔ ان کی آگیا انوسار راجہ یگیہ کرنے لگا۔ یگیہ پورن ہونے پر پار برہم پرماتما نے پرگٹ ہو کر درشن دیئے۔ بھگوان کو دیکھتے ہی راجہ نے اور جتنے بھی رشی منی وہاں بیٹھے ہوئے تھے سب نے اٹھ کر بھگوان کو پرنام کیا اور پریکرما کر کے استوتی کرنے لگے۔ راجہ کہنے لگے۔ ہے ترلوکی ناتھ! آپ بڑے ہی کرپالو ہیں۔ رشی منی اور بڑے بڑے

چکرورتی راجہ اپنا سارا جیون یگیہ کرنے میں ہی بتا دیتے ہیں، تب بھی آپ کے درشن درلبھ ہو جاتے ہیں۔ پرنتو مجھ داس پر آپ نے کرپا کر کے ایک چھوٹے سے یگیہ کرنے سے ہی درشن دیدئے۔ ہے بھگوان اس کا کیا کارن ہے۔ یہ میرے پچھلے جنموں کا پنیہ ہے یا اور کوئی کارن ہے؟ — یہ سن کر بھگوان ترلوکی ناتھ کہنے لگے کہ ہے راجن! میں تجھ سے اس لئے پرسن ہوں کہ تو سب منوشیوں کو برابر سمجھتا ہے۔ تیرے راجیہ میں چھوا چھوت نہیں ہے اور تو نے ایسا پربندھ کیا ہے کہ براہمن اور شودر ایک ساتھ مل کر دیو مندروں میں جاتے ہیں اور وہاں پرساد چڑھاتے ہیں۔ تیرے راجیہ میں شودروں کو نیچا نہیں سمجھا جاتا بلکہ ان کو سمان کے ساتھ انیہ ورنوں کی برابر یگیہ میں تو استھان دیتا ہے۔ ہے راجن چاہے کوئی جیون بھر میرا نام لے کر تپ کرتا رہے پرنتو اونچ نیچ اور چھوا چھوت کا وچار ہردے میں سے نہ نکالے تو میں نہ تو اُسے درشن دیتا ہوں اور نہ اسکو سورگ بھیجتا ہوں۔ ہے راجن! میں نے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ میرے نام پر پشوؤں کی بلی یگیہ میں دی جائے پرنتو منوشیہ اپنی اگیانتا کے کارن ایسا کرتے ہیں۔ تو ایک ایسا راجہ ہے جس نے یگیہ میں کوئی بلی نہیں دی ہے۔ اس لئے میں ترنت ہی ننگے پیر بھاگتا چلا آیا ہوں۔ میں تیری ابھی لاشا جانتا ہوں اور تجھے وردان دیتا ہوں کہ جس طرح تو جیوں پر دیا کرتا ہے اُسی پرکار تیرا پتر بھی جیوں پر دیا کرنے والا اتپن ہوگا، اور وہ سنسار میں ایک ایسا دھرم چلائے گا جس کے ماننے والے کروڑوں کی سنکھیا میں ہوں گے اور وے لوگ جیو ہنسا نہیں کیا کریں گے۔ ہے راجن میں تیرے یہاں پُتر کے روپ میں سوئم جنم لوں گا۔ ایسا کہہ کر بھگوان انتردھیان ہو گئے۔ تب برہما آدی دیوتا آ کر راجہ سے کہنے لگے کہ اب تیرا بھاگیہ جاگا ہے۔ بھگوان تیرے گھر پُتر کے روپ میں جنم لیں گے اور تو بھوساگر سے پار ہو جائے گا۔

ایسا آشیرواد دیکر برہماجی وانیہ دیوتا اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ اس کے دس مہینے پشچات راجہ کے گھر پُتر اتپن ہوا۔ اُس کو دیکھ کر رانی میرودیوی اور راجہ نابھی بڑے پرسن ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر استوتی کرنے لگے جس سے راجہ نابھی کے پُتر ہوا، آکاش پر سے دیوتاؤں نے پھولوں کی ورشا کی۔ چاروں دشاؤں میں شنکھ اور باجوں کی مدھر دھونی گونجنے لگی اپسراؤں نے راج محل میں آ کر ناچ کئے اور گندھروں و کنروں نے گائن گائے۔

ادھیائے — ۴

رشبھ دیو کا راج گدی پر بیٹھنا و راجیہ ورنن

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جنم سے ہی رشبھ دیو کے شریر میں بھگوان کے لکشن تھے۔ داہنے ہاتھ میں چکر آدی نشان اور پاؤں میں وجر آدی کے نشان بنے ہوئے تھے۔ راجہ اور رانی دونوں ان کی سیوا بڑی پرسنتا سے کرتے تھے اور ان کی بال لیلاؤں کو دیکھ کر پرسن ہوتے تھے۔ برہماجی نے ان کے لڑکے کا نام رشبھ (شریشٹھ) رکھا جب رشبھ دیو بڑے ہو گئے تو راجہ نے ان کو راج گدی پر بٹھا دیا، اور آپ بھگوان کا بھجن کرنے کو چلے گئے اور کچھ سمے پشچات پران تیاگ دیئے۔ راجہ رشبھ دیو بڑے گیانی اور دھرماتما تھے۔ ان کے راج کو کوئی دکھی نہیں

تھا۔کوئی اونچا یا نیچا نہیں تھا۔ بڑا نیائے ہوتا تھا۔ دربل کو بلوان سے ڈر نہیں تھا۔ ساری پرجا چاہتی تھی کہ راجہ رشبھ دیو ہی ہمارے راجہ بنے رہیں۔ ایک سمے راجہ اندر کو ان کی اُنتی اور پرتاپ سُن کر بڑی ایرشا ہوئی اور اُس نے راجیہ میں جل نہیں ورشایا۔ جب راجہ رشبھ دیو کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اندر پر کرودھ نہیں کیا، بلکہ اپنے یوگ بل سے سارے راجیہ میں پانی برسا دیا۔ جب راجہ اندر نے یہ دیکھا کہ اس نے مجھے بھی ہرا دیا، تو وہ ڈر کے مارے بھاگتا ہوا برہما جی کے پاس پہونچا، اور کہنے لگا کہ ہے مہاراج پرتھوی پر اتنا پراکرمی راجہ اتپن ہوا ہے کہ اُس نے اپنی شکتی سے ہی ورشا کر لی۔ مجھے اُس سے بہت ڈر لگتا ہے پتہ نہیں وہ کب آکر میری گدی چھین لے۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے اندر تم مت ڈرو۔ رشبھ دیو کے روپ میں سوئم بھگوان تریلوکی ناتھ نے پرتھوی پر جنم لیا ہے۔ ان سے تمہارا انرتھ نہیں ہوگا۔ یہ سنکر اندر کو بڑی بڑی سنتا ہوئی اور اُس نے اپنی کنیا جینتی کا وواہ راجہ سے کر دیا۔ اس استری سے رشبھ دیو جی کے سو پتر اتپن ہوئے۔ ان میں سب سے بڑا بھرت پرم یوگی واتم گنوں والا تھا۔ جس کے نام سے یہ دیش بھارت ورش کے نام سے پرسدھ ہوا۔ ان سے چھوٹے نو پتروں کے نام یہ ہیں: کُشاورت۔ اِلاورت۔ برہماورت۔ ملے کیتو۔ بھدرسین۔ اندر پرک۔ وِدربھ اور کیکٹ۔ ان سے چھوٹے پتر بھی بہت گیانی اور دھرماتما تھے۔ اپنے پتا کی آگیا کا پالن کرتے تھے اور ویدوں کے گیاتا تھے۔

ادھیائے — ۵

رشبھ دیو کا اپنے پُتروں کو گیان سکھانا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! کچھ دنوں کے پشچات رشبھ دیو جی نے وچار کیا کہ اب بھگوان کا بھجن کرنے کیلئے جانا چاہیئے ایسا وچار کر انہوں نے اپنے پتروں کو بلایا اور ان کو اپدیش دینے لگے۔ ہے پترو! وشے بھوگ تو وشٹا آدی کھانے والے جیوں کو بھی مل جاتا ہے۔ منوشیہ تن بڑا امولیہ دان ہے یہ وشے بھوگ میں نشٹ کرنے یوگیہ نہیں ہے، بلکہ تپ کرنے یوگیہ ہے۔ کیونکہ تپ کرنے سے انت کرن شدھ ہو کر برہما نند کی پراپتی ہوتی ہے۔ ودوانوں کا کہنا ہے کہ مہان پرشوں کی سیوا کرنا مکتی کا دوار ہے اور استری تتھا کامی پرشوں کی سنگت کرنے سے نرک ملتا ہے۔ جو سداچار کا پالن کرتے ہوں، جنکی شانت ورتی ہو، جن کو کرودھ نہ آتا ہو۔ ایسے لکشن والے منوشیہ سادھو کہلاتے ہیں۔ ہے پترو! جو لوگ بھگوان کو پرسن رکھنا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ پر استری پر سنگ نہ کریں۔ سدا ستیہ بولیں۔ بُرے آدمیوں کی سنگت میں نہ بیٹھیں۔ کسی پر کرودھ نہ کریں۔ کسی کو دکھ نہ دیں۔ کبھی اپنی شکتی یا بھگتی آدی کا اہنکار نہ کریں۔ جوا ریوں اور مدراپان کرنے والوں سے سدا دور رہیں۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ گھر میں بھی اتتھی کے سمان رہے۔ لابھ ہانی ہونے پر کچھ چنتا نہ کرے اور استری سنتان آدی کا موہ نہ رکھے۔ جس پرکار چندن کا ورکش سرپوں کے لپٹے رہنے پر بھی ان کے وِش سے پربھاوت نہیں ہوتا اُسی پرکار جو گیانی منوشیہ ہے وہ گرہستی میں رہنے پر بھی بھگوان کا بھجن کرتا

رہتا ہے اور سنساری مایا موہ میں نہیں پھنستا۔ ایسے گرہست کو مہاتما سمجھنا چاہیئے اُسے موکش پراپت ہوتا ہے اور آواگون سے چھوٹ جاتا ہے۔ ہے پترو! بھگوان نے ہی ساری سرشٹی کو اتپن کیا ہے۔ یہ چندرماں۔ سوریہ۔ تارے آدی اُسی کے پرکاش سے پرکاش وان ہیں، اور دن رات و سب رتوئیں بھگوان کی ہی آگیا سے ہوتی ہیں۔ اُس کی اچھا کے بنا پتا بھی نہیں ہل سکتا۔

ادھیائے ــــــ ۶

رشبھ دیو کا جین دھرم کی نیو ڈالنا اور تپ کرنے بن میں چلے جانا

رشبھ دیو جی کہنے لگے کہ ہے پُترو! چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک بھگوان نے اتپن کیے ہیں، اور وہ سب کو برابر سمجھتا ہے سب میں بھگوان کا انش ہوتا ہے ایسا سمجھ کر تم لوگ کسی بھی پرانی کو دکھ مت دینا۔ تمہارے پیروں سے مارگ میں جاتی ہوئی ہزاروں چیونٹیاں دب کر مر جاتی ہیں، سو تم اپنے پیروں پر ملائم کپڑا باندھ کر چلا کرنا جس سے بھومی پر پھرنے والے کیڑوں کو کشٹ نہ ہو اور ہے پترو تم سنسار کے کونے کونے میں جا کر لوگوں میں میرا یہ اپدیش پہنچا دو کہ کسی کی ... ہنسا کرنا یا کشٹ دینا پاپ ہے۔ کشٹ کیول مارنے پیٹنے سے ہی نہیں ہوتا بلکہ کٹھور وچن سے بھی کشٹ پہونچایا جاتا ہے سو تم کو چاہیئے کہ کبھی کسی کو کٹھور وچن مت کہنا، اور سب سے میل محبت سے رہنا۔ ہے پترو! سنسار میں سب یگیوں سے بڑا یگیہ بھگوان کا نام اسمرن ہے۔ کوئی منوشیہ چاہے کتنے ہی یگیہ کر ڈالے پر تو یدی ہردے سے بھگوان کا نام نہیں جپتا تو یگیہ آدی کرنا بیکار ہے۔ جو منوشیہ بھگوان کو ترلوکی ناتھ جان کر نشکام بھاو سے ان کا بھجن کرتے ہیں ان کو یگیہ دہون کرنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رشبھ دیو جی نے اپنے پتروں کو یہ گیان دیکر گھر چھوڑ دیا اور بھگوان کا بھجن کرنے بن میں چلے گئے۔ انہوں نے وہاں جا کر گھور تپ کیا۔ ایک دن اشٹ سدھی نے ان کے پاس آ کر بتایا کہ اس کو پانے کے لئے سنسار کے سارے منوشیہ اور رشی منی لالائت رہتے ہیں، پر تو رشبھ دیو نے اُس کی اور دیکھا بھی نہیں ایک دن جنگل میں بھینکر آگ لگ گئی، اور رشبھ دیو جی نے اُسی آگ میں اپنے پران تیاگ دیئے۔

ادھیائے ــــــ ۷

راجہ بھرت کا راجیہ کرنا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رشبھ دیو کے بڑے بیٹے بھرت نے راجہ ہو کر اپنے پتا کی آگیا انوسار وشوروپ کی کنیا پنچ جنی سے اپنا وواہ کیا۔ جس پرکار اہنکار سے پنچ بھوت (سپرش۔ شبد۔ روپ۔ رس اور گندھ) کی اتپتی ہوتی ہے اُسی پرکار ان کی استری کے گربھ سے پانچ پُتر اتپن ہوئے۔ یہ پُتر اپنے پتا کے سمان گن اور کیرتی والے تھے۔ راجہ

بھرت اپنی پرجا کو اس طرح پالتے تھے جیسے پتا اپنے پُتر کو پالتا ہے۔ راجہ بھرت نے دس ہزار ورش تک راجیہ کا سُکھ بھوگا۔ اور پھر گرہست دھرم سے ورکت ہو کر راج سنگھاسن بیٹوں کو دے کر آپ بن میں جا کر تپ کرنے چلے گئے۔ جنگل میں جا کر انہوں نے گھاس پھوس کی کٹی تیار کی اور اس میں انہیں وہی آنند آنے لگا جو محلوں میں آتا تھا۔ راجہ بھرت وہاں تپ کرتے رہتے تھے۔

ایک دن مہاراجہ بھرت مہاندی گنڈک میں اشنان کر کے ندی کے تٹ پر بیٹھے بھگوت بھجن کر رہے تھے۔ وہاں ایک گربھنی ہرنی پانی پینے آئی، پیاس ادھک لگنے سے وہ ہرنی خوب ڈٹ کر پانی پی رہی تھی کہ اتنے میں شیر نے دھاڑ ماری اس کے بھے سے ہرنی نے جلدی سے چھلانگ ماری۔ پر وہ تو ندی کے تٹ پر پڑے ہوئے ایک سوکھے درخت سے ٹکرا کر وہ مر گئی اور بچہ گر پڑا۔ اس بچے کو دیکھ کر بھرت جی نے وچار کیا کہ اگر میں اس بچے کو نہیں اٹھاؤں گا تو یا تو یہ بھوک پیاس سے مر جائے گا، یا شیر آدی آ کر اس کو کھا جائے گا اور مجھ کو پاپ لگے گا۔ ایسا وچار کر انہوں نے بچے کو گود میں اٹھا لیا۔ اور اپنی کٹی میں لے آئے اور اس کو پالنے لگے۔

ادھیائے ــــــ ۸

ہرن کے بچے کا کھو جانا، اور راجہ بھرت کا اسکے ویوگ میں پران تیاگ دینا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھرت جی اُس ہرنی کے بچے کا پالن پوشن اس پرکار کرنے لگے، جیسے اُن ہی پُتر ہو۔ وے رات دن اُس بچے سے پیار کرتے تھے۔ پہلے گئے کا دودھ اُس کو پلاتے تھے پھر اپنے ہاتھ سے گھاس چھیل چھیل کر اس کو کھلانے لگے۔ راتری کو اپنے پاس اس کو سُلاتے تھے اور اشنان دھیان کرنے جاتے تب بھی اس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اس کا پھل یہ ہوا کہ بھرت جی کے نیم (اشنان آدی) اور بھگوت بھجن آدی کم ہونے لگے۔ ایک دن اُس استھان پر ہرنوں کا جھنڈ آیا اور وہ بچہ بھی چوکڑی مار کر ان میں مل گیا اور پھر لوٹ کر نہیں آیا۔ جس پرکار کر منوشیہ کو دھن کے ناش ہو جانے پر شوک ہوتا ہے، اسی پرکار بھرت جی اُس کے ویوگ میں پاگل جیسے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہے بھگوان تو میرے اس ہردے کے ٹکڑے کو شیگھر ہی میرے پاس بھیج دے۔ پتہ نہیں وہ بیچارا کہاں چلا گیا کوئی بھیڑیا یا سنگھ آدی اُسے کھا تو نہیں گیا۔ وہ اس بچے کی کریڑا اور کا دھیان کر کر کے دُکھی ہو رہے تھے۔ سوچ رہے تھے کہ جب میں کھیل کھیل میں جھوٹی سمادھی لگا کر بیٹھ جاتا تھا تو وہ بچہ چکت ہو کر میرے پاس آتا اور اپنے کومل سینگوں سے میرا اسپرش کرتا تھا۔ جب کبھی وہ بھگوت پُوجا کی سامگری کو بگاڑ دیتا تھا، تو میرے ڈانٹنے پر بچے کی بھانتی ڈر کر چُپ چاپ بیٹھ جاتا تھا۔ جب میں سمادھی لگاتا تھا تو وہ میرے گھٹنے پر اپنا منہ رکھ بیٹھ جاتا تھا۔ اس پرکار اس کا اسمرن کر کر کے بھرت جی رونے لگے اور اس کے موہ میں انہوں نے سب جپ تپ تیاگ دیا اور اُسی کے شوک میں پران تیاگ دیئے۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! مرتے سمے ان کا ہردے ہرنی کے بچے میں ہی دم رہا تھا سو مرنے کے پشچات انہوں نے ہرن کا جنم لیا۔ پوروجنم میں انہوں نے جو بھگوان کی سیوا کی تھی اس کے پرتاپ سے ہرن کا جنم لینے پر بھی ان کو پچھلے جنم کی باتیں یاد رہیں، سو وے من ہی من میں پچھتاتے اور اپنے آپ کو دھکارتے تھے اور کہتے تھے ..... کہ میری مت

کیسی ماری گئی تھی کہ بھگوان کا بھجن آدی سب چھوڑ کر میں نے اس ہرن کے بچے میں پریت رکھی، ایسا پریم میں نے اپنے پتروں اور استری سے بھی نہیں کیا تھا۔ ہرن کا تن پا کر بھی وے بھگوان کا بھجن کرتے تھے، اور انہوں نے اپنی ہرنی ماں کو چھوڑ دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پھر ان کے موہ میں پھنس جاؤں۔ اب کی بار نہ جانے کیسی درگت ہو۔ ایسا وچار کر وے اکیلے ہی چل دیئے اور اس استھان پر آ گئے جہاں پلستیہ منی اور پلہہ منی کا آشرم تھا۔ بھرت جی ہرن کے روپ میں ہی وہاں اکیلے پھرتے رہتے تھے، اور جب کبھی سادھوؤں میں گیان چرچا ہوتی تو وہاں آکر بیٹھ جاتے تھے وے اُس دن کی باٹ جوہ رہے تھے جب ہرن کے شریر سے مکتی ملے۔ کچھ سمے پشچات ایک دن وے ندی میں سے ہو کر پار جا رہے تھے، پرنتو شریر دربل تھا سو ندی میں ہی ڈوب کر پران تیاگ دیئے۔

ادھیائے ـــــ ۹

ہرن کا شریر تیاگ کر بھرت جی کا براہمن کے گھر جنم لینا۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! بھرت نے تن تیاگ کر ایک بہت گیانی اور ویدوں کا پاٹھ کرنے والے براہمن کے یہاں اگلا جنم لیا۔ بھرت جی نے اس کے یہاں جنم لے کر بھی یہ وچار کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پھر بندھن میں بندھ جاؤں اس لئے بھگوان کا بھجن کرتے ہوئے گھر سے ورکت رہنا چاہیئے۔ اِس پرکار وچار کرتے ہوئے بھرت سب لوگوں کو اپنے سروپ کو پاگل۔ مورکھ اور اندھا و بہرا سا دکھلاتے تھے۔ براہمن نے اپنے پتر کی یہ دشا دیکھ کر اس کے سب سنسکار کر دئیے اور یگوپویت دھارن کرا کے سندھیا بندنا آدی کی شکشا دینے لگا پرنتو جڑ بھرت اپنے پتا کی شکشا پر دھیان نہ دیتے تھے من ہی من بھگوان کا اسمرن کرتے رہتے تھے۔ ایک دن اس براہمن کی مرتیو ہو گئی۔ پتا کی مرتیو کے پشچات اس براہمن کے نو بیٹوں نے بھی بھرت کو مورکھ سمجھ کر پڑھانا لکھانا چھوڑ دیا اور بھرت جی پاگلوں جیسا آچرن کرتے ہوئے اِدھر اُدھر گھومنے لگے۔ پرتیک منوشیہ کا کاریہ وے پریت پوروک کر دیتے تھے بہت سے ان سے بیگار میں ہی کام کرا لیتے تھے۔ سیوا کرنے سے ان کو جو رو کھا سوکھا ملتا تھا اس کو بھگوان کا پرشاد سمجھ کر کھا کر جیون نرواہ کرتے تھے۔ بھرت جی آتم گیانی ہو گئے تھے اور اپنی آتما میں ہی مگن رہنے لگے تھے۔ سردی گرمی برسات آدی میں وے اکیلے ہی ننگے شریر گھومتے رہتے تھے۔ کبھی شریر کو تیل آدی نہیں لگاتے تھے جس سے ان کا سارا شریر دھول سے سنا رہتا تھا۔ جیسے دھول میں بھرے ہوئے ہیرے کو صاف نہیں دیکھا جا سکتا اسی پرکار بھرت جی کا یہ ہم نیچ پرگٹ نہیں دیکھا جاتا تھا۔ ان کی مہما کوئی نہیں جانتا تھا۔ یہ براہمنوں میں نیچ ہے ایسا کہہ کر لوگ ان کا اناور کیا کرتے تھے اسی پرکار سب سے اپمانت ہو کر بھرت جی وچرتے تھے جب وہ جڑ بھرت لوگوں سے کام کرنے کی مزدوری لے کر بھوجن کرنے کی اچھا کرنے لگا تب اس کی جاتی کے لوگوں نے اس کے بھائیوں کو سمجھایا کہ تم اس کے بھائی ہو کیا اس کو روٹی بھی نہیں دے سکتے؟ اگر تم اس کو کھانا نہیں دو گے تو ہم جاتی سے نکال دینگے۔ تب کچھ دن اس کے بھائیوں نے بھرت کو گھر پر رکھا، پرنتو بھرت یہ کبھی نہیں کہتے تھے کہ کھانے سے پیٹ بھر گیا ہے۔ یدی کوئی ڈھائی سیر روٹیاں بھی رکھ دیتا تھا تو کھا جاتے تھے۔ تب بھائیوں کی استریوں نے کہا کہ یہ تو بہت کھاتا ہے ہم کہاں تک

اس کے لیۓ روٹی بنائیں یہ سُن کر بھائیوں نے ان کو بھوجن کا لوبھ دیکر دھانوں کے کھیت میں کیاری بنانے کے کام میں لگا دیا۔ پرنتو بھرت کا من اس کام میں بھی نہ لگا، اُسی سمے میں چوروں کا ایک راجہ سانتک نام کا تھا جو بھدرکالی دیوی کا بڑا اُپاسک تھا۔ اس کے کوئی سنتان نہیں تھی سو براہمنوں نے اس کو بتایا کہ اگر تم ایک منوشیہ کی بلی دیوی کے سامنے چڑھاؤ تو تمہارے پُتر اُتپن ہوگا۔ اُس راجہ نے ایک منوشیہ پکڑوالیا پرنتو وہ دات کے سمے اپنی جان چھڑا کر بھاگ گیا۔ تب راجہ نے اپنے داس داسیوں کو آگیا دی کہ یا تو اس منوشیہ کو پکڑ لاؤ نہیں تو کسی دوسرے منوشیہ کو پکڑ لاؤ جس سے اُس کی بلی چڑھائی جا سکے۔ سو اُس راجہ کے دوت راتری کے سمے ایک منوشیہ کو ڈھونڈ رہے تھے ان کو جڑ بھرت ایک کھیت کی رکھوالی کرتے ہوئے دکھائی دیئے اور انہوں نے ان کو پکڑ لیا، اور رسّی سے باندھ کر بھدرکالی کے مندر میں لائے۔ پھر چوروں نے بھرت جی کو اشنان کرا کر نئے وستر پہنائے سگندھی شریر پہ ملی۔ موتیوں کی مالا پہنائی اور تلک آدی لگا کر اچھی طرح سجایا، پھر بھوجن کرا کر پھل آدی بھینٹ کر کے پوجن کیا، بڑے بڑے باجوں کے ساتھ ان کو بھدرکالی دیوی کے پاس لاکر شر جھکا کر بٹھا دیا۔ تب ان کا پروہت دیوی کو پرسن کرنے کے لیۓ اُن کی بلی دینے کے لیۓ ہاتھ میں کھڑک اٹھانے لگا۔ ہے راجہ پریکشت! جڑ بھرت کے پرچنڈ تیج سے دیوی کا شریر جلنے لگا اور دیوی جی ترنت ہی مورتی کو تیاگ کر باہر نکلیں، اور انہوں نے پروہت کے ہاتھ سے کھڑک چھین کر اس سے سارے پاپاتما چوروں کا شر کاٹ کر پھینک دیا۔ ہے راجن جو منوشیہ دوسرے کا بُرا چاہتا ہے اس کا یہی دنڈ ہوتا ہے۔ ان پاپیوں کے شر کاٹ کر دیوی بھرت جی سے کہنے لگیں کہ ہے بھگت راج! میرے بھگت چوروں کے راجہ نے آپ کو بڑا کشٹ پہونچایا ہے۔ آپ ... کرپا کریں کیونکہ وہ میرا سیوک تھا۔ اور اس کی بھول کا اپرادھ میرے اُوپر ہے۔ دیوی کے یہ وچن سنکر بھرت جی کہنے لگے ہے دیوی! آتما کبھی نہیں مرتی، اسی وچار سے میں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری بلی چڑھائی جائے گی، ان لوگوں کو نہیں روکا اور نہ ڈرا ہی۔ ایسا کہہ کر بھرت جی وہاں سے چلے آئے۔

ادھیائے ـــــ ۱۰

جڑ بھرت اور راجہ رہوگن کا سمواد

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! ایک سمے سندھو سوویر کا راجہ رہوگن کپل دیو جی کے آشرم پر گیان سیکھنے کو جا رہا تھا مارگ میں اکشومتی ندی کے تٹ پر ان کی پالکی اٹھانے والا ایک کہار بیمار پڑ گیا، سو وے ایک منوشیہ کو پالکی اٹھانے کے لیۓ ڈھونڈھ رہے تھے۔ وہاں دیویوگ سے جڑ بھرت بیٹھے مل گئے۔ کہاروں نے ان کو دیکھا کہ یہ منوشیہ بہت ہرشٹ پشٹ اور مضبوط انگوں والا ہے سو انہوں نے ان کو پکڑ کر پالکی میں لگا دیا، اور بھرت جی پالکی اٹھا کر کہاروں کے ساتھ چلنے لگے۔ پرنتو کہاروں کی گتی سے ان کی گتی نہیں ملی، کیونکہ بھرت جی بھومی پر دیکھ دیکھ کر پیر اٹھاتے تھے کہ کہیں کوئی جیو جنتو پیر سے کچلا نہ جائے۔ تب ان کہاروں کی چال برابر نہ ہونے سے پالکی ٹیڑھی ہونے لگی اور بہت ہلتی تھی۔ یہ دیکھ کر

راجہ رہوگن کہاروں سے کہنے لگا کہ تم لوگ پالکی کو ٹیڑھا کیوں کر رہے ہو؟ کہار لوگ کہنے لگے کہ ہے راجن! اس میں ہمارا دوش نہیں ہے یہ منوشیہ جو ابھی پکڑ کر لایا گیا ہے تیز نہیں چلتا، اس کارن ہم بھی تیز نہیں چل رہے ہیں، راجہ کرودھ میں آ کر بھرت جی کو تانا مار کر کہنے لگا کہ ہے بھائی تم بہت تھک گئے ہو، اکیلے بہت دور سے پالکی اٹھا کر لائے ہو تم دبلے بھی ہو اور بڑھاپے نے تم کو گھیر لیا ہے۔ یہ سنکر جڑ بھرت جی نے کوئی اُتر نہیں دیا اور پہلے کے سمان پالکی اٹھا کر چلنے لگے۔ جب اس پر کار پھر پالکی ٹیڑھی ہوئی تو راجہ رہوگن بہت کرودھ کر کے کہنے لگا کہ ارے یہ کیا؟ تو جیتا ہی مرا ہوا ہے تو مجھ کو کچھ نہیں سمجھتا اور میرا اپمان کرتا ہے، اور میری آگیا کا پالن نہیں کرتا۔ میں تجھے ابھی یم راج کے پاس بھیجتا ہوں۔ تب جڑ بھرت جی مسکرا کر راجہ رہوگن سے کہنے لگے۔ ہے راجن! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے۔ اس میں ہمارا اپمان نہیں ہوا کیونکہ اگر دیہہ کے ساتھ میرا کچھ سمبندھ ہو تو اپنا اپمان سمجھوں۔ نہ بوجھ کیا ہے؟ یہ دیہہ کیا وستو ہے اس۔ دیہہ جاننا کٹھن ہے اور تم نے جو کہا کہ تم پُشٹ ہو سو ایسا تو مورکھ کہتے ہیں کیونکہ شریر تو پُشٹ یا دربل ہوتا ہے پر نتو آتما نہ پُشٹ ہوتی ہے نہ دربل۔ اور یہ موٹاپن۔ روگ۔ بیادھی۔ بھوک۔ پیاس۔ بھے۔ کلیش آدی تو اس کو ہوتے ہیں جو ابھی دیہہ کا موہ رکھتا ہے۔ میں تو آتما ہوں آتما کو یہ چیزیں نہیں بیاپتیں۔ اور آپ نے جو یہ کہا کہ میں تجھے ابھی یم پوری پہنچا دیتا ہوں، سو ہے راجن! اتما امر ہے تو کسی سے آئے کوئی نہیں مرتا، اور مرتے پر شریر ہی مرتا ہے۔ آتما نہیں مرتی، اس لئے مجھے مرنے کی چنتا نہیں ہے۔ ہے راجن! آپ نے جو یہ کہا کہ تو اپنے سوامی کی آگیا پالن نہیں کرتا سو اس جگت میں سب کا سوامی بھگوان ہے اور اس کے بعد جتنے بھی ہیں ان سب میں بھگوان کا ہی انش ہے، اور سب برابر ہیں نہ کوئی کسی کا سیوک ہے نہ سوامی۔ اس سمے تک تم راجہ ہو پرنتو مرنے کے پشچات تمہاری دیہہ بھی مٹی ہو جائے گی اور میری بھی اور میں اور تم بالکل برابر ہو جائیں گے۔ یہ کہتے ہوئے بھرت جی پالکی اُٹھا کر چلنے لگے، راجہ رہوگن نے جب یہ گیان بھری باتیں سنیں تو اس کا ہردے بھی گیان سے بھر گیا اور وہ پالکی پر سے اُتر کر بھرت جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا، اور کہنے لگا کہ ہے مہاراج! میری آنکھوں پر مایا جال کا پردہ پڑا ہوا تھا، اس کارن آپ کو نہیں پہچان سکا۔ ہے مہاراج آپ کون ہیں، سچ سچ بتایئے! آپ کے کندھوں پر یگیوپویت دیکھتا ہوں کیا آپ کوئی براہمن ہیں؟ کیا آپ بھگوان کپل دیو جی تو نہیں ہیں۔ ہے مہاراج آپ کون ہیں شیگھر ہی مجھے بتایئے اور میرا اپرادھ چھما کر دیجئے۔ آپ کی گیان بھری باتوں نے میرے ہردے کی اگیان کی گانٹھ کھول دی ہے۔

ادھیائے ــــــ ۱۱

راجہ بھرت کا رہوگن کو اُپدیش دینا

راجہ کی یہ پرارتھنا سُن کر جڑ بھرت جی کہنے لگے ہے راجن! آتما امر ہے یہ کبھی مرتی نہیں۔ اس آتما کو کبھی دیوتا کا تن ملتا ہے کبھی منوشیہ کا اور کبھی پشو پکشی آدی کا، پرنتو وہ کسی تن کا موہ نہیں کرتی سب کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے، اسلئے

آتما کو سمدیو الگ وستو سمجھنا چاہیئے۔ ہے راجن! میں ایک جنم میں راجہ بھرت تھا، اس کے پشچات میں نے مرگ کا شریر پایا اور پھر اب براہمن کے گھر جنم لیا ہے۔

ہے راجن! منوشیہ بڑا ہی اگیانی ہے یہ جنم بھر اپنے کٹمبیوں کا پیٹ پالنے کے لئے جھوٹ بول کر چھل کر کے اور بھانتی بھانتی کے ادھرم کے دھن کماتا ہے۔ پرنتو وے سمبندھی ہی اس کو بڑھاپے میں اس کا ترسکار کرتے ہیں کام۔ کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ نامک پانچ چور ہر سمے اس کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اس کے کئے ہوئے شبھ کاریوں کے پھل کو چراتے رہتے ہیں، اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ ان پانچ چوروں سے بچ کر رہے۔

ادھیائے ــــــ ۱۲

راجہ کا بھرت جی و منوشیہ تن کی پرشنسا کرنا

راجہ رہوگن بھرت جی کا اپدیش سنکر کہنے لگے! ہے بھرت جی چوراسی لاکھ یونیاں بھگتنے کے پشچات جیو کو منوشیہ ملتا ہے، اس لئے یہ منوشیہ شریر سب سے شریشٹھ ہے۔ اور اس تن کو پاکر اگر آپ جیسے مہاتماؤں کا درشن ہو جائے تو اس سے بڑی بھاگیہ کی بات اور کوئی نہیں ہوتی۔ منوشیہ کا شریر دیوتاؤں سے بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ دیوتا لوگ یدی بھگوان کا بھجن کریں تو ان کو کیول مکتی ہی ملتی ہے پرنتو منوشیہ جو اچھا کرتا ہے وہی بھگوت بھجن کرنے سے پورن ہوتی ہے۔ اس لئے میں اس منوشیہ تن کو وارمبار نمسکار کرتا ہوں۔ یہ سن کر بھرت جی کہنے لگے کہ ہے راجن! تم نے میری بتائی ہوئی باتوں کا ریتھ اچھی طرح نہیں سمجھا۔ جو منوشیہ اچھے کاریہ جیسے دان یگیہ آدی کرتا ہے اسکو اس بات کا اہنکار ہو جاتا ہے کہ میں اچھے کاریہ کر رہا ہوں، اس لئے میں اور منوشیوں سے اچھا ہوں۔ اس پرکار اہنکار کرنے سے اس کا سارا دھرم نشٹ ہو جاتا ہے۔ جب تک منوشیہ ابھیمان چھوڑ کر نشکام بھاؤ سے ...... بھگوان کا بھجن نہیں کرتا، تب تک اس کو گیان پراپت نہیں ہوتا۔ بھگوان میں پریتی سادھو سنتوں کی سنگت کرنے سے بڑھتی ہے اور سادھو سنتوں کی سنگت اس سمے تک نہیں ملتی جب تک بھگوان کی کرپا نہ ہو۔ ہے رہوگن تم کو ابھی راجہ ہونے کا ابھیمان ہے جس کے کارن تم ان کہاروں کو نیچ سمجھتے ہو۔ یہ تمہاری برابر ہیں، کیونکہ ان میں اور تم میں دونوں میں بھگوان کا پرکاش ہے۔ تم اپنے آرام کیلئے انکو کشٹ دیتے ہو یہ ادھرم ہے۔ سو تم اس راج پاٹ کا موہ چھوڑ کر بن میں جا کر بھگوان کا تپ کرو۔

ادھیائے ــــــ ۱۳

رہوگن کا تپ کرنے بن میں چلے جانا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جڑ بھرت کے اپدیش کا اتنا پربھاو راجہ رہوگن پر پڑا کہ وہ ترنت ہی بھرت جی

کے چرنوں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ۔ ہے مہاراج! آپ نے مجھے اندھیارے سے نکال کر اُجالے میں لا کر کھڑا کر دیا ہے اب میں آپ کی کرپا سے سمجھ گیا ہوں کہ یہ سارا سنسار ایک سُپنا ہے اور سنو شیہ اس سُپنے میں پڑا ہوا طرح طرح کی کلپنائیں من میں کرتا ہے۔ حقیقت میں اُس سُپنے کے ٹوٹ جانے کا نام ہے۔ ایسا کہہ کر راجہ بن کی اور چل دیا اور اپنا شریر تیاگ کر موکش پراپت کیا۔ جڑ بھرت جی بھی کچھ دنوں پشچات شریر تیاگ کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔

ادھیائے ——— ۱۴

بھرت جی کے ونش کا ورنن!

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں اب تم کو بتاؤں گا کہ دھرم سروپ جڑ بھرت کے ونش میں آگے چل کر کون کون راجہ آدی ہوئے۔ بھرت جی کا سمتی نامک پتر تھا، اُس نے رشبھ دیو کی بھانتی جین دھرم کا پرچار کیا۔ سمتی کا وواہ وردھ سینا نامک استری سے ہوا تھا، جس سے دیوجت نامک پتر اتپن ہوا۔ دیوجت کی آسُری نام کی پتنی سے دیودیومن نامک پتر اتپن ہوا۔ دیودیومن کے دھینومتی نامک استری سے پرمیشٹی نام کا پتر اتپن ہوا۔ پرمیشٹی کا وواہ سوورچلا نامک کنیا سے ہوا جس سے پرتیھ نامک پتر ہوا۔ پرتیھ بڑا سیدھا سادی تھا۔ اُس نے آتم ودیا پڑھ کر بھگوان کا تپ کیا اور اُن کے درشن پراپت کئے۔ پرتیھ کی پتنی کے گربھ سے پرتی ہرتا۔ پرستوتا۔ اُدگاتا، ان ناموں کے تین پتر اتپن ہوئے۔ یہ تینوں یگیہ کرنے میں بڑے نپن تھے۔ پرتی ہرتا کے استوتی نامک پتنی سے اج اور بھوما نامک دو پتر اتپن ہوئے۔ بھوما کے رشی کنیا نامک استری سے اُدگیتھ نام کا پتر اتپن ہوا اس کا وواہ دیوکلیا نامک کنیا سے ہوا جس کے گربھ سے پرستاؤ نامک پتر اتپن ہوا۔ پرستاؤ کے گھر اس کی نیوتسا نامک پتنی سے وبھو نامک پتر کا جنم ہوا۔ وبھو کی رتی نامک استری سے پرتھوشین۔ پرتھوشین سے نکت اور نکت کی درت نامک پتنی سے گئے نامک پتر اتپن ہوا۔ راجہ گئے بڑا پرتاپی اور دھرماتما تھا۔ اس کو رشیوں کی سنگت میں بیٹھنے سے گیان اتپن ہو گیا تھا، سو وہ سدا ہی نرابھی مان رہ کر پرتھوی کا پالن کیا کرتا تھا۔ راجہ گئے کی گینتی نام کی استری سے چتر رتھ۔ سوگتی اور ودھن یہ تین پتر اتپن ہوئے۔ چتر رتھ کے اورنا نام پتنی سے سمراٹ نام کا پتر اتپن ہوا۔ سمراٹ کے اُتکلا نام کی پتنی سے مریچی۔ اور مریچی کے...... بندومتی استری سے بندوردان نام کا پتر اتپن ہوا۔ بندوردان کی سردھا نامک استری سے مدھو نامک پتر اتپن ہوا۔ مدھو کی سمنا استری سے دیروردت نام کا پتر ہوا۔ اس کی بھوج نام کی پتنی سے منتھو۔ پرمنتھو یہ دو پتر ہوئے۔ منتھو کی ستیہ نام استری سے بھوون نام کا پتر اتپن ہوا، اس کی دوشن نامک پتنی سے توشٹا نام کا پتر ہوا۔ توشٹا کی پتنی کا نام درو چنا تھا جس سے شت جت آدی سو پتر اتپن ہوئے اور ایک کنیا اتپن ہوئی۔

ادھیائے ـــــ ۱۵

شکدیوجی کا ساتوں دویپوں پرتھوی آدی کی لمبائی چوڑائی آدی بتانا

راجہ پریکشت شکدیوجی سے پوچھنے لگے کہ ہے رشی راج! جہاں تک سوریہ نارائن اپنا پرکاش کرتے ہیں وہاں تک سمپورن پرتھوی منڈل کا وستار آپنے بتایا ہے۔ جس بھو منڈل کے بیچ مہاراجہ پریہ ورت کے رتھ کے پہیوں کی لیکوں سے سات سمندر بنے ہیں، پھر جن سمندروں کی مریادا سے سات دویپ الگ بنے ہیں ایسا میں آپ سے سُن چکا ہوں، پرنتو آپنے یہ سب سنکشیپ میں بتایا تھا۔ اب کرپا کرکے وستار پوروک بتائیے جس سے میرے گیان میں وردھی ہو! شکدیوجی کہنے لگے کہ راجن! اگر منو شیہ ہزاروں جنم لے تب بھی سرشٹی کا بھید نہیں بتا سکتا، اس لئے میں یہاں پر سنکشیپ میں ہی جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو بتاؤں گا۔ یہ بھو منڈل کمل کوش کے سمان ہے۔ اس کے بالکل بیچ میں ایک جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن وستار والا ہے اور چاروں اور سے کمل کے پتروں کے سمان گول ہے۔ اس جمبو دویپ میں نو نو ہزار یوجن وستار والے نو کھنڈ ہیں آٹھ مریادا روپی پروتوں سے ان کا وبھاگ کیا ہوا ہے ان نو کھنڈوں کے بیچوں بیچ میں اِلاورت نام کا کھنڈ ہے اس میں ہی بیچ میں کُل گری نام کا پروتوں کا راجہ سونے سے بھرا ہوا سمیرو نامک پروت ہے، یہ ایک لاکھ یوجن .... اونچا ہے۔ شکھر پر بتیس ہزار یوجن وستار والا اور سول میں سولہ ہزار یوجن وستار والا ہے اور سولہ ہزار یوجن پرتھوی کے اندر تک ہے۔ اِلاورت کھنڈ کے اُتر میں کرم سے نیلگری شویت گری اور شرنگوان ہے تین مریادا چل ہیں۔ یہ تینوں پروت کرم سے رمیک ہرن مئے۔ کیروان تین کھنڈوں کے مریادا پروت ہیں۔ اسی پرکار الاورت ورش سے دکشن کی اور نشر۔ ہیم کوٹ اور ہمالیہ یہ تین پروت پوروکی اور لمبے ہیں، ان کی اونچائی دس دس ہزار یوجن ہے۔ الاورت سے پشچم کی اور مالیہ وان۔ پوروکی اور گندھ مادن پروت ہے جو نیل اور نشج پروت تک لمبے ہیں، اور دو دو ہزار یوجن چوڑے ہیں، ان کی اونچائی بھی دس دس ہزار یوجن کی ہے۔ یہ دونوں پروت کیتو مال بھدراشو۔ ان کھنڈوں کے مریادا پروت ہیں۔ اسی طرح مندر۔ میرو مندر۔ سوپارشو۔ کمد یہ چار پروت دس دس ہزار یوجن وستار والے تھا اتنے ہی اونچے ہیں۔ ان کے اوپر میٹھے رس والے پھلوں کے پیڑ ہیں، جب اُن سے رس بہنے لگتا ہے تب ارونودا نامک ندی مندر پروت کے شکھر سے چل کر الاورت کھنڈ کے پوروو دشا کی اور سمپورن الاورت کھنڈ میں پھیل کر بہہ رہی ہے۔ سمیرو پروت کے پوروو دشا میں جٹھر اور دیو کوٹ نامک دو پروت ہیں یہ اٹھارہ ہزار یوجن دکشن اُتر کی اور لمبے ہیں۔ تھا دو دو ہزار یوجن چوڑے تھا اونچے ہیں۔ پشچم کی اور پون اور پوریات نام کے دو پروت ہیں پھر دکشن کی اور کیلاش اور کرویر یہ دو پروت کہے ہیں۔ یہ پشچم پوروکی اور لمبے ہیں اور تری شرنگ و مکر یہ دو پروت کہے ہیں ان آٹھ پروتوں سے گھرا ہوا سوورن کا سمیرو پروت چاروں اور سے اگنی کے سمان پرکاش وان ہوتا ہے۔ سمیرو پروت کے بیچ میں سب سے اُوپر برہماجی کی نگری بنی ہوئی ہے۔ اس پُری کے چاروں اور آٹھ لوک پالوں کی آٹھ پُری ہیں۔

ادھیائے ــــــ ۱۶
شکدیوجی کا لوکوں کی کتھا ورنن کرنا

شکدیوجی کہنے لگے کہ ہے راجن! یہ برہمانڈ میں سب سے ادھک پرکاش سوریہ میں ہے۔ سوریہ کو بھگوان سے پرکاش ملتا اور بھگوان کا تیج اُس پر پڑتا ہے جس سے وہ چمکتا ہے اور سوریہ کا پرکاش چندرماں اور پرتھوی پر پڑتا ہے جس سے دونوں پرکاشت ہوتے ہیں۔ چندرماں میں اپنا کوئی پرکاش نہیں ہے سوریہ کے پرکاش سے ہی وہ چمکتا ہے۔ ہے راجن پرتھوی کے آٹھ کونے ہیں، اور پرتیک کونے کو ایک بہت بڑا ہاتھی جسے دکپال کہتے ہیں اپنے پیروں سے دبائے رکھتا ہے اور ہلنے نہیں دیتا۔ سمیرو پربت پر اندر پُری۔ ورُن پُری اور کبیر پُری ہیں۔ منوشیہ ان پُریوں میں نہیں جا سکتا کیول دیوتا اور بھگوان کے بھگت ہی وہاں جا سکتے ہیں۔ ہے راجن یہ جو بھارت ورش ہے یہ جمبو دویپ میں ہے اور سنسار میں سب دیشوں سے شریشٹھ ہے۔ یہاں ہی بھگوان نے بار بار جنم لیا ہے، اِسی کارن سرشٹی کے انت تک اِس بھومی میں دھرماتما لوگوں کی کمی نہیں رہے گی بھارت ورش کے سمست نواسی دھرم اور بھگوان میں آستھا رکھیں گے۔ گنگا۔ جمنا۔ اور سرسوتی آدی ندیاں اسی لئے بنائی گئی ہیں کہ بھارت واسی اس میں اشنان کر کے اپنے شریر کو نرمل کر سکیں، اور ان کے روگ دور ہو جائیں ہے راجن گنگا و جمنا کا جل بڑا ہی پوتر اور نرمل ہے۔ اس کو نتیہ پرتی پیتے رہنے سے منوشیہ کو کوئی روگ نہیں ہوتا اور انت میں موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ اب میں تم کو گنگاجی کی مہما بتاؤں گا۔

ادھیائے ــــــ ۱۷
گنگاجی کی اُتپتی نتھا وستار آدی

شکدیوجی کہنے لگے کہ ہے راجن! اب میں تم کو گنگاجی کی اُتپتی اور وستار بتاتا ہوں۔ جب بھگوان وامن نے راجہ بلی سے تین لوک دان میں لے لئے اور ناپنے کے لئے اپنے سوروپ کو بڑھا کر اپنے داہنے پیر سے پرتھوی کو دبا کر بایاں پیر اُوپر اٹھایا تو چرن کے انگوٹھے پر برہمانڈ کے اوپر کا بھاگ پھوٹ گیا، اور اُس چھید میں سے ہو کر گنگاجی کی دھارا سورگ کے مستک پر اُتری۔ گنگاجی بھگوان جی کے پیروں کے لگنے سے اُتریں۔ اس لئے ان کو بھگوت پدی بھی کہتے ہیں۔ گنگا اُسی سمے سورگ پر نہیں اُتری بلکہ ہزار ورش تک بہتے ہوئے سورگ کے مستک پر آئیں۔ پھر وہاں سے دھرو لوک کے نیچے کو گریں، جہاں سپت رشی گن نواس کرتے ہیں پھر اس استھان سے چندر منڈل کو سینچتی ہوئی سومیرو پربت پر آئیں اور برہماجی کی پُری کے بیچ میں سے بہتی ہوئی چار دھاروں میں بنٹ گئیں، اور چار ناموں سے چاروں دشاؤں میں بہہ کر سمندر میں مل جاتی ہیں ان کی چاروں دھاراؤں کے نام سیتا۔ ننده۔ چکشو اور بھدرا ہیں۔ سیتا نام والی دھارا تو برہم لوک سے اُتر کر کیشراچل آدی

پروتوں سے نیچے اُترتی ہوئی گندھامان پروت کے مستک پر پڑ کر بھدر اشو کھنڈ میں بہتی ہوئی پورب دِشا کے کشار سمندر میں جا ملتی ہے۔ اسی پرکار چکشو نام کی دھارا مالیہ وان پروت کے شکھر سے مل کر نرنتر بہتی ہوئی کیتومال کھنڈ میں سے ہو کر پشچم دِشا کے چھیر سمندر میں جا ملتی ہے۔ بھدرا نام کی دھارا اُتر میں سمیرو پروت کے شکھر سے گر کر کمُد پروت کے شکھر سے چل کر نیلگری پروت پر آئی، وہاں سے بہہ کر شویت پروت کے شکھر پر وہاں سے شرنگ وان پروت پر پہونچی وہاں سے نیچے گرتی اُتر کر کُرو کھنڈوں کو پوتر کرتی اُتر دِشا کے سمندر میں جا ملتی ہے۔ اسی پرکار الک نندا نامک گنگا جی کی دھارا برہملوک سے دکشن کی اور گرتی ہوئی انیک پروتوں کے شکھروں کو لانگھتی ہوئی ہیم کوٹ پروت سے بھرت کھنڈ کی بھومی میں ہو کر دکشن دِشا کے سمندر میں جا کر ملتی ہے۔ ان سب کھنڈوں میں بھرت کھنڈ ہی منوشیہ کے رہنے کے لئے ہے اور اس میں رہنے والوں کو منو وانچھت پھل ملتا ہے اور باقی آٹھ کھنڈ سورگ واسیوں کے پنیہ بھوگنے کے استھان ہیں۔ ان کھنڈوں میں رہنے والے سورگ بھوگیوں کی آیو دس ہزار ورش ہوتی ہے اور دیوتاؤں کے سمان بل و کرم ان میں ہو جاتا ہے۔

ادھیائے ــــــ ۱۸

کون سے کھنڈ میں کون سے دیوتا رہتے ہیں انکا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! ان نو کھنڈوں میں بھگوان منوشیوں پر کرپا کرنے کے ہیتو بھن بھن روپوں میں اب تک وراج مان ہیں۔ الاورت کھنڈ میں مہا دیو جی پاروتی جی کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہاں پاروتی جی کی دس ہزار داسیاں شنکر جی کی سیوا کرتی ہیں۔ بھدر اشو کھنڈ میں بھدر شروا نام دھرم کا پُتر راجیہ کرتا ہے اور وہ واس کے سیوک بھگوان ہیے گریو کی پُوجا کرتے ہیں۔ ہری ورش کھنڈ میں نرسنگھ روپ دھارن کرکے وشنو بھگوان وراج مان ہیں۔ اُس کھنڈ میں پرہلاد جی نرسنگھ جی کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ کیتمال کھنڈ میں وشنو بھگوان کام دیو کے روپ میں رہتے ہیں اور سنوتسر کی پُتری و پُتر ادھات راتری دونوں کے ابھیمانی دیوتا اُس کھنڈ میں استری پرش روپ میں نواس کرتے ہیں۔ رمیک کھنڈ میں بھگوان اپنے بہت پریہ متسیہ اوتار کے روپ میں رہتے ہیں اور جو روپ انہوں نے اُس کھنڈ کے مکھیہ پُرش منو جی کو دکھایا تھا وہ منو اب تک اس کھنڈ میں رہ کر بھگوان کی اُسی روپ میں پُوجا کر رہے ہیں۔ ان متسیہ اوتار دھاری بھگوان کو بار مبار نمسکار ہے۔ ہرنیہ میئے کھنڈ میں بھی مکھیہ پُرش بھگوان واراہ روپ دھارن کرکے وراج مان ہیں اور وہاں کے نواسی ان کی پُوجا کرتے ہیں۔

ادھیائے ــــــ ۱۹

بھارت ورش کی مہما اور شری ٹھاکر جی کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! کمپُرش کھنڈ میں لکشمن جی کے بڑے بھائی آدی پُرش سیتا پتی بھگوان رام چندر جی

وراج مان ہیں، اور ان کے چرنوں کی سیوا ہنومان جی کرتے ہیں۔ اِسی پرکار بھرت کھنڈ میں نرنارائن بھگوان دیوتا روپ بدرکا شرم میں وراج مان ہیں۔ نارد جی ان بھگوان نرنارائن کی پُوجا کرتے ہیں۔ ہے راجن بہت سے وِدوان اس جمبو دویپ کے آٹھ اُپ دویپ بھی کہتے ہیں۔ راجہ سگر کے پُتر یگیہ کے گھوڑے کو ڈھونڈھنے گئے تب انھوں نے چاروں اور اس پرتھوی کو کھودا اُس سے یہ آٹھ اُپ دویپ ہوئے: سورن پرستھ۔ چندر پرستھ۔ آورتن۔ رمنک۔ مندہرن۔ پانچ جنیہ۔ سنگل اور لنکا۔ ہے راجن بھارت ورش ستسار کے سب دیشوں سے سریشٹھ ہے۔ اس میں گنگا یمنا آدی جو ندیاں بہتی ہیں انکو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ بھگوان جی نے امرت کی دھارا بہادی ہے، جس کو پینے والے موکش پراپت کرتے ہیں۔ یہاں کی بھومی سورن اور رتن اتپن کرتی ہے یہاں کے رہنے والے بھگوان کا تھوڑا سا ہی بھجن پرتی دن کر لیا کریں تو ان کو بھگوان جی درشن دیدیتے ہیں۔ ہے راجن جب دیوتا لوگ سورگ سے نیچے جھانک کر بھارت بھومی کو دیکھتے ہیں تو اپنے ہردے میں سوچتے ہیں کہ ہمارے ایسے بھاگیہ کہاں جو بھارت بھومی میں جہاں بھگوان جی انیک بار اوتار لے چکے ہیں جا کر رہیں۔ جو منوشیہ بھرت کھنڈ میں جنم لے کر بھی بھگوان کا سمرن نہیں کرتا، اسکے جنم کو دھکار ہے کیونکہ پچھلے جنم میں جو بہت پنیہ کرتا ہے۔ اس کو ہی یہاں جنم لینے کو ملتا ہے۔

ادھیائے ــــ ۲۰

شکدیو جی کا ساتوں دویپوں کی کتھا وستار پورک ورنن کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اب میں آپ کو سب دویپوں کا پرمان اور لکشن آدی وستار سہت بتاؤں گا۔ یہ جمبو دویپ کا جس میں سرو شریشٹھ بھارت بھومی ہے، اس کا وستار ایک لاکھ یوجن لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہے۔ یہ چاروں اور سے دودھ سے بھرے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ پلکش دویپ میں پلاش کے بڑے بڑے پیڑ ہیں اور اس کا وستار دو لاکھ یوجن ہے۔ اس دویپ میں سات جیہا والی اگنی رہتی ہے۔ راجہ پریہ ورت کے پُتر نے اس دویپ کے سات کھنڈ کر کے اپنے سات پُتروں شِو۔ یوس۔ سوبھدر۔ شانت۔ کشیم۔ امرت۔ ابھیئے کو بانٹ دیئے تھے۔ انہیں کے نام سے اس دویپ کے کھنڈوں کے نام ہیں۔ پلکش کے دویپ کے چاروں اور اکھ (گنّا) کے رس کا سمندر ہے۔ شالملی دویپ جو پلکش دویپ سے دوگنا بڑا ہے چاروں اور سے مدرا کے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اس دویپ میں شالملی ورکش بہت اتپن ہوتے ہیں جن میں گرڑ جی گھونسلے بنا کر رہتے اور بھگوان جی کا بھجن کرتے ہیں، اس کے پشچات کُش دویپ ہے جس کا وستار آٹھ لاکھ یوجن ہے۔ اس کے چاروں اور گھی کا سمندر بھرا ہوا ہے۔ اس دویپ میں دیوتاؤں کا بنایا ہوا ایک کُش کا کھمبا ہے جو اگنی کے سمان پرکاش وان ہے۔ کُش دویپ کے پورو میں کرونچ دویپ ہے۔ یہ سولہ لاکھ یوجن وستار والا ہے۔ اس دویپ میں کرونچ نامک پربت ہے، اس کی رکشا ورن جی کرتے ہیں۔ اس دویپ سے آگے شاک دویپ ہے۔ اس کا وستار بتیس لاکھ یوجن ہے یہ دویپ مٹھے کے سمندر سے گھرا ہوا ہے اس دویپ میں شاک نام کا ایک بڑ

بڑا دویپ ہے۔ اس سے آگے پُشکر دویپ ہے۔ اس کا وستار چونسٹھ لاکھ یوجن ہے۔ یہ دویپ چاروں اور سے شدھ جل والے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اس دویپ میں ایک بہت بڑا کمل ہے جس پر برہما جی بیٹھتے ہیں۔ اس میں مانسوتر نام کا ایک بہت بڑا پربت ہے۔ اس دویپ سے آگے لوکالوک نام کا پربت ہے جہاں سوریہ کا پرکاش رہتا ہے اس کو لوک اور جہاں پرکاش نہیں رہتا اس کو الوک کہتے ہیں۔ یہ پربت پچاس کروڑ یوجن میں پھیلا ہوا ہے اور بھومنڈل کا چوتھا بھاگ اس نے گھیر رکھا ہے۔

ادھیائے ــــ ۲۱

شکدیوجی کا آکاش اور تارامنڈل آدی کا حال کہنا

شکدیوجی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں نے تمہیں ساتوں دویپوں کا وستار بتایا اب آکاش کا حال بتاتا ہوں۔ جتنا وستار ان ساتوں دویپوں کا ہے اتنا ہی وستار آکاش کا بھی ہے۔ جیسے مٹر چنے آدی کو دلا جائے تو دو بھاگوں میں دال بن جاتی ہے اُسی پرکار بھوگول اور کھگول ہیں۔ ان کے بیچ میں آکاش ہے جو دونوں سے ملا ہوا ہے۔ اِسی انترکش میں بھگوان جی اپنے پرکاش سے سوریہ کو آلوکت کرتے ہیں، اور یہ سوریہ اُترائن۔ دکشنائن اور وشووت نامک اپنی مند۔ شیگھر اور سمان گتیوں سے اوپر نیچے اُتر کر اپنے نیت سمے پر مکر آدی راشیوں میں آکر رات کو بڑا چھوٹا اور سمان کر دیتے ہیں۔ جب میش اور تلا راشی میں سوریہ آتے ہیں تو رات اور دن سمان ہوا کرتے ہیں، اور جب پرش آدی پانچ راشیوں میں سوریہ آتے ہیں تب دن رات بڑے ہوتے ہیں، اور راتریاں ایک مہینے میں ایک ایک گھڑی کم ہوتی جاتی ہیں اور برشچک آدی پانچ راشیوں میں سوریہ جاتے ہیں تب دن چھوٹا اور رات بڑی ہو جایا کرتی ہیں۔ جب تک سوریہ دکشنائن میں آتے ہیں، تب تک دن بڑھتے ہیں اور جب سوریہ اُترائن میں آتے ہیں تب تک راتریاں بڑھتی ہیں۔ اس پرکار سوریہ کی مند شیگھر اور سمان گتی سے مانسوتر پربت اور سمیرو کے بیچ میں بھرمن کرنے کا مارگ نو کروڑ اکیاون لاکھ یوجن ہے اور اس مانسوتر پربت سے پوروکی اور اندر کی پُری ہے جس کا نام دیودھانی ہے۔ دکشن میں سیمنا نامک دھرم راج کی پُری ہے اور پشچم کی اور نملوچنی نامک وُرن کی پُری ہے اُتر میں وبھاوری نامک چندرماں دیوتا کی پُری ہے۔ ان پُریوں میں جب سمے کے انوسار سوریہ پہونچتا ہے تب سے سوریہ اُدے۔ مدھیانھ۔ سوریہ است اور ارادھ راتری یہ سمے ہوا کرتے ہیں۔ سمیرو پربت کے چاروں اور سوریہ کے بھرمن کرنے سے سب سمے سوریہ اتنی ہی دور رہتا ہے کہ جس سے سمیرو کے مدھیہ پر سدا دوپہر کا سمے ہی رہے۔ جب سوریہ اندر پُری سے چلتے ہیں تب اُس سے پندرہ گھڑی پیچھے یم کی پُری میں پہونچتے ہیں اسی پرکار اس یم پُری سے پیچھے وُرن کی پُری، پھر وہاں سے سوم کی پُری پہونچتے ہیں۔ سوریہ کے اس رتھ کا سمت سر روپی ایک پہیہ ہے اور اس پہیے کے بارہ ماس روپی بارہ آرے ہیں، اور جاڑا۔ گرمی و برسات نامک

تین اس کی نابھی ہیں، اور سمیرو و مانسوتر پروت اس کی دُسری کے دونوں چھور ہیں جن میں سوریہ کے رتھ کا پہیہ دانے کے سمان پرویا ہوا ہے۔ گائتری آدی چھندوں کے نام والے سات گھوڑے اُرن نامک سارتھی ہانکتا ہے، اور وال کھلیہ نامک رشی سوریہ بھگوان کے آگے استوتی کرتے چلے ہیں۔ سوریہ بھگوان یہ تیک چھن میں دو ہزار دو یوجن دو کوس مارگ چلتے ہیں۔

ادھیائے ـــــ ۲۲

جیوتش چکر میں شکر آدی کا استھان اور انکی گتی کے انوسار منوشیوں کا انِشٹ

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! میشا دک راشیوں کے نام ہی بارھوں مہینوں کے نام ہیں، یہ سب ماس سموتسر کے انگ ہیں۔ سب مہینے پرتھک پرتھک بھانتی کے ہوتے ہیں، جیسے چندرماں کی گتی سے دو پکش کا مہینہ ہوتا ہے۔ سوریہ کی گتی کے حساب سے سوریہ کے سوا دو نکشتر بھوگ کرنے کے سمے کو ایک ماس کہتے ہیں، وہ ایک مہینہ پتروں کے مہینے کا ایک دن رات ہوتا ہے اور جب ورش کا چھٹا انش ارتھات سوریہ جتنے سمے میں دو راشیوں کو بھوگ لیوے وہ سمے رِتو کے نام سے پرسدھ ہے۔ سوریہ نارائن جتنے سمے میں اپنی گتی سے آکاش کے آگے بھاگ میں بھرمن کرتے ہیں، اُس سمے کو این کہتے ہیں۔ جتنے سمے میں سوریہ بھگوان سمست آکاش پر گھوم آتے ہیں، اس کو سموتسر کہتے ہیں، اور ایک ورش میں چار وتسر ہوتے ہیں، شکل پرتی پدا کو سکرانتی ہوئے تو وہاں سے سورماس اور چندرماس ساتھ ہی پرارمبھ ہوتے ہیں۔ اس میں سورماس کی گنتی سے چھ دن بڑھتے ہیں اور چندرماس کی گنتی میں چھ دن گھٹ جانے سے بارہ دن کا انتر پڑ جاتا ہے۔ اس پرکار انتر پڑنے سے سورماس اور چندرماس آگے پیچھے ہو جاتے ہیں، پرنتو پانچ ورش میں دو ادھک ماس ہو جانے سے دونوں کا حساب چھٹے ورش میں جاکر برابر ہو جاتا ہے۔ پھر پرتی پدا کے دن سنکرانتی ہونے سے چھٹا ورش سموتسر کہلاتا ہے پہلا ورش سموتسر، دوسرا پری وتسر، تیسرا ایڈا وتسر، چوتھا انووتسر اور پانچواں وتسر کہا جاتا ہے۔ انہیں ورشوں کے نام کرم سے سور۔ چندر۔ نکشتر۔ بارہسپتیہ اور ساون کہے جاتے ہیں۔ ان میں سور ورش کے ۳۶۵، چندر ورش کے ۳۵۴، نکشتر کے ۳۲۴، بارہسپتیہ کے ۳۹۰، اور ساون ورش کے پورے ۳۶۰ دن ہوتے ہیں۔ اِسی پرکار سوریہ سے لاکھ یوجن اوپر چندرماں ہوتا ہے سوریہ ایک ورش میں بارہ راشیوں کو بھوگتا ہے اور سوریہ کی ایک ایک مہینے کی بھگتی کو چندرماں سوا دو دن میں بھوگتا ہے اور کبھی کبھی چندر شیگھر گامی ہونے کے کارن سوریہ سے آگے ہو جاتا ہے۔ جب چندرماں کی کلا بڑھتی ہیں۔ تب ان بڑھی ہوئی کلاؤں سے شکل پکش اور کلائیں گھٹنے سے کرشن پکش ہوتا ہے۔ چندرماں ساٹھ ساٹھ گھڑی میں ایک ایک نکشتر کو بھوگتا ہے۔ چندرماں اپنی کرپا سے ونسپتی آدی اتپن کرتے ہیں اور ان کی چاندنی کے پرانیوں کو سکھ ملتا ہے۔ چندرماں سے تین لاکھ یوجن اُوپر اشون آدی نکشتر ہیں، ان کو ایشور نے کال چکر میں

جیوتش رکھا ہے۔ ان نکشتروں سے دو لاکھ یوجن اُوپر شُکر دیو ہے یہ شکر دیو سوریہ سے آگے پیچھے و ساتھ میں اپنی شیگھر۔ مند اور سمان گتی سے وِشیش کر کے سوریہ کے سمان گتی سے چلا کرتا ہے اور سب کو شبھ پھل دینے والا ہے وِشیش کر ورشا کو روکنے والے گرہ کو یہ شُکر شانت کرتا ہے، شکر سے دو لاکھ یوجن اُوپر بُدھ دکھائی دیتا ہے یہ چندرماں کا پتر بدھ بھی سب کو پھل دیتا ہے۔ جب یہ سوریہ سے الگ ہو کر دوسری راشی ہو جاتا ہے تب اس کا اتی چار ہو جانے سے انا ورشٹی ہونے کا بھئے رہتا ہے۔ بُدھ سے دو لاکھ یوجن اُوپر منگل ہے یہ جو وکری نہ ہو تو ڈیڑھ ڈیڑھ مہینے میں ایک ایک راشی کو بھوگتا ہوا بارھوں راشیوں کو بھوگتا ہے۔ یہ اشبھ گرہ ہے اور پرانیوں کو دُکھ دیتا ہے۔ منگل سے دو لاکھ یوجن دُور برہسپت ہیں یہ وکری نہ ہوں تو ایک راشی کو ایک ورش تک بھوگتے ہیں۔ یہ بدھی مان پرانیوں کی رکشا کرتے وان کو سُکھ دیتے ہیں۔ برہسپت جی سے دو لاکھ یوجن پر سنیچر جی پرکاش کرتے ہیں۔ ایک ایک راشی پر گھومنے میں سنیچر جی کو تیس تیس مہینے لگ جاتے ہیں۔ تیس ورش میں سب راشیوں پر گھوم آتے ہیں۔ یہ سست پرانیوں کو اشانتی دیتے ہیں۔ سنیچر سے اُوپر گیارہ لاکھ یوجن دُور سپت رشی نا ماتارے ہیں۔ یہ ساتوں رشی سمپورن لوگوں کو شانتی دیتے ہوئے بھگوان وشنو کے پرم پد اربھات دھرو استھان کی پری کرما کیا کرتے ہیں۔

ادھیائے —— ۲۳

جیوتش چکر کو آشریہ دینے والے بھگوان ہری کی اوستھتی کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ان سپت رشیوں سے تیرہ لاکھ یوجن دُوری پر وشنو پد ہے جہاں بھگوان دھرو جی وراج مان ہیں اور سارے گرہ نکشتر آدی اسی دھرو کا چکر کاٹتے ہیں۔ یہ سب بھگوان کی آکرشن شکتی سے ایک دوسرے کو کھینچے رہتے ہیں اور نیچے نہیں گرنے دیتے۔ کوئی کوئی وِدوان کہتے ہیں کہ یہ جیوتش چکر ششو مار روپ میں بھگوان واسدیو کی یوگ دھارنا سے ٹکا ہوا ہے اس کارن اس کے گرنے کی شنکا نہیں ہے۔ سر کو نیچا کر کے کنڈلی بنا کر بیٹھے ہوئے اس جیوتش سروپ ششو مار کی پونچھ کے اگر بھاگ میں دھرو جی ہیں ان سے نکٹ نیچے کی اور لانگول پر پرجاپتی اور اگنی، اندر اور دھرم یہ استھت ہیں، اور پونچھ کی مول میں دھاتا ودھاتا استھت ہیں۔ کٹی پر سپت رشی ہیں۔ کنڈل کے آکار والے اس ششو مار چکر کی داہنی کوکھ پر چودھ نکشتر ہیں، اور بائیں کوکھ پر چودھ نکشتر ہیں۔ ششو مار چکر کے داہنے نتمب پر پُنرو سو اور بائیں نتمب پر پُشیہ نکشتر ہے۔ آردرا پچھلے داہنے پاؤں میں ہے اور آشلیشا پچھلے بائیں پاؤں پر ہے۔ ابھی جیت داہنی ناسکا پر ہے اُترا شاڑھا ناسکا کے بائیں بھاگ پر ہے۔ شرون داہنے نیتر پر ہے اور پورواشاڑھ بائیں نیتر پر ہے۔ دھنشٹھا داہنے کان پر مول بائیں کان پر استھت ہے۔ اور مگھا آدی آٹھ نکشتر جو کہ دکشن چاری ہیں وے ان کے بائیں طرف ہڈی میں لگے ہوئے ہیں۔ اس پرکار سے مرگ شر آدی اترائن سمبندھی آٹھ نکشتر اُس کے

دکشن پارشو کی استھیوں میں الٹے کرم سے لگے ہوئے ہیں اور شت بھشا داہنے کندھے پر جیشٹھا بائیں کندھے پر استھت ہے۔ تھا اوپر کے ہونٹ پر اگستیہ جی۔ نیچے کے ہونٹ پر یم وُمکھ پر منگل استھت ہے۔ لنگ پر شنی۔ پرشٹھ شرنگ پر برہسپتی چھاتی پر سوریہ۔ ہردے میں نارائن۔ من میں چندرماں۔ ناٹھی پر شکر اور دونوں استھنوں پر اشونی کمار ہیں۔ پران اور اپان میں بُدھ استھت ہیں۔ گلے پر راہو۔ سب انگوں میں کیتو اور شریر کے بالوں میں تارا گن لگے ہوئے ہیں۔ ہے راجن جو منشیہ سندھیا کے سمے بھگوان وشنو کے اس شِشُومار چکر روپی روپ کو ہردے میں دھارن کر کے بھگوان کا بھجن کرتا ہے وہ بھوساگر سے پار اُتر جاتا ہے۔

ادھیائے ـــــ ۲۴

سات ادھو لوکوں کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! سوریہ کے دس ہزار یوجن نیچے راہو گھومتا ہے۔ سنگھکا کا پُتر ادھم راہو دیت ہونے کے کارن ایوگیہ ہونے پر بھی وشنو بھگوان کی کرپا سے دیوتا... اور گرہ بھاؤ کو پراپت ہو گیا ہے۔ سب کو گرہی پہنچا ہوا ہے سوریہ کا منڈل ایک ہزار یوجن وستار والا ہے اور چندرماں کا منڈل بارہ ہزار یوجن کا ہے۔ راہو کا منڈل تیرہ ہزار یوجن کا ہے۔ امادسیا تھا پورنما کو سوریہ یا چندرماں کے سم سوتر پر آنے پر جب راہو کو یہ دکھائی پڑتے ہیں، تب ان کو پکڑنے کو دوڑتا ہے بھگوان وشنو نے یہ بات جانتے ہوئے سوریہ و چندرماں کی رکشا کے لئے سدرشن چکر رکھ چھوڑا ہے راہو اس درشن چکر کے تیج کو دیکھ کر دو گھڑی تک اُن کے سامنے کھڑا رہ کر راہو ڈر کے مارے دُور سے ہی پیچھے لوٹ آتا ہے۔ جتنے سمے تک راہو کھڑا رہتا ہے اس کو گرہن کہتے ہیں۔ راہو کے استھان سے نیچے سدھ۔ چارن اور ودیادھران کے استھان ہیں۔ ان سے بھی نیچے آکاش ہے جس میں سدھ۔ راکشش۔ بھوت اپریت آدی گھومتے رہتے ہیں، اور اس سے سو یوجن نیچے پرتھوی ہے۔ پرتھوی کے نیچے سات پاتال ہیں اور دس دس ہزار یوجن کی دُوری پر ساتوں لوک استھت ہیں بھومی سے دس ہزار یوجن نیچے اتل۔ اتل سے دس ہزار یوجن نیچے وتل اس سے دس ہزار یوجن نیچے سُتل اسی کرم سے سب لوک استھت ہیں۔ اتل۔ وتل۔ ستل۔ تلاتل۔ مہاتل۔ رساتل اور پاتال یہ ساتوں لوک پاتال سورگ کہلاتے ہیں۔ ان میں رہنے والے سب پرکار کے آنند مناتے ہیں اور بھوگ ولاس میں مست رہتے ہیں۔ ان پاتالوں میں مایاوی دانو کی رچی ہوئی انیک پُریاں پرکاشمان رہتی ہیں۔ ان پاتالوں میں سوریہ آدی گرہوں کے نہ ہونے سے دن اور راتری کا انتر نہیں ہے۔ اس کارن کال کا بھئے وہاں نہیں ہے۔ ان لوکوں میں رہنے والوں کو بڑھاپا یا بڑھاپا آدی نہیں آتی اور ان کی مرتیو کیول بھگوان کی آگیا سے ہی ہوتی ہے۔ اتل نامک لوک میں مئے دانو کا پُتر بلی نامک راکشش رہتا ہے۔ اُس کے جمہائی لینے سے تین استریاں اتپن ہوئیں۔ وتل نامک پاتال میں شنکر مہادیو جی پاروتی جی کے ساتھ وراجمان رہتے ہیں۔ ستل نام کے تیسرے پاتال میں ورو چن کا پُتر بلی راجہ رہتا ہے بھگوان نے وامن اوتار دھارن کر کے اس کا راجیہ چھین لیا پھر کرپا

کر کے اس کو تیسرے پاتال کا راجہ بنا دیا، اور بھگوان سوئم ہاتھ میں گدا لے کر آٹھوں پہر اس کے محل پر پہرا دیتے ہیں۔ اُس تل لوک کے دس ہزار یوجن نیچے تلاتل نامک چوتھا پاتال ہے اس ترپر کا راجہ میئے دانو رہتا ہے۔ میئے دانو کی رکشا مہادیو جی کرتے ہیں، اس لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا، اور تلاتل لوک میں اس کی پوجا ہوتی ہے۔ تلاتل کے نیچے مہاتال نامک پاتال ہے جس میں انیک شر والے مہاوِش دھاری سرپ رہتے ہیں۔ مہاتل کے نیچے رساتل لوک ہے اس میں دیتہ اور دانو رہتے ہیں، یہ سب دیوتاؤں کے شترو ہیں۔ رساتل کے نیچے پانچواں پاتال لوک ہے۔ اس میں ناگ لوک کے پتی واسوکی آدی ناگ رہتے ہیں۔

ادھیائے ــــ ۲۵

شیش ناگ جی کی مہما کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پاتال سے تیس ہزار یوجن دوری پر شیش ناگ جی وراج مان ہیں، جو بھگوان کی تموگنی کلا کہلاتے ہیں۔ یہ شیش ناگ جی اہنکار کے راجہ ہیں، یہ درشٹا اور درشیہ کو سنکرشن دوارا ارتھات کھینچ کر ملا دیتے ہیں، اس لئے ان کو سنکرشن کہتے ہیں۔ شیش جی کے ایک ہی پھن پر یہ سمستا پرتھوی منڈل اس طرح رکھا ہے کہ جس طرح بڑی پگڑی پر سرسوں کا ایک دانہ رکھا ہوا ہو۔ جب یہ شیش بھگوان پرلئے کال میں اس جگت کو ناش کرنے کی اچھا کرتے ہیں تو انکے کرودھ سے گیارہ رودر اتپن ہوتے ہیں۔ ہے راجن شیش ناگ جی کے گنوں کا بکھان کرنا بڑا کٹھن ہے۔ ان کا آدھار کوئی بھی نہیں ہے، یہ اپنے آپ ہی اپنے آدھار ہیں۔ ہے راجن اپنے کرموں کے انوسار منوشیہ ان لوکوں میں جاتے ہیں، اِس لئے میں نے ان کا ورنن کر دیا ہے۔

ادھیائے ــــ ۲۶

سب پرکار کے نرکوں کا ورنن

پریکشت جی کہنے لگے کہ ہے مہاراج! اب مجھے یہ بھی بتائیے کہ نرک کہاں ہیں اور کتنے پرکار کے ہیں، اور ان کے کیا کیا نام ہیں؟ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جو منوشیہ جیسا کرم کرتا ہے اُسی کے انوسار ونڈ دینے کیلئے نرک بنائے گئے ہیں۔ نرک کل اٹھائیس ہیں، جن کے نام اس پرکار ہیں:-

۱۔ تامسر، ۲۔ اندھ تامسر، ۳۔ رورو، ۴۔ مہارورو، ۵۔ کمبھی پاک، ۶۔ کال سوتر، ۷۔ اسی پتروَن، ۸۔ شوکر مکھ، ۹۔ اندھ کوپ، ۱۰۔ کرمی بھوجن، ۱۱۔ سندنش، ۱۲۔ سپت سورمی، ۱۳۔ وجر کنٹک، ۱۴۔ شالملی، ۱۵۔ ویترنی، ۱۶۔ پویود، ۱۷۔ پران رودھ، ۱۸۔ وشس سن، ۱۹۔ لالا بھکش، ۲۰۔ سارمیادن، ۲۱۔ اسے پان، ۲۲۔ چھار کردم، ۲۳۔ رکشوگن بھوجن، ۲۴۔ شول پروت، ۲۵۔ دند شوک، ۲۶۔ اوٹی نرودھن، ۲۷۔ پریاورتن اور ۲۸۔ سوچی مکھ۔

اب میں تمکو بتاؤنگا کہ کونسا ادھرم کرنے پر کس نرک میں بھیجا جاتا ہے، جو پُرش پرائی استری - دھن اتھوا پُتر کو چرا لیتا ہے اس کو تامسر ناماک نرک میں بھیجا جاتا ہے۔ اس نرک میں اَنّ، جل نہیں ملتا، اور ڈنڈوں سے پیٹا جاتا ہے۔ اِس پرکار جو منوشیہ کسی کو چھل کر کسی کی اِستری کے ساتھ سمبھوگ کرتا ہے وہ اندھ تامسر نامک نرک میں جاتا ہے وہاں جا کر وہ اندھا ہو جاتا ہے اور اُس کی بُدھی جاتی رہتی ہے۔ جو منوشیہ اہنکار کرتا ہے اور مایا موہ میں پڑ کر چھل کپٹ دوارا دھن اِکٹھا کرتا ہے کبھی دھرم کا وچار نہیں کرتا وہ رورو نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے۔ اس نے جن جن کو ٹھگا ہے وے وہاں پر اس کو بھانتی بھانتی کے دُکھ دیتے ہیں۔ جو منوشیہ کیول اپنے شریر کو پالتا ہے دوسروں کی چنتا نہیں کرتا وہ مہارورو نرک میں جاتا ہے۔ وہاں کیڑے اس کا مانس نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔ جو پاپی منوشیہ جیوت پشو پکشیوں کو پکاتا ہے اس کو یم دوت کمبھی پاک نامک نرک میں اوٹاتے ہوئے تیل میں ڈال کر بھونتے ہیں۔ جو پُرش اپنے پتا سے بُرا برتاؤ کرتا ہے اور ماں کو بُرے وچن کہتا ہے اس کو کال سوتر نام کے نرک میں بھیجا جاتا ہے یہ نرک دس ہزار یوجن وستار والا ہے اس کی بھومی آگ کی طرح جلتی ہوئی ہوتی ہے۔ جو منوشیہ اپنے سناتن دھرم کو اپنی اِچھا سے تیاگ کر دوسرا دھرم گرہن کرتا ہے اسکو یم دوت اسی پتر نامک نرک میں ڈال کر کوڑوں سے پیٹتے ہیں۔ جو راجہ یا راجہ کا کرمچاری بے قصور منوشیہ کو ڈنڈ دیتا ہے اس کو سوکر مکھ نامک نرک میں ڈالا جاتا ہے جہاں اس کو گنّے کی طرح کولہو میں پیرا جاتا ہے۔ جو منوشیہ بنا کارن کے ہی کھٹمل، مکھی، مچھر آدی جیوں کی ہتیا کرتا ہے وہ اندھ کوپ نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے۔ یہاں پر وے جیو جن کو اس نے دُکھ دیا تھا اپنا بدلہ لیتے ہیں۔ جو منوشیہ اتم بھوجن سوئم کھاتا ہے اور اپنی اِستری و بچوں آدی کو خراب - باسی بھوجن دیتا ہے اس کو کرمی بھوجن نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے جہاں دوسرے کیڑے اُس پرانی کو کھاتے ہیں۔ جو منوشیہ اپنی ماتا اتھوا بہن یا پتری سے رمن کرتا ہے یا جو ماں اپنے بیٹے، بہن اپنے بھائی یا پُتری اپنے پتا کے ساتھ رمن کرتی ہے اس کو تپت سورمی نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے، جہاں پُرش کو گرم گرم لوہے کی بنی ویسی ہی استری جس سے اس نے بھوگ کیا تھا کے ساتھ باندھ کر بٹھایا جاتا ہے۔ جو پُرش پشو آدی کے ساتھ مَیتھن کرتا ہے اس کو وجر کنٹک وشالملی نامک نرک ملتا ہے جہاں یم دوت کانٹوں والے شالملی ورکش پر اس کو کھینچتے ہیں۔ جو راجہ یا راجہ کے دوت پاکھنڈی بن کر دھرم کی مریادا کو توڑتے ہیں، وے ویترنی نامک نرک میں گرائے جاتے ہیں جہاں مل موتر آدی سڑتے رہتے ہیں اور کیڑے اس میں ڈالے گئے جیو کو نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔ جو منوشیہ ویشیا کے پاس جاتے ہیں، ان کو پویود نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں ان کو مل موتر آدی کھانا پڑتا ہے۔ جو منوشیہ اپنی کنیا کا وِواہ دھن لے کر کرتے ہیں، ان کو پران رودھ نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے، وہاں ان کو نشانہ بنا کر یم دوت اپنے وانوں سے مارتے ہیں اور جو منوشیہ اپنے لڑکے کا وواہ دھن کے بدلے میں کرتے ہیں، اور اچھی کنیا سے بھی وواہ کرنا اس لئے منع کر دیتے ہیں کہ اس کا پتا دھن نہیں دے سکتا انکو وِشاسن نامک نرک ملتا ہے۔ جہاں ان کو اٹھا اٹھا کر پٹکا جاتا ہے اور انگ بھنگ بھنگ کر دئیے جاتے ہیں۔ جو منوشیہ کام دیو وشی بھوت بن کر اپنے گرو کی پتنی سے سماگم کرتے ہیں ان کو لالا بھکش نامک نرک میں ٹپک کر بھانتی بھانتی کے دُکھ دئیے جاتے ہیں۔ جو منوشیہ چوری کرتے، یا کسی کے گھر میں آگ لگا دیتے ہیں، اتھوا دوسروں کو وِش پلا دیتے ہیں، ایسے

ادھرمیوں پریم پُری میں کُتے چھوڑ دیئے جاتے ہیں، جو کُتے ان کو پھاڑ پھاڑ کر ہڈیوں کے ساتھ چبا جاتے ہیں۔ جو منوشیہ جھوٹی گواہی دیتا ہے اس کو اویچی نامک نرک میں بھیجا جاتا ہے جہاں سو یوجن اونچے درخت کی چوٹی سے اس کو ٹپکا جاتا ہے۔ جو منوشیہ مدرا پیتے ہیں ان کو لوئے پان نامک نرک میں ڈالا جاتا ہے جہاں یم دوت ان کے منہ میں پگھلا ہوا گرم گرم لوہا ڈالتے ہیں جو منوشیہ اپنے کو بڑا مان کر اہنکار کرتا ہے اور دوسروں کا انادر کرتا ہے اس کو کشار کردم نامک نرک میں نیچے کو منہ کر کے ٹپکا جاتا ہے، جہاں اس کو بڑے دکھ بھوگنے پڑتے ہیں جو منوشیہ کسی انیہ منوشیہ کو مار کر بھیرو یا کالی آدی پر بلی دیتے ہیں ان کو مرنے کے پشچات رکشوگن بھوجن نامک نرک ملتا ہے۔

ہے راجن! اس پرکار جو منوشیہ جیسا پاپ کاریہ کرتا ہے اس کو ویسا ہی دنڈ نرک میں دیا جاتا ہے۔ جو منوشیہ دھرم ... کاریہ کرتے ہیں ان کو سکھ ملتا ہے اور سورگ میں بھیجا جاتا ہے۔ جو منوشیہ نشکام بھاؤ سے بھگوان کی پوجا کرتے ہیں وے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں۔

چھٹا اِسکندھ

پہلا ادھیائے

اجامل کی کتھا

پریکشت جی شکدیو جی سے کہنے لگے کہ منی ناتھ! ایسا اُپائے بتائیے جس سے منوشیہ کو ان نرکوں میں نہ جانا پڑے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جو منوشیہ اپنے پاپوں کا ترنت پرائشچت نہیں کرتا اس کو اوشیہ ہی ان نرکوں میں جانا پڑتا ہے اور وہاں جا کر کشٹ بھوگنے پڑتے ہیں۔ جو منوشیہ ان نرکوں میں نہیں جانا چاہتا اس کو چاہیئے کہ ہر سمے بھگوان کا بھجن کرے اور موکش پراپت ہو ایسا کاریہ کرے۔ اگر منوشیہ سے انجان میں کوئی پاپ ہو جاوے تو ترنت ہی شُدھ ہردے سے اس کا پرائشچت کر ڈالے غریبوں کو دان دینا سب سے اچھا پرائشچت ہے۔ جس پرکار بنا شریہ کو دھوئے میل نہیں چھوٹتا اُسی پرکار بنا پرتپن کئے پاپ دُور نہیں ہوتا ۔۔ یہ سُن کر پریکشت جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج! بہت سے منوشیہ ایسے ہیں جو بار بار پاپ کرتے ہیں، اور پھر بھگوان سے چھما مانگتے ہیں کیا ان کو یہی پاپ نہیں لگتا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پرائشچت کرنے سے پاپ اسی سے ہلکا ہوتا ہے جب دوبارہ منوشیہ وہی پاپ جان بوجھ کر نہ کرے جس پرکار منوشیہ اشنان کر کے پھر کھیت میں کام کرنے لگے تو شریر میں مٹی بھر جاتی ہے اُسی پرکار جو منوشیہ پرائشچت کر کے پھر پاپ



 शेष शय्या (खड़ा)

کرتا ہے اس کا پاپ نہیں چھوٹتا۔ جو منوشیہ نرک سے بچنا چاہتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ سدا سچ بولیں۔ کسی کا بُرا نہ چاہیں اور کبھی کرودھ یا ابھیمان نہ کریں جو ایسا کرتا ہے اُس سے پاپ نہیں ہوتا۔ اور ہے راجن منوشیہ چاہے کتنے ہی ہون، اور یگیہ آدی کرے پرنتو جب تک بھگوان کا اسمرن سچے ہردے سے نہیں کرے گا اس کی مکتی نہیں ہو سکتی۔ جس پرکار سوریہ اودے ہوتے ہی راتری کا اندھیرا غائب ہو جاتا ہے اُس پرکار بھگوان کا نام لینے سے منوشیہ کے پاپ دُور ہو جاتے ہیں جو منوشیہ بھگوان کے چرنوں کا دھیان نہیں کرتے ان کے دان آدی کا کوئی پھل نہیں ہوتا۔ ہے راجن! جو منوشیہ ایک بار بھی شدھ ہردے سے بھگوان کا نام لے لیتا ہے وہ پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔ بھگوان تو ایسے دیالو ہیں کہ بھگت کی پکار سن کر دوڑے چلے آتے ہیں، اس پرسنگ میں میں آپ کو اجامل کی کتھا سناتے ہیں۔ دھیان دے کر سنو!

بہت سمے ہوا اجامل نام کا ایک براہمن قنوج میں رہا کرتا تھا۔ اُس نے ایک داسی سے وِواہ کر لیا، جس سے اس کے دس پُتر اتپن ہوئے۔ اس کے سب سے چھوٹے پتر کا نام براہمنوں نے نارائن رکھا وہ اس کو بہت پیار کرتا تھا۔ اور ہر سمے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا تھا۔ وہ براہمن چوری۔ ٹھگی اور لوٹ مار کر کے دھن اکٹھا کرتا تھا۔ جب وہ بہت بوڑھا ہو گیا اور اس کی مرتیو کا سمے نکٹ آیا تو یم کے دوت اس کو لینے آئے اور اس کے گلے میں رسّی ڈال کر کھینچنے لگے سوان کے بھئے سے گھبرا کر اجامل نے اپنے چھوٹے پتر نارائن کا نام لے کر پکارا۔ ہے راجن! ترنت ہی بھگوان کے چار دوت دویہ جیوتی والے ہاتھوں میں سونے کی گدائے کر وہاں آ گئے اور یم دوتوں سے بولے کہ اس کو ہم اپنے لوک لے جائیں گے تم نہیں لے جا سکتے۔ یہ سنکر یم کے دوت کہنے لگے کہ ہے بھائی! یہ ویسے تو براہمن ہے پرنتو اس نے ساری آیو پاپ کرم کرنے میں وتیت کی ہے اس لئے اس کو اس کا ڈنڈ دیا جائے گا، ہم اس کو نرک میں لے جائیں گے تم ہم کو مت روکو۔ یم دوتوں کے یہ وچن سُنکر بھگوان جی کے دوت کہنے لگے کہ ہے مترو! ہمیں بڑا تعجب ہے کہ تم لوگ یم راج کے دوت ہو کر بھی مورکھ ہو۔ تم کو یہ نہیں معلوم کہ کس منوشیہ کو نرک بھیجا جائے اور کون سورگ جائے گا ہمیں بتاؤ کہ تم کن کن آدمیوں کو نرک لے جاتے ہو۔ تمہاری درشٹی میں دھرم کیا ہے اور ادھرم کیا ہے؟ یہ سُن کر یم کے دوت کہنے لگے کہ ہے مترو! ویدوں اور شاستروں کی رچنا بھگوان جی نے کی ہے اس لئے ان میں جن کاریوں کو کرنے کی آگیا دی ہے وے دھرم ہیں، اور جن کاریوں کو کرنے کی مناہی کی ہے وے ادھرم ہیں۔ جو منوشیہ دھرم تیاگ کر ادھرم کرتا ہے ہم اس کو نرک میں لے جاتے ہیں۔ یہ اجامل براہمن پُتر ہے۔ جب یہ اپنے پتا اور گرو سے ودیا پڑھ چکا تو ایک دن جنگل میں لکڑی کاٹنے جا رہا تھا۔ اس نے وہاں یہ دیکھا کہ ایک گھنے پیڑ کی جڑ میں ایک بھیل اور ایک ویشیا کام کلول کر رہے ہیں۔ ان کو دیکھ کر اس کے من میں بھی کام دیو نے آ کر من کیا، اور جب وہ بھیل پانی لینے گیا تو تو اس نے اُس ویشیا کے ساتھ سماگم کر کے اس کو اپنے گھر لے آیا اور اپنے سارے دھرم کرم چھوڑ کر کمارگ پر چلنا شروع کر دیا۔ یہ مانس مدرا کا سیون کرنے لگا پھر چور، ٹھگی آدی سے جیون بھر دوسروں کا دھن اُس نے چھین چھین کر اپنا کٹمب پالا ہے۔ یہ بہت ہی پاپی ہے۔ اس کو اوشیہ ڈنڈ ملنا چاہیئے۔

ادھیائے ـــــ ۲

وشنو کے دوتوں کا یم دوتوں کو واجامل کو بھگوان کے نام کی مہما بتانا۔

بھگوان جی کے دوت یم راج کے دوتوں سے کہنے لگے کہ ہے متروا تمہارے دھرم راج کی مت ماری گئی ہے جو اُس نے تمہیں اجامل کو بلانے کو بھیج دیا۔ دیکھو جو منوشیہ بھگوان کا اسمرن کرتا ہے یا دھوکے میں بھگوان کا نام لے لیتا ہے وہ سب پاپوں سے مکت ہو جاتا ہے۔ اس نے بھی تمہارے آتے سمے بھگوان جی کا نام لیا ہے، سو بھگوان نے اس کو بیکنٹھ میں بلا لیا ہے اور بھگوان جی کا نام لینے کے پشچات اُس نے اور کوئی پاپ نہیں کیا جس سے دوسرا پاپ اس کو لگتا۔ یدی منوشیہ سے کوئی بھول ہو جائے تو وہ بھگوان کا نام لے کر اپنے پاپ سے مکت ہو سکتا ہے۔ منوشیہ چاہے کتنی ہی تیرتھ یاترا کرے، ہون و یگیہ آدی کرے، کتنا ہی دان کرے پرنتو وہ بھگوان نام کی برابری نہیں کر سکتے۔ جس پرکار رن چھیتر میں آریہ ویروں کی ہنکار سن کر ..... راکشش آدی بھاگ جاتے ہیں، اُسی پرکار بھگوان کا نام سن کر پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر بھگوان وشنو جی کے دوتوں نے یم دوتوں کو وہاں سے بھگا دیا، اور سو تم بھی انتردھیان ہو گئے۔ ان کے جانے کے پشچات اجامل بار بار سر پکڑ کر پچھتانے لگا اور کہنے لگا کہ ہے بھگوان میرے پاپوں کو چھما کرو۔ اب میں کوئی پاپ نہیں کروں گا، اور جنم بھر تمہارا ہی نام لیتا رہوں گا۔ ایسا کہہ کر اجامل نے اُسی سمے گرہستی کا موہ تیاگ کر سنیاس لے لیا اور ہری دوار میں جا کر تپ کرنے لگا۔ بھگوان کے دوتوں کا درشن ہو جانے سے اس کی آیو ایک ورش اور بڑھ گئی۔ سو وہ پورے دن اس نے بھگوان کے بھجن میں ہی لگا دیئے اور جب اس کی مرتیو ہوئی تو بیکنٹھ سے بڑا سُندر ومان اُس کو لینے آیا جس میں بیٹھ کر وہ بیکنٹھ میں گیا۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! بھگوان کے نام کی ایسی ہی مہما ہے۔ بھگوان نام کی داتون سے منوشیہ کو ہر سمے اپنے منہ کو پوتر رکھنا چاہیئے۔

ادھیائے ـــــ ۳

یم دوتوں اور دھرم راج کا سمواد

پریکشت جی کہنے لگے ہے منی راج! جب بھگوان وشنو کے دوتوں نے یم راج کے دوتوں کو بھگا دیا تو انہوں نے یم راج کے پاس جا کر کیا کہا، اور اپنی آگیا بھنگ ہونا سن کر یم راج نے کیا اتر دیا۔ یہ ہمیں کرپا کر کے بتایئے۔ ہم نے آج تک کسی کے منہ سے یہ نہیں سنا کہ یم راج کی آگیا بھنگ ہو گئی ہو، اس بات سے اور لوگوں کو بھی شنکا ہو گی سو آپ مجھے سمجھا کر بتایئے۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جیسا ..... وشنو کے دوتوں نے

اجامل کو ان سے چھڑا دیا تو وے بہت نراش ہوئے اور اپمان ہونے کے کارن بھاگتے ہوئے یم راج کے پاس جا کر کہنے لگے کہ ہے دھرم راج ہم آج سے آپ کی سیوا نہیں کریں گے کوئی اور کام ڈھونڈھ لیں گے کیونکہ ہمیں اپمانت ہو کر نوکری نہیں کرنی ہے۔ سمان کے ساتھ رہ کر روکھی روٹی کھانا اچھا اور اپمان کے حلوے اور پوری سے بہت اچھا ہے آج تک تو ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ کی آگیا کوئی نہیں ٹال سکتا اور ہم جس کسی کو بھی لینے جاتے تھے اسکو لے آتے تھے، کوئی ہمارے کاریہ میں رکاوٹ نہیں ڈالتا تھا، پرنتو آج بھگوان کے دوتوں نے ہمیں پاپی اجامل کو لانے سے روک دیا، ہمارا بڑا اپمان ہوا ہے۔ یہ سن کر یم راج مسکرائے اور کہنے لگے کہ تم لوگ نہیں جانتے سنسار میں سب سے بڑی شکتی بھگوان کی ہے، اور میں سارا کاریہ ان کی آگیا سے کرتا ہوں جس طرح تم میرے داس ہو ویسی پرکار میں بھگوان کا سیوک ہوں۔ بھگوان کی لیلا تم نہیں جانتے اور نہ اور کوئی جان سکتا ہے۔ سو تم برہما جی بھی بھگوان کی لیلا کو نہیں سمجھ سکتے۔ بھگوان ساری سرشٹی کو اتپن کرنے والے ہیں، اور اپنی اتپن کی ہوئی سرشٹی کا بڑا دھیان رکھتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے جیو کا انت جل کا پربندھ وے کرتے ہیں اور جو منوشیہ ان کو گالیاں دیتا ہے وے اس کا بھی پالن کرتے ہیں۔ ہے دوتو! بھگوان کے نام کا مہاتم تم نہیں جانتے۔ ان کے نام کا یہ پرتاپ ہے کہ پاپی اجامل کے مکھ سے مرتے سمے دھوکے میں ہی ان کا نام نکل گیا جس کے کارن انہوں نے اپنے دوت بھیج کر تمہارے ہاتھوں سے اس کو چھڑا دیا، اور جو منوشیہ دن رات ان کا نام لیتا رہے گا، اس کے تو کہنے ہی کیا ہیں ـــــ ہے دوتو! بھگوان جی کے دوت سرشٹی میں ہر استھان پر رہتے ہیں، اور پاپ پنیہ کرنے والے منوشیوں کو دیکھتے رہتے ہیں جو منوشیہ بھگوان کا نام لیتے رہتے ہیں۔ وے دوت اس کی رکشا کرتے ہیں۔ تم کو جو ان دوتوں کے درشن ملے ہیں سو تم اپنا پرم سوبھاگیہ سمجھو، کیونکہ بڑے بڑے دیوتاؤں اور رشی منیوں کو بھی ان کے درشن نہیں مل پاتے تم لوگ کبھی بھی ایسے منوشیوں کو لینے مت جانا جو بھگوان کا اسمرن نتیہ پرتی نشکام بھاؤ سے کرتے ہیں یہ سن کر دھرم راج کے دوت کہنے لگے ہے سوامی! آپ ہمیں کرپا کر کے یہ بتائیے کہ ہم پھر کس پرکار کے لوگوں کو پکڑ کر نرک میں لایا کریں۔ دھرم راج کہنے لگے کہ جو منوشیہ بھگوان سے نہیں ڈرتے اور مایا موہ میں پھنسے رہتے ہیں ان کو تم لایا کرو۔ جو منوشیہ جوا کھیلتے ہیں، کبھی دان نہیں کرتے۔ اپنے ماتا پتا کا اپمان کرتے ہیں۔ پر استری گمن کرتے ہیں۔ چھل اور ٹھگی سے دوسروں کا روپیہ چھینتے ہیں ان کو بھی تم لایا کرو۔ یہ کہہ کر دھرم راج جی بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے تر لوکی ناتھ! میرے دوتوں نے آپکے دوتوں کے ساتھ جھگڑا کر کے آپکا اپمان کیا ہے آپ انکو چھما کر دیں۔

ادھیائے ـــــ ۴

پرجا اتپن کرنے کیلئے دکش کا بھگوان جی کی آرادھنا کرنا

پریکشت جی کہنے لگے کہ ہے رشی شریشٹھ! آپ نے جو سوایم بھو منونتر میں دیوتا اور اسروں آدی کی اتپتی

کی کتھا کہی تھی اس کو وستار پوروک سنایئے۔ شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جب پراچین وہرش کے پرچیتا نام والے دس پُتر بھگوان جی کا تپ کرکے سمندر سے باہر آئے تب انہوں نے اپنے تپ کے پربھاؤ سے سمپورن ورکشوں کو بھسم کرنے کی اِچھا سے اپنے مکھ میں سے وایو اور اگنی کو اتپن کیا، تب اس وایو اور اگنی سے پیڑ بھسم ہونے لگے۔ اس سمے ورکشوں کے راجہ چندر دیو پرچیتاؤں کا کرودھ شانت کرانے کے لئے ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے پرشیو! آپ کو اِن غریب پیڑوں پہ کرودھ کرنا اچت نہیں ہے۔ آپ کے پتا نے تھا برہما جی نے آپ کو پرجا اتپن کرنے کی آگیا دی ہے سو آپ وہی کاریہ کریں، اور اپنے کرودھ کو شانت کریں کیونکہ کرودھ منوشیہ کا سب سے بڑا شترو ہے۔ اور آپ جیسے گیانی مہاتماؤں کو تو کرودھ کرنا اُچت ہی نہیں ہے۔ اب تم ان ورکشوں کی کنیا کو اپنی پتنی بنا لو۔ ایسا کہہ کر چندرماں نے ان کو شانت کر دیا، اور نملوچا نامک سندر اپسرا کنیا کے ساتھ ان کا وواہ کر دیا۔ اس کنیا کے گربھ سے دکش نامک پُتر اتپن ہوا۔ دکش نے بہت سی سنتانیں اتپن کیں، پرنتو ان کی سنتانوں کے اور سنتانیں نہیں ہوتی تھیں، کیونکہ ان کی سنتانیں مانسک بھوگ کرتی تھیں، سو دکش نے پرجا بڑھانے کے لئے وندھیاچل پربت پہ جا کر کٹھن تپسیا کی، اور بھگوان کی استوتی کی۔ اس کی تپسیا سے بھگوان جی بڑے پرسن ہوئے اور درشن دیئے اور وردان دیا کہ ہے دکش اب تمہاری سنتانیں میتھن دوارا سرشٹی اتپن کریں گی، اور ان کی سنکھیا کبھی گھٹے گی نہیں، دن پرتی دن بڑھتی ہی رہے گی۔ ہے دکش تو پنچ جن کی اسکنی کے ساتھ۔ وواہ کر کے میتھن دوارا سرشٹی بڑھاؤ اور اس کی جتنی سنتانیں اتپن ہوں گی وے میتھن دوارا سرشٹی بڑھائیں گی، ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے۔

ادھیائے ــــ ۵

دکش کی سنتانیں اتپن ہونا اور نارد جی کو شاپ دینا

شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! اُس استری سے دکش کے گھر دس ہزار پُتر اتپن ہوئے۔ وے سب اچھے گُنوں والے اور ایک جیسے روپ کے تھے۔ دکش نے ان سب کا ایک ہی نام ہریہ شو رکھا، اور ان سب کو سرشٹی اتپن کرنے کی آگیا دی اور کہا کہ پہلے تم لوگ بھگوان کا تپ کر کے اپنے شریر اور من کو نرمل کر لو پھر سنتانیں اتپن کرو۔ پتا کی یہ آگیا مان کر وے سب دکشن دِشا میں گئے اور وہاں جا کر نارائن سر نامک تیرتھ میں جہاں سندھو ندی سمندر سے ملتی ہے تپ کرنے لگے۔ ان کو تپ کرتے دیکھ نارد جی وہاں آئے اور کہنے لگے، ہے ہریشو! تم پرجا کی رچنا کس پرکار کرو گے تم نے تو پرتھوی کا انت تک نہیں دیکھا دُکھ ہے کہ سرشٹی کی رچنا کے لئے تم تپ کر رہے ہو، بھلا تم لوگ پرتھوی کا انت جانے بنا کیسے سرشٹی رچنا کر سکو گے۔ تم نے ایک منوشیہ والا دیش اور جس میں اندر جا کر نکل کر آنے کا مارگ نہیں دکھائی دیتا ایسی گپھا نہیں دیکھی۔ تم نے ایسی استری نہیں دیکھی جو انیک روپ دھارن کر کے وِیبھچار کرتی ہے اور اس استری کا پتی دیکھا ہے

تم نے وہ ندی نہیں دیکھی جو دونوں اور کو بہتی ہے، اور نہ پچیس پدارتھوں سے بنا ہوا گھر دیکھا ہے۔ تم نے اپنے آپ گیان وگیان کی کتھائیں سناتا ہوا ہنس بھی نہیں دیکھا، اور نہ اپنے آپ گھومتا ہوا چکر دیکھا ہے۔ سو ہے بالکو! تم ان دس باتوں کو جانے بنا کیسے سرشٹی کی رچنا کر سکو گے۔ ایسا کہہ کر نارد جی وہاں سے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ان بالکوں نے آپس میں بیٹھ کر وچار کیا کہ ان گوڑھ باتوں کا کیا ارتھ ہے۔ انہوں نے اپنے گیان سے وچار کیا کہ سنسار ایک دیش ہے جس میں اکیلا رہنے والا بھگوان ہے۔ اس کو نہ کسی نے اتپن کیا ہے اور نہ کوئی اس کی برابری کا ہے۔ سرشٹی کے آرمبھ میں وہ اکیلا تھا اب بھی اکیلا ہے اور انت میں بھی اکیلا رہے گا۔ بیکنٹھ وہ استھان ہے جہاں جاکر منوشیہ پھر لوٹتا نہیں۔ اور جو بھانتی بھانتی کے روپ بدلنے والی استری بتائی ہے وہ ہماری بدھی ہے۔ جب تک اس کو ادھر اُدھر بھٹکنے سے نہ روکا جائے گا تب تک بھگوان کا بھجن نہیں ہو سکتا، اور اُس استری کا پتی من ہے جو اس کے ساتھ ہی پھرتا رہتا ہے۔ بھگوان کی مایا کو دونوں اور بہنے والی ندی سمجھنا چاہیئے اس میں پڑ کر منوشیہ دونوں طرف کو بہہ سکتا ہے ارتھات وہ یا تو نیچے کی اور ارتھات پاپ کرموں کی اور جا سکتا ہے یا اوپر کی اور ارتھات پنیہ کاریوں کی اور جا سکتا ہے۔ جس پرکار ہنس دودھ اور پانی کو الگ الگ کر دیتا ہے اُسی پرکار وید اور شاستر ہیں جو دھرم اور ادھرم کو ایک دوسرے سے الگ کر کے ہمیں بتاتے ہیں کہ دھرم کیا ہے اور ادھرم کیا ہے اور اپنے آپ گھومنے والا چکر کال چکر ہے جو کبھی رُکتا نہیں۔

ہے راجن! اس پرکار وچار کر کے وے بالک کہنے لگے کہ ہمیں اب سرشٹی اتپن نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے اور اُسی میں جیون لگا دینا چاہیئے ایسا وچار کر وے تپ کرنے لگے اور پھر جب گیان پراپت ہو گیا تو پرم ہنس ہو کر بھگوان کے لوک کو چلے گئے اور آواگون سے مکت ہو گئے کچھ سمے بیت جانے پر دکش کو پتہ چلا کہ ان کے پتر نارد جی کے مکھ سے گیان کی باتیں سن کر سنتان وردھی کا کاریہ چھوڑ کر سدا کے لئے سنسار سے ورکت ہو گئے ہیں تو ان کو بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے پھر پرجا رچنے کی اِچھا سے اپنی استری سے ایک ہزار پتر اتپن کئے اور ان کا نام شولاشو رکھا۔ یہ پتر بھی تپا کی آگیا سے بھگوان کا تپ کرنے گئے، کیونکہ دکش نے اِن سے بھی یہ کہہ دیا تھا کہ پہلے بھگوان کا بھجن کر کے پھر سنتان اتپن کرنا، تو وے سب دھرماتما ہوں گی۔ جب یہ پتر اُسی استھان پر پہونچے جہاں ان کے بھائیوں نے تپ کیا تھا تو پھر نارد جی وہاں آئے اور ان کو ایسا اُپدیش دیا کہ یہ بھی سنسار سے ورکت ہو کر اکھنڈ برہمچاری ہو کر برہم میں لین ہو گئے۔ جب دکش نے سنا کہ یہ پتر بھی نارد جی کی شکشا سے ورکت ہو گئے تو ان کو بڑا کرودھ آیا اور وے نارد جی کے پاس جا کر کہنے لگے ہے نارد تم نے یہ کون سے جنم کا بدلا مجھ سے لیا ہے جو میرے سب پتروں کو ورکت کر دیا۔ میرے پتر ابھی دیورن۔ پتر رن اور رشی رن ان تینوں رنوں سے کسی ایک سے بھی نہیں چھوٹے تھے اور ان کو کرم سمبندھی گیان بھی نہیں تھا۔ تمہارا یہ وچار کہ ویراگیہ سے اُپشم اور اُپشم سے سنیہہ کی پھانس ٹوٹ جاتی ہے ٹھیک ہے کیونکہ بنا گیان کے منوشیہ کو ویراگیہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک منوشیہ گرہست آشرم میں نہیں پڑتا تب تک وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ دکھ کیا ہوتا ہے اس لئے گرہست دھرم میں پڑ لینے کے بعد جیسا ویراگیہ منوشیہ کو ہوتا ہے ویسا کسی سے سن کر نہیں ہو سکتا۔ تم نے میرے پتروں کو مجھ سے چھڑا کر بڑا ادھرم کیا ہے۔ اس لئے میں تم کو شراپ دیتا ہوں کہ تم کبھی بھی ایک استھان پر نہیں رہو گے اور ہمیشہ ادھر اُدھر بھٹکتے رہو گے۔ ان کا یہ شراپ نارد جی نے

انگی کار کیا اور مسکرا کر ہری بھجن کرتے ہوئے چلے گئے۔ اُسی سمے پرجاپتی وہاں پر آئے اور کہنے کہ ہے دکش تم اب پُتر اتپن مت کرو، بلکہ کنیائیں اتپن کرو۔ استریاں سوبھاؤسے ہی مایا سوہ میں پھنسی رہتی ہیں، اور ان پر گیان اور ویراگیہ کی باتوں کا پربھاؤ بہت کم پڑتا ہے سو وے نارد جی کے کہنے میں نہیں آئیں گی۔

ادھیائے ـــــ ٦

دکش کا ساٹھ کنیائیں اتپن کرنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! پرجاپتی کی آگیا پا کر دکش نے اپنی پتنی سے ساٹھ کنیائیں اتپن کیں، ان میں سے دس کنیائیں دھرم کو، تیرہ کشیپ جی کو، ستائیس چندرماں کو، اور انگرا و کرشاشو رشی کو دو، دو کنیائیں دیں۔ شیش چار کنیائیں تاکشریہ رشی کو دان کر دیں۔ بھانو، لمبا، ککبھ، جامی، وشوا، سادھیا، مروتوتی، وسو، موہورتا، سنکلپا: یہ دس کنیائیں دھرم کو دیں۔ بھانو کے دیو رشبھ اور دیو رشبھ کے اندرسین پُتر ہوا۔ لمبا کے ودیوت اور ودیوت کے استن تینوں نام کا پُتر ہوا۔ ککبھ کے سنکٹ اور سنکٹ کے کیکٹ اور کیکٹ کے پرتھوی اور پرتھوی کے درگ پُتر ہوئے۔ جامی کا سورگ اور سورگ کا نندی نامک پُتر ہوا۔ وشوا کے ایک پتر وشوے دیوتا ہوئے جن کے کوئی سنتان نہیں ہوئی، اس لئے یہ پرجا رہت کہلاتے ہیں۔ سادھیا کے سادھیا نام کے دیوگن اتپن ہوئے ان کا ارتھ سدھی نامک پُتر ہوا۔ مروتوتی کے مروتوان اور جئینت نامک دو پُتر اتپن ہوئے۔ جئینت بھگوان کا انش تھا، اس لئے اس کو اپیندر بھی کہتے ہیں۔ موہورتا کے گربھ سے موہورتک نام کے دیوگن اتپن ہوئے۔ سنکلپا سے سنکلپ نام کا پُتر اتپن ہوا۔ سنکلپ کے کاما نام کا پُتر اتپن ہوا۔ وسو کے آٹھ پُتر تھے جن کے نام یہ ہیں: درون۔ پران۔ دھرو۔ ارک۔ اگنی۔ دوش۔ وسو۔ وبھاوسو۔ درون کی ابھی متی نامک کنیا سے ہرش۔ شوک، اور بھئے آدی پُتر اتپن ہوئے۔ پران کی ارجسوتی نامک استری سے سہ۔ آیو اور پُروجو یہ تین پُتر اتپن ہوئے۔ دھرو کی دھرنی نام کی پتنی سے بہت سے دیوتا اتپن ہوئے۔ ارک کی واسنا نام استری سے ترش اور بھئے آدی پُتر اتپن ہوئے۔ اگنی کی وسوردھارا نامک استری سے دروِنک آدی پُتر ہوئے۔ اگنی کے کرتیکا سے کا پُتر اسکند نامک ہوا۔ اسکند کے وشاکھ آدی پُتر اتپن ہوئے۔ دوش کے شروری نام کی پتنی سے ہری بھگوان کا انش شششومار نامک پُتر اتپن ہوا۔ وسو کی آنگرسی نامک استری سے شلپ ودیا کا آچاریہ وشوکرما نامک پُتر ہوا۔ وشوکرما کے چاکشش منو نامک پُتر ہوا۔ منو کے وشودیو، اور سادھیہ گن اتپن ہوئے۔ وبھاوسو کی اوشا نامک استری سے دیوشٹ۔ رودچش اور آتپ نامک پُتر ہوئے۔ آتپ کے پنچ یام نامک پُتر ہوئے۔ بھوت کے دو استریاں تھیں۔ شروپا نامک استری سے کروڑوں رودر اتپن ہوئے ـــ جن میں ریوت۔ اج۔ بھو۔ بھیم۔ وام۔ اُگر۔ ورشاکپی۔ اجیک پاد۔ اہی وردھنیہ۔ بہوروپ۔ یہ گیارہ رودر پردھان ہیں۔ پرجاپتی انگرا کی سودھا نامک استری نے پترگنوں کو اور ستی نامک استری نے ادھر وانگرس نامک وید کو اپنا پُتر مان لیا۔ کرشاشو کے ارچس نامک استری سے دھومرکیش آدی اتپن ہوئے۔ تاکشریہ نے بھی ونتا۔ کدرو۔ پتنگی۔ یامنی نامک استریوں

سے گردتی۔ اروڈ۔ ناگ ملکشی اور شابھ اتپن کئے۔ چندرماں کی کرتکا آدی نکشتر روپی ستائیس استریاں تھیں پرنتو چندرماں انیہ
استریوں کا نرادر کرکے کیول روہنی سے پریم کرتا تھا، اس لئے اپنی انیہ کنیاؤں کو دُکھی دیکھ کر دکش نے شراپ دیا کہ تم کو
کشئے (تپ دق) روگ ہو جاوے۔ شراپ کے کارن ان چندرماں سے کوئی سنتان نہیں اتپن ہوئی۔ جب چندرماں نے
دکش کی بہت پرارتھنا کی تو انہوں نے اُس سے کہا کہ ہمارا شراپ تو واپس نہیں ہو سکتا، پرنتو اتنا ور دان دیتے ہیں
کہ کرشن پکش میں تیری کلا گھٹ جائے گی، اور شکل پکش میں بڑھے گی۔ اس پرکار کلا تو مل گئی پرنتو سنتان نہیں ہوئی۔
ہے راجن سمپورن جگت کو اتپن کرنے والے کشیپ جی کی ادیتی۔ دیتی۔ دنو۔ کاشٹا۔ ارشٹا۔ سرسا۔ الا۔ منی۔ کرودھ وشا۔
تامرا۔ سُربھی۔ سرما اور تمی نامک استریاں تھیں۔ ان میں سے تمی سے سمست جل جنتو۔ سرما سے پیروں سے چلنے والے
جانور۔ سُربھی سے گئو آدی دو پائے اور چوپائے ہوئے۔ تامرا سے شکرا گدھ آدی پکشی۔ منی سے اپسرائیں۔ کرودھ وشا
سے بچھو و سانپ آدی۔ الا سے سب طرح کے پیڑ۔ سُرسا سے راکشش۔ ارشٹا سے گندھرو۔ کاشٹا سے ایک کھُر والے
پشو اتپن ہوئے۔ دنو نامک استری سے اکسٹھ پُتر اتپن ہوئے۔ ان میں سے اٹھارہ پتروں کے ساتھ سوربھانو کی
سوپربھا نامک کنیا کا وواہ کیا گیا اور ورش پرواگی شرمشٹا نامک کنیا کے ساتھ نہش کے پُتر یاتی نے وواہ کیا۔ ویشوانر نامک
دنو کے پُتر کی سُندر چار کنیائیں اتپن ہوئیں۔ ان میں سے اُلپ دانوی کے ساتھ ہرنیاکش نے، ہیئے شرا کے ساتھ کرتو
نے اور پلوما و کالکا ان دونوں کنیاؤں کے ساتھ برہما جی کے کہنے سے کشیپ پرجاپتی نے وواہ کیا جن کے ساٹھ ہزار
دانو اتپن ہوئے۔ ہے راجن! تمہارے پتامہ ارجن جی جب سورگ میں آئے تب اندر کی پرارتھنا پر انہوں نے اکیلے ہی
سب دیتیوں کو مار ڈالا تھا۔ دیتی کے ہرنیاکش اور ہرنے کشیپ نام کے دو پُتر اور سنگھکا نامک ایک کنیا اتپن ہوئی۔ سنگھکا کا
وواہ وپرچیت کے ساتھ ہوا جس سے ایک سو پُتر اتپن ہوئے۔ ان میں راہو سب سے بڑا تھا جس کا شر بھگوان نے سدرشن چکر سے کاٹ
دیا تھا۔ اب ادیتی کے دنش کا ورنن سنو۔ ادیتی کے سوریہ آدی بارہ آدتیہ ہوئے ان میں دو سوان کے سنگیا نامک استری سے
شرادھ دیو نامک منو اور یم تھا یمنا کا جنم ہوا۔ دو سوان کی چھایا نامک دوسری استری سے شنیشچر اور ساورنی نامک دو پُتر
اور تپتی نامک کنیا ہوئی اس کیلئے سموَرن نامک راجہ کو وواہ کیا۔ اریما کی ماترکا نامک استری سے چرشنی نامک پُتر اتپن ہوا اور
پوشا کے کوئی سنتان نہیں اتپن ہوئی تو شٹا کو دیتیوں کی چھوٹی بہن رچنا بیاہی گئی تھی جس کی تی وِش اور وشوروپ اتپن ہوئے
وشوروپ کو دیوتاؤں نے اپنا پروہت بنایا تھا ؛

ادھیائے ـــــ ۹

برہسپت دیوتا کا دیوتاؤں پر کوپ کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ایک سمے برہسپت جی جو سب دیوتاؤں و منوشیوں کے گرو ہیں کسی کاریہ
سے اندر کی سبھا میں آئے۔ اندر تر لوکی کے راجہ ہونے کے کارن ابھیمان کرتے تھے سو اُن کو پرنام نہیں کیا اور نہ اپنے

استھان سے اٹھے نہ ان کا آدر ستکار کیا' یہ دیکھ کر برہسپتی جی اُلٹے پاؤں لوٹ آئے۔ جب برہسپتی جی لوٹ گئے تو اندر کو اپنی بھول معلوم ہوئی اور وہ سوچنے لگا کہ میں نے مد میں اندھا ہو کر اپنے گرُو کا اپمان کر دیا ہے یہ بڑی بُری بات ہوئی یہ سوچ سوچ کر وہ اپنی بُدھی کو دھکارنے لگا' اور سوچنے لگا کہ کس پرکار اس پاپ کا پرائشچت کروں۔ اُدھر برہسپتی جی نے اپنے گیان سے جب یہ دیکھا کہ اندر میرے پاس کشما مانگنے آ رہا ہے تو گھر میں سے غائب ہو گئے۔ اندر نے بہت ڈھونڈھا پر تو ان کا کہیں پتہ نہ چلا۔ جب اندر کے پُرانے شتر و اسُروں نے یہ دیکھا کہ اندر کی رکشا کرنے والے گرُو برہسپتی جی اس سے رُوٹھ گئے ہیں تو وہ ..... اپنے گرُو شکراچاریہ جی کے پرامرش سے اندر کے اُوپر چڑھ آئے اور دیوتاؤں کو بُری طرح یُدھ میں ہرا دیا۔ اندر لجا سے سر نیچا کر کے برہما جی کے پاس گیا اور اپنی بپتا سُنائی۔ برہما جی کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤ! تم نے یہ بہت بُرا کیا کہ راج کے مد میں اندھے ہو کر اپنے کُل گرُو کا اپمان کیا' اُسی کا یہ دنڈ تم کو بھوگنا پڑ رہا ہے۔ دیکھو گرُو کا استھان سنسار میں سب سے اونچا ہے گرُو بھگوان کا روپ ہوتا ہے۔ گرُو کا اپمان کرنا بھگوان کا اپمان کرنا ہے۔ اب تم جا کر وشو روپ رشی کو اپنا گرُو بنا لو۔ وہ تمہاری منو کامنا پورن کرنے میں سمرتھ ہیں۔ برہما جی کے وچن سُن کر اندر انیہ دیوتاؤں کے ساتھ وشو روپ جی کے پاس پہونچے اور ان سے کہا کہ ہے رشی راج! ہم آپ کی شرن میں آئے ہیں اور ہردے میں اپنا گرُو بنا چکے ہیں' سو آپ ہمارے کُل پروہت بن جائیے۔ آپ ہی ہمارے دُکھوں کو دُور کر سکتے ہیں۔ یہ سُن کر وشو روپ جی کہنے لگے کہ ہے اندر تم میرے پاس آئے ہو' اس لئے میں تمہارے کہنے کا مان رکھے لیتا ہوں پر تو پروہت بننے سے سادھو کا تپو بل گھٹ جاتا ہے۔ یہ سن کر اندر بڑے پرسن ہوئے اور ان کو پروہت بنا لیا۔ وشو روپ کی بتائی ہوئی ترکیب سے اندر نے اسُروں کو ہرا کر اندر کو راج گدی پر بٹھا دیا۔

ادھیائے ــــ ۸

نارائن کوچ کی مہما کا ورنن

پریکشت جی کہنے لگے کہ ہے رشی راج! کرپا کر کے مجھے یہ بتائیے کہ وشو روپ مہاراج نے اندر جی کو نسا اُپائے ایسا بتایا تھا جس سے انہوں نے اسُروں کو یُدھ میں ہرا دیا۔ شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! وشو روپ نے اندر کو نارائن کوچ دیا تھا اس کوچ میں بہت گن ہیں۔ وشو روپ نے اندر سے کہا تھا کہ ہے مہیندر! ہاتھ پاؤں دھو کر آچمن کرے پوتری پہن لے اُتر کی اور مُنہ کر کے بیٹھ کر آٹھ اکشر والے "اوم نمو نارائن" منتر پڑھ کر انگ نیاس کرے اور بارہ اکشر والا "اوم نمو بھگوتے واسو دیوائے" منتر پڑھ کر نیاس کرے اور اس پرکار بھگوان کی پرارتھنا کرے ــــ ہے آٹھ بھجا دھاری بھگوان میری رکشا کرو۔ ستیہ روپ دھاری بھگوان جل کے پرانیوں سے میری رکشا کرو۔ وامن روپ دھارن کرنے والے بھگوان پرتھوی پر میری رکشا کرو۔ ہرنیہ کشیپ کے شتر و نرسنگھ بھگوان دُرگ۔ بن اور سنگرام میں میری رکشا کرو۔ داڑھ سے پرتھوی کو نکال کر لانے والے واراہ بھگوان پرتھوی پہ میری رکشا کرو۔ پربتوں کے

شکموں پر پرشورام جی میری رکشا کریں۔ دور پردیش میں رام چندر جی میری رکشا کرو۔ سنت کمار روپی بھگوان جی کام دیو سے میری رکشا کرو۔ ہیئے گریو روپی بھگوان مارگ میں دیوتاؤں کو نمسکار نہ کرنے کے اپرادھ سے میری رکشا کریں۔ کورم بھگوان سارے نرکوں سے میری رکشا کریں۔ دھنونتری بھگوان روگوں سے رکشا کریں۔ رشبھ دیو دُکھ آدی جھگڑوں سے رکشا کریں۔ یگیہ روپی بھگوان بدنامی سے رکشا کریں اور شیش بھگوان سرپوں سے ہماری رکشا کریں۔ گرڑ کی سواری پر بیٹھنے والے وشنو جی آکاش سے رکشا کریں۔

ہے پریکشت! پرو ہت وشوروپ نے یہ کوچ اندر کو بتایا تھا۔ اس کوچ کو جو منوشیہ دھارن کرے گا اس کے سب بھیئے دور ہو جائیں گے اور شترؤں سے وہ بچا رہے گا۔ اس کوچ کو دھارن کرنے والے منوشیہ کو راجہ، چور، گرہ، آدی کا بھیئے نہیں رہتا۔ اس کی مہابڑی اونچی ہے۔ ایک سمے میں کوشک نام کے ایک براہمن نے اس کوچ کو دھارن کیا، ایک دن وہ جب مرگیا تو ہزاروں ورش تک اس کی ہڈیاں وہاں پڑی رہیں۔ ایک دن چتر رتھ نامک گندھرو اپنی استریوں کے ساتھ وہاں میں بیٹھا ہوا مرتیولوک میں سیر کرنے کو آیا۔ اس کا وِمان ہڈیوں پر آکر اُترا۔ اُس سمے اس کا وِمان الٹا ہو گیا اور وہ وِمان میں سے نیچے گر پڑا۔ اس پر اس کو بڑا اشچریہ ہوا۔ اس نے اس کا کارن دال کھلیہ رشیوں سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ تم اس براہمن کی ہڈیوں کو سرسوتی ندی میں ڈال دو۔ جب گندھرو نے ایسا ہی کیا تب اس کا وِمان اُڑنے کے یوگیہ ہوا۔ ہے راجن! اندر نے وشوروپ سے اس وِدّیا کو سیکھ کر یدھ میں سارے اسُروں کو ہرا دیا۔ جو کوئی منوشیہ اس کوچ کو دھارن کرے گا وہ سدا سکھی رہے گا۔

ادھیائے ۔۔۔ ۹

وِترا سُر کا اُتپن ہونا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پروہت وشوروپ تین مُکھ تھے۔ ایک مکھ سے وے سوم پان کرتے تھے، دوسرے سے مدرا پیتے تھے اور تیسرے سے انّ کھاتے تھے۔ وشوروپ جب یگیہ کرتے تھے تب دیوتاؤں کو بڑا اُچّھ کر سا گلیہ میں ان کا بھاگ نکال دیتے تھے اور ان کی ماتا جو دیتیہ کی پتری تھی اس کا مان رکھتے ہوئے چھپا کر اسُروں کا بھاگ بھی یگیہ میں سے نکال دیا کرتے تھے۔ ان کی یہ چوری ایک دن اندر نے دیکھ لی، اور کرودھ میں آکر تلوار سے ان کے تینوں سر کاٹ ڈالے۔ اس پرکار برہم ہتیا کرنے سے اندر کا سروپ بگڑ گیا اور جب بہت پرائشچت کرنے سے بھی پاپ دُور نہیں ہوا تو اندر نے اس کے چار بھاگ کر کے پرتھوی، جل، ورکش اور استریوں کو الگ الگ بانٹ دیئے۔ ایک بھاگ پرتھوی نے لیا۔ پرتھوی پر جتنی اوسر بھومی ہے وہ برہم ہتیا کا روپ ہے۔ ورکشوں نے ایک بھاگ اس پاپ کا لے لیا اور یہ وردان مانگ لیا کہ ہم کٹ کر پھر اُگ آئیں۔ ورکشوں میں سے جو گوند نکلتا ہے یہ وہی برہم ہتیا کا پاپ ہے۔ ایک بھاگ استریوں نے لیا سو ہر مہینے ماسک دھرم کے رکت کے روپ میں وہ پاپ نکلتا ہے۔ ایک بھاگ جل نے لیا اُس نے یہ وردان لیا

کہ یدی جل کو کسی وستو میں ملا دیا جائے تو وہ بڑھ جائے اور چاہے کتنا ہی خرچ کیا جاوے سنسار میں جل کی کمی نہ ہو۔ اس پرکار جب اندر نے سارا پاپ بانٹ دیا تو اس کا شریر نرمل ہو گیا اور وہ راج کرنے لگا۔

ہے راجن! جب وشوروپ کے پتا توشٹا رشی کو اپنے پتر کے مارے جانے کا سماچار ملا تو اُسے بڑا ہی کرودھ آیا، اور انہوں نے اندر کو مارنے کے لئے ایک ہون کیا اور ایک منتر پڑھا جس سے ہون کی اگنی میں سے پربوت کی طرح اونچا مہابل شالی اور اگنی کے سمان تیج والا ایک دتیہ اتپن ہوا۔ ہاتھ سے پھینکا ہوا وان جتنی دُور پر گرے اسی پرمان سے اس کا شریر پرتی دن بڑھتا تھا۔ توشٹا نے کہا کہ ہے پتر! میں نے تجھے اس لئے اتپن کیا ہے کہ تو اندر کو مار کر اپنے بھائی وشوروپ کے مارے جانے کا بدلا لے۔ پتا کی آگیا سُن کر وہ دتیہ چھن بھر میں ہی اندر پُری میں پہونچ گیا۔ اندر بھاری سینا لے کر اُسے مارنے کو آئے دیوتا لوگ جو شستر بھی اُس کے مارتے تھے وہ اس کو نگل جاتا تھا، جب دیوتاؤں کے پاس ہتھیار نہ رہے تب وے بھاگ کھڑے ہوئے اور ترلوکی ناتھ بھگوان جی کی شرن میں پہونچ کر پرارتھنا کرنے لگے —— ہے بھگوان آپ کی شرن میں رہتے ہوئے بھی آج ہمیں کشٹ ہو رہا ہے۔ ہے پربھو! ہمیں اس دتیہ سے بچایئے۔ ہمارا بس اس پر نہیں چلتا۔ یہ سن کر بھگوان جی کہنے لگے کہ ہے اندر! تم نے براہمن کی ہتیا کی تھی، اس کا یہ پھل تم کو بھوگنا پڑ رہا ہے کیونکہ برہم ہتیا سب سے بڑا پاپ ہے، اس کا پرائشچت کئی جنم میں بھی ہونا کٹھن ہے۔ وِسترا سُر پر تمہارا کوئی استر کام نہیں کرے گا۔ تم ددھیچی رشی کے پاس جا کر ان کی ہڈی مانگو۔ انہوں نے ہزاروں ورش تک کٹھور تپ کیا ہے اس لئے ان کی ہڈی شریر پر لگنے سے وترا سُر مر سکتا ہے۔

ادھیائے —— ۱۰

اندر کا ددھیچی رشی کے پاس جا کر ہڈیاں مانگنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! بھگوان جی کے یہ وچن سُن کر اندر بہت پرسن ہوئے اور بھاگ کے ددھیچی رشی کے پاس پہونچے، اور ان سے پرارتھنا کر کے کہنے لگے۔ ہے رشی راج! ہم بڑی بپتی میں پھنس گئے ہیں اور آپ کے پاس بھیک مانگنے آئے ہیں۔ آپ کرپا کر کے اپنے شریر کی ہڈی ہم کو دیجئے۔ اندر کے یہ وچن سن کر ددھیچی جی کہنے لگے ہے اندر اپنا شریر تو جیو جنتو۔ کیڑے اور پشو کو بھی پیارا ہوتا ہے۔ منوشیہ تو اپنے شریر کو بہت پیار کرتا ہے۔ اس پر بھانتی بھانتی کے ابٹن و تیل لگا کر چکنا و سگندھت کرتا ہے اس پر اچھے اچھے وستر اور آبھوشن پہنتا ہے۔ گرمی اور ٹھنڈ سے بچاتا ہوا اس کی ہر پرکار رکشا کرتا ہے۔ سو میں اپنا شریر تم کو کیوں دے دوں۔ یہ سُن کر اندر کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے جو کچھ کہا وہ سب ٹھیک ہے، پرنتو سنسار میں پروپکار سے بڑھ کر دوسری اور کوئی وستو نہیں ہے۔ ورکش جب تک جیوت رہتے ہیں اپنے پھل دوسروں کو کھلاتے ہیں، اور اپنی لکڑی دوسروں کو دیتے ہیں پرنتو سوئم اپنے آپ ایک بھی پھل نہیں کھاتے۔ یہ شریر پران نکل جانے پر مٹی ہو جاتا ہے اور کسی کام بھی نہیں آتا، اس لئے جیون میں جتنا پروپکار کر لیا جائے وہی انت سمے کام آتا ہے۔ یہ سُن کر ددھیچی رشی مسکرا کر کہنے لگے کہ ہے اندر! تمہارے آنے سے پہلے ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ بھگوان جی نے تم کو میری ہڈی

لانے کے لئے بھیجا ہے، پرنتو میں تمہارے ہردے کے بھاؤ دیکھنا چاہتا تھا۔ یدپی یہ دیہہ مجھ کو پیاری ہے، پرنتو ایک دن اس کو نشٹ ہی ہونا ہے اس لئے میں تم لوگوں کا کام چلانے کے لئے یہ شریر اوشیہ تم کو دوں گا۔ ایسا کہہ کر انہوں نے یوگ ابھیاس دوارا شریر تیاگ دیا اور اندر ان کے شریر کی ہڈیاں نکال کر لائے، اور وشوکرما جی کو استر بنانے کو دیئے۔ وشوکرما نے ان ہڈیوں سے ایک وجر بنا کر دیا۔ اندر اپنی سینا کے ساتھ اس وجر کو ہاتھ میں لے کر ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر وترا اسر کو مارنے کو چلا۔ تر ودانت پر دیوتاؤں اور وترا اسر کی سیناؤں میں گھماسان یدھ ہوا۔ اسروں نے بھانتی بھانتی کے استر شستر چلائے پرنتو وے سب ٹوٹتے جاتے تھے۔ جب شستر استر سماپت ہو گئے تو اسروں نے پہاڑ اور ورکشوں سے دیوتاؤں کو مارنا آرمبھ کر دیا، پرنتو دیوتاؤں نے ان کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور اسروں کو دیوتاؤں نے مار مار کر پیچھے ہٹا دیا۔ اسروں کی سینا وترا اسر کو چھوڑ کر بھاگنے لگی، وترا اسر نے اپنے سپاہیوں کی ہمت بڑھانے کے لئے پکار کر کہا کہ ہے ویرو! رن بھومی سے بھاگنا کائرتا ہے۔ جو منوشیہ اس لوک میں جنما ہے اُسے ایک دن مرنا بھی اوشیہ ہے۔ مرتیو دو طرح کی سب سے اچھی ہوتی ہے ایک تو دیش کے نام پر مرنا اور دوسرے ادھرمیوں سے اپنی جاتی کی رکشا کے لئے یدھ میں مرنا۔ یہ مرتیو پراپت کر کے منوشیہ امر ہو جاتا ہے۔

ادھیائے ـــــ ۱۱

رن بھومی میں اندر اور وترا اسر سمواد۔

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! وترا اسر کے بھاشن کا اس کی سینا پر کچھ بھی پربھاؤ نہیں پڑا اور وے بھاگتے رہے۔ یہ دیکھ کر وترا اسر کو بڑا کرودھ آیا اور وہ اندر سے کہنے لگا، ہے اندر تم ان بھاگتے ہوئے میرے سپاہیوں کو کیوں مار رہے ہو؟ اس میں تمہاری کوئی بہادری کی بات نہیں ہے۔ اگر تم سچ مچ بہادر ہو تو اکیلے میرے سامنے آؤ۔ میں تمہیں اور تمہاری ساری سینا کو اکیلا ہی بھگت لوں گا، ایسا کہہ کر اُس پہاڑ کے سمان کایا والے وترا اسر نے ایسے زور کی ہنکار ماری کہ سارے دیوتا بیہوش ہو کر بھومی پر گر پڑے پھر اس نے ان سب کو اس طرح اپنے پاؤں سے روند ڈالا، جیسے مست ہاتھی منوشیہ کو روند ڈالتا ہے، تب اندر نے اپنی گدا اس کو مارنے کے لئے پھینکی۔ اس آتی ہوئی گدا کو وترا اسر نے اپنے ہاتھ میں ایسے پکڑ لیا جیسے بچّے گیند پکڑ لیتے ہیں اور پھر اس نے وہ گدا اتنے زور سے ماری کہ اندر کا ایراوت ہاتھی بھی ایک یوجن پیچھے جا کر گرا۔ وترا اسر نے یہ سوچ کر کہ گھبرائے ہوئے پر استر نہیں چلانا چاہیئے اندر کے وجر نہیں مارا۔ اندر نے جلدی سے اُٹھ کر ہاتھی کو امرت پلا کر ٹھیک کر دیا اور دیوتاؤں پر بھی امرت کی ورشا کر دی اور پھر وترا اسر کے سامنے آ کر ڈٹ گئے۔ اندر کو دیکھ کر وترا اسر کہنے لگا۔ ہے ادھم اندر! تو اپنے بھائی تعا گرو کی ہتیا کرنے والا آج میرے سامنے آیا ہے، آج میں تیرے پتھر جیسے ہردے کو اپنے ترشول سے توڑ کر اپنے بھائی کی ہتیا کا بدلا لوں گا۔ میں بھوت ناتھ مہا یگیہ میں تیری اور تیرے دیوتاؤں کی بلی چڑھاؤں گا۔ اگر تو وجر سے میرا سر کاٹ ڈالے گا تو بھی کچھ چنتا کی بات نہیں ہے میں کرم بندھن سے چھوٹ کر سورگ پراپت کروں گا۔ تو وہ استر کیوں

نہیں چلاتا جو تو نے ددھیچی رشی کی استھیوں سے بنایا ہے۔ یہ کہہ کر وہ من ہی من میں بھگوان کی پرارتھنا کرنے لگا۔ ہے تربوکی ناتھ! بھگوان میں آپ کے چرنوں میں رہنے والے داسوں کا بھی داس ہوں۔ میرا شریر آپ کی سیوا کیا کرے ایسی کرپا مجھ پاپی پر کیجیئے۔ جیسے بنا پر جمے ہوئے پکشی کے بچے اپنے ماتا پتا کو دیکھنے کی اِچھا کرتے ہیں، اور بھوکے بچھڑے دودھ پینے کی اِچھا سے تھنوں کو دیکھنے کو ویاکل ہوتے ہیں، تتھا پردیش میں گئے ہوئے پتی کے وِرہ میں دکھی استریاں جس پرکار اپنے پتی کو دیکھنے کی اِچھا کرتی ہیں اُسی پرکار میں بھی آپ کے درشن پانے کو بے چین ہوں۔

ادھیائے ــــــ ۱۲

اِندر دوارا وِترا سُر کا ودھ

شکدیوجی کہنے لگے کہ ہے راجن! پرارتھنا کرنے کے پشچات وِترا سُر نے بڑے کرودھ سے ترشول اٹھایا اور اندر کو مارنے کو اس تیزی سے دوڑا جیسے پہلے کال کے یُدھ میں مدھو کیٹبھ وشنو بھگوان پر دوڑا تھا۔ اندر نے ترنت ہی وہ اموگھ استر جو ددھیچی رشی کی ہڈیوں سے بنایا گیا تھا، اس پر چلایا، جس سے ترشول بھی کٹ گیا اور وِترا سُر کی ایک بھجا بھی کٹ گئی۔ بھجا کٹ جانے پر کرودھت ہو کر اُس نے پرگھ نامک استر اندر پر چلایا، جس سے اندر کے ہاتھ سے وجر چھوٹ کر گر گیا۔ وجر کے گرتے ہی دیوتاؤں کی سینا میں ہاہاکار مچ گیا۔ اندر نے لجا کے مارے استر کو بھی نہیں اٹھایا، تب وِترا سُر کہنے لگا ہے اندر! تجھے اپنی جان اتنی پیاری ہے کہ میرے ڈر کے مارے گدا بھی نہیں اُٹھاتا، ارے مورکھ تو اتنا بھی نہیں سمجھتا۔ کہ میں اِتنا ادھرمی نہیں ہوں کہ نہتے شترو پر وار کروں۔ تو اپنا یُدھ اٹھالے اور میرے سامنے آکر یُدھ کر۔ ہے اندر کوئی بھی منوشیہ یا انیہ پرانی اُس سمے تک نہیں مرتا، جب تک کہ بھگوان کی آگیا نہ ہو، اور اُس کی آگیا کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ نہ تجھے میں مار سکتا ہوں نہ تو مجھے مار سکتا ہے۔ بھگوان ہی مارتا ہے اور بھگوان ہی جلاتا ہے۔ ہے اندر یُدھ بھومی میں سے جو منوشیہ بھاگ جاتا ہے وہ بڑا ادھرمی ہے۔ اس کی ماں کو بھی دھکار ہے۔ اس لئے تو اُٹھ اور آکر یُدھ کر۔

شکدیوجی کہنے لگے کہ ہے راجن! اِندر من ہی من میں سوچنے لگا کہ دیکھو یہ اسُر ہو کر بھی کتنا گیانی ہے۔ ایسا سوچ کر انہوں نے گدا اٹھالی اور اس کے ساتھ یُدھ کرنے لگے، اور ایک وار میں ہی اس کی دوسری بھجا کو بھی کاٹ گرایا۔ تب وِترا سُر نے اپنا منہ کھول کر اندر کو ایراوت ہاتھی سمیت نگل لیا۔ پرنتو اس کے پیٹ میں جا کر بھی اِندر پر کوئی پربھاؤ نہیں پڑا، کیونکہ وہ نارائن کوچ دھارن کئے ہوئے تھا۔ وہ اس کے پیٹ کو پھاڑ کر باہر نکل آیا اور اپنا وجر چلایا۔ وہ وجر وِترا سُر کی گردن کے چاروں اور گھومتا ہوا اس کی گردن کو کاٹنے لگا، اور ایک ورش تک کاٹتے رہنے سے اس کی گردن کٹی۔ اُس کے پران ایک جیوتی کے روپ میں نکل کر پرم دھام کو گئے۔

اُس کے مرنے کا آنند سب دیوتاؤں نے منایا، پرنتو اِندر دیوتا کچھ اُداس ہو گئے تھے۔

ادھیائے ــــــ ۱۳

برہم ہتیا کے بھئے سے اندر کا بھاگنا

پریکشت جی پوچھنے لگے کہ رشی راج! وِتراسُر کے مرنے سے اِندر کو اُداسی کیوں ہوئی اس کا بھید بتایئے۔ شُکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جب رشیوں نے وِتراسُر کو مارنے کی پرارتھنا اندر سے کی تھی تب اندر نے ان کو یہ اُتر دیا تھا کہ میں نے پہلے وِشوروپ براہمن کی ہتیا کی تھی اور اُس برہم ہتیا کے پاپ کو بانٹ کر جیسے تیسے کر کے اپنا پنڈ چھڑایا تھا، اب اس وِتراسُر کو مارنے سے جو برہم ہتیا لگے گی اُس سے کیسے چھٹکارا پاؤں گا۔ یہ بات سُن کر رشیوں نے اُتر دیا تھا کہ ہم لوگ تم سے اشومیدھ یگیہ کرا کر سب پاپ دُور کرا دیں گے، تم مت ڈرو۔ ایک بار بھگوان کا نام لینے سے سینکڑوں پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں تو تم ایک اسُر کو مارنے سے کیوں ڈرتے ہو۔ ایسا سمجھا کر رشیوں نے اندر کو وِتراسُر سے لڑنے پر راضی کر لیا۔ جب اسُر مارا گیا تو اندر کو برہم ہتیا کا بھئے ہوا، اُسی سمے برہم ہتیا بوڑھی عورت کے بھیش بالکل چنڈالنی کا روپ بنائے ہوئے خون سے سنے ہوئے وستر پہنے ہوئے اور شریر پر لوہے کے موٹے موٹے آبھوشن دھارن کئے ہوئے اندر کو مارنے آئی۔ اندر اُسے دیکھ کر بھاگنے لگا اور وہ پیچھے پیچھے بھاگتی رہی۔ اِندر آکاش اور سب دشاؤں میں گھوم آیا پرنتو کہیں بھی شرن نہیں ملی، تب وہ کیلاش پربت کے پاس مان سرور میں جا کر وہاں ایک کمل کی نال میں چھپ کر بیٹھ گیا، تب وہ برہم ہتیا بھونرا بن کر کمل کے پھول کے اُوپر گونجنے لگی اس کے ڈر کے مارے اندر باہر بھی نہیں نکل رہا تھا، اور جل میں اگنی کا پرویش نہیں ہو سکتا، اس کارن یگیوں میں اندر کے نام کا جو بھاگ نکالا جاتا تھا وہ اگنی دوارا اندر تک نہیں پہونچ رہا تھا سو اندر بھوک پیاس سے ویاکل ہو گیا۔ اُدھر اندراسن خالی پڑا تھا اور اندر نہیں تھا سو یوگ اور ودیا کا پربھاؤ رکھنے والا ایک راجہ نہش اندراسن پر جا کر بیٹھ گیا اور اندرپوری میں راجیہ کرنے لگا۔ راجہ نہش نے جب اندرانی کا دویہ روپ دیکھا تو اُس پر موہت ہو گیا اور اس نے اس سے کہا کہ میں اب راجہ اندر کی جگہ ہوں، تم کو چاہیئے کہ مجھے پتی کے روپ میں سویکار ہو۔ ہے راجن! اندر کی پتنی اندرانی بڑی پتی ورتا تھی، سو وہ نہش کے یہ وچن سن کر کانپ اُٹھی اور بھاگ کر برہما جی کے پاس پہونچی اور کہنے لگی کہ ہے مہاراج! راجہ نہش مجھ سے وشے بھوگ کرنا چاہتا ہے، آپ کوئی ایسا اُپائے بتایئے جس سے میرا پتی ورت دھرم نہ ٹوٹے۔ برہما جی کہنے لگے ہے ستی! تو چنتا مت کر اندر تھوڑے ہی دنوں میں راج گدی پر آ کر بیٹھے گا۔ تو نہش سے یہ کہہ دے کہ تھوڑے دنوں بعد اُتر دونگی۔ تب برہما جی نے اپنے دوتوں کو اندر کو کھوجنے بھیجا۔ دوتوں نے سوچنا دی کہ اندر کمل کے پھول کے اندر چھپا بیٹھا ہے اور برہم ہتیا کے ڈر سے باہر نہیں نکل رہا ہے۔ اندرانی نے نہش سے ایک سپتاہ کا سمے مانگا تھا۔ جب وہ سمے بیت گیا تو نہش نے پھر اندرانی سے کہلوایا کہ اب میرے ساتھ وواہ کرو۔ اندرانی نے اس کے دوتوں سے کہا کہ تم اپنے راجہ سے کہہ دو کہ اس گدی پر وہی بیٹھنے کا ادھیکاری ہے جو سو اشومیدھ

یگیہ کرے۔ تمہارے راجہ نے ابھی تک یہ یگیہ نہیں کئے ہیں، اس لئے میں پاس جب جا سکتی ہوں، جب وے براہمنوں اور رشیوں سے اپنی پالکی اٹھوا کر اس میں بیٹھ کر میرے پاس آویں۔ ہے راجن! نہش کام دیو کے وشی بھوت تھا سو اُس کی متی ماری گئی اور اُس نے اپنی پالکی براہمنوں اور رشیوں سے اُٹھوا کر اس میں بیٹھ کر اندرانی کو لینے چلا۔ رشی لوگوں نے کبھی ایسا کاریہ نہیں کیا تھا، اس لئے وے دھیرے دھیرے چل رہے تھے۔ اس پر نہش نے کرودھت ہو کر ان کے لات مار دی۔ اس پر رشی لوگوں نے شاپ دیا کہ تو سرپ ہو جا۔ رشیوں کے مُکھ سے شاپ نکلتے ہی نہش سرپ بن گیا۔ اُسی سمے برہماجی مان سرودر پر پہونچے، اور اندر سے باہر آنے کو کہا۔ اندر کہنے لگا کہ میں برہم ہتیا کے بھئے سے باہر نہیں آ سکتا۔ یہ سُن کر برہماجی کہنے لگے کہ تو بھگوان کا نام لیتا ہوا باہر نکل آ۔ برہم ہتیا تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی، اور جب تک تو اشومیدھ یگیہ سمپورن نہ کرے تب تک ہر سمے بھگوان کا نام لیتے رہنا۔ برہماجی کی آگیا سُن کر اندر کمل سے نکل آئے اور اشومیدھ یگیہ کیا، جس سے ان کا برہم ہتیا کا پاپ دُھل گیا اور وے اُسی پرکار دویہ روپ کے ہو کر اندر آسن پر آسین ہوئے۔

ادھیائے ـــــ ١٤

وترا اُسر کے پچھلے جنم کا ورتانت۔

راجہ پرکشت جی پوچھنے لگے کہ ہے رشیشور! کرپا کر کے یہ بتائیے کہ وترا اُسر کو بھگوان میں ایسی بھگتی کیوں تھی۔ اسُر لوگ تو بھگوان کے وِرودھی اور اگیانی ہوتے ہیں، وترا اُسر اتنا گیان کہاں سے پا گیا؟ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پراچین کال میں شورسین دیش میں چتر کیتو نام کا ایک پرسدھ راجہ تھا وہ بڑا ہی دھرماتما اور پراکرمی تھا اور اس کے راجیہ میں ساری پرجا سُکھی تھی۔ اُس راجہ کے ایک کروڑ رانیاں تھیں، پر نہ تو کسی کے بھی سنتان نہیں اتپن ہوئی جس کے کارن راجہ کو ہر گھڑی چنتا رہتی تھی۔ ایک دن راجہ کے محل میں انگرا رشی گھومتے ہوئے آئے۔ انگرا کو دیکھ راجہ نے ان کا ستکار کیا، اور ان کو شردھا پوروک بٹھایا۔ راجہ کو اُداس دیکھ کر انگرا رشی پوچھنے لگے کہ ہے راجن! ایسا دکھائی پڑتا ہے کہ تمہاری کوئی اِچھا پورن نہیں ہو رہی ہے جس کے کارن تم اُداس دکھائی دے رہے ہو۔ یہ سن کر راجہ چتر کیتو کہنے لگے ہے رشی راج! آپ تو سرو گیانی ہیں، میرے من کی بات جانتے ہیں، پھر بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔ آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے میرے پاس کسی وستو کی کمی نہیں ہے پر کیول سنتان نہیں ہوئی ہے جس سے مجھے بڑا دکھ ہے جیسے بھوکے منوشیہ کو چندن اور سگندھیاں پیاری نہیں لگتیں، ایسے ہی بنا پتر کے مجھے یہ ساری دھن دولت اچھی نہیں لگتی۔ آپ کوئی ایسا اُپائے کیجئے جس سے میرے سنتان اتپن ہو۔ اس کی یہ بات سُن کر انگرا رشی نے یگیہ کی تیاری کر دی اور یگیہ سمپورن ہو جانے پر انہوں نے یگیہ کا پرشاد راجہ کو دے کر کہا کہ یہ اپنی رانی کو کھلا دے۔ اس کے پرتاپ سے تیری رانی کے پتر اتپن ہوگا پر نہ تو وہ پتر پہلے تم کو خوشی دے گا، بعد میں اُس سے تمہیں

بہت دُکھ ہوگا۔ یہ کہہ کر انگرا جی اپنے استھان کو چلے گئے۔ راجہ چترکیتو نے وہ پرشاد اپنی سب سے بڑی رانی کرت دھیوتی کو کھلایا، اور بھگوان کی کرپا سے رانی کے گربھ سے کچھ سے پنچھات بڑا سُندر پُتر اُتپن ہوا۔ پُتر اُتپن ہونے پر راجہ نے بڑا ہرش منایا۔ ہون گیہ کرائے اور براہمنوں کو بہت سا دان و دکشنا دی۔ راجہ کے پہلی سنتان ہوئی تھی اور بہت آیو ہو جانے پہ ہوئی تھی، اس لئے راجہ اپنے پُتر سے بڑا پیار کرتے تھے اور رانی کرت دھیوتی سے بھی بہت پریم کرنے لگے، کیونکہ اُس نے ہی پُتر اُتپن کیا تھا۔ راجہ ہر سمے اُس رانی کے محل میں بیٹھے ہوئے پُتر کو کھلاتے رہتے تھے۔ یہ دیکھ کر اور رانیوں کو بڑی رانی سے اور اُس کے پُتر سے جلن ہونے لگی، اور ایک دن کسی رانی نے بالک کو اکیلا دیکھ کر اُسے زہر کھلا دیا۔ زہر کے پربھاؤ سے بچہ سوتا رہا۔ جب بہت دیر پنچھات رانی کرت دھیوتی بچے کو دودھ پلانے گئیں تو دیکھا کہ بچہ مرا پڑا ہے سو رانی ترنت ہی ولاپ کرنے لگی اور اپنی چھاتی پیٹنے لگی۔ جب راجہ کو یہ سماچار ملا تو وے بھی روتے پیٹتے ہوئے محل میں آئے اور ولاپ کرنے لگے۔ اسکے مرنے کا ان کو اتنا دکھ ہوا کہ روتے روتے سورچھت ہو کر بھومی پہ گر پڑے۔ سارے محل کے داس داسیاں اور رانیاں بھی اس مرتیو پہ رونے لگیں۔

ادھیائے ـــــ ۱۵

نارد جی اور انگرا رشیوں کا محل میں آنا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! جس سمے محل میں راجہ اور رانیاں تھا داس داسیاں آدی ولاپ کر رہے تھے اُسی سمے نارد جی انگرا رشی کے ساتھ محلوں میں آ گئے۔ اس مرے ہوئے بچے کے پاس دُکھ میں سورچھت پڑے ہوئے راجہ کو دیکھ کر اُس سے کہنے لگے۔ ہے راجن! اٹھو یہ شوک چھوڑ دو۔ تم کس لئے رو اور ولاپ کر رہے ہو یہ تمہارا کوئی نہیں ہے، نہ تم اس کے کوئی ہو۔ جیسے ہوا لگنے سے ریت اُڑ کر ایک استھان پہ آ جاتا ہے ویسے ہی یہ جیو بھی سنسار میں آ کر کبھی مل جاتے ہیں، کبھی پھر الگ ہو جاتے ہیں۔ ہے راجن ماتا پتا کے شریر سے یہ دیہہ اس پرکار اُتپن ہو جاتی ہے جیسے ایک بیج سے دوسرا بیج اُتپن ہوتا ہے۔ جس پرکار سوپن میں منوشیہ بھانتی بھانتی کی وستوئیں دیکھتا ہے، اور جب آنکھ کھل جاتی ہے تب کچھ نہیں رہتا، اُسی پرکار یہ شریر اور سنسار بھی جھوٹا ہے اس لئے تم شوک کرنا چھوڑ دو۔ جب دونوں رشیوں نے اسی پرکار کچھ دیر سمجھایا تو راجہ کی سورچھا کچھ کم ہوئی اور وہ پوچھنے لگا کہ آپ لوگ مجھے بڑے گیانی معلوم پڑتے ہیں، بتائیے کہ آپ کون ہیں؟ یہ سُن کر انگرا رشی کہنے لگے کہ ہے راجن! میں انگرا رشی ہوں، اور یہ برہما جی کے پُتر نارد ہیں۔ پہلے جب میں تمہیں گیان سکھانے آیا تھا اُس سمے تم پُتر کی کامنا میں اندھے ہو رہے تھے سو میں نے تم کو گیان کا اُپدیش نہیں دیا، پُتر دے کر چلا گیا تھا۔ اب تم کو معلوم ہو گیا کہ سنسار میں کیسے کیسے دُکھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ اس تم ہمارا کہنا مان لو کہ اس مایا سوہ کو چھوڑ

کر بھگوان کا بھجن کرو، اور اپنے موکش کا اُپائے کرو۔ نارد جی بولے۔ میں تم کو ایک منتر بتا ہوں جس کو سات دن تک جپنے سے تمہارا کلیان ہوگا، اور شیش بھگوان کے درشن ہوں گے۔

ادھیائے ـــــ ۱۶

نارد جی کا اُپدیش دینا اور چتر کیتو کو گیان پراپت ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! انگرا اور نارد جی کے اپدیشوں کا پربھاؤ راجہ چتر کیتو پر نہیں پڑا جب اسکی مورچھا چلی گئی، اور اُس نے نارد جی اور انگرا رشی کو پہچانا تو ان کے چرنوں میں گر پڑا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ رشیو! میں بہت ہی دُکھی ہوں، آپ کرپا کر کے تھوڑی دیر کے لئے ہی میرے بچے کو جیوت کر دیجئے جس سے ایک بار یہ مجھے پتا کہہ کر پکارے اور میں اس کو پیار کر لوں۔ راجہ کی یہ بات سُن کر انگرا رشی نے اس بچے کو جیوت کر دیا اور اس سے کہنے لگے کہ ہے پُتر تم اپنے ماتا پتا سے بات کرو۔ یہ سن کر وہ بالک کہنے لگا۔ یہ میرے ماتا پتا نہیں ہیں اور نہ میں ان کا پُتر ہوں۔ میں تو جیواتما ہوں بھِن بھِن یونیوں میں گھومتا رہتا ہوں یہ نہ کسی کے پاس سدا نہیں رہتا میرا ان کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ پچھلے جنم میں میں ایک سیوک تھا، اور چتر کیتو میرا سوامی تھا۔ اس نے بنا اپرادھ کے مجھ کو پھانسی دے دی تھی، سو اس کا بدلا میں نے اس سے اس جنم میں اس کو دُکھ دے کر لیا ہے اور یہ جو رانیاں ہیں یہ پچھلے جنم میں شہد کی مکھیاں تھیں۔ میں نے ایک دن شہد پراپت کرنے کیلئے انکے چھتے میں آگ لگا دی تھی جس سے انکے سب بچے جل کر مر گئے تھے اس کا بدلا انہوں نے مجھ کو وِش دیکر لیا ہے۔ یہ سرشٹی کا کرم جیون اور مرتیو اسی پرکار چلتے رہتے ہیں، اس لئے میرے لئے شوک کرنا بیکار ہے۔ ہے راجن ایسا کہہ کر بچے کے شریر کا جیواتما چلا گیا اور بچہ پھر مر گیا۔ جیواتما سے یہ گیان سُن کر راجہ اور رانیوں کا موہ دُور ہو گیا تھا، سو انہوں نے اس کا انتم سنسکار کر دیا۔ جن رانیوں نے وِش دیا تھا، انہوں نے اپنے پرائشچت کے لئے یمنا جی میں جا کر کئی دن تک اشنان کیا۔ راجہ چتر کیتو اسی سمے راج محل کو چھوڑ کر بن میں تپ کرنے چلے گئے اور نارد جی کے بتائے ہوئے مہامنتر کا جپ کرنے لگے۔ سات دن کے پشچات اسکو شیش بھگوان نے درشن دیئے اور اسکو ودیا دھروں کا راجہ بنا دیا۔ شیش جی نے اسکو اپدیش دیکر کہا کہ اب تیری بھگتی بھگوان کے چرنوں سے کبھی نہیں چھوٹے گی اور تو سدا سکھی رہے گا۔ یہ کہہ کر شیش جی انتردھیان ہو گئے۔

ادھیائے ـــــ ۱۷

پاروتی جی کا شاپ دینا اور چتر کیتو کا وترا سُر کے روپ میں جنم لینا۔

شکدیو جی کہنے لگے۔ ہے راجن! شیش مہاراج نے چتر کیتو کو ایک ایسا ومان دیا تھا جس میں بیٹھ کر وہ تینوں

لوکوں میں کہیں پر بھی اپنی اِچھا انوسار جا سکتا تھا۔ راجہ چیتر کیتو ہزاروں ورشوں تک اپنی استریوں کے ساتھ وہاں رہا بیٹھ کر آنند پورو ک اِدھر اُدھر وچرتا رہا۔ وہ اتنا پراکرمی تھا کہ سنی۔ سِدھ اور چارن اس کی استوتی کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اپنی استریوں کے ساتھ وِمان میں بیٹھا ہوا آکاش پر جا رہا تھا جب اُس کا وِمان کیلاش پروت کے اُوپر سے گیا تو اس نے دیکھا کہ مہادیو جی پاروتی جی کو اپنی جنگھا پر بٹھائے رشی منیوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے گیان کی چرچا کر رہے ہیں۔ سو وہ کیلاش پروت پر آیا، اور مہادیو جی کو سنا کر کہنے لگا کہ دیکھو مہادیو جی کتنے گیانی اور بھگوان کے بھگت ہیں، پرنتو انہوں نے لوک راج تیاگ کر پاروتی جی کو اپنی جنگھا پر بٹھایا ہوا ہے۔ ایسا تو منوشیہ بھی نہیں کرتے یہ سنکر شنکر جی تو مسکرا کر چپ ہو گئے، پرنتو پاروتی جی کرودھ سے آگ بگولا ہو گئیں، اور کہنے لگیں تم کون ہو جو ہمیں اُپدیش دینے آئے ہو، یہ کہہ کر انہوں نے شاپ دیا کہ جاؤ اور راکشش یونی میں جنم لو اور ہنسنے کا دنڈ بھوگو۔ ہے راجن! چیتر کیتو نے پاروتی جی کا شاپ انگی کار کیا اور سر نوا کر پاروتی جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ ہے امبکے! میں تمہارے دیئے ہوئے شاپ کو دونوں ہاتھ پسار کر گرہن کرتا ہوں، کیونکہ آپ نے جو کچھ کہا ہے یہ بھگوان کی اِچھا سے ہوا ہے۔ اور میرے پورو جنم کا پھل ہے۔ ہے ماتا سنسار میں سب کو دُکھ اور سُکھ بھوگنے ہی پڑتے ہیں، اس لئے میں دُکھ اور سُکھ کی چنتا نہیں کرتا۔ پرنتو میں نے یہ بات جو کہی تھی وہ آپ کو اُپدیش دینے کے لئے یا اپمان کرنے کے لئے نہیں کہی تھی، بلکہ اس لئے کہی تھی کہ منوشیہ دوسروں کی برائیوں کو تو گرہن کر لیتے ہیں، پرنتو اچھائیاں نہیں دیکھتے۔ جو منوشیہ آپ کو اس پرکار شو جی کی جنگھا پر بیٹھا دیکھیں گے یا سنیں گے وہ بھی اپنی سنتانوں اور گرد جنوں کے سامنے نرلج ہو کر پتنیوں کو گود میں بٹھانے لگیں گے، اور کوئی کسی کی لجا نہیں کرے گا سارا سماج خراب ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر چیتر کیتو چلا گیا۔ اُس کے جانے کے پشچات مہادیو جی کہنے لگے کہ پاروتی! اب تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا، کہ بھگوان کے بھگت کا سوبھاؤ کیا ہوتا ہے۔ جو بھگوان کے بھگت ہیں وے کسی سے ڈرتے نہیں، ان کو نرک اور سورگ دونوں برابر ہیں۔ یدی وہ چاہتا تو تم کو بھی شاپ دے سکتا تھا، اتنی سامرتھ اس میں تھی پرنتو اس نے تمہارے شاپ کو مستک پر دھارن کر لیا یا اس کی سادھو ورتی کی پہچان ہے۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! وہ چیتر کیتو راجہ اگلے جنم میں وِترا سُر ہوا اور توشٹا رشی کے یگیہ میں اتپن ہوا۔ جب وہ اندر کے ہاتھوں مارا گیا تب اُسے مکتی ملی اور بیکنٹھ کو گیا۔

ادھیائے ــــــ ۱۸

سو نیتا آدی دیوتا ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے کہ ہے راجن! سو نیتا کی استری ترشنی کے گربھ سے ساوترا، دیاہرتو اور ویدترا نام کی تین پتریاں اور اگنی ہوتر، پشو یاگ، سوم یاگ، چتور ماسیہ اور مہا مکھ یہ پانچ پتر اتپن ہوئے۔ بھگوان آدتیہ کے سدھ نام کی ستری

سے ہوا، وِبھویہ پُتر اور آشیش نام کی کنیا اتپن ہوئی۔ دھاتا نام کے آدیتیہ کی کہُونا نامک استری سے سائن نام کا اور سینی نامک استری سے دس نامک پتر اتپن ہوا۔ راکا نام کی استری سے پرات اور انومتی نامک استری کے گربھ سے پورناس نام کا پُتر اتپن ہوا۔ سمنتر کی کِریا نامک استری کے گربھ سے پُری شیا نامک پانچ اگنی اتپن ہوئے۔ ورُن جی کی درشنی نامک پتنی سے بھر گوجی پھر اتپن ہوئے اور مہا یوگی بالمیکی جی اور اگست وششٹھ جی یہ دونوں ورُن جی کے اور متر جی کے پُتر اتپن ہوئے۔ ادیتی کے دسویں پُتر متر دیوتا کے ریوتی نامک استری سے اُتسرگ، ارشٹ اور پپل یہ تین پُتر اتپن ہوئے۔ ادیتی کے گیارھویں پُتر اندر کے پولومی نامک استری سے جینت، رشبھ اور موڈھکش یہ تین پُتر ہوئے۔ مایا سے وامن اوتار لینے والے اُرُدکرم بھگوان کے کِرتی نامک استری سے برھت اشلوک نام کا پُتر اتپن ہوا۔ اُس سے سوبھگ ادی پُتر اتپن ہوئے۔ اب میں تمہیں کشیپ جی کے پُتروں دیتیوں (اسُروں) کے ونش کا حال بتاتا ہوں۔ دیتی کے دو پُتر ہرنیہ کشیپ اور ہرنیاکش نامک بہت پرسدھ ہوئے۔ ان میں ہرنیہ کشیپ کی کیا دھو نامک استری سے سنگھلاد، انوہلاد، ہلاد اور بھگت شرومنی پرہلاد جی کا جنم ہوا۔ ان کی بہن کا نام سنگھکا تھا جس کا وِواہ وِپرچیت نامک دیتیوں سے ہوا جس کا پُتر راہو تھا، اور اسی راہو کا شِر امرت پیتے سمے بھگوان نے سدرشن چکر سے کاٹ ڈالا تھا۔ سنگھلاد کی کِرتی نام کی استری سے پنچ نامک دیتیہ اتپن ہوا تھا۔ پرہلاد کے دھمنی نام کی پتنی کے گربھ سے وتاپی اور الول نامک دو پُتر ہوئے۔ انوہلاد کی پتنی سوریہ سے واشکل، مہش اور پرہلاد کی استری دیوی سے وروچن نام کا پُتر ہوا۔ اور مہا دانی بالی راجہ وروچن کا پُتر تھا۔ بلی کی اشنا نامک استری سے ایک سمو پُتر اتپن ہوئے ان میں سب سے بڑا پُتر وانا سُر نام کا تھا۔ انچاس پون بھی اسی دیتی کے پُتر ہیں۔ ان کا نام ماروت پرسدھ ہوا۔ ان کو اندر نے اپنا بھائی دیوتا بنا لیا تھا۔ یہ سُن کر پرکیشت جی کہنے لگے کہ یہ مُروت جنم سے دیتیہ تھے تو اندر نے دیوتا کیسے بنا لیا۔ شکدیو جی بولے جب اندر پر دیتیوں نے چڑھائی کی، اور بھگوان نے اندر کی حمایت لے کر دیتیوں کو یُدھ میں مار ڈالا۔ تب اپنے پتروں کے مرنے سے دیتی کو بڑا کرودھ آیا اور وہ من میں وچار کرنے لگی کہ میں بھائیوں کو مارنے والے اندر سے بدلا ضرور لوں گی، اُس نے سوچا کہ اندر سے تب ہی بدلا لیا جا سکتا ہے جب اس کا پُتر اتنا بل شالی ہو کہ اندر کو یُدھ میں ہرا دے۔ ایسا وچار کر وہ پہلے سے بھی ادھک پریم اور شردھا کے ساتھ کشیپ جی کی سیوا کرنے لگی اور اپنی سیوا سے ان کو وش میں کر لیا۔ ایک دن کشیپ جی اُس سے پرسن ہو کر کہنے لگے کہ ہے بھادریہ! تو نے میری بڑی سیوا کی ہے تو مجھ سے جو چاہے وردان مانگ لے۔ یہ سُن کر دیتی کہنے لگی ہے سوامی! یدی آپ مجھ کو ور دینا چاہتے ہیں تو ایسا پُتر دیجیئے جو اپنے آپ نہیں مرے اور اندر کو مار سکے۔ میرے دو پُتر اندر نے مار ڈالے ہیں، اب میرے کوئی پُتر نہیں ہے۔ یہ سن کر کشیپ جی اُداس ہو کر چِنتا کرنے لگے۔ اور سوچنے لگے کہ دیکھو میں نے استری کے وش میں آ کر وردان دینے کا وچن دے دیا اب وردان تو دینا ہی پڑے گا۔ اور اندر کو کوئی مار نہیں سکتا، اس کے لئے بھی کوئی پرپنچ رچنا ہوگا۔ یہ سوچ کر کشیپ جی اپنی پتنی سے کہنے لگے ہے بھدرے! تو یدی ایک ورش تک برابر یہ ورت رکھ سکے تو تیرے گربھ سے اندر سے یُدھ کرنے والا پُتر اتپن ہوگا۔ اور یدی تیرا ورت ٹوٹ گیا تو وہ پُتر اندر کا پیارا ہو جائے گا۔ یہ سُن کر دیتی کہنے لگی کہ ہے سوامی! میں اُس ورت کو اوشیہ پورا کروں گی آپ مجھے بتائیے۔ کشیپ جی کہنے لگے کہ یہ پُتر

دینے والا اُپنسون نامک ورت ہے۔ اس میں ورت کرنے والی پرانیوں کی ہنسا نہیں کرے، کسی کو گالی نہ دے جھوٹ نہ بولے، جل میں بیٹھ کر غوطہ مار کر اشنان نہیں کرے۔ دُرجنوں سے بات چیت نہیں کرے، بنا دھویا وستر نہیں پہنے بھدرکالی دیوی کی آرتی نہ کرے نہ ان کا پرساد کھائے۔ رجسوَلا استری کا چھوا کھانا نہ کھائے۔ جھوٹے منہ نہ ہے۔ سندھیا کے سمے بال نہ کھولے اور شریر کو بنا شرنگار نہ رکھے۔ اس ورت کو دھارن کرنے سے تمہارے گربھ سے اندر کو مارنے والا پُتر اُتپن ہوگا۔ دیتی یہ سنکر ورت کرنے بیٹھ گئی۔ اور ساری باتوں کا پالن کرنے لگی۔ اندر کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ آشرم میں بیٹھی ہوئی دیتی کے پاس آیا اور اپنی سوتیلی ماں کی سیوا کرنے لگا۔ کبھی ... ان کی کوئی بھول نہیں کرتی تھی۔ جب ورت پورے ہونے میں دو۔ تین مہینے رہ گئے تو اندر کو بڑی بھاری چنتا ہوئی۔ بھگوان کی مایا ایسی ہوئی کہ ورت پورن ہونے میں جب ایک دن شیش رہ گیا اُس دن دیتی سندھیا سمے جھوٹے منہ اور بال کھولے ہوئے ہی سو گئی، اور ورت کھنڈت ہو گیا۔ یہ دیکھ کر اندر ترنت ہی اپنی یوگ مایا سے اس کے گربھ میں پرویشٹ ہو گیا اور وہاں جا کر اُس نے سونے کی طرح کانتی والے اُس گربھ کے سات ٹکڑے کر دیئے، جب وے رونے لگے تو اُس نے کہا کہ تم رو و مت ایسا کہہ کر اُس نے پرتیک کے سات سات ٹکڑے اور کر دیئے اس پرکار انچاس ٹکڑے کر دیئے۔ پرنتو تب بھی دے مرے نہیں اور ہاتھ جوڑ کر اندر سے کہنے لگے کہ ہے بھائی تم ہمیں کیوں مار رہے ہو ہم تو تمہارے چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ ونتی سُن کر اندر کا ہردے پسیج گیا اور وہ کہنے لگا کہ تم ڈرو مت تم سب مروت گن میرے بھائی ہو گئے۔ ہے راجن! اس پرکار اشوتھاما کے استر سے ماتا کے گربھ میں تمہارا کچھ نہیں بگڑا، اُسی پرکار اندر کے وجر سے کھنڈ کھنڈ ہو جانے پر بھی وہ دیتی کا گربھ مرا نہیں۔ یہ سب بھگوان کی کرپا ہے اندر ... ان سب بچوں کو لے کر نکل آیا۔ تب دیتی کی آنکھ کھلی تو اپنے سامنے اگنی کے سمان تیج یکت انچاس بالک اور اندر کو کھڑے دیکھ کر کہنے لگی ہے اندر میں نے ایک پُتر کے لئے کامنا کی تھی یہ انچاس پُتر میرے کس پرکار ہو گئے سچ سچ بتاؤ اندر کہنے لگے کہ ہے ماتا! تم نے مجھ سے یُدھ کرنے کیلئے ایک پُتر کی کامنا کی تھی یہ بات مجھے معلوم ہو گئی تھی سو میں نے اوسر پا کر تمہارا یہ گربھ کھنڈ کھنڈ کر ڈالا ہے۔ ہے ماتا میرے اس اپرادھ کو چھما کرو۔ میں نے ان سب کو اپنا بھائی دیوتا بنا لیا ہے۔ یہ کہہ کر اندر ان سب کو اپنے ساتھ سورگ لوک کو لے کر چلا گیا۔

ادھیائے ۔۔۔ ۱۹

شکدیوجی کا پنسون ورت کی وِدھی بتانا۔

راجہ پریکشت جی پوچھنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ نے جو ابھی پنسون نامک پُتر دینے والا ورت بتایا کرپا کر کے اُس کی ودھی بھی بتا دیجیے۔ اس پرشن پر شکدیوجی ہنس کر کہنے لگے کہ تم پوچھ کر کیا کرو گے۔ تم کو اب کیا پھر گرہست آشرم میں جانا ہے؟ پریکشت جی کہنے لگے مہاراج میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے رشی مُنی اسکو سُن لیں، اور سنسار میں جو لوگ پُتر اُتپن کرنا چاہتے ہیں اُن کو بتا دیں۔ یہ سُن کر شکدیوجی کہنے لگے، ہے راجن!

جس استری کو پتر کی کامنا ہو، وہ اپنے سوامی کی آگیا سے مارگ شیرش مہینے کے شکل پکش میں پڑوا کے دن سے اس ورت کو آرمبھ کرے۔ پہلا اشنان کر کے چت کو شانت کر کے یہ مورتی دیوتا کی کتھا برہمنوں سے سُنے پھر آبھوشن پہن کر لکشمی نارائن کا پوجن کرے ورت آرمبھ کرے اور برہمچریہ کے ساتھ رہے۔ پرتی دن لکشمی نارائن کی پوجا کر کے پرشاد کھائے۔ اپنے پتی کی سیوا کرتی رہے اور جب ورش پورا ہو جائے اربھات کارتک ماس کے سماپت ہونے کے دن برہمنوں آدی کو دان دے کر ورت کو چھوڑ دے۔ اس ورت کے رکھنے والی استری کے سونے کی سمان کانتی والا پتر اتپن ہوتا ہے اور اس کے سارے منورتھ پورن ہوتے ہیں۔

ساتواں اسکندھ

پہلا ادھیائے

یدھشٹر جی اور نارد جی کی بات چیت

پریکشت جی کہنے لگے ہے منی ناتھ! بھگوان جی تو سب پرانیوں پر ایک جیسی درشٹی رکھتے ہیں، پھر انہوں نے پکش پات کر کے اندر کی طرف سے دیتیوں کی ہتیا کیوں کی۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان نرگن روپ ہیں۔ انہوں نے اپنی مایا سے تین گن ستوگن۔ رجوگن اور تموگن اتپن کئے ہیں۔ یہ تینوں گن سمے کے انوسار گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ جب ستوگن کے بڑھنے کا سمے ہوتا ہے تو بھگوان دیوتا اور رشیوں کو بڑھاتے ہیں... جب رجوگن کے بڑھنے کا سمے ہوتا ہے تو اسروں کو بڑھاتا ہے اور جب تموگن کے بڑھنے کا سمے ہوتا ہے تو یکش راکششوں کو بڑھاتا ہے اس پرکار جیسا جس سے جس کی وردھی بھگوان دیکھتا ہے اسی کے انوسار ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ ہے راجن! اس وشئے پہ پہلے پرشن راجہ یدھشٹر نے نارد جی سے کہا تھا، تب نارد منی نے اس پر اتہاس سنایا تھا۔ یدھشٹر جی نے دیکھا کہ ان کے راج سویہ یگیہ میں ششوپال کی مکتی ہو گئی تو وے نارد جی سے پوچھنے لگے کہ ہے منی ناتھ! ششوپال نے کرشن جی کو بڑے اپ شبد کہے تھے اور اپمان کیا تھا پرنتو اس کو بھی بھگوان نے مکتی دے دی۔ نرک میں کیوں نہیں بھیجا۔ یہ سُنکر نارد جی کہنے لگے ہے دھرم راج! بھگوان سب کو ایک جیسا سمجھ کر پریت کرتے ہیں۔ دیکھو راون نے ان کو شترو سمجھا گوپیوں نے اپنا پتی سمجھا، اور پریت کی۔ یادووں نے اپنا بھائی سمجھ کر پیار کیا اور پانڈووں نے اپنا سہایک سمجھا بھگوان نے ان سب کو مکتی دی۔ ہے راجن! یہ ششوپال اور دنت وکر پچھلے جنم میں بیکنٹھ میں بھگوان کے جے اور وجے

تاک دوار پال تھے۔ ان کو سنکادک نے شاپ دے دیا تھا جس کے کارن انہوں نے دیتیہ یونی پائی۔ پہلے جنم میں انہوں نے کشیپ منی کی استری دِتی کے گربھ سے جنم لیا، اور ہرنیہ اکش اور ہرنیہ کشیپ نام ہوا۔ ان دونوں کی انیتی دیکھ کر بھگوان نے نرسنگھ اوتار لے کر ہرنیہ کشیپ کو مارا اور واراہ اوتار لے کر ہرنیاکش کی ہتیا کی۔ اس کے بعد دوسرے جنم میں انہوں نے وشوارشی کی پتنی کیشنی کے گربھ سے راکشش ہو کر جنم لیا، اور راون و کمبھ کرن کہلائے اور بھگوان نے رام چندر جی کا جنم لے کر ان کو مارا۔ اب وے ہی دونوں تیسرے جنم میں تمہاری موسی کے گربھ سے چھتری ونش میں ششوپال اور دنت وکر نام سے جنمے ہیں، ان کو کرشن جی نے سدرشن چکر سے مار کر شاپ سے مکت کیا۔ یہ جنم بھر بھگوان سے اس لئے بیر رکھتے تھے کہ بھگوان نے ان کو کہہ دیا تھا کہ میں تمہیں تینوں جنموں میں اپنے ہاتھ سے ماروں گا۔ تب تمہارا ادھار ہوگا، سو ہے راجن وے تینوں جنم لے کر اور بھگوان کے ہاتھ سے مارے جا کر موکش کو پراپت ہوئے ہیں۔ دھرم راج کہنے لگے کہ ہرنیہ کشیپ اپنے پتر پرہلاد سے کس کارن بیر رکھتا تھا، اس کی کتھا سنائیے اور پرہلاد کو بھگوان میں بھگتی کیسے اتپن ہوئی یہ بھی کرپا کر کے بتائیے۔

ادھیائے ــــــ ۲

ہرنیہ کشیپ کی کتھا

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! واراہ روپ دھارن کر کے جب بھگوان نے ہرنیہ کشیپ کے بھائی ہرنیاکش کو مار ڈالا تو ہرنیہ کشیپ کو بڑا کرودھ آیا، اور اپنی سبھا میں بیٹھے دیتوں سے کہنے لگا ہے بھائیو! وشنو بھگوان سب کو سمان مانتے ہیں۔ میرے شترو دیوتاؤں نے ان کو پھسلا لیا اور اپنا سہایک بنا لیا تو اس وشنو نے مہا ادھم جیو شوکر کا روپ دھر کر میرے بھائی کو مار ڈالا۔ سو میں پرتگیا کرتا ہوں کہ اسی وشنو کا گلا ترشول سے کاٹ کر اس کے رکت سے اپنے بھائی کو ترپن کروں گا۔ دیوتا لوگوں میں سو تم تو اتنا بل اور شکتی نہیں ہے کہ وے ہم لوگوں کے سامنے آکر یدھ کر سکیں وے بھگوان کے سہارے یدھ کرتے ہیں اور جب بھگوان نہیں رہے گا تو دیوتاؤں کا کوئی سہارا نہیں رہے گا اور ان کا ناش ہو جائے گا۔ میں وشنو کو مارنے کا یتن کرتا ہوں اور تم لوگ ایسا کرو کہ جہاں بھی گیہ یا ہون ہو رہا ہو اسکو ودھونس کر دو۔ رشیوں اور براہمنوں کو بھگوان کا نام مت لینے دو کسی کو تپ یا جپ مت کرنے دو۔ یہ سن کر سب دیتیہ پرتھوی پر اتپات مچانے لگے اور ڈھونڈ کر براہمنوں اور رشیوں کو ستانے لگے۔ ہے راجن! ہرنیاکش کے مارے جانے کا شوک اس کی ماں، استری اور سنتان نے بہت کیا، اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے تب ہرنیہ کشیپ نے جا کر ان کو سمجھایا کہ تم لوگ شوک مت کرو، کیونکہ شترو سے یدھ کر کے مارے جانے میں شریشٹھ ویر گتی پراپت ہوتی ہے۔ جو جنما ہے اسے مرنا بھی ہے، سدا کوئی جیوت نہیں رہے گا۔ جس پرکار گرمی کے دنوں میں پیاؤ پر پانی پینے والے آکر اکٹھے ہوتے ہیں، اور پھر پانی پی پی کر اپنے اپنے مارگ پر چلے جاتے ہیں اسی پرکار سنسار میں جیو آتا ہے

اور گھڑی دو گھڑی یہاں رہ کر چلا جاتا ہے۔ میں تمہیں اس پر ایک کتھا سناتا ہوں۔ ترویش میں سویگیہ نام کا ایک راجہ تھا۔ اس کو شتروؤں نے یُدھ میں مار ڈالا۔ تب اس کے سمبندھی اس کی لاش کے پاس آ کر رونے لگے۔ اس کی رانیاں سب سے ادھک ولاپ کر رہی تھیں، اور انہوں نے موہ کے وشی بھوت ہو کر لاش کو سورج چھپنے کے سمے تک بھی نہیں جلانے دیا۔ اس سمے یم راج جی بالک کا روپ دھارن کر کے وہاں آئے اور ان لوگوں سے کہنے لگے کہ تم لوگ اتنے سمجھ دار ہو کر بھی دُکھ کر رہے ہو۔ یہ سنسار تو نشٹ ہونے والا ہے اس کی پرتیک وستو نشٹ ہوتی رہتی ہے۔ جیو بھگوان کی آگیا سے یہاں آتا ہے اور پھر اس کے بُلانے پر بھگوان کے پاس چلا جاتا ہے۔ دیکھو میرے ماتا پتا نے مجھے اِس چھوٹی اوستھا میں ہی گھر سے نکال دیا ہے تب بھی میں چِنتا نہیں کرتا۔ میرا کوئی رکشک نہیں ہے پھر بھی کوئی شیر یا بھیڑیا مجھ کو نہیں کھاتا۔ اس کا کارن یہ ہے کہ جب تک میری مرتیو نہیں ہے تب تک مجھے کوئی بھی نہیں مار سکتا۔ جس بھگوان نے گربھ میں رکشا کی اور بھوجن دیا وہی بھگوان اب بھی میرا پالن کر رہا ہے۔ اور جب کسی کی مرتیو آتی ہے تو اُسے چاہے صندوق میں بھی بند کر کے رکھا جائے وہ بچ نہیں سکتا۔ تم لوگ ولاپ کر رہے ہو اس سے کوئی بھی لابھ نہیں ہے۔ جو جیو اتنا شریر چھوڑ کر چلا گیا وہ اب لوٹ کر نہیں آئے گا، چاہے تم بھلے ہی رو رو کر اپنے پران تیاگ دو۔ دیکھو ایک بہیلیا جنگل میں چڑیوں کو جال بچھا کر پھانس رہا تھا۔ وہاں پر ایک کلنگ پکشی کا جوڑا اُڑتا ہوا جا رہا تھا۔ کلنگی لالچ میں آ کر اس کے جال میں پھنس گئی۔ اُسے پھنسا ہوا دیکھ کر کلنگ دُکھی ہو کر ولاپ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ اب بھگوان مجھے اُٹھا لے تو اچھا ہے کیونکہ میں پتنی کے بنا کیسے جیوت رہوں گا۔ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو جن کے ابھی پر بھی نہیں اُگے ہیں کیسے بھوجن دوں گا اور پالن پوشن کروں گا۔ اِس پرکار دُکھی ہوتا ہوا وہ چڑیمار کے جال کے پاس گیا، تب اُس نے ایک تیر مار کر اُسے بھی گرا دیا۔ اِسی پرکار تم لوگ اپنے جنم مرن کو نہیں دیکھتے ہوئے بُدھی ہین ہو کر شوک کر رہے ہو۔ تم اپنے اس سوامی کو سو برس تک رو کر بھی نہیں پا سکتے۔ اس بالک کا یہ اُپدیش سُن کر رانیوں اور سمبندھیوں کے ہردے میں گیان اُتپن ہوا، انہوں نے راجہ کا انتم سنسکار کیا۔ ہے راجن! ہرنیہ کشیپ کی یہ گیان بھری باتیں سُن کر ہرنیاکش کی ماں۔ ددھو تھا پُتروں کا شوک دُور ہو گیا۔

ادھیائے ـــــ ۳

ہرنیہ کشیپ کا تپ کرنا

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! اس کے پشچات ہرنیہ کشیپ نے وچار کیا کہ میں اپنے بھائی کی مرتیو کا بدلا وشنو بھگوان سے اوشیہ لوں گا، پرنتو یہ اُسی سمے ہو سکتا ہے کہ جب مجھے ایسا وردان مل جائے کہ میں کسی کے بھی ہاتھ سے نہ مروں۔ جب یہ وردان مل جائے گا تب بھگوان وشنو سے یُدھ کر کے اس کو مار ڈالوں گا۔ ایسا وچار کر اُس نے تپ کرنے کا نشچے کیا اور اُس نے مندراچل پروت کی ایک کندرا میں جا کر پرتھوی پر ایک پاؤں کا انگوٹھا ٹیک کر

اس کے سہارے کھڑا ہو کر اور دونوں ہاتھ اُوپر کو اٹھا کر تپ کرنا آرمبھ کر دیا۔ کٹھن تپ کے پربھاؤ سے اس کے شریر سے اگنی کے سمان تیج اتپن ہوا جس سے تینوں لوکوں میں اتنی گرمی بڑھ گئی کہ سمندر تک سوکھنے لگے۔ جب دیوتاؤں کو گرمی بہت لگنے لگی تو وے سورگ چھوڑ کر برہماجی کے پاس پہونچے اور کہنے لگے ہے جگت پتی! ہرنیہ کشیپ کے تپو بل سے ہمارے شریر جلے جا رہے ہیں، اس لئے آپ ترنت اُس کے پاس جا کر اس کا تپ چھڑائیے نہیں تو سارے جیو جنتو مارے جائیں گے۔ دیوتاؤں کے یہ وچن سُنکر برہماجی بھرگو تتھا دکش آدی پرجاپتیوں کو ساتھ لے کر ہرنیہ کشیپ کے پاس گئے برہماجی نے دیکھا کہ ہرنیہ کشیپ کے شریر پر مٹی جمی ہوئی ہے جس پر گھاس پھوس اُگ آیا ہے جس میں کیڑے مکوڑوں نے اپنے بِل بنا لئے ہیں۔ برہماجی اس سوریہ کے سمان تیج والے دیتیہ کو دیکھ کر کہنے لگے ہے کشیپ پُتر! تم نے بہت کٹھن تپ کیا ہے ایسا انیہ کوئی نہیں کر سکتا۔ میں تم سے بہت پرسن ہوا ہوں۔ میں تم کو آشیرواد دے کر سارے منورتھ پورن کروں گا۔ ایسا کہہ کر برہماجی نے کمنڈل کے جل کو ہاتھ میں بھر کر اس کے شریر پر چھڑک دیا اُس کے چھڑکتے ہی اُس کے چاروں اور کی مٹی آدی ہٹ گئی، اور سونے کی طرح اس دیتیہ کا شریر چمکنے لگا۔ ہرنیہ کشیپ برہماجی کو دیکھ کر ہاتھ جوڑ کر ان کی استوتی کرنے لگا۔ ہے بھگوان! آپ اس سارے سنسار کے پالن ہار ہیں۔ آپ چر اور اچر کو اتپن کرتے ہیں۔ آپ کی مایا اپرمپار ہے میں آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں کہ آپ کا اتپن کیا ہوا کوئی پرانی۔ منوشیہ یا دیوتا۔ جڑ اتھوا چیتنیہ مجھے مار نہیں سکے۔ میں نہ اندر مروں نہ باہر، نہ دن میں مروں نہ رات میں۔ نہ بھومی پر مروں نہ آکاش میں۔ کسی ہتھیار کا پربھاؤ مجھ پر نہ ہو۔ اور یُدھ میں کوئی مجھ سے نہ جیت سکے، ترلوکی میں میرا ہی راجیہ ہو جائے اور آپ کی طرح میری مہما ہو اور تپ دیوگ کرنے سے جو اِرما آدک سِدھیاں پراپت ہوتی ہیں وے مجھ کو ملیں۔

ادھیائے ــــــ ۴

ہرنیہ کشیپ کا وردان پراپت کر کے دیوتاؤں کو دُکھ دینا

ناردجی کہنے لگے ہے دھرم راج! جب اس پرکار ہرنیہ کشیپ نے وردان مانگے تو برہماجی وچار کرنے لگے کہ یہ تو بڑا بُرا ہوا جو میں نے اِس دیتیہ کو وچن دے دیا، اس کو وردان دینا تو ایسا ہے جیسے سانپ کو دودھ پلانا۔ پرنتو جب تک میں وردان نہیں دوں گا تب تک یہ تپ کرنا بھی نہیں چھوڑے گا۔ ایسا وچار کر برہماجی نے اس کو وردان دیدیا اور برہم لوک کو چلے گئے۔ ہرنیہ کشیپ نے کچھ ہی دنوں میں تینوں لوکوں کو جیت کر ترلوکی میں اپنا جھنڈا گاڑھ دیا۔ سورگ میں بھی اُس نے اپنا جھنڈا گاڑھ دیا، اور اندر کے اندراسن پر بیٹھ کر راج کرنے لگا۔ ہرنیہ کشیپ یکوں ... تک راجیہ کرتا رہا۔ اُس نے اپنے راجیہ میں دیوتاؤں کو بھانتی بھانتی کے دُکھ دیئے سو سمست دیوتا بھگوان وشنو کی شرن میں جا کر اکلا دھیان کرنے لگے۔ اُس سمے ان لوگوں کا بھئے دُور کرنے کے لئے یہ آکاش وانی ہوئی ــــ ہے دیوتاؤ! تم بھئے مت کرو! میں نے اس دیتیہ کے اتیاچاروں کے سمبندھ میں سُن لیا ہے۔ تم کچھ دنوں تک دھیرج رکھو اور میرا بھجن کرو۔ جب یہ

لئے مہاتما پُتر... پرہلاد کو کشٹ دیگا تب میں اس کو ماروں گا۔ بھگوان کی یہ بھوشیہ وانی سُن کر دیوتا لوگ پرسن ہو کر لوٹ آئے اور کہیں پہاڑوں کی گپھاؤں میں بیٹھ کر بھگوان کا بھجن کرنے لگے۔ ہرنیہ کشیپ کے چار پُتر اُتپن ہوئے ان میں پرہلاد سب سے چھوٹا تھا، پرنتو گنوں میں سب سے بڑا تھا اور اُس کا سوبھاؤ سادھوؤں جیسا تھا۔ وہ ہر سمے سادھو مہاتماؤں کی سیوا میں لگا رہتا تھا اور جو سمے بچتا تھا، اس میں بھگوان کا بھجن کرتا تھا۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا اور نہ کسی کو ستاتا تھا۔ اُس پتر سے ہرنیہ کشیپ بنا کارن کے بیر بھاؤ رکھنے لگا۔ یدھشٹر جی پوچھنے لگے ہے دیورشی! یدی پُتر کپوت ہو تب بھی ماتا پتا اس سے بیر نہیں رکھتے، تب ایسے سادھو سے ہرنیہ کشیپ بیر کیوں کرنے لگا؟ کرپا کر کے اس کا کارن بتایئے:۔

ادھیائے ـــــ ۵

پرہلاد کا گُرو کے یہاں پڑھنے جانا۔

ناردجی کہنے لگے کہ ہے یُدھشٹر! ہرنیہ کشیپ نے پرہلاد کو شکراچاریہ جی کے پُتر سنڈ اور مرک کے پاس پڑھنے بٹھال دیا۔ وہاں دَیتیہ بالکوں کے ساتھ پرہلاد بھی پڑھنے لگے۔ سنڈ اور مرک ہرنیہ کشیپ کا دیا ہوا کھاتے تھے اس لئے انہوں نے پرہلاد سے بھی کہا کہ تم اپنے پتا ہرنیہ کشیپ کا نام جپا کرو۔ کیونکہ وے ہی ترلوکی کے مالک ہیں، اُن سے بڑا اور کوئی نہیں ہے پرنتو پرہلاد پر ان باتوں کا پربھاؤ نہیں پڑتا تھا، وے بھگوان کا ہی نام جپا کرتے تھے۔ ایک ہرنیہ کشیپ نے پرہلاد کو بڑے لاڈ پیار سے گود میں لے کر کہا۔ ہے بیٹے! تم نے گروجی کے یہاں کیا سیکھا ہے ہمیں بھی سناؤ! یہ سن کر پرہلاد کہنے لگا۔ ہے پتاجی! میں نے اب تک کیول یہ سیکھا ہے کہ سارے برہمانڈ کے رچنے والے بھگوان جی ہیں وے ہی سب سے بڑے ہیں، اور ہر پرانی کو ان کا ہی بھجن کرنا چاہیئے۔ یہ سُن کر ہرنیہ کشیپ کہنے لگا کہ ہے پُتر! بھگوان وشنو میرے بیری ہیں،... کیونکہ انہوں نے تیرے چاچا ہرنیاکش کو شوکر کا روپ دھارن مار ڈالا تھا، سو تم کو ان کا نام بھی نہیں لینا چاہیئے۔ بھگوان وشنو کو تم اپنا شترو سمجھو اور کسی سادھو سنت کے بہکاوے میں مت آؤ اور جیسا تمہارے گُرو کہیں ویسا کرو۔ پتا کے یہ وچن سُن کر پرہلاد کہنے لگے۔ ہے پتاجی! اپنا اور پرایا یہ بھید منوشیہ کے ہردے میں یہ مشور کی مایا نے کر رکھا ہے اسی کارن تمہارے ہردئے میں سوہ اُتپن ہوا ہے۔ ہے پتاجی جو بھگوان سب جگت کو اور رشی منیوں کو گیان سکھاتا ہے اُسی نے مجھے بھی گیان سکھایا ہے، بھگوان کا گیان یہ ہے کہ سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی اِچھا سے ہوتا ہے۔ آپ کے بھائی کی جو مرتیو بھگوان کے ہاتھوں ہوئی ہے وہ ہونے ہی والی تھی اس کو کوئی نہیں ٹال سکتا تھا۔ اس لئے آپ بھگوان سے شترو تا چھوڑ کر اس کا بھجن کرو۔ اپنے پُتر کی یہ باتیں سُن کر ہرنیاکشیپ کو بڑا کرودھ آیا، اور وہ اپنے سیوکوں سے کہنے کہ اسکے ہنیت لگا دو یہ میرا پُتر ہو کر میرا کہنا نہیں مانتا، اور میرے شترو کی پرشنسا کرتا ہے۔ یہ آستین کا سانپ ہے اس کو سماپت ہی کر دینا چاہیئے۔ یہ سُن کر دیتیوں نے ہاتھوں میں کوڑے اور ترشول لے کر پرہلاد کو مارنا آرمبھ کر دیا، پرنتو کسی بھی وستو کا پربھاؤ پرہلاد پر نہیں پڑا۔ ترشول کا یا کوڑے کا تنک سا نشان بھی اُس کے شریر پر نہیں پڑا۔ تب دیتیوں نے پرہلاد کو جنگل میں

لے جاکر بار بار پرتھوی پر پٹکا پرنتو اس کے کہیں بھی چوٹ نہیں آئی، پھر اس کو ہاتھی کے پیروں کے تلے روندوایا پرنتو اُس سے بھی کچھ نہیں ہوا۔ جب سب پرکار کے اُپائے کرکے دتیہ ہار گئے، تب انہوں نے ہرنیہ کشیپ سے سارا حال کہا۔ یہ سُن کر ہرنیہ کشیپ کو بڑا آشچریہ ہوا اور وہ وچار کرنے لگا کہ میں نے پرہلاد کو کٹھور وچن بھی کہے اور مارنے کے اُپائے بھی کیے پرنتو بھگوان نے اس کو مرنے نہ دیا۔ یدی اب میں اُس کو اور دُکھ دوں گا تو بھگوان اِس کو بچانے آئیں گے، تب میں اُن سے اپنے بھائی کی مرتیو کا بدلا لوں گا۔ تب شکراچاریہ جی کے پُتر شنڈ اور مرک کہنے لگے ہے راجن! آپ بڑے پراکرمی ہیں اور اپنے پرتاپ سے ترلوکی کو جیت لیا ہے سو آپ اِس بالک کے گن دوشوں پر دھیان نہ دیں۔ جب تک شکراچاریہ جی نہ آجاویں، تب تک اس کو ورن کی پھانسی سے باندھ کر رکھیئے، جس سے یہ کہیں بھاگ نہ جاوے۔ یہ سن کر ہرنیہ کشیپ کہنے لگا کہ آپ اس بچے کو اپنے گھر لے جائیے اور گرہست آشرم کے جو دھرم ہیں وہ اِس کو سکھائیے۔ یہ سُن کر پرہلاد کو بڑی پرسنتا ہوئی اور وہ ہردے میں سوچنے لگا کہ اب میں گروجی کے یہاں رہ کر اور بچوں کو بھی بھگوان کی بھگتی کرنے کا اُپدیش دوں گا۔

ادھیائے ــــ ۷

پرہلاد کا بالکوں کو گیان کا اُپدیش دینا

نارد جی کہنے لگے کہ ہے یدھشٹر! پرہلاد پھر پاٹھ شالا میں پڑھنے لگا، پرنتو اُس نے بھگوان کا بھجن کرنا نہیں چھوڑا۔ پاٹھ شالا میں پرہلاد اس بات کی پرتیکشا کرتا رہتا تھا کہ کب گُروجی کہیں کو جاویں، اور میں بالکوں کو گیان سکھاؤں.... ایک دن گُروجی پاٹھ شالا سے اُٹھ کر کسی کام کو باہر چلے گئے، تب پرہلاد نے سب بچوں کو اپنے پاس بُلایا اور ان کو اُپدیش دینے لگا ــــ ہے ساتھیو! بُدھی مان وہ ہے جو بچپن سے ہی بھگوان کی پُوجا کرنا آرمبھ کر دے، کیونکہ جو بچپن سے ہی بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگاتا ہے وہ آگے چل کر اس کا بڑا بھگت بن جاتا ہے۔ ہے بالکو تم ابھی سے اچھے اچھے گُن سیکھو۔ جھُوٹ بولنا بند کر دو۔ جیو ہتیا مت کرو۔ بڑوں کا آدر کرو اور بھگوان کا بھجن کرو۔ اگر تم ابھی سے ان چیزوں کی عادت ڈالو گے تو آگے چل کر گیانی ہو جاؤ گے۔ ہے بالکو برہمانڈ میں سب سے بڑا بھگوان ہے، اُس نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور وہی سب کو مارتا ہے۔ تم یہ کبھی مت سوچو کہ بھگوان کی کوئی برابری کر سکتا ہے۔ تم سب لوگ بھگوان کی شرن میں جاؤ اور انیہ کسی ویکتی کا بھروسہ نہ کرو۔ اگر تم بھگوان کا بھروسہ رکھو گے تو بھگوان کبھی تم کو دھوکا نہیں دے گا۔

یہ اُپدیش سُن کر دیتیوں کے بالک کہنے لگے کہ ہے پرہلاد شنڈ امرک گُرو سے ہم اور تم ساتھ ساتھ پڑھ رہے ہیں، تم کو یہ گیان کس نے سکھا دیا۔ جب تم بہت چھوٹے تھے تو محلوں میں رہتے تھے وہاں کوئی سادھو سنت جا نہیں سکتا تھا، پھر تم کو یہ گیان کس نے سکھا دیا، یہ ہمیں بتاؤ۔۔؟

ادھیائے ـــــ ۷

پرہلاد کا نارد جی کے بتائے ہوئے گیان کا ورنن کرنا

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! دیتیہ بالکوں کا یہ پرشن سن کر پرہلاد کہنے لگے ہے بالکو! جب ہمارے پتا ہرنیہ کشیپ مندراچل پروت پر تپ کرنے چلا گیا، تو پیچھے دیوتاؤں نے دیتیوں پر آکرمن کر دیا۔ دیوتاؤں نے ہمارے راج محل کو بھی لوٹ لیا اور ہماری ماتا راج رانی کیادھو کو بھی اندر دیوتا پکڑ کر لے چلا۔ مارگ میں اُسے نارد منی مل گئے اور کہنے لگے کہ ہے اندر تو اس نِراپرادھ استری کو کہاں لئے جا رہا ہے؟ یہ پتی ورتا استری ہے اس کو چھوڑ دے۔ اندر کہنے لگے ہے منی ناتھ! یہ گربھ وتی ہے اور اس کا جو پتر ہوگا وہ بڑا ہی تیج وان اور پراکرمی ہوگا اور ہم لوگوں کو کشٹ دے گا۔ اسلئے میں اس کو اُس سمے تک اپنے پاس رکھوں گا جب تک بچہ اتپن نہیں ہو جاتا، میں اُس بچے کو اتپن ہوتے ہی مار ڈالوں گا، اور پھر اِسے چھوڑ دوں گا۔ نارد جی کہنے لگے ہے دیوراج! تمہارا یہ وچار ٹھیک نہیں ہے۔ تم نہیں جانتے کہ یہ گربھ نشپاپ ہے۔ اس گربھ میں جو بالک ہے وہ بڑا بھگوت بھگت اور دھارک وچار رکھنے والا ہوگا اور تمہارے ہاتھوں سے نہیں مرے گا۔ نارد جی کے یہ وچن مان کر اندر نے میری ماتا کو چھوڑ دیا اور سورگ لوک کو چلے گئے۔ نارد جی میری ماتا کو اپنے آشرم میں لے گئے اور ان کو دھیرج بندھا کر کہنے لگے، ہے پتری! جب تک تیرا پتی لوٹ کر نہ آ دے تب تک تو میرے آشرم میں رہ۔ میری ماتا جی نارد جی کے آشرم میں اُس سمے تک ٹھہریں جب تک کہ میرے پتا جی گھور تپ سے لوٹ کر نہ آ گئے میری ماتا نارد جی کی سیوا دھیان سے کرتی رہیں۔ نارد جی میری ماتا جی کو گیان سکھاتے رہتے تھے۔ وے میری ماتا سے کہتے تھے کہ تم کو میرا بتایا ہوا گیان یاد نہیں رہے گا، پرنتو تمہارے گربھ میں جو بالک ہے یہ جب تک جیوتا رہے گا۔ میری ایک ایک بات یاد رکھے گا۔ نارد جی کا جو گیان میں نے گربھ میں سنا تھا، وہ ابھی تک مجھ کو یاد ہے، وہی میں ابھی تم کو بتاتا ہوں۔ جس طرح استریاں انّ کو چھاج میں ڈال کر پھٹکتی ہیں اُسی طرح گیانی منوشیہ کو چاہئے کہ سنسار میں جو گیان اور اگیان ملا ہوا ہے اُس کو بدھی روپی چھاج میں پھٹکے اور جو گیان ہو اس کو گرہن کرے شیش کو پھینک دے ہے بالکو جس طرح اناج میں کوڑا کرکٹ ملا ہوتا ہے پرنتو وہ بھی اناج ہی کہلاتا ہے۔ اُسی پرکار شریر میں جیو آتما باس کرتی ہے اس کو بھی شریر کا انگ ہی مانتے ہیں پرنتو آتما شریر سے بالکل الگ وستو ہے۔ منوشیہ کا اور ہمارا تمہارا شریر کبھی چھوٹا ہوتا ہے کبھی بڑھتا ہے۔ کبھی دُبلا پتلا ہوتا ہے کبھی موٹا تازہ ہوتا ہے پرنتو آتما نہ کبھی گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے۔ نہ اس کو روگ بیاپتا ہے نہ اس کو ہرش ہوتا ہے۔ یہ آتما بھگوان کا انش ہے اور انت میں بھگوان کے پاس ہی چلی جاتی ہے۔ شریر یہیں پڑا رہ جاتا ہے۔ ہے بالکو منوشیہ ہر سمے سُکھ پانے کے لئے پریتن کرتا ہے۔ پرنتو اُسے سُکھ اس سمے تک نہیں ملتا جب تک بھگوان کی اِچھا نہ ہو۔ اگر منوشیہ سُکھ پراپت کرنے کی چیشٹا نہ کرے اور بھگوان کا بھجن کرے تو اس کو سارے سُکھ اپنے آپ ہی مل جاتے ہیں کیونکہ اپنے بھگتوں کے پاس کسی وستو کی کمی بھگوان نہیں رہنے دیتا

ہے بالکو منوشیہ جنم پھر جھوٹ بول کر ادھرم کر کے اپنی پتنی وسنتان اور سمبندھیوں کے پالن پوشن کے لئے دھن اکٹھا کرتا ہے۔ اِس کا پاپ اُسے لگتا ہے اور وہ نرک میں جاتا ہے۔ انت سمے یہ لوگ اس کی سہائتا نہیں کر سکتے یہ سنسار میں ہی رہ جاتے ہیں۔ منوشیہ کے ساتھ تو اس کا پُنیہ ہی جاتا ہے۔ اس لئے تم سب بچے آج سے پرن کر لو کہ کبھی بُرا کاریہ نہیں کرو گے اور بھگوان کا بھجن نِتیہ پرتی کرو گے :۔

ادھیائے ـــــ ۸

بھگوان جی کا نرسنگھ اوتار لینا اور ہرنیہ کشیپ کو مارنا

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! پرہلاد جی کے اس اُپدیش کو دیتیہ بالکوں نے مانا، اور بھگوان کا نام لینے لگے جب شکرا چاریہ کے پُتروں نے دیکھا کہ سارے کے سارے بچے بھگوان کا بھجن کرنے لگے ہیں، اور میری شکشا کا پربھاؤ ان پہ نہیں پڑتا تو سارا حال ہرنیہ کشیپ سے کہا۔ یہ سُن کر ہرنیہ کشیپ کرودھ میں بھر گیا اور پرہلاد سے کہنے لگا ہے مورکھ بالک میں تجھے ابھی یم لوک میں پہونچاتا ہوں۔ تو کس کے بھروسے پہ میری آگیا نہیں مانتا۔ یہ سُن کر پرہلاد کہنے لگا کہ ہے پتا جی جس بھگوان نے تم کو مجھے اور سب پرانیوں کو اتپن کیا ہے وہی میری رکشا کرنے والا ہے میں اُسی کے بھروسے پر ہوں آپ میرا کہنا مانئے اور ان سے شترتا کرنا چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ ان سے بڑا کوئی نہیں ہے اور آپ جیسے کروڑوں مل کر بھی ان کا بال بانکا نہیں کر سکتے۔ یہ سُن کر ہرنیہ کشیپ کرودھ سے آگ بگولا ہو کر کہنے لگا، ہے مورکھ تیری بُدھی ماری گئی ہے جو تو اِس پرکار بکواس کر رہا ہے معلوم پڑتا ہے تیری مرتیو میرے ہاتھ سے آپہونچی ہے۔ دیکھتا ہوں تیرا بھگوان تجھے کیسے بچاتا ہے۔ یہ سُن کر پرہلاد کہنے لگا، ہے پتا جی! بھگوان مجھے بچانے کہاں سے آئے گا وہ تو ہر استھان پر ہر سمے رہتا ہے، یہاں بھی وہ موجود ہے۔ یہ سُن کر ہرنیاکش کہنے لگا کہ میں تجھے اس کھمبے سے باندھ کر اپنے کھڑک سے تیرا شیش کاٹوں گا۔ بتا کیا تیرا بھگوان اِس کھمبے میں ہے۔ پرہلاد کہنے لگا کہ مجھے تو کھمبے میں، دِکھائی دے رہا ہے۔ جب ہرنیہ کشیپ نے کھمبے کی اور دیکھا تو کچھ بھی دِکھائی نہیں دیا۔ تب وہ کہنے لگا کہ میں تجھے اِسی کھمبے سے باندھ کر مارتا ہوں بُلا لے اپنے بھگوان کو۔ یہ کہہ کر جیسے ہی اُس نے کھمبے کی اور دیکھا تب اُسے بھگوان جی نرسنگھ کا روپ دھارن کئے ہوئے کھمبے میں دِکھائی دیئے۔ ان کو دیکھتے ہی اُس نے اتنے زور سے گھونسا کھمبے میں مارا کہ کھمبے کے دو ٹکڑے ہو گئے اور نرسنگھ جی شیر کی طرح دہاڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔ انہوں نے اتنے زور سے دھاڑ ماری کہ تینوں لوگوں میں لوگ اُس کو سن کر کانپ گئے۔ اس روپ کو دیکھ کر ہرنیہ کشیپ کے سارے داس اور سینک وہاں سے بھاگ گئے۔ ہرنیہ کشیپ ان کو دیکھتے ہی گدا لے کر مارنے کو دوڑا نرسنگھ جی نے اس کی گدا کو اس پرکار پکڑ لیا جیسے گروڑ جی سانپ کو پکڑ لیتے ہیں اور پھر ہرنیہ کشیپ کو پکڑ کر گھر کی دہلیز پہ لے آئے اور اپنی جانگھوں پہ بٹھا کر پیٹ پھاڑنے لگے تب ہرنیہ کشیپ کہنے لگا کہ ہے بھگوان آپ مجھ کو کیوں مار رہے ہیں مجھے تو برہما جی نے وردان دیدیا ہے کہ ان کا اتپن کیا ہوا کوئی جیو

مجھے نہیں مار سکے گا، نہ مجھے منوشیہ مار سکے گا نہ پشو۔ نہ مجھے دن میں مار سکے گا نہ رات میں۔ نہ مجھے اندر مار سکے گا نہ باہر نہ بھومی پر مار سکے گا نہ آکاش پر۔ تب آپ مجھے کیوں مار رہے ہیں۔ یہ سُن کر نرسنگھ جی کہنے لگے ہے مورکھ! میں برہما جی کا اتپن کیا ہوا نہیں ہوں۔ میں سوئم بھگوان ہوں۔ میں نرسنگھ روپ میں ہوں، جو نہ منوشیہ کا روپ ہے نہ پشو کا۔ اس سمے نہ رات ہے نہ دن۔ بلکہ سندھیا کا سمے ہے۔ میں تجھے نہ اندر مار رہا ہوں نہ باہر۔ کیونکہ یہ تیرے محل کی دہلیز ہے۔ میں تجھے نہ بھومی پر مار رہا ہوں، نہ آکاش پر۔ کیونکہ تو میری گود میں ہے، اور میں تجھے اپنے ناخونوں سے پھاڑوں گا میرے ناخن شستر نہیں ہیں۔ ایسا کہہ کر انہوں نے ہرنیہ کشیپ کا پیٹ پھاڑ ڈالا پھر نرسنگھ جی اُس کے سنگھاسن پر جا کر بیٹھ گئے۔ اُس سمے آکاش سے دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ اور چاروں اور شنکھ اور تورن بجنے لگے۔ برہما آدی سب بڑے بڑے دیوتا نرسنگھ جی کے درشن کرنے وہاں آئے اور بھانتی بھانتی سے ان کی استوتی کرنے لگے ؛

ادھیائے — ۹

پرہلاد کا نرسنگھ جی کی استوتی کرنا

ناردجی کہنے لگے ہے راجن! نرسنگھ جی بڑے کرودھ میں تھے۔ سب دیوتاؤں کی دستوتی کرنے پر بھی ان کا کرودھ شانت نہیں ہوا تب وے لکشمی جی کے پاس گئے اور ان سے پرارتھنا کرنے لگے ہے جگت ماتا! ہمارے کہنے سے بھگوان جی اپنا کرودھ شانت نہیں کرتے آپ ہی جا کر ان کو منائیں، اگر آپ نہیں جائیں گی تو ان کے کرودھ سے پرتھوی ڈر کے مارے گر پڑے گی اور سارے جیو جنتو مر جائیں گے۔ دیوتاؤں کی یہ پرارتھنا سُن کر لکشمی جی انکے ساتھ چل دیں، جب انہوں نے نرسنگھ جی کا وکرال روپ دیکھا تو ڈر کے مارے ان کا کلیجہ بھی کانپنے لگا، پرنتو ہمت باندھ کر کہنے لگیں، ہے ترلوکی ناتھ! پاپی ہرنیہ کشیپ نے جو پاپ کئے تھے اس کا ڈنڈ آپ نے دے دیا اب آپ اپنا کرودھ شانت کریں۔ پرنتو لکشمی جی کے کہنے سے بھی نرسنگھ جی کا کرودھ شانت نہیں ہوا تب دیوتاؤں کو بڑی چنتا ہوئی اور وے آپس میں وچار کرنے لگے کہ اب کون سا اُپائے کیا جائے۔ برہما جی نے تب پرہلاد سے کہا ہے بچے اب تم ہی بھگوان کے پاس جا کر ان کی استوتی کرو اور کرودھ شانت کرنے کو کہو، وے تمہارا کہنا نہیں ٹالیں گے۔ برہما جی کا کہنا مان کر پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر اُن کے چرنوں میں گر پڑے۔ تب نرسنگھ جی نے پرہلاد کے مستک پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُوپر اُٹھایا۔ تب پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کی استوتی کر کے کہنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! میں دیتہ کل میں اتپن ہوا ادھرمی جیو ہوں آپ نے کرپا کر کے میری رکشا کی ہے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ میرے پچھلے جنموں کا پنیہ میرے سامنے آیا ہے بھگوان آپکی مہما کا گن گان برہما اور شو جی بھی نہیں کر سکتے میں کس مکھ سے آپکی مہما کا بکھان کروں۔ ہے بھگوان آپنے جس کارن یہ اوتار دھارن کیا تھا وہ کام پورا ہو گیا ہے۔ اب آپ اپنا کرودھ شانت کیجئے ؛

ادھیائے ـــــ ۱۰

نرسنگھ جی کا پرسنّ ہو کر پرہلاد کو وردان دینا

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! پرہلاد کی استوتی سے نرسنگھ جی پرسن ہو گئے اور کہنے لگے ہے بالک! میں تم پر بہت پرسن ہوں جو تمہاری اِچھا ہو مجھ سے وہ وردان مانگ لو۔ میں منوشیوں کی سب منو کامنائیں پُورن کرنے کی سامرتھ رکھتا ہوں۔ شریر دھاری جیو میرا درشن کر کے پھر کسی سنتاپ سے نہیں یوکیہ نہیں ہوتا۔ نرسنگھ جی کے یہ وچن سُن کر پرہلاد جی کہنے لگے ہے بھگوان! آپ مجھے وردان کا لالچ دے کر مت لبھائیں۔ میں آپ کی اس مایا میں پھنسنے والا نہیں ہوں۔ میں آپ سے کس وستو کا وردان مانگوں۔ اگر میں سُکھ کا وردان مانگتا ہوں۔ تو سُکھ سدا استھر رہنے والا نہیں ہے۔ یدی میں آپ سے امر رہنے کا وردان مانگوں تو بھی بیکار ہے کیونکہ تب میں ابھمانی ہو جاؤں گا اور آپ کو بھول جاؤں گا۔ اگر میں راج پاٹ اور دھن سنتان آدی کا وردان مانگوں تو یہ سب وستوئیں چھن بھنگر ہیں۔ میں تو ایسی وستو چاہتا ہوں جو سدا میرے ساتھ رہے اور مرنے پر بھی میرے ساتھ جائے۔ جو بھو ساگر میں مجھے پڑنے نہ دے وہ ہے آپ کے چرنوں کی بھگتی۔ ہے بھگوان اگر آپ مجھ سے پرسن ہیں تو مجھے ایسا وردان دیجئے کہ کسی بھی جنم میں میں آپ کو نہ بھولوں۔ یہ سُنکر نرسنگھ جی نے کہا ہے بالک تمہاری یہ اچھا پورن ہوگی۔ تب پرہلاد کہنے لگا کہ ہے ترلوکی ناتھ! میری ایک پرارتھنا اور ہے، میرے پتا نے آپ سے شترتا رکھی، اور آپ کو درو چن کہے جس کا دنڈ آپ نے ان کو دیدیا، پرنتو اب یہ کرپا اور کیجئے کہ میرے پتا جی نرک میں نہ جاویں کیونکہ اس میں میری بھاری بدنامی ہوگی۔ یہ سُن کر نرسنگھ جی کہنے لگے ہے بالک! تیری یہ اچھا بھی پورن ہوگی تم اب اپنے پتا کا انتم سنسکار کرو، اور راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پنڈتوں اور رشیوں کی آگیا انوسار راجیہ کرو ہے راجن! بھگوان جی یہ کہہ کر انتر دھیان ہو گئے۔ اور پرہلاد جی پتا کا انتم سنسکار کر دیا۔ برہما اور پھر گو آدی رشیوں نے پرہلاد کو راج سنگھاسن پر بٹھا دیا۔ ہے راجن اس پرکار بھگوان کے دونوں دوار پال پہلے ہرنیہ کش اور ہرنیہ کشیپ کے روپ میں دیتیہ یونی میں اتپن ہوئے اور بھگوان کے ہاتھوں مارے گئے۔ دوسرے جنم میں راون اور کمبھ کرن بنکر رامچندر جی کے ہاتھوں مارے گئے اور تیسرے جنم میں وے ششوپال اور دنت وکر ہوئے جن کو کرشن جی نے اپنے ہاتھ سے مارا۔ ہے یدھشٹر! تم بڑے بھاگیہ والے ہو کیونکہ تمہارے گھر میں بھگوان ترلوکی ناتھ! کرشن جی کا روپ دھارن کر کے سویم آگئے ہیں اور تمہاری آگیا مانتے ہیں۔ پہلے مہادیو جی نے بھی انہیں بھگوان کرشن جی کی سہائتا سے مے نامک دیتیہ کو مارا تھا اور شوجی کا یش بڑھایا تھا۔ یدھشٹر جی پوچھنے لگے ہے منی ناتھ! بھگوان نے مے دیتیہ کو کس کارن مارا تھا، اور شوجی کا یش بڑھایا تھا، وہ کتھا بھی ہم کو بتلایئے۔ نارد جی کہنے لگے کہ ایک سمے دیوتاؤں نے یُدھ میں اسُروں کو ہرا دیا، تب وے سارے دیتیہ بھاگ کر مایا دھاری اسُروں کے

پرم گرو میۓ ناکھ دتیہ کے پاس گئے۔ تب میۓ وانوں نے لوہے۔ سونے اور چاندی کے تین وِمان قلعے کے روپ کے بنا دیۓ اور سارے دتیہ ان میں رہنے لگے۔ یہ وِمان کبھی دکھائی دیتے تھے اور کبھی ادرشیہ ہو جاتے تھے سو دتیہ لوگ ان وِمانوں پہ سوار ہو کر تینوں لوکوں میں پرانیوں کو کشٹ دینے لگے اور دیوتاؤں کو مارنے لگے۔ وے چھن بھر میں آجاتے ہیں اور چھن بھر میں غائب ہو جاتے تھے۔ تب لوک پالوں کے ساتھ دیوتا لوگ مہادیو جی کی شرن میں گئے اور کہنے لگے کہ ہے مہاراج! آپ میۓ دتیہ کے بنائے گئے تین پُروں سے ہماری رکشا کرو۔ ان کی یہ پرارتھنا سُن کر شو جی نے اپنے بان تینوں پُروں پہ چھوڑے شو جی کے بانوں سے اگنی نکلنے لگی اور وے پُر دکھائی دینے بند ہو گئے اور ان میں جو دتیہ بیٹھے ہوئے تھے وے سب مر کر بھومی پہ گر پڑے۔ تب میۓ دانو نے ان سب کو مایا سے بنائے ہوئے ایک کنوئیں میں ڈال کر امرت چھڑک دیا۔ اور سب دتیہ زندہ ہو گئے اور پھر مہادیو جی سے لڑنے لگے۔ یہ دیکھ کر شو جی کو بڑی چنتا ہوئی اور وے اُداس ہو کر سوچنے لگے کہ اب کیا کیا جائے تب وے بھگوان جی کا دھیان کرنے لگے۔ تب کرشن جی نے اپنا روپ گئو کا بنایا اور برہما جی کو بچھڑا بنا کر ترپُر کے پُر میں جا کر امرت سے بھرے ہوئے اُس کنوئیں کا امرت پینے لگے۔ وہاں پہ جو دتیہ پہرا دے رہے تھے، اُن میں کچھ کہنے لگے ارے اس گئو کو مارو جو امرت پی رہی ہے۔ دوسرے دتیہ کہنے لگے کہ بھائی اس کا بچھڑا اتنا سُندر ہے کہ مارنے کو جی نہیں چاہتا۔ اگر یہ امرت پی رہے ہیں تو پینے دو۔ کتنا پی لیں گے۔ ہمارا تو پورا کنواں امرت سے بھرا ہوا ہے۔ سو انہوں نے ان دونوں کو امرت پینے دیا، اور انہوں نے کچھ ہی دیر میں سارا کنواں پی کر سُکھا دیا اور انتر دھیان ہو گئے۔ جب دیتیوں نے دیکھا کہ سارا کنواں خالی ہو گیا ہے تب وے رودو کر ولاپ کرنے لگے اور اپنی بھول پہ پچھتانے لگے اور انہوں نے اپنے راجہ میۓ دانو کو سماچار سنایا۔ یہ سُن کر وہ کہنے لگا ہے بھائیو! اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں ہے۔ ایسا ہی ہونا تھا اور وِدھی کے ودھان کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ جب بھگوان جی سارا امرت پی کر آگئے تو انہوں نے شو جی سے کہا کہ اب آپ بے فکر ہو کر دتیوں سے یُدھ کرو۔ اب ان کا امرت کوپ سُوکھ گیا ہے سو وہ مرے ہوؤں کو جلا نہیں سکیں گے۔ یہ سُن کر مہادیو جی بڑا ہرشت ہوا اور انہوں نے پھر وان اٹھا کر مارا تو تینوں پُر جل گئے اور میۓ دانو و سارے دتیہ جل کر مر گئے۔ چاروں اور سے شنکھ دھونی ہونے لگی، اور جے جے کار کے نارے لگنے لگے۔ دیوتا لوگ مہادیو جی پر پھولوں کی ورشا کرنے لگے ؞

ادھیائے ـــــ ۱۱

منوشیہ دھرم۔ ورن دھرم اور استری دھرم ورنن

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ منوشیہ دھرم تتھا انیہ دھرم و آشرم آدی کیا ہیں

ہے راجن! دھرماتما منوشیہ میں یہ گن ہونے چاہئیں: سدا سچ بولے۔ جیوں پر دیا کرے۔ بھگوان کا بھجن کرتا رہے۔ اپنی اِچھاؤں کو وش میں رکھے۔ کسی کی ہتیا نہ کرے۔ اپنے بھوجن و درویہ آدی میں سے غریبوں کا بھی بھاگ سمے سمے پر نکالتا رہے۔ سب سے اس پرکار ملے جیسے داس اپنے سوامی سے ملتا ہے بھگوان کی نودھا بھگتی کرے۔ جس میں یہ لکشن ہوں وہ منوشیہ سرو شریشٹھ ہوتا ہے اور ان باتوں کا پالن کرنا ہی منوشیہ کا دھرم ہے۔ ہے راجن بھگوان کا بھجن چاروں ورنوں ارتھات براہمن۔ کشتری۔ ویشیہ اور شودر کو کرنا چاہیئے۔ جو منوشیہ ہون اور یگیہ آدی کرتا ہے اور تیرتھ یاترا بھی کرے، پرنتو بھگوان کا سچے ہردے سے نام نہ لے اس کو کچھ بھی پھل نہیں ملتا۔ جو منوشیہ کیول بھگوان کا بھجن ہی کرے اور دھرم کا پالن کرتا رہے اس کو ہون اور یگیہ آدی کرنا بیکار ہیں کیونکہ بھگوان کا نام سے بڑھ کر اور کوئی چیز سنسار میں نہیں ہے۔ ہے راجن! شم، دم، شوچ، سنتوش، شانتی، آیرو، گیان، دیا، بھگوان کے بھجن میں لگے رہنا اور ستیہ بولنا یہ دس لکشن براہمن کے ہیں۔ تنورتاہ، ویرتا، تیج، دان، من کا جیتنا، چھما، بھگوت بھجن کرنا، پرسنتا اور رکشا کرنا یہ چھتری کے لکشن ہیں۔ دیوتا اور گروان میں وشواس کرنا۔ بھگوان کا بھجن کرنا، دھن، وشے وسکھ ان کو بڑھانا، آسکت رہنے والی بدھی رکھنا، پرتی دن پرشرم کرنا اور نپنتا یہ ویشیہ کے لکشن ہیں۔ اپنے سے اُتم ورن کو سوئم پرنام کرنا، پوتر تا سے رہنا، نشکپٹ بھاؤ سے اپنے سوامی کی سیوا کرنا، چوری نہ کرنا اور گئو و براہمن کی سیوا کرنا یہ شودر کے لکشن ہیں۔ استریوں کے چار دھرم یہ ہیں: پتی کی سیوا کرنا، پتی کی آگیا انوسار اس کی اِچھا پر چلنا، پتی کے بھائی بہنوں سے لڑائی جھگڑا نہ رکھ کر پریم کا ویوہار کرنا۔ اور پتی کو کومارگ پر جانے سے روکنا۔ جس پرکار لکشمی جی بھگوان کی سیوا کرتی ہیں اُسی پرکار جو استری پتی کو پرماتما سمجھ کر اس کی سیوا کرتی ہے وہ بیکنٹھ میں اپنے پتی کے ساتھ جا کر آنند بھوگتی ہے ٭

ادھیائے ــــــ ۱۲

گرہست آدی چاروں آشرموں کے دھرم کا ورنن

نارد جی کہنے لگے ہے یدھشٹر! اب میں تم کو چاروں آشرموں کا دھرم بتاتا ہوں۔ برہمچاری کا دھرم یہ ہے کہ گرو کے گھر میں جتیندریہ ہو کر رہے اور سب سمے گرو میں وشواس اور بھگتی رکھے، پراتہ اور سائنکال اگنی۔ سوریہ تتھا انیہ دیوتاؤں کی پوجا کرے اور دونوں سمے گائتری منتر جپے۔ جب گرو بلاوے تب پرنام کرکے جائے اور سادھانی کے ساتھ چت لگا کر ویدوں کا ادھین کرے جب وید پڑھ چکے تو گرو کے چرنوں میں مستک جھکا کر پرنام کرے۔ شاستروں میں کہے انوسار میکھلا۔ ہرن کی کھال۔ کپڑے۔ جٹا۔ ڈنڈ۔ کمنڈل اور یگیوپویت ان کو سب سمے دھارن کیئے رہے۔ دونوں سمے جو بھکشا مانگ کر لاوے سو گرو کے آگے رکھ دے پھر جب گرو آگیا دیوے تب بھوجن کرے۔ یدی کسی دن گرو بھوجن کرنے کو نہ کہے اُس دن اُپواس کر ڈالے۔ استریوں کی باتیں نہ سنے۔ بالوں کو مل مل کر دھونا، ابٹن لگا کر اشنان کرنا۔ تیل لگانا، کاجل لگانا یہ کام نہ کرے۔ استری اگنی روپ ہے اور پرش گھی کے کلش کے سمان ہے اس لئے ایکانت میں اپنی

پتری کے ساتھ بھی نہ بیٹھے کیول جتنا اوشیک ہو اتنی بات کرے۔ اُپرکت برہمچاری کے دھرموں کو گرہستی اور سنیاسی کو بھی کرنا چاہیئے پرنتو گرو کی سیوا کرنا اتنی اوشیک نہیں ہے جتنی برہمچاری کو کرنا چاہیئے۔ رتو کے سمے میں استری کا سنگ کرے۔ یہ برہمچاری ودیا پڑھنا سماپت کرکے گرو دکشنا دے کر گرو کی آگیا سے گرہست آشرم میں پرویش کرے۔ وان پرستھ آشرم موکش پراپت کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ وان پرستھ کو چاہیئے کہ کھیت میں کسان دوارا بوئے گئے اناج کو نہیں کھائے اگنی میں بھُنے ہوئے اَن آدمی کو کھائے اور سوریہ سے پکے ہوئے پھل آدمی کا آہار کرے۔ جس جس سمے میں شاستر نے یگیہ کرنا کہا ہے اُس اُس سمے میں یگیہ کرے۔ پردتوں کی گپھاؤں میں رہے، جاڑا، گرمی اور برسات ان کو اپنے شریر پر سہتا رہے۔ شریر پہ بال رکھے۔ داڑھی اور مونچھ رکھے۔ کمنڈل اور مرگ چھالا رکھے۔ ہون کی سامگری ہر سمے اپنے پاس رکھے یہ سب وان پرستھ کے دھرم ہیں ؛

ادھیائے ـــــ ۱۳

سدھاوستھا کا ورنن

ناردجی کہنے لگے ہے راجن! وان پرستھ آشرم کو سماپت کرنے کے بعد اگر شریر میں سامرتھ ہو تو سنیاس دھارن کرے وہاں کیول شریر ماتر کو شیش رکھ کر اور سب وستوئیں چھوڑ دے۔ ایک گاؤں میں کیول ایک راتری ہی ٹھہرے اور کسی پرکار کا لالچ نہ رکھے۔ یدی سنیاسی وستر دھارن کرنا چاہے تو کیول ایک کوپین اور اُس کے اوپر چادر رکھے۔ جو جو سنیاس لیتے سمے تیاگ دیا ہے اس کو دوبارہ دھارن نہ کرے۔ کیول ڈنڈا اور کمنڈل اپنے پاس رکھے۔ سنیاسی کیول اکیلا ہی بھیک مانگے۔ سب پرانیوں سے پریم رکھے۔ جیون کی اَبھلاشا رکھے اور مرتیو کا بھئے نہ کرے۔ بُدھی مان ہو کر بھی بالک کی طرح رہے اور گونگے کی طرح اپنا آچرن منوشیوں کو دکھاوے۔ یہاں میں تم کو ایک پرانی کہانی سناتا ہوں۔ ایک سمے بھگوان جی کے پرم بھگت پرہلاد راجہ بن جانے کے پشچات اپنے منتریوں کو ساتھ لے کر گھومتے ہوئے دکشن بھارت میں کاویری ندی کے تٹ پر پہونچے۔ وہاں انہوں نے پرتھوی پر سوئے ہوئے دھول میں سنے ہوئے تیجسوی دتاتریہ اودھوت کو دیکھا۔ تب ان کو نمسکار کرکے پرہلاد جی کہنے لگے۔ آپ سب سمے پرتھوی پر پڑے سوتے رہتے ہیں اور اپنی آجیوکا کمانے کا تین نہیں کرتے اس کارن آپ کے پاس کچھ دھن بھی نہیں دکھائی پڑ رہا ہے اور بنا دھن کے تمہارا شریر پشٹ کس طرح ہے یہ ہماری شنکا دور کریں۔ آپ سامرتھ ہوتے ہوئے بھی کچھ کام نہیں کرتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ یوگیشور ہیں۔ یہ سن کر دتاتریہ جی ہنس کر کہنے لگے ہے پرہلاد! میں جانتا ہوں آپ بڑے گیانی اور بھگت ہیں، میں اس سے پہلے بہت سی یونیوں میں بھرمن کر چکا ہوں، اب مجھے یہ منوشیہ یونی ملی ہے۔ منوشیہ سکھ پانے کے لئے نانا پرکار کے کرم کرتے ہیں پرنتو سب کو اچھا انوسار پھل نہیں ملتا، بلکہ الٹا پھل ہوتا ہے۔ یہ سب باتیں دیکھ کر میں یہاں آکر بیٹھ گیا ہوں اور سارے کرم تیاگ دیئے ہیں۔ سُکھ آتما کا سروپ ہے جو سب کرم اور کریاؤں سے نورت ہونے پر اپنے آپ ہی پراپت ہوتا ہے۔

سو میں نے سب بھوگوں کو یہ سمجھ کر یہ من کی ہی کلپنا میں ہیں، تیاگ دیا ہے اور جو کچھ پراربدھ سے پراپت ہو جاتا ہے اُس پر سنتوش کرتا ہوں۔ دیکھو جیسے مورکھ ہرن جل سے بھرے ہوئے جلاشیہ کو چھوڑ کر مرگ ترشنا کے جل کی اور دوڑتا ہے ویسی پرکار منوشیہ پرم سکھ کو چھوڑ کر جھوٹے سکھوں کی کھوج میں بھاگتا رہتا ہے۔ ہے پرہلاد! میرے دو گرو ہیں! ایک شہد کی مکھی اور دوسرا اجگر سرپ۔ شہد کی مکھی سے تو ہم نے ویراگیہ سیکھا ہے۔ شہد کی مکھی بہت سے کشٹ سے شہد کو اکٹھا کرتی ہے، اور اس کو دوسرا کوئی منوشیہ چھین کر لے جاتا ہے۔ ایسے ہی لوبھی منوشیہ دھن اکٹھا کرتا ہے اور دوسرا منوشیہ اسکو چھین کر لے جاتا ہے۔ اجگر سرپ سے یہ شکشا لی ہے کہ جیسے اجگر کبھی کوئی اودیم نہیں کرتا جو مل جاتا ہے اُسی سے اپنا گذارہ کرتا ہے، اور جب کچھ نہیں ملے تو بھوکا بھی رہ کر گذارہ دیتا ہے۔ اِسی پرکار میں بھی اجگر کی طرح جو مل جاتا ہے اُسی پر سنتوش کر لیتا ہوں۔ کبھی ریشمی کپڑے کبھی مرگ چھال کبھی پھٹے کپڑے یا بھوج پتر جو بھی بھاگ سے مل جاتا ہے ویسا ہی پہن لیتا ہوں کبھی بھومی پر پتے بچھا کر سو رہتا ہوں، کبھی پہاڑ پر سو جاتا ہوں، کبھی راکھ میں ہی لوٹ جاتا ہوں۔ کبھی ہاتھی گھوڑے کی سواری مل جاتی ہے، کبھی ننگا ہو کر پاگلوں کی طرح گھومتا رہتا ہوں۔ نہ کسی کی نندا کرتا ہوں، نہ کسی کی استوتی کرتا ہوں۔ سب لوگوں کا کلیان چاہتا ہوں۔ ہے یدھشٹر! دتاتریہ جی کے منہ سے یہ باتیں سنکر پرہلاد جی ان کو پرنام کر کے اپنے گھر کو چلے آئے ؛

ادھیائے ـــــ ۱۴

گرہست کا سروتم دھرم آدی

یدھشٹر جی نے نارد جی سے پوچھا۔ ہے دیورشی! کرپا کر کے یہ بتایئے کہ مجھ جیسے گرہست آشرم میں پڑے ہوئے منوشیہ کس پرکار سنیاس دھرم کی پدوی کو پراپت کر سکتے ہیں؟ نارد جی کہنے لگے ہے راجن! اگر ہستی منوشیہ کو چاہیئے کہ گرہستی کے کاریہ کرتا رہے، پرنتو ان سب کو بھگوان کو سمرپن کر دیوے اور شردھا پورو ک بھگوان کی لیلا سنتا رہے اور بھجن کرے گرہستی سے جتنا سے نکال سکے سادھو سنتوں کی سنگت میں گزارے۔ دھیرے دھیرے استری اور سنتان کا موہ کم کرتا جاوے اور جتنا آوشیک ہو اُتنا پریوجن اُن سے رکھے۔ ایسا وچار کرے کہ جتنا میں نے کھایا پیا یا خرچ کیا ہے وہی میرا اپنا ہے اُس سے ادھک میرا نہیں ہے۔ جو مہمان گھر میں آوے اس کی سیوا کرے، سمے سمے پر سامرتھ کے انوسار دان بھی کرتا رہے یدی بھگوان دھن دے تو تیرتھ یاترا اوشیہ کرے۔

ادھیائے ـــــ ۱۵

موکش کے لکشن

نارد جی کہنے لگے ہے راجن! موکش کی اچھا رکھنے والے گرہست کو چاہیئے بھگوان کی بھگتی نشکام بھاؤ سے کرے

ارتھات کسی وستو کی اِچھا نہ رکھتے ہوئے بھگوان کا بھجن کرے اور ان کی ہی بھگتی کرے۔ بھگوان کی بھگتی نو پرکار کی ہوتی ہے جس کو نودھا بھگتی کہتے ہیں۔ یہ اس پرکار ہے: شروَن ارتھات بھگوان کا نام اور کتھا سُننا، کیرتن۔ بھگوان کا گُن گانا کرنا اور دوسروں کو بھگوت کتھا سُنانا، سمرن۔ بھگوان کا نام جپنا، پادسیون۔ بھگوان جی کے چرنوں کی پُوجا کرنا، ارچن بھگوان کی مورتی کو ودھی پوروک پوجا کر بھگوان کا بھوگ لگانا، بندن۔ بھگوان کو دار بار پرنام کرنا، داسیہ۔ بھگوان کی بھگتی ہر شے میں رکھ کر بھجن کرنا، ساکھیہ۔ بھگوان سے پریت و متر رکھنا، آتم نویدن۔ اپنا تن من دھن سب بھگوان کو ارپن کر کے ساد ھو سنتوں کی سیوا کرنا۔ ہے راجن اس پرکار بھگتی کرنے والا انت میں موکش پراپت کرتا ہے۔ بھگوان کی بھگتی یگیہ، ہون، تپ اور تیرتھ یاترا آدی سب سے اچھی ہے۔ جو منوشیہ یگیہ ہون آدی کرے پر تو اس کے ہردے میں بھگوان کی بھگتی نہ ہو اسے کچھ پھل نہیں ملتا اور جو کیول بھگتی کرے اس کو اور کچھ کرنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔

آٹھواں اِسکندھ

پہلا ادھیائے

منونتروں کی کتھا

پریکشت جی کہنے لگے — ہے رشی راج! بھگوان جی نے جس جس منونتر میں جس جس روپ میں اوتار لئے ہیں ان کا ورنن کیجئے۔ شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اس کلپ میں سوئمبھو سے لے کر چھ منو بیت چکے ہیں، ان میں سے پہلے منونتر کا ورنن تو میں نے تم کو سُنا دیا۔ ان ہی سوئمبھو منو کی اکوتی اور دیوہوتی نامک پُتریوں کو دھرم اور گیان سکھلانے کے لئے بھگوان نے ان کے گھر میں یگیہ تھا کپل نام کے پُتروں کے روپ میں جنم لیا۔ بھگوان کپل دیو کا چرتر ہم پہلے ورنن کر چکے ہیں، اب یگیہ بھگوان کا چرتر ورنن کریں گے۔ شتروپا کے پتی سوئمبھو منو سانسارک کام بھوگوں سے ورکت ہو کر تپ کرنے کے لئے استری کے ساتھ بن کو چلے گئے۔ وہاں انہوں نے سنندا ندی کے کنارے ایک پاؤں سے کھڑے رہ کر سو ورش تک گھور تپ کیا۔ تب اسُر لوگ ان کے تپ میں وگھن ڈالنے کے لئے گئے یہ دیکھ کر یگیہ بھگوان ان کی سہائتا کو آئے اور ان رکشا کر کے راجیہ سکھ بھوگنے لگے۔ اتنی کتھا پہلے منونتر کی ہے۔ اب میں دوسرے منونتر کی کتھا سُناتا ہوں۔ سوارو چش نامک منو اگنی کا پُتر ہوا اس کے دیومان، سوشین اور روچشمان آدی دس پُتر اُتپن ہوئے۔ اُس منونتر میں روچن نام سے اِندر تھا تُشت آدی دیوتا تھے اور اُرجستمبھ آدی سپت رشی ہوئے تھے۔ ویدشرا رشی کی

توشتا نامک استری کے گربھ میں وِبھو نام سے بھگوان نے جنم لیا تھا۔ اس برہمچاری وِبھو سے اٹھاسی ہزار منیوں نے ورت دھارن کرنا سیکھا تھا۔ پریہ ورت کا اُتم نامک پُتر تیسرا منو ہوا جس کے پُتر پون، سرنجیے تھا یگیہ ہوتر آدی تھے۔ اس منونتر میں پیدا ہوئے وشِشٹھ کے پُتر سپت رشی تھا ستیہ ویدشرتا اور بھدر دیوتا ہوئے اور اندر ستیہ جت کے نام سے ہوا۔ دھرم کی سونرتا نامک استری سے بھگوان نے ستیہ ورتوں کے ساتھ ستیہ سین نامک اوتار دھارن کیا۔ ستیہ جت کے مِتر ستیہ سین نے راکششوں کا وِناش کیا۔ چوتھا منو اُتم کا بھائی تامس نام کا ہوا، اس کے پُتر پرتھو، کھیاتی، نر اور کیتو آدی تھے۔ اِس منونتر میں ستیک، ہری، ویر آدی دیوتا ہوئے، تری شکھ اندر ہوا اور جیوتی دھام آدی سپت رشی ہوئے۔ ودھرتی کے پُتر ویدھرتی نام دیوتا ہوئے انہوں نے سمے کے پھیر سے نشٹ ہوئے ویدوں کا اپنے تیج سے اُدھار کیا تھا۔ اِس منونتر میں ہری میدھا کی ہرنی نام کی رانی سے بھگوان نے ہری کا روپ دھارن کر کے گراہ سے گج کو چھڑایا۔ پریکشت جی کہنے لگے ہے راج رشی! بھگوان نے ہری اوتار لے کر کس طرح گراہ کے چنگل سے گج کو چھڑایا اُس کی کتھا کہیے ۔

ادھیائے — ۲

گج اور گراہ کی کتھا

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان اپنے بھگتوں کا بڑا دھیان رکھتے ہیں، اور جب بھی ان کے بھگت پر کوئی سنکٹ آتا ہے ترنت سہایتا کرتے ہیں۔ سو بھگوان نے ہری کا روپ دھارن کر کے اپنے بھگت گج کو گراہ کے پھندے سے چھڑا دیا تھا۔ ہے راجن! اس کی کتھا اس پرکار ہے کہ دودھ سے بھرے ہوئے سمندر کے بیچ میں ترکوٹ نام کا ایک پربت ہے۔ یہ پربت دس ہزار یوجن اُونچا اور اتنا ہی لمبا چوڑا ہے۔ اس میں لوہے، سونے اور چاندی کے تین شکھر ہیں۔ اس پہاڑ پر ہر سے اُجالا ہی رہتا ہے اُس کی گپھاؤں میں گندھرو، اور اپسرائیں آدی کریڑا کرتے رہتے ہیں، اس میں انیک طرح کے پھل اور پھول والے ورکش اُگے ہوئے ہیں۔ اُسی گپھا میں مہاتما ورن دیو کا رِتومان نامک باغیچہ ہے جس میں دیوتاؤں کی استریاں وِہار کیا کرتی ہیں۔ اُس واٹکا میں ایک سرور ہے جس میں سونے کے رنگ کے کنول کھلے ہوئے ہیں۔ جن پر بھونرے گنجار کرتے رہتے ہیں، ایک دن اُسی پربت کے ایک بن کا رہنے والا یوتھ پتی ہاتھی بہت سی ہتھنیوں کو سنگ لیے ہوئے دھوپ کا ستایا ہوا، پیاس سے ویاکل ہو کر اُس سرور پر پانی پینے آیا۔ اُس سرور میں اشنان کر کے خوب پیٹ بھر کر پانی پینے کے پشچات وہ اپنی سونڈ میں بھر کر پانی کو اِدھر اُدھر چھڑکنے لگا اور اپنے بچوں کو سونڈ سے جل بھر کر نہلانے لگا۔ ہے راجن! اُسی تالاب میں ایک بہت بڑا گھڑیال (ناکا) رہتا تھا۔ اُس نے ہاتھی کا پیر پکڑ لیا۔ گج راج کو گھڑیال دوارا دُکھی دیکھ کر ہتھنیاں چنگھاڑ مارنے لگیں اور اُس کے دوسرے ساتھی سونڈ سے پکڑ پکڑ کر اُس کو باہر کھینچنے لگے، پرنتو اُسے گراہ سے نہ چھڑا سکے۔ ہے راجن! اس پرکار ہاتھی اور مگر کو لڑتے لڑتے سو ورش بیت گئے۔ کبھی ہاتھی مگر کو کھینچ لاتا تھا کبھی مگر ہاتھی کو کھینچ کر لے جاتا تھا۔ ایسا دیکھ کر دیوتا

لوگ بھی آشچریہ کرنے لگے۔ ایسا ہوتے ہوتے ہاتھی تو کمزور ہوگیا، پرنتو گراہ کی شکتی کم نہ ہوئی۔ جب ہاتھی ایسے سنکٹ میں پھنس گیا تب بہت سمے تک سوچتے سوچتے اس کو یہ گیان ہوا کہ میرے سارے سنگی ساتھی اور پتنیاں اس دُکھ سے نہیں چھڑا سکے تو اب بھگوان کی شرن میں ہی جانا چاہیئے ؛؛

ادھیائے ــــ ۳
گجیندر کا بھگوان کی پرارتھنا کرنا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اس پرکار گجیندر بھگوان کا اسمرن کر کے کہنے لگا، میں اس بھگوان کو نمسکار کرتا ہوں جس سے یہ وشو اچیتن بھی چیتنیہ روپ ہے۔ سرشٹی کے نشٹ ہو جانے پر بھی جو رہ جاتا ہے اس بھگوان کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ جس پرکار بہو روپیا نانا پرکار کے روپ بنا کر لوگوں کو دھوکا دیتا ہے اُسی پرکار بھگوان کی مایا کا پار کوئی نہیں پا سکتا، ایسا بھگوان میری رکشا کرے۔ ہے بھگوان میں بہت پاپی ہوں اور آپ کی شرن میں آیا ہوں، میری رکشا کریں، اور اس بندھن سے مکت کریں۔ مجھ کو جینے کی اِچھا نہیں ہے کیونکہ بھیتر اور باہر اگیان سے بھری ہوئی اس ہاتھی کی یونی سے مجھے کیا پریوجن ہے؟ ہے بھگوان میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جیوتی میں ملا کر آواگون سے چھٹکارا دلا دیں۔

ہے راجن! جب اس پرکار گجیندر نے بھگوان کی استوتی کی تب بھگوان جی گرڑ کی سواری پر بیٹھ کر سدرشن چکر ہاتھ میں لے کر آئے۔ سرودر کے اندر جب گج راج نے آکاش میں گرڑ کی سواری پر بیٹھ کر آتے ہوئے بھگوان جی کو دیکھا تو ایک کمل کے پھول کو اپنی سونڈ میں لے کر آکاش کی اور پھینک دیا اور بھگوان کو پرنام کیا۔ بھگوان نے گج کو دُکھی دیکھ کر گرڑ سے نیچے اُتر کر بہت شیگھرتا سے گج اور گراہ دونوں کو سرودر سے باہر کھینچ لیا، اور چکر سے گراہ کا مکھ پھاڑ کر ہاتھی کو چھڑا دیا؛؛

ادھیائے ــــ ۴
گجیندر کا سُورگ کو جانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب بھگوان نے گج کا ادھار کیا، اس سمے دیوتا۔ رشی۔ گندھرو۔ برہما تتھا مہادیو آدی بھگوان کی استوتی کر کے پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔ گراہ نے دیول رشی کے شاپ سے مکت ہو کر اپنا روپ دھارن کیا۔ یہ گراہ پچھلے جنم میں ہوہو نام کا گندھرو تھا۔ یہ گج راج پہلے جنم میں دروڑ پرانت کے پانڈیہ دیش کا اندردیومن نامک راجہ تھا اور ہر سمے بھگوان کا بھجن کرتا رہتا تھا۔ ایک سمے وہ راجہ

ملیاچل میں آشرم بنا کر تپ کر رہا تھا۔ ایک دن وہاں اپنے شیشوں کے ساتھ اگستیہ منی چلے آئے، راجہ کا نیم تھا کہ جب تک پوجا کرے تب تک بولے نہیں، اس نیم سے راجہ نے اگستیہ رشی کو پرنام نہیں کیا۔ یہ دیکھ کر رشی کرودھت ہوگئے اور راجہ کو شاپ دیا کہ "تو براہمنوں کا اپمان کرتا ہے مجھے آیا دیکھ کر بھی تو مست ہاتھی کی طرح بیٹھا رہا اٹھا نہیں، اس لئے تجھے اگلے جنم میں ہاتھی کی یونی ملے گی" ہے راجن اگستیہ جی اس پرکار شاپ دے کر چلے گئے اس شاپ کے پربھاؤ سے راجہ نے ہاتھی کی یونی پائی۔ بھگوان نے اس ہاتھی کو گراہ کے پنجے سے چھڑا کر مکتی دی اور اپنے دھام کو لے گئے۔ ہے راجن کلیان چاہنے والے جو منوشیہ پرات کال اٹھ کر اس گجیندر موکش کا پاٹھ کریں گے ان کے دکھ نشٹ ہوجائیں گے۔ سب دیوتاؤں کے سامنے بھگوان نے پرسن ہو کر گج راج سے کہا تھا۔ ہے بھگت راج! جو منوشیہ مجھ کو۔ اس سرودر کو۔ اس بن کو۔ اس پربت کے شکھروں کو چھیر ساگر کو۔ شری وتس، کوستبھ، بکشی راج گرڑ، پانچ جنیہ شنکھ، لکشمی، برہما، ناردرشی، مہادیو، پرہلاد، متسیہ، کورم واراہ آدی اوتار، سوریہ۔ اگنی، اونکار، ستیہ، گو، براہمن، کشیپ جی کی دھرم پتنی کی کنیائیں، گنگا، سرسوتی، سندا، کالندی ندی، ایراوت ہاتھی۔ دھرو۔ سپت رشی آدی کو راتری کے پچھلے پہر میں اٹھ کر دھیان پوروک اسمرن کریں گے، وے سب پاپوں سے چھوٹ جائیں گے۔ ایسا کہہ کر بھگوان گرڑ پر چڑھ کر دیوتاؤں کو پرسن کرتے ہوئے اپنے لوک کو گئے ؞

ادھیائے ــــ ۵

برہما کا بھگوان کی استوتی کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں پانچویں ریوت منونتر کا ورنن کرتا ہوں دھیان دے کر سنو۔ ریوت منو تامس نام منو کا سگا بھائی تھا۔ ارجن اور بلی بندھیا دک اس کے دش پتر تھے۔ اس میں وبھو نام کا اندر ہوا تھا۔ بھوتر یادک دیوتا تھے تھا ہرنیہ رومہا، وید شرا اور اُدھرودا ہو آدی سپت رشی ہوئے تھے۔ اس منونتر میں شبھر کی پتنی وکنٹھا سے ویکنٹھ نام دیوتاؤں کے ساتھ بیکنٹھ بھگوان نے جنم لیا تھا۔ انہیں بھگوان نے لکشمی کی پرارتھنا سے ان کو پرسن کرنے کے لئے بیکنٹھ لوک رچا ہے۔ چکشش کا پتر چھٹا چکشش منو ہوا۔ اس کے پرو پرش اور سودیومن آدی دس پتر ہوئے۔ منتر درم اور آپیادک دیوتا ہوئے۔ ہوشمت اور ویرکادک سپت رشی ہوئے اسی منونتر میں ویراج کی پتنی سمبھوتی سے بھگوان نے اجت نام کا اوتار دھارن کیا تھا جس نے سمندر کو متھ کر دیوتاؤں کو امرت پلایا اور کچھپ روپ دھارن کر کے سندراچل کو اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔

پریکشت کہنے لگے ہے رشی راج! جیسے بھگوان نے سمندر کا منتھن کیا، اور جس کارن سے دیوتاؤں کو امرت پلایا، وہ کتھا مجھ کو سنائیے ـــ شکدیو جی کہنے لگے، ہے راجن! جب سنگرام میں اسروں نے اپنے تیز ہتھیاروں

سے دیوتاؤں پر آکرمن کیا، تب وے بہت سے مر کر گر پڑے اور پھر نہ اُٹھے۔ جب دُرواسا رشی کے شاپ سے اندر آدی کی کانتی اور تیج نشٹ ہو گیا اور تینوں لوکوں میں یگیہ آدی کریائیں بھی نشٹ ہو گئیں، تب اندر وُرن آدی سب دیوتاؤں کے ساتھ برہماجی کی سبھا میں گئے اور پرنام کر کے سارا حال بتایا۔ یہ سُن کر برہماجی کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤ! ہمارا دُکھ بھگوان ہی دُور کر سکتے ہیں، اس لئے سب کو ان کے پاس چلنا چاہیئے۔ یہ کہہ کر ہوئے دیوتاؤں کے ساتھ بھگوان جی کے پاس گئے اور ان کی استوتی کرنے لگے ــــ ہے بھگوان! آپ وکار رہت ہیں اور آدی پُرش ہیں، ہم آپ کو وارمبار پرنام کرتے ہیں۔ آپ کی مایا کا کوئی پار نہیں پا سکتا۔ آپ سب پرانیوں میں سمان روپ سے وراجمان ہیں۔ ہے بھگوان آپ اپنے بھگتوں کے کشٹ دُور کرنے کے لئے بار بار اوتار لیتے ہیں، اس لئے ہمارے کشٹوں کو بھی دُور کر دیجئے ہم آپ کے تُچھ سیوک ہیں ؛

ادھیائے ــــ ۶

اِمرت اتپن کرنے کے لئے دیوتاؤں اور اسُروں کا پرتین کرنا

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! جب اس پرکار دیوتاؤں نے بھگوان کی استوتی کی تب بھگوان دیوتاؤں کے بیچ میں پرگٹ ہوئے۔ اُن کے مہا پرکاش سے سمپورن دیوتاؤں کی درشٹی ایسی مند پڑ گئی کہ آکاش، دشا، پرتھوی اور اپنی آتما بھی نہ دکھائی دی۔ تب مہادیو کے ساتھ برہماجی اس روپ کو دیکھ کر استوتی کرنے لگے۔ ہے جگت پتا میں آپ کی اس وشو روپی مورتی کو تینوں لوکوں میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ وشو پہلے بھی آپ کے سوتنتر روپ میں تھا۔ پرارمبھ میں بھی آپ میں ہی ہے اور انت میں بھی آپ ہی میں رہے گا۔ بہت دنوں سے آپ کے درشنوں کی اچھا ہم کو تھی، سو آج آپ کے درشن کر کے ہمیں پرسنتا ہوئی ہے۔ ہے بھگوان جس کارن سے ہم سب لوک پال آپکے چرن کملوں میں آئے ہیں ہمارے اُس منورتھ کو آپ پورن کیجئے۔ برہماجی کی اس استوتی سے بھگوان جی پرسن ہو کر کہنے لگے ــــ ہے برہما! تم جاؤ اور جب تک تمہارا سمے اچھا نہ آوے تب تک دیتیوں سے میل کر لو، کیونکہ اس سمے انکے دن اچھے ہیں۔ تم لوگ بہت شیگھر ہی امرت اتپن کرنے کا پرتین کر دیں، کے پینے سے پرانی امر ہو جاتا ہے، تم لوگ چھیر ساگر میں سب پرکار کی جڑی بوٹیاں اور وَنسپتیاں ڈالو۔ مندراچل پربت کی رئی دھنکانی، اور واسوکی سرپ کی نیتی بناؤ پھر پریشرم کے ساتھ سمندر کو متھو اس کام سے دیتیہ کیول کلیش پائیں گے اور تم کو امرت پینے کو ملے گا۔ دیکھو سمندر سے پہلے کال کوٹ نامک وِش اتپن ہوگا۔ اُس سے ڈرنا مت۔ کسی بات کا لوبھ نہ کرنا، کیونکہ لوبھ سے ہی کرودھ اتپن ہوتا ہے۔ ہے راجن اس پرکار دیوتاؤں کو سمجھا بجھا کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے اور برہماجی تتھا مہادیوجی اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے۔ پھر سب دیوتا اسُروں کے راجہ بلی کے پاس گئے۔ اندر بڑی میٹھی وانی میں بلی کو سمجھا کر کہنے لگے، دیکھو بھائی! ہم اور تم ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ بھائیوں میں آپس میں ہوتی ہی رہتی ہے۔ جس پرکار ندی میں لاٹھی مارنے

سے پانی الگ ہو کر ترنت مل جاتا ہے اُسی پرکار ہم سے اور تمہارے بیچ میں چاہے کتنی بھی لڑائی ہو ہم پھر بھی ایک ہی رہیں گے۔ آج اگر ہم اور تم مل کر ایک ہو جائیں اور سمندر کو متھ کر امرت نکال لیں، تو دونوں اس کو پی کر اجر امر ہو جائینگے اندر کی یہ بات راجہ بلی اور شمبر، اریشٹ نیمی آدی اسُروں کو بڑی اچھی لگی۔ دیوتا اور اسُر آپس میں بڑا میل ملاپ کر کے امرت پراپت کرنے کے لئے پرشرم کرنے لگے تب دیوتا اور اسُر مندراچل کو اکھاڑ کر گرجتے ہوئے چھیر ساگر کی اور لیچلے بہت دُور لے جانے کے کارن اندر اور بلی آدی سب سُر و اسُر ایسے تھک گئے کہ آگے کو لے چلنا کٹھن ہو گیا، اور راستے میں ہی وہ پروت ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا تب اُس کے بوجھ سے دب کر ہزاروں دیوتا اور اسُر مارے گئے۔ تب بھگوان گرڑ پر چڑھ کر وہاں آئے۔ پروت کے گرنے سے پسے ہوئے دیوتا اور اسُروں کو اپنی دیا درشٹی سے ہی انہوں نے چھن بھر میں ہی جیوت کر دیا۔ تب پھر بھگوان ایک ہاتھ پر اس پروت کو اٹھا کر گرڑ پر لے کر سمندر کے تٹ پر پہونچ گئے بھگوان جی نے گرڑ سے کہا کہ اب تم یہاں سے چلے جاؤ یہاں واسوکی ناگ آئے گا۔ امرت پینے کے سمے تم کو بلا لیں گے ؛

ادھیائے ۔۔۔۔

اسُروں اور دیوتاؤں کے سمندر متھنے سے کال کوٹ کی اتپتی

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اس کے پشچات دیوتا لوگ واسوکی ناگ سرپ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہے سرپ راج ہم امرت میں سے آپ کا بھی بھاگ نکالیں گے آپ پروت کو لپیٹ کر سمندر کا متھن کرنے میں ہماری سہائتا کر لیں ہے راجن واسوکی پرسن کر چلے آئے اور دیوتاؤں نے ان کو پروت پر لپیٹ کر سمندر کا منتھن کرنا آرمبھ کر دیا پہلے بھگوان جی نے واسوکی کا منہ پکڑا اور دیوتا لوگ بھی اُسی طرف ہو گئے۔ بھگوان کا یہ کاریہ اسُروں کو اچھا نہ لگا، اور وے کہنے لگے کہ ہم پونچھ کو نہیں پکڑیں گے یہ امنگل کرنے والی ہے۔ تب شنکر اکر بھگوان نے واسوکی کا منہ چھوڑ دیا اور پونچھ کی اور چلے گئے اور دیوتا بھی پونچھ کی طرف ہو گئے دوسری طرف اسُر منہ کی اور واسوکی کو پکڑ کر سمندر کا منتھن کرنے لگے پرنتو وہ پروت بڑا ہی بھاری تھا متھتے متھتے نیچے کو دھسنے لگا۔ دیوتاؤں اور دیتیوں نے بہتیری کوشش کری، پرنتو پروت کو نیچے جانے سے نہیں روک سکے تب دیوتاؤں نے بھگوان کی پرارتھنا کی۔ بھگوان نے پرسن ہو کر کچھوے کا روپ دھارن کیا، اور سمندر کی تلی میں جا کر پروت کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا، تب دیوتا اور دیتیہ دونوں پرسن ہو کر متھنے لگے۔ اس سمے برہما اور مہا دیو آدی نے آکاش سے پھول برسائے۔ جب دیوتا اور دیتیہ سمندر کو متھنے لگے تب واسوکی کے منہ سے ایسی گرم سانس نکلی کہ سارے اسُر کوئلے کی طرح جل کر کالے ہو گئے اور جب دیوتا بھی گرمی کے کارن بھاگنے لگے، تب بھگوان نے ورشا کر دی اور ٹھنڈی وایو چلنے لگی۔ اس پرکار جب بہت سمے تک دیوتاؤں اور اسُروں کے متھنے سے بھی امرت نہ نکلا تو بھگوان اپنے ہاتھ سے متھنے لگے۔ تب سمندر سے بڑا ہی زہریلا کال کوٹ نامک وِش اتپن ہوا۔ اس وِش کا دھواں سنسار میں پھیلنے لگا، تب رشی منی شنکر جی کے پاس گئے اور کہنے لگے ہے پربھو! ہم اس کال کوٹ وِش سے بچنے کیلئے

جب پھر سمندر کو متھنے لگے تو اس میں سے دو یہ جیوتی والا ایک پرش اتپن ہوا، اس کا نام دھنونتری تھا۔ اس نے آیوروید چلایا۔ ان کے ہاتھ میں جو امرت کا کلش تھا اس کو دیوتاؤں نے لیا تب اسر دیوتاؤں کے ہاتھ سے امرت کا کلش چھین کر لے گئے۔ تب دیوتا بہت دکھی ہو کر بھگوان جی کی شرن میں گئے۔ ان کو دیکھ کر بھگوان جی کہنے لگے ہے دیوتاؤ! تم دکھی مت ہوؤ۔ میں اپنی مایا سے ابھی تمہارے منورتھ پورن کروں گا۔ ایسا کہہ کر بھگوان نے اپنی مایا پھیلائی کہ اسر لوگ آپس میں لڑنے لگے کوئی کہتا تھا میں پہلے پیوؤں گا، دوسرا کہتا تھا میں پہلے پیوؤں گا۔ کچھ ایک دیتیہ کہنے لگے کہ اسکو نکالنے میں دیوتاؤں نے بھی پرشرم کیا ہے ان کا بھی بھاگ ملنا چاہیئے۔ اس پرکار دیتیوں میں آپس میں چھینا جھپٹی ہونے لگی۔ اسی سمے بھگوان نے ایک مہان سندری استری کا روپ دھارن کیا۔ وہ استری اتنی سندر تھی کہ کام دیو کی استری رتی بھی اس کے سامنے کچھ نہ تھی۔ وہ استری دیتیوں کے بیچ میں جا کر اپنے ہاو بھاو اور کٹاکشوں سے ان کا من موہنے لگی۔

ادھیائے ـــــ ۹

موہنی رُوپ دھاری بھگوان کا امرت بانٹنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! امرت کلش کے پیچھے آپس میں لڑتے ہوئے دیتیوں نے جب موہنی کو دیکھا تو وہ اس کے روپ پر آسکت ہو گئے اور کہنے لگے ہے کامنی ہم آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے ہیں کہ امرت کون پیئے۔ ہم کشیپ کے پتر ہیں۔ تم ہمارا فیصلہ ٹھیک طرح کر دو۔ ہے راجن یہ سن کر موہنی جی کٹاکش کر کے کہنے لگیں، ارے تم رشی راج کشیپ جی کے پتر ہو کر استری کا وشواس کر رہے ہو۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ استری کا وشواس نہیں کرنا چاہیئے۔ اس بات کو سنکر دیتیوں کے من میں موہنی کا اور بھی وشواس ہو گیا اور امرت کا کلش بھی موہنی کے ہاتھ میں دیکر کہنے لگے کہ اب تم اپنے ہاتھ سے اس امرت کو بانٹ دو۔ یہ سنکر موہنی روپ دھاری بھگوان کہنے لگے۔ ہے دیتیہ گن! میں اس شرط پر تمہارے جھگڑے کو طے کروں گی کہ تم یہ وچن دو کہ جو کچھ بھی بھلا برا میں کروں تم اس کو سویکار کرو گے۔ یہ سن کر سارے دیتیہ کہنے لگے کہ ہم کو یہ بات سویکار ہے۔ تب موہنی نے کہا کہ ایک پنکتی میں تم بیٹھ جاؤ اور دوسری میں دیوتا بیٹھ جائیں۔ موہنی جی سوچنے لگیں کہ دیتیوں کو امرت پلانا سانپ کو دودھ پلانے کی طرح ہے سو انہوں نے ایسی مایا رچی کہ سارے دیوتا اور دیتیہ ان کے روپ پر موہت ہو گئے، اور اپنی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ موہنی نے تب اصلی امرت تو دیوتاؤں کو پلا دیا، اور دکھ کلیش اور مرتیو دینے والا مایا سے اتپن کیا ہوا دوسرا امرت دیتیوں کو پلا دیا۔ اسروں میں راہو بہت ہوشیار تھا وہ کہنے لگا کہ مجھے تو دال میں کچھ کالا دکھتا ہے، سو وہ دیتیوں کی پنکتی میں سے نکل کر دیوتاؤں کی پنکتی میں سوریہ اور چندرماں کے بیچ میں آکر بیٹھ گیا۔ جب موہنی امرت پلاتی ہوئی سوریہ کے پاس آئیں اور سوریہ نے راہو کی اور اشارہ کیا تب موہنی نے اپنے سدرشن چکر سے اس کا سر کاٹ ڈالا، پرنتو اس کا سر امر ہو گیا۔ اس دن سے راہو چندرماں اور سوریہ سے اب تک بیر رکھتا ہے۔ جب سب دیوتا امرت پی چکے تو بھگوان نے اسروں کے دیکھتے دیکھتے اپنا روپ دھارن کر لیا۔

آپ کی شرن میں آئے ہیں، آپ ہماری رکشا کیجئے۔ ہے راجن اس پرکار رشیوں ۔۔۔ کو اور ساری پرجا کو دُکھی دیکھ کر مہادیو جی نے اُس وِش کو کنڈل میں بھر کر ایک سانس میں ہی پی لیا۔ وِش کے پربھاؤ سے شنکر جی کا گلا (کنٹھ) نیلے رنگ کا ہو گیا اسی کارن مہادیو جی نیل کنٹھ کہلاتے ہیں۔ وِش پیتے سمے جو بوندیں پرتھوی پر گر پڑیں، ان کو سانپ اور بچھو آدی نے پی لیا جس سے یہ سب وِش دھر ہو گئے ؛

ادھیائے ـــــ ۸

اِمرت ملنا اور بھگوان کا موہنی رُوپ دھارن کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب مہادیو جی نے وِش کو پی لیا، تب دیوتا لوگ بڑے پرسن ہوئے اور سمندر کو تیزی سے متھنے لگے، تب سمندر میں سے سُربھی نامک گئو اُتپن ہوئی۔ اُس گئو کو رشیوں نے لے لیا، کیونکہ اس سے یگیہ سپھل ہوتے ہیں۔ پھر اُچ شروا نام کا سفید رنگ کا گھوڑا نکلا اس کو راجہ بلی نے لے لیا۔ پھر ایراوت ہاتھی نکلا اس کے چار دانت تھے پھر کوستبھ نام کی منی نکلی، یہ بھگوان نے لے لی، اور گلے میں ڈالی۔ پھر کلپ ورکش اور اپسرائیں نکلیں۔ پھر ساکشات لکشمی جی اُتپن ہوئیں، ان کو دیکھ کر دیوتا اور اسُر اپنی سدھ بدھ بھول گئے۔ اندر لکشمی کے لئے ایک سندر چوکی لے آیا، گنگا آدی ندیاں سورت وان ہو کر سورن کے کلشوں میں جل بھر لائیں۔ گئو نے پھول اکٹھے کئے اور رشیوں نے یگیہ کی سامگری اکٹھی کی۔ یہ سب سامگریاں اکٹھی ہو جانے پر براہمنوں نے لکشمی جی کا پوجن کر کے سنگھاسن پر بٹھایا۔ گندھرو گن منگل گان کرنے لگے اور سب میگھ گن اگر باجے اور ترہی آدی بجانے لگے۔ جب لکشمی جی کا پوجن ہو چکا تو سمندر نے پیلے رنگ کے ریشمی وستر دیئے اور ورن نے دیسی ویجنتی مالا دی کہ جس کے چاروں اور مست بھونرے گنجن کر رہے تھے۔ وشوکرما نے انیک پرکار کے آبھوشن تیار کر دیئے۔ سرسوتی نے ہار دیئے برہما نے کمل اور ناگوں نے کنڈل دیئے۔ اس پرکار سج دھج کر لکشمی جی اپنا پتی ڈھونڈھنے کے لئے چلیں پرنتو گندھرو، اسُر، یکش، سدھ چارن اور دیوتا آدی میں سے کوئی بھی ان کی اچھا کے انوکول نہ ملا، تب لکشمی جی کہنے لگیں تم سب دیوتا اور اسُر برابر برابر بیٹھ جاؤ جس کو میری آتما کہے گی، اس کو میں اپنا پتی بنا لوں گی ــــ یہ کہہ کر جے مالا ہاتھ میں لے کر ایک ایک کو دیکھتی ہوئی چلیں۔ جو تپسوی تھا اس میں کرودھ دیکھا، جو مہان ہیں ان میں کام تیاگ نہیں دیکھا۔ جو دھرماتما ہیں ان کے اندر پرانیوں پر دیا کرنے کی بھاؤنا نہیں دیکھی۔ جو پراکرمی ہیں ان میں کال کو ٹالنے کی شکتی نہیں دیکھی۔ کوئی ادھک آیو والے دیکھے ان کا سوبھاؤ اچھا نہیں دیکھا۔ کوئی کوئی اچھے سوبھاؤ کے ہیں، ان کی آیو کا ٹھکانا نہیں دیکھا، کسی کسی میں شیل اور دیرگھ آیو دونوں ہیں پرنتو ان کو منگل روپ نہیں دیکھا اور جو سب پرکار سے منگل روپ ہیں، وہ میری اچھا نہیں کرتے۔ اس پرکار سوچتے سوچتے لکشمی کو صرف بھگوان ہی ایسے ملے جن میں درگن نہیں تھے سو انھوں نے بھگوان جی کے گلے میں ہی ور مالا ڈال دی۔ اس کے پشچات پھر دیوتاؤں اور اسُروں نے متھا تب کنیا روپ سے وارونی دیوی اُتپن ہوئی، اُسے بھگوان کی صلاح سے دیوتاؤں نے گرہن نہ کیا، تو اسُروں نے گرہن کر لیا

جب پھر سمندر کو متھنے لگے تو اس میں سے دویہ جیوتی والا ایک پرش اتپن ہوا، اس کا نام دھنونتری تھا۔ اس نے آیوروید چلایا۔ ان کے ہاتھ میں جو امرت کا کلش تھا اس کو دیوتاؤں نے لیا تب اسر دیوتاؤں کے ہاتھ سے امرت کا کلش چھین کر لے گئے۔ تب دیوتا بہت دکھی ہو کر بھگوان جی کی شرن میں گئے۔ ان کو دیکھ کر بھگوان جی کہنے لگے ہے دیوتاؤ تم دکھی مت ہوؤ۔ میں اپنی مایا سے ابھی تمہارے منورتھ پورن کروں گا۔ ایسا کہہ کر بھگوان نے اپنی مایا پھیلائی کہ اسر لوگ آپس میں لڑنے لگے کوئی کہتا تھا میں پہلے پیوؤں گا، دوسرا کہتا تھا میں پہلے پیوؤں گا۔ کچھ بل ہین دیتیہ کہنے لگے کہ اس کو نکلنے میں دیوتاؤں نے بھی پریشرم کیا ہے ان کا بھی بھاگ ملنا چاہیئے۔ اس پرکار دیتیوں میں آپس میں چھینا جھپٹی ہونے لگی۔ اسی سمے بھگوان نے ایک مہان سندری استری کا روپ دھارن کیا۔ وہ استری اتنی سندر تھی کہ کام دیو کی استری رتی بھی اس کے سامنے کچھ نہ تھی۔ وہ استری دیتیوں کے بیچ میں جا کر اپنے ہاو بھاو اور کٹاکشوں سے ان کا من موہنے لگی۔

ادھیائے — ۹

موہنی روپ دھاری بھگوان کا امرت بانٹنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! امرت کلش کے پیچھے آپس میں لڑتے ہوئے دیتیوں نے جب موہنی کو دیکھا تو وہ اس کے روپ پر آسکت ہو گئے اور کہنے لگے کامنی ہم آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے ہیں کہ امرت کون پیئے۔ ہم کشیپ کے پتر ہیں۔ تم ہمارا فیصلہ ٹھیک طرح کر دو۔ ہے راجن یہ سن کر موہنی جی کٹاکش کر کے کہنے لگیں، ارے تم رشی راج کشیپ جی کے پتر ہو کر استری کا وشواس کر رہے ہو۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ استری کا وشواس نہیں کرنا چاہیئے۔ اس بات کو سنکر دیتیوں کے من میں موہنی کا اور بھی وشواس ہو گیا اور امرت کا کلش بھی موہنی کے ہاتھ میں دیکر کہنے لگے کہ اب تم اپنے ہاتھ سے اس امرت کو بانٹ دو۔ یہ سنکر موہنی روپ دھاری بھگوان کہنے لگے۔ ہے دیتیہ گن! میں اس شرط پر تمہارے جھگڑے کو طے کروں گی کہ تم یہ وچن دو کہ جو کچھ بھی بھلا برا میں کروں تم اس کو سویکار کرو گے۔ یہ سن کر سارے دیتیہ کہنے لگے کہ ہم کو یہ بات سویکار ہے۔ تب موہنی نے کہا کہ ایک پنکتی میں تم بیٹھ جاؤ اور دوسری میں دیوتا بیٹھ جائیں۔ موہنی جی سوچنے لگیں کہ دیتیوں کو امرت پلانا سانپ کو دودھ پلانے کی طرح ہے سو انہوں نے ایسی مایا رچی کہ سارے دیوتا اور دیتیہ ان کے روپ پر موہت ہو گئے، اور اپنی سدھ بدھ بھول گئے۔ موہنی نے تب اصلی امرت تو دیوتاؤں کو پلا دیا، اور دکھ کلیش اور مرتیو دینے والا مایا سے اتپن کیا ہوا دوسرا امرت دیتیوں کو پلا دیا۔ اسروں میں راہو بہت ہوشیار تھا وہ کہنے لگا کہ مجھے تو دال میں کچھ کالا دیکھتا ہے، سو وہ دیتیوں کی پنکتی میں سے نکل کر دیوتاؤں کی پنکتی میں سوریہ اور چندرماں کے بیچ میں آکر بیٹھ گیا۔ جب موہنی امرت پلاتی ہوئی سوریہ کے پاس آئیں اور سوریہ نے راہو کی اور اشارہ کیا تب موہنی نے اپنے سدرشن چکر سے اس کا سر کاٹ ڈالا، پر تو اس کا سر امر ہو گیا۔ اس دن سے راہو چندرماں اور سوریہ سے اب تک بیر رکھتا ہے۔ جب سب دیوتا امرت پی چکے تو بھگوان نے اسروں کے دیکھتے دیکھتے اپنا روپ دھارن کر لیا۔

ادھیائے ــــــ ۱۰

دیوتاؤں اور اسروں کا سنگرام ۔

شکدیو جی کہنے لگے ـــ ہے راجن ! یدپی دیتیوں نے بھی دیوتاؤں کے برابر ہی پرشرم کیا تھا، پرنتو بھگوان سے دُکھ ہونے کے کارن ان کو امرت نہ ملا اس پرکار امرت کو سِدھ کر اور دیوتاؤں کو پلا کر سب کے دیکھتے دیکھتے بھگوان گرڑ پر چڑھ کر چلے گئے۔ جب اسروں نے یہ دیکھا کہ دیوتاؤں نے چھل سے امرت پی لیا ہے تب انہوں نے دیوتاؤں پر آکرمن کر دیا اور شستر لے کر دیوتاؤں کو مارنے لگے، تب دیوتاؤں کو بھی مرنے کا بھے نہیں رہا، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ امرت پینے سے پرانی مرتا نہیں ہے سو وے بھی اسروں سے دیوتا پوروک لڑنے لگے۔ سمندر کے کنارے بڑا گھنگھور یدھ ہوا جس کا نام دیواسر سنگرام پڑ گیا۔ دیوتا اور دیتیہ انیک پرکار کے شستر استر لے کر ایک دوسرے کو مارنے لگے رتھی رتھی سے، پیدل پیدل سے، سوار سوار سے اور ہاتھی والا ہاتھی والے سے بھڑ گیا۔ اس پرگھماسان یدھ ہونے لگا ہے راجن ! تب دیتیوں کا راجہ مہا پرکرمی بلی راجہ مے دیتیہ کے بنائے ہوئے وے ہائس نامک ادبھت وان پر چڑھ کر آیا . . . . وہاں کے چاروں طرف بڑے بڑے سیناپتی تھے۔ اس میں بیٹھے ہوئے بلی راجہ ایسے شوبھائے مان ہو رہے تھے جیسے اُدیاچل پر چندرماں سشوبھت ہوتا ہے۔ تب بلی کے یودھا گن سنگھوں کی طرح گرجنے لگے۔ ان کو اس طرح گھمنڈ کرتا دیکھ کر اندر کو بڑا کرودھ آیا، تب وہ بھی ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر آیا۔ راجہ بلی اندر کے ساتھ، تارک سوامی کارتک کے ساتھ، ہیتی ورن کے ساتھ، پرہیتی ہتر کے ساتھ، کال نابھ یم کے ساتھ، مئے وشوکرما کے ساتھ، شمبر توشٹا کے ساتھ، ورو چن سوریہ کے ساتھ، اپراجیت سوچی کے ساتھ، راہو چندرماں کے ساتھ، پلوم اگنی کے ساتھ، شمبھ نشمبھ بھدر کالی کے ساتھ یدھ کرنے لگے۔ دیوتا اور اسُر ایک دوسرے پر پینے تیر چلانے لگے۔ بلی نے پچاسوں تیر اندر کے مارے پر نتو اندر نے سب کو کاٹ گرایا۔ پھر بلی نے جتنے بھی ہتھیار اندر پہ چلائے۔ سب اندر نے کاٹ دیئے۔ تب دتیہ لوگ دیوتاؤں کی سینا پر پروت برسانے لگے جن سے دیوتاؤں کا نقصان ہونے لگا۔ تب بھگوان جی دیوتاؤں کی سہائتا کو آئے اور انہوں نے اپنے پرتاپ سے دیتیوں کی کپٹ مایا کو دُور کر دیا۔ سنگرام میں گرڑ پر بھگوان کو دیکھ کر سنگھ پر بیٹھے ہوئے کال نیمی نے ایک ترشول مارا۔ بھگوان نے اس ترشول کو گرڑ کے مستک پر پڑتا دیکھ کر آسانی سے ہی پکڑ کر اُسی سے سنگھ اور کال نیمی دونوں کو مار ڈالا۔ پھر مالی، اور سمالی نامک دتیہ لڑنے کو آئے ـــ بھگوان نے اپنے چکر سے ان دونوں کے سر کاٹ لیئے۔ اتنے میں مالیہ وان ایک بہت بھاری گدا لے کر گرڑ کو مارنے کو دوڑا، تب بھگوان نے چکر سے اُس کا بھی سر کاٹ دیا ؛

ادھیائے ـــــ ۱۱

دیواسُر سنگرام سماپت ہونا

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! جب بھگوان نے اپنی کرپا سے دیتیوں کی مایا کو نشٹ کر دیا، تب دیوتاؤں کو ہوش آیا، اور انہوں نے اُٹھ کر بہت سے دیتیوں کو یدھ میں مار ڈالا۔ اندر نے کرودھ کر کے بلی کو مارنے کے لئے جب استر اٹھایا تب پرجا میں ہاہاکار مچنے لگا۔ اندر نے بلی کو للکار کر کہا، ہے مایاوی دانو میرے سامنے آ۔ میں تیرا سر کاٹ ڈالوں گا، اندر کے بچن سن کر بلی کو بڑا کرودھ آیا اور اُس نے اپنا بھیانک استر اندر کو مارنے کو اٹھایا پرنتو اندر نے اُس سے پہلے ہی اپنا تیر چلا کر بلی کا سر کاٹ ڈالا۔ تب جمبھا سُر اپنے مِتر کو مرا ہوا دیکھ کر اندر سے یدھ کرنے آیا۔ سنگھ پر چڑھے ہوئے جمبھ نے پاس آکر گدا اندر کی گردن پر ماری اور ہاتھی کی کنپٹی پر بھی ماری۔ گدا کی چوٹ سے ہاتھی نے پرتھوی پر گھٹنے ٹیک دیئے۔ تب ماتلی سارتھی ہزار گھوڑوں والے رتھ کو لے کر آیا اور اندر اُس رتھ پر سوار ہو گیا اور ایک ترشول سے جمبھ کی ہتیا کر ڈالی۔ نارد رشی سے جمبھ کا مرنا سن کر نموچی، بل اور پاک یہ تین اُس کے ساتھی اندر کو مارنے کو آئے۔ بل نے اپنے وانوں سے اندر کے رتھ کے سب گھوڑوں کو مار ڈالا۔ پاک نے ماتلی کے دو سو وان مارے اور رتھ کے جوئے آدی توڑ ڈالے۔ نموچی پندرہ وان مار کر یدھ میں بادل کی طرح گرجنے لگا۔ تب اندر نے اپنی گدا اور تیروں سے ان تینوں ویروں کو مار ڈالا وُران آدی انیہ دیوتاؤں نے بہت سے دیتیوں کو مار ڈالا۔ جب بہت تھوڑے سے دیتیہ بچ رہے تب برہما جی وہاں آئے اور اندر سے کہنے لگے کہ تم لوگوں کو امرت بھی مل گیا ہے اور یدھ میں بھی جیت ہو گئی ہے اب تم یدھ بند کر کے اپنے لوک کو جاؤ۔ تب دیوتا برہما جی کہنا مان کر اپنے لوک کو چلے گئے۔ دیتیہ لوگ اپنے راجہ بلی کو اور ان دیتیوں کو جو یدھ میں مرے نہیں تھے پرنتو گھائل ہو گئے تھے اپنے لوک استاچل کو چلے گئے وہاں پر اُنکے گرو شکراچاریہ جی نے اپنی سنجیونی وِدیا سے اُن کو اور راجہ بلی کو جیوت کر دیا اور ان کی اسمرن شکتی واپس لوٹ آئی ؁

ادھیائے ـــــ ۱۲

موہنی پر مہادیوجی کا موہت ہو جانا

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! جب مہادیوجی نے یہ سنا کہ بھگوان نے موہنی روپ دھارن کر کے دیتیوں کو موہت کر کے دیوتاؤں کو امرت پلا دیا ہے تب وے اپنے بیل پر چڑھ کر درشن کرنے کے لئے بھگوان جی کے پاس گئے اور کہنے لگے ہے بھگوان! میں نے آپ کے دھارن کئے ہوئے انیک روپ دیکھے ہیں پرنتو آپ نے جو موہنی روپ

دھارن کیا تھا اس روپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر بھگوان جی کہنے لگے ہے مہا دیو! میرا وہ روپ ایسا ہے کہ جو
بھی اس کو دیکھ لے گا وہ موہت ہو جائے گا۔ اگر تم اس کو دیکھو گے تو مجھے بھئے ہے کہ تمہاری تپسیا کہیں کام دیو کے
وشی بھوت ہونے کے کارن بھنگ نہ ہو جائے۔ شنکر جی کہنے لگے ہے بھگوان جو کچھ بھی ہو میں آپکا وہ روپ دیکھنا چاہتا
ہوں۔ ہے راجن! جس سمے مہا دیو جی یہ کہہ ہی رہے تھے کہ بھگوان نے اپنا موہنی روپ دھارن کیا اور مہا دیو جی
سے تھوڑی دُور ایک واٹکا میں گیند سے کھیلنے لگی۔ مہا دیو جی کی دِرشٹی بھی اُدھر گئی پرنتو اُس سمے بھگوان جی سامنے
کھڑے ہوئے تھے سو وے کچھ نہ کہہ سکے اور بار بار اُدھر استری کی اور دیکھنے لگے۔ تب بھگوان جی کہنے لگے ہے مہا دیو
اب میں تم کو اپنا موہنی دِکھاتا ہوں، ایسا کہہ کر بھگوان انتر دھیان ہو گئے۔ یہ چھل کرنے سے بھگوان جی کا آشیہ یہ تھا
کہ مہا دیو جی یہ نہ سمجھ سکیں کہ میں واستو میں موہنی روپ دھارن کر رہا ہوں۔ ہے راجن جیسے ہی بھگوان انتر دھیان
ہوئے مہا دیو جی سوچنے لگے کہ بھگوان پتہ نہیں کب تک موہنی روپ دکھائیں تب تک میں چل کر اس پرم سندری
کا روپ دیکھوں۔ ایسا وچار کر مہا دیو جی پاروتی جی کو وہیں چھوڑ کر اس سُندری کی اور بھاگے۔ وہ استری بہت
باریک ریشمی کپڑا پیلے رنگ کا دھارن کئے ہوئے تھی، جس میں سے اس کا دودھ جیسا گورا شریر چمک رہا تھا۔ وہ
استری جب گیند اٹھاتی تھی تو اس کی کمر میں انیک بل پڑ پڑ جاتے تھے۔ جس سے وہ گیند اٹھاتی ہوئی مہا دیو جی کی
اور دیکھتی تھی تو مہا دیو جی کو ایسا معلوم پڑتا تھا کہ جیسے ان کا ہردے تیر سے بیندھ دیا ہو۔ اُس استری کو دیکھ کر
مہا دیو جی اپنی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ جب اُس استری کی گیند کچھ دُور پر جا کر گری تو وہ اُسے اٹھانے کو بھاگی
جس سے اس کا وستر ہوا میں اُڑنے لگا اور شریر نگن دکھائی دینے لگا، تب مہا دیو جی کام سے ویاکل اسکے پیچھے
بھاگے اور وہ بھی مہا دیو جی کو دیکھ کر لجا کے مارے ایک پیڑ کی آڑ میں ہو گئی، اور مند مند مُسکاتی ہوئی نینوں کے
کٹاکش پھینکتی ہوئی آگے کو چل دی۔ تب مہا دیو جی اور تیزی سے اس کے پیچھے دوڑے، اور کچھ دُور جا کر اس کو پکڑ
کر گود میں اٹھا لیا، پرنتو وہ اپنے کو چھڑا کر بھاگی، اور مہا دیو جی کام کے وشی بھوت ہو کر اس کے پیچھے بھاگتے رہے
ہے راجن! اس پرکار کام دیو نے مہا دیو جی سے بدلا لے لیا۔ جہاں جہاں مہا دیو جی کا دیریہ گرا وہاں سونے
چاندی کی کھانیں بن گئیں۔ جب ویریہ اسکھلت ہونے پر مہا دیو جی نے اپنے آپ کو بہت دربل دیکھا تو بڑی لجا انوبھو
کرنے لگے ــــــ تب بھگوان جی موہنی روپ تیاگ کر اپنے واستوک روپ میں شو جی کے سامنے آ کر کہنے لگے :ــــ
ہے بھگت! اب تم نے دیکھ لیا کہ میری مایا نے آپ جیسے مہا یوگی کو کس پرکار موہ لیا، پھر سنساری جیون کا
تو کہنا ہی کیا ہے ان کی کیا مجال ہے کہ میری مایا کے پھندے سے نکل سکیں۔ ہے راجن! بھگوان کے یہ وچن
سُن کر مہا دیو جی پرسن ہو کر پاروتی جی کے ساتھ اپنے دھام کو لوٹ آئے ::

ادھیائے ——— ۱۳

دیوسوت آدی منونتروں کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے — ہے پریکشت! اس سے ساتواں منونتر چل رہا ہے اس کے آرمبھ میں سوریہ کا پتر شرادھ دیو دسواں نامک منو ہوا۔ اب میں اس کے پتروں آدی کا حال بتاتا ہوں۔ وس دیوسوت منو کے دس پتر ہیں، جن کے نام اکشواکو، بھگ، دھرشٹ، شریاتی، تری شینت، ابھاگ، دِشٹ، کروپ، پرشگھر اور وسومان ہیں اور آدتیہ، دیو، رودر، وشودیوا، مرودگن اور اشونی کمار یہ اس منو کے دیوتا ہیں اور اندر کا نام پرندر ہے۔ کشیپ، اتری، وسشٹ..... وشوامتر، گوتم، جمدگنی اور بھاردواج یہ سات رشی ہیں۔ کشیپ کے گھر میں ادتی سے بھگوان نے جنم لیا۔ اب آگے آنے والے سات منونتروں کا ورنن کرتا ہوں۔ وِوسوتو منو کے دو استریاں تھیں دونوں ہی وشوکرما کی پتریاں تھیں۔ ان کے نام سنگیا اور چھایا تھے۔ سنگیا کے یم۔ یمی اور شرادھ دیو نامک تین سنتانیں اتپن ہوئیں، اور چھایا کے سورنی پتر اور تپتی نامک کنیا اتپن ہوئی جو سموَرن نامک راجہ کو بیاہی گئی تھی اور اسی چھایا کے تیسرا شنیشچر نامک پتر اتپن ہوا اور بڑوا نامک سوریہ کی پتنی سے اشونی کمار دو پتر اتپن ہوئے۔ سو اب سوریہ کا پتر ساورنی منو ہوگا اور نرموک تھا اور جیکادی اس کے دس پتر ہوں گے اور سُتپا، وِرجا تھا امرتا پربھا دیوتا ہوں گے، اور وروچن کا پتر بلی ان کا اندر ہوگا۔ وہ بلی بھگوان وشنو کو تین پیر بھومی دان میں دے گا اور پرم سدھی پراپت کرے گا۔ گالو، دیپت مان، پرشورام، اشوتھاما، کرپاچاریہ شرنگی رشی اور ہمارے پتر وید ویاس جی یہ سپت رشی ہوں گے یہ اس سمے اپنے اپنے آشرموں میں ورتمان ہیں۔ اس منونتر میں سرسوتی کے گربھ سے بھگوان جنم لینگے، اور اندراسن کو پرندر سے چھین کر بلی کو دیں گے۔ اس کے پشچات ورن کا پتر دکش ساورنی نام سے نواں منونتر ہوگا۔ بھوت کیتو اور دیپت کیتو آدی اس کے دس پتر ہوں گے، پارا اور مریچی گربھادک دیوتا ہوں گے، ادبھت نام اندر ہوگا، دھیوتی من آدی رشی ہوں گے۔ آیوشمان کی امبو دھارا نام کی استری سے رشبھ دیو نام بھگوان اتپن ہوں گے، جن کی بڑھائی ہوئی ترلوکی کو ادبھت نام اندر بھوگے گا۔ اس کے پشچات اُپ اشلوک کا بیٹا برہم ساورنی نامک دسواں منو ہوگا۔ بھوری شین آدی اس کے پتر ہوں گے اور ہوشمان آدی اس میں رشی ہوں گے۔ سوواسن اور وِرُودھ آدی دیوتا ہوں گے، اور اندر کا نام شمبھو ہوگا۔ بھگوان وشوک سین، وشو سرشٹا ؤں کے گھر میں وشوچی سے جنم لے کر شمبھو سے متر تا کریں گے۔ اس کے بعد دھرم ساورنی نامک گیارھواں منو ہوگا اس کے اناگت اور ستیہ دھرم آدی دس پتر ہوں گے۔ وہنگم، کام گم، اور نروان روچی دیوتا ہوں گے۔ ویدھتی، اندر ارن آدی رشی ہوں گے۔ اس منونتر میں بھگوان آدیک کی استری ویدھرتا سے دھرم ستیو نام کا اوتار دھارن کرکے ترلوکی کو دھارن کریں گے۔ پھر رُودر ساورنی نامک بارھواں منو ہوگا۔ دیووان، اُپ دیو اور دیو سریشٹھ آدی اس کے دس پتر ہوں گے۔ رِت دھاما نامک اندر اور ہرت آدی دیوتا ہوں گے۔ تپومورتی، تپوسوی اور اگنیدھر آدی سپت رشی

ہوں گے۔ ستیہ سہا کی سونرتا نامک استری سے بھگوان سدھاما اوتار دھارن کرکے دودرساورنی منو کا پالن کریں گے پھر دیوساورنی نام کا تیرھواں منو ہوگا، چترسین اور وچتر آدی اس کے دس پُتر ہوں گے۔ سوکرم اور سوترام آدی دیوتا دوسپتی نامک اندر تھا نرموک اور سقودرشادی سپت رِشی ہوں گے۔ دیوہوتر کی ورہتی استری سے بھگوان یوگیشور نام اوتار دھارن کریں گے۔ پھر اندرساونی نامک چودھواں منو ہوگا۔ اُرو اور گمبھیر بُدھ آدی اس کے پُتر ہوں گے۔ پوتر اور چاکشش دیوتا سچی نامک اندر تھا اگنی، واہو، شوچی، شُدھ اور مائدھ آدی سپت رشی ہوں گے۔ سترائن کی وِتا نامک استری سے ورہت بھانو بھگوان اوتار لے کر کریاؤں کا وستار کریں گے۔ ہے راجن! اس پرکار بھوت بھوشیت ورتمان تینوں کال میں ہونے والے چودہ منونتروں کا ورنن ہے۔ ہزار چوکڑی میں یہ چودہ منو بیتتے ہیں تب ایک کلپ ہوتا ہے ٭

ادھیائے ــــــ ۱۴

منوؤں کے دھرم کرم آدی کا ورنن

پرکشت جی کہنے لگے ہے رشی راج! آپ نے منونتروں کی کتھا سنائی جس کو سُن کر میرا ہردے بہت پرسن ہوا ہے اب آپ کرپا کرکے یہ بتائیے کہ یہ منو اپنا راجیہ کس پرکار چلاتے ہیں، تھا ان کے کیا دھرم ہیں۔ شکدیو جی کہنے لگے ـــ ہے راجن! منو اور ان کے پُتر رِشی۔ اندر اور دیوتا یہ سب بھگوان کے آدھین ہیں، اور سارا کاریہ بھگوان کی آگیا سے کرتے ہیں۔ یہ بڑے پرتاپی ہوتے ہیں، اور دھرم کی وردھی کرتے ہیں، رشی لوگ تپ کرتے دیگیہ کراتے ہیں اور یگیہ کا بھاگ دیوتاؤں کو ملتا ہے۔ براہمن لوگ وید پڑھتے ہیں وپڑھاتے ہیں۔ راجہ اندر ورشا کرتے ودیتیوں کا ناش کرتے ہیں، اور جب سنسار میں ادھرم بہت بڑھ جاتے ہیں، تب بھگوان اوتار لیتے ہیں اور ادھرمیوں و پاپ کرنے والوں کو نشٹ کرکے پرتھوی کا اُبھار کرتے ہیں۔ پرتیک منونتر میں یہی کرم چلتا رہتا ہے۔ جب پرلئے ہوتی ہے تو ساری پرتھوی اور سب جیو جنتو نشٹ ہو جاتے ہیں، کیول بھگوان جی بچ رہتے ہیں، اور پھر وے اپنی اِچھا سے نئی سرشٹی کا نرمان کرتے ہیں۔

ادھیائے ــــــ ۱۵

راجہ بلی کا اِندر کو یدھ میں ہرا کر اندراسن چھین لینا

پرکشت جی کہنے لگے ہے رشی راج! بھگوان نے وامن اوتار دھارن کرکے راجہ بلی سے تین پیر پرتھوی کی بھکشا کیوں مانگی، جب کہ وے ترلوکی کے سوامی ہیں، اور بلی راجہ کے ساتھ چھل کیوں کیا، اس کا کارن کیا ہے کرپا کرکے بتائیے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب دیوتاؤں نے دیواسُر سنگرام میں دیتیوں کو ہرا دیا اور بلی کو مار دیا تب اسکے

سیوک بلی کو شکراچاریہ جی کے پاس لے گئے انہوں نے اپنی سنجیونی وِدیا سے بلی کو جیوت کر دیا۔ جیوت ہو کر بلی نے اپنے گُرو کی بہت سیوا کی جس سے شکراچاریہ جی بہت پرسن ہوئے اور راجہ بلی سے ایک بہت بڑا یگیہ کرایا۔ یگیہ میں سے سونے سے مڑھا ہوا ایک رتھ نکلا، جس میں اندر کے گھوڑوں کے سمان گھوڑے جُتے ہوئے تھے اور ایک دھوجا پھرا رہی تھی۔ جس پر سنگھ کا چتر بنا تھا اور ایک دِویہ دھنش بھی تھا۔ اس میں ترکس اور کوچ بھی رکھے ہوئے تھے۔ پرہلاد نے بلی کو ایک مالا دی جس کے پھول کبھی کمھلاتے نہ تھے اور شکراچاریہ نے ایک ایسا شنکھ دیا، جس کے بجانے سے شترو کی ہمت ٹوٹ جاتی تھی۔ اس پرکار سب وستوئیں راجہ بلی کو دے کر شکراچاریہ جی نے کہا، ہے راجن! اس رتھ پر بیٹھ کر اور شستر استر لے کر تم دیوتاؤں پر آکرمن کرو۔ اس یدھ میں تم ان کو ہرا دو گے۔ یہ وردان پا کر بلی نے رتھ پر بیٹھ کر اپنی سینا ساتھ لے کر اندرپوری پر چڑھائی کر دی۔ راجہ بلی نے وہاں جا کر شنکھ بجایا جس کو سُن کر دیوتا لوگ ڈر کے مارے کانپ اُٹھے پرنتو ساہس کر کے بلی سے یُدھ کرنے آئے تو بلی کے تیج سے ان کے شریر جلنے لگے سو وے رن بھومی سے بھاگ کھڑے ہوئے اور بلی نے اندر آسن پر ادھیکار کر کے وہاں راج کرنا آرمبھ کر دیا۔ تب سب دیوتا لوگ اپنے گُرو برہسپت جی کے پاس گئے اور کہنے لگے ہے گُرو دیو! ہمیں بڑی چنتا ہے کس کارن سے ہمارے شترو دیتیہ جن کو ہم نے کچھ دن ہوئے یدھ میں ہرا دیا تھا آج ہم سے یُدھ میں جیت گئے ہیں۔ برہسپتی جی کہنے لگے ہے اندر مہرشی شکراچاریہ جی نے اپنی شکتی سے اس کا تیج بڑھایا ہے۔ ترلوکی کا کوئی بھی پرانی اور تم جیسے ہزار اندر بھی اس کو نہیں جیت سکتے۔ بھگوان کے اتر کت اور کوئی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اب تم لوگ سورگ کو چھوڑ کر روپ بدل کر کہیں اور جا کر رہو اور سمے کی پرتیکشا کرو۔ یہ سُن کر دیوتا لوگ وہاں سے بھاگ گئے اور بلی راجہ ترلوکی پر راجیہ کرنے لگا۔ ایک دن اس نے بہت ونیت بھاؤ سے اپنے گرو شکراچاریہ جی سے کہا کہ ہے گرودیو! کوئی ایسا اُپائے بتائیے جس سے میرا یہ راجیہ سدا بنا رہے، اور کوئی مجھ سے چھین نہ سکے۔ شکراچاریہ جی کہنے لگے کہ تم سو اشومیدھ یگیہ کر لو، تب تمہارا راجیہ اکھنڈ ہو جائے گا۔ اندر لوگ پر اکھنڈ راجیہ وہی کر سکتا ہے جو پورے سو اشومیدھ یگیہ کرے۔ اندر نے بھی سو اشومیدھ یگیہ کئے تھے۔ اپنے گُرو کی یہ آگیا مان راجہ بلی یگیہ کرنے لگا، اور ننیانوے ورشوں میں اُس نے ننیانوے یگیہ پُورن کر لیئے۔ اُس سے اندر کو بڑی چنتا ہوئی، اور سوچنے لگا کہ اگر اس کا سواں یگیہ پورن ہو گیا تو مجھے کبھی بھی اندر آسن نہیں ملے گا:؛

ادھیائے — ۱۶

ادیتی کا اپنے پتی کشیپ کی سیوا کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! دیوتا لوگ بڑے دُکھی تھے اور ان کی ماتا ادیتی کشیپ رشی کی پتنی اپنے پُتروں کی اس اوستھا پر بڑی دُکھی تھیں۔ جب اندر نے ان کو یہ سنایا کہ بلی ننیانوے یگیہ پُورن کر چکا ہے تب ان کو اور بھی دکھ ہوا۔ ایک دن کشیپ جی نے ادیتی کو اُداس دیکھ کر پُوچھا کہ ادیتی! آج تم بہت اُداس دکھائی دے رہی ہو کیا کارن ہے؟

کیا ایسا تو نہیں ہوا کہ برہمن کا اپمان ہو گیا ہو، یا کوئی اتھتی بنا سواگت کے لوٹ گیا ہو، یا اور کوئی کارن ہے یہ سن کر ادیتی کہنے لگی ہے سوامی! میں اس کارن سے اُداس ہوں کہ میری سوت دیتی پُتر دیتیوں نے میرے پُتر دیوتاؤں سے راج گدی چھین کر دیش نکالا دے دیا ہے سو آپ میرا دکھ دُور کیجئے۔ کشیپ جی ہنس کر کہنے لگے ہے پریئے! اتم بھگوان تربوکی ناتھ کا بھجن کرو وے تمہارا منورتھ پورن کرینگے۔ تب ادیتی کہنے لگی ہے سوامی! میں بھگوان کی اُپاسنا کس طرح سے کروں، آپ مجھے بھگوان کی پوجا کرنے کی وہ بدھی بتایئے جس سے وے مجھ پر اور میرے پُتروں پر شگھر ہی پرسن ہو جائیں۔ کشیپ جی کہنے لگے کہ ایک سمے پُتر کی چاہنا سے یہی پرشن میں نے برہما جی سے کیا تھا، تب بھگوان کو پرسن کرنے والا جو ورت انہوں نے مجھے بتایا تھا وہی میں تم کو بتلاتا ہوں۔ پھاگن شُدی میں پرتی پدا سے دواد شی تک بارہ دنوں تک یہ ورت ہوتا ہے۔ اس ورت کا پیوورت نام ہے۔ اماوس کے دن سارے شریر پہ گئو کا گوبر مل کر اشنان کرے اور یہ منتر پڑھے —— "ہے دھرتی ماتا! رساتل میں جا کر جل کے اوپر استھاپن کی اچھا سے واراہ بھگوان نے تم کو رساتل سے نکالا تھا تم میرے پاپوں کو دور کر دو میں آپ کو نمسکار کرتی ہوں"۔ اس پرکار دھرتی ماتا کی پرارتھنا کرے اور ایکاگر چیت سے بھگوان کا بھجن کرے۔ کھیر بنا کر اس کا بھوگ لگا کر وہی کھیر بارھوں دن کھائے پرنہچریہ سے رہے۔ تیرھویں دن ورت کا ودیا پن کرے اور برہمنوں و نردھنوں کو دان دے کر ورت توڑے.... ہے ادیتی اس ورت سے تیری منو کامنا پورن ہوگی، اور تو سکھی ہوگی ۔؛

ادھیائے —— ۱۷
ادیتی کو بھگوان کے درشن ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اپنے سوامی کشیپ رشی کی آگیا سے ادیتی نے اپنی اندریوں کو وش میں کر کے ایکاگر چیت سے بھگوان کا بھجن کرتے ہوئے اس ورت کا انوشٹھان کیا۔ تب بھگوان پیتامبر پہرے چاروں بھجاؤں میں شنکھ، چکر، گدا اور پدم لیئے ادیتی کے سنمکھ پرگٹ ہوئے۔ ان کو دیکھ کر ادیتی ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے پریم سے استوتی کر کے کہنے لگی ہے دینا ناتھ! میرا کلیان کیجئے۔ یہ سنکر بھگوان جی کہنے لگے ہے دیو ماتا! مجھے تمہاری دلی ابھلاشا معلوم ہے۔ آپ کی اچھا ہے کہ آپکے پُتر اپنا راجیہ پھر پراپت کر لیں اور جیسے آپکے پتر مارے پھر رہے ہیں، ویسے ہی دیتیہ بھی پھریں۔ ہے دیوی! ابھی دیتیوں کا جیتنا کٹھن ہے کیونکہ دیو اور برہمن بھی ان پر پرسن ہیں، پرنتو میں کوئی نہ کوئی اُپائے اوشیہ ڈھونڈونگا ہی۔ تو نے یہ ورت رکھا ہے اسلیئے میں تیرا پُتر بنکر تیرے پُتر دیوتاؤں کی رکشا کرونگا۔ تم اس سمے اپنے پتی کی سیوا کرتی رہو اور میرے روپ کا دھیان کر اُنکی آگیا کا پالن کرو۔ اس بات کو کوئی پوچھے تب بھی مت بتانا کیونکہ دیوتاؤں کے گُپت رہنے سے ہی سدھ ہوتے ہیں۔ ایسا کہہ کر بھگوان جی انتردھیان ہو گئے۔ اسی دن کشیپ جی سے سماگم کرنے سے اُسکے گربھ رہ گیا۔ جب برہما جی آدی دیوتاؤں نے یہ بات جانی تو ادیتی کی استوتی کرنے لگے۔ ادیتی کا تیج دن پرتی دن بڑھتا رہا اور پیٹ میں بھگوان جی ہونیکے کارن

ادھیائے — ۱۸

ادیتی کے گربھ سے بھگوان کا جنم لینا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! دس ماس پشچات ادیتی کے گربھ سے بھادر پد کے شکل پکش میں دوادشی کے دن شروَن نکشتر اور ابھی جت مہورت میں ٹھیک دوپہر کے سمے بھگوان کا جنم ہوا۔ ادیتی اپنے گربھ سے بھگوان کو اتپن ہوا دیکھ کر بڑی پرسن ہوئی اور کشیپ جی پرسنتا کے مارے ناچنے لگے۔ بھگوان تھوڑی ہی دیر میں باون انگلی لمبے ہو گئے۔ اس وامن روپ کو دیکھ کر برہمنوں نے ان کی پری کرما کی اور سنسکار کرنے لگے۔ یگوپویت کے سمے سوریہ نے گائتری کا اپدیش دیا، برہسپتی نے یگیوپویت دیا اور کشیپ رشی نے میکھلا دی۔ بھومی نے مرگ چرم دیا، چندرما نے ڈنڈا دیا، ماتا نے کوپین وستر اور سورگ نے وامن بھگوان کو چھتر دیا۔ برہما نے کمنڈل، سپت رشیوں نے کشا، سرسوتی نے رودراکش کی مالا دی۔ اس پرکار یگوپویت ہونے پر کبیر نے بھکشا پاتر، اور بھگوتی اوما نے بھکشا دی۔ اس پرکار بال برہمچاری وامن جی سپت رشیوں کے بیچ میں شوبھائمان ہوئے تب بھگوان وامن جی نے سنا کہ شکراچاریہ جی نے راجہ بلی کو ننیانوے اشومیدھ یگیہ کرائے اور وہ سوواں یگیہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ سن کر وامن جی بلی کی یگیہ شالا میں گئے۔ یہ یگیہ نرمدا کے اتر تٹ پر بھرگو کچھ نامک تیرتھ پر ہو رہا تھا۔ وہاں یگیہ کرانے والے شکراچاریہ آدی سب رشی وامن جی کو دیکھ کر ترک وترک کرنے لگے کہ یہ سوریہ کا سا پرکاش کیا چلا آ رہا ہے؟ اتنے میں ہی وامن جی ہاتھ میں دنڈ کمنڈل لئے یگیہ شالا میں آ پہنچے وامن برہمچاری کو آتے دیکھ کر بھرگو آدی رشیوں نے ان کا ستکار کیا۔ راجہ بلی نے ان کو ڈنڈوت کی۔ پھر بلی کہنے لگا ہے برہمن آپ کے یہاں آنے سے مجھے بڑا آنند ہوا۔ معلوم ہوتا ہے آپ ساکشات برہم رشیوں کے تپ کی مورتی ہیں۔ آج ہمارے پترگن ترپت ہو گئے ہیں۔ آج ہمارا کل پوتر ہو گیا آپکے پدھارنے سے ہمارا یگیہ بھی سپھل ہو گیا ہے۔ آپکے ننھے ننھے چرنوں سے یہ پرتھوی بھی پوتر ہو گئی۔ ہے مہاراج! آپ کس اچھا سے یہاں آئے ہیں۔ آپ کی جو اچھا ہو مجھ سے مانگیے میں آپ کو دوں گا۔

ادھیائے — ۱۹

وامن دوارا بلی سے تین پیر بھومی مانگنا

شکدیو جی بولے ہے راجن! بلی کے وِنیت وچن سن کر وامن جی بہت پرسن ہو کر کہنے لگے ہے راجہ بلی! تمہارے واکیہ ستیہ ہیں اور تم بہت دانی اور پراکرمی راجہ ہو۔ تمہارے کل میں کوئی ایسا نہیں اتپن ہوا ہے جس

تے یدھ میں یا دان کے سمے پیٹھ پھیرلی ہو۔ پرہلاد کا پتر تیرا پیا در وچن ایسا برہمنوں کا بھگت تھا کہ جب دیوتا برہمنو کا بھیش دھارن کرکے آئے اور ان کو معلوم بھی ہو گیا تب بھی انہوں نے ان دیوتاؤں کے مانگنے سے اپنی آیو دے دی۔ ہے دانی ویر راجن! میں تجھ سے دان میں کیول تین پیر بھومی مانگتا ہوں، جو اپنے پیروں سے ناپ کر میں لونگا اور اس بھومی میں میں اپنی کٹیا بناؤں گا۔ یہ سن کر بلی راجہ کہنے لگے ہے مہاراج! آپ کے وچن تو بہان گیانیوں جیسے ہیں، پرنتو آپ میں بدھی کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ میں تینوں لوکوں کا راجہ ہوں، یہ سمجھتے ہوئے بھی آپنے کیول تین پیر بھومی مانگی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں ایک دویپ آپ کو دے سکتا ہوں۔ اس لئے آپ مجھ سے اتنی بھومی تو مانگ لیجیے جس میں آپ اپنا آشرم بنا کر اس میں واٹکا آدی لگا سکیں، اور اس میں کھیتی بھی کر سکیں۔ یہ سنکر وامن جی کہنے لگے ہے راجن منوشیہ کو کبھی سنتوش نہیں ملتا۔ اگر منوشیہ کو تینوں لوکوں کا راجیہ بھی مل جائے تو بھی اس کی واسنا پوری نہیں ہوتی۔ اگر میں تین پیر پرتھوی سے سنتشٹ نہیں ہو سکا تو ساتوں دویپ مل جانے پر بھی سنتشٹ نہیں ہو سکو نگا۔ ہے راجن! منوشیہ کو چاہیے کہ اپنے پاس کیول اُتنا ہی رکھے اور اُتنا ہی پانے کی اِچھا کرے جس سے اس کی آوشیکتا پورن ہو جائے۔ ادھک لالچ نہ کرے۔ اس لئے آپ مجھے کیول تین پیر بھومی ہی دیدیجیے۔ وامن جی کے یہ وچن سن کر بلی راجہ ہنس کر کہنے لگا ہے ننھے مہاراج! آپ کی اِچھا ہے آپ تین پیر بھومی ہی لے لیجیے۔ یہ کہہ کر بلی نے دان کرنے کے لئے جیسے ہی جل کا پاتر اپنے ہاتھ میں لیا گرو شکراچاریہ بلی کے کان میں کہنے لگے ہے راجن! یہ وامن اور کوئی نہیں ساکشات بھگوان جی ہیں اور یہ تینوں پیروں سے ترلوکی کو ناپ لیں گے اور دیوتاؤں کو دے دینگے۔ اگر تم تینوں لوک ان کو دیدوگے تو کہاں جا کر رہو گے۔ ہے راجن! جس دان سے منوشیہ کی جیوکا نشٹ ہو جاتی ہے وہ دان پرشنسا کے یوگیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ہے راجن تم اب بھی ان کو دان مت دو۔ گئو برہمنوں کی رکشا کے لئے اور اپنے یا کسی انیہ کے پران بچانے کے لئے جھوٹ بولنا پاپ نہیں مانا جاتا ہے۔

ادھیائے —— ۲۰

وامن جی کا تین پیر بھومی ناپنا

شکراچاریہ جی کی بات سن کر راجہ بلی کہنے لگا ہے گُرو جی! آپ کا کہنا ٹھیک ہے گرہستیوں کا یہی دھرم ہے کہ گرہستی پُرش اُس کام کو نہ کرے جس سے دھن پراپتی یا جیوکا پراپتی آدی میں بادھا پڑتی ہو۔ پرنتو میں پرہلاد کے ونش میں ہوا ہوں، اس لئے دھن کے لوبھ میں اپنی دی ہوئی پرتگیا کو کیسے واپس لے سکتا ہوں، میں تو برہمن کو وچن دے چکا ہوں۔ گرو جی! جھوٹ بولنے سے بُرا اور کوئی پاپ نہیں ہے، کیونکہ پرتھوی بھی کہتی ہے کہ میں سب کا بوجھ سہہ سکتی ہوں پرنتو جھوٹ بولنے والوں کا بوجھ نہیں سہا جاتا۔ دکھیو پروپکار کرنا بڑا دھرم ہے مہاتما ددھیچی نے اپنے شریر کی ہڈیاں بھی اندر کو دے دی تھیں۔ اس لئے یدی پروپکار کرنے

میں پران بھی دینے پڑ جائیں تو بڑی اچھی بات ہوتی ہے۔ ہے گرو دیو! اگر یہ وشنو بھگوان بھی ہیں تو ڈر کا ہے کا ہے یہ تو میرے بڑے سوبھاگیہ کی بات ہے کہ بھگوان مجھ سے بھکشا مانگنے آئے ہیں۔ اس لئے میں اوشیہ انکو دان دوں گا۔ یہ سُن کر شکرا چاریہ جی کرودھ میں بھر گئے اور کہنے لگے ارے مورکھ تو میری بات نہیں مانتا۔ میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تیری سمپتی اور دھن کا ناش ہو گا۔ ایسا کہہ کر شکرا چاریہ جی چلے گئے۔ گرو جی کا یہ شاپ پا کر بھی بلی نے اپنی پرتگیا نہیں توڑی اور وامن جی کا پوجن کر کے ہاتھ میں جل لے کر پرتھوی کا سنکلپ چھوڑ دیا۔ اس سمے بلی کی وندھیا ولی نامک رانی سونے کے کلش میں جل بھر کر چرن دھونے کے لئے آئی بلی نے سوئم اپنے ہاتھوں سے وامن جی چرن دھو کر چرنامرت پان کیا۔ ہے راجن اُس سمے بھگوان نے اپنا روپ اتنا بڑھا لیا کہ سمپورن برہمانڈ اس میں آگیا۔ تب بھگوان وامن جی کہنے لگے ہے راجن اب میں بھومی ناپتا ہوں، سو انہوں نے اپنے ایک پاؤں سے پرتھوی سے لے کر نیچے کے پاتال لوک تک ناپ لیا۔ دوسرے پیر سے پرتھوی سے آکاش اور سورگ آدی سب ناپ لیئے۔ تیسرا پیر رکھنے کے لئے کچھ نہیں رہا۔ تب بھگوان جی نے اپنے وراٹ روپ کو چھپا لیا اور وامن روپ میں ہو گئے۔ اُس سمے اندر لوک سے دیوتاؤں نے وامن جی پر پھولوں کی ورشا کی اور جے جے کار کیا۔

ادھیائے ــــ ۲۱

وشنو کا بلی کو باندھنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب اسُروں نے دیکھا کہ وامن نے سب بھومی ہر لی، تب وے کرودھ میں بھر کر کہنے لگے۔ ارے یہ تو مایا دھاری وشنو ہے اور دیوتاؤں کا کام سدھ کرنے کے لئے براہمن کا روپ دھر کر آیا ہے۔ اس نے ہمارے سوامی سے سب کچھ لے لیا۔ ہمارے سوامی کی پرتگیا جھوٹی نہیں ہو سکتی اسلئے اس کو مار ڈالنا چاہیئے۔ ایسا کہہ کر سب دیتیہ اپنے اپنے ہتھیار اُٹھا کر وامن جی کو مارنے کو دوڑے، تب راجہ بلی نے ان کو روک دیا، اور اپنے سینکوں سے کہنے لگے ـــــ ہے سینکو اپنے ہتھیار نیچے رکھ دو۔ اس میں اس براہمن کا کوئی دوش نہیں ہے، آج کل ہمارے دن بُرے آگئے ہیں سو ہم کنگال ہو گئے۔ جب اچھے دن آئیں گے تب پھر دھنوان اور راجہ بن جائیں گے۔

یہ سُن کر بلی کے سینکوں نے ہتھیار رکھ دیئے۔ پھر بھگوان کی آگیا سے گرڑ نے بلی کو ورن پاش سے باندھ لیا تب تو سارے میں ہاہاکار ہونے لگا۔ وامن بھگوان بلی سے کہنے لگے۔ ہے دیتیہ راج! تو نے مجھے تین پیر پرتھوی دینے کی پرتگیا کی تھی۔ میں نے اپنے دو پیروں سے پرتھوی آدی سب ناپ لیئے، اب تیسرا پیر کہاں رکھوں اور کیا ناپوں؟ اگر تو تیسرے پیر نہ دے گا تو نرک میں جائے گا۔

ادھیائے ـــــ ۲۲

بھگوان کا بلی کا دوار پال ہونا سویکار کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان نے جب اس پرکار دھتکارا، تب بلی بہت پرارتھنا کر کے کہنے لگا ہے ترلوکی ناتھ! آپ میرے بچن کو جھوٹ نہ مانیے۔ آپ اپنا تیسرا پیر میرے شریر پر رکھ کر ناپ لیجیے... کیونکہ جب میرے پاس سے پراپت کی ہوئی پرتھوی آپ کے دو پیر ہو گئی تو کیا میرا شریر ایک پیر بھی نہیں ہوگا۔ میں نرک میں جانے سے نہیں ڈرتا، اور نہ آپ کے ورُن پاش سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپ مجھے جھوٹا نہ کہیں۔ ہم اسُر گن آپ سے بیر کر کے وہ سدھی پا جاتے ہیں جو یوگیوں کو جیون بھر تپسیا کرنے سے بھی نہیں ملتی۔ آپ نے جو ورُن پاش سے مجھ کو باندھا ہے اس سے مجھ کو نہ لجا ہے نہ دُکھ ہے۔ ہے بھگوان! میرا تو بڑا سوبھاگیہ ہے کہ آپ نے مجھے درشن دیدیئے ہیں۔ اِسی سے میں اپنے پورو جنموں کے پاپ سے مکت ہو گیا، ہے بھگوان دھن سمپتی اور راج پاٹ میں آدمی آپ کو بھول جاتا ہے سو آپ نے کرپا کر کے یہ چیزیں مجھ سے لے لیں۔

ہے راجن! جب بلی راجہ اس پرکار بھگوان جی کی پرارتھنا کر رہے تھے اس سمے پرہلاد جی وہاں آ گئے۔ ورُن پاش سے بندھے ہوئے بلی نے پرہلاد کو نمسکار بھی نہیں کیا، کیول سر جھکا دیا اور آنکھوں آنسو بھر آئے اور لجا سے مستک جھک گیا، تب پرہلاد جی نے بھگوان کو ساشٹانگ دنڈوت کیا اور کہنے لگے۔ ہے پربھو آپ نے ہی تو بلی کو اندر سے بھی اونچا اُٹھا دیا اور آپ نے ہی پھر ان کا گورو چھین لیا، یہ بڑا ہی اچھا کیا، کیونکہ بلی مد میں اندھا ہو کر آپ کو بھول گیا تھا۔ ہے راجن! اس طرح پرہلاد ہاتھ جوڑے کھڑے تھے تب اُسی سمے پتی کو بندھا ہوا دیکھ کر بلی کی استری ہاتھ جوڑ کر وامن جی سے کہنے لگی۔ ہے بھگوان آپ نے اپنے کھیل کھیلنے کے لئے یہ جگت بنایا تھا سو مورکھ لوگ بیکار ہی اپنے کو جگت کا سوامی کہتے ہیں، پرنتو اس کی اتپتی، پالن اور سنگھار کرنے والے آپ کو کوئی کیا دے سکتا ہے۔ برہما جی بولے ہے دیوادھی دیو! جو کچھ اس راجہ نے اپنے پراکرم سے سنچیہ کیا تھا، وہ سب وسو آپ کو دے چکا۔ دیتے سمے اس کے من میں کچھ بھی وچار نہ ہوا۔ اگر پاپی لوگ چھن بھر کو بھی آپ کا سمرن کر لیتے ہیں تو آپ ان کو موکش دے دیتے ہیں، پھر اس راجہ نے تو بڑی پرسنتا سے ترلوکی اور اپنی دیہہ آپ کو دیدی پھر اسے دُکھ کیوں مل رہا ہے۔ اس کارن اس کو اب چھوڑ دیجیے۔

یہ سن کر بھگوان جی کہنے لگے ہے برہما! جس پر میں کرپا کرتا ہوں، پہلے اس کا سب کچھ چھین لیتا ہوں، کیونکہ دھن آدمی کے مد میں اندھا ہو کر منوشیہ مجھ کو کچھ نہیں سمجھتا۔ جس کو جنم، کرم، ورئے، ودیا، ایشوریہ اور دھن آدی سے مد اور موہ نہیں ہوتا، اس پر میری پوری کرپا رہتی ہے۔ اس بلی راجہ نے میری مایا کو جیت لیا ہے اس لئے یہ دُکھ پاتا ہوا بھی نہیں گھبراتا۔ اس کو گرو نے بہت سمجھایا اور شاپ بھی دے دیا، اس کا سارا خزانہ خالی ہو گیا، اور

راجیہ بھی جاتا رہا، پرنتو یہ ستیہ سے نہیں ہٹا ہے میں نے چھل سے اس کو دھرم سو پدیش دیا، تب بھی اس نے ناپی پڑ گیا نہیں چھوڑی۔ اس لئے یہ ایسے استھان کو پاوے گا جو دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہے۔ برہما جی سے یہ کہہ کر بھگوان بلی سے کہنے لگے ہے دھرم ویدبلی تم اپنے جاتی کے لوگوں کو لے کر سُتل لوک میں نواس کرو۔ وہاں تم کو کوئی نہیں جیت سکے گا۔ میں تمہاری اور تمہارے کٹمب کی رکشا کرنے کے لئے تمہارے دروازے پر موسل لے کر کھڑا رہوں گا، وہاں تمہارا آسُری بھاؤ ہے وہ بھی میرے پربھاؤ سے شیگھر نشٹ ہو جائے گا۔

ادھیائے ـــــ ۲۳

بلی کا سُتل لوک کو جانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اس سے راجہ بلی ہاتھ جوڑ کر آنکھوں میں آنسو بھر کر وِنے پورو وک بھگوان سے بولا ـــ ہے بھگوان! کیا آشچریہ ہے جو انوگرہ آج تک دیوؤں کو بھی نہیں ملا وہ انوگرہ آپ نے اپنا چرن میرے شیش پر رکھ کر کر دیا۔ یہ کہہ کر بھگوان، برہما اور مہادیو کو پرنام کر کے بلی بندھن سے چھوٹ کر اسُروں کو ساتھ لیکر سُتل لوک کو چلا گیا۔ اس طرح بھگوان نے اندر کو سورگ کا راجیہ دے کر ادیتی کا منورتھ پورن کیا۔ اس کے پشچات رشیوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے شکراچاریہ جی سے بھگوان جی کہنے لگے ہے براہمن! یگیہ کرتے والے تمہارے شِشیہ کے کرم میں جو چھیدرہ گیا ہے اُسے تم پورن کرو۔ یہ سن کر شکراچاریہ جی کہنے لگے، ہے بھگوان منتر، تنتر، دیش اور کال سے جو چھیدرہ ہو جاتے ہیں وے سب آپ کے نام کا بھجن کرنے سے پورن ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی ہے بھگوان میں آپ کی آگیا کا پالن کروں گا۔ اس پرکار کہہ کر شکراچاریہ جی نے بلی کا سو وال یگیہ پورن کرا دیا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن اس وامن اوتار کی کتھا سُننے سے منوشیہ کے پاپ کٹ جاتے ہیں۔

ادھیائے ـــــ ۲۴

متسیہ اَوتار کی کتھا

پریکشت جی کہنے لگے ہے رشی راج! کرپا کر کے آپ مجھے بھگوان کے متسیہ اوتار کی کتھا سنائیے بھگوان نے کرموں میں پھنسے جیو کی طرح مچھلی کا روپ کیوں دھارن کیا۔ یہ میں جاننا چاہتا ہوں۔ شکدیو جی کہنے لگے، ہے راجن گئو، براہمن، دیوتا، وید اور دھرم کی رکشا کرنے کی اِچھا سے بھگوان شریر دھارن کرتے ہیں، اور اونچ نیچ سب پرانیوں میں سب جگہ وایو کی طرح وراجمان ہیں۔ کلپ کے انت میں جب برہما کی نِدرا کے کارن سے سنسار کا پرلے ہوا تھا، تب پرتھوی آدی سب لوک سمندر میں ڈوب گئے تھے اور اُسی سمے

برہما کے مکھ سے نکلے ہوئے ویدوں کو ہے گریونا ایک دیتیہ چُرا کر لے گیا، اُس دیتیہ کو مارنے کے لئے بھگوان نے مچھلی کا روپ دھارن کیا تھا۔ ستیہ ورت نام کا ایک راج رِشی کیول جل پی کر بھگوان کا تپ کرتا تھا۔ ایک دن یہ راجہ کرت مال ندی کے تٹ پر بیٹھا ہوا جل سے ترپن کر رہا تھا، تب اُس کی انجلی کے جل میں ایک ننھی سی مچھلی آ گئی۔ ستیہ ورت نے ہاتھ میں آئی ہوئی اُس مچھلی کو جل میں چھوڑ دیا، تب مچھلی اُس راجہ سے کہنے لگی، ہے دینا ناتھ! میں جل میں رہنے والی بڑی مچھلیوں کے ڈر کے مارے رکشا کے لئے آپ کی شرن آئی تھی سو مجھ غریبنی کو آپ پھر جل میں کیوں چھوڑے دے رہے ہیں۔ راجہ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ میری ہی رکشا کے لئے بھگوان نے مچھلی کا روپ دھارن کیا ہے، اس بات کو بنا وچارے راجہ نے اُس مچھلی رکشا کرنے کا وچار کیا۔ تب اُسے کلش کے جل میں رکھ کر اس کو اپنے آشرم میں لے آیا۔ وہ اُس کلش میں ایک ہی رات میں اتنی بڑھ گئی کہ اُس میں رہنے کی جگہ نہیں رہی، تب وہ راجہ سے کہنے لگی ہے راجن اس کلش میں رہنے میں مجھے بڑا کشٹ ہے، سو آپ کوئی ایسا استھان بتایئے جہاں میں سُکھ سے رہ سکوں۔ تب راجہ نے اُس مچھلی کو وہاں سے نکال کر کسی جل سے بھرے کنڈ میں ڈال دیا، اس میں جاتے ہی وہ مچھلی دو گھڑی میں ہی تین ہاتھ لمبی ہو گئی۔ پھر وہ راجہ سے کہنے لگی، ہے راجن! یہ چھوٹا سا کنڈ بھی میرے سُکھ سے رہنے یوگیہ نہیں ہے میرے لئے اس سے بڑا کوئی جلاشیہ بتاؤ۔ تب راجہ نے اس کو وہاں سے نکال کر ایک سرور میں ڈال دیا، وہاں جا کر وہ اتنی بڑھی کہ سرور کا جل اس سے ڈھک گیا۔ تب وہ پھر بولی ہے راجن! یہ سرور بھی ٹھیک نہیں ہے مجھ کو کسی بڑے جلاشئے میں چھوڑ دو۔ یہ سُن کر راجہ نے جہاں جہاں بڑے جلاشئے ملے مچھلی کو ڈال دیا، پرنتو وہ ڈالتے ہی بڑھ جاتی تھی۔ تب راجہ نے انت میں سمندر میں ڈال دی... سمندر میں ڈالتے ہی وہ مچھلی بولی ہے راجن! تم مجھ کو اس میں مت ڈالو۔ کیونکہ اس کے جل میں رہنے والے بڑے بڑے مگر آدی مجھے کھا جائیں گے۔ جب مچھلی نے اس پرکار پرارتھنا کی تو راجہ کہنے لگے کہ آپ کون ہیں جو مچھلی کا روپ دھارن کر کے مجھ کو موہ رہے ہیں۔ ہم نے تو آج تک کوئی ایسا جیو نہیں دیکھا۔ معلوم پڑتا ہے آپ وشنو بھگوان ہیں، اور پرانیوں پر کرپا کرنے کے لئے آپ نے جل میں جیو کا روپ دھارن کیا ہے۔ ہے بھگوان میں آپ کے اس روپ لینے کا کارن جاننا چاہتا ہوں۔ ستیہ ورت راجہ کے یہ وچن سن کر متسیہ روپ دھاری بھگوان کہنے لگے ہے بھگت! آج کے ساتویں دن یہ تینوں لوک پرلئے کے جل میں ڈوب جائیں گے، تب میری بھیجی ہوئی ایک بڑی ناؤ تیرے پاس آئے گی۔ اس سمے تم سب چھوٹی بڑی اوشدھیوں کے بیجوں کو، سپت رشی اور سب پرانیوں کے ایک ایک جوڑے کو لے کر اس ناؤ میں بیٹھ جانا۔ اس ناؤ کو واسوکی سرپ کی رسّی بنا کر میرے سینگ میں باندھ دینا۔ میں تمہاری ناؤ کو برہما کی رات تک سمندر میں کھینچتا ہوا پھروں گا، اُسی سمے تم کو میری مایا کا گیان ہوگا۔

یہ کہہ کر بھگوان انتردھیان ہو گئے، تب راجہ بھگوان کے بتائے ہوئے سمے کی پرتیکشا کرنے لگا پھر گھور ورشا

کے کارن سمندر اپنی مریادا لانگھ کر اتنا بڑا دکھائی دیا کہ جس سے سب پرتھوی جل میں ڈوبنے لگی۔ اتنے میں ہی بھگوان کی بھیجی ہوئی ایک ناؤ آئی اس پر راجہ سپت رشیوں کو لے کر چڑھ گیا اور سمت پرانیوں کا ایک ایک جوڑا، اور اوشدھیوں کے بیج بھی ناؤ میں رکھ لیئے۔ تب رشی پرسن ہو کر راجہ سے کہنے لگے ہے راجن! کیشو بھگوان کا اب تم دھیان کرو وہی بھگوان ہمارے اس سنکٹ کو دُور کر کے ہمارا کلیان کریں گے۔ پھر راجہ کے دھیان کرنے پر اس مہا ساگر میں ایک سینگ والی سونے کی ایک مچھلی دکھائی دی جو ایک لاکھ یوجن لمبی اور اتنی ہی چوڑی تھی۔

تب راجہ نے واسوکی سرپ کی رسّی سے ناؤ کو اس مچھلی کے سینگ سے باندھ دیا، اور بھگوان کی استوتی کرنے لگا۔ ہے بھگوان! منوشیہ کام کرودھ لوبھ موہ اور مد میں بندھ کر آپ کو بھول جاتا ہے اور بھانتی بھانتی کے دُکھ پاتا ہے۔ پرنتو جس پر آپ انوگرہ کرتے ہیں وہ پرانی اگیان سے اتپن ہوئے مل کو ایسے تیاگ دیتا ہے جس پرکار اگنی میں تپانے سے سونے کا میل کٹ جاتا ہے اور صاف ہو جاتا ہے۔ ہے بھگوان سنسار میں سارا کھیل آپ کا ہی بنایا ہوا ہے اور آپ ہی ترنت لیگاڑ بھی دیتے ہیں۔ ہے دینا ناتھ میں آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ آپ مجھے سد بدھی دے کر کلیان کیجیئے۔

ہے راجن! راجہ کی پرارتھنا سے پرسن ہو کر متسیہ روپی بھگوان اُس ساگر میں وچرتے ہوئے راجہ کو تتو کا اپدیش کرنے لگے۔ ان کے (؟) مکھ سے راجہ نے سانکھیہ یوگ کی شکشا دینے والا متسیہ پران سنا تھا انہیں متسیہ روپ دھاری بھگوان نے پرلئے کے انت میں ہئے گریو نامک اسُر کو مار کر سو کر لٹکتے ہوئے برہما کیلئے وید لا کر دیدیئے۔ وہی راجہ ستیہ ورت وشنو بھگوان کی دیا سے اس کلپ میں دیوسوت منو ہوا۔

نواں اسکندھ

پہلا ادھیائے

شرادھ دیو منو کا ورتانت

پریکشت جی کہنے لگے۔ ہے رشی شریشٹھ! آپ نے سب منونتروں کی کتھا سُنائی اور ان میں بھگوان نے جو جو اوتار دھارن کیئے ان کی بھی کتھا سُنی۔ راجہ ستیہ ورت کو بھگوان نے مچھلی (متسیہ) روپ دھارن کر کے جو گیان سکھایا وہ بھی سُنا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ وہی راجہ ستیہ ورت اس منونتر میں، وِدسوان کا پُتر ہو کر دیوسوت منو ہوا اور اس کے پُتروں اکشواکو آدی کا ورتن بھی سُنا۔ ہے برہمن! اب آپ ان کے ونش کے الگ الگ راجاؤں

کا ورنن کیجیے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب کلپ کے انت میں پرلے میں ساری سرشٹی نشٹ ہوگئی، اور بھگوان نے پھر سرشٹی رچنے کی اچھا کی تب ان کی نابھی میں سے ایک کمل نکلا، اور اس کمل میں سے برہما جی اتپن ہوئے۔ برہما جی سے مریچ اتپن ہوئے۔ مریچ جی سے کشیپ اور کشیپ جی سے دکش کی ادیتی نام کی پتری سے سوریہ اتپن ہوا۔ اس سوریہ سے شرادھ دیو منو ہوا اور شرادھ دیو کی شردھا رانی سے اکشواکو، نرگ، شریاتی دشٹ، دمرشٹ، کروشک، نری شینت، پرشگھر، نبھگ اور کوی یہ دس پتر ہوئے۔ پہلے شرادھ دیو کے کوئی سنتان اتپن نہیں ہوتی تھی، تب انہوں نے وششٹھ جی سے پوچھا تھا کہ سنتان اتپن ہونے کے لیے کیا اپائے کیا جائے۔ وششٹھ جی نے بتایا تھا کہ متراورن یگیہ کرنے سے سنتان اتپن ہوگی۔ تب راجہ نے وششٹھ جی سے یگیہ کرادیا۔ یگیہ کرتے سمے جو براہمن آہوتی ڈال رہا تھا اس سے منو کی پتنی نے کہا کہ میں پتری اتپن کرنا چاہتی ہوں سو تم پتری کے نام کی آہوتی ڈالو۔ ہوتی نے ایسا ہی کیا۔ اس یگیہ کے پربھاؤ سے کچھ سمے پشچات منو کی پتنی کے گربھ سے ایک کنیا اتپن ہوئی، جس کا نام براہمنوں نے اِلا رکھا۔ کنیا اتپن ہوئی دیکھ کر منو بہت دکھی ہوئے اور وسشٹھ جی سے کہنے لگے، ہے گرودیو! میں نے تو پتر کی اچھا سے یگیہ کیا تھا، پر تو پتری اتپن ہوگئی۔ اس کا کیا کارن ہے؟ ویدوں کے وچن تو جھوٹے نہیں ہوتے۔

یہ سن کر وسشٹھ جی کہنے لگے ہے راجن! وید کے وچن تو جھوٹے نہیں ہوتے، پر تو تمہاری پتنی نے پتری اتپن ہونے کی اچھا کی تھی جس کارن پتری اتپن ہوئی ہے۔ پر تو تم دکھی ہو رہے ہو تو ہم اس پتری کو سندر پتر بنا دیں گے —— ہے راجن! ایسا من میں وچار کر وسشٹھ جی نے اِلا کنیا کو پرش بنانے کی اچھا سے بھگوان کی استوتی کی۔ بھگوان سے پرسن ہو کر ان کو وردان دیا اور اِلا سودیومن نام کا پرش بن گیا۔ ایک دن سودیومن سندھو دیش کے گھوڑے پر بیٹھ کر اپنے متروں آدی کو ساتھ لے کر شکار کرنے کے لئے بن میں گھومتا ہوا ہرنوں کو مارتا ہوا اُتر دشا کی اور چلا گیا۔ سمیر پربت کی تلہٹی کے بن میں گھس کر وہ اس استھان پر پہونچ گیا جہاں مہادیو جی پاروتی جی کے ساتھ وہار کر رہے تھے۔ ہے راجن! اُس استھان میں پہونچتے ہی سودیومن استری ہوگیا، اور وہ جس گھوڑے پر سوار تھا وہ گھوڑی ہوگیا۔ اس کے سارے ساتھی بھی استری بن گئے —— پریکشت نے پوچھا ہے بھگوان! اس دیش میں ایسا یہ کیا گن ہے جس سے یہ لوگ استری بن گئے۔

شکدیو جی کہنے لگے۔ ایک سمے ورت دھاری رشی لوگ مہا دیو جی کے درشن کرنے کے لئے کیلاش پر گئے۔ اس سمے پاروتی جی ننگی تھیں، سو ان کو دیکھ کر انہیں بڑی لجا آئی اور جھٹ پٹ کپڑے پہننے لگیں۔ رشی لوگ بھی ان کو دیکھ کر اُلٹے لوٹ گئے اور بھگوان جی کے آشرم کو گئے۔ تب شو جی نے پاروتی جی کو پرسن رکھنے کے لئے کہا —— کہ جو اس استھان پر آوے گا وہ استری بن جائے گا۔ اسی کارن اپنے ساتھیوں سنگ لے کر وہ استری روپ سودیومن بن بن میں گھومنے لگی۔ ہے راجن! اس استری پر جب چندرماں کے پتر بدھ کی درشٹی پڑی تو وہ اس پر موہت ہوگیا، اور یہ سودیومن استری بھی اس پر موہت ہوگئی، دونوں نے وِواہ کرلیا جس سے

پرورُوا نامک پُتر اتپن ہوا۔ استری ہونے پر بھی سودیومن اپنے کل گرو وسشٹھ جی کا اسمرن کرتا رہا۔ وشسٹھ جی اس کو پُرش بنانے کی اِچھا سے شنکر جی کی پُوجا کرنے لگے۔ تب شو جی اُن پر پرسن ہوکر وردان دیا کہ تمہارا یہ شِشیہ ایک مہینے پُرش رہا کرے گا اور اسی طرح پرتھوی کا پالن کرے گا۔ اس پرکار سودیومن پُرش ہوکر راجیہ کرنے لگا، پرنتو ایک مہینے کو استری بن جاتا تھا۔ سو وہ لجا کے کارن ایک مہینے گھر کے اندر بیٹھا رہتا تھا، اس کارن پرجا اُس سے پرسن نہیں رہتی تھی۔ اس کے تین پُتر اتپن ہوئے، جن کے نام اُتکل، گیے اور ومل تھے جو دکشن دیش میں راجیہ کرنے لگے جب سودیومن بوڑھا ہوگیا تو اُس نے پرتشٹھان پور کا راجیہ اپنے بیٹے پُرورُوا کو جو چندرماں سے اتپن ہوا تھا دے دیا اور اپنے آپ بن میں جاکر تپ کرنے لگا۔

ادھیائے ــــــ ۲

شرادھ دیو کی دس سنتانوں کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن جب سودیومن بن کو تپ کرنے چلے گئے، تب دیوسوت منو نے اور پُتر اتپن ہونے کی اِچھا سے یمنا تٹ پر دس سو ورش تک تپ کیا۔ تپ کے پربھاؤ سے ان کے اکشواکو آدی دش پُتر اور اتپن ہوئے۔ گرو وسشٹھ جی نے منو کے پُتر پرشگھر کو گؤوں کی رکشا کے لئے نیکت کیا، ایک دن رات میں مینہ برس رہا تھا، اتنے میں ایک شیر گئوشالا میں گھُسا۔ اُس کے ڈر سے گائیں اِدھر اُدھر بھاگنے لگیں۔ ان میں سے ایک گائے شیر نے پکڑ لی، تب وہ ڈر کے مارے ڈکرانے لگی، اس کی آواز سن کر پرشگھر دوڑا۔ رات بہت اندھیری تھی، ہاتھ کو ہاتھ نہیں دکھائی دے رہا تھا سو پرشگھر نے شیر کے تلوار ماری، جس سے شیر تو بچ گیا، پرنتو گائے کی گردن کٹ گئی۔ جب سویرا ہوا اور پرشگھر نے دیکھا کہ میں نے بھول سے گائے کی گردن کاٹ دی ہے تب اس کو بڑا دُکھ ہوا جب وسشٹھ جی نے یہ دیکھا تو اس کو شاپ دیا کہ تو کشتری نہیں ہے اس کرم کے کرنے سے تو شودر ہوگا۔ پرشگھر نے گرو کا یہ شاپ خوشی کے ساتھ انگیکار کیا اور برہمچریہ ورت کا پالن کرکے بھگوان کا تپ کرنے لگا۔ ایک دن بن میں آگ لگ گئی، جس میں جل کر وہ مرگیا اور سورگ لوک میں پہونچا۔ منو کا سب سے چھوٹا پُتر کوی نام کا بچپن سے ہی بھگوان کا بھجن پوجن کرتا تھا اور سنیاس دھارن کرکے بن میں تپ کرنے چلا گیا۔ کروش سے کشتریوں کی کروش نامک جاتی اتپن ہوئی جو اُتر دشا میں جاکر راجیہ کرنے لگے۔ دھرشٹ کے آرشٹ نام والی استری سے آرشٹ جاتی کے کشتری اتپن ہوئے جو بعد میں براہمن بن گئے۔ نرگ کے وَنش میں سومتی اتپن ہوا اس کا پُتر بھوت جیوتی تھا، اور بھوت جیوتی کا پُتر وسو تھا، وسو کا پُتر پرتیک، پرتیک کا اوگھ وان، اوگھ وان کا ایک پُتر اور ایک کنیا تھی، جس کا وواہ سدرشن کے ساتھ ہوا۔ منو کے پُتر نری شینت کے پُتر سیونی نامک پتر ہوا۔ اس کے پُتر دکش، دکش کے پُتر میڈھ وان، میڈھ وان کے کورچ، کورچ کے اندر سین، اندر سین کے ویتی ہوتر، ویتی سین کے پُتر ستو شروا۔ ستو شروا کا پُتر اُرو شروا،

اس کا پتر دیودت، دیودت کا پتر ساکشات اگنی بھگوان اگنی ویشیہ نام سے ہوئے۔ وشٹ کے پتر کا نام نابھاگ تھا، وہ اپنے کرم سے ویشیہ ہوگیا۔ نابھاگ کا پتر بھل نندن، بھل نندن کا وتس پریت، اس کا پتر پرانشو، پرانشو، پرانشو کا پتر پرمتی، پرمتی کا چاکشش اور اس کا پتر ونشنتی ہوا۔ ونشنتی کا رمبھ، رمبھ کا کھنی نیتر، کھنی نیتر کا کرندھم ہوا۔ کرندھم کا اوکشت اور اوکشت کا پتر چکرورتی راجہ مروت ہوا۔ پھر مروت کے دم اور دم کا راجیہ وردھن، راجیہ وردھن کا سودھرتی، اور سودھرتی کا نر ہوا۔ نر کا کیول، کیول کا بندھوان، بندھوان کا پتر ویگ وان ہوا، ویگ وان کا بندھو اور بندھو کا ترن بندو ہوا۔ ترن بندو سے المبوشا نامک اپسرا نے وواہ کرلیا تھا۔ اس سے کئی پتر ہوئے، اور ایک اڈوڈا نامک کنیا اتپن ہوئی۔ اس کنیا سے وشروارشی کے کبیر نامک پتر ہوا۔ اس نے اپنے پتا یوگیشور سے انتردھیان ہونے کی اتم ودیا پراپت کی تھی۔ ترن بندو کے وشال، شونیہ بندھو اور دھومرکیتو یہ تین پتر ہوئے تھے۔ ان میں سے وشال کا ونش چلا تھا اور اس نے ویشالی نامک نگر بسایا تھا۔ وشال کا پتر ہیم چندر، اس کا دھومراکش اور اس کا سنیم ہوا، جس کے دو پتر کرشاشو اور سہدیو نامک ہوئے۔ کرشاشو کا پتر سوم دیو ہوا جس نے اشومیدھ یگیہ کر کے بھگوان کو پرسن کیا اور پرم گتی پراپت کی۔ سوم دت کا سومتی اور سومتی کا پتر جنمے جے ہوا۔ اس پرکار یہ وشال ونش کے راجہ ہوئے ؞

ادھیائے — ۳

منو — تنئے اور شریاتی کے ونش کی کتھا

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! منو کے پتر کا نام شریاتی تھا، جو بھگوان کا بڑا بھگت تھا، اس کے ایک کنیا ہوئی جس کا نام سکنیا تھا۔ اس کو لے کر وہ بن میں چیون رشی کے آشرم میں گئے۔ ان کی کنیا اپنی سکھی سہیلیوں کے ساتھ آشرم کے آس پاس گھوم رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک جگہ مٹی کا تودا سا بنا ہوا ہے جس میں سے دو چھیدوں سے جگنو کی طرح کوئی وستو چمک رہی ہے۔ سو اس لڑکی نے ایک کانٹے کر دونوں چھیدوں میں چبھو دیا جس سے بہت سا رکت بہہ کر باہر نکلنے لگا۔ اسی سمے ساری سینا کے لوگوں کا مل موتر بند ہوگیا۔ یہ دشا دیکھ کر راجہ پوچھنے لگے کہ تم لوگوں نے چیون رشی کو تو کوئی دکھ نہیں دیا، یا کسی اور پرکار سے آشرم میں کوئی پاپ کار یہ تو نہیں کیا ہے۔ یہ سن کر سکنیا ڈر کر پتا سے کہنے لگی کہ اتنا تو مجھ سے ہوا ہے کہ ایک مٹی کے ڈھیر میں سے دو تارے سے چمک رہے تھے ان کو میں نے کانٹے سے چھید دیا۔

یہ بات سن کر شریاتی ترنت ہی اس استھان پر گئے اور چیون رشی سے جو اسی مٹی کے ڈھیر میں دبے ہوئے تھے چھما مانگنے لگے اور کہنے لگے ہے رشی راج! میری کنیا نے آپ کو بہت کشٹ دیا ہے۔ اس لئے میں وہی کنیا آپ کو ارپن کرتا ہوں۔ ایسا کہہ کر راجہ نے کنیا کا وواہ رشی کے ساتھ کر دیا اور پھر اپنی سینا کے ساتھ اپنے گھر چلا آیا۔

وہ کنیا تن من سے چیون رشی کی سیوا کرنے لگی اور ان کو پرسن رکھنے لگی۔ ایک دن اشونی کمار اُس آشرم میں گئے۔ ان کا بہت آدر سکار کرنے کے بعد چیون رشی ان سے کہنے لگے کہ مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہے کہ میں بوڑھا ہوں، اور میری پتنی جوان ہے سو یہ بات مجھے اچھی نہیں لگتی، آپ کرپا کر کے مجھے بھی جوان بنا دیجئے۔ اشونی کمار کہنے لگے ہے رشی راج! ایسا ہی ہوگا۔ آپ اس سرودر میں اشنان کیجئے۔ جب چیون رشی سرودر میں سے اشنان کر کے نکلے تو بالکل یووک ہو گئے تھے، اور سونے کی سمان ان کا رنگ چمک رہا تھا۔ اس کے پشچات اشونی کمار سورگ لوک کو چلے گئے۔ ہے راجن! کچھ دنوں کے پشچات راجہ شریاتی یگیہ کرنے کی اِچھا سے پھر چیون رشی کے آشرم میں آیا اور دیکھا کہ اس کی بیٹی سوریہ کی سمان کانتی والے ایک یووک کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ دیکھ کر اُسے بڑا کرودھ آیا، اور اپنی بیٹی سے کہنے لگا، تو نے یہ کیا کیا ہے۔ تو نے چیون رشی کو چھوڑ کر اِس یووک کے ساتھ رہنا آرمبھ کر دیا ہے۔ ارے تیری مت کیسے بھرشٹ ہو گئی، تو نے میرے کل کو داغ لگا دیا۔

یہ سُن کر سکنیا کہنے لگی ہے پتا جی! یہ آپ کے جمائی بھرگو کے بیٹے ہی ہیں۔ ایسا کہہ کر اُس نے وہ کہانی سنائی کہ کس پرکار ان کو یووا اوستھا ملی۔ تب پتا نے بہت پرسن ہو کر پُتری کو گلے سے لگا لیا۔ تب چیون رشی نے راجہ شریاتی سے سوم یگیہ کرا کر جاتی سے نکالے ہوئے اشونی کماروں کو اپنے تیج سے سوم پان کرایا۔ شریاتی کے تین پتر تھے۔ جن کے نام اُتان وہیر، آنرت اور بھوری سین تھے اور آنرت کا پتر ریوت ہوا۔ ریوت کے کوکودمی آدی سو پُتر ہوئے۔ ایک دن کوکودمی اپنی ریوتی نامک کنیا کو برہما جی کے پاس لے کر گیا، اور کہنے لگا ہے برہما جی! اس کنیا کے لئے کوئی اچھا سا ور بتائیے۔ یہ سن کر برہما جی کہنے لگے ہے راجن! جن جن راجاؤں کو آپ نے اپنی کنیا دینے کا وچار کیا تھا ان کو کال نے نشٹ کر دیا، اب ان کے بیٹے پوتے اور گوتر کا بھی پتہ نہیں ہے۔ اب بھگوان کے انش سے بھارپرا کرمی بلدیو پیدا ہوئے ہیں۔ آپ یہ کنیا بلدیو جی کو دیجئے۔ برہما جی کی یہ آگیا پا کر کوکودمی اپنے گھر کو آیا، تو کیا دیکھا کہ اس کے بھائی بندھو یکشوں کے ڈر سے اُس نگر کو چھوڑ کر اور جگہ بھاگ گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر اُس نے اپنی کنیا کا وواہ بلدیو جی کے ساتھ کر دیا، اور تپ کرنے کے لئے اُترا کھنڈ میں بدری ناتھ آشرم میں چلا گیا۔

ادھیائے — ۴

نابھاگ اور امبریش کی کتھا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! نبھ کا بیٹا نابھاگ وِدّیا پڑھنے کے لئے اپنے گرو کے گھر چلا گیا تھا سو اس کے پیچھے اُس کے بھائیوں نے پتا کا سارا دھن آپس میں بانٹ لیا، انہوں نے سوچا کہ وہ سدا برہمچاری ہی رہے گا۔ جب نابھاگ وِدّیا پڑھ کر گرو کے گھر سے آیا، اور بھائیوں سے اپنا حصہ مانگا تو وے کہنے لگے کہ ہم نے دھن اور سمپتی آدی سب بانٹ لی ہے۔ تمہارے حصے میں پتا جی آئے ہیں تم ان کو ہی لے لو۔ یہ سُن کر وہ پتا کے پاس پہونچا اور

کہنے لگا کہ ہے پتا جی آپ میرے حصے میں آئے ہیں۔ پتا جی کہنے لگے کہ ہے بالک! تو ان کی باتوں میں مت آ۔ انہوں نے تجھے دھوکہ دینے کے لئے ایسا کہا ہے۔ دھن تو بھوگنے کی وستو ہے وہ انہوں نے آپس میں بانٹ لی ہے۔ میرا تو کیا کرے گا۔ لیکن انہوں نے دھوکا کر کے مجھے تیرے حصے میں ڈال ہی دیا ہے۔ سو میں تجھے جیو کا کمانے کا اُپائے بتاؤں گا۔ انگرا کے بدھی مان گوتر ج دواد شاہ یگیہ کرتے ہیں۔ یہ چھٹے دن کے کرتویہ اور کرم کو بھول جاتے ہیں اس سے تم وہاں جا کر ان کو وشوے دیوتاؤں کے دو سوکت پڑھا دو۔ جب وے سورگ کو جائیں گے تب یگیہ کا شیش دھن تم کو دے جائیں گے۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور وے رشی باقی دھن اُس کو دے کر سورگ کو چلے گئے۔

جب وہ دھن کو سمیٹ رہا تھا، تب اُتر دشا سے کالے رنگ کا ایک منوشیہ آ کر یہ کہنے لگا کہ یہ یگیہ کا دھن میرا ہے نابھاگ بولا کہ یہ میرا ہے اور رشیوں نے مجھ کو دیا ہے۔ یہ سن کر وہ منوشیہ کہنے لگا، میرے اور تیرے جھگڑے کا نپٹارا تیرے پتا جی کریں گے چلو ان کے پاس چلیں۔ دونوں نابھاگ کے پتا کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ ہمارا جھگڑا نپٹا دیں۔ نابھاگ کے پتا جی کہنے لگے کہ یگیہ بھومی میں شیش رہا ہوا دھن رودر کا ہے ایسا وکش کے یگیہ میں رشیوں نے نرنئے کر دیا ہے۔ اس لئے یہ سب دھن ان ہی کا ہے۔

یہ سن کر نابھاگ نے سارا دھن اُس کو دے دیا اور پرنام کر کے کہنے لگا کہ آپ کو جو کشٹ ہوا ہے اس کی چھما چاہتا ہوں۔ یہ سن کر وہ پُرش کہنے لگا کہ تم باپ بیٹے دونوں بہت نیائے کرنے والے اور دھرماتما ہو، میرے آشیرواد سے تم کو بھگوان کے درشن ہوں گے، اور میں پرسن ہو کر یہ یگیہ کا دھن بھی تجھ کو دے رہا ہوں تو اس کو لے لے یہ کہہ کر رودر بھگوان انتردھیان ہو گئے۔ اُسی نابھاگ کا پتر امبرش ہوا جس پر براہمنوں کے شاپ کا کچھ بھی پربھاو نہ پڑا۔ یہ سن کر پریکشت جی کہنے لگے ہے مہاراج! مجھے ان مہاتما امبرش کا چرتر بھی سنایئے کہ جن پر براہمنوں کے شاپ کا بھی پربھاؤ نہ پڑا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! امبرش ساتوں دیپوں کا راجیہ کرتا تھا اور اس کے پاس اتھاہ دھن تھا، چاروں اور اس کا پرتاپ پھیلا ہوا تھا، پرنتو وہ ان وستوؤں میں تنک بھی موہ نہیں رکھتا تھا۔ سب کو سوپن کی طرح نشٹ ہونے والا سمجھتا تھا۔ وہ ہر سمے بھگوان کا دھیان کرتا رہتا تھا، اور بھگتوں و سادھوؤں کی بڑی سیوا کرتا تھا۔ اس کی سیوا سے پرسن ہو کر بھگوان نے اس کی رکشا کے لئے اپنا سدرشن چکر نیکت کر دیا تھا جو ہر سمے راجہ کی رکشا کرتا رہتا تھا اور کسی کو دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک سمے اس نے اپنی رانی کے ساتھ کرشن بھگوان کی پوجا ایک ورش تک کی۔ پھر کارتک کے مہینے میں ورت کے انت میں تین دن اپواس رکھ کر جمنا جی میں اشنان کر کے مدھوبن کو چلا گیا اور وہاں بھگوان کا پوجن کرنے لگا۔ اُس نے ایک کروڑ گئو دیں براہمنوں کو دان میں دیں۔ راجہ پرتیک دوادشی کو براہمنوں کو دان دے کر اور ان کو بھوجن کھلا کر ورت کا پارن کرتا تھا۔ ایک سمے راجہ براہمنوں کو دان دے کر پارن کھولنے کو ہی تھا کہ اتنے میں درواسا رشی اتتھی بن کر آ گئے۔ راجہ نے اُٹھ کر ان کو آسن دیا اور چرنوں میں گر کر بھوجن کے لئے پرارتھنا کی۔ راجہ کی پرارتھنا سویکار کر کے رشی دوپہر کی

سندھیا کرنے کے لئے کالندی تٹ پر گئے اور اشنان کر کے بھگوان کا بھجن کرنے لگے۔ اُس دن دواد شی کیول دو گھڑی کی تھی جس میں سے ایک گھڑی بچ رہی تھی۔ جب دُرواسا رشی لوٹ کر نہیں آئے اور دوادشی سماپت ہونے کو ہوئی تب راجہ کو بڑی چنتا ہوئی اور براہمنوں سے پوچھنے لگا کہ دُرواسا ابھی تک لوٹے نہیں ہیں اور دوادشی بیتی جا رہی ہے۔ ترئیودشی میں ورت کا پارن نہیں ہو سکتا، سو اب کیا اُپائے کرنا چاہیئے۔ یہ سن کر براہمن کہنے لگے ہے راجن! تم ٹھاکر جی کے چرنامرت سے ورت کا پارن کر لو، چرنامرت بھوجن نہیں مانا جاتا۔ براہمنوں کی آگیا مان کر راجہ نے ٹھاکر جی کے چرنامرت کے جل سے پارن کھول دیا اور دُرواسا رشی کے آنے کی پرتیکشا کرنے لگے۔ اتنے میں ہی دُرواسا رشی بھی وہاں آ گئے اور راجہ نے اُٹھ کر ان کا آدر کیا۔ تب دُرواسا رشی اپنے گیان سے جان گئے کہ راجہ نے پارن کیا ہے، تب ان کو بڑا کرودھ آیا اور کہنے لگے تو نے میرا اپمان کیا ہے میں اس کا مزہ تجھ کو چکھاتا ہوں یہ کہہ کر انہوں نے اپنی جٹا کا ایک بال نوچ کر پرتھوی پر ٹپکا، جس سے کال اگنی کے سمان ایک کرتیا نام کی استری اُتپن ہوئی اور راجہ کو مارنے کو دوڑی، پرنتو بھگوان کے سدرشن چکر نے اس کا گلا ترنت ہی کاٹ دیا، اور دُرواسا رشی کی طرف دوڑا...... سدرشن کو اپنی اور آتے دیکھ کر دُرواسا جی وہاں سے بھاگے اور وہ چکر بھی ان کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا۔ دُرواسا رشی دشا، آکاش، پرتھوی، دوار، سمندر، لوک پال سورگ آدی سب استھانوں پر گئے پرنتو کسی نے بھی ان کو شرن نہیں دی، تب ہار مان کر وے برہما جی کی شرن میں گئے اور کہنے لگے ہے بھگوان! اس سدرشن چکر سے میری رکشا کیجئے۔ برہما جی کہنے لگے ہے رشی! ہم، مہادیو، دکش پرجاپتی آدی سب بھگوان کی آگیا کا پالن کرتے ہیں اور ان کے سیوک ہیں پھر ہم اُس ویکتی کو کیسے شرن دے سکتے ہیں، جس پر بھگوان جی کا کوپ ہو۔ تب دُرواسا جی مہادیو جی کے پاس گئے پرنتو انہوں نے بھی ٹکا سا جواب دے دیا۔ سب طرف سے نراش ہو کر دُرواسا جی بیکنٹھ دھام میں گئے جہاں سوئم بھگوان جی لکشمی جی کے ساتھ وراجمان تھے۔ دُرواسا اس چکر کی گرمی سے جلتے ہوئے بھگوان کے چرنوں میں جا کر گر پڑے اور کہنے لگے ہے بھگوان! میں نے اپرادھ کیا ہے مجھے چھما کریں۔ مجھے آپکا پربھاؤ نہیں معلوم تھا، اس لئے میں نے آپکے بھگت کو شاپ دینے کا ارادہ کر دیا ہے۔ یہ سنکر بھگوان جی کہنے لگے ہے رشی مہاراج! میں اپنے بھگتوں کا داس رہتا ہوں۔ میں اپنی پتنی لکشمی جی کو چھوڑ سکتا ہوں پرنتو بھگت کو نہیں چھوڑ سکتا، ہے وپر! اسلئے تم ایسا کرو کہ جس کو تم نے نشٹ کرنا چاہا تھا اُسی کے پاس جاؤ اور چھما مانگو اور بھوشیہ میں اِس پرکار کبھی بھی میرے بھگت پر کرودھ مت کرنا۔

ادھیائے — ۵

دُرواسا رشی کی پران رکشا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان جی کی آگیا پا کر دُرواسا بڑے لجت ہوتے ہوئے امبریش کے پاس آئے اور دکھی ہو کر ان کے پاؤں پکڑ لیئے۔ ان کے کشٹ کو دیکھ کر راجہ کو بڑی دیا آئی اور چکر کی پرارتھنا کرنے لگا"

ہے سدرشن چکر آپ ہی اگنی ہو، آپ ہی سوریہ دیوتا ہو، آپ ہی جل، آکاش اور پرتھوی ہو۔ آپ کو وار مبار نمسکار ہے۔ اب اس برہمن کو چھوڑ دیں نہیں تو مجھے برہم ہتیا کا پاپ لگے گا۔

ہے راجہ پریکشت! جب امبریش نے اس پرکار سدرشن چکر کی پرارتھنا کی تو سدرشن چکر جو اپنے تیج سے درواسا کو جلائے ڈال رہا تھا شانت ہو گیا۔ تب درواسا جی پرسن ہو کر راجہ کو آشیرواد دینے لگے اور کہنے لگے۔ میں نے بھگوان کے داسوں کی شکتی آج ہی دیکھی ہے۔ ہے راجن! تم تیاگ مورتی ہو تم نے میرے پرانوں کی رکشا کی ہے۔ راجہ امبریش نے یہ سوچ کر کہ درواسا جی شیگھر ہی آجائیں گے بھوجن نہیں کیا تھا، اس لئے ان کے چرنوں کو پکڑ کر ان کو بھوجن کرایا۔ اس پرکار آدر پورک بھوجن کر کے درواسا رشی راجہ سے کہنے لگے کہ راجن تم بھی اب بھوجن کرو۔ راجہ کو بھوجن کرا کر درواسا رشی راجہ کا گن گان کرتے ہوئے آکاش مارگ سے برہم لوک کو چلے گئے۔ چکر کے ڈر سے بھاگے ہوئے درواسا رشی ایک ورش پشچات آئے تھے، اور راجہ نے ان کے پیچھے ان کے درشن کی ابھی لاشا میں کیول پانی پی کر سمے بیتیت کیا تھا۔ درواسا کے چلے جانے پر براہمنوں سے بچے ہوئے بھوجن کو کھا کر امبریش بہت پرسن ہوئے۔ کچھ دنوں کے پشچات راجہ امبریش نے اپنا سارا راجیہ پتروں کو دے دیا اور آپ بھگوان کا تپ کرنے بن میں چلے گئے اور موکش پراپت کیا۔

ادھیائے ۔۔۔ ۶

امبریش کی سنتانوں کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! امبریش کے تین پتر تھے ورُوپ، کیتومان اور سمبھو۔ ورُوپ کے پتر کا نام پرشدشو اور اس کا پتر رتھیتر تھا۔ رتھیتر کے کوئی سنتان نہیں تھی، اس لئے اس نے انگرا رشی کی پرارتھنا کی۔ رشی نے راجہ کو آشیرواد دیا جس سے بہت سندر اور تیج وان تین پتر اتپن ہوئے۔ یہ انگرا رشی کی کرپا سے اتپن ہوئے تھے۔ اس لئے ان کو انگرس کہا جانے لگا۔ چھینک لیتے سمے ان کی ناک میں سے اکشواکو اتپن ہوا جس کے سو پتر ہوئے تھے ان میں سے وکوکشی، نمی اور دنڈک سب سے بڑے تھے۔ ایک دن اکشواکو نے اشٹ کا شرادھ کرنے کی آگیا اپنے پتر کو دی اور کہا کہ تم بن سے جا کر شیگھر ہی ہرنوں کا مانس لاؤ۔ سو ان کا پتر بن میں جا کر ہرنوں کو مارتے مارتے تھک گیا، اور اسے اتنے زور کی بھوک لگی کہ مانس میں سے تھوڑا سا اپنے آپ کھا لیا اور شیش پتا کو لا کر دے دیا۔ جب براہمن شرادھ کرنے بیٹھے تو ان کو اپنے گیان سے معلوم ہوا کہ مانس جھوٹا ہے سو انہوں نے راجہ سے کہا کہ اس سے شرادھ نہیں ہو سکتا۔ جب راجہ کو معلوم ہوا کہ میرا پتر اتنا نیچ ہے تو اس نے اس کو دیش سے نکال دیا، پھر اکشواکو نے وششٹھ جی سے اپدیش لیا اور یوگی بن گیا، پھر کچھ دنوں پشچات پران تیاگ دیئے۔

جب وکوکشی نے سنا کہ میرے پتا مر گئے ہیں، تو وہ بن سے آیا اور راج کرنے لگا۔ اس نے بہت سے

یگیہ کئے اور بھگوان کا یجن کیا۔ وکوکشی کے ایک پُتر ہوا جس کے پرنجئے، اندرواہن اور لکوستھ آدی نام ہوئے۔ ست یگ کے انت میں جب دتیہ اور دیوتاؤں کا گھور سنگرام ہوا تب دیوتاؤں نے ہار کر اس راجہ سے سہائتا مانگی تھی۔ اس راجہ نے کہا کہ اندر بڑا لوبھی اور سوارتھی ہے۔ وہ سدا دیتیوں سے یُدھ کرتا ہے، اور جب ہارنے لگتا ہے تو ادھر اُدھر سہائتا مانگتا پھرتا ہے۔ اس لئے اگر اندر مجھے اپنے کندھے کے اُوپر بٹھا کر لے جائے گا تب لڑوں گا۔ پرنتو اندر نے یہ بات سوئیکار نہیں کی۔ کچھ دنوں پشچات بھگوان جی نے اس سے کہا کہ اگر تم جیتنا چاہتے ہو تو راجہ کو اپنے اُوپر بٹھا کر لانا پڑے گا۔ بھگوان جی کی یہ آگیا مان کر اندر نے بیل کا روپ دھارن کیا، اور راجہ کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر لایا۔ راجہ نے دیوتاؤں کے ساتھ جا کر دیتیوں کی پُری کو گھیر لیا اور اپنے بانوں سے دیتیوں کے چھکے چھڑا دیئے اور سمپورن دھن وپُری چھین کر اندر کو دے دی۔ اس نے دیتیہ پُری جیتی تھی اس لئے پُرنجئے، اندر پر چڑھا تھا، اس لئے اندرواہن اور بیل کے کندھے پر بیٹھا تھا اس لئے لکوستھ کہلاتا ہے۔ پُرنجئے کے پُتر کا نام انینا تھا، اس کا پتر پرتھو تھا، پرتھو کا دشوندگی اس کا اندر اور اندر کا یووناشو ہوا۔ یووناشو کے شابست ہوا جس نے شابستہ پُری بسائی تھی۔ اس کا پتر وردھاشو اور وردھاشو کا پُتر کوولیاشو ہوا۔ اس نے اتنک رشی کا ہت کرنے کے لئے اپنے اکیس ہزار بیٹوں کو ساتھ لیکر دھندھو راکشش کو مار گرایا۔ اس لئے اس راجہ کا نام دھندھومارہ ہوگیا پرنتو مرتے سمے اس راکشش کے منھ سے ایسی اگنی نکلی کہ اس کے سب پُتر جل گئے کیول دڑھاشو، کپلاشو اور بھدراشو بچے تھے۔ دڑھاشو کا پُتر ہریئشو اور اس کا پتر نکمبھ ہوا۔ نکمبھ کا پُتر ورہناشو اور اس کا کرشاشو، اس کا سین جت ہوا، سین جت کا پتر یووناشو ہوا۔ یووناشو کے کوئی سنتان نہیں تھی۔ اس لئے وہ دُکھی ہو کر اپنی سو رانیوں کو ساتھ لے کر بن میں چلا گیا وہاں کرپالو رشی نے پرسن ہو کر پتر اتپتی کے لئے یگیہ کیا۔ راتری کے سمے راجہ کو ایسی پیاس لگی کہ اُس نے چُپ چاپ اُٹھ کر براہمنوں کو سوتا ہوا دیکھ کر آمنتر نت جل پی لیا۔ رشیوں نے پرات کال اٹھ کر دیکھا تو گھڑے میں جل نہیں تھا، تب پوچھنے لگے کہ پتر کو اُتپن کرنے والا یہ جل کس نے پی لیا ہے۔ جب ان کو پتہ چلا کہ راجہ نے پی لیا ہے تو ان کو بڑا دکھ ہوا۔ کچھ سمے پشچات راجہ کی داہنی کوکھ سے ایک بڑا چکرورتی پُتر اتپن ہوا۔ جب کچھ دیر پشچات وہ بالک دودھ پینے کے لئے رونے لگا تو اندر دیوتا نے اپنی ترجنی انگلی اُس بالک کے منھ میں دے کر اُس کی رکشا کی۔ ہے راجہ پریکشت! اندر نے اُس بالک کا نام ترسں دینو رکھا، کیونکہ اس کے بھئے سے چور ڈاکو کانپتے تھے۔ یہ یووناشو کا بیٹا ماندھاتا بڑا چکرورتی ہوا اور ساتوں دویپوں پر راجیہ کرنے لگا۔ اس کا وِواہ ششبندو کی بیٹی بندومتی سے ہوا جس سے اس راجہ کے تین پُتر امبریش، پورو کس اور موچکند ہوئے۔ اس کی پچاس بہنوں کا وِواہ سوبھری رشی کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ رشی یمنا جی میں جل میں بیٹھ کر تپ کیا کرتے تھے۔

ایک دن انہوں نے مگرمچھ اور مچھلیوں کو میتھن کرتے دیکھا، تب ان کو بھی وِواہ کرنے کی اِچھا ہوئی اور راجہ سے ایک کنیا مانگی۔ یہ سُنکر راجہ نے کہا ہے براہمن! مجھے آپ کی اِچھا پُورن کرنے میں کوئی بُرائی نہیں دیکھتی... پرنتو میں ایک سوئمبر رچا کرتا ہوں۔ اس میں میری جو کنیا آپ کو پسند ہو اُسی کو لے جائیں۔ راجہ نے یہ بات سوچ

کرتی تھی کہ کوئی بھی کنیا اس بوڑھے کو پسند نہیں کرے گی، اس لئے میری کنیائیں میرے گھر رہیں گی اور رشی کا سمان بھی رہ جائے گا۔ جب سوبھر رشی نے یہ بات سنی تو ہردے میں وچار کرنے لگے کہ مجھ بوڑھے کو تو کوئی کنیا بھی نہیں پسند کرے گی، مجھے بھی اپنا روپ بہت سندر بنانا چاہیئے۔ ایسا وچار کرکے رشی نے اپنا ایسا سندر روپ کر لیا کہ سوئمور میں راجہ کی ساری کنیائیں کہنے لگیں کہ ہم ان سے ہی وواہ کریں گی۔ جب ان لڑکیوں میں آپس میں جھگڑا ہونے لگا تب راجہ نے کہا کہ جھگڑو مت۔ سب انہیں کے ساتھ چلی جاؤ۔ سو وے رشی ان کنیاؤں کو ساتھ لے کر ایک سندر وانکا میں رہنے لگے، وہاں سب پرکار کی بھوگ ولاس کی سامگریاں موجود تھیں اور رشی ان کنیاؤں کے ساتھ رشی ولاس کرنے لگے۔ بہت دن اسی پرکار بیت گئے۔ پرنتو بھوگوں سے رشی کو ترپتی نہیں ہوئی۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے ان کو گیان ہوا اور وے سوچنے لگے میں نے مچھلی کو میتھن کرتے دیکھ کر کام کے وش میں ہو کر وواہ کر لیا، اور اب میرے پچاس استریاں اور پانچ ہزار سنتانیں ہیں۔ پرنتو یہ سب انت میں میرا ساتھ نہیں دیں گے، مجھے اکیلے ہی نرک میں جانا پڑے گا۔ ایسا وچار کر وے ورکت ہو کر بن میں تپ کرنے چلے گئے، اور کچھ سمے پشچات پران تیاگ کر برہم لین ہو گئے۔

ادھیائے ۔۔۔ ۶

ترشنکو اور ہریشچندر کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ماندھاتا کے پتر امبریش کو اس کے بابا یووناشو نے گود لیا تھا امبریش کا بیٹا ہاریت ہوا۔ اس نے گاندھرو اور ناگوں کے یدھ میں ناگوں کا پکش لے کر گاندھروں کو ہرا دیا تھا۔ سو ناگوں نے اپنی بہن نرمدا کا وواہ اس کے ساتھ کر دیا، اور یہ وردان دیا کہ جو لوگ تمہارا نام لے کر کہیں جائیں گے تو مارگ میں سانپ نہیں کاٹے گا۔ اس کا پتر ترسدسیو تھا اس کا پتر انارنیہ ہوا۔ اس انارنیہ کے ہریشو ہوا جس کا پتر ارن ہوا اور ارن کا پتر بندھن ہوا۔ بندھن کا پتر ستیہ ورت تھا جس کو ترشنکو کہنے لگ گئے تھے۔ ایک دن یہ ستیہ ورت وسشٹھ جی سے کہنے لگا ہے گرو دیو! مجھے سورگ پراپت کرنے کی اچھا ہے اس لئے آپ کوئی ایسا اپائے مجھے بتائیں جس سے سورگ مل جائے۔ وسشٹھ جی کہنے لگے ہے پتر میں کوئی ایسا یگیہ نہیں کرنا جانتا جس سے منوشیہ اوشیہ سورگ کو چلا جائے۔ یہ سنکر ستیہ ورت نے سوچا کہ گرو جی مجھ سے جھوٹ کہہ رہے ہیں، سو وہ ان کے پتروں کے پاس پہونچا اور ان سے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسا یگیہ کرا دیجیے جس سے میں سورگ چلا جاؤں۔ ان کے پتروں نے کہا کہ ہم بھی کوئی ایسا یگیہ نہیں جانتے۔

جب وسشٹھ جی کو یہ معلوم ہوا کہ اس نے میری بات جھوٹ مانی ہے تب ان کو بڑا کرودھ آیا اور شاپ دیا کہ تو چنڈال ہو جا۔ سو وہ ترنت ہی چنڈال ہو گیا، اس کا رنگ کالا ہو گیا اور سب اس سے دور رہنے لگے۔

اپنی یہ اوستھا دیکھ کر ترشنکو کو بڑا دکھ ہوا اور وہ وشوامتر رشی جی کے پاس جا کر کہنے لگا، ہے رشی راج! میں نے سورگ جانے کی اچھا کی تھی پرنتو وششٹھ جی نے مجھے چنڈال بنا دیا۔ میں اب کہیں کا بھی نہیں رہا۔ اب میں آپکی شرن میں آیا ہوں، میرا منورتھ پورن کیجئے۔

یہ سُن کر وشوامتر جی کہنے لگے کہ تو چنڈال ہوگیا ہے سو میں اُن کے شاپ کو تو نہیں میٹ سکتا پرنتو تجھے سورگ اوشیہ بھیج دوں گا، ایسا کہہ کر وشوامتر جی نے ترشنکو سے یگیہ کرایا، پرنتو کسی دیوتا نے آہوتی نہیں لیکا کی تب وشوامتر جی نے کرودھ کر کے اپنے کمنڈل میں بھرے ہوئے جل سے ترشنکو کو اشنان کرایا اور کہا کہ اب تو سورگ کو چلا جا، میرا تپوبل تجھے وہاں لے جائے گا۔ سو ترشنکو ان کے تپوبل کے سہارے سورگ کو چلا گیا، اور اندر آسن پر بیٹھ گیا۔ جب اندر محل میں سے نکل کر آیا، اور چنڈال کو گدی پر بیٹھے دیکھا تو دھکا مار کر وہاں سے نیچے پرتھوی پر گرا دیا۔ وشوامتر نے دیکھا کہ ترشنکو کو سورگ سے گرا دیا گیا ہے اور وہ اُلٹے منہ آرہا ہے، تو انہوں نے آکاش میں ہی اس کو روک دیا۔ ترشنکو کے منہ سے جو تھوک ٹپکا اُس سے کرم ناسا ندی بہہ نکلی۔

ترشنکو کا پُتر ہرِشچندر تھا۔ ہرِشچندر کے کوئی پُتر نہیں ہوا جس سے وہ بڑا دُکھی رہتا تھا۔

ایک دن نارد منی۔ نے بتایا کہ وُرن دیوتا کی پرارتھنا کرنے سے تمہارے سنتان ہوگی۔ سو راجہ ہرِشچندر ورن دیوتا کے پاس گیا، اور کہنے لگا ہے دیو! ایسا وردان دیجئے کہ میرے پُتر اتپن ہو۔ میں اُسی پُتر کا بلی دان آپ کو دوں گا۔ تب ورن کی کرپا سے راجہ کے گھر روہت نام کا پُتر اتپن ہوا۔ جب پُتر اتپن ہوا تو ورن دیوتا بلی مانگنے آئے۔ ہرِشچندر کہنے لگے کہ بچہ اتپن ہونے کے دس دن بعد شدھ ہوتا ہے سو میں گیارھویں دن بلی دوں گا۔ جب گیارھویں دن ورن آئے تو راجہ نے کہا کہ یہ دانت نکلنے پر پوتر ہوگا، تب چڑھاؤں گا۔ جب بچے کے دانت نکل آئے تب ورن دیو پھر آئے اور بلی مانگی، تب راجہ کہنے لگا کہ دودھ کے دانت جھڑ جانے پر یہ پوتر ہوگا۔ اسی پرکار راجہ ورن کو دھوکا دے کر اگلا سمے بتاتا رہا، اور ورن دیوتا بھی پرتیکشا کرتے رہے۔ جب روہت کو معلوم ہوا کہ میری ہی بلی ورن پر چڑھائی جائے گی تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے دھنش وان لے کر بن کو چلا گیا تب وُرن دیوتا کو بڑی نراشا ہوئی اور انہوں نے کرودھ میں آکر ہرِشچندر کے پیٹ میں جلودرنا مک روگ اتپن کر دیا جس سے راجہ کشٹ پانے لگا۔ جب روہت نے یہ بات سُنی تو کہنے لگا کہ میرا جیون دھکار ہے جو میرے رہتے ہوئے اور میرے ہی کارن سے میرا پتا دُکھ اٹھا رہے سو وہ اپنی بلی دینے کے لئے پتا کے پاس آنے لگا پرنتو راجہ اندر نے راستے میں ہی روک لیا۔ اندر کے سمجھانے پر روہت ایک ورش تک بن میں ہی رہتا رہا۔ جب اگلے سال آنے کو ہوا تو پھر اندر نے روک دیا۔ اسی پرکار پانچ ورش تک اندر اُسے روکتا رہا۔ چھٹے ورش روہت نے اجاگرت کے بچلے پُتر شن شیف کو مول لے لیا اور اپنے پتا کے پاس آکر کہنے لگا کہ میرے بدلے اس کی بلی چڑھا دو ہے راجن! شن شیف وشوامتر جی کا بھانجا لگتا تھا، سو جب راجہ اس کی بلی چڑھانے کو ہوا تو وشوامتر جی کہنے لگے ہے راجن! میں اندر کی خوشامد کر کے تم کو روگ سے مکت کرا دوں گا اور تم پر وہ پرسن بھی ہو جائیں گے، تب

وشوامتر جی نے ورن دیوتا کی بڑی استوتی کی، اور انہیں راضی کر لیا۔ ورن دیوتا نے ہرشچندر کا جلودر روگ بھی ٹھیک کر دیا اور یہ کہا کہ میں اب تمہارے پتر کی بلی نہیں چاہتا۔ اس کے پشچات راجہ ہرشچندر اپنے پتر روہت کو راج گدی دے کر بن میں تپ کرنے چلا گیا ؛

ادھیائے ـــــ ۸

سگروںش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجہ پریکشت! روہت کے ہرت نام کا پتر ہوا، ہرت کے چمپ نامک پتر ہوا جس نے چمپا پوری بسائی تھی۔ چمپ کے پتر سودیو اور سودیو کا وجے ہوا جسے کا بھرُک، بھرُک کا ورک اور ورک کا داہک ہوا۔ اس داہک کی بھومی شتروؤں نے چھین لی تھی، اس لئے اپنی استری کو ساتھ لے کر وہ بن میں چلا گیا۔ جب یہ بوڑھا ہو کر مرا تب اس کی رانی ستی ہونے لگی، پر تو وہ گربھ وتی تھی، تب اورو رشی نے کہا کہ اگر تم ستی ہو گئی، تو سنتان کی ہتیا کا پاپ لگے گا۔ ایسا کہہ کر انہوں نے اُسے ستی ہونے سے روک دیا، اور انہوں نے دیکھا کہ ہمارے تو کوئی پتر نہیں ہے اس کے پتر ہوگا سو جلن کے مارے انہوں نے اس رانی کے بھوجن میں وش ملا دیا، پر تو رانی نہیں مری اور اُس کے جو پتر اتپن ہوا وہ وش کے ساتھ اتپن ہوا، اسی لئے اس کا نام سگر پڑا یہ چکرورتی راجہ ہوا۔ اس نے اپنے گرو کی آگیا سے تال جنگھ آدی راکششوں کو مار ڈالا، اور اورو رشی کے کہنے سے اشومیدھ یگیہ کیا۔ یگیہ کے لئے اس نے جو شیام کرن گھوڑا چھوڑا تھا اُس کو اندر دیوتا چرا کر لے گئے اور کپل منی کے آشرم میں باندھ دیا۔ تب راجہ نے اپنے ساٹھ ہزار پتروں کو آگیا دی کہ گھوڑے کو ڈھونڈھ کر لاؤ۔ سو پتا کی آگیا پا کر سب راج کمار گھوڑے کو ڈھونڈھنے چل دیئے۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بہت دن ہو گئے تب ایک دن وے کپل دیو جی کے آشرم میں پہونچے۔ وہاں انہوں نے گھوڑا بندھا ہوا دیکھا تو سوچنے لگے کہ یہ رشی گھوڑا چرا لایا ہے اور اب ہم کو دیکھ کر جھوٹی سمادھی لگالی ہے سو وے شستر استر لے کر رشی کو مارنے کو دوڑے ہے راجن! جیسے ہی کپل دیو جی کا تپ ان راجکماروں کی آواز سُن کر ٹوٹا، اور انہوں نے دیکھا کہ وے مارنے کو تیار ہیں، تو انہوں نے اپنے یوگ بل سے سب کو وہیں بھسم کر دیا، اور ان کا راکھ کا ڈھیر بن گیا۔

ہے راجن! راجہ سگر کے دو رانیاں تھیں، جن سے بڑی کے ساٹھ ہزار پتر تھے اور چھوٹی جس کا نام کیشنی تھا اُس کے اس منجس نام کا ایک پتر تھا۔ اس منجس پچھلے جنم میں یوگی تھا، پر تو بُری سنگت میں پڑ جانے سے اس کا یوگ بھرشٹ ہو گیا تھا۔ سو اس جنم میں اس نے راجہ سگر کے گھر جنم لے کر برے کرم کرنا آرمبھ کر دیئے وہ اپنے پتا کی راجدھانی ایودھیا میں سرجو تٹ پر کھیلتا ہوا پر جا کے بچوں کو ندی میں پھینک دیتا تھا۔ بہت سے بچوں کو چوٹ مار کر گھائل کر دیتا تھا۔ یہ دیکھ کر سگر کو بڑا کرودھ آیا اور اس نے اسکو گھر سے نکال دیا۔

اس اس منجس کے انشومان نامک ایک پُتر ہوا جو بڑا دھرماتما اور بھگت تھا۔ یہ اپنے باپا سگر کا بڑا آگیاکاری تھا۔
اس نے کچھ دنوں میں ہی یوگ میں بڑی شکتی پراپت کر لی اور اس منجس نے جتنے بالکوں کو سریو میں ڈبو دیا تھا،
اس نے اپنے یوگ بل سے سب کو جیوت کر دیا اور وے بچے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔ راجہ سگر نے
اس سے کہا کہ تم گھوڑے کو ڈھونڈھ کر لاؤ سو یہ اُسی مارگ سے چلا جس کو کودتے ہوئے سگر کے دوسرے
لڑکے گئے تھے۔ وہاں اس نے کپل دیو کے آشرم کے پاس گھوڑے کو بندھا دیکھا، اور اپنے بھائیوں کی راکھ کا
ڈھیر بھی دیکھا۔ تب وہ کپل منی کے جا کر ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر بیٹھ گیا، اور کپل دیو جی کی استوتی کر کے کہنے لگا، ہے
رشی راج! میرے یہ بھائی نادان تھے۔ ان کو آپ کی مہما کا پتہ نہیں تھا، اس لئے انہوں نے آپ کو کشٹ
دیا سو آپ ان کی بھول کو چھما کیجئے اور ایسا اُپائے بتایئے جس سے ان کو موکش پراپت ہو۔ کپل بھگوان اس کے
کو سن کر کہنے لگے ہے پُتر! تو اپنے پتامہ کے اس گھوڑے کو لیجا اور اپنے چاچاؤں کی بھسم کو بھی لے جا کر
گنگا جی میں بہا دے تو ان کو مکتی مل جائے گی۔

ہے پریکشت! تب انشومان گھوڑے کو لے کر آیا، اور سگر نے یگیہ پورن کیا۔ کچھ دنوں پیچھے سگر انشو
مان کو گدی دیکر اپنے آپ بن میں تپ کرنے چلا گیا ۔

ادھیائے ـــــ ۹

بھاگیرتھ کا مرتیو لوک میں گنگا اُتارنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! انشومان نے اپنے چاچاؤں کی بھسم گنگا جی میں پرواہت کرنے کے لئے
گنگا جی کو پرتھوی پر لانے کے لئے بڑی تپسیا کی پرنتو منورتھ پورن نہ ہوا اور ایک دن وے پرلوک کو بھی چلے
گئے۔ اِسی پرکار ان کے پُتر دلیپ نے بھی گنگا جی کو اُتارنے کی جیون بھر کوشش کی پرنتو سپھل نہ ہو سکا۔ تب
دلیپ کا پُتر بھاگیرتھ راج گدی پر بیٹھا۔ اُس نے سنا کہ میرے پِتا اور پتامہ دونوں گنگا جی کو پرتھوی پر لانے
کے پریتن میں مر گئے۔ پرنتو سپھلتا نہیں ملی۔ سو اُس نے راج گدی تیاگ دی، اور کہنے لگا کہ میں اس راج گدی
پر اُسی سمے آکر بیٹھوں گا، جب گنگا جی کو پرتھوی پر اُتار کے لے آوں گا۔ اس پرن کو کر کے وہ بن میں جا کر گھور تپ
کرنے لگا۔ گنگا جی نے پرسن ہو کر اس کو درشن دیے اور کہنے لگیں ـــ ہے بھگت میں تجھ پر بہت پرسن ہوں
تو جو چاہے وہ مجھ سے مانگ لے۔ یہ سُن کر بھاگیرتھ کہنے لگا ہے گنگا ماتا! میں چاہتا ہوں کہ آپ پرتھوی پر چلے
لگیں، گنگا جی کہنے لگیں ـ ہے پُتر! میرے اندر اتنا ویگ ہے کہ جب میں آکاش سے پرتھوی پر آؤں گی
یہاں گروں گی وہاں کی پرتھوی پاتال تک کھوکھلی ہو جائے گی، سو میرے ویگ کو جو روک سکے ایسے دیو
کو ڈھونڈھو اور مجھے پرتھوی پر آنے میں ایک سنکوچ یہ بھی ہے کہ یہاں کے پاپی منوشیہ اپنا پاپ میرے جل

میں دھوئیں گے میں اس پاپ کو کہاں دھوؤں گی؟ یہ سن کر بھاگیرتھ جی کہنے لگے ہے ماتا! بھگوان شوجی میں اتنی سامرتھ ہے کہ وے آپ کے ویگ کو روک سکیں اور آپ کے جل میں بھگوان کے بھگت اور دیوتا بھی اشنان کریں گے ان کا پنیہ تم کو ملے گا۔ ایسا کہہ کر بھاگیرتھ نے بھگوان شنکرجی کا تپ کرنا آرمبھ کر دیا۔ کچھ دنوں تک تپ کرنے پر شنکرجی نے درشن دیئے۔ بھاگیرتھ نے ان سے پرارتھنا کی کہ ہے مہاراج! میں نے گنگاجی کو پرتھوی پر آنے کو راضی کر لیا ہے پرنتو ان کا ویگ سہارنے کی سامرتھ کسی میں نہیں ہے۔ آپ کرپا کر کے ان کا ویگ سہار لیجئے۔ مہادیوجی کہنے لگے ہے پتر مجھے اس میں کوئی آپتی نہیں ہے۔ تب بھاگیرتھ نے گنگاجی کو پرتھوی پر بلایا، اور وے آکاش سے اتر آئیں اور شنکرجی نے اپنی جٹاؤں میں ان کو دھارن کر لیا۔ گنگا جی کہنے لگیں ہے پتر! تم آگے آگے چلو میں تمہارے پیچھے پیچھے چلوں گی۔ تب گنگاجی کی پرارتھنا کرتے ہوئے بھاگیرتھ جی آگے آگے چلنے لگے، اور گنگاجی کو وہاں لے گئے جہاں ان کے پتروں کی راکھ کے ڈھیر لگے تھے۔ سو گنگاجی کے جل کا اسپرش ہوتے ہی وے سب جیوت ہو گئے اور وِمانوں میں بیٹھ کر سورگ چلے گئے۔ اس بھاگیرتھ کے پتر کا نام شرت تھا۔ اس پتر کا نام نابھ تھا۔ نابھ کا پتر سندھو دیپ ہوا اور سندھو دیپ کا پتر آیوتایو ہوا۔ آیوتایو کا پتر رتوپرن تھا اور رتوپرن کے پتر کا نام سروکام تھا۔ سروکام کے سوداس نام کا پتر ہوا۔ سوداس کا پتر متر سہہ تھا، اس کا دِواہ مدینتی سے ہوا تھا۔ اس کو وسشٹھ جی نے شاپ دیدیا تھا جس سے وہ راکشش ہو گیا تھا، اور اپنے کرموں سے اس کے کوئی سنتان اتپن نہیں ہوئی۔

پریکشت جی پوچھنے لگے کہ ہے رشی راج! متر سہہ کو وسشٹھ جی نے کس کارن سے شاپ دیدیا تھا۔ شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! ایک دن متر سہہ نے شکار کھیلتے سمے دو راکشش بھائیوں کو پکڑ لیا۔ ان میں سے ایک کو مار ڈالا اور ایک کو دیا کر کے چھوڑ دیا۔ تب وہ راکشش اپنے بھائی کی مرتیو کا بدلا لینے کا پرتین کرنے لگا۔ ایک دن وہ اپنا روپ بدل کر راجہ کے پاس گیا اور کہا کہ میں بڑی اچھی رسوئی بنا لیتا ہوں، آپ مجھے نوکر رکھ لیجئے۔ راجہ نے اس کو نوکر رکھ لیا اور وہ راج بھون میں رہنے لگا۔ ایک دن راجہ نے گرو وسشٹھ جی بھوجن کرانے کے لئے بلایا، سو وہ رسوئیا ایک منوشیہ کا مانس پکا کر لے آیا اور وسشٹھ جی کے سامنے رکھ دیا۔ یہ دیکھ کر وسشٹھ جی کو بڑا کرودھ آیا، اور کہنے لگا ہے ادھرمی راجہ تو نے مجھے نیچا دکھانے کے لئے منوشیہ کا مانس میرے پاس بھیجا ہے اس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تو راکشش ہو جا اور یہی منوشیہ کا مانس کھایا کر۔ جب وسشٹھ جی کو یہ پتہ چلا کہ یہ مانس چھل کر کے راکشش لایا ہے تب انہوں نے راجہ سے کہا کہ میرا شاپ کیول بارہ ورش تک ہی رہے گا۔ گروجی کی شاپ سے راجہ کو بڑا کرودھ آیا، اور وہ کہنے لگا کہ دیکھو انہوں نے اتنا گیانی ہوتے ہوئے بھی مجھے شاپ دے دیا، اور میرا کوئی دوش نہیں ہے یہ وچار کر راجہ بھی وسشٹھ جی کو شاپ دینے لگا، پرنتو جیسے ہی اس نے جل کا لوٹا ہاتھ میں لیا اس کی رانی وہاں آگئی اور کہنے لگی! ہے سوامی اب جو شاپ آپ کو لگ گیا وہ تو مٹ نہیں سکتا، اب آپ گرو کو شاپ



राम राज्य

Hem Chander Bhargava & Co.
Delhi-6

دے کر ایک اور پاپ اپنے سر پر کیوں لے رہے ہیں‘ یہ کہہ کر رانی نے لوٹے کا پانی اپنے پیروں میں ڈال لیا۔ جل پڑنے سے اُس کے پاؤں کالے پڑ گئے اس لئے اُس کا نام کلماشا ندھری ہوا۔ شاپ سے راجہ راکشش ہو کر گھومنے لگا۔ ایک دن وہ جنگلوں میں جا رہا تھا کہ اُس نے ایک براہمن اور براہمنی کو بھوگ کرتے دیکھا۔ راجہ کو بڑی بھوک لگ رہی تھی سو اُس نے کھانے کے لئے براہمن کو پکڑ لیا۔ تب براہمنی اس کی پرارتھنا کر کے کہنے لگی کہ آپ تو راجہ ہیں‘ اس لئے میرے پتی کو چھوڑ دیجئے۔ میری اچھا پُتر پراپت کرنے کی ہے اس لئے میں پتی کے ساتھ رمن کر رہی تھی۔ ابھی میری اچھا پورن نہیں ہوئی ہے سو آپ میرے پتی کو چھوڑ دیجئے۔ اگر آپ کو بھوک لگی ہے تو مجھے کھا لیجئے کیونکہ پتی کی مرتیو ہو جانے پر میں بھی جیوت نہیں رہ سکونگی۔ براہمنی کی باتوں کا کچھ بھی پربھاو راجہ پر نہ پڑا اور وہ براہمن کو کھا گیا۔ تب براہمنی نے شاپ دیا کہ ہے پاپی تو نے کام سے پیڑت استری کے پتی کو کھا لیا ہے۔ اس لئے تیری مرتیو بھی استری سماگم کرتے ہی ہو جائے گی۔ یہ شاپ دے کر وہ براہمنی وہیں ستی ہو گئی۔ بارہ ورش پشچات جب راجہ راکشش یونی سے مکت ہوا اور اپنی رانی کے پاس جا کر سماگم کی اچھا پرکٹ کی تو رانی کہنے لگی کہ تم براہمنی کا شاپ یاد کرو۔ میرے ساتھ سہواس کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

ہے راجہ پریکشت! اُس راجہ نے اس دن سے استری سُکھ کو چھوڑ دیا۔ ایک دن گرو وسشٹھ جی راجہ کے یہاں آئے اور یہ ورتانت سُن کر کہنے لگے‘ ہے راجن! میں وردان دیتا ہوں کہ تیری رانی کے بنا سماگم کے ہی پُتر اتپن ہوگا۔ گرو جی کی کرپا سے رانی کے گربھ رہ گیا‘ اُس سے اشمک نام کا پُتر اتپن ہوا۔ اس کا پُتر مولک تھا۔ اس کے پرپوتے کا نام کھٹوانگ تھا۔ اس کا چرتر میں نے تم کو پہلے سنا دیا ہے۔ اس نے ایک بار دیوتاؤں اور دیتیوں کے یدھ میں اندر کی سہائتا کی تھی اور دیتیوں کو ہرا دیا تھا۔

ادھیائے ــــــ ۱۰

شری رام چندر جی کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! کھٹوانگ کا پُتر دیرگھ واہو تھا، دیرگھ واہو کے رگھو اور پرتھو شروا ہوئے۔ رگھو کے پُتر کا نام اج تھا اور اج کا پُتر دشرتھ ہوا۔ دشرتھ کے گھر بھگوان جی نے اپنے چار روپوں میں چار پُتر بن کر جنم لیا، جن کا نام رام چندر، لکشمن، بھرت اور شترگھن تھا۔ انہوں نے بچپن میں وشوامتر جی کے یگیہ میں ماریچ آدی راکششوں کو مار گرایا تھا اور ان کے یگیہ کی رکشا کی تھی۔ راجہ جنک کے یہاں سیتا کے سوئمبر میں رکھے ہوئے ایسے بھاری دھنش کو جسے ایک ہزار یودھا بھی نہیں اُٹھا سکتے تھے‘ ان میں سے بڑے بھائی رام چندر نے پلک مارنے میں ہی توڑ ڈالا اور سیتا جی سے وواہ کیا اُسی سمے وہاں مہا پراکرمی پرشو رام جی آ گئے۔ جنہوں نے اپنے باہو بل سے اکیس بار پرتھوی پر سے چھتریوں کا ونش مٹا دیا تھا‘ سو ان کے گرو کو لکشمن جی نے کھنڈت کر دیا۔ سیتا کو وواہ

کر یہ ایودھیا پوری میں اپنے گھر لوٹے۔ کچھ دنوں کے پشچات راجہ دشرتھ نے وچار کیا کہ میں اپنے بڑے بیٹے رامچندر کو راج گدی دے دوں۔ ان کا یہ وچار ان کی دوسری رانی کیکئی کو بڑا برا لگا، کیونکہ وہ اپنے پتر بھرت کو راجگدی پر بٹھانا چاہتی تھی۔ اس نے راجہ سے کہہ کر رام چندر جی کو چودہ ورش کا بن باس دلا دیا، اور رام چندر جی کے ساتھ سیتا جی و لکشمن جی بھی چلے گئے۔ وہاں جا کر راون نامک راکشش سیتا جی کو ہر کر لے گیا تب رام چندر جی کے بھگت جٹایو نے مارگ میں اسے روکا، پرنتو راون نے اسے مار گرایا۔ جب رام چندر جی سیتا جی کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وہاں آئے تو انہوں نے جٹایو کا انتم سنسکار کیا۔ جب وے کشکندھا میں پہونچے، تو وہاں ہنومان جی و سگریو آدی سے ستر تا ہوئی۔ سگریو کی پتنی کو اس کا بھائی بالی لے گیا تھا، سو رام چندر جی نے سگریو کے ہاتھوں بالی کو مروا دیا۔ اس کے پشچات رام چندر جی نے بندروں کی بڑی بھاری سینا لے کر راون کے گڑھ لنکا پر چڑھائی کر دی اور سمندر کا پل بنا لیا۔ راون نے اپنے بڑے بڑے سورویر یدھ کرنے کو بھیجے پرنتو رام چندر جی کی سینا نے ان سب کو مار کر بھگا دیا۔ اس یدھ میں کمبھ کرن نامک راون کا بھائی بھی مارا گیا۔ انت میں راون رام چندر جی سے سویم لڑنے کے لئے پسپک ومان پر بیٹھ کر آیا۔ رام چندر جی نے اپنے پینے والوں سے اس کے دسوں سر کاٹ ڈالے، اور اس کے بھائی وبھیشن کو راج گدی دیدی تھا سیتا جی کو لے کر ہرش مناتے ہوئے ایودھیا پری میں آئے۔ ہے راجن رام چندر جی جب بن کو چلے گئے تو پیچھے بھرت جی راج گدی پر نہیں بیٹھے اور بھگوان رام چندر جی کی کھڑاویں راج سنگھاسن پر رکھ کر نتیہ ان کی پوجا کرتے تھے۔ جب رام چندر جی کے آنے کا سماچار بھرت جی نے سنا تو بڑے پرسن ہوئے اور رام چندر جی کے پاس جا کر ان کے چرنوں میں گر پڑے۔ رام چندر جی نے ان کو اٹھا کر گلے سے لگایا، اور محلوں میں آ کر اپنی ماتاؤں کو پرنام کیا۔ تب وسشٹھ جی نے آ کر رام چندر جی کو راج گدی پر بٹھایا۔ رام چندر جی دھرم کے ساتھ راجیہ کرنے لگے۔ ان کے راجیہ میں پرجا بڑی سکھی تھی کسی کو کسی پرکار کا کشٹ نہیں تھا۔ کوئی غریب نہیں تھا نہ کوئی امیر تھا۔ اس لئے رام راجیہ پرسدھ ہے ٭

ادھیائے ــــــ ١١

رام چندر جی کا سیتا کو تیاگنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رام چندر جی اپنی پرجا کا بہت دھیان رکھتے اور راتری کے سمے بھیس بدل کر اپنے راجیہ میں گھومتے تھے کہ راتری میں جو چور ڈاکو آدی ملیں، ان کو مار ڈالیں، اور پرجا کے دکھ سکھ کا پتہ بھی ملتا رہے۔ ایک دن وے بھیس بدلے ہوئے ایودھیا جی میں گھوم رہے تھے تو انہوں نے سنا کہ ایک دھوبی اپنی استری سے کہہ رہا تھا تو میری نبا آ گیا کے ایک رات باہر رہی ہے، میں تجھے اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا، میں راجہ رام چندر تھوڑے ہی ہوں جن کی پتنی ایک ورش راون کے یہاں رہی پھر بھی انہوں

نے اس کو گھر میں رکھ لیا۔ یہ بات سُن کر رام چندر جی کو بڑا دکھ ہوا اور وے سوچنے لگے کہ ہماری پرجا سیتا جی کو گھر میں رکھنا پسند نہیں کرتی، اس لیئے پراتہ کال ہوتے ہی وے لکشمن جی سے کہنے لگے ہے تات! تم سیتا جی کو لے جا کر بن میں چھوڑ آؤ۔ تم ان سے جھوٹ بول دینا اور کسی بہانے سے بن میں لے جانا۔ یہ سن کر لکشمن جی کو بڑا دکھ ہوا پرنتو بھائی کی آگیا مان کر وے سیتا جی کے پاس پہونچے اور کہنے لگے ہے ماتا! آپ نے رام چندر جی سے کہا تھا کہ آپ کی اِچھا گنگا جی میں اشنان کرنے و رشیوں کی پُوجا کرنے کی ہے سو انہوں نے آپکے لیئے رتھ بھیجا ہے۔ آپ اس میں بیٹھ کر میرے ساتھ چلیں۔ یہ سُن کر سیتا جی بڑی پرسن ہوئی اور نئے وستر آبھوشن آدی پہن کر رتھ میں بیٹھ گئیں۔ جب لکشمن جی رتھ کو لے کر بالمیکی جی کے آشرم کے پاس پہونچے تو رتھ کو روک دیا، اور سیتا کے پیروں میں گر کر رونے لگے۔ سیتا جی کہنے لگیں ہے پتر! تم کس کارن روتے ہو؟

لکشمن جی نے تب ساری بات سنائی، اور کہا کہ میں تمہیں بن میں چھوڑنے آیا ہوں۔ یہ سُن کر سیتا جی کہنے لگیں کہ تمہارا رونا بیکار ہے، کیونکہ میرے بھاگیہ میں ایسا ہی لکھا تھا اور بھاگیہ کا لکھا کوئی ٹال نہیں سکتا، اس لیئے تم پرسن ہوتے ہوئے گھر کو جاؤ اور اپنے بھائی سے میرا پرنام کہہ دینا۔ ہے راجن! اس سمے سیتا جی گربھ وتی تھیں، سو لکشمن جی ان کو بالمیکی جی کے آشرم میں چھوڑ کر چلے آئے۔ بالمیکی جی نے سیتا جی کو اپنی پتری کی طرح پیار سے رکھا۔ کچھ دن بیت جانے پر سیتا جی نے لو اور کُش نامی دو پتروں کو جنم دیا، جو بڑے ہی پراکرمی تھے کچھ سمے پشچات رام چندر جی نے اشو میدھ یگیہ کیا اور یگیہ کا گھوڑا چھوڑا تو اس کو کسی نے بھی نہیں پکڑا۔ پرنتو لوکُش نے اس کو پکڑ کر باندھ لیا۔ رام چندر جی کی سینا کے سپاہیوں نے لوکُش سے یدھ کیا، پرنتو ان ویروں نے سب کو مار کر بھگا دیا۔ لکشمن جی جب یُدھ کرنے آئے تو ان کو بھی انہوں نے باندھ لیا۔ انت میں رام چندر جی جب سوئم یدھ کرنے آئے، جب سیتا جی کو پتہ چلا کہ یہ میرے پتی سوئم یُدھ کرنے آئے ہیں تو انہوں نے لوکُش کو یدھ کرنے سے روک دیا۔

جب رام چندر جی کو معلوم ہوا کہ یہ پرتاپی بچے میرے ہی ہیں تو انہوں نے ان کو گلے لگا لیا اور سیتا جی سے چلنے کو کہنے لگے پرنتو انہوں نے دھرتی میں سمادھی لے لی، اور رام چندر جی اپنے پتروں کو لے کر چلے گئے۔ اس کے پشچات انہوں نے تیرہ ہزار ورش تک راجیہ کیا اور یگیہ کرتے رہے ؟

ادھیائے ——— ۱۲

رام چندر جی کے ونش کا ورنن

شُکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! رام چندر جی کے پتر کُش کے لڑکے کا نام اتتھی تھا۔ اتتھی کا پتر نشدھ اور نشدھ کا نبھ ہوا، نبھ کا پنڈریک اور پنڈریک کا کشیم دھنوا ہوا۔ کشیم دھنوا کا دیونیک، اس کا انیہ اور انیہ کے

پتر کا نام پاری یاتر تھا، اس کے پتر کا نام بل، بل کا استھل، استھل کا پتر وجرنابھ ہوا۔ وجرنابھ کا سگن کا ودھرتی، اور ودھرتی کا ہرنیہ نابھ ہوا۔ ہرنیہ نابھ کا پتر کا نام پُشیہ تھا، اس کا پتر دھرو سندھی تھا، دھرو سندھی کا سدارشن، سدارشن کا اگنی ورن، اگنی ورن کا شیگھر اور شیگھر کا مرو ہوا۔ یہ یوگ دوارا سدھی پراپت کر کے اب تک کلاپ گاؤں میں استھت ہے۔ اور کلیگ کے انت میں نشٹ ہوئے سوریہ ونش کو پھر اُتپن کرے گا۔ مرو کے پُرسشرت اس کے سندھی، سندھی کے امرشن، امرشن کے سہسوان، سہسوان کے وشوباہو، وشوباہو کے پرسین جت اور پرسین جت کے تکشک ہوا۔ تکشک کا پتر وربدول ہوا جس کو تمہارے پتا ابھیمنیو نے مارا تھا۔ یہ سب اکشواکو ونش کے راجہ اب تک ہوئے ہیں۔ اب میں آگے ہونے والے راجاؤں کا نام سناتا ہوں۔ وربدول کا پتر ورہ ورن ہوگا اس کے اروکرم اور اروکرم کے وتس ورودھ ہوگا۔ اس کی سنتانوں میں یہ راجہ ہوں گے۔ پرتی ویوم، بھانو، دواکر، سہدیو ورہ دشو آدی۔ اکشواکو ونش کا انتم راجہ سمتر ہوگا اس کے ساتھ ہی یہ ونش نشٹ ہو جائے گا۔

ادھیائے — ۱۳

اکشواکو کے پتر نمی کے ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اکشواکو کے پتر نمی نے ایک سمے یگیہ کرنے کی تیاری کی اور وسشٹھ جی سے کہنے لگا آپ رتوج بن جائیں۔ وسشٹھ جی کہنے لگے کہ میں نے اندر کو وچن دے رکھا ہے اس لئے میں پہلے اس کا یگیہ سمپورن کرا دوں پھر لوٹ کر آؤں گا تب تمہارا یگیہ کرا دوں گا۔ تم اس سمے تک میری پرتیکشا کرنا۔ یہ کہہ کر وسشٹھ جی اندر کا یگیہ کرانے چلے گئے۔ کچھ دنوں پشچات نمی نے وچار کیا کہ منوشیہ کی آیو کا کوئی بھروسا نہیں کب مرتیو آ جائے اس لئے یگیہ کر لینا چاہیئے سو اس نے وسشٹھ جی کی پرتیکشا نہیں کی اور انیہ رشیوں کو بلا کر یگیہ کرنے لگا۔ جب وسشٹھ جی اندر کا یگیہ پورن کرا کے لوٹے اور اس کو یگیہ کرتے دیکھا تو کرودھ سے بھر گئے اور کہنے لگے ہے نمی! تو میرا شیشیہ ہو کر اتنا ابھیمانی ہے کہ میرے پیچھے ہی یگیہ کرانا آرمبھ کر دیا اس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تو ابھی مر جائے گا۔ یہ سن کر نمی نے بھی شاپ دیا کہ تم کو اپنی شکتی کا ابھیمان ہو گیا ہے، اس لئے تم بھی ابھی مر جاؤ گے اس پرکار یوگابھیاسی نمی نے اپنے پران تیاگ دیئے اور وسشٹھ جی نے بھی شریر تیاگ کر اروشی کے گربھ سے جنم لیا۔ یگیہ شالا میں جو منی لوگ بیٹھے تھے۔ انہوں نے راجہ کے شریر کو سگندھت مسالوں میں لپیٹ کر یگیہ شالا میں رکھا رہنے دیا، اور یگیہ سمپورن کیا۔ جب یگیہ سمپورن ہو گیا تو رشی لوگ وہاں آئے ہوئے دیوتاؤں سے کہنے لگے کہ آپ لوگ بڑے سامرتھ وان ہیں، کرپا کر کے راجہ کو جیوت کر دیجیئے۔ دیوتاؤں نے اپنی یوگ شکتی سے راجہ کو جیوت کر دیا، تب راجہ کہنے لگے ہے دیوتاؤ آپ مجھے جیوت کر کے پھر کیوں بندھن میں ڈال رہے ہیں۔ اگر آپ مجھ پر کرپا کرتے ہیں تو ایسا جیون دیجیئے کہ پھر کبھی نہ مروں۔

یہ سُن کر دیوتا کہنے لگے کہ آج سے تم منوشیوں کی پلکوں میں رہا کرو گے۔ سو اس دن سے نمی منوشیوں کی پلکوں میں باس کرتا ہے۔ ہے راجن! راجہ کی دیہہ کو مسالوں سے سنبھال کر رکھ دیا گیا تھا، سو وہ ویسی ہی اچھی بنی رہی کچھ دنوں پشچات راجہ کے نہ رہنے سے چور ڈاکوؤں نے اُتپات مچانا آرمبھ کر دیا، تب رشیوں نے سوچا کہ راجہ کی کوئی سنتان اتپن کرنا چاہیئے۔ یہ وچار کر وے راجہ کی لوتھ (لاش) کے پاس گئے اور اس کو متھنے لگے سو اس میں سے ایک پتر اتپن ہوا، جس کا نام جنک کہلایا۔ اس جنک نے متھلا پوری بسائی تھی۔ ایک بار جنک کے راجیہ میں اکال پڑ گیا، سو جنک سوئم ہل لے کر بھومی جوتنے لگے۔ ہل کی نوک سے بھومی کے اندر سے ایک کنیا سیتا نامک اتپن ہوئی۔ جنک کے پُتر کا نام کش دھوج تھا ٭

ادھیائے ـــــ ۱۴

سوم ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب ہم چندر ونش کا ورنن کرتے ہیں، کیونکہ یہ کل بڑا پوتر ہے۔ اس میں پرودا آدی بڑے بڑے پنیاتما راجہ ہوئے ہیں ــــ ہے راجن برہما جی نے کمل سے جنم لیا تھا۔ برہما جی کا اتری نام کا پتر ہوا اس اتری کے نیتروں سے امرت مئے چندرماں کا جنم ہوا۔ برہما نے اس کو براہمن، اوشدھی اور تارا گنوں کا مالک بنا دیا۔ چندرماں نے تینوں لوکوں کو بڑے بل سے جیت لیا، اور راج سوئیہ گیہ کیا اور برہسپتی جی کی استری تارا کو بل پوروک چھین کر لے آیا۔ برہسپتی جی نے کئی بار چندرماں سے اپنی پتنی لوٹا دینے کی پرارتھنا کی پرنتو اس نے نہیں لوٹائی۔ اس بات پر دیوتاؤں اور دیتیوں میں بڑا بھاری یدھ ہوا۔ شکراچاریہ جی کا برہسپتی سے بیر تھا اسلئے انہوں نے دیتیوں کا پکش لیا۔ شنکر بھگوان نے برہسپتی کے پتا سے ودیا پڑھی تھی، اس لئے انہوں نے دیوتاؤں کا پکش لیا، اور اپنی بھوتوں کی سینا لے کر چڑھ آئے۔ اندر نے اپنے گرو برہسپتی کا پکش لیا۔ اس یدھ میں ہزاروں لاکھوں دیوتا اور دیتیہ مارے گئے پھر بھی چندرماں نے تارا کو نہیں لوٹایا۔ تب برہسپتی نے برہما جی سے کہا کہ آپ ہمارا فیصلہ کرا دیں۔ تب برہما جی نے چندرماں کو ڈرا دھمکا کر تارا برہسپتی جی کو واپس کروا دی۔ جب تارا برہسپتی جی کے گھر آئی تو گربھ وتی تھی۔ یہ دیکھ کر برہسپتی جی نے کہا ہے مورکھ! تو نے میری پتنی ہوتے ہوئے بھی دوسرے کے ساتھ سماگم کیا اور اس کا پاپ لے کر آئی ہے۔ میں تجھ کو بھسم کر دیتا، پرنتو میری اچھا پتر اتپن کرنے کی ہے، اس لئے تجھے چھوڑ دیتا ہوں۔ تو اس گربھ کو گرا دے۔ اس بات کو سُن کر تارا نے وہ گربھ گرا دیا۔ پرنتو وہ بالک سونے کی طرح رنگ اور کانتی والا تھا۔ اُسے دیکھ کر برہسپتی جی کا من بھی لینے کو للچا اٹھا، پرنتو چندرماں آکر کہنے لگا کہ یہ پتر میرا ہے میں اسے لوں گا۔ اس پر دونوں میں بہت جھگڑا ہونے لگا، تب رشیوں اور دیوتاؤں نے نرنے کرانے کا فیصلہ کرنے کے لئے تارا سے پوچھا کہ یہ بالک کس سے اتپن ہوا ہے سچ سچ بتا دے۔ پرنتو تارا لجا کے کارن نہیں بتا رہی تھی۔

یہ دیکھ کر اُس بالک کو بڑا کرودھ آیا، اور وہ ماں سے کہنے لگا کہ اے پاپن صاف کیوں نہیں بتا دیتی کہ میں چندرماں سے اُتپن ہوا ہوں۔ یہ سن کر تارا نے کہا کہ یہ بالک ٹھیک کہتا ہے۔ تب رشیوں نے وہ بچہ چندرماں کو دے دیا۔ یہ بالک بڑا ہی بُدھی مان تھا، اس لئے چندرماں نے اس کا بُدھ رکھا۔ اس بدھ کا پتر اُروداتا جو اتینت ہی گنی اور سندر تھا۔ اس کے روپ اور گنوں کی چرچا نارد جی نے سورگ میں اندر کی سبھا میں کی تھی۔ سو اُروشی اسکو دیکھنے پرتھوی پر آئی، اور راجہ کو دیکھ کر ایسی موہت ہوئی کہ تن من کی سُدھ بھول گئی اور جب راجہ نے اس کو دیکھا تو وے بھی دیکھتے ہی رہ گئے اور جب انہیں سُدھ آئی تو کہنے لگے ہے سندری تم میرے پاس آکر بیٹھو۔ یہ سنکر وہ راجہ کے نکٹ آگئی اور راجہ کے گلے میں ہاتھ ڈال دیئے اور کہنے لگی ہے راجن میں اندر کی اپسرا اُروشی ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ میرا اور تمہارا ساتھ سدا بنا رہے تو آپ کو ان باتوں کی پرتگیا کرنی پڑے گی۔

پہلی بات یہ ہے کہ میرے پاس یہ دو سندر مینڈھے ہیں۔ جب تک آپ ان کی رکشا کرتے رہیں گے، میں آپ کے پاس رہوں گی۔ میں گھی کا بھوجن کیا کروں گی، اور سماگم کے اترکت اور کسی سمے آپ کو ننگا نہیں دیکھوں گی اگر دیکھ لوں گی، تو ترنت تیاگ دوں گی۔ راجہ نے ان باتوں کو سویکار کر لیا، اور اُروشی اس کے پاس رہنے لگی۔ راجہ اُروشی کے ساتھ آنند پوروک بہت دنوں تک وہار کرتا رہا، اور اُسے یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ کتنا سمے بیت گیا۔

ہے راجن! اُروشی کے چلے آنے سے اندر کے دربار کی شوبھا پھیکی پڑ گئی تھی، سو اُس نے اُروشی کو کھوجنے کے لئے گندھروں کو بھیجا۔ گندھروں نے ایک دن رات میں آکر راجہ کے سرہانے سے دونوں مینڈھے کھول لئے اور لے کر چلنے لگے۔ ان کا چلانا سُن کر اُروشی کی آنکھ کھل گئی اور اُس نے راجہ کو اٹھایا۔ راجہ جلدی میں ننگا ہی بھاگا۔ اس کو دیکھ کر گندھروں نے مینڈھے تو چھوڑ دیئے پرنتو بجلی چمکا دی جس کے پرکاش میں اُروشی نے راجہ کا ننگا شریر دیکھ لیا، سو ترنت ہی وہ راجہ کو چھوڑ کر چلی گئی۔ اس کے جانے کا راجہ کو بڑا دُکھ ہوا اور وہ پاگلوں کی طرح بھومی پر پھرنے لگا۔ ایک بار کروکشیتر میں راجہ کو اُروشی دکھائی دی تو اس کی بڑی ونے کر کے کہنے لگا کہ تم مجھ کو چھوڑ کر کیوں چلی گئیں، میرا تو کوئی دوش نہیں ہے۔ یہ سُن کر اُروشی کہنے لگی کہ ہے راجن! مجھے متراورن کے شاپ سے پرتھوی پر آنا پڑا تھا، سو میں سدا تمہارے پاس نہیں رہ سکتی تم مجھ کو بھول جاؤ۔ پرنتو راجہ نہیں مانا اور کہنے لگا کہ میں ابھی پران تیاگ کئے دیتا ہوں، تب وہ کہنے لگی کہ تم پران مت تیاگو میں ہر ورش میں ایک دن تمہارے پاس آیا کروں گی اور رہا کروں گی اور آپ کے انش سے میرے اور پتر بھی اُتپن ہوں گے۔ اُروشی نے کہا کہ میں اِس سمے بھی گربھ وتی ہوں، یہ آپ کا ہی گربھ ہے۔

تب راجہ اپنے گھر کو چلا آیا۔ اس کے ایک ورش پشچات اُروشی وہاں آئی اور رات بھر راجہ کے پاس رہی۔ جب سویرے وہ جانے لگی تو راجہ دُکھ کے کارن رونے لگا — یہ دیکھ کر اُروشی نے کہا ہے راجن! تم گندھروں سے پرارتھنا کرو یہ مجھے تم کو سونپ دیں گے۔ یہ سُنکر راجہ نے گندھروں کی پرارتھنا آرمبھ کر دی گندھروں نے اس کو ایک اگنی کے سمان پرکاش والی ہانڈی دی اور کہا کہ اس سے تیری منوکامنا پورن ہوگی۔

راجہ نے اس ہانڈی کو بھومی میں گاڑھ دیا جس میں سے ایک بہت بڑا پیپل کا پیڑ اتپن ہوا۔ راجہ نے اس پیڑ کو رگڑ کر اگنی اتپن کر کے اُس سے یگیہ کیا، اور یگیہ کے پرتاپ سے سورگ میں گیا اور وہاں اُروشی کے ساتھ رہنے لگا:۔

ادھیائے ــــ ۱۵

پرشورام جی کا اتپن ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اروشی کے گربھ سے پوروروا کے آیو۔ شرتایو، ستیایو، دیہ، وجے اور جے یہ چھ پتر ہوئے۔ ان کے ونش میں جہنو نام کا ایک بڑا دھرماتما پُتر اتپن ہوا، اس نے ایک دن گنگا جی کو چلو میں بھر کر پی لیا، تب گنگا جی اس کی جنگھا میں سے ہو کر نکلیں، اِسی لئے گنگا جی کو جاہنوی کہتے ہیں جہنو کے ونش میں گادھی نام کا ایک راجہ ہوا جس کی پُتری کا نام ستیہ وتی تھا۔ اس کے روپ پر موہت ہو کر بھرگو جی کے ونش کے ایک براہمن رچیک نے راجہ سے اپنے ساتھ اُس کنیا کا وِواہ کرنے کو کہا۔ راجہ نے دیکھا کہ یہ براہمن ہماری کنیا کے یوگیہ نہیں ہے تو ان کا اپمان تو نہیں کیا، بلکہ ٹالنے کے لئے کہنے لگا کہ تم ہمیں ایک ہزار گھوڑے دودھ جیسے سفید رنگ کے اور جن کا ایک ایک کان کالا ہو ایسے لا کر دو، تب کنیا کا وِواہ تمہارے ساتھ کر دیں گے۔ یہ سُن کر براہمن نے وُرن دیوتا کی پرارتھنا کی، اور اُن سے ایک ہزار گھوڑے لا کر راجہ کو دیدیئے اور لاچار ہو کر راجہ کو بھی اپنی کنیا دینی پڑی۔ وہ براہمن راجا کی کنیا کے ساتھ رہنے لگا۔ کچھ دنوں پیچھے ستیہ وتی کی ماں نے کہا کہ مجھے ایسی اِچھا ہے کہ میرے ایک پُتر اتپن ہو اور ستیہ وتی نے بھی پُتر اتپن ہونے کی اِچھا کی، تب اس رشی نے ایک یگیہ کیا اور جو سا کلیہ بچا اس کی دو پنڈیاں (چرو) بنا کر ایک اپنی ساس کو دے دیا، اور دوسرا اپنی پتنی کو اور اشنان کرنے کو چلے گئے۔ ان کے پیچھے بھول سے ان کی پتنی نے اپنا چرو تو ماں کو کِھلا دیا اور ماں کا اپنے آپ کھا لیا۔ جب رشی لوٹ کر آئے اور یہ ورتانت معلوم ہوا تو کہنے لگے تو نے بڑی بھول کی ہے جو اپنا چرو ماں کو کِھلا دیا اور ماں کا اپنے آپ کھا گئی۔ اس کے پربھاؤ سے تیرا پُتر بہت پراکرمی اور کرودھی ہوگا، اور تیری ماں کا پُتر بڑا دھرماتما اور بھگوان کا بھگت ہوگا۔

یہ سُن کر ستیہ وتی ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی ہے سوامی ایسا اُپائے کیجئے جس سے میرا پُتر کرودھی نہ ہو۔ تب رشی کہنے لگے اچھا جا تیرا پُتر تو کرودھی نہیں ہوگا، پرنتو پُتر کا پُتر ارتھات پوتا مہا کرودھی اور دنڈ دھاری ہوگا۔ تب ستیہ وتی کے جمدگنی نام کا پُتر اتپن ہوا جس نے رینو کی پُتری رینوکا سے وِواہ کیا۔ اس رینوکا کے سو سنتان آدمی پُتر اتپن ہوئے جن میں سب سے چھوٹے کا نام رام تھا۔ یہ بڑا کرودھی تھا اور ہمیشہ پرسا کاندھے پر رکھے رہتا تھا، اس کارن سب اِسے پرشورام کہنے لگے۔ پرشورام نے بڑے ہو کر دیکھا کہ کشتری جاتی کے لوگ اپنا دھرم بھول کر بھوگ وِلاس میں پھنس گئے ہیں اور بدرآن کرتے ہیں، سو انہوں نے کرودھ کے مارے ساری

پرتھوی پر سے کشتری کل کا نام مٹا دیا اور اکیس بار پرتھوی کو کشتریوں سے شونیہ کر دیا۔ یہ سن کر پریکشت جی کہنے لگے ہے رشی راج! کشتری راجاؤں نے ایسا کون سا اپرادھ کیا تھا، جس سے پرشورام جی نے ان کے ونش کو اتنی بار نشٹ کر دیا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ھیئے ھیئے ونشیوں کا ارجن نام کا راجہ تھا، اس نے دتاتریہ جی کی بڑی سیوا کی تھی، جس کے کارن دتاتریہ جی نے پرسن ہو کر اس کو وردان دیا جس سے اس کی ایک ہزار بھجائیں ہو گئیں، اور یہ ویریوں میں اجیئے ہو گیا۔ آٹھوں سدھیاں اس کے پاس ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی تھیں، اور وہ بڑے نیائے اور دھرم کے ساتھ راجیہ کرتا تھا۔ اس کے راجیہ میں رشی منی بڑے پرسن تھے۔ ایک سمے یہ راجہ اپنی رانیوں کے ساتھ نرمدا میں اشنان کرنے گیا، وہاں اس نے کھیل کھیل میں ہی اپنی بھجاؤں سے نرمدا کا پانی روک دیا، تب پانی پیچھے کو الٹا بہنے لگا اور جہاں راون بیٹھا ہوا تھا، وہاں جا کر بھر گیا تب راون بہت کرودھ کر کے اسے مارنے کو آیا، پرنتو اس نے اس کو پکڑ کر اپنی بغل میں داب لیا اور بہت دنوں تک دبائے رہا۔ جب راون نے بہت پرارتھنا کی تب اس نے براہمن سمجھتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ ایک سمے ارجن راجہ اپنی ساری سینا کے ساتھ شکار کھیلتا ہوا اس استھان پر آیا جہاں جمدگنی رشی کی کٹیا تھی۔ رشی کے پاس کامدھینو گؤ بندھی ہوئی تھی، سو انہوں نے اسی کے پرتاپ سے راجہ کی ساری سینا اور گھوڑوں آدمی کو بھوجن کرا دیا۔ یہ دیکھ کر ارجن سوچنے لگا کہ یہ گائے تو بڑی اچھی ہے یہ رشی سے مانگنی چاہیئے۔ اس نے رشی سے گائے مانگی، پرنتو انہوں نے نہیں دی۔ اس پر اس نے اپنے سپاہی کو آگیا دی کہ گائے کو زبردستی چھین کر لے آؤ۔ سو وے بچھڑے سمیت گائے کو چھین کر لے گئے۔ جب جمدگنی کے پتر پرشورام آشرم پر آئے اور یہ باتیں سنی تو کرودھ کے مارے کانپتے ہوئے پرسا لے کر اکیلے ہی ارجن سے لڑنے کو چل دیئے اور اس کی ساری سینا کو مار کر اس کو بھی مار گرایا۔ پرشورام کے ڈر سے راجہ کے ایک ہزار پتر بھاگ گئے۔ پرشورام نے وہ گائے لے کر اپنے پتا کو دے دی اور سارا ورتانت سنایا۔ یہ سنکر جمدگنی رشی کہنے لگے ہے پتر! یہ برا ہوا۔ تونے ایسے چکرورتی راجہ کو بیکار ہی مار ڈالا۔ براہمن کا دھرم کو کشما کرنا ہے۔ اس لئے تو جا کر اس پاپ کا پرائشچت ایک ورش تک گنگا جی کا تپ کر کے کر تب یہ ہتیا کا پاپ چھوٹے گا ؛

ادھیائے ــــــ ۱۶

پرشورام کا اپنے بھائیوں اور ماتا کا ودھ کرنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پتا کی آگیا سے پرشورام جی نے ایک ورش تک تپ کیا اور پھر گھر پر لوٹ کر آئے کچھ دنوں پشچات ایک دن ان کی ماتا رینوکا گنگا جی میں جل بھرنے گئیں۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ گندھروں کے راجہ

اپسراؤں کے ساتھ پانی میں کھیل رہے تھے۔ اس کو پڑا کو دیکھنے میں وہ ایسی مگن ہوئیں کہ رشی کے ہون کے ..... سمے کا بھی دھیان نہ رہا، اور چترتھ پر آسکت ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جب ان کو دھیان آیا تو رشی کے شاپ کے ڈر سے جل لے کر آشرم میں پہونچی، اور ہاتھ جوڑ کر رشی کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ رشی نے اپنی انتر درشٹی سے دیکھ لیا کہ اس نے مانسک دیھی چار کیا ہے سو انہوں نے اپنے پتروں کو آگیا دی کہ اس کا سر کاٹ ڈالو، پر تو کسی نے آگیا نہ مانی، تب پرشورام جی سے انہوں نے کہا۔ پرشورام نے اپنی ماتا کا سر کاٹ دیا اور ساتھ ہی سب بھائیوں کو بھی مار ڈالا۔ اس بات پر جمدگنی بہت پرسن ہو کر کہنے لگے ہے پتر! تو نے میری آگیا کا پالن کیا ہے اس لئے میں تجھ سے بہت پرسن ہوں۔ تو جو چاہے وردان مجھ سے مانگ لے۔ تب پرشورام جی نے کہا کہ یہ وردان دیں کہ میری ماتا اور بھائی جیوت ہو جائیں، سو رشی نے ان سب کو جیوت کر دیا۔

ہے راجن! ارجن کے جو پتر یدھ میں سے بھاگ گئے تھے وے بدلا لینے کی سوچتے رہتے تھے۔ ایک دن جب پرشورام جی اپنے بھائیوں کو ساتھ لے کر بن میں لکڑی بیننے گئے، تو سہستر واہو کے پتروں نے آکر سمادھی میں لین جمدگنی رشی کا سر کاٹ ڈالا۔ جب پرشورام لوٹ کر آئے اور پتا کا سر کٹا ہوا دیکھا تو انہوں نے کشتریوں کے ناش کرنے کا سنکلپ کیا اور اکیلے ہی جا کر ان سب بھائیوں کو مار ڈالا اور وے ان کے پتا جمدگنی کا سر اپنے ساتھ لے گئے تھے اس کو لا کر پتا کے دھڑ پر لگا کر جوڑ دیا۔ پھر انہوں نے اکیس بار پرتھوی کشتریوں سے چھین کر براہمنوں کو دان میں دیدی۔

ہے راجن! اگلے منونتروں میں پرشورام جی بھی سپت رشیوں میں ہوں گے اور اس سمے انہوں نے ونڈ تیاگ دیا ہے اور مہیندراچل پربت پر نواس کرتے ہیں، جہاں گندھرو آدی ان کی استوتی کرتے ہیں۔ گادھی رشی کے پتر وشوامتر بڑے تیجسوی تھے۔ انہوں نے اپنے تپوبل سے برہم رشی کی اپادھی پائی۔ وشوامتر جی کے ایک سو پتر تھے جو مدھوچھند کہلاتے ہیں ؞

ادھیائے ــــــ ۱۷

پُرورُوا کے ونش کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! پُرورُوا کا جو پتر آیو نام کا تھا، اس کے پانچ پتر نہش، چھتر وردھ، رجی، ربھ اور انیا ہوئے۔ چھتر وردھ کے سہوتر ہوا اور سہوتر کے کاشیو، کش اور گرتس مد یہ تین پتر اتپن ہوئے۔ گرتس مد کے شنک اور شنک کے شونک ہوا، جو رگ وید پڑھنے والوں میں سریشٹھ تھا۔ کاشیہ کے کاشی، کاشی کے راشٹر، راشٹر کے دیرگھ تم اور دیرگھ تم کے دھنونتری ہوا۔ دھنونتری نے آیور وید کو جنم دیا۔ دھنونتری کے کیتومان اور کیتومان کے بھیم رتھ ہوا۔ بھیم رتھ کے دوو داس ہوا۔ دوو داس کے پتر کا نام دیومان تھا جس کے کئی نام تھے۔ اس کا پتر

الرک ہوا۔ اس نے ساٹھ ہزار ورش تک یووک رہ کر راجیہ کیا۔ الرک کے پُتر کا نام سنتتی، سنتتی کا سنیتھ، سنیتھ کا سکتین، سکتین کے دھرم کیتو، دھرم کیتو کے ستیہ کیتو، ستیہ کیتو کے دھرشٹ کیتو، دھرشٹ کیتو کے سکومار، سکومار کے دیتی ہوتر اور دیتی ہوتر کا ارگ بھومی ہوا۔ یہ سب کاشی راجہ کی سنتان تھے۔ رمبھ کے پُتر کا نام ربھس، ربھس کا گمبھیر اور گمبھیر کا اکریہ ہوا۔ اس کے ونش میں براہمن ہوئے۔ اب ہم انیا کے ونش کا ورنن کرتے ہیں۔ انیا کے شُدھ، شُدھ کے شچی، شچی کے ترگلوت ہوا جس کا نام دھرم سارتھی پرسدھ، دھرم سارتھی کے شانتہ رئے ہوا جو جتیندریہ تھا۔ رج کے پانچ سو پُتر بڑے بلی اور پراکرمی تھے۔ ایک بار دیوتاؤں اور دیتیوں میں یُدھ ہوا تب اندر نے راجہ رج سے سہائتا کی پرارتھنا کی۔ رج نے اپنے پانچ سو بیٹے اُس کے ساتھ یُدھ کرنے بھیج دیئے جنہوں نے دیتیوں کو ہرا دیا۔ تب اندر کہنے لگا کہ اس سنگھاسن پر تم ہی بیٹھو۔ جب رج مر گیا، اور اندر نے اس کے بیٹوں سے راج مانگا، تو انہوں نے دینے سے منع کر دیا۔ جب اندر نے برہسپتی جی کی پرارتھنا کی تو انہوں نے بُدھی ناشک نام کا یگیہ کر کے سب بیٹوں کو نشٹ کر دیا۔

ہے راجن! چھتر ودھ کا پوتا کُش تھا۔ اس سے پرتی ہوا، پرتی سے سنجے اور سنجے کے جے ہوا۔ جے کے کرت، کرت کے ہریہ ون، ہریہ ون کے سہدیو، سہدیو کے اہین، اور اہین کے جے سین ہوا۔ جے سین کے سنکوتی، اسکے جے، جے کے دھرم چھیتر اور دھرم چھیتر کے ہمارتھ ہوا۔ یہ سب چھتر کا ونش ہوا — اب راجہ نہش کے ونش کی کتھا کہوں گا۔

ادھیائے — ۱۸

راجہ نہش کے ونش کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! راجہ نہش کے یتی، یاتی، سنیاتی، آیوتی، ویوتی اور کرتی یہ چھ پُتر ہوئے تھے۔ یہ نہش کا کہنا بہت مانتے تھے۔ ان میں یتی نے تو راجیہ کیا ہی نہیں، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ راجیہ پا کر منوشیہ بھگوان کو بھول جاتا ہے۔ جب نہش نے سورگ پر راجیہ کیا، اور اندرانی پر آسکت ہو گیا، تو اگستیہ آدی رشیوں نے اس کو سورگ سے گرا دیا، اُس نے اجگر کی یونی پائی۔ اس سے یاتی راجہ ہوا۔ اس نے اپنے چاروں چھوٹے بھائیوں کو ایک ایک دِشا کا راجیہ دے دیا۔ اور اپنے آپ شکراچاریہ اور ورش پروا کی پُتری سے وِواہ کر کے راجیہ کرنے لگا۔

یہ سُن کر پریکشت جی پوچھنے لگے ہے مہاراج! شکراچاریہ تو براہمن تھے اور یاتی کشتری تھا، تو یہ وِپریت سمبندھ کیسے ہوا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ایک دن ورش پروا کی پُتری شرمشٹھا اپنی سکھیوں اور گرو پُتری دیویانی کو ساتھ لے کر سروور میں اشنان کرنے گئیں اور وہاں اپنے کپڑے کنارے پر رکھ کر جل میں گھس کر ایک

دوسرے پر چھینٹے مارنے لگیں، اتنے میں ہی مہادیو جی اور پاروتی جی بیل پر بیٹھے ہوئے اُدھر سے آنکلے، تب وے بڑی لجّت ہو کر جھٹ پٹ جل میں سے نکل کر کپڑے پہننے لگیں۔ جلدی میں شرمشٹھا نے اپنی گرو کی پتری دیویانی کے کپڑے پہن لئے۔ تب کرودھ میں آکر دیویانی کہنے لگی، تیرا اُسر پتا میرے پتا کا شیشہ ہے اور تو نے مجھے نیچا دکھانے کے لئے میرے کپڑے پہن لئے، ہماری داسی ہو کر تجھے اتنا ابھی مان ہے' اس بات پر شرمشٹھا کو بھی کرودھ آیا اور کہنے لگی کہ تو اپنی حالت بھی تو دیکھ۔ تو ہم لوگوں کے یہاں بھوجن پراپت کرنے کے لئے کتّوں کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ ایسا کہہ کر اُس نے گرو پتری کو ننگا کر کے ایک کنوئیں میں گرا دیا اور اپنے گھر کو چلی آئی۔ کچھ دیر پشچات راجہ یایاتی شکار کھیلتا ہوا وہاں آیا اور پیاس سے بیاکل ہو کر کنوئیں پر آیا اور اس میں دیویانی کو ننگا کھڑا دیکھ کر اپنا دوپٹہ پہننے کو اُسے دے دیا اور ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔ جب دیویانی باہر آئی تو کہنے لگی ہے راجن! آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ اس لئے میں اب آپ سے ہی وِواہ کروں گی۔ میرا اور آپ کا سمبندھ بھگوان نے ملایا ہے۔ برہسپتی کے پتر کچ نے میرے پتا سے مرت سنجیونی ودیا پڑھی تھی، تب میں نے اُس پر موہت ہو کر کہا کہ مجھ سے وِواہ کرے۔ اس نے کہا کہ تو میرے گرو کی پتری ہے، میں تجھ سے وواہ نہیں کر سکتا، میں نے اس کو شاپ دیا کہ تیری وِدیا نشپھل ہو جائے گی۔ تب اُس نے مجھے شاپ دیا کہ تیرا وِواہ بھی براہمن سے نہیں ہوگا، اس لئے میں آپ سے ہی وِواہ کرنا چاہتی ہوں۔

یہ سُنکر یایاتی نے اُس سے وواہ کرنا سویکار کر لیا۔ جب راجہ چلا گیا تو دیویانی اپنے پتا شکراچار کے پاس گئی اور روتے ہوئے ساری بات سنائی کہ کس پرکار شرمشٹھا نے کٹو وچن کہے اور کنوئیں میں ڈھکیل دیا۔ اس پر شکراچاریہ جی کا من بڑا دکھی ہوا اور وے سوچنے لگے کہ پروہتائی کرنا اور بھکشا مانگنا بُری بات ہے۔ ایسا وچار کر وے اپنی پتری کو ساتھ لے کر پُر سے باہر جانے لگے۔ جب ورش پروا نے یہ بات سُنی تو وہ بھاگتا ہوا وہاں گیا، اور شکراچاریہ جی کے چرنوں میں گر کر کہنے لگا ہے گرو دیو! میری پتری نے بڑی بھول کی ہے۔ آپ اُسے چھما کریں اور یہ نگر چھوڑ کر نہ جائیں۔

یہ سُنکر شکراچاریہ جی کہنے لگے ہے پتر! میں اپنی پتری کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم دیویانی کا کہنا مانو اور جو کچھ وہ کہے وہ کرنے کو تیار ہو تو میں رُک جاؤں گا۔ جب ورش پروا نے وچن دے دیا تو دیویانی کہنے لگی کہ میں یہ چاہتی ہوں کہ جب میں اپنے پتی کے یہاں جاؤں تو شرمشٹھا بھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ جن کے سامنے اس نے میرا اپمان کیا تھا، میری داسی بن کر چلے۔ جب شکراچاریہ نے اپنی بیٹی دیویانی کا وِواہ یایاتی سے کر دیا اور شرمشٹھا بھی داسی کے روپ میں جانے لگی، تب شکراچاریہ نے راجہ سے کہا ہے پتر! اس بات کا دھیان رکھنا کہ شرمشٹھا میری پتری کی داسی ہے۔ تو اپنی سیج پر اس کو کبھی مت آنے دینا۔ کچھ دنوں پشچات دیویانی کے دو پتر اتپن ہوئے جن کے نام یدو اور ترو سو تھے۔ شرمشٹھا جب دیویانی کو گود میں بچے کھلاتے دیکھتی تھی تو اُس کی اچھا ہوتی تھی کہ میرے بھی سنتان ہو۔ جب بہت دن اسی پرکار بیت گئے تو ایک دن اکیلے میں وہ راجہ سے کہنے لگی ہے راجن! میری اچھا یہ ہے کہ میرے بھی سنتان ہو سو آپ میرے ساتھ سنگم کیجئے۔ میں راجہ کی

بیٹی ہوں، اس لئے کسی دوسرے کے ساتھ بھوگ نہیں کر سکتی۔ یہ سُن کر راجہ کا ہردے بھی پسیج گیا اور انہوں نے اُس سے سماگم کیا، جس سے شرمشٹھا کے تین پُتر اُتپن ہوئے۔ جن کے نام درہیو، انو اور پُرو تھے۔ جب دیویانی نے یہ دیکھا کہ میری داسی کے پُتر راجہ سے ہی اُتپن ہوئے ہیں تو وہ ناراض ہو کر اپنے پتا کے گھر چلی گئی۔ راجہ بھی اُس کے پیچھے پیچھے خوشامد کرتا ہوا گیا، پرنتو وہ نہ راضی ہوئی۔ جب وہ شکراچاریہ کے پاس پہونچا تو انہوں نے شاپ دیا کہ تو نے کام لولپ ہو کر داسی کے ساتھ سماگم کیا ہے جا اسی سے بوڑھا ہو جا۔ تب راجہ کہنے لگا، ہے رشی راج میں آپ کی بیٹی سے سہواس کرنے سے ابھی ترپت نہیں ہوا ہوں میں کچھ دنوں اور اس کے ساتھ گرہست دھرم کا سُکھ اٹھانا چاہتا ہوں۔ تب شکراچاریہ جی کہنے لگے کہ اگر کوئی تجھے اپنی ترُن اوستھا دیکر بڑھاپا بدلے میں لے لے تو تو جوان ہو جائے گا۔

یہ سُن کر راجہ اپنے بیٹوں کے پاس آیا، اور ان سے ترن اوستھا مانگی پرنتو کسی نے نہیں دی۔ ان کے سب سے چھوٹے پُتر پرو نے اپنے پتا کا بڑھاپا لے لیا اور یباتی گرہست سکھ بھوگتا رہا اور راجیہ کرتا رہا۔ دیویانی بھی راجہ کی سیوا پہلے سے ادھک کرنے لگی ــــــ ہے پریکشت! اس طرح ایک ہزار ورش تک راجہ پانچوں اندریوں اور چھٹے من سے بھوگوں کو بھوگتا رہا، پرنتو اس کا من نہیں بھرا۔

ادھیائے ــــــ ۱۹

یاتی کا مکتی پراپت کرنے کیلئے تپ کرنے جانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب بہت دن بھوگ ولاس کر چکے تب راجہ نے انوبھو کیا کہ میری آتما نشٹ ہو گئی ہے تب ایک دن اپنی رانی دیویانی سے کہنے لگا ہے رانی! میں نے جنگل میں ایک نئی بات دیکھی ہے جسے کہتے ہوئے بھی مجھے سنکوچ ہوتا ہے۔ ایک براہمن کی بکری بن میں گھوم رہی تھی کہ ایک کنوئیں میں گر پڑی۔ اُدھر سے ایک بکرا آ نکلا، اور جب اُس نے دیکھا کہ بکری کنوئیں میں گر پڑی ہے تو وہ اپنے سینگوں سے کنوئیں کے پاس کی مٹی کھودنے لگا اور کنوئیں کے اندر راستہ بنا کر بکری کو نکال لایا۔ بکرا بڑا ہرشٹ پشٹ تھا سو بکری بھی اُس پر موہت ہو گئی اور وے دونوں سُکھ پوروک رہنے لگے۔ کچھ دنوں کے پشچات بکرا کسی دوسری بکری سے پریم کرنے لگا۔ تب بکری اُس سے روٹھ کر براہمن کے یہاں چلی گئی۔ بکرا بھی اُس کے پیچھے پیچھے گیا۔ براہمن نے بکرے پر کرودھ کر کے اُس کو بدھیا کر دیا، تب وہ بہت گڑگڑانے لگا، سو براہمن نے دیا کر کے اُسے پھر ویسا ہی بنا دیا، اور وہ بکری کے ساتھ سکھ بھوگنے لگا، پرنتو اس کی ترپتی نہ ہوتی تھی۔ ہے دیویانی! اسی پرکار ہماری تمہاری کہانی ہے۔ ہم تم مایا موہ میں ایسے پھنس گئے ہیں کہ اپنی آتما کو بھی بھول گئے ہیں۔ ہم وشئے واسنا میں ڈوبے رہتے ہیں، پرنتو من نہیں بھرتا۔ منوشیہ جتنا وشئے بھوگ کرتا ہے اُتنی ہی چاہنا بڑھتی جاتی

ہے اس لئے یہ اُچت ہے کہ ہم دونوں اپنا پرلوک سدھارنے کے لئے بھگوان کا بھجن کریں۔ یہ بات اس کی استری کو بھی بہت پسند آئی۔ راجہ ییاتی نے اپنی یووا وستھا اپنے پتر کو لوٹا دی اور وردھاوستھا واپس لے لی پھر وہ رانی کو ساتھ لے کر اُتراکھنڈ میں بدری آشرم میں جا کر تپ کرنے لگا، اور کچھ دنوں پشچات دونوں نے اپنے استھول شریر تیاگ کر سورگ پراپت کیا ؛

ادھیائے —— ۲۰

پُرو کے ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں پُرو کے ونش کا ورنن کرتا ہوں جس میں تم اتپن ہوئے ہو۔ پُرو کے پتر جنمے جے، جنمے جے ..... کا پرچن وت، پرچن وت کے پروید، پروید کے نمسیو اور نمسیو کے چارو پاد ہوا۔ چارو پاد کا بیٹا سودیومن، سودیومن کا بھوگو، بھوگو کے سنیاتی، سنیاتی کے انہیاتی، انہیاتی کے ردرا شو ہوا۔ اس ردرا شو کے رتیو، ککشیو، سنھڈیو، کرتیو، جلیو، ستنتیو، دھرمیو، ستیو، ورستیو اور سب سے چھوٹا دنیو یہ دس پتر گھرتاچی نامک اپسرا سے اتپن ہوئے۔ ان میں سے رتیو کے رنتی بھار، رنتی بھار کے سمتی، دھرو اور اپرتی اتھ، یہ تین پتر ہوئے۔ ان میں سے اپرتی رتھ کے کنڈو ہوا، کنڈو کے میدھا تتھی، میدھا تتھی کے پرسکنڈ آدی پتر ہوئے۔ پھر سمتی کے رمیھیہ، اور رمیھیہ کے دُشینت ہوا۔ یہ دشینت ایک دن شکار کھیلتے ہوئے کنڈو رشی کے آشرم میں چلا گیا وہاں ایک بہت ہی سندر استری کو بیٹھے دیکھ کر اُس پر موہت ہو گیا، اور پوچھنے لگا — ہے کوملانگی تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو؟ یہ سُن کر شکنتلا کہنے لگی ہے راجن! میں وشوامتر کی پتری ہوں اور میری ماں کا نام مینکا ہے۔ وہ جب سورگ کو جانے لگی تو مجھے پرتھوی پر ہی ڈال گئی تھی، اس بات کو کنڈو رشی اچھی طرح جانتے ہیں ہے پرکیشت! شکنتلا بھی راجہ کو دیکھ کر موہت ہو گئی تھی، سو اُن سے کہنے لگی — ہے راجن! آج رات کو آپ کو یہیں پر نواس کیجئے۔ راجہ اُس رات کو وہیں رہا اور گاندھرو ودھی سے وواہ کر کے شکنتلا کے ساتھ سماگم کیا، جس سے اُس کے اُسی رات گربھ رہ گیا۔ پرات کال راجہ اپنے نگر کو چلا آیا۔ کچھ سمے پشچات شکنتلا نے پتر کو جنم دیا۔ وہ پتر اتنا پرتاپی تھا کہ سنگھ کے بچوں کو پکڑ کر ان کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ کنڈو رشی کی آگیا سے شکنتلا پتر کو لے کر اپنے پتی دشینت کے پاس گئی، پرنتو راجہ کہنے لگا کہ میں تجھے پہچانتا بھی نہیں، اور اس کو گرہن نہیں کیا تب آکاش وانی ہوئی "ہے راجن شکنتلا ٹھیک کہتی ہے یہ تیرا ہی پتر ہے۔ تو اپنی پتنی اور پتر کو رکھ کر پالن پوشن کر"۔ تب راجہ نے ان کو اپنے یہاں رکھ لیا۔ راجہ نے اس پتر کا نام کنڈو رشی کے کہنے سے بھرت رکھا تھا۔ دشینت کے مرنے پر بھرت راج گدی پر بیٹھا۔ یہ بڑا چکرورتی راجہ تھا۔ اُس نے پچپن اشومیدھ یگیہ یمنا جی کے کنارے اور اٹھتر گنگا جی کے کنارے بیٹھ کر کئے۔ ایک سو تینتیس یگیوں کو دیکھ کر دیوتا بھی آشچریہ کرنے لگے تھے۔ راجہ

سے کروڑوں گؤئیں اور لاکھوں ہاتھی براہمنوں کو دان دیئے تھے۔ ایک بار اس نے دیوتاؤں اور دیتیوں کے یدھ میں دیوتاؤں کا پکش لے کر دیتیوں کو مار بھگایا تھا۔ اس کا وِواہ ودربھ دیش کے راجہ کی تین پتریوں سے ہوا تھا۔ اس کی رانیوں کے جو پتر ہوئے وے بڑے کروپ تھے۔ سو رانیوں نے ڈرتے ہوئے کہ کہیں راجہ یہ نہ کہنے لگیں کہ یہ میرے ویریہ سے اتپن نہیں ہیں۔ ان تینوں پتروں کو گنگا جی میں پھینک دیا۔ راجہ سنتان نہ ہونے کے کارن بڑا دکھی رہتا تھا۔ سو ایک بار اس نے کنڈو رشی سے پتر ہونے کے لئے یگیہ کرایا۔ تب مروت دیوتاؤں نے ان کو بھردواج نامک پتر دیا۔

ایک بار برہسپتی نے اپنے بڑے بھائی کی ممتا نامک پتنی سے زبردستی سماگم کیا، جس سے اس کے گربھ رہ گیا۔ اس نے اپنے پتی کے بھئے سے گربھ گرا دیا، اور برہسپتی کے یہاں چھوڑ دیا۔ برہسپتی نے اس بالک کو جنگل میں چھوڑ دیا۔ جب وہ بچہ بھوک پیاس سے تڑپنے لگا، تب ماروتوں نے اس کو اٹھا لیا اور پالن پوشن کرنے لگے۔ انہوں نے اس کا نام بھردواج رکھا، اور یگیہ میں وہی بالک بھرت کو دے دیا۔

ادھیائے ــــــ ۲۱

رنتی دیو اور اجمیڑھ آدی کی کتھا۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! وہ بالک ونش نشٹ ہوتے پر دیا گیا تھا، اس لئے اسے وتتھ کہتے تھے۔ اس وتتھ کے منیو نامک پتر ہوا، اور منیو کے ورہت کشتر، جئے، مہاویریہ، نر اور گرگ یہ پانچ پتر ہوئے۔ ان میں سے نر کے سنکرتی نام کا پتر ہوا۔ اس سنکرتی کے گرو اور رنتی دیو نامک دو پتر تھے۔ رنتی دیو بڑا ہی بھگت اور دھرماتما تھا۔ اس کو بنا پرشرم کے جو دھن مل جاتا تھا اسی سے پیٹ پالن کرتا تھا اور دین دکھیوں کو دیدیتا تھا۔ ایک سمے اس کے پاس کچھ نہیں رہا، سو وہ اپنے کٹمب کے ساتھ بہت دکھی ہوا اور اڑتالیس دن تک کھانے پینے کو کچھ نہیں ملا۔ انچاسویں دن کوئی کرپالوان کو بھوجن دے گیا۔ رنتی دیو بھوجن کھانے کو بیٹھے ہی تھے، کہ اتنے میں ایک اتتھی آ گیا۔ رنتی دیو نے اس کا سمان کیا، اور بھوجن اسے کھانے کو دے دیا۔ جب وہ چلا گیا اور جو کچھ بچا اس کو سب نے آپس میں بانٹ لیا۔ اتنے میں ہی ایک شودر آ گیا، اور بھوجن مانگنے لگا۔ راجہ نے اپنا بھاگ اس کو دے دیا۔ شودر کے چلے جانے پر ایک اور اتتھی اپنے کتوں کو لے کر آ گیا، اور کہنے لگا۔ ہم لوگ بڑے بھوکے ہیں ہمیں کھانے کو دو۔ تب راجہ نے جو بھوجن رکھا ہوا اس کو دے دیا۔ پھر راجہ پانی پینے کو بیٹھا کہ ایک شودر آ گیا اور کہنے لگا کہ میں بڑا پیاسا ہوں پانی دیجئے۔ راجہ نے وہ پانی بھی اس کو دے دیا۔ رنتی دیو کے بچے بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے۔ پرنتو اس نے کسی کا دھیان نہیں کیا۔ اتتھیوں اور غریبوں کی سیوا کی۔ تب بھگوان وشنو برہما اور مہادیو جی تینوں راجہ کے پاس آ کر کہنے لگے ہے رنتی دیو! ہم تجھ سے بڑے پرسن ہیں تیرا کلیان ہوگا

منو کے ایک پُتر کا نام گرگ تھا، جس سے شنی اتپن ہوا اور شنی سے گارگیہ ہوا جس سے براہمن کل اُتپن ہوا۔ مہاویریہ سے دُرت چھیک، تریارُنی، کوی اور پُشکراروٗنی نامک تین پُتر اتپن ہوئے۔ یہ بھی براہمن ہو گئے۔ برہتچھتر کا پُتر ہستی تھا جس نے ہستنا پور بسایا تھا۔ ہستی کے تین پُتر ہوئے جن کے نام اج میڈھ، دوی میڈھ اور پُرمیڈھ تھے۔ اج میڈھ میں وِرہ دِشو ونش میں ہونے والے پریہ نید عادی براہمن ہو گئے۔ وِرہ دِشو کا پُتر ورِدھنو، ورِدھنو کا ورِدھ کائے اور ورِدھ کائے کے جیئے درتھ ہوا۔ جیئے درتھ کے وِشر، دشر کے سیناجیت ہوا اس کے رُچی داشو وِرڈھ ہتو اور کاشیہ یہ تین پُتر اتپن ہوئے۔ روچی راشو کے پار، پار کے پرتھوسین تھا تیپ دو پُتر ہوئے ان میں سے نیم کے سو پُتر ہوئے۔ اس کا وِواہ شُک کی کنیا گتوی سے ہوا جس کا پُتر برہمدت نام کا ہوا اس برہمدت کا وِواہ سرسوتی نامک استری سے ہوا جس سے وشوکسین نامک پُتر اتپن ہوا۔ اِسی برہمدت نے جیگی شویہ رشی کے اپدیش سے یوگ کا ایک گرنتھ رچا تھا۔ وِکشوکسین کے اُدکسون اور اس کے بھلاٹ نام کا پُتر اتپن ہوا۔ یہ سب ورِدھ شو کے ونش کا ہے۔ دوی میڈھ سے یوی نر، یوی نر سے کیرتی مان، کیرتی مان کے ستیہ دھرتی، ستیہ دھرتی کے وِرڈھ نیمی اور درڈھ نیمی کے سپارشو ہوا۔ سپارشو کے سمتی، سمتی کے سنتی مان، سنتی مان کے کرتی ہوا۔ اس کرتی نے ہرنیہ نابھ سے یوگ وِدّیا سیکھی تھی۔ کیرتی نیپ، نیپ سے اُگر یُدھ، اُگر یُدھ سے چھیمیہ، چھیمیہ سے سودیر، سودیر سے رپونجیئے ہوا۔ رپونجیئے کے بہو رتھ ہوا اور پُرمیڈھ کے کوئی سنتان نہیں ہوئی۔ اجمیڈھ کا پُتر نیل تھا جس سے شانتی ہوا۔ شانتی سے سوشانتی، سوشانتی کے پُروج، پُروج کے ارک، ارک کے بھرمیاشو ہوا اس کے پانچ پُتر ہوئے جن کے نام مُدگل، یوی نر، وِرہ دِشو، کمپلیہ اور سنجئے تھے۔ جب بیٹے جوان ہو گئے، تب بھرمیاشو نے اپنے پُتروں سے کہا کہ تم دیش کی رکشا کرو، سو انہوں نے دیش کے پانچ بھاگ کر کے ایک ایک بھاگ کی رکشا کی اسی لئے اِس دیش کا نام پانچال ہے۔

مُدگل سے براہمن کل کی اتپتی ہوئی اور مُدگلیہ اُن کا گوتر تھا۔ مدگل کے دو بچے ایک ساتھ ہوئے جن میں لڑکے کا نام دِوو داس، اور پُتری کا نام اہلیا ہوا۔ اِس لڑکی کا وِواہ گوتم رشی سے ہوا جن سے شتانند کی اتپتی ہوئی۔ اُس شتانند کا پُتر ستیہ دھرتی ہوا، اور اس کا پُتر شردوان ہوا۔ ایک بار یہ بن میں گھوم رہا تھا، وہاں ایک سرووَر میں اُروشی اپسرا کو اشنان کرتے دیکھ کر یہ موہت ہو گیا، اور اس کا ویریہ سرکنڈوں میں گر پڑا جس سے شبھ نامک جُڑواں بچے ہوئے۔ ایک بار راجہ شانتنو شکار کھیلنے بن میں گئے اور دیا کر کے ان بچوں کو اٹھا لائے۔ ان میں سے لڑکے کا نام کرپاچاریہ تھا اور لڑکی کا نام کرپی تھا جو درونا چاریہ کو بیاہی گئی تھی۔

ادھیائے ــــ ۴۲

یدھشٹر۔ دریودھن و جراسندھ آدی کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! مدگل کا پُتر دودواس بڑا پرتاپی تھا۔ اس کے متریو نامک پُتر ہوا جس کا چیون ہوا، چیون کا سُداس، سداس کا سہدیو، سہدیو کا سومک، سومک کا جنتو ہوا تھا۔ اس جنتو کے سو پُتر تھے جن میں سب سے چھوٹے کا نام پرشت تھا۔ پرشتا کے پُتر کا نام دروپد اور دروپد کے دھرشٹدیومن آدی پُتر ہوئے اور کنیا کا نام دروپدی تھا۔ اجمیڈھ کے دوسرے پُتر کا نام رِکش تھا، جس کا پُتر سنورن ہوا۔ اس کا وِواہ سوریہ کی پُتری سے ہوا تھا جس سے کُرکشیتر کا سوامی کُرو ہوا۔ اس کُرو کے سوگھنو آدی چار پُتر اُتپن ہوئے۔ ان میں سے سوگھنو کے وَنش میں رشیھ اور ورِہ درتھ اُتپن ہوئے۔ ورِہ درتھ کی ایک پتنی سے ایسا بالک اُتپن ہوا جس کے شریر کی بیچ میں سے دو پھانکیں تھیں، ماتا نے اُسے اٹھا کر دُور لے جا کر پھینک دیا، تب جرا نامک راکششی نے اسکو جوڑ دیا۔ اس بالک کا نام جراسندھ ہوا۔ اس جراسندھ کے وَنش میں پرتیپ ہوا۔ اس پرتیپ کے دیواپی، شانتنو اور بالمیک یہ تین پُتر تھے۔ ان میں سے دیواپی نے راجیہ نہیں کیا، اور بن کو چلا گیا، تب شانتنو کو راجیہ ملا۔ پچھلے جنم میں شانتنو کا نام مہابھش تھا۔ وہ جس کو ہاتھ سے چھو لیتا تھا وہ بوڑھے سے جوان ہو جاتا تھا جس کے کارن لوگوں کو شانتی ملتی تھی۔ اِسی لئے اِسے شانتنو کہتے تھے۔ دیو یوگ کی بات ایسی ہوئی کہ شانتنو کے راجیہ میں بارہ ورش تک ورشا نہیں ہوئی، تب براہمنوں نے اُس سے کہا کہ تم اپنے بڑے بھائی کے جیوت ہوتے ہوئے راجیہ کر رہے ہو یہ ادھرم کی بات ہے۔ یدی تم ورشا چاہتے ہو تو راجیہ اپنے بڑے بھائی کو دے دو۔ تب وہ بن میں جا کر اپنے بڑے بھائی دیواپی کو بہت سمجھانے لگا کہ تم راجیہ کرو پر نتو وہ نہیں مانا، اور کہنے لگا کہ مجھے بھگوان کے چرنوں کے پریت ہے راجیہ آدی نہیں چاہیئے۔ تب شانتنو نراش ہو کر لوٹ آیا، اس پر دیوتاؤں نے پرسن ہو کر اُس کے راجیہ میں ورشا بھی کی۔ شانتنو کے پُتر بھیشم تھے جو بڑے پراکرمی تھے۔ ایک سمے شانتنو ندی کے کنارے گھوم رہے تھے کہ وہاں ان کو ستیہ وتی نام کی ایک مچھیرے کی بڑی سُندر کنیا دکھائی دی جس کو راجہ اپنے ساتھ وِواہ کر لے آئے۔ اُس سے چترانگد اور وچتر ویریہ نامک دو پُتر ہوئے۔ ستیہ وتی اتنی سندر تھی کہ جب یہ کماری تھی تو ایک بار ہمارے دادا پراشر رِشی نے اِس پر موہت ہو کر سماگم کیا جس سے ہمارے پتا ویاس جی کا جنم ہوا تھا۔ چترانگد کو چترانگد نام کے گندھرو نے اس لئے مار ڈالا کہ تو نے میرا نام کیوں رکھا ہے۔ وچتر ویریہ کا وِواہ کاشی کے راجہ کی دو کنیاؤں امبا اور امبالکا سے ہوا۔ راجہ ان میں بہت آسکت رہتے تھے اِس کارن ان کو راج یکشما (تپ دق) نامک روگ ہو گیا اور وہ اسی میں مر گیا۔ اس کے کوئی سنتان نہیں تھی۔ تب ستیہ وتی نے اپنے پُتروں کا وَنش چلانے کے لئے اپنے پتر ویاس کو

بلاکر کہا کہ تم ان دونوں رانیوں سے ایک ایک سنتان اتپن کرو۔ ویاس جی کہنے لگے ہے ماتا یدی یہ میرے سامنے ننگی ہو کر نکلیں تو ان کے سنتان ہو جائے گی۔ اپنی ساس کا کہنا مان کر پہلے امبالکا رشی کے سامنے گئی پر نتو اس نے لجّا کے کارن پہلے ہی شریر پہ پیلے رنگ کا چندن لگا لیا تھا، جس سے اُس کے پانڈو نامک پیلے شریر والا پُتر اتپن ہوا۔ جب دوسری رانی امبکا رشی کے سامنے ننگی ہو کر جانے لگی تو اُس نے لجّا سے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لئے جس سے اس کا پُتر دھرت راشٹر اندھا اتپن ہوا۔ ان رانیوں کی ایک داسی بلرا نام کی تھی، جسے پُتر پراپتی کی بڑی اچھا تھی۔ جب رانیاں ننگی ہو کر گئیں تو یہ بھی ننگی ہو کر کسی پرکار کی لجا کئیے بنا رشی کے سامنے آ گئی اور ہنستی ہوئی چلی گئی۔ سو اس کے گربھ سے وِدُر جی نامک بڑے دھرماتما بھگت اُتپن ہوئے۔ دھرت راشٹر کا وِواہ گاندھاری سے ہوا تھا، جس سے سو پُتر اتپن ہوئے ان میں سب سے بڑا دریودھن تھا اور ایک کنیا اتپن ہوئی جس کا نام دُشلا تھا۔ پانڈو ایک دن بن میں شکار کھیلنے گئے۔ وہاں ایک رشی ہرن کا روپ دھارن کئیے ہوئے ہرنی کے ساتھ سا گم کر رہے تھے پر نتو پانڈو نے ان کو وہاں سے بھگا دیا، تب رشی نے شاپ دیا کہ تو نے مجھے سا گم کرنے سے روک کر بڑا دکھ دیا ہے اس لئے میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ استری پہ سنگ کرنے سے تیری مرتیو ہو گی۔ اس شاپ کے کارن پانڈو اپنی دونوں پتنیوں کنتی اور مادری سے بھوگ نہیں کرتے تھے۔ کنتی نے منتروں کے بل سے دھرم۔ پون اور اندر کو بلا کر ان کے ساتھ بھوگ کیا جس سے دھرم سے یدھشٹر، پون سے بھیم اور اندر سے ارجن اتپن ہوئے۔ کنتی نے اپنی سوت مادری کا بھوگ اشونی کمار سے کرایا، جس سے نکل اور سہدیو اتپن ہوئے۔ ان پانچوں بھائیوں کا وِواہ دروپدی سے ہوا تھا دروپدی کے پانچ پُتر ہوئے تھے۔ یدھشٹر سے پرتی وندھیہ، بھیم سین سے شرت سین، ارجن سے شرت کیرتی، نکل سے شتانیک اور سہدیو سے شرت کرما اتپن ہوئے تھے۔ یدھشٹر آدی بھائیوں نے الگ الگ وِواہ بھی کئے تھے۔ یدھشٹر کی دوسری پتنی پوروی رانی سے دیوک اتپن ہوا، بھیم سین کی ہڈمبا رانی سے گھٹوتکچ ہوا، اور دوسری کالی رانی سے سروگت ہوا، سہدیو کی وجیا نامک رانی سے سہوتر ہوا۔ نکل کی کرنیومتی رانی سے نرمتر ہوا۔ ارجن کی تین رانیاں اور تھیں۔ ایک ناگ کنیا الوپی تھی جس سے اراون نام کا پُتر ہوا۔ منی پور کے راجہ کی لڑکی سے دبھرواہن نام کا پُتر ہوا جسکو اُس کو ناناے گود لے لیا تھا۔ ارجن کی تیسری سبھدرا رانی سے تمہارا پتا ابھیمنیو اتپن ہوا جو بڑا پراکرمی تھا۔ اُس کی سبھدرا نامک پتنی سے تمہارا جنم ہوا۔ کوروں کے نشٹ ہو جانے پر اشوتھاما نے براہمہ استر چلایا تھا جو تمہاری ماں کے پیٹ میں گھس کر تم کو مارنے لگا تھا پر نتو بھگوان کرشن جی کے گربھ میں تمہاری رکشا کی اور تم جیوت رہے۔ ہے پریکشت! تمہارے جنمے جئے، شرت سین، بھیم سین اور اگر سین یہ چاروں پُتر بڑے پراکرمی ہیں۔ ہے راجن جب تم تکشک سرپ کے کاٹنے سے مارے جاؤ گے، تب تمہارا پُتر جنمے جئے سرپ جاتی پر کرودھ کر کے سب سانپوں کو پکڑ پکڑ کر اگنی میں ڈالکر ان کا ہون کریگا اور پرتھوی کو جیت کر اشومیدھ یگیہ کریگا۔ جب ہستنا پور مینا میں ڈوب جائیگا تب تمہارے ونش کا نیمی چکر نامک راجہ کوشامبی نامک نگر بسائیگا۔ یہ تمہارے ونش کا انتم راجہ ہوگا۔

ادھیائے — ۲۳

یدو ونش کا ورنن

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! اب میں تم کو یایاتی کے سب سے بڑے پتر یدو کے ونش کی کتھا سناؤں گا۔ اسی ونش میں بھگوان نے کرشن جی کے روپ میں اوتار لیا تھا۔ اس لئے یہ ونش بڑا پوتر ہے اور جو اس کی کو سنتا ہے اس کے جنم کے سارے پاپ دھل جاتے ہیں۔ یدو کے چار پتر تھے جن کے نام سہستر جیت، کروشٹا، انل اور رپو تھے۔ ان میں سہستر جیت کا پتر شت جیت ہوا۔ اس شت جیت کے ہیے ہئے آدی تین پتر اتپن ہوئے۔ اِس کے ونش میں کرت ویریہ اتپن ہوا جس کا پتر سہستر آرجن بڑا ہی پراکرمی اور پرتاپی تھا۔ اس نے ساتوں دویپوں کو جیت لیا اور دتاترےیہ جی سے مہاگن اور یوگ ودیا سیکھی تھی۔ اس نے پچاس ہزار ورش تک راجیہ کیا۔ اس کے ایک سو پتر اتپن ہوئے تھے جو سب یدھ میں مارے گئے کیول جیئے دھوج، شورسین، ورشبھ، مدھو اور جیت یہ پانچ بچ رہے تھے۔ ان میں سے جیئے دھوج کا پتر تال جنگھ ہوا۔ اس تال جنگھ کے سو پتر اتپن ہوئے جن میں سب سے بڑے کا نام ورشنی تھا۔ یدو۔ مدھو اور ورشنی کے نام سے یادو، مادھو اور ورشنی نامک تین ونش چلے۔ یدو کے ونش میں مہابھوج نامک ایک بڑا پرتاپی راجہ تھا، جس کے پاس چودہ رتن تھے اور دس ہزار رانیاں تھیں اور اسکے دس کروڑ پتر تھے۔ اس کے ونش میں ہی جیامگھ نامک ایک راجہ ہوا۔ اس کا وواہ شیویا نامک استری سے ہوا۔ یہ بانجھ تھی جس کارن کوئی سنتان نہیں ہوئی اور راجہ نے رانی کے ڈر کے مارے دوسرا وواہ بھی نہیں کیا۔ ایک بار اس نے کسی دیش پر چڑھائی کی اور وہاں کے راجہ کو ہرا کر اس کی بھوجیا نامک کنیا کو ہر لایا۔ جب اس کی رانی شیویا نے اس کو رتھ پر بیٹھے دیکھا تو کرودھ کر کے کہنے لگی کہ یہ رتھ میں کیا میری سوت کو بٹھا کر لائے ہو۔ تب راجہ ڈر کے مارے کہنے لگا یہ تیرے لڑکے کی بہو ہے۔

یہ سن کر شیویا ہنسنے لگی اور کہنے لگی کہ میرے تو کوئی پتر نہیں ہے، اور نہ میری کوئی سوت ہے۔ جس کے پتر کو یہ بیاہی جائے تو پھر یہ میرے بیٹے کی بہو کیسے ہو سکتی ہے۔ اس پر راجہ کہنے لگا کہ جب آگے چل کر تیرے پتر ہوگا تو اس کے ساتھ اس کا وواہ ہوگا۔ یہ سن کر رانی ہنسنے لگی۔ تبھی دیوتاؤں جن کی راجہ نے پتر ہونے کے لئے بڑی پوجا کی تھی، رانی شیویا پر کرپا کی اور اس کے گربھ رہ گیا۔ جب اسکے پتر ہوا تو اس سے اس لڑکی کا وواہ ہوا، اس لڑکے کا نام ودربھ تھا۔

ادھیائے ــــ ۲۴

وِدربھ کے ونش کی کتھا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! راجہ وِدربھ کے بھوجیا کے گربھ سے کُش اور کرتھ نام کے دو پُتر اتپن ہوئے۔ تیسرے کا نام رومپاد تھا، یہ بڑا پرتاپی تھا۔ رومپاد کے وبھرو آدی پُتر ہوئے۔ کرتھ کا کنتی نام کا پُتر ہوا جسکے کئی پُتر تھے انکے ونش میں ایک دشرتھ نام کا راجہ ہوا۔ دشرتھ کے ونش میں دیوا اور دوھ اتپن ہوا اسکا پتر وبھرو ناک منوشیوں میں سریشٹھ تھا اور دیوا اور دوھ دیوتاؤں کے سمان تھا۔ ان دونوں نے ساٹھ ہزار پُرشوں کو موکش پراپت کر دیا تھا۔ انکے ونش میں شوپھلک اتپن ہوا جس کی تپنی گودنی سے اکرور آدی بارہ پُتر اتپن ہوئے۔ پھر انکے ونش میں آہوک نام کا راجہ اتپن ہوا جسکے دیوک اور اُگرسین دو پُتر تھے۔ دیوک کے چار پُتر اور سات پُتریاں دیوکی آدی تھیں جو سب واسودیو کو بیاہی گئی تھیں۔ اُگرسین کے کنس آدی نو پُتر تھے تھا پانچ کنیائیں تھیں جنکا وِواہ واسودیو کے چھوٹے بھائی کے ساتھ ہوا تھا۔ واسدیو کی پانچ بہنیں پرتھا آدی تھیں۔ انکے پتا شورسین نے اپنے ایک متر کے ساتھ جسکے کوئی سنتان نہیں ہوتی تھی پرتھا کا وِواہ کر دیا۔ اس پرتھا کا نام کنتی تھا۔ جب یہ کماری تھی تب درواسا رشی کو اس نے سیوا کر کے پرسن کر لیا تھا سو انہوں نے اسکو ایسا منتر بتا دیا تھا کہ جس دیوتا کا نام لیکر پڑھا جاوے وہ دیوتا ترنت آکر درشن دے گا۔ ایکدن کنتی نے سوچا کہ اس منتر کی پریکشا لوں سو اس نے سوریہ کو بلایا، سوریہ دیوتا اپنے رتھ پر بیٹھ کر ترنت آگئے انکو دیکھ کر کنتی بڑی گھبرائی۔ سوریہ دیوتا اسکے روپ کو دیکھ کر موہت ہوگئے اور کہنے لگے، تو نے مجھے کس لئے بلایا ہے؟ کنتی کہنے لگی! ہے مہاراج میں نے کیول منتر کی پریکشا کی تھی، اب آپکو یہ کشٹ ہوا ہے جس سے میں لجت ہوں آپ چلے جائیے سوریہ دیوتا کہنے لگے کہ دیوتاؤں کا آنا نشپھل نہیں ہو سکتا۔ میں تمہارے پُتر اتپن کرونگا پرنتو اس پرکار اتپن ہوگا کہ کسی کو پتہ نہیں چلے گا، اور تمہارا کنوارا پن بھی بنا رہے گا۔ یہ کہہ کر سوریہ دیو نے کنتی کے پیٹ میں گربھ استھاپت کر دیا۔ اس گربھ سے کنتی کے جو پُتر اتپن ہوا وہ بڑا پراکرمی اور سوریہ کی طرح تیج والا تھا۔ یہ بالک اسکے کان سے اتپن ہوا تھا اسلئے کرن کہلایا۔ کنتی نے لوک لاج کے بھئے سے اس کو صندوق میں بند کر کے ندی میں بہا دیا جسکو ادھی رتھ نامک راجہ نے پال لیا۔ اس کرن کا پُتر ورش سین ہوا۔ اُس کنتی کے ساتھ ہی تمہارے پردادا پانڈو نے وِواہ کیا تھا۔ کرُوش دیش کے راجہ وردھ شرما نے شرت دیوا سے وِواہ کیا تھا۔ اسکے پیٹ میں سنکادک کے شاپ سے دیتی کے پُتر نے جنم لیا اور اس کا نام دنت وکر ہوا۔ کنتی کی دوسری بہن شرت کیرتی کے ساتھ کیول دیش کے راجہ دھرشٹکیتو نے وِواہ کیا تھا۔ کنتی کی بہن راجادھی دیوی کا وِواہ اوجین کے راجہ جے سین کے ساتھ ہوا۔ کنتی کی شرت شروا نامک بہن کے ساتھ چندیری کے راجہ دم گھوش نے وِواہ کیا جس سے ششوپال اتپن ہوا۔ ہے راجن دیوکی کے گربھ سے بھگوان جی نے کرشن جی کے روپ میں جنم لیا۔ بھگوان کرشن جی نے جو لیلائیں کی انکا ورنن میں اب تم کو سناؤں گا۔

بندنا (پرارتھنا)

نہ اِس طرح درد کو اُٹھاؤ۔ کہ سادھنا ڈگمگائے میری
نہ اِس طرح درشٹی ہٹاؤ۔ کہ بندنا تلملائے میری
نہ آج کی بات ہے، یُگوں سے اُٹھایا ہے شیش پر گگن کو
نہ آج کی رات ہے یُگوں سے۔ بُلایا ہے چاند کی کرن کو
پرنتو کب لکش پا سکا میں۔ چلا جہاں سے وہیں کھڑا ہوں
نہ اس طرح روپ کو چھپاؤ۔ کہ ارچنا چھٹ پٹائے میری
دشائیں پراچیر سی کھڑی ہیں۔ بنا ہے سمپورن وشوکارا
کہو کہ اب کون دوار سے آ۔ مجھے ملے گا درشن تمہارا
لئے ہیں اب تک جنم ہزاروں۔ پرنتو پایا نہیں تمہیں ہو
نہ اِس طرح اَور دِل دُکھاؤ۔ کہ بھاؤنا چوٹ کھائے میری
سُنا ہے تم گیت میں چھُپے ہو۔ اِسی لئے گا رہا ہوں اُن کو
سُنا ہے تم پریت میں بسے ہو۔ اِسی لئے پا رہا ہوں اُس کو
رمے ہو تم سب جگہ اسی سے سبھی کو اپنا رہا ہوں بڑھ کر
نہ اِس طرح انیتھا دکھاؤ۔ کہ کلپنا ٹوٹ جائے میری

شری

سکھ ساگر

یعنی

شری مدبھاگوت کے دسویں اسکندھ

کا

اردو ترجمہ

جیون کو سپھل بنانے والی دو مایہ ناز کتابیں

مہابھارت

دنیا کی سب سے بڑی پستک ہے۔ سنسکرت کے آٹھ لاکھ شلوکوں کا مجموعہ ہے۔ نیتی اور دھرم کا ادبھت گرنتھ ہے۔ جس کو مہرشی وید ویاس جی نے پانچ سال کی شب و روز محنت سے تیار کیا تھا، اور جس کو ودوانوں نے پانچواں وید مانا ہے۔ آج اس کی مانگ روس، عرب اور دیگر ممالک کر رہے ہیں شریمد بھگوت گیتا جو کہ تمام سنسار میں پرسدھ ہے وہ بھی اسی مہابھارت کے بھیشم پرب کا ایک حصہ ہے۔ یہ گرنتھ تمام ویدوں، شاستروں اور پورانوں کا سار ہے۔ نل دمینتی۔ دشینت شکنتلا۔ ستیہ وان ساوتری اور راجہ شوجی وغیرہ بے شمار کتھاؤں کے علاوہ کوروؤں، پانڈوؤں کے مہابھارت۔ یدھ کا مفصل حال اس میں پڑھیئے۔ اپنے دھرم کی واقفیت کے لئے ہر ہندو کو یہ گرنتھ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ ہم نے اس گرنتھ کو اردو میں چھپوایا ہے۔ جس میں مکمل اٹھارہ پرب درج ہیں۔ جگہ جگہ پر سہ رنگی اور یک رنگی تصاویر چھاپی گئی ہیں۔ ٹائیٹل سہ رنگا اور خوبصورت مضبوط جلد میں ملبوس، کاغذ اعلےٰ سفید لکھائی چھپائی دیدہ زیب سائز ۲۰×۳۰/۸ حصہ اول صفحات ۷۲۰ قیمت ۳۵ روپئے....... حصہ دوم صفحات ۵۹۰ قیمت ۳۵ روپئے۔

تلسی رامائن اردو

یعنی رام چرت مانس (مکمل)، بمعہ دوہے۔ چوپائیاں اور سورٹھے۔ اچھہ سہت چھپ چکی ہے۔ ۲۰×۳۰/۸ سائز صفحات تقریباً سات سو۔ مضبوط جلد میں ملبوس، سات عدد یک رنگی، اور تین عدد سہ رنگی تصاویر سے مزین۔ کاغذ اعلیٰ سفید — قیمت ۳۵ روپے — محصول الگ۔

میاں بیوی کیلئے ایک نیا تحفہ

گرہست سوتر

مصنفہ کانشی رام چاولہ

یہ کتاب بیس سال کی محنت کے بعد پیش کرتے ہیں۔ دنیا کے بہترین دماغوں کی ریسرچ، سالہا سال کے حیرت انگیز مشاہدات، مفید معلومات کی روشنی میں ایک دوسرے کی قدرت اور پوشیدہ اور روزانہ کے مفید قاعدے۔ یہ باتصویر کتاب ہے۔ قیمت ۱۵ روپے۔ محصولڈاک ۸/ الگ۔

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی۔

فہرستِ مضامین

مصور پریس دہلی

- شری ہری -

اتھ کوی ور للولال جی رچت

پریم ساگر



شری شکدیو جی کا راجہ پریکشت کو کتھا سنانا .... پہلا ادھیائے

پورواردھ

ادھیائے - ۱

دوہا - وگھن ودارن برد ور   بارن بدن وکاس
بر دیو ہو باڑھے بسد   بانی بدھی ولاس
یگل چرن جووت جگت   جپت رین دن توہے
جے ماتا سرسوتی سمر   بھگتی بھگتی دے موہے

مہابھارت کے انت میں جب شری کرشن چند رانتردھیان ہوئے تب پانڈو تو مہا دکھی ہو ہستنا پور کا راجہ پریکشت کو دے آپ

ہمالیہ تپیا کرنے کو چلے گئے اور راجہ پریکشت سب پرتھی جیت دھرم راج کرنے لگے۔ کتنے ہی دن بعد ایکدن راجہ پریکشت شکار کو گئے تھے۔ وہاں دیکھا کہ ایک گائے اور ایک بیل دوڑے چلے آتے ہیں انکے پیچھے موسل ہاتھ میں لٹھ لئے ایک شودر مارتا ہوا چلا آتا ہے جب وہ پاس پہنچے تو راجہ نے شودر کو بلایا اور جھنجلا کر کہا "ارے تو کون ہے! جو گائے اور بیل کو جان کر مارتا ہے! اپنا نام بتا۔ کیا ارجن کو تو نے دور گیا جان لیا؟ کیا اس کا دھنش نہیں پہچانا؟ سن! پانڈو کے کل (خاندان) میں ایسا کسی کو پاویگا کہ جس کے سامنے کوئی دین (محتاج) کو ستاویگا" اتنا کہہ راجہ نے کھڑگ (تلوار) ہاتھ میں لیا۔ وہ دیکھ ڈر کر کھڑا ہو گیا۔ پھر تبتے گائے اور بیل کو بھی نزدیک بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو؟ مجھے کہو دیوتا ہو یا کہ براہمن اور کس لئے بھاگے جاتے ہو؟ یہ بے دھڑک کہو۔ میرے رہتے کسی کی اتنی طاقت نہیں جو تمہیں دکھ دے اتنی بات سنی تو بیل سر جھکا کر بولا۔ مہاراج۔ یہ پاپ روپ کالے وستر کا ڈراؤنی صورت جو آپکے سامنے کھڑا ہے۔ سو کلجگ ہے۔ اسی کے آنے سے میں بھاگا جاتا ہوں۔ یہ گائے سروپ پرتھوی ہے۔ سو یہ بھی اسی کے ڈر سے بھاگ چلی۔ اور میرا نام دھرم ہے۔ چار پاؤں رکھتا ہوں۔ تپ۔ ستیہ (سچائی)۔ دیا اور شوچیہ۔ ست جگ میں میرے چرن بیس بسوے تھے۔ تریتا میں سولہ۔ دواپر میں بارہ اور اب کل جگ میں چار بسوے ہیں۔ اسی لئے کل کے بیچ میں چل نہیں سکتا۔ دھرتی بولی۔ "دھرم اوتار! مجھ سے بھی اس جگ میں رہا نہیں جاتا۔ کیونکہ شودر راجہ ہو نیادہ ادھرم میرے اوپر کرینگے۔ ان کا بوجھ میں نہ سہہ سکوں گی اس بھے (خوف) سے میں بھی بھاگتی ہوں" یہ سنتے ہی راجہ نے کرودھ (غصہ) کر کلجگ سے کہا "میں تجھے ابھی مارتا ہوں" وہ گھبرا کر راجہ کے چرنوں پر گر کر گڑگڑا کر کہنے لگا۔ "پرتھوی ناتھ! اب تو میں تمہاری شرن آیا۔ مجھ کہیں رہنے کو ٹھور (جگہ) بتاؤ۔ کیونکہ تین کال اور چاروں جگ جو برہما نے بنائے ہیں۔ سو کسی طرح بیٹے نہ مٹینگے" اتنا وچن سنتے ہی راجہ پریکشت نے کلجگ سے کہا کہ تم اتنی جگہوں میں رہو۔ جوئے۔ جھوٹ۔ شراب کی دوکان۔ ویشیا کے گھر۔ ہتیا۔ چوری اور سورن (سونا) میں۔ یہ سن کلجگ نے تو اپنے گھر کی راہ لی۔ اور دھرم کو من میں رکھ لیا۔ پرتھوی اپنے روپ میں مل گئی۔ پھر نگر میں آئے اور دھرم راج کرنے لگے۔

کتنے ہی دن بیتے۔ راجہ ایکدن پھر شکار کو گئے۔ اور چلتے چلتے بڑے زور کی پیاس لگی۔ سر کے مکٹ میں تو کلجگ رہتا ہی تھا اس نے موقعہ پا کر راجہ کو اگیان کیا۔ راجہ پیاس کے مارے وہاں گئے ہیں۔ کہ جہاں لامش رشی آسن مارے آنکھیں موندے ہری کا دھیان لگائے تپ کر رہے تھے۔ انہیں دیکھ پریکشت من میں کہنے لگا۔ کہ یہ اپنے تپ کے گھمنڈ سے مجھے دیکھ کر آنکھیں موند رہا ہے۔ ایسی کمتی (برا خیال) ٹھان ایک مرا ہوا سانپ جو وہاں پڑا تھا۔ دھنش سے اٹھا کر رشی کے گلے میں ڈال اپنے گھر آیا۔ مکٹ اتارتے ہی راجہ کو گیان ہوا۔ تو سوچ کر کہنے لگا کہ کنچن (سونے) میں کلجگ کا واس (رہائش) ہے۔ یہ میرے سر پر تھا۔ اسلئے میرا ایسا برا وچار ہوا۔ جو مرا سانپ لے رشی کے گلے میں ڈال دیا۔ سو میں اب سمجھا کہ کلجگ نے مجھ سے بدلا لیا۔ اس مہا پاپ سے میں کیسے چھوٹوں گا۔ دھن۔ جن۔ استری اور راجیہ سب آج میرا کیوں نہ گیا جاتوں۔ کس جنم میں یہ ادھرم جائیگا۔ جو میں نے براہمن کو ستایا ہے۔

راجہ پریکشت تو یہاں اس اتھاہ شوک (دکھ) ساگر میں ڈوب رہے تھے۔ اور یہاں لامش رشی تھے وہاں کتنے لڑکے کھیلتے ہوئے جا نکلے۔ مرا سانپ ان کے گلے میں دیکھ اچنبے رہے۔ اور گھبرا کر آپس میں کہنے لگے۔ کہ بھائی کون انکے پتر سے جا کر کہے۔ باغ میں کوشکی ندی کے کنارے رشیوں کے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔ ایکہا سنتے ہی وہاں دوڑا گیا جہاں شرنگی رشی لڑکوں کے ساتھ کھیلتا تھا۔ کہا "بندھو! تم یہاں کیا کھیلتے ہو؟ کوئی دشٹ مرا ہوا کالا ناگ تمہارے پتا کے گلے میں ڈال گیا ہے۔ یہ سنتے ہی شرنگی رشی کے نین (آنکھیں) لال ہو گئے۔ دانت پیس پیس کر تھر تھر کانپنے لگا۔ اور غصہ کر کہنے لگا کہ کلجگ میں راجہ ہوئے ہیں۔ ابھیمانی دھن

کے گھمنڈ سے اندھے ہوگئے ہیں۔ دُکھدائی۔

اب میں اُن کو دُونگا شاپ۔ وہی تجھے پاویگا آپ۔

ایسا کہہ شرنگی رشی نے کوشکی ندی کا جل لے راجہ پریکشت کو شاپ (بددعا) دیا۔ کہ وہ سرپ (سانپ) ساتویں دن تجھے کاٹے گا۔

اس طرح راجہ کو شاپ دیکر اپنے باپ کے پاس آئے۔ گلے سے سرپ نکال کہنے لگا ہے پتا! تم اپنا شریر سنبھالو میں نے اُسے شاپ دیا جس نے آپکے گلے میں مرا سرپ ڈالا تھا۔ اتنا سنتے ہی لوش رشی سچیت ہو آنکھیں کھول اپنے گیان دھیان سے وچار کر بولے۔ ارے پتر! تُو نے یہ کیا کیا؟ کیوں راجہ کو شاپ دیا؟ اُسکے راجیہ میں ہم سُکھی! کوئی پشو پکشی بھی نہ ہوا دُکھی۔ ایسا دھرم راج تھا کہ جس میں سنگھ گائے ایک ساتھ رہتے۔ آپس میں کچھ نہ کہتے۔ اور پتر اُس کے دیش میں ہم؟ بے کیا ہوا اُنکے ہنسے مرا ہوا سرپ ڈالا تھا۔ اُسے شاپ کیوں دیا؟ ذرا سے دوش پر ایسا شاپ تو نے دیا۔ بڑا یہ پاپ کیا۔ کچھ وچار من میں نہیں کیا۔ گُن چھوڑ اوگن ہی لیا۔ سادھو کو چاہیئے شیل (نرم) سبھاؤ سے رہے۔ آپ کچھ نہ کہے اور کی سُن لے۔ سب کا گن لے۔ اوگن کو تج دے۔

اتنا کہہ لوش رشی نے ایک چیلے کو بُلا کر کہا کہ تم راجہ پریکشت کو جا کر بتا دو۔ کہ تمہیں شرنگی رشی نے شاپ دیا ہے۔ بھلا لوگ تو دوش دینگے ہی پر سادھان ہو جاؤ۔ اتنا وچن گورو کا پا کر چیلا وہاں چلا آیا جہاں راجہ بیٹھا سوچ کرتا تھا۔ آتے ہی کہا۔ مہاراج! تمہیں شرنگی رشی نے یہ شاپ دیا ہے کہ ساتویں دن کالا ناگ ڈسیگا۔ اب تم اپنا کام کرو جس سے کرم کی پھانسی سے چھوٹو۔ سنتے ہی راجہ پرسنتا (خوشی) سے کھڑا ہو ہاتھ جوڑ کہنے لگا۔ کہ مجھ پر رشی نے بڑی کرپا کی جو شاپ دیا۔ کیونکہ مایا موہ کے اپار شوک ساگر میں پڑا تھا۔ سو نکال باہر کیا۔ جب مُنی کا چیلا ودا ہوا تب راجہ نے آپ تو ویراگیہ لیا اور جنمے جے کو بُلا کر راج پاٹ دیکر کہا۔ بیٹا! گئو براہمن کی رکشا کیجو اور پرجا کو سُکھ دیجو۔ اتنا کہہ آئے دن واس۔ دیکھی رانی سبھی اداس۔ راجہ کو دیکھتے ہی رانیاں پاؤں پر گر رو رو کہنے لگیں۔ مہاراج! تمہارا ویوگ (جدائی) ہم ابلا نہ سہہ سکیں گی۔ اسلئے تمہارے ساتھ جائیں تو بھلا۔ راجہ بولا۔ سُنو! استری کو چاہیئے وہ کام جس سے اپنے پتی کا دھرم رہے۔ سو اچھے کام میں روکاوٹ نہ ڈالے۔

اتنا کہہ دھن۔ جن۔ کٹمب (کنبہ) اور راجیہ کی مایا تج نرموہی ہو آپ یوگ سادھنے گنگا کے تیر پر جا بیٹھا۔ اس کو جس نے سنا وہ ہائے ہائے کہہ پچھتا پچھتا کر روئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور یہ سماچار جب مُنیوں نے سنا کہ راجہ پریکشت شرنگ رشی کے شاپ سے مرنے کو گنگا کے کنارے پر آ بیٹھا ہے تو ویاس۔ وششٹھ۔ بھاردواج۔ کاتیائن۔ پراشر۔ نارد۔ وشوامتر۔ واسدیو۔ جمدگنی وغیرہ اٹھاسی ہزار رشی آئے اور آسن بچھا کر پاس پاس بیٹھ گئے۔ اپنے اپنے شاستر وچار انیک بھانتی راجہ کو سنانے لگے۔ کہ اتنے میں راجہ کی شردھا دیکھ۔ پوتھی بغل میں دبائے دگمبر بھیس شری شکدیو جی بھی آ پہنچے۔ اُن کو دیکھتے ہی جتنے مُنی تھے وہ سب کھڑے ہوگئے اور راجہ پریکشت بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو نویدن کر کہنے لگا۔ کہ کرپا ندھان! مجھ پر بڑی کرپا کی جو اس سمے آپ نے سدھ لی۔ اتنی بات کہی تب شکدیو مُنی بھی بیٹھے۔ راجہ رشیوں سے کہنے لگا۔ کہ مہاراج! ویاس جی کے دو بیٹے اور پراشر جی کے پوتے جن کو دیکھ تم ایسے بڑے مُنیشیں اُٹھے سو تو ٹھیک نہیں۔ اس کا کارن کہو۔ تاکہ میرے من کا سندیہہ جائے۔ تب پراشر مُنی بولے۔ راجن! جتنے ہم بڑے رشی ہیں۔ لیکن شکدیو جی سے گیان میں چھوٹے ہی ہیں۔ اس لئے سب نے شک کا آدرمان کیا۔ کسی نے اس مقصد پر کہا کہ یہ ترن تارن ہیں۔ کیونکہ جب سے جنم لیا ہے تب سے ہی اُداس ہو...

بن باس کرتے ہیں۔ اور راجہ تیرا بھی کوئی بڑا پنیہ اُدے ہوا جو شکدیوجی آئے۔ یہ ہم سب کو اُتم دھرم کہیں گے۔ جس سے تو جنم مرن سے چھوٹ بھوساگر پار ہوگا۔ یہ وچن سُن راجہ پریکشت نے شکدیوجی کو ڈنڈوت کر پوچھا۔ مہاراج! مجھے دھرم سمجھا کر کہو۔ کس طریقے سے کرم کے پھندے سے چھوٹونگا۔ سات دن میں کیا کرونگا۔ ادھرم ہے اپار۔ کیسے بھوساگر ہونگا پار۔ شری شکدیوجی بولے۔ راجہ! تو تھوڑے دن مت سمجھ مکتی تو ہوتی ہے ایک ہی گھڑی کے دھیان میں جیسے کھٹوانگ کو نارد منی نے گیان بتایا تھا۔ اور اُس نے دو گھڑی ہی میں مکتی پائی تھی۔ تجھے تو سات دن بہت ہیں۔ جو ایک چت ہو کرو۔ دھیان تو سب سمجھوگے اپنے ہی گیان سے کہ کیا ہے دیہہ۔ کس کا ہے واس۔ کون کہ تلہے اسمیں پرکاش۔ یہ سن راجہ نے خوشی سے پوچھا۔ مہاراج! سب دھرموں سے اُتم کون سا ہے۔ سو کرپا کر کہو۔ تب شکدیوجی بولے۔ راجہ! ویسے سب دھرموں میں ویشنو دھرم بڑا ہے۔ تیسے پرانوں میں شری مدبھاگوت۔ جہاں ہری بھگت وہ کتھا سناتے ہیں۔ وہاں ہی سب تیرتھ آتے ہیں۔ جتنے ہیں پُران۔ پر نہیں ہے کوئی بھاگوت سمان۔ اس لئے میں تجھے بارہ سکندھ مہا پُران سناتا ہوں۔ جو ویاس منی نے مجھے پڑھایا ہے۔ تو شردھا سمیت آنند سے چت لگا کر سُن۔ تب تو راجہ پریکشت پریم سے سُننے لگے اور شری شکدیوجی پریم سے سنانے لگے۔ کتھا کے شروتا (سُننے والے) سب آنے لگے۔

نو سکندھ کتھا جب منی نے سنائی تب راجہ نے کہا۔ دین دیال! دیا کر شری کرشن اوتار کی کتھا کہیئے۔ کیونکہ ہمارے سہائک کُل پوجیہ وہی ہیں۔ شکدیوجی بولے۔ راجہ! تم نے مجھے بڑا سکھ دیا جو یہ پرسنگ پوچھا۔ سنو میں پرسن من ہو کہتا ہوں۔ رگھو کل میں پہلے بھج مان نام کے راجہ تھے۔ ان کے بیٹے پرتھو۔ پرتھو کے دُور تھے۔ ان کے شورسین جنھوں نے نوکھنڈ پرتھوی کو جیت کے یش (عزت) پایا۔ ان کی استری کا نام مرشیا۔ اس کے دس لڑکے۔ پانچ لڑکیاں۔ ان میں بڑے لڑکے واسدیوجی کی استری کے آٹھویں گربھ میں شری کرشن جی نے جنم لیا۔ واسدیوجی اُپجے تھے تب دیوتاؤں نے سُرلوک میں آنند کے باجے بجائے تھے۔ اور سورسین کی پانچ پتریوں (لڑکیوں) میں سب سے بڑی کنتی تھی۔ جو پانڈو کو بیاہی تھی۔ جسکی مریادا مہابھارت میں گائی ہے۔ اور واسدیوجی پہلے تو روہن نریش کی بیٹی روہنی کو بیاہ لائے تھے۔ اس کے بعد سترہ بیاہ کیے۔ تب اٹھارہ پٹ رانی ہوئیں۔ پھر متھرا میں کنس کی بہن دیوکی کو بیاہا۔ آکاش بانی ہوئی کہ اس لڑکی کے آٹھویں گربھ میں کنس کا کال پیدا ہوگا۔ یہ سن کنس نے بہن و بہنوئی کو ایک گھر میں قید کر لیا۔ اور شری کرشن نے وہیں جنم لیا۔ اتنی کتھا سنتے ہی راجہ پریکشت بولے۔ مہاراج! کیسے کرشن نے جنم لیا۔ کس نے اُسے مہا دُکھ دیا اور کس طرح کرشن پیدا ہوئے اور پھر کس طرح گوکل پہنچ جائے۔ یہ تم مجھے کہو سمجھائے۔

شری شکدیوجی بولے۔ متھرا پوری میں راہک نامی راجہ تھا جس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام دیوک۔ دوسرے کا نام اگرسین۔ بہت عرصے بعد اگرسین ہی وہاں کا راجہ ہوا۔ جسکی ایک ہی رانی تھی۔ اس کا نام پون ریکھا تھا اور وہ بہت سندری اور پتی ورتا تھی۔ آٹھوں پہر سوامی کی آگیا (حکم) میں ہی رہے۔ ایک دن کپڑوں (ماہواری) سے ہوئی تو آگیا لے سکھی سہیلیوں کو ساتھ لیکر رتھ میں چڑھ کر بن میں کھیلنے کو گئی۔ وہاں گھنے گھنے درختوں میں پھول پھولے ہوئے۔ خوشبو والی مند مند ٹھنڈی ہوا بہہ رہی۔ کوکل کپول۔ کیر مور میٹھی میٹھی من بھاون بولیاں بول رہے۔ اور ایک طرف پربت کے نیچے جمنا الگ ہی لہریں لے رہی تھی کہ رانی اس وقت کو دیکھ کر رتھ سے اُتر کر چلی تو اچانک ایک طرف پھول سے جا نکلی۔ وہاں درومک نامی راکشش بھی سنیوگ (اتفاق) سے آ پہنچا۔ وہ اسکے یوون (جوانی) اور روپ کی چھبی دیکھ موہت ہو گیا اور من میں کہنے لگا۔ کہ اس سے بھوگ کرنا چاہیے۔ فوراً اگرسین کا روپ بنا رانی کے

سامنے جا بولا۔ تو مجھ سے مل۔ رانی بولی۔ مہاراج۔ دن کو کام کیلئے کرنا یوگیہ نہیں۔ کیونکہ اس میں شیل اور دھرم جاتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے جو ایسی کُنتی وچاری ہے۔ جب پون ریکھلانے اس بھانتی کہا تب تو درو ملک نے رانی کا ہاتھ پکڑ کھینچ لیا۔ اور جو من مانا سو کیا۔ اس طرح چھل (دھوکے) سے بھوگ کرکے جیسا تھا ویسا ہی بن گیا۔ تب تو رانی بہت دکھ پائے پچھتائے کر بولی۔ ارے ادھرمی۔ پاپی چانڈال۔ تو نے یہ کیا اندھیر کیا، جو میرے ست کو کھو دیا۔ دھکار ہے تیرے ماتا پتا اور گورو کو جس نے تجھے ایسی عقل دی۔ تجھ سا پوت جنم سے تیری ماں بانجھ کیوں نہ ہوئی۔ ارے دُشٹ! جو نر دیہہ پاکر کسی کا ست بھنگ کرتا ہے۔ سو جنم جنم نرک میں پڑتا ہے۔ درو ملک بولا۔ رانی تو شاپ مت دے۔ تجھے میں نے اپنے دھرم کا پھل دیا ہے۔ تیری کوکھ بند دیکھ میرے من میں بڑی چنتا تھی۔ سو گئی آج سے ہوئی گربھ کی آس۔ لڑکا ہوگا دسویں ماس۔ اور میری دیہہ کے سبھاؤ سے تیرا پُتر نو کھنڈ پرتھوی کو جیت راجیہ کریگا۔ اور شری کرشن جی کے ہاتھ مریگا۔ میرا نام پہلے کال نیمی تھا۔ تب وشنو سے یُدھ کیا تھا۔ اب جنم لے آیا تو درو ملک نام کہلایا۔ تجھ کو پُتر دے چلا۔ تو اپنے من میں کسی بات کی چنتا مت کر۔ اتنی بات کہہ جب درو ملک چلا گیا تب رانی کو بھی کچھ سوچ سمجھ کر من میں دھیرج ہوا۔

دوہا:۔ جیسی ہو ہو تبیتا ۔ تیسی اُپجے بُدھی

ہو نہار ہردے بسے ۔ بسر جائے سب بُدھی

اتنے میں سب سکھی سہیلی آن ملی۔ رانی کا شنگار بگڑا دیکھ ایک سہیلی بول اُٹھی۔ اتنی دیر تجھے کہاں لگی۔ اور یہ کیا گتی (حالت) ہوئی۔ پون ریکھلا نے کہا۔ سنو سہیلی۔ تم نے اس بن میں تجی اکیلی۔ ایک بندر آیا اس نے مجھے بہت ستایا۔ جیکے ڈر سے میں اب تک تھر تھر کانپتی ہوں۔ یہ بات سن کر سب کی سب گھبرائیں اور رانی کو اٹھا کر رتھ پہ چڑھائے گھر لائیں۔ جب دس مہینے پورے ہوئے تو پورے دنوں کا لڑکا ہوا اُس وقت بڑی آندھی چلی جس کے مارے لگی دھرتی ڈولنے۔ اندھیرا ایسا ہوا جو دن کی رات ہو گئی اور لگے تارے ٹوٹ ٹوٹ گرنے۔ بادل گرجنے اور بجلی کڑکنے۔

ایسا ماگھ شدھی ترودشی برہسپتوار کو کنس نے جنم لیا۔ تب راجہ اگرسین نے خوش ہو سارے نگر کی منگل مکھیوں کو بلائے منگلاچار کرائے اور سب براہمن۔ پنڈت۔ جیوتشیوں کو بھی خوب مان عزت سے بلوا بھیجے۔ راجہ نے بڑی بھاؤ بھگتی سے آسن دے دے بٹھائے۔ تب جیوتشیوں نے لگن سادھ مہورت وچار کر کہا۔ پرتھوی ناتھ! یہ لڑکا کنس نام تمہارے ونش (خاندان) میں پیدا ہوا سو بہت بلونتا ہو۔ راکششوں کو لے راجیہ کریگا۔ دیوتا اور ہری بھگتوں کو دُکھ دے۔ آپ کا راجیہ لے۔ بیوقوف ہری کے ہاتھ مرے گا۔

اتنی کتھا کہہ شکدیو منی نے راجہ پریکشت سے کہا، راجہ! اب میں اگرسین کے بھائی دیوک کی کتھا کہتا ہوں۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ اور چھ لڑکیاں۔ سو چھؤوں وسدیو کو بیاہ دیں۔ ساتویں دیوکی ہوئی جسکے ہونے سے دیوتاؤں کو بڑی خوشی ہوئی۔ اور اگرسین کے دس پُتروں میں سب سے کنس ہی بڑا تھا۔ جب سے جنما تب سے یہ اُپائے کرنے لگا کہ نگر میں چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پکڑ پکڑ لاوے اور پہاڑی کی کھوہ میں بند کر کے مار ڈالے۔ جو بڑے ہوں ان کی چھاتی پہ چڑھ گلا گھونٹ جی نکال دے۔ اس دکھ سے کوئی نکلنے نہ پاوے۔ سب کوئی اپنے لڑکوں کو چھپائے۔ پر جا کہے دُشٹا یہ کنس اگرسین کا نہیں ہے۔ کوئی انش مہا پاپی جنم لے آیا ہے۔ جس نے سارے نگر کو ستایا ہے۔ یہ بات سُن اگرسین نے اُسے بلا کر سمجھایا پر اس کا کہنا اسکے جی میں کچھ بھی نہ آیا۔ تب دکھ پا کر پچھتا کر راجہ کہنے لگا۔ ایسے پوت ہونے سے میں کپوت کیوں نہ ہوا۔ کہتے ہیں جس وقت کپوت گھر میں آتا ہے۔ تو یش اور دھرم چلا جاتا ہے۔ جب کنس آٹھ سال کا

ہوا تو مگدھ دیش پر چڑھ آیا۔ وہاں کا راجہ جراسندھ بڑا یودھا تھا۔ اُس سے مل اس نے مل یُدھ کیا تو اس نے کنس کی طاقت دیکھ لی۔ تب ہار مان دو بیٹیاں بیاہ دیں۔ یہ اُنھیں لے متھرا آیا اور اُگرسین سے بیر (دشمنی) بڑھایا۔ ایک دن غصہ کر اپنے پتا سے بولا۔ کہ تم رام نام کہنا چھوڑ دو۔ اور مہادیو کا جپ کرو۔ اس نے کہا! میرے تو دُکھ ہرتا وہی ہیں جو اُن کو ہی نہ بھجونگا تو ادھرمی ہو، کیسے بھو ساگر پار ہونگا۔ یہ سن کنس جھُنجھلایا۔ باپ کو پکڑ کر سارا راجیہ لے لیا۔ اور نگر میں یہ منادی کرا دی کہ کوئی یگیہ دان۔ دھرم۔ تپ اور رام نام جاپ نہ کرنے پاویگا۔ تب ایسا ادھرم بڑھا کہ گئو۔ براہمن۔ ہری کے بھگت دکھ پانے لگے۔ اور دھرتی بوجھ سے مرنے لگی۔ جب کنس سارے راجاؤں کا راجیہ لے چکا، تب ایکدن اپنا دل لے راجہ اِندر پر چڑھ چلا۔ تب منتری نے کہا۔ مہاراج! اِندراسن بنا تپ کئے نہیں ملتا۔ آپ طاقت کا گھمنڈ نہ کریئے دیکھو گھمنڈ نے راون کُنبھ کرن کو کیسے کھو دیا۔ کہ جنکے کل (خاندان) میں ایک بھی نہ رہا۔

اتنی کتھا کہہ شکدیو جی پریکشت سے کہنے لگے۔ کہ راجہ تب پرتھوی پر بہت ادھرم ہونے لگا۔ تب پرتھوی دُکھ پائے۔ گھبرائے۔ گائے کا رُوپ بنائے رنبھاتی دیو لوک میں گئی۔ اور اِندر کی سبھا میں جائے سر جھکائے اُس نے سب تکلیف کہی۔ کہ مہاراج! سنسار میں اسُر (راکشش) بہت پاپ کرنے لگے۔ ان کے ڈر سے دھرم تو اُٹھ گیا۔ اور مجھے آ گیا ہو تو نر پُور چھوڑ رساتل (پاتال) کو جاؤں۔ اِندر سُن سب دیوتاؤں کو ساتھ لے برہما کے پاس گئے۔ برہما سُن سب کو مہادیو کے پاس لے گئے۔ مہادیو بھی سُن سب کو ساتھ لے وہاں گئے۔ جہاں کشیر ساگر میں نارائن سو رہے تھے۔ اُن کو سوئے جان برہما۔ رُودر۔ اِندر سب دیوتاؤں کو ساتھ لے کھڑے ہو ہاتھ جوڑ کر ونتی کرتے استوتی کرنے لگے۔ مہاراج ادھیراج۔ آپ کی مہا کون کون کہہ سکے۔ متس رُوپ ہو دید ڈوبتے نکالے۔ کچھ رُوپ ہو پیٹھ پر گرِی (پہاڑ) دھارن کیا۔ باراہ بن بھومی کو دانت پر رکھ لیا۔ بامن ہو راجہ بلی کو چھلا۔ پرشورام اوتار لے کشتریوں کو مار پرتھوی کشیپ منی کو دی۔ رام اوتار لیا تب مہا دُشٹ راون کا ودھ کیا۔ اور جب جب راکشش تمہارے بھگتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب تم آپ ہی اُن کی رکشا کرتے ہو ناتھ۔ اب کنس کے ستانے سے پرتھوی بہت دیاکُل ہو پکار کرتی ہے۔ اس کو جلد سنبھال لیجیئے۔ اسُروں کو مار سادھوؤں کو سُکھ دیجئے۔

ایسے گُن گا کر دیوتاؤں نے کہا۔ تب آکاش بانی ہوئی۔ سو برہما دیوتاؤں کو سمجھانے لگے۔ یہ جو بانی ہوئی سو کہیں آ گیا دی ہے کہ تم سب دیوی دیوتا برج منڈل پر جا کر متھرا نگری میں جنم لو پیچھے چار سروپ دھر ہری بھی اوتار لینگے۔ وسدیو کے گھر دیوکی کی کوکھ میں اور بال لیلا کر نند یشودھا کو سُکھ دینگے۔ اس طرح برہما نے سمجھا کر کہا۔ تب تو سُر۔ مُنی۔ کنر اور گندھرو سب استریوں سمیت جنم لے لے برج منڈل میں آئے۔ یدُوونشی اور گوپ کہائے۔ اور جو چاروں وید کی رچنائیں تھیں وہ بھی برہما کی آگیا سے گوپی ہو برج میں آئیں اور کہلائیں۔ جب سب دیوتا متھرا پوری میں آ چکے تب کشیر ساگر میں ہری وچار کرنے لگے کہ پہلے لکشمن ہو دیں بلرام۔ پیچھے واسدیو ہو میرا نام۔ بھرت پردمن۔ شتروگھن انرودھ اور سیتا رُکمنی کا اوتار لے گی۔

اِتی شری للّولال کرتے پریم ساگر بیڑھی بندھن پرتھمو ادھیائے۔

ادھیائے ــ ۲

اتنی کتھا سنائے شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا۔ مہاراج! کنس تو اس انیتی سے متھرا میں راجیہ کرنے لگا۔ اور اُگر سین دُکھ سہنے لگا۔ دیوک جو کنس کا چاچا تھا اُسکی کنیا دیوکی بیاہنے یوگیہ ہوئی۔ تب اُس نے جو کنس سے کہا یہ لڑکی کس کو دیں۔ یہ بولے۔ شورسین کے پتر وسدیو کو دیجیے۔ اتنی بات سنتے ہی دیوک نے ایک برہمن کو بُلائے۔ شبھ لگن ٹھہرائے شورسین کے گھر ٹیکا بھیج دیا۔ تب تو شورسین بھی بڑی دھوم دھام سے بارات بنائے سب دیش کے نریش (راجے) ساتھ لے متھرا پوری وسدیو کو بیاہنے آئے۔

بارات نگر کے نکٹ آئی سُن اُگر سین۔ دیوک اور کنس اپنا اپنا دل (گروہ) ساتھ لے آگے بڑھ نگر میں لے گئے۔ بہت آدر مان سے اگوانی (استقبال) کر جنواس دیا۔ پھر کھلائے پلائے سب باراتیوں کو مانڈھے کے نیچے لیجائے۔ بٹھائے اور ویدکی ودھی (رسم) سے



(۲)



(۲)

کنس نے وسدیو کو کنیا دان دیا۔ اس کے جہیز میں پندرہ ہزار گھوڑے۔ چار ہزار ہاتھی۔ اٹھارہ سو رتھ۔ داس۔ داسیاں بہت دیں۔ کچن کے تھال۔ کپڑے۔ زیورات۔ ہیرے جواہرات سے جڑے ہوئے بھر بھر بے شمار دیئے۔ اور سب باراتیوں کو بھی النکار سمیت پوشاکیں پہنا کیں۔ سب اُن پہنچانے چلے۔ آکاش بانی ہوئی کہ ارے کنس! جسے تو پہنچانے چلا ہے اس کا آٹھواں لڑکا تیرا کال پیدا ہوگا۔ اس کے ہاتھ تیری موت ہے۔

یہ سنتے ہی کنس ڈر کر کانپ اُٹھا۔ اور غصّہ کر دیوکی کا جوڑا پکڑ رتھ سے نیچے کھینچ لیا۔ کھڑگ ہاتھ میں لے دانت پیس پیس کہنے لگا جس درخت کو جڑ ہی سے اُکھاڑیے اس میں پھل پھول کیسے لگے گا۔ اب اس کو ماروں تو بے خوف راجیہ کروں۔ یہ دیکھ سُن وسدیو من میں کہنے لگے۔ اس مورکھ نے دیا سنتاپ دُکھ، جانتا نہیں پنیہ اور پاپ۔ جو میں اب غصّہ کرتا ہوں تو کام بگڑے گا۔ اور اس لئے اس وقت کشما کرنا ہی ٹھیک ہے۔

جو بیری کھینچے تلوار — کریں سادھو اُنکی منوہار
سمجھا مُوڑھ سوئی پچھتائے — جیسے پانی آگ بجھائے

یہ سوچ سمجھ وسدیو کنس کے سامنے جا۔ ہاتھ جوڑ۔ بنتی کرنے لگے۔ کہ سُنو پرتھوی ناتھ۔ تم سے بلی (طاقتور) سنسار میں کوئی نہیں اور سب تمہارے سایہ تلے بستے ہیں۔ ایسے شُور ویر ہو کر استری پر شستر اٹھاؤ یہ مناسب نہیں۔ اور بہن کے مارنے سے مہا پاپ ہوتا ہے۔ اس پر منشیہ ادھرم کرے جو جانے کہ میں کبھی نہ مرونگا۔ اس سنسار کی تو یہی ریتی ہے۔ اِدھر پیدا ہوا۔ اُدھر مرا۔ کروڑوں جتن (کوشش) سے پاپ پُنیہ کر کوئی اس دیہہ (جسم) کو پالے مگر یہ کبھی اپنی نہ ہوگی۔ اور دھن یوبن (جوانی) راجیہ بھی نہ آویگا کام۔ اسلئے میرا کہا مان لیجئے اور اپنی ابلا دھین بہن کو چھوڑ دیجئے۔ اتنا سن وہ اپنا کال جان گھبرا کر اور بھی جھنجھلایا۔ تب وسدیو سوچنے لگے۔ یہ پاپی تو راکشش بدّھی کئے اپنی ضد کی ٹیک کئے ہے۔ کسی طرح اس کے ہاتھ سے بچے ایسا اُپائے کرنا چاہیئے۔ ایسا وچار کر کے من میں کہنے لگے۔ اب تو اس سے یہ کہہ دیوکی کو بچاؤں کہ جو پُتر تیرے ہوگا سو تجھے دُونگا۔ پیچھے کس نے دیکھا ہے۔ لڑکا ہو یا نہ ہوئے کہ یہ ڈشٹ مرے کہ نہ مرے۔ یہ اوسر (موقعہ) تو ٹلے۔ پھر دیکھا جائیگا۔ اس بھانتی من میں ٹھان وسدیو نے کنس سے کہا۔ مہاراج! تمہاری مرتیو اس کے پُتر کے ہاتھ نہ ہوگی۔ کیونکہ میں نے ایک بات ٹھہرائی ہے کہ دیوکی کے جتنے بچے ہونگے انکو میں تمہیں لادونگا۔ یہ وچن میں نے تم کو دیا۔ ایسی بات جب وسدیو نے کہی تب سمجھ کے کنس نے مان لی۔ اور دیوکی کو چھوڑ کہنے لگا۔ ہے وسدیو! تم نے اچھا وچار کیا جو ایسے بھاری پاپ سے مجھے بچالیا۔ اتنا کہہ الگ ہو وہ سب اپنے گھر گئے۔

کتنے ہی دن متھرا میں رہتے ہو گئے۔ جب پہلا پُتر دیوکی کے ہوا تو وسدیو لے کنس کے پاس گئے۔ اور روتا ہوا لڑکا آگے رکھ دیا۔ (دیکھو شکل نمبر ۳) دیکھتے ہی کنس نے کہا۔ وسدیو تم بہت ستیہ وادی ہو۔ میں نے آج جانا کیونکہ تم نے مجھ سے کپٹ نہ کیا۔ نرموہی (بے رحم) ہو اپنا پُتر لادیا۔ اس سے ڈر نہیں ہے مجھ کو۔ یہ بالک میں نے دیا تم کو۔ اتنا سن بالک لے دنڈوت کر وسدیو جی تو اپنے گھر آئے۔ اور اسی وقت نارد منی جی نے جاکے کنس سے کہا۔ راجن! تم نے یہ کیا کیا۔ جو بالک واپس کر دیا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ وسدیو کی سیوا کرنے کو سب دیوتاؤں نے برج میں آکر جنم لیا ہے۔ اور دیوکی کے آٹھویں گربھ میں شری کرشن جنم لے سب راکششوں کو مار بھومی کا بھار اُتارینگے۔ اتنا کہہ نارد منی نے آٹھ لکیریں کھینچ گنوائی۔ جب آٹھ ہی گنتی میں آئی تب ڈر کے کنس نے لڑکے سمیت وسدیو جی کو بلا بھیجا۔ نارد منی تو یوں سمجھائے بجھائے چلے گئے۔ اور کنس نے وسدیو سے بالک لے مار ڈالا۔ ایسے جب پُتر ہوئے تب وسدیو لے آویں اور کنس مار ڈالے۔ اسی طرح چھ بالک مارے۔ تب ساتویں گربھ میں شیشناگ روپ جو بھگوان انہوں نے آواس کیا۔ یہ کتھا سن راجہ پریکشت نے شکدیو منی سے پوچھا مہاراج! نارد منی نے جو ادھک پاپ کروایا اس کا مفصل حال کہو۔ جس سے میرے من کا سندیہہ جائے۔ شری شکدیو جی بولے۔ راجہ۔ نارد منی نے اچھا وچارا کہ یہ زیادہ پاپ کرے تو بھگوان فوراً ہی پرگٹ ہو دیں۔

ادھیائے — ۳

پھر شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ راجہ! گربھ میں آئے ہری اور برہما دک نے ستوتی کری اور دیوی جس طرح بلدیو جی کو گوکل لے گئی وہ کہتا ہوں۔ ایک دن راجہ کنس اپنی سبھا میں آبیٹھا۔ اور جتنے راکشش اس کے تھے۔ انکو بلا کر کہا۔ سُنو سب دیوتا پرتھوی میں جنم لے آئے ہیں۔ ان میں کرشن بھی اوتار لے گا۔ یہ بھید مجھ سے نارد منی سمجھا گئے ہیں۔ اسلئے اب ممکن یہ ہے کہ تم جا کر سب یدوونشیوں کا

ایسا ناش کرو جو ایک بھی جیتا نہ بچے۔ یہ حکم پا کر سب کے سب دنڈوت کر چلے۔ نگر میں آ ڈھونڈ پکڑ پکڑ کر باندھنے لگے۔ کھاتے پیتے۔ کھڑے بیٹھے سوتے جاگتے۔ چلتے۔ پھرتے جسے پایا اُسے نہ چھوڑا۔ گھر کی ایک جگہ لاتے اور جلا جلا۔ ڈبا ڈبا۔ پٹک پٹک دُکھ دے دے سب کو مار ڈالا۔ اسی طرح چھوٹے بڑے طرح طرح کے بھیانک بھیس بنا کر نگر۔ نگر۔ گاؤں۔ گاؤں۔ گلی۔ گلی۔ گھر۔ گھر۔ تلاش کر کے مارنے لگے۔ اور یدوونشی دکھ پا پا کر دیش چھوڑ چھوڑ جیسے بے بھاگنے لگے۔

اُسی وقت وسدیو جی کی جو استریاں تھیں وہ بھی روہنی سمیت متھرا سے گوکل میں آئیں۔ وہاں وسدیو جی کے پرم متر نند جی رہتے تھے۔ انھوں نے دل سے آشا بھروسہ دے کر رکھوائیں۔ تب وہ آنند سے رہنے لگیں۔ جب کنس دیوتاؤں کو یوں ستانے اور گھور پاپ کرنے لگا۔ تب وشنو نے اپنی آنکھوں سے ایک اُپجائی۔ وہ ہاتھ باندھ سامنے آئی۔ اس سے کہا۔ اب تو سنسار میں جا۔ اوتار لے متھرا پوری کے بیچ۔ جہاں کنس دُشٹ رہتا ہے اور میرے بھگتوں کو دُکھ دیتا ہے۔ اور کشیپ ادیتی جو وسدیو دیوکی ہو بیج میں گئے ہیں۔ ان کو قید کر رکھا ہے۔ چھ بالک تو انکے کنس نے مار ڈالے اب ساتویں گربھ میں لکشمن جی ہیں۔ ان کو دیوکی کی کوکھ سے نکال گوکل میں جا کر اس طرح سے روہنی کے پیٹ میں رکھ دینا کہ کوئی دُشٹ نہ جانے۔ اور سب وہاں کے لوگ تیرا یش بکھانے۔

اس طرح مایا کو سمجھائے شری نارائن بولے کہ تُو تو پہلے جا کر یہ کام کر کے نند کے گھر میں جنم لے پیچھے وسدیو گھر میں اوتار لے میں بھی نند کے گھر میں آتا ہوں۔ اتنا سُنتے ہی مایا اُٹھ متھرا میں آئی اور موہنی روپ بن وسدیو کے گھر میں بیٹھ گئی۔

چوپائی:- جو چھپائے گربھ ہری لیا جائے روہنی کو سو دیا
جانے سب پہلا آدھان بھیئے روہنی کے بھگوان

اس طرح ساون لا شدی چودش بُدھوار کو بلدیو جی نے گوکل میں جنم لیا۔ اور مایا نے وسدیو۔ دیوکی کو جا کر خواب دیا کہ میں نے تمہارا پُتر گربھ سے لیجا کے روہنی کو دیا ہے۔ تم کسی بات کی چنتا مت کرنا۔ سنتے ہی وسدیو دیوکی جاگ پڑے اور آپس میں کہنے لگے۔ کہ یہ تو بھگوان نے بھلا کیا، لیکن کنس کو اسی وقت جتانا چاہیئے۔ نہیں تو نہ معلوم بعد میں کیا دکھ دے۔ یوں سوچ سمجھ پہرے داروں کو بلا کر کہا۔ انھوں نے کنس کو جا سُنایا کہ مہاراج! دیوکی کا گربھ اُدھورا گیا۔ بالک کچھ نہ پُورا بھیا۔ سنتے ہی کنس گھبرا کر بولا۔ کہ تم اس دفعہ حفاظت رکھنا۔ کیونکہ آٹھویں ہی گربھ کا مجھے ڈر ہے جو آکاش وانی کہہ گئی ہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! بلدیو جی تو یُوں پیدا ہوئے اور جب شری کرشن جی دیوکی کے گربھ میں آئے تبھی مایا نے جو نند کی عورت یشودھا تھی اسکے پیٹ میں باس کیا۔ دونوں کے حمل تھا کہ ایک تہوار کو دیوکی نہانے گئی وہاں اتفاق سے یشودھا بھی آن ملی تو آپس میں دکھ کی چرچا چلی۔ یشودھا نے دیوکی کو وچن دے کہا کہ تیرا بالک میں رکھونگی۔ اپنا تجھے دُونگی۔ ایسے وچن دے یہ اپنے گھر آئی اور وہ اپنے گھر گئی۔ آگے جب کنس نے جانا کہ دیوکی کو آٹھواں گربھ رہا۔ تب جا وسدیو کا گھر گھیرا۔ چاروں طرف.... راکشسوں کا پہرہ بٹھا دیا۔ اور وسدیو سے بلا کر کہا کہ اب تم مجھ سے کپٹ مت کیجو۔ اور اپنا لڑکا لا دیجو۔ تب میں نے تمہارا ہی کہنا مان لیا تھا۔

ایسے کہہ وسدیو دیوکی کو بیڑی ہتھکڑی پہنائے ایک کوٹھڑی میں بند کر کے تالا لگا اپنے مندر میں آ۔ مارے ڈر کے فاقہ کر سو رہا۔ پھر صبح ہوتے ہی وہاں گیا جہاں وسدیو دیوکی [illegible] گربھ کا پرکاش دیکھ کہنے لگا۔ اسی یم گپھا میں میرا کال ہے۔ مار توڑا لوں گا

بے عزتی سے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ بلوان ہو کر استری کو مارنا ٹھیک نہیں۔ اسکے بیٹے کو ہی مارونگا۔ یوں کہہ کر باہر آیا۔ ہاتھی۔ شیر کتے۔ اور اپنے بڑے بڑے یودھا وہاں پہرے پر رکھوائے۔ اور خود بھی روزانہ دیکھنے کو آئے اور ایک گھڑی بھی چین نہ پاوے۔ جہاں دیکھے وہیں آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی کرشن روپ کال ہی نظر آوے۔ اس کے خوف سے متاثر ہو رات فکر میں گنوا دے۔

ادھر کنس کی تو یہ حالت تھی ادھر وسدیو اور دیوکی پورے دنوں مہا کاشٹ میں شری کرشن ہی کو مانتے تھے کہ اس بیچ بھگوان نے آ انہیں سوپن دیا۔ اور اتنا کہہ ان کے من کی چنتا دور کی کہ ہم جلد ہی جنم لے تمہاری چنتا میٹتے ہیں، اب مت پچھتاؤ۔ یہ سن وسدیو دیوکی جاگ پڑے اتنے میں برہما رودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے ومان چھوڑ ایکھ روپ بن وسدیو کے گھر میں آئے اور ہاتھ جوڑ جوڑ وید گائے کر بہ ستوتی کرنے لگے اس وقت ان کو تو کسی نے نہ دیکھا لیکن وید کی دھنی (آواز) سب نے سنی۔ (دیکھو شکل ۶) یہ اچنبھا دیکھ پہرے دار حیران ہوئے اور وسدیو دیوکی کو یقین ہوا کہ بھگوان جلد ہی ہماری بپردا مصیبت دور کرینگے۔

ادھیائے — ۴

شری شکدیو جی بولے کہ ہے راجہ جس وقت شری کرشن جنم لینے لگے اس وقت سب ہی کے دل میں ایسا آنند ہوا کہ دکھ کا نام بھی نہ رہا۔ خوشحالی سے لگے بن اُپون (باغ باغیچے) ہرے ہو ہو پھولنے۔ ندی نالے سرور بھرنے۔ ان پر طرح طرح کے پکش کلول کرنے اور نگر نگر گاؤں گاؤں گھر گھر منگلاچار ہوئے۔ برہمن یگیہ رچنے۔ دسوں دشاؤں کے دگپال ہرشنے۔ بادل برج منڈل پر پھرنے۔ دیوتا اپنے اپنے ومانوں میں بیٹھے آکاش سے پھول برسانے۔ ودیا دھر۔ گندھرو۔ چارن۔ ڈھول دمامے بھیری بجائے گن گاتے اور ایک طرف اُروسی وغیرہ سب اپسرا ناچ رہی تھیں۔ کہ ایسے سمے بھادوں بدی اشٹمی بدھ وار روہنی نکشتر میں آدھی رات کو شری کرشن چندر نے جنم لیا۔ اور میگھ ورن۔



(۵)



(۶)

چندر مکھ کمل نین ہو پیتامبر کاچھے ۔ مکٹ دھرے ۔ وجینتی مالا اور رتن جڑت آبھوشن پہنے ۔ چتر بھج روپ کیے شنکھ ۔ چکر ۔ گدا ۔ پدم لئے وسدیو دیوکی کو درشن دیا (دیکھو شکل ۵) ۔ دیکھتے ہی اچنبھے میں ہو ان دونوں نے گیان سے وچارا تو آدی پرش کو جانا ۔ تب ہاتھ جوڑ ونتی کر کہا ۔ ہمارے بڑے بھاگ ہیں جو آپ نے درشن دیا اور جنم مرن کا نوارن کیا ۔

اتنا کہ اپنی پہلی کتھا سب سنائی ۔ جیسے کنس نے دکھ دیا تھا ۔ تب شری کرشن چندر بولے تم اب کسی بات کی چنتا من میں مت کرو ۔ کیونکہ میں نے تو تمہارے دکھ دور کرنے کو ہی اوتار لیا ہے ۔ لیکن اس وقت مجھے گوکل پہنچا دو ۔ اور اس وقت یشودھا کے لڑکی ہوئی ہے ۔ سو کنس کو لا دو ۔ اپنے جانے کا کارن کہتا ہوں سو سنو ۔

دوہا ۔
نند یشودھا تپ کرے موہی سے من لائے
دیکھن چاہت بال سکھ رہوں کچھک دن جائے

پھر کنس کو مار آن ملوں گا ۔ تم اپنے من میں دھیرج دھرو ۔ ایسے وسدیو دیوکی کو سمجھائے شری کرشن بالک بنکر رونے لگے ۔ اور اپنی مایا پھیلا دی ۔ تب تو وسدیو دیوکی کا گیان گیا اور جانا کہ ہمارے پتر ہوا ۔ یہ سمجھ دس ہزار گائیں من میں سنکلپ کر لڑکے کو گود میں اٹھا چھاتی سے لگا لیا ۔ اس کا منہ دیکھ دونوں لمبی سانس بھر بھر آپس میں کہنے لگے ۔ جو کسی طرح اس لڑکے کو بھگا دیجیے تو کنس پاپی کے ہاتھ سے بچے ۔ وسدیو بولے :-

چوپائی ۔
ودھنا بن راکھے نہیں کوئی کرم لکھا سوئی پھل ہوئی
تب کر جوڑ دیوکی کہے نند متر گوکل میں رہے
پیر یشودھا ہرے ہماری ناری روہنی تہاں تمہاری

اس بالک کو وہاں لے جاؤ ۔ یوں سن وسدیو اکولا کر کہنے لگے ۔ اس کٹھن بندھن سے چھوٹ کیسے لیجاؤنگا ۔ اتنی بات کہی تو سب بیڑی ہتھکڑی کھل پڑیں ۔ چاروں طرف کے کواڑ کھل گئے ۔ پہرے دار گہری نیند سو گئے ۔ تب تو وسدیو نے شری کرشن کو ٹوکری میں رکھ سر پہ دھر لیا ۔ اور جھٹ پٹ ہی گوکل کو چل دیئے ۔

سورٹھا ۔
اوپر برسے دیو پیچھے سنگھ جوں گجرے
سوچت ہیں وسدیو ۔ یمنا دیکھی پرواہ اتی

ندی کے کنارے کھڑے ہو وسدیو وچارنے لگے ۔ کہ پیچھے تو شیر بولتا ہے اور آگے اتھاہ جمنا بہہ رہی ہے ۔ اب کیا کروں ۔ ایسا کہہ بھگوان کا دھیان دھر آگے جمنا میں پیر جیوں جیوں آگے جاتے تھے ۔ تیوں تیوں ندی بڑھتی تھی ۔ جب ناک تک پانی آیا ۔ تب تو وسدیو گھبرائے ۔ ان کو ویاکل جان شری کرشن نے اپنا پاؤں بڑھایا ۔ اور ہنکار دیا ۔ چرن چھوتے ہی جمنا شانت ہوئی ۔ (دیکھو شکل ۶) وسدیو پار ہو نند کے گھر جا پہنچے ۔ وہاں کواڑ کھلے پائے اندر جا کر دیکھا تو سب پڑے ہیں ۔ دیوی نے ایسی موہنی ڈالی تھی کہ یشودھا کو لڑکی کے ہونے کا ہوش نہیں تھا ۔ وسدیو جی نے شری کرشن کو یشودھا کے پاس سلا دیا ۔ اور لڑکی کو لے فوراً اپنا راستہ لیا ۔ (دیکھو شکل ۷) ۔ ندی کو پار کر پھر آئے وہاں دیوکی بیٹھی سوچتی تھی ۔ جب کنیا دے وہاں کی کشل کہی سنتے ہی دیوکی خوش ہو بولی ۔ ہے سوامی ! ہمیں کنس اب بھی مار ڈالے تو کچھ چنتا نہیں ۔ کیونکہ اس دشٹ کے ہاتھوں پتر تو بچا ۔





اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے۔ کہ جب وسدیو لڑکی کو لے آئے اور دونوں نے ہتھکڑیاں پہن لیں۔ کنیا رو اٹھی۔ رونے کی آواز سن پہریدار جاگے۔ اور اپنے اپنے ہتھیار لے ساودھان ہو گئے۔ بندوقیں چھوڑنے۔ ان کی آواز سُن کے ہاتھی چنگھاڑنے۔ شیر دہاڑنے۔ اور کتّے بھونکنے۔ اسی وقت اندھیری رات کے وقت ایک پہرے والے نے آکر ہاتھ جوڑ کنس سے کہا۔ مہاراج! تمہارا دشمن پیدا ہو گیا۔ یہ سن کنس بیہوش ہو کر گرا۔

ادھیائے ـــــ ۵

بالک کا جنم سنتے ہی کنس ڈرتا۔ کانپتا اُٹھ کھڑا ہوا اور کھڑگ ہاتھ میں لے گرتا پڑتا دوڑا کھُلے بالوں پسینے میں تر۔ دھکڑ پکڑ کرتا جا بہن کے پاس پہنچا۔ جب اسکے ہاتھ سے لڑکی چھین لی تب وہ ہاتھ جوڑ بولی۔ اے بھیا۔ یہ کنیا تیری بھانجی ہے۔ اسے مت مار۔ یہ بیٹا پچھوتی ہے۔ میرے چھ بالک مارے ہیں۔ ان کا دکھ بہت ستاتا ہے۔ بن کاج کنیا کو مار کیوں پاپ بڑھاتا ہے۔ کنس بولا۔ زندہ کنیا کو تجھے نہ دونگا۔ اسے جو بیاہے گا وہ مجھے مار دیگا۔ اتنا کہہ باہر آکے جونہی چاہا کہ پھرائے پتھر پہ پٹکے تیوں ہی ہاتھ سے چھوٹ کنیا آکاش کو گئی۔ (دیکھو شکل ۵) اور پکار کے یہ کہہ گئی۔ کہ اے کنس! میرے پٹکنے سے کیا ہوا۔ تیرا دشمن کہیں جنم لے چکا اب تیرا جی نہ بچے گا۔

یہ سن کنس ہانپتا کانپتا وہاں آیا۔ جہاں وسدیو دیوکی تھے۔ آتے ہی اُن کے ہاتھ پاؤں کی ہتھکڑی بیڑی کاٹ دیں۔ اور رونی کر کہنے لگے کہ میں نے بڑا پاپ کیا۔ جو تمہارے پُتر مارے۔ یہ کلنک کیسے چھٹے گا۔ میری گتی کس جنم میں ہوگی۔ تمہارے دیوتا جھوٹے ہوئے جنہوں نے کہا تھا کہ دیوکی کے آٹھویں گربھ میں لڑکا ہوگا۔ سو بجائے لڑکے کے لڑکی ہوئی وہ بھی ہاتھ سے چھوٹ سورگ کو گئی۔ اب دیا (رحم) کر میرا پاپ من میں مت رکھو۔ کیونکہ کرم کا لکھا کسی کا مٹا نہیں مٹتا۔ جو گیانی ہیں سو مرنا جینا برابر ہی سمجھتے ہیں۔ اور اگیانی دوست کو دشمن جانتے ہیں۔ تم تو بڑے سادھو ستو وادی ہو جو بھاب سے لئے اچھے

پُتر۔ (لڑکے) ہوئے۔



ایسے کہہ جب کنس بار بار ہاتھ جوڑنے لگا۔ تب وسدیوجی بولے۔ مہاراج! تم سچ کہتے ہو۔ اس میں تمہارا کچھ دوش نہیں۔ ودھاتا نے یہی کرم میں لکھا تھا۔

یہ سن کنس خوش ہو وسدیو دیوکی کو اپنے گھر لے آیا۔ اور بھوجن کروائے۔ کپڑے پہنائے بڑی عزت سے دونوں کو پھر وہیں پہنچا دیا۔ اور منتری (وزیر) کو بُلا کر کہا۔ کہ دیوی کہہ گئی ہے کہ تیرا دشمن جگت میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسلئے اب دیوتاؤں کو جہاں پاؤ وہیں مارو۔ کیونکہ انھوں نے بے سمجھے جھوٹی بات کہی۔ کہ دیوکی کے آٹھویں گربھ میں تیرا دشمن ہوگا۔ منتری بولا۔ ان کا مارنا کیا بڑی بات ہے۔ وہ تو جنم کے بھکاری ہیں۔ جب آپ غصہ کرینگے تبھی وہ بھاگ جاوینگے۔ ان کی کیا مجال جو آپ کا سامنا کریں۔ برہما تو آٹھوں پہر گیان دھیان میں رہتا ہے۔ مہادیو بھانگ دھتورا کھائے۔ اندر کا تم پہ کچھ پار نہ بسائے۔ رہا نارائن، سو سنگرام (لڑائی) نہ جانے۔ لکشمی کے ساتھ رہتا ہے سُکھ مانے۔ کنس بولا۔ نارائن کو کہاں پاویں اور کس طرح جیتیں — (فتح کریں)، سو کہو۔ منتری نے کہا۔ مہاراج! جو نارائن کو جیتنا چاہتے ہو۔ تو جن کے گھر میں آٹھ پہر میں ان کا باس۔ ان ہی کا اب کرو وناش۔ براہمن۔ ویشنو۔ یوگی۔ جتی۔ تپسوی۔ سنیاسی۔ بیراگی وغیرہ جتنے ہری کے بھگت ہیں اُن میں لڑکے سے لے کر بوڑھے تک زندہ نہ رہے۔ یہ سُن کنس نے پردھان سے کہا۔ تم سب کو جاکے مارو۔ آگیا (اجازت) پاکر منتری بہت سے راکشش ساتھ لے ودا ہو نگر میں لگا گھو۔ براہمن۔ بالک اور ہری بھگتوں کو دھوکے سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارنے۔

ادھیائے ــــ ۶

اتنی کتھا کہہ شری شکدیوجی بولے۔ ہے راجہ! ایک سمے نند یشودھانے پتر کیلئے بڑا تپ کیا تو شری نارائن نے آکر وردان دیا کہ ہم تمہارے یہاں جنم لے آئینگے۔ جب بھادوں بدی اشٹمی بدھوار کو آدھی رات کے وقت شری کرشن آئے تو یشودھا نے جاگتے ہی پتر کا منہ دیکھ نند کو بلا بہت آنند مانا۔ اور اپنا جیون سپھل جانا۔ صبح ہوتے ہی اٹھ کے نندجی نے پنڈتوں اور جیوتشیوں کو بلا بھیجا۔ وہ اپنی پوتھی پترا لیکر آئے۔ ان کو آسن دے دیکر آدر مان سے بٹھائے۔ انہوں نے شاستر کے طریقے سمت۔ مہینہ۔ تتھی (تاریخ)، دن۔ نکشتر، یوگ کرن ٹھہرا کے۔ لگن۔ وچار۔ مہورت سادھ کے کہا۔ مہاراج! ہمارے شاستر کے وچار میں تو ایسا آتا ہے کہ یہ لڑکا دوسرا ودھاتا ہو سب راکشسوں کو مار پرتھوی کا بھار (بوجھ) اتار گوپی ناتھ کہاویگا۔ سارا سنسار اسی کا یش (بڑائی) گاویگا۔ یہ سن نندجی نے سونے کے شرنگ۔ روپے کے کھر۔ تانبے کی پیٹھ کی دو لاکھ گئو پا نو دان دھان کے سنکلپ کی۔ اور بہت سا دان دے۔ برہمنوں کو دکشنا دے۔ آشیرواد لے ودا کیا۔ تب نگر کی سب منگلا مکھیوں کو بلایا۔ وہ آکر اپنا گن پرکاش کرنے لگیں۔ بجنتری بجانے۔ نرتک ناچنے۔ گائک گانے۔ گوتے پتھی بچھانے اور جتنے گوکل کے گوپال تھے۔ وہ بھی اپنی اپنی ناریوں کے سر پہ ہنڈیاں لوائے طرح طرح کے بھیس بنائے ناچتے گاتے نند کو ودھائی دینے آئے آتے ہی ایسا کیا کہ سارے گوکل میں دہی دہی کر دیا۔ جب یہ کھیل کھیل چکے۔ تب نندجی نے سب کو کھلائے پلائے باگے پہنائے تلک کر پان دے ودا کیا۔ اسی طرح کئی دن تک ودھائی رہی۔ نندجی سے جس نے جو جو آکر مانگا وہی پایا۔ بدھائی سے فشچنت ہو نندجی نے سب گوالوں کو بلا کر کہا۔ بھائیو! ہم نے سنا ہے کہ کنس بچوں کو پکڑ پکڑ کر منگواتا ہے۔ نہ جانے کوئی دشٹ کچھ بات لگا دے۔ اس سے اچت ہے کہ سب ملکر بھینٹ لے چلیں۔ اور ہر سال دے آویں۔ یہ وچن مان سب اپنے اپنے گھر سے دودھ۔ دہی۔ مکھن لے متھرا آئے۔ کنس سے مل کر اسے بھینٹ دی۔ کوڑی کوڑی چکائے ودا ہو کر اپنی راہ لی۔

جیونہی جمنا کنارے پر آئے تیونہی سماچار سن وسدیوجی آ پہنچے۔ نندجی سے مل کشل (خیریت) پوچھی۔ کہنے لگے۔ تم جیسا مترودد (سچا دوست) ہمارا سنسار میں کوئی نہیں۔ کیونکہ جب ہمیں ہماری مصیبت ہوئی تب گربھوتی روہنی تمہارے یہاں بھیجدی۔ اس کے لڑکا ہوا سو تم نے پال پوس بڑا کیا۔ ہم تمہارے گن کہاں تک کہیں۔ اتنا کہہ پھر پوچھا۔ کہو رام کرشن اور یشودھا رانی آنند سے ہیں۔ نندجی بولے۔ آپ کی کرپا سے سب بھلا ہے۔ اور تمہارے پتر بلدیوجی بھی کشل سے ہیں اور جن کے ہوتے تمہارے پنیہ پرتاپ سے ہمارا پتر ہوا۔ مگر ایک تمہارے ہی دکھ سے ہم دکھی ہیں۔ وسدیو کہنے لگے۔ متر! ودھاتا سے کچھ پار نہ بسائے۔ کرم کی ریکھا کسی سے مٹائی نہ جائے! اسلئے سنسار میں آئے۔ دکھ پائے۔ کون پچھتائے ایسا گیان جتلائے کہا۔

تم گھر جاؤ ویگ آپنے کینے کنس اپدر وگھنے
بالک ڈھونڈ منگاوے ننیچ بھیجا سب پہ جا کی میچ

تم تو یہاں سب چلے آئے ہو اور راکشش ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ نہ جانے کون دشٹ جائے گوکل میں ادھم مچائے۔ یہ سنتے ہی نندجی گھبرا کر سب کو ساتھ لے سوچتے وچارتے متھرا سے گوکل کو چلے۔

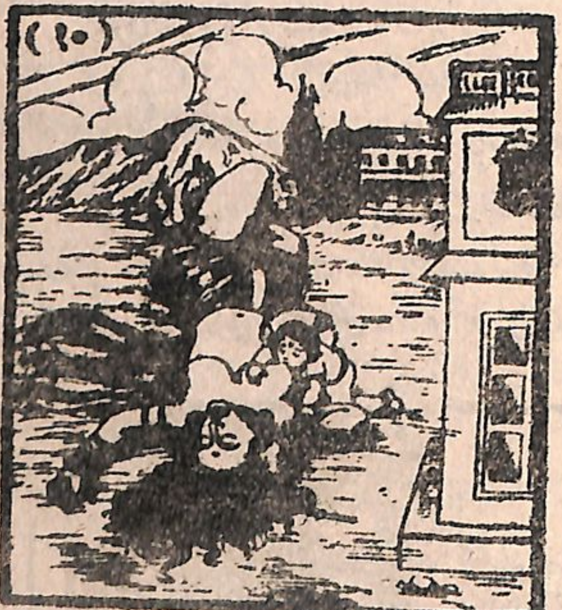
ادھیائے — ۰

شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! کنس کا منتری تو بہت سے راکشش ساتھ لئے مارتا ہی تھا۔ ادھر کنس نے پُوتنا نامی راکششی کو بُلا کر کہا۔ تُو جا اور یُدودنشیوں کے جتنے بالک پاوے اُن سب کو مار۔ یہ سُن پرسن (خوش) ہو ڈنڈوت کر چلی تو اپنے من میں کہنے لگی۔

بھئے پوت ہیں نند کے سنو گوکل گاؤں۔ چل کر ابہی آئی گوپیوں کے گاؤں

یہ کہہ سولہ شنگار بارہ آبھرن کر چھاتی میں زہر لگا اور موہنی روپ بن کپٹ کئے۔ کمل کا پھول ہاتھ میں لئے بن ٹھن کے ایسی چلی کہ جیسے شنگار کئے لکشمی اپنے پتی کے پاس جاتی ہو۔ گوکل میں پہنچ ہنستی ہنستی نند کے مندر میں گئی۔ دیکھ سبھا کی سب گوپیاں موہت ہو بھولی سی رہیں۔ یہ جو یشودھا کے پاس بیٹھی اور کُشل پوچھ آشیش دی کہ دیہ تیرا کاہنا جیوے کوٹی برس ایسے پریت بڑھائے۔ لڑکے کو یشودھا کے ہاتھ سے لے گود میں رکھ جیوں دُودھ پلانے لگی (دیکھو شکل ۹)، تیونہی شری کرشن نے دونوں ہاتھوں سے چھاتی پکڑ منہ میں لگائے لگے پرانوں سمیت دودھ پینے۔ تب تو بہت دیاکُل ہو پُوتنا پکاری۔ کیسا یشودھا تیرا پُوت۔ بنشیہ نہیں ہے یہ بھوت تھا۔ رستی سمجھ کر میں نے سانپ پکڑ لیا۔ جو اس کے ہاتھ سے بچ کر زندہ جاؤنگی تو پھر گوکل میں کبھی نہ آؤنگی۔ یوں کہہ بھاگ گاؤں کے





باہر آئی۔ مگر کرشن نے نہ چھوڑی۔ اُس کا جی لیا۔ وہ پچھاڑ کھائے ایسی گری جیسے آکاش سے وجر گرے۔ اس کا بھیانک شبد (آواز) سُن روہنی اور یشودھا روتی پیٹتی وہاں آئیں، جہاں پُوتنا دو کوس میں مری پڑی تھی۔ (دیکھو شکل نمبر ۱۰) اور اُن کے پیچھے سارا گاؤں بھاگ کھڑا ہوا۔ آکر دیکھا تو شری کرشن اُس کی چھاتی پر چڑھے دُودھ پی رہے ہیں۔ جھٹ اُٹھا لے دکھ چوم ہردیہ لگائے گھر لے آئے۔ گنیوں کو بُلائے جھاڑ پھونک کرانے لگی اور پوتنا کو دیکھ گوپی گوال کھڑے آپس میں کہہ رہے تھے۔ کہ بھائی اس کے گرنے کی آواز کو سُن ہم ایسے ڈرے ہیں۔ جو چھاتی اب تک دہلتی ہے۔ نہ جانے بالک کی کیا گتی (حالت) ہوئی ہو گی۔ اتنے میں متھرا سے نند جی

آنے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک سار اکشتی مری پڑی ہے۔ اور برج واسیوں کی بھیڑ گھیرے کھڑی ہے۔ پوچھا! یہ آپادھی کیسے ہوئی؟ وہ کہنے لگے۔ مہاراج! پہلے تو یہ بہت سُندر بن کر تمہارے گھر آشیش دینے گئی۔ اسے دیکھ سب برج ناری بھولی رہیں۔ یہ کرشن کو لے دودھ پلانے لگی۔ اس کے بعد ہم نہیں جانتے کہ کیا گتی ہوئی۔ اتنا سُن نندجی بولے۔ بڑی کُشل ہوئی جو بالک بچا۔ یہ گوکل پر گرتی نہیں تو ایک بھی زندہ بچتا۔ سب اس کے نیچے دب مرتے۔ یوں کہہ نندجی تو گھر آئے۔ دان پنیہ کرنے لگے۔ اور گوالوں نے فرسے پھاوڑے۔ کدال سے کاٹ کاٹ پوتنا کے ہاتھ پاؤں توڑ توڑ گڑھے کھود کھود گاڑ دیا۔ اور مانس چام اکٹھا پھونک دیا۔ اس کے جلنے سے ایسی سگندھ پھیلی کہ جس نے سارے سنسار کو سگندھ سے بھر دیا۔ اتنی کتھا سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا۔ مہاراج! وہ راکششی مہا ملین (گندی)، بدمانس کھانے والی اس کے شریر (جسم) سے سگندھ (خوشبو) کیسے نکلی۔ سو کرپا کر کے کہو۔ منی بولے۔ راجہ! شری کرشن چندر نے دودھ پینے سے مکتی دی اس لئے سگندھ نکلی۔

ادھیائے ــــــ ۸

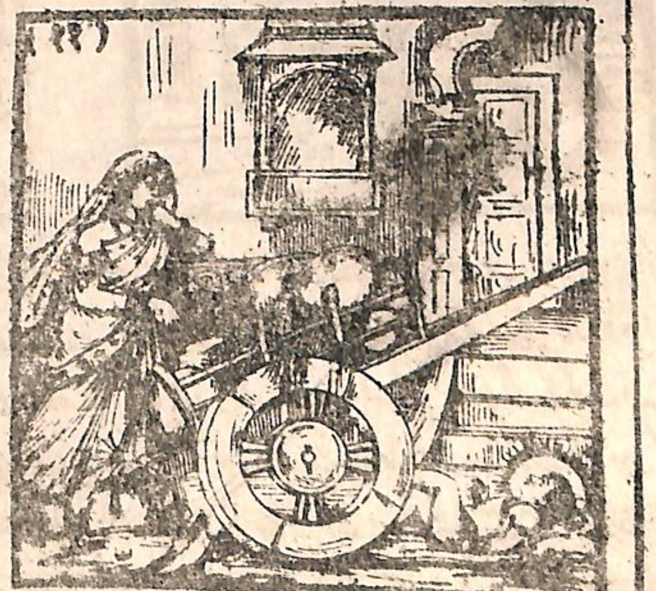
شری شکدیو جی بولے۔ اے راجہ پریکشت!

دوہا۔ جن نکشتر موہن بھئے سو نکشتر پڑ د آئے

چار و دھائے دیت سب۔ کرت ایشو دھامائے

جب ستائیس دن کے ہری ہوئے تب نندجی نے سب براہمن اور برج واسیوں کو نیوتا بھیج دیا۔ وہ آئے۔ انہیں آدر مان سے بٹھلایا۔ آگے براہمنوں کو بہت سا دان دے کر بدا کیا۔ اور بھائیوں کو پاگیں پہنائیں۔ لذیذ بھوجن کرائے (دیکھو شکل ۴۱) اس وقت ایشودھا رانی پروستی تھیں۔ رو ہنی ٹہل کرتی تھی۔ برج واسی ہنس ہنس کر کھا رہے تھے۔ گوپیاں گیت گا رہی تھیں ــــ





سب آنند میں ایسے مگن تھے کہ کرشن کی سُرتا (خیال) کسی کو بھی نہ تھی۔ اور کرشن ایک بھاری چھکڑے کے نیچے پالنے میں اچیت (بے خبر) سوتے تھے۔ اسمیں بھوکے ہوئے تو پاؤں کا انگوٹھا منہ میں دے رونے لگے۔ بلک بلک چاروں طرف دیکھنے۔ اسی موقعہ پر اُڑتا ہوا ایک راکشش آنکلا۔ کرشن کو اکیلا دیکھ اپنے مَن میں کہنے لگا۔ کہ یہ تو کوئی بڑا بلی (طاقتور) پیدا ہوا ہے۔ مگر آج میں اس سے پوتنا کا بدلہ لونگا۔ یہ سوچ میں ٹھان شکٹ میں آن بیٹھا۔ اسی لئے اس کا نام شکٹاسُر ہوا۔ جب گاڑی چہ چہائے کے ہلی تب شری کرشن نے روتے ایک ایسی لات ماری کہ وہ مرگیا اور چھکڑا ٹوک ٹوک ہوگیا۔ تو جتنے برتن دودھ دہی کے تھے سب پھوٹ کر چور ہوئے۔ اور دودھ کی ندی سی بہہ نکلی۔ (دیکھو شکل ۱۲) گاڑی کے ٹوٹنے اور پھوٹنے کی آواز سُن سب گوپی گوال دوڑے آئے۔ آتے ہی یشودھاجی نے کرشن کو اُٹھا لئے۔ منہ چوم۔ چھاتی سے لگائے لیا۔ یہ اچمبھا دیکھ سب آپسمیں کہنے لگے آج وہ دھنا (نقدیر) نے بڑی کُشل کی جو بالک بچ رہا اور چھکڑا ہی ٹوٹ گیا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے۔ ہے مہاراج! جب ہری پانچ مہینے کے ہوئے تب کنس نے ترناورت کو بھیجا۔ وہ بگلا بن گوکل میں آیا۔ نندرانی کرشن کو گود میں لئے آنگن (صحن) کے بیچ بیٹھی تھی کہ یکایک کنہیا ایسے بھاری ہوئے کہ یشودھا نے مارے بوجھ کے گود سے اُتار دئے۔ اتنے میں ایک ایسی آندھی آئی کہ دن کی رات ہوگئی اور پیڑ اُکھڑ اُکھڑ گرنے لگے۔ چھپر اُڑنے لگے تب ویاکل ہو یشودھاجی شری کرشن کو اُٹھانے لگیں مگر وہ نہ اُٹھے۔ جیونہی ان کے جسم سے ان کا ہاتھ الگ ہوا تیونہی ترناورت آکاش کو لے اُڑا۔ اور من میں کہنے لگا کہ آج اسے مارے بغیر نہ چھوڑونگا۔ وہ تو کرشن کو لئے وہاں یہ وچار کرتا تھا اور یہاں جب یشودھاجی نے کرشن کو نہ پایا تو رو رو کر کرشن کرشن کہہ کہہ پکارنے لگی۔ یہ شبد سُن سب گوپی گوال دوڑے آئے۔ ساتھ ہی ڈھونڈنے دھلئے (دوڑے) گئے، اندھیرے میں ٹٹول ٹٹول چلتے تھے۔ پھر بھی ٹھوکر کھا کھا کر گرتے پڑتے تھے۔

چوپائی۔
برج بن گوپی ڈھونڈت ڈولے۔ روہنی اور یشودھا بولے
نند میگھ دُھن کرے پکار۔ ڈھونڈے گوپی گوپ اپار

جب شری کرشن نے نند یشودھا کے ساتھ سب برج واسی بہت دُکھی دیکھے تو ترناورت کو گھمایا اور آنگن میں لا شلا (پتھر) پر پٹکا۔ فوراً ہی اس کا جی جسم سے نکل سٹکا۔ آندھی رک گئی۔ روشنی ہوئی۔ سب بھولے بھٹکے گھر آئے۔ دیکھا تو راکشش آنگن میں مرا پڑا ہے۔ شری کرشن چھاتی پہ کھیل رہے ہیں۔ آتے ہی یشودھا نے اُٹھایا۔ کنٹھ سے لگایا۔ اور بہت سا دان براہمنوں کو دیا۔

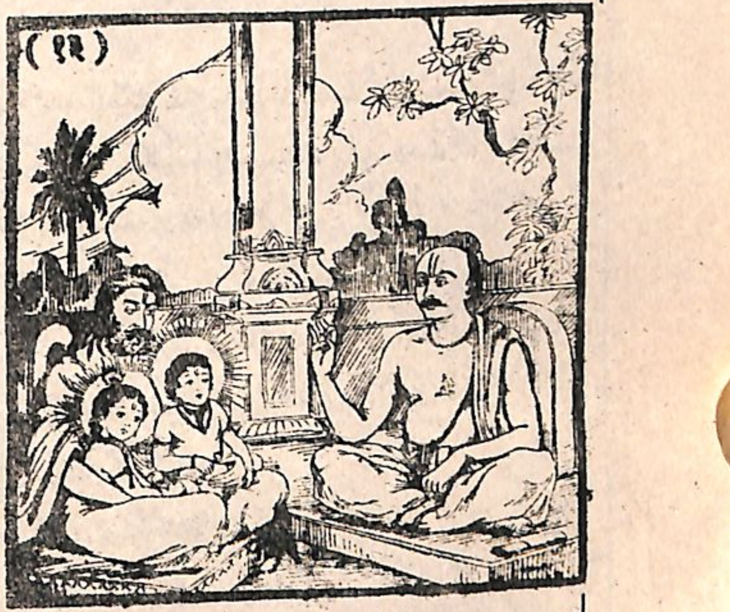
ادھیائے ــــــ ۹

شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! ایکدن وسدیو جی نے گرگ مُنی کو جو بڑے جیوتش اور وید ودیشوں کے پڑھے ہوئے تھے انہیں بلا کر کہا کہ تم گوکل میں جاؤ اور لڑکے کا نام رکھ آؤ۔

دوہا۔ گئی مرشن کی گرہ سوں بھیو پُوت ہے تاہی۔
کتی آیو۔ کیہی بلی کیا نام تیہی آئی۔

نند جی کے پتر ہوا ہے وہ بھی تہیں بلا گئے ہیں۔ سنتے ہی گرگ منی یہ سُن ہو چلے اور گوکل کے نزدیک جا پہنچے۔ اسی

وقت کسی نے نندجی سے آکہا کہ یدونشیوں کے پروہت گرگ منی جی آئے ہیں۔ یہ سن نندجی آنند سے گوال بال سہت بھینٹ لے
اُٹھ دھائے اور پاٹمبر کے پاتوڑے ڈالتے بلے لے آئے۔ پوجا کر آسن پہ بٹھائے چرن امرت لے استری پرش ہاتھ جوڑ کہنے لگے۔
مہاراج! بڑے بھاگیہ ہمارے جو آپ نے دیا کر درشن دے گھر پوتر کیا۔ تمہارے پرتاپ سے دو پُتر ہوئے ہیں۔ ایک روہنی کے۔
ایک ہمارے۔ کرپا کر کے ان کا نام دھریئے۔ گرگ منی بولے۔ نام رکھنا ٹھیک نہیں، کیونکہ یہ بات پھیلے کہ گرگ منی گوکل میں
لڑکے کا نام دھرنے گئے ہیں اور کنس جان پاوے تو وہ یہی سمجھے گا کہ دیوکی کے پُتر کو وسدیو کے بہتر کے یہاں کوئی پہنچا





آئے ہیں۔ اس لئے گرگ پروہت گیا ہے۔ یہ سمجھ بوجھ کر مجھ کو پکڑ منگاویگا۔ اور نہ جانے تم پر بھی کیا مصیبت لائے۔ اسلئے
تم پھیلاؤ مت کرو۔ چپ چاپ گھر میں نام دھر والو۔ نند بولے۔ گرگ جی! تم نے سچ کہا۔ اتنا کہہ کے گھر کے اندر لیجا کر بٹھا گئے
(دیکھو شکل ۱۳) تب گرگ منی نے نندجی سے دونوں کی جنم تتھی (تاریخ پیدائش) اور وقت پوچھ لگن سودھا اس ٹھہرایا
اور کہا سنو نندجی! وسدیو کی رانی روہنی کے پُتر کے تو اتنے نام ہونگے سنکرشن۔ ریوتی رمن۔ بلدیو۔ بلرام۔ کالندری
بھیدن۔ ہلدر اور بل دیہ اور کرشن روپ جو تمہارا لڑکا ہے۔ ان کے نام تو بے شمار ہیں۔ مگر کسی سمے وسدیو کے یہاں
پیدا ہوا اس لئے واسدیو نام ہوا۔ اور وچار میں آتا ہے کہ یہ دونوں بالک تمہارے چاروں یگ میں جب پیدا ہوئے ہیں
تو ساتھ ہی پیدا ہوئے ہیں۔ نندجی بولے۔ ان کے گن کہو۔ گرگ منی نے جواب دیا۔ یہ دوسرے ودھاتا ہیں۔ ان کی گتی کچھ جانی
نہیں جاتی۔ پر میں یہ جانتا ہوں۔ کہ کنس کو مار بھومی کا بھار اُتارینگے۔ ایسے کہہ گرگ منی چپ چاپ چلے۔ اور وسدیو سے جا
سماچار کہہ آئے۔ دونوں بالک گوکل میں دن بدن بڑھنے لگے۔ اور بال لیلا کر نند یشودھا کو سکھ دینے۔
(دیکھو شکل ۱۴) نیلے۔ پیلے جھنگلے پہنے ماتھے پر چھوٹی چھوٹی لٹیں بکھری ہوئی۔ گنڈا باندھے کٹھلے گلے میں ڈالے۔
کھلونے ہاتھ میں لئے۔ آنگن میں گھٹنے کے بل چلتے پھرتے اور توتلی باتیں کریں۔ روہنی اور یشودھا

پیچھے پیچھے لگی پھریں۔ اسلئے کہ کہیں لڑکے کسی سے ڈر ٹھوکر کھا کر گریں۔ جب چھوٹے چھوٹے بچھڑوں اور بچھیاؤں کی دُم پکڑ پکڑ اُٹھتے اور گر گر پڑے۔ تب یشودھا اور روہنی پیار سے اُٹھائے چھاتی سے لگائے۔ دودھ پلائے۔ بھانتی بھانتی کے لاڈ لڈوا دیں۔ جب شری کرشن بڑے ہوئے تو ایک دن گوال بال ساتھ لے برج میں دودھ۔ دہی۔ مکھن کی چوری کو گئے۔

چوپائی۔

سُونے گھر میں ڈھونڈے جائے۔ جو پاوے سو دیں لٹائے

جن کو گھر میں سوتے پاویں۔ تنکی ڈھکی دہی ڈھلکا دیں

جہاں چھینکے پر رکھا دیکھے تہاں پیڑھی پر پیڑا۔ پیڑے پر اُوکھل دھر۔ ساتھیوں کو کھڑا کر اُس کے اوپر چڑھ اُتارے۔ کچھ کھاوے کچھ لٹا وے۔ ایسے گوپیوں کے گھر روزانہ چوری کر آوے۔ ایک دن سب نے صلاح کی۔ اور گھر میں موہن (دیکھو شکل ۱۵) کو آنے دیا۔ جیوں ہی گھر اندر بیٹھے۔ چاہیں کہ مکھن دہی چرائیں تیوں ہی گوپی نے جائے پکڑ کر کہا۔ دن دن آتے تھے نش بھید۔ اب کہاں جاؤگے ماکھن چور۔ (دیکھو شکل ۱۶) یوں کہہ جب سب گوپی مل کنہیا کو لئے یشودھا کے پاس اُلاہنا دینے چلیں تب شری کرشن نے ایسا چھل (دھوکہ) کیا۔ کہ اسی کے لڑکے کا ہاتھ اُسے پکڑا دیا اور خود بھاگ کر گوال بالوں کا ساتھ لیا۔ وہ چل کر نندرانی کے پاس پہنچی اور پاؤں پڑ کر بولیں جو تم بُرا نہ مانو تو ہم کہیں جیسی کہ اُپادھی کرشن نے ٹھانی ہے۔





دوہا۔

دودھ دہی۔ ماکھن۔ بھی بچے نہیں برج ماہی

ایسی چوری کرت ہیں۔ پھرتا بھو ارو سانجھ

جہاں کہیں دیکھا ڈھکا پاتے ہیں۔ وہاں سے بے دھڑک اُٹھا لاتے ہیں۔ کچھ کھاتے ہیں کچھ گراتے ہیں۔ جو کوئی ان کے مکھ میں دہی لگا بتا دے تا سوں اُلٹا کر کہتے ہیں تُو نے ہی تو لگایا ہے۔ اسی طرح روزانہ چوری کر آتے تھے۔ آج ہم نے پکڑ پایا ہو تم کو دکھانے لائی ہیں۔ یشودھا بولی۔ وے۔ تو کس کا لڑکا پکڑ لائی۔ کل سے تو گھر سے باہر نہیں نکلا میرا کنور کنہائی۔ ایسا ہی سچ بولتی ہو

یہ سن اور اپنا ہی بالک ہاتھ میں دیکھ ہنس کر شرما رہی۔ تب یشودھا جی نے کرشن کو بلا کر کہا۔ پُتر! تم کسی کے یہاں مت جاؤ۔ جو چاہو گھر ہی سے ہی لے کھاؤ۔

چوپائی۔

سُن کے کانہا کہت تنزائے ۔ مت میا انہیں تو پتی پائے
جھوٹی گوپی جھوٹی بولیں ۔ میرے پیچھے لاگی ڈولیں

کبھی وہ سبی بجھڑا پکڑاتی ہیں۔ کبھی گھر کی ٹہل کراتی ہیں۔ مجھے دوارے رکھوالی بیٹھائے اپنے کاج کو جاتی ہیں۔ پھر جھوٹ موٹ آئے تم سے باتیں لگاتی ہیں۔ یوں سُن گوپیاں ہری مُکھ دیکھ دیکھ مسکرا کر چلی گئیں۔ ایکدن کرشن بلرام سکھاؤں کے سنگ ریت میں کھیلتے تھے۔ کہ کانہا نے مٹی کھائی۔ تو ایک سکھا نے یشودھا سے جا لگائی۔ وہ کر وہ کر ہاتھ میں چھڑی لے اُٹھ دھائی۔ ماں کو غصے میں آتی دیکھ منہ پونچھ ڈر کر کھڑے ہو رہے۔ انھوں نے جاتے ہی کہا۔ کیوں رے تو نے مٹی کیوں کھائی۔ کرشن ڈرتے کانپتے بولے۔ ماتا۔ تم سے کس نے کہا۔ یہ بولی۔ تیرے سکھا نے۔ تب موہن نے غصہ میں سکھا سے پُوچھا۔ کیوں رے میں نے مٹی کب کھائی۔ وہ ڈر کر بولا۔ بھیا۔ میں تیری بات کچھ نہیں جانتا۔ کیا کہوں۔ جیوں ہی کانہا سکھا سے باتیں کرنے لگے۔ یشودھا میا نے اُنہیں جا پکڑا تو کرشن کہنے لگے۔ میا تو مت ناراض ہو۔ کہیں منشیہ بھی مٹی کھاتے ہیں۔ وہ بولی۔ میں تیری اٹپٹی بات نہیں سنتی۔ جو تو سچا ہے تو اپنا منہ دکھا۔ جیوں ہی کرشن نے منہ کھولا۔ تو اُس میں تین لوک نظر آئے۔ تب یشودھا کو گیان ہوا تو من میں کہنے لگی۔ میں بڑی مُورکھ ہوں۔ تہ لوکی کے ناتھ کو اپنا ست (بیٹا) مانتی ہوں۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے بولے۔ ہے راجہ! جب نندجی نے ایسا جانا تب ہری نے جگت موہنی مایا پھیلائی۔ اتنے میں موہن کو یشودھا پیار کر کنٹھ لگائے گھر لے آئی۔

ادھیائے ــــ ۱۰

ایکدن دن دہی متھنے کیلئے صبح ہی نندرانی اُٹھیں۔ اور سب گوپیوں کو بُلایا۔ وہ آئیں۔ گھر جھاڑ بہار لیپ پوت۔ اپنی اپنی متھنیاں لے لے دہی متھنے لگیں۔ وہاں نندرانی بھی ایک بڑا سا کوراچہ وا آرے اندھے پر رکھ چوکا بچھا۔ نیتا اور رتی منگا رام کرشن کیلئے بلو ون بیٹھیں۔ اسوقت نند کے گھر ایسا شبد دہی متھنے کا ہو رہا تھا کہ جیسے میگھ گرجتا ہو اتنے میں شری کرشن جاگے... رو رو کر میا میا کہہ کر پکارنے لگے۔ جب اُنکی پکار کسی نے نہ سُنی تب آپ ہی یشودھا کے پاس آئے اور آنکھیں ڈبڈبائے لینے ہو سسک سسک۔ تتلائے کہنے لگے۔ ماں۔ تجھے کئی بار بُلایا مگر مجھے کلیوا دینے نہ آئی۔ تیرا کاج آج تک ختم نہیں ہوا۔ اتنا کہہ مچل پڑے۔ اور رئی چدوے سے نکال۔ دونوں ہاتھ ڈال۔ ماکھن نکال نکال پھینکنے لگے اور جسم پہ لیپنے لگے۔ پاؤں ٹپک ٹپک آنچل کھینچ رونے لگے۔ تب نندرانی گھبرائے جھنجھلائے کے بولی۔ بیٹا! یہ کیا چال نکالی۔

چوپائی۔

چل اُٹھ تجھے کلیو دیوُں ۔ کرشن کہے اب میں نہیں لیوُں
پہلے کیوں نہیں دینا مائے ۔ اب تو میری لیوے بلائے

آخر یشودھا نے پھُسلائے پیار سے منہ چوم گود میں اُٹھالیا۔ اور دہی مکھن روٹی کھانے کو دیا۔ ہری ہنس ہنس کھاتے تھے نندم ہری

آنچل کی اوٹ کئے کھلا رہی تھیں۔ اس لئے کہ کسی کی نظر نہ لگ جائے۔ اسی دوران ایک گوپی نے آکر کہا۔ کہ تم یہاں بیٹھی ہو وہاں چولہے پہ سے دُودھ اُبھن گیا۔ وہ سنتے ہی جھٹ کرشن کو گود سے اُتار اُٹھ دھائیں۔ اور جاکے دُودھ بچا پایا۔ یہاں کانہا دہی مہی کے برتن پھوڑ رئی توڑ ماکھن بھری کٹوری لے گوالوں میں دوڑ آئے۔ ایک اُوکھل اوندھا دکھا پایا۔ اس پر جا بیٹھے۔ اور چاروں طرف سکھا دوستوں، کو بٹھائے گئے آپس میں ہنس ہنس کر ماکھن کھانے۔ اتنے میں یشودھا دُودھ اُتار آئے دیکھے تو ماکھن اور تواڑے میں دہی مہی کی کیچڑ ہو رہی ہے۔ تب تو سوچ سمجھ ہاتھ میں چھڑی لے نکلی۔ اور ڈھونڈتی ڈھونڈتی وہاں آئی جہاں شری کرشن منڈلی بنائے ماکھن کھائے دکھلا رہے تھے۔ جاتے ہی پیچھے سے جا گھیرا تو ہری ماں کو دیکھتے ہی رو کر ہا ہا کار کرکے لگے کہنے۔ کہ گورس دمکھن وغیرہ کس نے لٹایا۔ میں نہیں جانوں۔ مجھے چھوڑ دے۔ ایسے دین وچن سُن یشودھا ہنس کر ہاتھ سے چھڑی ڈال اور آنند میں مگن ہو خوش ہو کے کنٹھ لگائے شری کرشن کو اُوکھل سے باندھنے لگیں۔ تب شری کرشن نے ایسا کیا کہ جس رسی سے باندھے وہی چھوٹی ہو جائے۔ یشودھا نے سارے گھر کی رسی منگائی تو بھی شری کرشن باندھے نہ گئے۔ آخر ماں کو دُکھی جان آپ ہی بندھائی میں آگئے۔ نندرانی انہیں باندھ گوپیوں سے نہ کھولنے کی سوگندھ دے کر پھر گھر کی ٹہل کرنے لگیں۔

ادھیائے ــــــ ۱۱





شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! کرشن کو بندھے ہوئے پہلے جنم کا خیال آیا کہ کبیر کے بیٹوں کو ناروے نے شراپ (بددعا) دیا ہے ان کا اُدھار کرنا چاہیئے۔ یہ سُن شری شکدیو جی سے راجہ پریکشت نے پوچھا۔ مہاراج کبیر کے پُتروں کو نارد منی نے کیسے شراپ دیا سو سمجھا کے کہو۔ شکدیو جی منی بولے۔ نل کوبر ناتھ و کبیر دو کیلاش میں رہتے تھے۔ وہ شو جی کی سیوا کرکے بہت امیر ہوئے۔ استریاں ساتھ لے وہ جنگل کی سیر کو گئے۔ وہاں جاکر شراب پی نشہ میں ہوئے رانیوں سمیت ننگے ہو گنگا میں نہانے لگے۔ اور سنگ میں راہیں

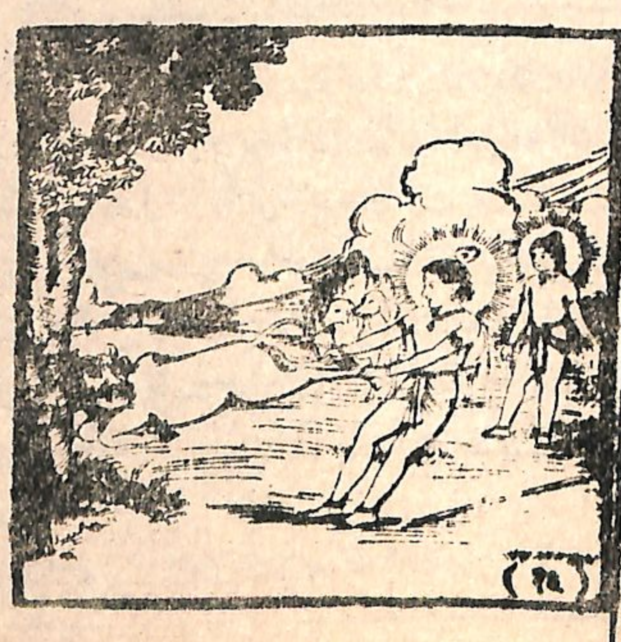
ڈول طرح طرح کی کلولیں کرنے لگے۔ اتنے میں وہاں نارد منی آنکلے۔ انہیں دیکھتے ہی رانیاں تو تکل کپڑے پہن کھڑی ہو گئیں اور یہ متوالے وہیں کھڑے رہے۔ (دیکھو شکل ۱۲) اُن کی حالت دیکھ نارد منی جی کہنے لگے کہ ان کو دھن کا گھمنڈ ہوا ہے۔ اسلئے شراب پی کام کر وہ کو سکھ دینے والا مانتے ہیں۔ غریب انسان کو غرور نہیں ہوتا۔ اور دھنوان کو دھرم ادھرم کو وچار کہاں ہے! لیکن مُورکھ جھوٹی دیہہ سے موہ کر بھولے۔ سمپتی کٹمب دیکھ دیکھ کے پھولے اور سادھو جن دھن کا غرور من میں نہ دے آنے۔ سمپتی وپتی ایک سمان مانے۔ اتنا کہہ نارد منی نے انہیں شراپ دیا کہ اس بد دعا سے تم گوکل میں جا کر درخت بن جاؤ۔ جب شری کرشن اوتار لینگے۔ تب تمہیں مکتی دینگے۔ ایسا نارد منی نے انہیں شراپ دیا۔ اسی لئے وہ گوکل میں آ کر درخت بنے۔ اور اس کا نام یملارجن ہوا۔ اتنی کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! اس بات کو یاد کر شری کرشن اوکھلی کو گھسیٹ وہاں لے گئے۔ جہاں یملارجن پیڑ تھے۔ جاتے ہی ان دونوں درختوں کے بیچ اُوکھل کو اڑا کر سے ایک ایسا جھٹکا مارا کہ وہ دونوں اُکھڑ پڑے اور ان سے پُرش بہت خوبصورت نکل ہاتھ جوڑ استتی کر کہنے لگے ہے ناتھ! منی نے (دیکھو شکل ۱۳) تم پر بڑی دیا کی جو گوکل میں مکتی دی۔ اُن کی کرپا سے تم نے تجھے پایا۔ اب ور دان مانگو جو تمہارے من میں ہو۔ یملارجن بولے۔ دینا ناتھ! یہ نارد منی جی کی ہی کرپا ہے۔ جو آپ کے کمل چرن ملے۔ اور درشن کئے اب ہمیں کسی چیز کی اِچھا نہیں۔ مگر ایسا ہی ور دو کہ ہمیشہ تمہاری بھگتی ہمارے دل میں رہے۔ یہ سن وردان دے ہنس کر شری کرشن چندر نے انہیں بِدا کیا۔

ادھیائے ــــ ۱۲

شری شکدیو منی بولے۔ ہے راجہ! جب وہ دونوں درخت گرے تب اُن کا شبد سن نند رانی گھبرا کر وہاں دوڑی آئیں۔ جہاں کرشن کو اوکھل سے باندھ گئی تھیں۔ اور ان کے پیچھے سب گوپی گوال بھی آئے۔ جب شری کرشن کو وہاں نہ پایا۔ تب دیا کُل ہو یشودا موہن موہن پکارتی اور کہتی چلی۔ کہاں گیا۔ یہاں بندھا تھا۔ بھائی۔ کہیں کسی نے دیکھا میرا کنور کنہائی۔ اتنے میں سامنے سے آ ایک بولی برج ناری کہ دو پیڑ گرے تہاں بچے مراری۔ یہ سن سب آگے جائے دیکھے تو بیچ ہی درخت اُکھڑے پڑے ہیں۔ اور کرشن اُن کے بیچ اوکھلی سے بندھے سکڑے بیٹھے ہیں۔ جاتے ہی نند مہرنے اوکھل سے کھول کانہا کو رو رو کر گلے لگا لیا۔ اور سب گوپیاں ڈرا ہوا جان لگیں، چٹکی تالی دے دے ہنسانے۔ تب نند اُپ نند آپس میں کہنے لگے۔ کہ یہ کئی یُگوں کے درخت جمے ہوئے کیسے اُکھڑ گئے۔ یہ بڑا اچنبھا من میں آتا ہے۔ کچھ بھید ان کا سمجھا نہیں جاتا۔ اتنا سن کے ایک لڑکے نے پیڑ گرنے کا جیوں کا تیوں حال کہا۔ لیکن کسی کو صحیح نہ جچا۔ ایک بولا۔ یہ بالک اس بھید کو کیا سمجھیں۔ دوسرے نے کہا۔ شاید یہی ہو۔ ہری کی گتی کون جانیں۔ اسی طرح طرح کی باتیں کر شری کرشن کو لے سب آنند سے گوکل میں آئے۔ تب نند جی نے بہت سا دان پنیہ کیا۔ کتنے ہی دن بعد کرشن کا جنم دن آیا۔ تو یشودھا رانی سارے کٹمب کو نیوتا بلایا۔ اور منگلاچار کر ورش گانٹھ باندھی۔ جب سب مل کر کھانا کھانے بیٹھے تب نند رائے بولے۔ سنو بھیا۔ اب گوکل میں رہنا کیسے بنے۔ دن دن ہونے لگے اُپدرو گھنے۔ چلو کہیں ایسی جگہ جا دیں جہاں سب طرح کا سُکھ پاویں۔ اُپ نند بولے۔ ورندا بن جا بسیے تو سکھ سے رہیے۔ یہ وچن سن نند جی نے سب کو کھلایا۔ پلایا۔ پان دے بٹھایا۔ اسی وقت ایک جیوتشی کو بلا کر یاترا کا مہورت پوچھا۔ اُس نے وچار کے کہا۔ اس دشا کی یاترا کو کل کا دن بہت شبھ ہے۔ بام یوگنی۔ پیچھے دشا شول اور سنمکھ دسلے چندرما ہے۔

آپ بے خوف صبح ہی روانہ ہو جائیں۔ یہ سن اسوقت تو گوپی گوال تو اپنے اپنے گھر گئے۔ لیکن اگلے دن صبح ہی اُٹھ اپنی اپنی چھکڑا گاڑی پر لاد آ اکٹھے ہوئے۔ کٹمب سمیت نندجی بھی ساتھ ہو لئے۔ اور چلتے چلتے شام کیوقت نندجی اُدھر پہنچے۔ ورنداون کو ہنائے ورندا ون بسایا۔ وہاں سب سکھ چین سے رہنے لگے۔ کہ ماں میں بچھڑے چرانے جاؤنگا۔ تو بلداؤ سے کہہ دے کہ وہ مجھے بن میں اکیلا چھوڑ دے وہ بولی۔ بیٹا! بچھڑے چرانے والے بہت ہیں داس تمہارے۔ تم مت پل بھر کیلئے بھی اوجھل ہو میرے نینوں کے آگے سے پیارے کانہا بولے۔ جو میں بن میں کھیلنے جاؤنگا، تو کھانے کو کھاؤنگا نہیں تو نہیں کھاؤنگا۔ یہ سن یشودھا نے گوال بالوں کو بلائے کرشن بلرام کو سونپ کر کہا کہ تم بچھڑے چرانے دور مت جائیو۔ اور شام ہونے سے پہلے ہی دونوں کو ساتھ لے کر گھر آئیو بن میں انہیں اکیلے مت چھوڑیو۔ ساتھ ہی ساتھ رہیو۔ تم ان کے رکھوالے ہو۔ ایسے کہہ کر کلیوا دے رام کرشن کو اُنکے ساتھ کر دیا۔ وہ جا کر جمنا کے کنارے بچھڑے چرانے لگے۔ اور گوال بالوں میں کھیلنے لگے کہ اتنے میں کنس کا بھیجا ہوا بھیس بدل کر وتساسُر آیا اسے دیکھتے ہی سب بچھڑے ڈر کر اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ تب کرشن جی نے بلدیو جی کو اشارہ سے جتایا۔ کہ بھائی! یہ کوئی راکشش آیا۔ جیونہی آگے چلتا چلتا وہ وار کرنے کیلئے نزدیک آپہنچا۔ تیونہی شری کرشن نے پچھلے پاؤں پکڑ گھما کر ایسا پٹکا کہ اس کا جی کھٹ سے نکل سٹکا۔ (دیکھو شکل نمبر ۱۹) وتساسُر کا مرنا سُنکر کنس نے بکاسُر کو بھیجا۔ وہ ورنداون میں آئے اپنی گھات لگائے جمنا کے کنارے بگلے کی طرح جا بیٹھا۔ اسے دیکھ ڈر کے مارے گوال بال کرشن سے کہنے لگے کہ بھیا یہ تو کوئی راکشش بگلا بن آیا ہے۔ اسکے ہاتھ سے کیسے بچیں گے۔ یہ تو ادھر کرشن سے یوں کہتے ہی تھے اور وہ ادھر یہ وچارتا تھا۔ کہ آج اسے مارے بغیر نہ جاؤنگا۔ اتنے میں جو شری کرشن اسکے نزدیک گئے تو اسمیں انہیں اُٹھائے منہ بند کر لیا۔ گوال بال ویاکل ہو چاروں طرف دیکھ رو رو پکار پکار کہنے لگے۔ ہائے ہائے۔ یہاں تو بلدھر بھی نہیں ہیں۔ ہم یشودھا سے کیا جا کر کہیں گے۔ ان کو بہت دکھی دیکھ کرشن ایسے گرم ہوئے کہ وہ منہ میں نہ رکھ سکا۔ اسنے جو انہیں اُگلا تو انھوں نے اس کی چونچ پکڑ ہونٹ پاؤں نیچے دبا چیر ڈالا۔ اور بچھڑے گھیر سکھاؤں کو ساتھ لے ہنستے کھیلتے گھر آئے۔ (دیکھو شکل ۲۰)

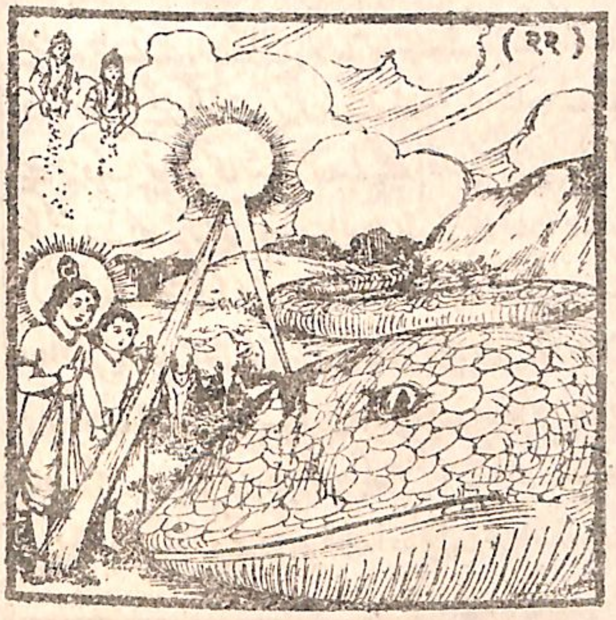




ادھیائے — ۱۳

شری شکدیو جی مُنی بولے۔ سنو مہاراج! صبح ہوتے ہی شری کرشن بچھڑے چرانے بن کو چلے۔ انکے ساتھ گوال بال بھی اپنے اپنے گھر سے لستی لے ساتھ ہولئے۔ اور گوچر بھُومی میں جائے بچھڑے چرنے کو چھوڑے۔ اور خود کھیلنے لگے۔ اور پکشیوں (پرندوں) کی بولیاں بول بول کر کھیلنے لگے۔ اتنے میں کنس کا بھیجا ہوا اگھاسُر نام کا راکشش آیا۔ وہ بہت بڑا اجگر ہو منہ پسار کر بیٹھا۔ سب دوستوں سمیت شری کرشن بھی کھیلتے کھیلتے وہاں جا نکلے جہاں وہ گھات لگائے منہ پائے بیٹھا تھا۔ دُور سے اُسے دیکھ گوال بال آپس میں لگے کہنے کہ بھائی یہ تو کوئی پہاڑ ہے۔ کہ جس کی گپھا اتنی بڑی ہے۔ ایسے کہتے اور بچھڑے چراتے اس کے پاس پہنچے۔ تب ایک لڑکا





اس کا منہ دیکھ کر بولا۔ بھائی یہ کوئی نہایت بھیانک گپھا ہے۔ اسکے اندر نہ جائیں گے۔ ہمیں تو دیکھتے ہی ڈر لگتا ہے۔ پھر گوش نامی سکھا بولا۔ چلو اسکے اندر گھس چلیں۔ کرشن کے ساتھ رہتے ہمیں کس کا ڈر ہے؟ اگر کوئی راکشش بھی ہوا تو بکاسُر کی طرح مارا جائیگا۔ (دیکھو شکل ۲۱) سب سکھا کھڑے کھڑے ایسی باتیں کر رہے تھے کہ اس نے ایک ایسی زور کی سانس کھینچی کہ بچھڑوں سمیت سب گوال اُڑ کے اُسکے منہ میں جا پڑے۔ زہر بھری گرم بھاپ جو لگی تو لگے دیاکُل ہو بچھڑے رانبھنے اور سکھا پکارنے کہ ہے کرشن پیارے۔ جلدی سے سُدھ لو ورنہ چلے مرتے ہیں۔ ان کی پکار سنتے ہی بے چین ہو شری کرشن اُس کے منہ میں آ پڑے۔ اس نے خوش ہو کر منہ بند کر لیا۔ تب شری کرشن نے اپنا جسم اتنا بڑھایا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا۔ سب بچھڑے اور گوال بال نکل پڑے۔ اسوقت آنند ہو کر دیوتاؤں نے پھُول اور امرت برسائے۔ سب کی چنتا کم ہوئی۔ (دیکھو شکل ۲۲) سب گوال بال شری کرشن سے کہنے لگے کہ بھیا اس راکشش کو مار آج تُو نے خوب بچلئے ورنہ سب مر چکے تھے۔

ادھیائے — ۱۴





شری شکدیو منی بولے۔ ہے راجہ! ایسے اگھاسُر کو مار شری کرشن چند بچھڑے گھیر سکھاؤں کو ساتھ لے آگے چلے۔ تھوڑی دور جا کر درخت کے سایہ میں کھڑے ہو بنسی بجائے سب گوال بالوں کو بُلائے کر کہا کہ بھیا۔ یہ اچھی جگہ ہے اسے چھوڑ آگے کہاں جائیں۔ بیٹھو یہیں دہی مکھن کھائیں۔ (دیکھو شکل ۲۳) ایسا سنتے ہی انہوں نے بچھڑے تو چرنے کو ہانک دیئے۔ اور آک ڈھاک بڑ۔ کدمب۔ کمل کے پتے لاکر چلیں دونے بنا کر جھاڑ بہار کر شری کرشن کے چاروں طرف قطار باندھ کر بیٹھ گئے۔ اور اپنی اپنی چھاکیں کھول کھول لگے آپس میں پروسنے۔ جب پروس چکے تو شری کرشن نے سب کے بیچ کھڑے ہو پہلے آپ لقمہ اُٹھائے کھانے کی اجازت دی۔ وہ کھانے لگے۔ ان میں مور مکٹ دھرے۔ بن مالا گلے میں ڈالے۔ لکٹ لئے۔ ترھنگی چھب کئے پیتامبر پہن پیتا پٹ اوڑھے ہنس ہنس شری کرشن بھی اپنی چھاک سے سب کو کھلاتے تھے۔ اور آپ ایک کے نوالے سے اُٹھائے چکھ چکھ کھٹے میٹھے۔ گرم۔ چرپرے کا سواد (ذائقہ) کہتے جاتے تھے۔ وہ اس منڈلی میں ایسے خوبصورت لگتے تھے کہ جیسے تاروں میں چندرماں۔ اس وقت برہما آدی سب دیوتا اپنے اپنے ومانوں میں بیٹھے آکاش سے گوال منڈلی کا سکھ دیکھتے تھے۔ (دیکھو شکل ۲۴) اتنے میں برہما جی آئے سب بچھڑے چرا لے گیا۔ وہاں گوال بالوں نے کھاتے کھاتے فکر میں شری کرشن سے کہا۔ بھیا! ہم تو بے فکر ہو میٹھے کھا رہے ہیں۔ نہ معلوم بچھڑے کہاں نکل گئے ہوں گے۔

چوپائی۔

تب گوالن سوں کہت کنہائی۔ تم سب جیوتا رہیو بھائی

جن کو دُ اُٹھے کرے اوسیر۔ سب کے بچھڑے لاؤں گھیر

ایسے کہہ بہت دُور بن میں جائے جب جانا کہ بچھڑے برہما ہر لے گیا۔ تب شری کرشن ویسے ہی بنائے۔ یہاں آئے۔ دیکھا تو

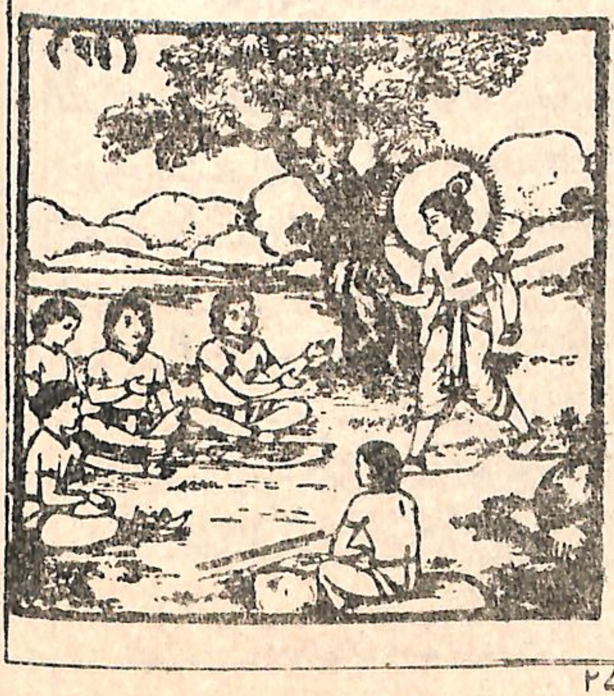
گوال بالوں کو بھی اُٹھالے گیا۔ اور پھر انہوں نے جیسے تھے ویسے ہی بنالئے اور شام ہوئی جان سب کو ساتھ لے ورندابن آئے۔ سب گوال بال اپنے اپنے گھر آئے لیکن کسی نے یہ بھید نہ جانا کہ یہ ہمارے بالک بچھڑے نہیں بلکہ اور ہی دن بدن کایا ہم ختم تھی۔ اتنی کتھا سنا کے شری شکدیوجی بولے۔ مہاراج! وہی برہما گوال بال بچھڑوں کو لیجائے ایک پربت کی گپھا میں بھر اُسکے منہ پر ایک پتھر کی شلا دھر بھول گیا۔ اور شری کرشن چندر روزانہ نئی نئی لیلا کرتے تھے۔ اس طرح ایک سال گزر گیا۔ تب برہما کو خیال آیا اور من میں کہنے لگا کہ میرا تو ایک پل بھی نہ ہوا مگر آدمیوں کا ایک سال ہو گیا۔ اسلئے اب چل کر دیکھا جائے کہ برج میں گوال بالوں کی بچھڑوں کے بغیر کیا حالت ہوئی۔ یہ خیال کر وہاں آیا جہاں گپھا میں سب کو بند کر گیا تھا۔ شلا اُٹھا کر دیکھا تو لڑکے اور بچھڑے گہری نیند میں سوئے پڑے ہیں۔ وہاں سے چل برندابن میں آیا۔ بالک اور بچھڑے جیوں کے تیوں دیکھ اچنبھے میں ہو کہنے لگا۔ کیسے گوال بچھڑے یہاں آئے؟ کیسے کرشن نے اُبجائے؟ اتنی کہہ پھر گپھا دیکھنے لگا۔ جب تک وہ وہاں سے دیکھ کر آیا اس دوران میں شری کرشن نے ایسی مایا کری کہ جتنے گوال بال اور بچھڑے تھے سب چتربھج ہو گئے۔ اور ہر ایک کے آگے برہما۔ رُدر ہاتھ جوڑے کھڑے تھے۔

چوپائی۔ دیکھ ورنچی چتر سو بھیو ۔ بھولو گیان دھیان سب گیو
جنو پاشان دیوی پُو لکھی ۔ بیبی بھگتی پُوجا بن دیکھی

اور ڈر کر آنکھیں بند کر لگا تھر تھر کانپنے۔ جب انترمی شری کرشن چندر نے جانا کہ برہما بہت ڈرا ہوا ہے تب اس کا انش ہر لیا۔ اور آپ اکیلے رہ گئے۔ جیسے کئی بادل مل کر ایک ہو جائیں۔

ادھیائے ـــ ۱۵





شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! جب شری کرشن نے اپنی مایا اٹھائی تب برہما کو اپنے شریر کا گیان ہوا تو دھیان کر بھگوان کے پاس گڑ گڑایا۔ پاؤں پڑ۔ ونتی کر ہاتھ باندھ کھڑا ہو کہنے لگا۔ کہ ہے ناتھ! تم نے بڑی کرپا کی جو میرا گھمنڈ دور کیا۔ اسی سے اندھا ہو رہا تھا۔ ایسی کس کی عقل ہے جو آپ کی دیا بغیر تمہاری مایا کو جانے۔ تمہاری مایا سب کو موہ لیتی ہے۔ تم سب کے کرتا ہو۔ تمہارے روم روم میں مجھ جیسے برہما بے شمار پڑے ہیں۔ میں کس گنتی میں ہوں دین دیال۔ اب کرپا کر کے کشما کیجئے۔ میرا دوش چت میں نہ لیجئے۔

اتنا سن شری کرشن چندر مسکرائے تب برہما نے سب گوال بال اور بچھڑے سوتے لا دیے اور برہما شرمندہ ہو استوتی کر اپنے استھان کو گیا۔ جیسی منڈلی آگے تھی ویسی ہی بن گئی۔ ایک سال گزر گیا اور کسی کو پتہ بھی نہ چلا۔ جب گوال بالوں کی نیند گئی ... تو شری کرشن بچھڑے گھیر لائے۔ تب ان سے لڑکے بولے بھیا تو بچھڑے جلد ہی لے آیا۔ ہم بھوجن کرنے بھی نہ پائے۔

چوپائی۔

سُنت بچن ہنس کہت بہاری ۔ سو کو چنتا بھئی تمہاری

نِکٹ ہی ایک لکھوڑے پائے ۔ اب گھر چلو بھور کے آئے

ایسے آپس میں بتلائے بچھڑوں کو لے سب ہنستے کھیلتے اپنے گھر آئے۔

ادھیائے ـــــ ۱۶

شری شکدیو جی بولے ہے مہاراج! جب شری کرشن آٹھ سال کے ہوئے تب ایک دن انہوں نے یشودھا سے کہا کہ ماں





میں بچھڑے چرانے جاؤں گا۔ تو بابا سے سمجھا کر کہہ مجھے گوالوں کے ساتھ بھیج دیں۔ سنتے ہی یشودھا نے نند جی سے کہا۔ انہوں نے شبھ مہورت ٹھہرا گوال بالوں کو بلائے کارتک شدی اشٹمی کو رام کرشن سے کھرک پجوائے ونتی کر گوالوں سے کہا کہ بھائیو! آج

سے گئو چراون اپنے ساتھ رام کرشن کو بھی لے جایا کرو۔ مگر ان کے پاس ہی رہیو۔ بن میں اکیلے نہ چھوڑیو۔ ایسے کہہ چھاک دے کرشن بلرام کو دہی کا تلک کر سب کے ساتھ وہ مگن ہو گوال بالوں سمیت گائے لئے بن میں پہنچے۔ وہاں بن کی شوبھا دیکھ شری کرشن بلرام جی کہ کہنے لگے۔ واہ۔ یہ تو بہت من بھاونی سہاونی منظور جگہ ہے۔ دیکھو کیسے ورکش (درخت) جھک رہے ہیں۔ اور طرح طرح کے پشو (جانور) پکشی (پرندے) کلولیں کرتے ہیں۔ ایسے کہہ ایک اونچے ٹیلے پہ جا چڑھے اور لگے دوپٹہ پھرانے۔ کالی۔ گوری۔ پیلی۔ دھولی بھوری نیلی کہہ کہہ پکارنے۔ سنتے ہی سب گائیں رانبھتی۔ ہانپتی دوڑی آئیں۔ اسوقت ایسی شوبھا ہو رہی تھی۔ کہ جیسے چاروں طرف سے رنگ برنگی گھٹا گھر آئی ہوں پھر شری کرشن چندر گئو چراون کو ہانک۔ بھائی کے ساتھ چھاک کھا کر کدمب کی سایہ میں ایک سکھا کی جانگھ پہ سر دھر سو گئے۔ کتنی ہی دیر میں جو جاگے تو بلرام جی سے کہا۔

چوپائی۔ داؤ سنو کھیل یہ کریں۔ نیارو کٹکن بانڈھ کے لریں۔

اتنا کہہ آدھی آدھی گائیں اور گوال بانٹ لئے۔ پھر بن کے پھول پھل توڑ۔ جھولیوں میں بھر بھر لگے ترہی۔ بھیری۔ بھونپو۔ ڈھپ۔ ڈھول۔ دمامے سے منہ سے ہی بجا بجا لڑنے اور مار مار پکارنے۔ ایسے کتنی ہی دیر تک لڑے۔ پھر اپنی اپنی ٹولی ٹولی سے۔ گائیں چرانے لگے۔ اسی دوران بلدیو جی سے کسی سکھا نے کہا۔ مہاراج! یہاں سے تھوڑی ہی دور ایک تال بنا ہے۔ اسمیں امرت سمان پھل لگے ہیں۔ وہاں گدھے کی شکل کا ایک راکشش رکھوالی کرتا ہے اتنی بات سنتے ہی بلرام جی گوال بالوں سمیت اس بن میں گئے اور لگے اینٹ پتھر۔ ڈھیلا۔ لاٹھیاں مار مار پھل جھاڑنے۔ ان کا شبد سن کر دھینک نامی خر دکتا آیا اور اس نے آتے ہی پھر کر بلدیو جی کی چھاتی میں دولتی ماری۔ تب انھوں نے اسے اٹھائے دے ٹپکا۔ پھر وہ لوٹ پوٹ کے اٹھا اور دھرتی (زمین) کھود کھود کان دبا کر ہٹ ہٹ دولتیاں مارنے لگا۔ اس طرح بڑی دیر تک لڑتا رہا۔ پھر اچانک بلرام جی نے اسکی دونوں پچھلی ٹانگیں پکڑ پھرا کر ایک اونچے درخت پہ ایسا پھینکا کہ گرتے ہی مرگیا۔ اور ساتھ ہی وہ پیڑ بھی ٹوٹ گیا۔ دونوں کے گرنے سے بڑا بھیانک شبد ہوا۔ سارے بن کے درخت ہل اٹھے۔

چوپائی۔ دیکھ دور سے کہت مراری۔ ہالیو رو کہ شبد بھیو بھاری
تب ہی سکھا ہلدر کے آئے۔ چلو کرشن تم دیگ بلائے

ایک اسر (راکشش) مارا ہے سو پڑا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی کرشن بھی بلرام جی کے پاس جا پہنچے۔ تب دھینو کے ساتھی جتنے راکشش تھے سو سب چڑھ آئے انہیں شری کرشن چندر جی نے فوراً مار گرائے۔ تب تو سب گوال بالوں نے خوش ہو بیدھڑک پھل توڑ توڑ من چاہی جھولیاں بھرلیں۔ اور گائیں گھیر گھیر شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا۔ مہاراج! بڑی دیر سے آئے ہیں۔ اب گھر کو چلئے۔ اتنا وچن سنتے ہی دونوں بھائی گائیں لئے گوال بالوں سمیت ہنستے کھیلتے شام کو گھر آئے۔ اور جو پھل لائے تھے وہ سارے برندابن میں بٹوائے۔ سب کے بعد آپ سوئے۔ پھر اگلے دن صبح اٹھتے ہی شری کرشن گوال بالوں کو بلائے کلیو کر گائیں لے بن کو گئے۔ اور گئو چراتے کالی دیہہ جا پہنچے۔ وہاں گوالوں نے گائیں کو پانی پلایا اور آپ بھی پیا۔ جب پانی پی وہاں سے اٹھے۔ تو گایوں سمیت زہر کے کارن سب لوٹ گئے۔ تب شری کرشن چندر نے امرت کی ورشا کر سب کو زندہ کیا۔

ادھیائے — ۱۷


(६९)


(७०)

اتھ ناگ لیلا پرارمبھ (شروع)

شری شکدیوجی بولے۔ مہاراج! ایسی سب کی رکشا (حفاظت) کر شری کرشن گوالوں کے ساتھ گیند کھیلنے گئے۔ ادھر جہاں کالیا تھا وہاں چار کوس تک جمنا کا پانی اس کے زہر سے ایسا کھولتا تھا کہ کوئی پشو پکشی وہاں نہ جا سکتا تھا۔ جو بھول سے چلا بھی جاتا تو لپٹ سے جھلس دیہہ میں گر پڑتا۔ اور تیر میں کوئی درخت بھی نہ تھا۔ ایک پرانا کدمب کا پیڑ کنارے پر تھا۔ بس وہی تھا۔ راجہ نے پوچھا۔ مہاراج! وہ کدمب کیسے بچا۔ منی بولے۔ ایک سمے امرت چونچ میں لئے گرڑ اس پیڑ پر آ بیٹھا تھا۔ اسکے منہ سے ایک بوند گر گیا تھا اس لئے وہ درخت بچا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیوجی راجہ پریکشت سے کہا۔ مہاراج! شری کرشن چندرجی کالیا کا مارنا جی میں ٹھان گیند کھیلتے کھیلتے کدمب پر جا چڑھے اور نیچے سے سکھاؤں نے جو گیند چلائی تو جمنا میں گرا۔ اسکے ساتھ شری کرشن جی بھی کودے۔ اتنے میں کودنے کا شبد کان سے سُن وہ کالیا زہر اُگلنے لگا۔ اور آگ کی طرح پھنکار مار مار کہنے لگا کہ یہ ایسا کون ہے جو اب تک دیہہ میں زندہ ہے۔ کہاں اکشے ورکش جیسے میرا تیج نہ برداشت کر سکے اور ٹوٹ پڑا۔ کیا کوئی پشو پکشی آیا ہے جو اب تک جل میں آہٹ ہوتا ہے۔ یوں کہہ وہ ایک سو دس پھنوں سے زہر اُگلنے لگا۔ اور شری کرشن تیرتے پھرتے تھے۔ انہیں دیکھ سب سکھا اور دھانہ پسار پسار پکارتے تھے گائیں چاروں طرف رنبھاتی۔ ہوکتی پھرتی تھیں۔ گوال بال نیارے ہی کہتے تھے۔ شیام جلد ہی نکل آئیے۔ نہیں تو تمہارے بغیر ہم گھر جا کر کیا جواب دینگے؟ یہ تو یہاں دُکھی ہو یوں کہہ رہے تھے۔ اتنے میں کسی نے برندابن میں جا کہا کہ شری کرشن کالی دیہہ میں کود پڑے۔ یہ سن روہنی۔ یشودھا اور نند۔ گوپی۔ گوپ سمیت روتے پیٹتے اُٹھ بھاگے اور سب کے سب گرتے پڑتے کالی...

آئے وہاں شری کرشن کو نہ دیکھ دیا گل ہو نند رانی دوڑ گرنے چلی پانی میں تب گوپیوں نے بیچ میں ہی جا پکڑا اور گوال بال نند جی کو تھام ایسا کہہ رہے تھے۔

چوپائی۔ چھانڈ مہابن یا بن آئے ۔ تا ہوں دیتین بہت ستائے
بہت کشل اشرن نے کری ۔ اب کیوں ڈھیتے نکست ہری

کہ اتنے میں پیچھے سے بلدیو جی وہیں آئے اور سب برج واسیوں کو سمجھا کر بولے! ابھی آ وینگے اوناشی۔ تم کا ہے کو اداس ہوتے ہو۔

چوپائی۔ آج ساتھ آیو میں ناہیں ۔ موہن ہری پیٹھے دہ ماہیں

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے۔ کہ مہاراج! ادھر تو بلرام جی سب کو یوں آشا بھروسہ دیتے تھے۔ اور اُدھر شری کرشن جی تیر کر اس کے پاس گئے تو وہ آ ان کے سارے شریر پہ لپٹ گیا۔ تب شری کرشن اتنے موٹے ہوئے کہ اسے چھوڑتے ہی بن پڑا۔ پھر جیوں وہ پھنکار مار مار ان پر پھن چلاتا تھا، تیوں تیوں یہ اپنے کو بچاتے تھے۔ آخر برج واسیوں کو بہت دکھی جان۔ شری کرشن اچانک اُچک کر اس کے سر پہ جا چڑھے۔

دوہا۔ تین لوک کا بوجھ لے ۔ بھاری بھئے مُراری
پھن پھن پہ ناچت پھریں ۔ باجے پگ پٹتاریں

تب تو مارے بوجھ کے کالی مرنے لگا۔ اور پھن پٹک پٹک اُس نے زبانیں نکال دیں۔ ان سے لہو کی دھار بہہ چلی جب زہر اور طاقت کا گھمنڈ گیا۔ تب اس نے من میں جانا کہ آدی پرش نے اوتار لیا ہے۔ ورنہ اتنی کس کی مجال ہے جو میرے زہر سے بچے۔ یہ سمجھ زندہ رہنے کی اُمید چھوڑ خاموش ہو رہا۔ تب ناگ پتنی نے آئے۔ ہاتھ جوڑ۔ سر نوائے۔ وِنتی کر شری کرشن چندر سے کہا۔ مہاراج! آپ نے اچھا کیا۔ جو اس دکھ کے دینے والے گھمنڈی کا غرور دور کیا۔ اب اس کی قسمت جاگی جو تمہارا درشن پایا۔ جن چرنوں کو برہما دک سب دیوتا جپ تپ کر دھیاوتے ہیں وہی پاؤں کالی کے شیش پہ ورا جتے ہیں۔ اتنا کہہ پھر بولا۔ مہاراج! مجھ پہ دیا کر اسے چھوڑ دیجئے۔ نہیں تو اس کے ساتھ مجھے بدھ کیجئے۔ کیونکہ سوامی بغیر استری کا مرن ہی بھلا ہے۔ اور جو سوچو تو اس کا بھی کوئی قصور نہیں۔ یہ تو ذات کا سوبھاؤ (عادت) ہے۔ کہ دودھ پلائے زہر بڑھے۔

اتنی بات ناگ پتنی سے سُن شری کرشن چندر اس پہ سے اُتر پڑے تب پرنام کر ہاتھ جوڑ کالی بولا۔ ناتھ! میرا قصور کشما کیجئے۔ میں نے انجان آپ پہ پھن چلائے۔ ہم ادھم ذاتی سانپ ہیں اتنا گیان کہاں جو تمہیں پہچانیں۔ شری کرشن بولے۔ جو ہوا سو اچھا ہی ہوا۔ لیکن اب تم یہاں نہ رہو۔ کٹمب سمیت رمنک دویپ میں جا بسو۔ یہ سُن کالی نے ڈرتے کانپتے کہا۔ کرپا ناتھ! وہاں جاؤں تو گرڑ مجھے کھا جائیگا۔ اس کے ڈر سے میں یہاں بھاگ آیا ہوں۔ کرشن بولے۔ اب تو بے خوف چلا جا۔ ہمارے پاؤں کے نشان تیرے سر پہ دیکھ تجھ سے کوئی نہ بولے گا۔ ایسے کہہ شری کرشن چندر جی نے اسی وقت گرڑ کو بلائے کالی کے من کا بھے مٹا دیا۔ تب کالی نے دھوپ، دیپ۔ نئی وید سمیت وِدھی سے پوجا کر بہت سی بھینٹ شری کرشن کے آگے دھر ہاتھ جوڑ وِنتی کر وِدا ہو کر کہا

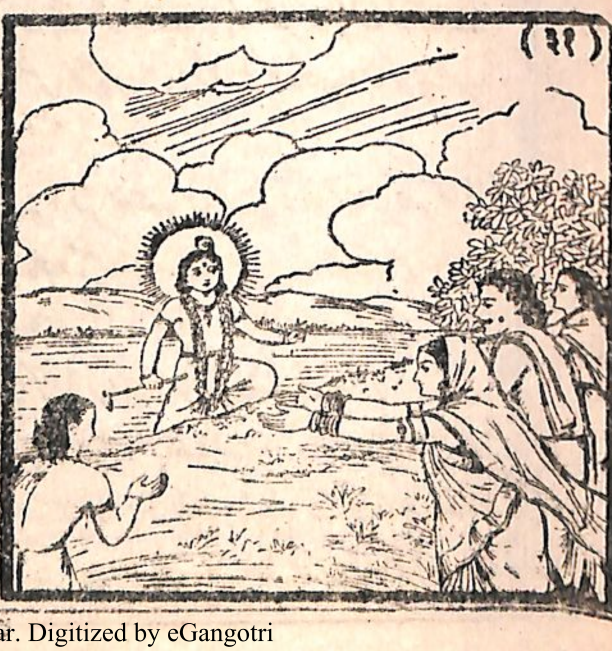
چوپائی۔ چار گھڑی ناچے مو ماتھ ۔ یہ من پریتی رکھیو ناتھ
یوں کہہ ڈنڈوت کر کالی تو کٹمب سمیت رمنک دویپ کو گیا۔ اور شری کرشن چندر جل سے باہر آئے۔

ادھیائے ــــ ۱۸

ناگ لیلا

اتنی کتھا سُن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا۔ مہاراج! رمنک دویپ تو بھلی جگہ تھی۔ کالی وہاں سے کیوں آیا۔ اور کس لئے جمنا میں رہا۔ یہ مجھے سمجھا کر کہو۔ جو میرے من کا شبہ جائے۔ شری شکدیو جی بولے۔ راجہ رمنک دویپ میں ہری کا باہن گرڑ رہتا ہے۔ سو بہت بلوان ہے۔ اس سے وہاں کے بڑے بڑے سانپوں نے ہار مان اسے ایک سانپ روزانہ دینا کہا۔ روزانہ ایک درخت پر دھر آدیں۔ وہ آوے اور کھا جائے۔ ایک دن کردو کا پُتر کالی اپنے زہر کا گھمنڈ کر گرڑ کا بھکش کھانے گیا۔ اتنے میں وہاں گرڑ آیا اور دونوں میں گھور یدھ (جنگ) ہوا۔ آخر ہار مان کالی اپنے من میں کہنے لگا۔ کہ اب اسکے ہاتھ سے کیسے بچوں اور کہاں جاؤں۔ اتنا کہہ کر سوچا کہ برندابن میں جمنا کے کنارے جا رہوں تو بچوں۔ کیونکہ یہ وہاں جا نہیں سکتا۔ ایسا وچار کر کالی وہاں گیا۔ پھر راجہ پریکشت نے شکدیو منی سے پُوچھا کہ مہاراج! وہ گرڑ وہاں کیوں نہیں جا سکتا تھا۔ سو بھید کہو۔ شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! کسی وقت یہاں جمنا کے کنارے پر سوربھ رشی تپ کرتے تھے۔ وہاں گرڑ نے جا کر ایک مچھلی مار کھائی تب رشی نے غصہ کر اسے شراپ دیا کہ تو اس جگہ پھر آوے گا تو زندہ نہ رہے گا۔ اس لئے وہ وہاں نہ جا سکتا تھا۔ اور جب سے کالی وہاں گیا تبھی سے اس جگہ کا نام کالی دیہہ ہو گیا۔

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! جب کہ شری کرشن چندر نکلے تو نند یشودھا نے آنند کر بہت سا دان پُنیہ کیا۔





پتر کا منہ دیکھ نینوں کو سُکھ دیا۔ اور سب برج واسیوں کے بھی جی میں جی آیا۔ اس درمیان شام ہوئی تو آپس میں کہنے لگے کہ اب دن بھر کے ہارے تھکے۔ بھوکے پیاسے گھر کہاں جائینگے۔ آج کی رات یہیں کاٹیں۔ صبح ہوتے ہی برندابن چلیں گے۔ یہ کہہ سب سو رہے۔

چوپائی۔ آدھی رات بیت جب گئی ۔ بھاری کالی آندھی تب بھئی
واداگنی لگی چہوں اور ۔ اتی بھار پڑے ورکش بن ٹھور

آگ لگتے ہی سب چونک پڑے اور گھبرا کر چاروں طرف دیکھ ہاتھ پسار پسار لگے پکارنے کہ ہے کرشن! اس آگ سے جلدی بچاؤ۔ نہیں تو پل بھر میں ہم سب کو جلائے بھسم کرتی ہے۔ جب نند یشودھا سمیت سب برج واسیوں نے ایسا پکارا۔ شری کرشن جی نے اُٹھتے ہی آگ پل میں پی لی۔ سب کے من کی چنتا دور کی۔ صبح ہوتے ہی سب برندابن آئے گھر گھر آنند منگل بدھائی ہوئیں۔ دیکھو شکل ۳۱، ۳۲

ادھیائے ـــــ ۱۹

پرلمبا سُر اُدھار

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! اب میں موسم کا ورنن کرتا ہوں۔ کہ جیسے کرشچندر نے لیلا کری سو دھیان دیکر سنو۔ پہلے گرمی کی موسم آئی۔ اس نے آتے ہی سارے سنسار کا سکھ لے لیا۔ اور دھرتی آکاش کو تپائے آگ کے سمان کیا۔ پر شری کرشن کے پرتاپ سے برندابن میں سدا بسنت ہی رہے۔ جہاں گھنے گھنے کنجوں پر بیلیں لہلہا رہیں۔ مختلف قسم کے پھول پھولے ہوئے۔ ان پر بھونروں کے جھنڈ کے جھنڈ گونجے۔ آموں کی ڈالیوں پہ کوئل کوک رہی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی سایوں میں مور ناچ رہے۔ خوشبو والی میٹھی ہوا بہہ رہی۔ اور جنگل کے ایک طرف جمنا نیاری ہی شوبھا دے رہی تھی۔ وہاں کرشن بلرام گائیں چھوڑ سب سکھا سمیت آپس میں انوٹھے کھیل کھیل رہے تھے۔ اتنے میں کنس کا بھیجا ہوا گوالے کا روپ بنا کر پرلمب نامی راکشش آیا۔ اسے دیکھتے ہی کرشچندر نے بلدیو جی کو اشارہ سے کہا۔

چوپائی۔ اپنا سکھا نہیں بلبیر ۔ کپٹ روپ یہ اسُر شریر
یا کو بدھ کو کروا پائے ۔ گوال روپ مارد نہیں جائے
جب یہ رُوپ دھرے اپنو ۔ تب تم یا ہی تنکشن ہرنو

اتنی بات بلدیو جی کو سمجھائے شری کرشن جی نے پرلمب کو ہنس کر پاس بُلا کر ہاتھ پکڑ کے کہا۔

چوپائی۔ سب تے نیکو ویش تہارو ۔ بھلو کپٹ بن متر ہمارو

یوں بہت ساتھ لے آدھے گوال بال بانٹ لئے۔ اور آدھے بلرام جی کو دیدیئے۔ لڑکوں کو بٹھانے لگے پھل پھولوں کے نام پوچھنے اور بتانے ... تب شری کرشن جی کی طرف کے گوال





بلدیو جی کے ساتھیوں کو کاندھے پر چڑھائے لے چلے۔ اور لمب بلدیو جی کو سب سے آگے لے بھاگا۔ اور بن میں جا کر اپنا جسم بڑھایا۔ اس وقت اس کالے پہاڑ پہ بلدیو جی ایسے شوبھائمان تھے جیسے کالی گھٹا میں چاند اور کنڈل کی دمک بجلی کی چمک جیسی تھی۔ پسینہ بارش کی طرح بہہ رہا تھا۔ اتنی کتھا کہہ شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا۔ مہاراج! جیونہی اکیلے پایا وہ بلرام جی کو مارنے کو ہوا۔ تبھی انہوں نے مار گھونسوں کے اُسے مار گرایا۔ (دیکھو شکل نمبر ۳۳، ۳۴۔

ادھیائے —— ۲۰

داوا اگنی موچن۔





شری شکدیو جی بولے۔ ہے راجہ! پرلمب کو مار کر چلے بلرام۔ تبھی سامنے سے سکھاؤں سمیت آن ملے گھنشیام اور جو گوال بال بن میں گائے چراتے تھے، وہ بھی اسُر مرا سُن گائیں چھوڑ اُدھر دیکھنے کو چلے۔ ادھر گائیں چرتی چرتی تمام کا سب نکل منج بن میں بڑ گئیں۔ وہاں سے آ کر دونوں بھائیوں نے یہاں دیکھا تو ایک بھی گائے نہیں۔

چوپائی۔ بچھڑی گیا۔ بچھڑے گوال ۔ بھولے پھریں موبخ بن تال
ڈُھونڈھن چڑھے پہ سپر ٹیریں ۔ لے لے نام پچھوڑوں پھیریں

اتنے میں کسی نے آ ہاتھ جوڑ جوڑ شری کرشن سے کہا کہ مہاراج! گائیں سب موبخ بن میں چلی گئیں۔ انکے پیچھے گوال بال الگ ڈھونڈتے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن نے کدمب پہ چڑھ اونچے سُر سے جو بنسی بجائی تو سُن گوال بال اور سب گائیں موبخ بن کو پھاڑ کر ایسے آن ملے جیسے ساون بھادوں کی ندی تُنگ ترنگ کو چیر سمندر میں جا ملے۔ اسی دوران دیکھتے کیا ہیں بن چاروں طرف سے دھکڑ دھکڑ جلتا چلا آتا ہے۔ یہ دیکھ گوال بال اور سکھا بہت گھبرائے۔ ڈر کر پکار ے۔ ہے کرشن! اس آگ سے جلد بچاؤ نہیں تو ایک پل میں سب جلکر مرتے ہیں۔ کرشن بولے تم اپنی آنکھیں مُوندو۔ تب شری کرشن جی نے پل بھر میں آگ بُجھائے ایک اودہ مایا کری کہ گایوں سمیت سب گوال بالوں کو بھانڈیر بن میں لے آئے اور کہا اب آنکھ کھول دو۔ (دیکھو شکل ۳۵ ، ۳۶)

چوپائی۔ گوال کھول درگ کہت نہاری ۔ کہاں گئی وہ آگ مراری
کب پھر آئے بن بھنڈیر ۔ ہوت اچنبھا یہ بلبیر

ایسے کہہ گائیں لے سنبھال کرشن بلرام کے ساتھ برندابن میں آئے۔ اور سب نے اپنے اپنے گھر جا کہا کہ آج بن میں بلرام جی نے پرلمب نامی راکشس کو مارا۔ اور موبخ بن میں آگ لگی تھی۔ سو بھی ہری کے پرتاپ سے بجھ گئی۔ اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو جی نے کہا۔ ہے راجہ! گوال بالوں کے منہ سے یہ بات سن برج واسی اُسے دیکھنے گئے۔ مگر انھوں نے شری کرشن چرتر کا بھید کچھ بھی نہ پایا۔

ادھیائے ـــــ ۲۱

اتھ ورشا رتو ورنن لیلا پرارمبھ

شکدیو منی بولے کہ مہاراج! گرمی کا بہت زور دیکھ پاوس پرچنڈ نرپ میگھ پرتھوی۔ پشو پکشی جیو جنتو کی دیا وچار چاروں طرف سے دل بادل ساتھ لے لڑنے کو چڑھ آیا۔ اس وقت بادل جو گرجتا تھا۔ تو دھونسا بجتا نظر آتا تھا۔ اور طرح طرح کی گھٹا گھر آئی تھی۔ شور ویر روپ تھے۔ ان کے بیچ بیچ بجلی کی دمک شستر جیسی چمکتی تھی۔ بگلوں کی قطاریں جگہ بجگہ سفید جھنڈوں جیسی پھہرا رہی تھیں۔ دادر۔ مور بندی کی طرح یش بکھانتے تھے۔ بڑی بڑی بوندوں کی جھڑی بانوں جیسی جھڑی لگی تھی۔ (دیکھو شکل ۳۷) اس دھوم دھام سے پاوس کو آتے دیکھ گرمی کھیت چھوڑ اپنا جیون لے بھاگ



تب میگھ پہلے برس پرتھوی کو سکھ دیا۔ اس نے جو آٹھ مہینے پتی کی جدائی میں یوگ کیا تھا اس کی قیمت مل گئی۔ کچھ پہاڑ ٹھنڈے ہوئے اور گربھ دیا۔ اس میں سے اٹھارہ بھار پتر پیدا ہوئے۔ وہ بھی پھل پھول بھینٹ لے لے پتا کو پرنام کرنے لگے۔ اس وقت برندابن کی بھومی ایسی سہاؤنی لگتی تھی۔ کہ جیسے شنگار کئے کامنی۔ اور جہاں تہاں ندی نالے سرو ور بھرے ہوئے۔ ان میں ہنس سارس۔ مور شبد کر رہے۔ اونچے اونچے درختوں کی ٹہنیاں جھوم رہیں۔ ان میں بگلے۔ چاتک۔ کبوتر۔ کیر بیٹھے شور مچا رہے تھے۔ جگہ جگہ سوہے کسنبھے جوڑے پہن گوپی۔ گوال جھولوں پر جھول جھول اونچے اونچے سروں سے ملہار گاتے تھے۔ ان کے نزدیک جا جا کر شری کرشن بلرام جی بال لیلا کر کر ادھک سکھ دکھاتے تھے۔ اسی طرح آنند سے ورشا رتو بیتی۔ شری کرشن گوال بالوں سے کہنے لگے۔ کہ بھیا۔ اب تو سکھدائی سردی کا موسم آیا۔

چوپائی۔

سب سے سکھ بھاری اب جانو ۔ سوا سگندھ روپ پہچانو
نشی۔ نکشتر۔ اُوجول آکاش ۔ مانہو ترگن بہم پرکاش
چار ماس جا پرے گیہہ ۔ بھئے شرد تنہ تجے سنیہہ
اپنے اپنے کاج سدھائے ۔ بہو پہچھے کمہ دیکھ پرائے

ادھیائے ـــــ ۲۲

گوپی وینو گیت

شکدیو جی بولے۔ کہ ہے راجہ! اتنی بات کہہ شری کرشن پھر گوال بال ساتھ لے لیلا کرنے لگے۔ اور جب تک شری کرشن بن میں دھینو چرا دیں۔ تب تک سب گوپی گھر میں بیٹھی ہری کا دھیان لگا دیں۔ ایکدن شری کرشن نے بن میں وینو بجائی۔ (دیکھو شکل نمبر ۳۸)

تو بنسی کی آواز سُن ساری برج کی استریاں ہڑبڑا کے اُٹھ بھاگیں۔ اور ایک طرف مل کر راستہ میں آ بیٹھیں۔ وہاں آپس میں کہنے لگیں کہ ہمارے تو چین ہی پھل تب ہونگے جب شری کرشن کے درشن پاوینگی۔ ابھی تو کانہا گایوں کے ساتھ بن میں ناچتے گاتے پھرتے ہیں۔ شام کے وقت اِدھر آوینگے۔ تب درشن ملیں گے۔ یُوں سن ایک گوپی بولی:-



اس میں اِتنا کیا گُن ہے جو دن بھر شری کرشن کے منہ لگی رہتی ہے۔ اور ادھر امرت پی آنند کی ورشا برساتی ہے۔ کیا ہم سے بھی یہ پیاری۔ جو رات دِن لئے رہتے ہیں مراری۔

چوپائی

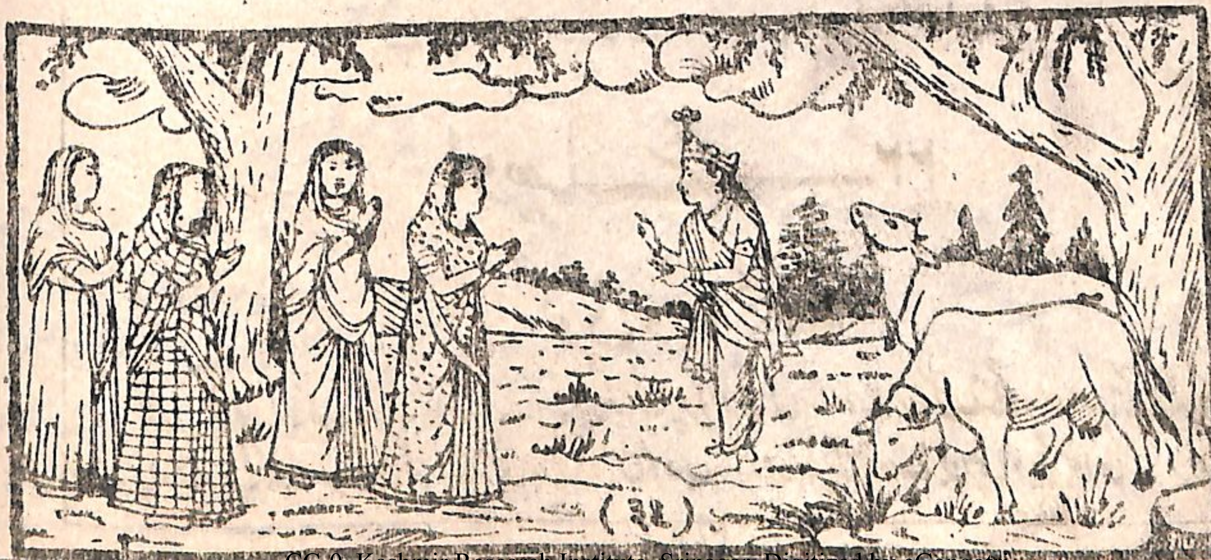
میرے آگے کو یہ گڑھی

اب بھی سوت بدن پہ چڑھی

جب شری کرشن اسے ہونٹوں سے پونچھ بجاتے ہیں۔ تب سُر (دیوتا) کِنّر مُنی۔ اور گندھرو اپنی اپنی استریوں کو ساتھ لے دانوں پہ بیٹھ بیٹھ ہو نس کر سننے کو آتے ہیں۔ (دیکھو شکل ۳۳) اور سُن کر موہت ہو وہیں کے وہیں تصویر ہو جاتے ہیں۔ ایسا اس نے کیا تپ کیا ہے۔ جو سب اس کے آدھین (ماتحت) ہوتے ہیں۔ اتنی بات سن کر گوپی نے جواب دیا۔ کہ پہلے تو اس نے بانس کے خاندان میں پیدا ہو کر ہری کا سمرن (یاد) کیا۔ پھر گرمی۔ سردی۔ برسات اپنے اوپر برداشت کی آخر ٹکڑے ٹکڑے ہو۔ جسم جلائے۔ دُھواں پیا۔

چوپائی

اس نے تپ کینہو ہے کیسا — سدھ ہوئی پایا پھل ایسا۔



یہ سن کوئی برج ناری بولی۔ کہ ہم کو دینو کیوں نہ رچی برج ناتھ۔ جو رات دن رہتی ہری کے ساتھ۔ اتنی کتھا سُنا کر شری شکدیو جی راجہ پرکشت سے کہنے لگے۔ کہ مہاراج! جب تک شری کرشن دھینو چرائے بن سے نہ آویں تب تک روزانہ گوپی ہری کے گن گاویں۔

ادھیائے ــــــ ۲۳

اتھ چیر ہرن لیلا پرارمبھ

شری شکدیو جی بولے۔ سردی کا موسم جاتے ہی ہیمنت رِتو آئی۔ اور جاڑا پالا پڑنے لگا۔ تب برج بالا آپس میں کہنے لگیں۔ سنو سہیلی! اگہن (کارتک) کے مہینہ میں نہانے میں جنم جنم کے پاپ جاتے ہیں۔ اور من کی مُراد پوری ہوتی ہے۔ یوں ہم نے بزرگوں سے سُنا ہے۔ یہ بات سُن سب کے من میں آئی کہ اگہن نہایئے تو یقیناً کرشن ور (پتی) پایئے۔ ایسا بچار ہوتے ہی صبح اُٹھ وستر آبھوشن (کپڑے و زیورات) پہن سب برج بالا مل جمنا نہانے آئیں۔ اشنان کر سُورج کو ارگھ دے جل سے باہر آکے مٹی کی گوری بنائے۔ چندن اکشت پھول چڑھائے۔ دھوپ دیپ نیوید آگے دھر پُوجا کر ہاتھ جوڑ سر جھکائے گوری کو منائے کے بولیں۔ ہے دیوی! ہم تم سے یہی ور مانگتی ہیں کہ کرشن ہمارے پتی ہو ویں۔ اس طرح گوپی روز نہاویں۔ دن بھر برت کر شام کو دہی چاول کھا بھومی پہ سو دیں۔ اسلئے کہ ہمارے برت کا پھل جلد ملے۔ ایک دن جب برج بالا اشنان کو اوگھٹ گھاٹ گئیں۔ اور وہاں جائے چیر اُتار کنارے پہ دھر ننگی ہو۔ جل میں بیٹھ کر ہری کے گُن گا گا کر پانی میں کھیل کرنے۔ اس وقت شری کرشن بھی بنسی بٹ کی سایہ میں بیٹھے دھینو چراتے تھے۔ ان کے گانے کا شبد سن وہ چپ چاپ چلے آئے۔ اور لگے چھپ کر دیکھنے۔ آخر دیکھتے دیکھتے جو ان کے جی میں آئی تو سب کپڑے چرا لے کدمب جا بیٹھے اور گٹھڑی باندھ آگے دھر لی۔ (دیکھو شکل نمبر ۴۵)



اتنے میں گوپیوں نے جو دیکھا تو کنارے پہ کپڑے نہیں۔ تب گھبرا کر چاروں طرف اُٹھ اُٹھ کر لگیں دیکھنے اور آپس میں کہنے کہ ابھی تو یہاں ایک چڑیا بھی نہیں آئی۔ کپڑے کون اُٹھا لے گیا بھائی۔ اچانک ایک گوپی نے دیکھا کہ سر پہ مُکٹ۔ ہاتھ میں لکُٹ۔ کیسر تلک لگائے۔ بن مالا پہنے۔ پیتا مبر پہنے۔ کپڑوں کی گٹھڑی باندھے۔ چپ سادھے شری کرشن کدمب پہ چڑھے چھپے ہوئے بیٹھے ہیں۔ وہ دیکھتے ہی پکاری سکھی! وہ دیکھو۔ ہمارے چت چور۔ کدمب پہ کپڑے لئے براجتے ہیں۔ یہ وچن سُن اور سب یُوتیاں (عورتیں)، کرشن کو دیکھ شرمندہ ہو کر پانی میں بیٹھ ہاتھ جوڑ سر جھکا کر پرارتھنا کر کے بولیں:۔

چوپائی۔

دیندیال ہرن دُکھ پیارے ۔ دیجئے موہن چیر ہمارے

ایسے سُن کے کہے کنہائی ۔ یوں نہیں دونگا۔ نند دوہائی

ایک ایک چل باہر آؤ ۔ تو تم اپنے کپڑے پاؤ

برج بالا چڑ کر بولیں۔ یہ تم اچھی نصیحت سیکھے ہو جو ہم سے کہتے ہو کہ ننگی باہر آؤ۔ ابھی اپنے پتا دبلنے والوں ہو کہیں تو وہ تمہیں چور بتا آ پکڑیں۔ اور نند یشودھا کو جو سُنا دیں تو وہ بھی تمہیں خوب پاٹھ پڑھا دیں۔ ہم کرتی ہیں کس کی کان تمہنے میٹی سب پہچان۔

اتنی بات سنتے ہی غصہ میں شری کرشن جی نے کہا۔ کہ اب چیر (کپڑے)، تبھی پاؤگی جب اُن کو مُلا لاؤگی۔ ورنہ نہیں۔ یہ سُن کر ڈر کر گوپی بولیں۔ دیندیال! ہمارے سُکھ کے لئے لیا۔ تجھے کے رکھیا تو آپ ہی ہیں۔ ہم کسے لا دیگی۔ تمہارے ہی لئے تو وہ ٹھنڈے پانی میں نہاتی ہیں۔ شری کرشن بولے۔ جو تم من سے میرے لئے اگہن نہاتی ہو تو شرم لحاظ چھوڑ آ کر اپنے کپڑے لو۔ جب شری کرشن نے ایسا کہا تو سب گوپی آپس میں وچار کرنے لگیں۔ کہ چلو سکھی جو موہن کہتے ہیں۔ سوئی مانے۔ کیونکہ یہ ہمارے تن من کی سب جانتے ہیں۔ ان سے شرم کیا؟ یوں آپس میں ٹھان۔ شری کرشن کی بات مان ہاتھ سے کچھ جسم چھپا کر سب عورتیں پانی سے نکل سر جھکائے جب سامنے کنارے پہ جا کے کھڑی ہوئیں، تب شری کرشن ہنس کے بولے۔ اب تم ہاتھ جوڑ آگے آؤ تو میں تمہیں کپڑے دُوں۔ گوپی بولیں:۔

کاہے کپٹ کرت نند لالہ ۔ ہم سیدھی بھولی برج بالا

پری ٹھگوری سُدھ بدھ گئی ۔ ایسی تم ہری لیلا ٹھئی

من سنبھار کے رہیں لاج ۔ اب تم کچھ بھی کرو برج راج

اتنی بات کہہ گوپیوں نے ہاتھ جوڑے۔ تو شری کرشن چندر نے کپڑے دے ان کے پاس آئے کہ تم اپنے من میں اس بات کا کچھ غصہ مت مانو۔ یہ میں نے تم کو نصیحت دی ہے۔ کیونکہ جل میں درون دیوتا رہتے ہیں۔ اسلئے جو کوئی ننگا ہو کر جل میں نہاتا ہے اس کا سب دھرم بہہ جاتا ہے۔ تمہارے من کی لگن دیکھ مگن ہو، میں نے یہ بھید تم سے کہا ہے۔ اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ۔ پھر کارتک کے مہینے میں آ کر میرے ساتھ راس کر لو۔

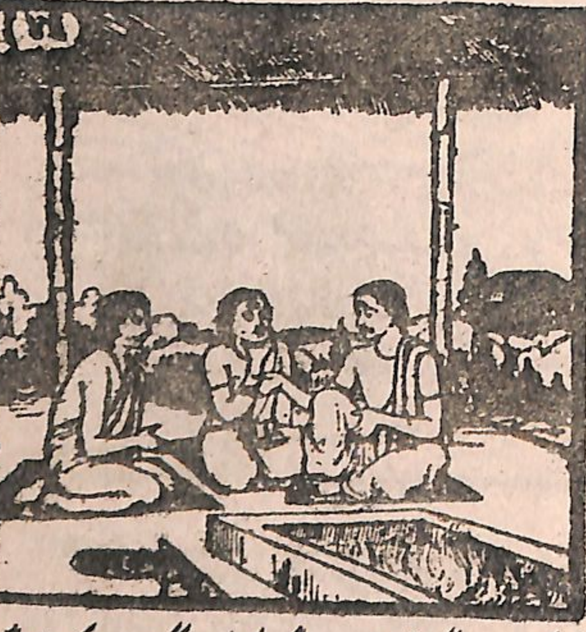
شری شُکدیو منی بولے کہ مہاراج! اتنا وچن سُن خوش ہو سنتوش (صبر) کر۔ گوپیاں اپنے اپنے گھروں کو گئیں۔ اور کرشن بنسی بٹ میں آئے گوپ گوال بالوں کو ساتھ لے آگے چلے۔ اس وقت چاروں طرف گنجان بن دیکھ دیکھ

درختوں کی بڑائی کرنے لگے۔ کہ دیکھو یہ سنسار میں آ کر اپنے پر کتنے دکھ برداشت کر کے لوگوں کو سکھ دیتے ہیں۔ جگت میں
ایسے ہی پروپکاریوں کا آنا سپھل ہے۔ یوں کہہ آگے بڑھ جمنا کے کنارے جا پہنچے۔

ادھیائے ــــ ۲۴

یگیہ پتنیوں پر کرپا۔

شری شکدیو جی بولے۔ کہ جب شری کرشن جمنا کے پاس پہنچے۔ درخت کے نیچے لاٹھی ٹیک کر کھڑے ہوئے تو سب گوال ا
سکھاؤں نے آ کر کہا کہ مہاراج ہمیں اس وقت بڑی بھوک لگی ہے۔ جو کچھ چھاک لائے تھے۔ وہ تو کھائی لیکن بھوک
گئی۔ کرشن بولے۔ دیکھو۔ وہ جو دُھواں دکھائی دیتا ہے
وہاں متھرا واسی کنس کے ڈر سے چھپ کے یگیہ کرتے ہیں.....
(دیکھو تصویر ۴۳) ان کے پاس جا۔ ہمارا نام لے ــ
ڈنڈوت کر ہاتھ باندھ کھڑے ہو۔ دور سے کہو۔ بھوجن وہ
ایسے دین ہو مانگیو جیسے بھکاری آدھین ہو مانگتا ہے۔ یہ
بات سُن کر گوال چلے اور وہاں گئے جہاں ماتھر بیٹھے یگیہ
کرتے تھے۔ جاتے ہی انھوں نے پرنام کر نہایت عاجزی سے
ہاتھ جوڑ کے کہا۔ مہاراج! آپ کو ڈنڈوت کر ہمارے
ذریعہ شری کرشن چندر جی نے یہ کہلایا ہے کہ ہم کو بہت بھوک
لگی ہے۔ کچھ کرپا کر بھوجن بھیج دیجئے۔ اتنی باتیں گوالوں
کے منہ سے سُن متھرے بہت بگڑے اور بولے۔ تم بڑے



مورکھ ہو جو ہم سے ابھی یہ بات کہتے ہو۔ بغیر ہوم ہو چکے کسی کو کچھ نہ دینگے۔ سنو۔ جب یگیہ کر لیں گے تب جو کچھ بچے گا
بانٹ دیں گے۔ پھر گوالوں نے گڑگڑا کے بہت کہا کہ مہاراج! گھر آئے بھوکوں کو بھوجن کرانے سے بڑا فیہ
مگر وہ ان کے کہنے کو کچھ دھیان میں نہ لائے۔ بلکہ ان کی طرف سے منہ پھیر آپس میں کہنے لگے۔

چوپائی۔ گنے موڑھ پشو پالک نیچ ـ مانگت بھات ہوم کے بیچ

تب تو یہ وہاں سے نراش (ناامید) ہو پچھتائے شری کرشن کے پاس آئے بولے۔ مہاراج! بھیک مانگ مان
عزت بھی گنوائی، مگر تو بھی کھانے کو کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اب کیا کریں؟۔ شری کرشن جی نے کہا۔ کہ اب تم ان کی استریوں
جا مانگو۔ وہ بڑی دیاونتی دھرماتما ہیں۔ اُن کی پریتی بھگتی دیکھنا۔ وہ تمہیں دیکھتے ہی آدر مان کر بھوجن دینگی۔ یہ سن وہ
وہاں گئے۔ جہاں وہ بیٹھی رسوئی کرتی تھیں۔ جاتے ہی اُن سے کہا کہ بن میں شری کرشن کو گائیں چراتے بھوک لگی ہے۔ سو ہمیں

تمہارے پاس بھیجا ہے۔ کچھ کھانے کو ہو تو تما دو۔ اتنا وچن گوالوں کے منہ سے سنتے ہی وہ سب خوش ہو کر تھالوں میں شٹرس بھوجن بھر بھر لے کر بھاگ کھڑی ہوئیں۔ اور کسی کے روکے نہ رکیں۔ ایک استری کو پتی نے جانے نہ دیا تو وہ دھیان کر دیہہ چھوڑ سب سے پہلے ایسے جا ملی جیسے جل جل میں جا ملے۔ اور پیچھے سے سب چلی وہاں آئیں۔ جہاں شری کرشن چندر گوالوں سمیت درخت کے سایہ میں سکھا کے کاندھے پہ ہاتھ رکھے تربھنگی چھبی کئے کنول کا پھول ہاتھ میں لئے کھڑے تھے۔ آتے ہی تال آگے دھر۔ ڈنڈوت کر ہری مکھ دیکھ دیکھ آپس میں کہنے لگیں کہ سکھی! یہ ہی ہیں نند کشور! جن کا نام سن سن دھیان دھرتی





تھیں۔ اب چندر مکھ دیکھ لوچن سپھل کیجئے۔ اور جیون کا پھل لیجے۔ ایسے تمالتے ہاتھ جوڑ بنتی کر شری کرشن سے کہنے لگیں۔ کہ کرپانا تھ! آپ کی کرپا بغیر تمہارا درشن کب کسی کو ہوتا ہے۔ آج دھنیہ بھاگ ہمارا جو درشن پایا اور جنم جنم کا پاپ گنوایا۔

سُو لکھ دیہہ کہیں ابھیمانی ۔ شری مید موہ لوبھ مستی سانی

ایشور کو مانش کر مانیں ۔ مایا اندھ کہاں پہچانیں

جب تپ گیہ باشو بہت کیجے ۔ تا کو کہا نہ بھوجن دیجے

مہاراج! وہی دولت ہے دھنیہ۔ جن ولاج جو آوے تمہارے کاج۔ اور وہی ہے تب گیان جس میں آوے تمہارا دھیان۔ اتنی بات سن شری کرشن چندر اُن کی خیریت پوچھ کہنے لگے کہ :-

ماتا جی موہ کرو پرنام ۔ میں ہوں نند مہر کو شام

جو براہمن کی استری سے پاؤں پجواتے ہیں۔ وہ کیا سنسار میں بڑائی پاتے ہیں۔ تم نے ہم کو بھوکے جان دیا کر کے بن میں آن سُدھ لی۔ اب ہم یہاں تمہاری کیا خاطر کریں۔

برندابن گھر دُور ہمارا ۔ کس ودھی آدر کریں تمہارا

جو وہاں ہوتے تو کچھ پھل پھول ہی آگے لا دھرتے۔ تم ہمارے کارن دُکھ پائے جنگل میں آئیں۔ اور یہاں ہم سے تمہاری ٹہل کچھ نہ بن پائی۔ اس بات کا پچھتاوا ہی رہا۔ ایسے شِشٹاچار کر پھر بولے۔ تمہیں آئے بہت دیر ہوئی۔ اب گھر کو جاؤ کیونکہ براہمن تمہاری انتظار دیکھتے ہونگے۔ اس لئے کہ استری بغیر یگیہ سپھل نہیں ہوتا۔ یہ وچن شری کرشن سے سنتے ہی ہاتھ جوڑ بولیں۔ مہاراج! ہم نے آپ کے چرن کمل سیون کر کٹمب کی مایا سب چھوڑ دی۔ کیونکہ جن کا کہا نہ مان ہم اُٹھ دھائیں ان کے یہاں اب کیسے جائیں؟ جو وہ گھر میں نہ آنے دیں تو پھر کہاں بسیں۔ اس سے تو آپ کی شرن میں رہیں تو ہی ٹھیک ہے۔ اور ناتھ! ایک ناری ہمارے ساتھ تمہارے درشن کی ابھیلاشا (خواہش) کئے آتی تھی اس کے پتی نے روک دیا۔ تو استری نے ایکدم اپنا جی دیا۔

اس بات کو سنتے ہی ہنس کر شری کرشن چندر نے اُسے دکھایا۔ جو جسم چھوڑ آئی تھی۔ اور کہا کہ سنو، جو ہری سے ہِت کرتا ہے اس کا ناش کبھی نہیں ہوتا۔ یہ تم سے بھی پہلے مجھ سے آملی ہے۔

اتنی کتھا سنائے شری شُکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! اس کو دیکھتے ہی ایک بار تو سب اچنبھے میں رہ گیا۔ پیچھے گیان ہوا۔ تب ہری گُن گانے لگیں۔ اسی دوران شری کرشن چندر نے بھوجن کر اُن سے کہا۔ کہ اب اپنے گھروں کو جائیے۔ تمہارے پتی کچھ نہ کہیں گے۔ جب شری کرشن نے انہیں ایسا سمجھائے بجھائے کے کہا، تب وہ وِدا ہو ڈنڈوت کر اپنے گھر آئیں۔ اور اُن کے آدمی سوچ وچار کر پچھتائے کے کہہ رہے تھے کہ ہم نے کتھا پُران میں سنا ہے کہ کسی وقت نند یشودھا نے پتر کے لئے بڑی تپسیا کی تھی۔ تب بھگوان نے آکر انہیں یہ ور دیا تھا کہ ہم یُدکل میں اوتار لے تمہارے یہاں پیدا ہونگے وہ ہم جنم لے آئے ہیں۔ انہوں نے گوال بالوں کے ہاتھ بھوجن منگوا بھیجا تھا۔ سو ہم نے یہ کیا کیا۔ جو آدی پُرش نے بھوجن مانگا" اور ہم نے انکار کر دیا۔

یگیہ۔ دھرم جا کارن ٹھئے ۔ تن کے سنمکھ آج نہ بھئے
آدی پُرش ہم مانش جانیو ۔ ناہی وچن گوالن کو مانیو
ہم مُورکھ پاپی ابھیمانی ۔ کینہی دیا نہ ہری گتی جانی

دِھکار ہے ہماری عقل کو اور اس یگیہ کرنے کو جو بھگوان کو پہچان سیوا نہ کی۔ ہم سے تو ناری ہی بھلی جنھوں نے جپ تپ کئے بغیر ہی ہمت کر جا کرشن کے درشن کئے۔ اور اپنے ہاتھوں اُنہیں بھوجن دیا۔ ایسے پچھتائے ستریوں نے اپنی استریوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ دھنیہ بھاگیہ تمہارا جو ہری کا درشن کر آئیں۔ تمہارا ہی جیون سپھل ہو۔

ادھیائے ــــ ۲۵

اتھ گوردھن پُوجا لیلا اندر یگیہ وِداہ

شری شکدیوجی بولے۔ جیسے شری کرشن چندر جی نے گری گووردھن اُٹھایا اور اندر کا گھمنڈ دُور کیا وہ کتھا اب کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ سب برج واسی ورشا میں کارتک بدی چودش کو نہا دھو کر کیسر چندن سے چوک لیپ طرح طرح کی مٹھائیاں اور پکوان دھوپ دیپ کر اندر کی پُوجا کیا کرتے۔ یہ رسم انکے یہاں قدیم زمانے سے چلی آتی تھی۔ ایکدن وہی دن آیا۔ تب





نندجی نے بہت سی کھانے کی چیزیں بنوائیں۔ اور برج واسیوں کے بھی گھر گھر سامگری بھوجن کی ہو رہی تھی۔ شری کرشن نے ماں سے پُوچھا کہ ماں! آج گھر گھر میں پکوان مٹھائی جو ہوئی ہے۔ سو کیا ہے؟ اس کا مجھے بھید سمجھا کر کہو۔ جو میرے من کی دُبدھا (شک) جائے۔ یشودھا بولی کہ بیٹا! اس وقت مجھے باتیں کرنے کی فرصت نہیں۔ تم اپنے پتا کے پاس جا پوچھو! وہ سمجھا کر کہیں گے۔ یہ سُن نند اُپنند کے پاس آئے۔ شری کرشن نے کہا کہ پتا آج کس دیوتا کے پُوجن کی ایسی دُھوم دھام ہے۔ جسکے لئے گھر گھر پکوان اور مٹھائی ہو رہی ہے۔ وہ کیسے بھگتی ور کے داتا ہیں۔ اُن کا نام اور گُن کہو۔ جو میرے من کا سندیہہ (شک) جائے۔ نندم ہر بولے کہ پُتر! یہ بھید تُونے ابھی تک نہیں سمجھا۔ کہ میگھوں (بادلوں) کے پتی جو ہیں سُرپتی۔ ان کی پُوجا ہے۔ جنکی کرپا سے اس سنسار میں رِدھی سِدھی ملتی ہے۔ اور گھاس پھوس۔ جل و اناج ہوتا ہے۔ بن اُپون پھلتے پھولتے ہیں۔ اس سے سبھا جیو۔ جنتو۔ پشو۔ پکشی آنند میں رہتے ہیں۔ یہ اندر پُوجا کی ریتی ہمارے یہاں بزرگوں کے آگے سے چلی آتی ہے۔ کچھ آج نہیں نئی نکلی۔ نندجی سے اتنی بات سُن

کی تو کی مگر اب تم جان بوجھ کر دھرم کا پنتھ چھوڑ او گھٹ گھاٹ کیوں چلتے ہو؟ اِندر کے ماننے سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ وہ بھگتی مکتی کا داتا نہیں۔ اور اس سے رِدّھی سدّھی کس نے پائی ہے۔ یہ تم ہی کہو۔ اس نے کسے ور دیا ہے۔ ہاں ایک بات یہ ہے کہ یگیہ کرنے سے دیوتاؤں نے اپنا راجہ بنا کر اِندراسن دے رکھا ہے اس سے کچھ پرمیشور نہیں ہو سکتا۔ سُنو۔ جب اسُروں (راکششوں) سے بار بار ہارتا ہے۔ تب بھاگ کے کہیں جا چھپ کر اپنے دن کاٹتا ہے۔ ایسے کائر کو کیا مانو۔ اپنا دھرم کیوں نہیں پہچانو؟۔ اِندر کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو کہ کرم میں لکھا ہے سوئی ہوتا ہے۔ سکھ۔ سمپتی۔ دارا (عورت)۔ بھائی۔ بندھو بھی سب اپنے دھرم کرم سے ملتے ہیں۔ اور آٹھ مہینے جو سُورج جل سوکھتا ہے۔ سو چار مہینے برساتا ہے۔ اسی سے گھاس پھوس۔ اناج ہوتا ہے۔ اور برہما نے جو چار ورن بنائے ہیں، براہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر انکے پیچھے بھی ایک ایک کرم لگا دیا ہے کہ براہمن تو وید پڑھا پڑھیں۔ کشتری سب کی رکشا کریں۔ ویش کھیتی و ویاپار (تجارت) کریں۔ شودر ان تینوں کی سیوا میں رہیں۔ تاہم ویش ہیں گائیں پالیں۔ جب سے گوکل ہوا۔ اسی لئے اس کا نام گوپ پڑ گیا۔ ہمارا یہ کرم ہے کہ کھیتی باڑی کریں اور گئو براہمن کی سیوا میں رہیں۔ وید میں آگیا ہے کہ اپنی کل ریتی نہ چھوڑیئے جو لوگ دھرم تج اور کا دھرم پالتے ہیں سو ایسے ہیں جیسے کل بدھو ہو۔ غیر شخص سے پریت کرے۔ اس لئے اب اِندر کی پوجا چھوڑ دیجئے۔ اور بن پربت کی پوجا کیجئے۔ کیونکہ ہم بن باسی ہیں۔ ہمارے راجہ وہی ہیں جنکے راجیہ میں ہم سُکھ سے رہتے ہیں۔ اُنھیں چھوڑ غیر کی پوجا کرنا ہمارے لئے ٹھیک نہیں۔ اس لئے اب سب پکوان مٹھائی اناج لے چلو اور گوبردھن کی پوجا کرو۔

اتنی بات کے سنتے ہی نند اپنند وہاں گئے جہاں بڑے بڑے گوپ اتفائی پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے جاتے ہی کرشن کی سب وہی باتیں کہی وہ سنتے ہی بولے کہ کرشن سچ کہتا ہے۔ تم بالک جان اسکی بات مت ٹالو۔ بھلا تم ہی سوچو کہ اِندر کون ہے اور ہم کس لئے اسے مانتے ہیں۔ ان کی تو پوجا ہی چھوڑ دینی چاہیئے۔

ہمیں کہا سُرپتی سو کاجُو ۔ پوجیں بن سرِتا گری راجُو۔

ایسے کہہ سب گوپوں نے کہا۔

دوہا۔ بھلی متی کانہا دِیو تجے سگرے دیو۔ گووردھن پربت بڑو تا کی کیجے سیو

یہ وچن سنتے ہی نند جی نے پرسن ہو گوپوں میں ڈھنڈورا پٹوا دیا۔ کہ کل ہم سب برج باسی چل کر گووردھن کی پوجا کرینگے۔ جس کے گھر اِندر کی پوجا کیلئے پکوان مٹھائی بنی ہے۔ سو سب لے صبح ہی گووردھن پر جائیو۔ اتنی بات سُن سارے برج باسی دوسرے دن علے الصبح اشنان دھیان کر سب سامگری جھالوں۔ پراتوں۔ تھالوں۔ ڈالوں۔ ہانڈوں۔ چرؤں میں بھر کر گاڑی بہنگیوں میں رکھوائے گووردھن کو چلے۔ اسی وقت نند اُپنند جی کُنبے سمیت سامگری لئے سبکے ساتھ ہو لئے اور باجے گاجے سے چلے سب مل گووردھن پہنچے۔ وہاں جا کر پربت کو چاروں طرف سے جھاڑ بہار۔ جل چھڑک۔ کھیور۔ بابر۔ جلیبی۔ لڈو۔ خرمے۔ امرتی۔ پھینی۔ پیڑے۔ برفی۔ کھاجے۔ گوجھے۔ مٹھیا۔ شیرہ۔ پوری۔ کچوری۔ سیب۔ پاپڑ۔ پکوڑے وغیرہ پکوان اور طرح طرح کے بھوجن چُن چُن رکھ دیئے۔ (دیکھو شکل ۲۳)، اتنے کہ جن سے پربت چھپ گیا۔ اور اوپر پھولوں کی مالا پہنائے طرح طرح کے پتیامبر تان دیئے۔ اسوقت کی شوبھا کہی نہیں جاتی۔ گری (پربت) ایسا سُہاونا لگتا تھا۔ کہ کسی کو گہنے

کپڑے پہنائے مکھ سکھ سے شنگار ہوئے اور نندجی نے پروہت بلائے سب گوال بالوں کو ساتھ لے رولی۔ اکشت پُشپ چڑھائے دھوپ دیپ نئی وید کر پان سپاری دکشنا دھر دیو کی ودھی سے پوجا کی۔ تب شری کرشن نے کہا کہ اب تم شدھ من سے گری راجہ کا دھیان کرو۔ تو وہ آکر درشن دیں۔ بھوجن کریں۔ شری کرشن سے یوں سنتے ہی نند یشودھا سمیت سب گوپی گوپ ہاتھ جوڑ آنکھیں بند کر دھیان لگائے کھڑے ہوئے۔ اسوقت نندلال اُدھر تو بہت موٹی بھاری دوسری دیہہ جسم بنا کر بڑے بڑے ہاتھ پاؤں کر کمل نین چندر مکھ ہو مُکٹ دھرے۔ بن مالا گیر پیت بسن اور رتن جڑت آبھوشن پہن منہ پسارے چُپ چاپ پربت کے بیچ سے نکلے۔ اور اِدھر آپ ہی نے اپنے دوسرے روپ کو دیکھ سب پکار کے کہا۔ دیکھو گری راج نے پرگٹ ہو درشن دیا۔ جنکی پوجا تم نے من لگائے کی ہے۔

اِتنا وچن سنائے شری کرشن چندر جی نے گری راج کو ڈنڈوت کی۔ (دیکھو شکل ۴۴) اُنکی دیکھا دیکھی سب گوپی گوپ پرنام کر آپس میں کہنے لگے کہ اس طرح اندر نے کب درشن دیا تھا؟۔ ہم نے فضول اسکی پوجا کی۔ اور کیا جانئے۔ بزرگوں نے ایسے پرتکش (درشن ہونے والے) دیوتاؤں کو چھوڑ کر کیوں اندر کو مانا تھا۔ یہ بات سمجھ نہیں جاتی۔ یُوں سب بتلا رہے تھے۔ کہ شری کرشن بولے۔ اب دیکھتے کیا ہو۔ جو بھوجن لائے ہو سو کھلاؤ۔ اتنا وچن سنتے ہی گوپی گوپ شٹرس بھوجن تھال پراتوں میں بھر اٹھا لگے دینے۔ اور گووردھن ناتھ ہاتھ بڑھائے لے بھوجن لگے کرنے۔ آخر جتنی سامگری نند سمیت برج باسی لے گئے تھے وہ کھائی۔ تب وہ صورت پربت میں سمائی۔ پھر پربت کی پرکرما (چاروں طرف گھوم کر) کرتے دوسرے دن گووردھن سے چلے۔ ہنستے ہنستے ورنداون آئے۔ گھر گھر آنند منگل ہونے لگے اور گوال بال سب گائے بچھڑوں کو ساتھ لے اُنکے گلے میں گنڈے۔ گھنٹالیاں۔ گھونگرو باندھ نیارے ہو شور کر رہے تھے۔

ادھیائے ـــــ ۲۶

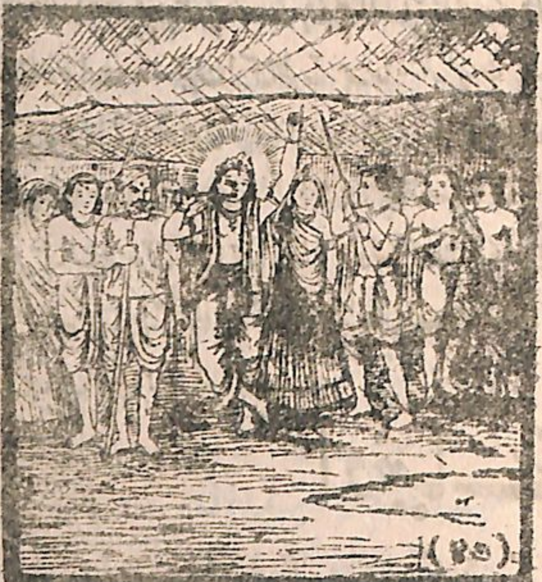
گووردھن دھارن

دوہا۔ شرپتی کو پوجا تجی کری بہت سیو
تب ہی اندر بین کو پاسکے سبھی بُلائے دیو

اِتنی کتھا سُنا کر شری شکدیو مُنی بولے کہ ہے مہاراج! جب سارے دیوتا اندر کے پاس گئے تب وہ اُن سے پوچھنے لگا کہ تم مجھے سمجھا کر کہو کہ کل برج میں کس کی پوجا تھی۔ اسی دوران نارد جی آپہنچے۔ تو اندر سے کہنے لگے کہ سنو مہاراج! تمہیں سب کوئی مانتے ہیں۔ مگر ایک برج واسی نہیں مانتے۔ کیونکہ نند کے ایک بیٹا ہوا ہے۔ اس کا کہنا سب مانتے ہیں۔ اُنھوں نے تمہاری پوجا ختم کرا کر ایک پربت پجوایا۔ اتنی بات کے سنتے ہی اندر کرودھ کر بولا کہ برج واسیوں کے دھن بڑھا ہے اس لئے اُنہیں گھمنڈ ہو گیا ہے۔

چوپائی۔ جب تپا کیہ تجو دھنا بیرا۔ کال ور بدر بلایو نیرا

مانش کرشن دیو کر مانے ـ تاکی باتیں ساچی جانے
وہ بالک مورکھ اگیانا ـ بہو وادی راکھے ابھیمانا
ان کا اب ہی گرو سب ہروں ـ پشو کھوئے مکشی بن کروں



(۲۰)



(۱۹)

ایسے بک جھک کھسیانہ ہو کر سُر پتی نے میگھ پتی کو بُلایا۔ وہ سنتے ہی ڈرتا کانپتا آ ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا۔ اُسے دیکھتے ہی اِندر پیار سے بولا کہ تم ابھی جاؤ اپنا دَل ساتھ لے جاؤ اور گوبردھن پربت سمیت برج منڈل کو برس کر بہا دو۔ ایسا کہ کہیں پہاڑ کا نشان اور برج واسیوں کا نام نہ رہے۔ اِتنی آگیا (حکم) پاتے ہی میگھ پتی ڈنڈوت کر راجہ اِندر سے بِدا (رخصت) ہوا۔ اور اس نے اپنی جگہ آ بڑے بڑے بادلوں کو بلا کر کہا کہ سُنو۔ مہاراج کی آگیا ہے کہ تم ابھی جا کر برج منڈل کو بارش سے بہا دو۔ یہ وچن سُن سب میگھ اپنے دَل لے میگھ پتی کے ساتھ ہو لئے۔ اُس نے آتے ہی برج منڈل کو گھیر لیا۔ اور گرج گرج بڑی بڑی بوندوں سے لگا مُوسل دھار پانی برسانے اور اُنگلی سے پہاڑ کو بہانے۔

اِتنی کتھا کہہ شری شُکدیو جی نے راجہ پرکشت سے کہا کہ مہاراج! جب ایسے چاروں طرف گھنگھور گھٹا گھر آئی اور اکھنڈ جل برسنے لگا، تب نند یشودھا سمیت سب گوپی گوال بال ڈر کر بھیگتے تھر تھر کانپتے شری کرشن کے پاس جا پکارے۔ ہے کرشن! دیکھو کل ۱۲ اس مہا پرلے (قیامت) کے جل سے کیسے بچیں گے۔ تب تو تم نے اِندر کی پوجا میٹ پربت پُجوایا۔ اب اُن کو جلد بلائیے جو آکر حفاظت کریں۔ نہیں تو گھڑی بھر میں نگر سمیت سب ڈوبے مرتے ہیں۔ اِتنی بات سُن اور سب کو خوفزدہ دیکھ شری کرشن چندر بولے کہ تم اپنے دل میں کچھ اِتنی چِنتا مت کرو۔ گری راج ابھی آ کر تمہاری رکشا کرتے ہیں یوں کہہ کر گوبردھن کو تیج سے تپا کر آگ کی طرح کیا۔ اور بائیں ہاتھ کی اُنگلی پر اٹھا لیا۔ اسوقت سب برج واسی اپنے ڈیروں سمیت آ کر اُس کے نیچے کھڑے ہوئے اور شری کرشن چندر کو دیکھ دیکھ حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو کل

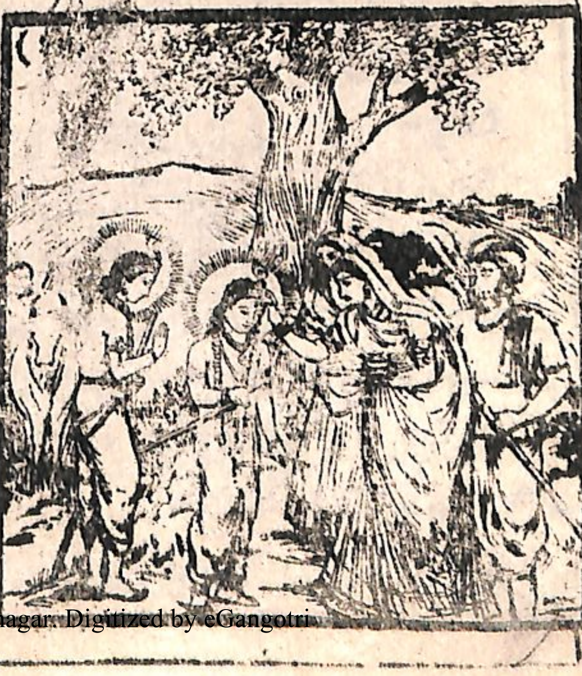
ہے کوئی آدی پُرش اوتاری ۔ دیکھت ہے کوئی دیو مُراری
موہن مانش کیسو بھائی ۔ انگل پہ کیوں گری اُٹھائی

اِتنی کتھا کہہ شری شُکدیو منی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ اُدھر تو میگھ پتی اپنا دَل لئے کرودھ کر موسل دھار پانی برساتا تھا۔ اِدھر پربت پہ گرتے ہی چھناک سے توے کی سی بوند ہو جاتی تھی۔ یہ سماچار سُن اندر بھی غصہ کر آپ چڑھ آیا اور لگاتار سات ۔۔۔ دِن اسی طرح برسا۔ مگر برج میں ہری پرتاپ سے ایک بوند بھی نہ پڑی۔ جب سب جل ختم ہوا۔ تب بادلوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! جتنا قیامت کا جل تھا سب کا سب ختم ہو چکا۔ اب کیا کریں۔ یہ سن اندر نے اپنے گیان دھیان سے وچارا کہ آدی پُرش نے اوتار لیا ہے۔ نہیں تو کس میں اتنی طاقت تھی جو گری کو اٹھا کر برج کی رکشا کرتا۔ ایسے سوچ سمجھ اچھا پچھتا بادلوں سمیت اندر اپنی جگہ کو گیا۔ اور بادل اُگھڑ کر روشنی ہوئی۔ تب سب برج واسیوں نے خوش ہو کر شری کرشن سے کہا۔ مہاراج! اب پربت اُتار دھرئے ۔ گھر چلا اسا۔ یہ وچن سنتے ہی شری کرشن جی نے پہاڑ جہاں کا تہاں رکھ دیا۔

ادھیائے ــــ ۲۷

نند بابا سے گوپی کی شری کرشن کے پربھاؤ کے بارے میں بات چیت

شری شکدیو منی بولے ۔ کہ جب ہری نے پہاڑ انگلی سے اُتار دھرا۔ اس ۔۔۔ سب بڑے بڑے گوپ تو اس عجیب کرشمہ کو دیکھ یہی کہہ رہے تھے کہ جس کی طاقت نے قیامت سے آج ۔۔۔ کو بچایا۔ اُسے ہم نند سُت کیسے کہیں گے۔ ہاں کسی وقت نند یشودھا نے مہا تپ کیا تھا۔ اسی لئے بھگوان نے آکر انکے گھر جنم لیا ہے اور گوال بال آ آکر شری کرشن کے گلے مل مل پوچھنے لگے ۔۔۔ نے اس کمل سے نازک ہاتھ پر کیسے اتنے بھاری پہاڑ کا ۔۔۔ لیا۔ (دیکھو شکل ۲۸) اور نند یشودھا ۔۔۔ بالک پتر کو ہردے سے لگایا۔ ہاتھ دبائے انگلی چٹکا کے کہنے لگیں ۔۔۔ سات دن پہاڑ ہاتھ پر رکھا۔ ہاتھ دُکھتا ہوگا۔ اور گوپیاں یشودھا کے پاس آئے پہلی سب کرشن کی لیلا گاتے کہنے لگیں:-



یہ جو بالک پوت تہارو ۔ جہ جیو برج کو رکھوارو
وا فو ویئتہ اسُر سنگھارے ۔ کہاں کہاں برج جن اُبارے
جیسی کہی گرگ رشی آئی ۔ سوئی سوئی ات ہوت ہے بھائی

ادھیائے ۔۔۔ ۲۸

شری کرشن سے اِندر کی استوتی کرنا

شری شُکدیو منی بولے کہ مہاراج! صبح ہوتے ہی سب گائیں اور گوال بالوں کو ساتھ لے کر اپنی چھاک لے کرشن بلرام بنسی بجاتے اور میٹھے میٹھے سُر سے گاتے جو گائیں چرانے بن کو چلے تو راجہ اندر سارے دیوتاؤں کو ساتھ لئے کام دھینو کو آگے کئے ایراوت ہاتھی پر چڑھ سُرلوک سے چلا اور برندابن میں آیا۔ بن کا راستہ روک کر کھڑا ہوا۔ جب شری کرشن اُسے دُور سے دکھائی دئے تب ہاتھی سے اُتر گلے میں کپڑا ڈال ننگے پاؤں تھر تھر کانپتا دوڑ کر شری کرشن کے پیروں پر گر پڑا۔ اور پچھتائے رو رو کر کہنے لگا۔ کہ ہے پرجیاتھ! مجھ پر رحم کرو۔

میں اجیان گرُو داتی کیا ۔ راج سہت ماس میں مَن دیا
دھن لاگر سمپتی سُکھ مانا ۔ بھید نہ کچھو تمہارو جانا
تم پرمیشور سب کے ایش ۔ اور دُوسرا کو جگدیش
پرمہا رُودر آدی پر داتی ۔ تمہاری دئی سمپدا پائی
جگت پتا تم نگم نواسی ۔ سیوت ہارنت کملا بھی داسی
جگت کے ہیت لیت اوتارا ۔ تب تب ہرت بھومی کو بھارا
دُور کرو سب چوک ہماری ۔ اجیانی مُورکھ ہُوں بھاری

جب ایسے دینتا ہو اندر نے استوتی کی۔ (دیکھو شکل ۴۹) تب شری کرشن دیالو ہو بولے کہ اب تُو کام دھینو کے ساتھ آیا اس لئے تیرا اپرادھ (قصور) معاف کیا۔ مگر پھر گھمنڈ مت کیجیو۔ کیونکہ گھمنڈ کرنے سے گیان جاتا ہے۔ اور گنتی پڑھتی ہے۔ اس لئے اپمان ہوتا ہے۔ اتنی بات شری کرشن کے مُکھ سے سنتے ہی اندر نے اُٹھ کر وید کی طرح سے پُوجا کی۔ اور گوبند نام دھر چرنامرت لے پر کرما کی۔ اس وقت گندھرو طرح طرح کے باجے بجا کر شری کرشن کے یش گانے لگے۔ اور دیوتا اپنے اپنے وِمانوں میں بیٹھ آکاش سے پھول برسانے لگے۔

اس وقت ایسی رونق ہوئی کہ گویا شری کرشن نے دوبارہ جنم لیا ہو۔ تب بے فکر ہو اندر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑا ہوا۔ شری کرشن نے اجازت دی کہ اب تم کام دھینو سمیت اپنے دیش کو جاؤ۔ اجازت پاتے ہی کام دھینو اور اندر رخصت ہو دیوتاؤں سمیت اندرلوک کو گئے۔ (دیکھو شکل ۵۰) اور شری کرشن چندر گائیں چرائے شام ہوتے سب گوال بالوں کو لئے برندابن آئے۔ انہوں نے دیکھا انہوں نے اپنے گھر جا کر کہا کہ آج ہم نے ہری پرتاپ سے اندر کا درشن بن میں کیا۔

اتنی کتھا سنا کے شری شُکدیو جی نے راجہ پرکشت سے کہا کہ مہاراج! یہ جو شری گوبند کی کتھا میں نے

تمہیں سُنائی۔ اس کے سننے اور سُنانے سے سنسار میں دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش چاروں پدارتھ ملتے ہیں۔





ادھیائے ــــــ ۲۹

ورُن جی سے نندجی کو چھُڑا کر لانا۔

شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! ایک دن نندجی نے ہمت کر ایکادشی برت کیا۔ دن تو اشنان دھیان بھجن پوجا میں کاٹا اور رات جاگ کر گزاری۔ جب چھ گھڑی رات رہی اور دوادشی ہوئی تب اُٹھ کے جسم پاک کر صبح ہوئی سمجھ کر دھوتی لگوچھا لے جمنا نہانے چلے۔ ان کے پیچھے کئی ایک گوال بھی ہو لئے۔ جب کنارے پہ جا پرنام کر کپڑے اُتار نندجی جیوں پانی میں بیٹھے تبھی ورن کے سیوک جو پانی کا پہرہ دیتے تھے کہ کوئی رات کو نہانے نہ پاوے۔ انہوں نے جا کر ورُن سے کہا کہ مہاراج! کوئی اس وقت جمنا میں نہا رہا ہے۔ سو تمہیں کیا حکم ہوتا ہے؟ ورن بولے۔ اُسے ابھی پکڑ لاؤ۔ حکم پاتے ہی سیوک پھر وہاں آئے جہاں نندجی اشنان کر پانی میں کھڑے جپ کرتے تھے۔ آتے ہی اچانک ناگ پھانس ڈال نندجی کو ورن کے پاس لے گئے۔ تب نندرائے جی کے ساتھ جو گوال بال گئے تھے۔ انہوں نے آ کر شری کرشن سے کہا کہ مہاراج! نندجی کو ورن کے سیوک کنارے سے پکڑ ورن لوک کو لے گئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی شری گوبند غصہ کر بھاگے اور پل بھر میں ورن کے پاس جا پہنچے۔ انہیں دیکھتے ہی ورن فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہاتھ جوڑ ونتی کر بولا۔

چوپائی۔
سپھل جنم ہے آج ہمارو۔ [illegible] پایو دُوتی درش تمہارو

کیجئے دوش دُور سب میرے ۔ نند پتا اس کارن گھیرے
تم کو سب کے پتا بکھانے ۔ تمہارے پتا نہیں ہم جانے

رات کو نہاتے دیکھ انجان سیوک پکڑ لائے۔ بھلا اس بہانے میں نے آپ کے درشن پائے۔ اب دیا کیجئے۔ میرے دوش دل میں نہ لیجئے۔ ایسے بہت پرارتھنا کر بہت سی بھینٹ شری کرشن کے آگے دھر جب ورن ہاتھ جوڑ سر جھکائے سامنے کھڑا ہوا۔ تب شری کرشن بھینٹ لے پتا کو ساتھ کر وہاں سے چل برندابن آئے۔ (دیکھو شکل ۵۲) ....



ان کو دیکھتے ہی سب برج واسی آ ملے۔ اس وقت بڑے بڑے گوپوں نے نند رائے سے پوچھا کہ تمہیں ورن کے سیوک کہاں لے گئے تھے؟۔ نند بولے۔ سُنو۔ جب وہ پکڑ مجھے ورن کے پاس لے گئے تو اسی وقت پیچھے سے شری کرشن پہنچے۔ انہیں دیکھتے ہی وہ سنگھاسن سے اُتر پاؤں پر پڑ پرارتھنا کرنے لگا۔ ناتھ! میرے اپرادھ کشما کیجئے۔ مجھ سے انجانے یہ غلطی ہوئی۔ سو خیال نہ کرنا۔ اتنی بات نند جی کے مکھ سے سنتے ہی گوپ آپس میں کہنے لگے۔ کہ بھائی ہم نے یہ تو تبھی جان لیا تھا جبکہ شری کرشن چند نے گووردھن دھارن کر برج کی رکشا کی، کہ نند جی کے گھر میں آدی پُرش نے آ کر اوتار لیا ہے۔ ایسے آپس میں بتلائے پھر سب گوپوں نے ہاتھ جوڑ شری کرشن سے کہا۔ مہاراج! آپ نے ہمیں بہت دن بہکایا۔ پر اب سب بھید تمہارا پایا۔ تم ہی جگت کے کرتا دُکھ ہرتا ہو۔ ترلوکی ناتھ! دیا کر ہمیں بیکنٹھ دکھلائیے۔ اتنے بچن سُن شری کرشن نے پل بھر میں بیکنٹھ رچ کر انہیں برج ہی میں دکھایا۔ دیکھتے ہی برج واسیوں کو گیان ہوا۔ تو ہاتھ جوڑ سر جھکائے بولے۔ ہے ناتھ! تمہاری مہما اپرم پار ہے۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پر آپ کی کرپا (مہربانی) سے ہم نے یہ جانا۔ کہ تم نارائن ہو۔ بھومی کا بھار اُتارنے کیلئے سنسار میں جنم لے آئے ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب برج واسیوں نے اتنی بات کہی تب شری کرشن چندر جی نے سب کو موہت کر جو بیکنٹھ کی رچنا (بناوٹ) رچی تھی۔ سو اٹھا لی۔ اور اپنی مایا پھیلا دی۔ تب تو سب گوپوں نے خواب سا جانا۔ اور نند جی بھی مایا کے قابو میں ہو شری کرشن کو اپنا بیٹا کر مانا۔

ادھیائے ــــــ ۳۰

راس لیلا آرمبھ (شروع)

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

دوہا۔ جیسے ہری گوپن سہت کینہو راس ولاس
سو پنچ دھیائی کہوں جیسی بُدّھی پرکاش

جب شری کرشن نے چیر ہرے تھے تب سبھا گوپیوں کو یہ وچن دیا تھا۔ کہ ہم کارتک مہینے میں تمہارے ساتھ راس کرینگے۔ تبھی سے گوپیاں راس کی آس کئے من میں اُداس ہو روز اُٹھ کارتک مہینے کو ہی منایا کریں' ان کے مناتے مناتے سکھدائی سردی کی رِتُو (موسم) آئی:۔

چوپائی۔

لاگیو جب سے کارتک ماش ۔ گھام شیت ورشا کو ناش
نرمل جل سرور بھر رہے ۔ پھولے کمل بہو رنگ ڈہے
کُمد چکور کنت کامنی ۔ پھولیں دیکھ چندیامنی
چکئی ملن کمل کمھلانے ۔ چین چتر بھانو کو مانیں

ایسے کہہ پھر شکدیو منی بولے۔ کہ پرتھوی ناتھ! ایکدن شری کرشن چند رکارتک پُورنماشی کی رات کو گھر سے نکل باہر آکے دیکھیں تو نرمل آکاش میں تارے نکل رہے ہیں۔ چاندنی دسوں دِشاؤں میں پھیل رہی ہے۔ شیتل سُگندھ سہت مندگتی پون بہہ رہی ہے۔ اور ایک طرف گھنجان جنگل کی چھبی ادھک شوبھا دے رہی ہے۔ ایسا سمے دیکھتے ہی ان کے من میں آیا کہ ہم نے


(५१)


(५२)

گوپیوں کو یہ وچن دیا تھا کہ سردی کے موسم میں تمہارے ساتھ راس کرینگے۔ سو پُورا کرنا چاہیے۔ یہ وچار کر بن میں آئے شری کرشن نے بنسری بجائی۔ (دیکھو شکل ۵۱) بنسی کی دھن سن سب برج کی حسینہ وِرہ کی مایا چھوڑ۔ گل کام ٹک گھر کا کام چھوڑ۔ ہڑبڑا۔ اُلٹا سیدھا سنگار کر اُٹھ بھاگیں۔ (دیکھو شکل ۵۲) ایک گوپی جو اپنے پتی کے پاس سے اُٹھ چلی تو اس کے پتی نے راستہ میں جا روکا اور پھیر کر گھر لے آیا۔ جانے نہ دیا۔ تب تو ہری کا دھیان دھر دیہہ چھوڑ سب سے پہلے جا ملی۔

اس کے چت کی محبت دیکھ شری کرشن چندر جی نے فوراً اُسے مُکتی دی۔

اتنی کتھا سُن راجہ پریکشت نے شکدیو جی سے پوچھا کہ کرپانادھ! گوپی نے شری کرشن کو ایشور جان کے تو نہیں مانا۔ صرف دِشئے کی واسنا سے بھجا۔ وہ مُکت کیسے ہوئی؟ سو مجھے سمجھا کر کہو۔ جو میرے من کا شبہ جائے۔ شری شکدیو منی بولے! دھرم اوتار۔ جو لوگ شری کرشن چندر کی مہما کا انجانے بھی گن گاتے ہیں۔ سو بھی یقیناً بھگتی مُکتی پاتے ہیں۔ جیسے کوئی بن جانے امرت پیئے گا وہ بھی امر ہو جائیگا، اور جان کے پیئے گا اُسے بھی گُن ہوگا۔ یہ سب جانتے ہیں کہ پدارتھ کا گُن اور پھل بغیر اثر دکھائے نہیں رہتا۔ ایسے ہی ہری بھجن کا پرتاپ ہے۔ کوئی کسی بھاؤ سے بھجے۔ مُکتی ہوگی۔ کہا ہے:۔

دوہا۔ جپ مالا چھاپا تلک ۔ سرے نہ ایکو کام
من کاچے ناچے ورتھا ۔ سانچے راچے رام

اور سُنو۔ جن جن نے جس بھاؤ سے شری کرشن کو مان کے مُکتی پائی سو کہتا ہوں، کہ نند یشودھا نے تو انہیں بیٹا سمجھ کر مانا۔ گوپیوں نے زار سمجھا۔ کنس نے خوف کھا کر یاد کیا۔ گوال بالوں نے دوستا کا سلوک کیا۔ پانڈووں نے پریتم کر جانا۔ ششوپال نے دشمن کر مانا۔ یدوونشیوں نے اپنا کر ٹھانا۔ اور یوگی یتی مُنیوں نے ایشور سمجھ کر دھیایا۔ مگر آخر میں مُکتی پدارتھ سبھی نے پایا۔ جو ایک گوپی پربھو کا دھیان کر تر گئی تو کیا حیرانی کی بات ہے۔

یہ سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو منی سے کہا کہ کرپانادھ! میرے من کا شک گیا۔ اب کرپا کر آگے کتھا کہیئے۔ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! اس وقت سب گوپیاں اپنے جھنڈ لیئے شری کرشن چندر جگت اوجاگر روپ ساگر میں یا بھاگ کر یوں جا ملیں جیسے پانی پانی میں جا ملتا ہے۔ اس وقت کی بہادری لال جی کی شوبھا کچھ بیان نہیں کی جاتی۔ کہ سب شنگار کر نٹور بھیس دھرے ایسے من بھاؤنے۔ سُندر سہاؤنے لگتے تھے کہ برج کی عورتیں ہری چھبی دیکھتے ہی چھک گئیں۔ تب موہن انگی راضی خوشی پوچھ دُکھے ہو کر بولے۔ کہو رات کے وقت بھوت پریت کی طرح بھیانک راستہ طے کر کے اُلٹے سیدھے کپڑے و زیورات پہن۔ گھبرائی ہوئی۔ کٹمب کا خیال چھوڑ اس بھیانک جنگل میں کیسے آئیں۔ ایسا حوصلہ کرنا عورتوں کو ٹھیک نہیں۔ عورت کیلئے کہا ہے کہ کائر بے عقل۔ دھوکے باز۔ بدشکل۔ کوڑھی۔ کانا۔ اندھا۔ لولا۔ لنگڑا۔ اپاہج۔ کیسا بھی پتی کیوں نہ ہو، اس کی سیوا کرنی چاہیئے۔ اسی میں اس کا کلیان ہے۔ اور جو استری اپنے پتی کو چھوڑ غیر شخص کے پاس جاتی ہے۔ سو جنم جنم جہنم جاتی ہے۔ ایسے کہہ پھر بولے کہ سُنو۔ تم نے آکر جنگل۔ نرمل چاندنی اور جمنا کے کنارے کی شوبھا دیکھ لی۔ اب گھر جا کر من لگا کر اپنے پتیوں کی سیوا کرو۔ اس میں تمہاری سب طرح سے بھلائی ہے۔ اتنا وچن شری کرشن کے مُکھ سے سُنتے ہی سب گوپیاں ایک دفعہ تو بے ہوش ہو غم کے سمندر میں جا گریں۔ بعد میں

نیچے چتے اُساسے لئی۔ پد نکھ تے بھو کھودت بھی
یوں درگن سوں چھوٹی جل دھارا۔ مانو ٹوٹے موتی ہارا

آخر دُکھ سے بہت گھبرا کر رو رو کہنے لگیں۔ کہ کرشن چندر جی! تم بڑے ٹھگ ہو۔ پہلے تو بنسی بجائے اچانک ہمارا گیان دھیان، دھن من چرا لیا، اب بے رحم ہو کر دھوکے سے کٹھور وچن کہہ کر پران لینا چاہتے ہو۔ یوں کہہ کر پھر بولیں:۔

دوہا۔ لوگ کٹمب گھر پتی تجے ۔ تجی لوک کی لاج ۔
ہے اناتھ کوؤ نہیں ۔ راکھو شرن برج راج

اور جن آدمی تمہارے چرنوں میں رہتے ہیں۔ سودھن۔ تن۔ لاج۔ بڑائی۔ نہیں چاہتے۔ اُنکے تو تمہیں ہو کنت (مالک) جنم جنم کے ہے پران رُوپ بھگونت۔

چوپائی۔ کری ہیں کہا جائے ہم گیہہ ۔ اُلجھے پران تمہارے نیہہ

اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن چندر نے مسکرائے سب گوپیوں کو اپنے پاس بُلا کے کہا۔ جو تم راضی ہو ہمرے سنگ تو کھیلو راس ہمارے سنگ۔ یہ وچن سُن دُکھ بھول گوپیاں خوشی سے چاروں طرف گھر گئیں۔ اور ہری مُکھ دیکھ دیکھ آنکھیں سپھل کرنے لگیں۔

دوہا۔ ٹھاڑھے بیچ جو شیام گھن ۔ ابہی چھبی کامنی کیل
منہو نیل گل کے تدے ۔ اُلٹی کنچن بیل۔

شری کرشن نے اپنی مایا کو حکم دیا کہ ہم راس کریں گے اُس کے لئے تو ایک اچھی سی جگہ بنا۔ اور وہیں کھڑی رہ۔ جو جس چیز کی خواہش کرے وہی لا دیجے۔ مہاراج! اُس نے سنتے ہی جمنا کے کنارے جا کر ایک سونے کا منڈل کا بڑا چبوترہ بنا کر موتی ہیرے جڑ اس کے چاروں طرف کیلے کے کھمب لگائے ان میں بند توار اور مختلف قسم کے پھولوں کی مالا باندھ آ شری کرشن چندر سے کہا۔ یہ سنتے ہی خوش ہو کر سب برج کی عورتوں کو ساتھ لے جمنا کنارے کو چلے۔ وہاں جا کر دیکھیں تو چندر منڈل سے راس منڈل کے چبوترے کی چمک چوگنی شوبھا دے رہی تھی۔ اس کے چاروں طرف ریتی چاندنی سی پھول رہی ہے۔ خوشبودار ٹھنڈی میٹھی ہوا چل رہی ہے۔ اور ایک طرف گنجان جنگل کی ہریالی اُجالی رات میں عجیب ہی بہار دے رہی ہے۔ ایسے وقت کو دیکھتے ہی سب گوپیاں مگن ہوا سی جگہ کے نزدیک مانسرور ایک تالاب تھا۔ اس کے کنارے جا کر من مانتے ستھرے کپڑے زیورات پہن۔ ہر طرح سے سنگار کر اچھے باجے۔ گھنگھرو وغیرہ باندھ باندھ لے آئیں۔ اور لگیں پریم میں مگن ہو سوچ شرم چھوڑ شری کرشن کے ساتھ مل بجانے گانے ناچنے۔ اس وقت گوبند گوپیوں کی منڈلی کے درمیان ایسے سہانے لگتے تھے جیسے تارا منڈل میں چندرما شوبھا دیتا ہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ سنو مہاراج! جب گوپیوں نے گیان دھیان چھوڑ راس میں ہری کو وشئی پتی مانا۔ اور آدھین جانا۔ تب شری کرشن چندر نے من میں وچار کہ :۔

اب سو ہیں ان اپنے وش جانیو ۔ پتی وِشئی سم من میں مانیو
بھئی اگیان لاج تج دیہہ ۔ لپٹیں پکڑ ہی کنت سنیہہ
گیان دھیان مل کے بسرایو ۔ چھوڑ جاؤں ان گرو بڑھایو

دیکھوں۔ مجھ بغیر پیچھے بن میں کیا کرتی ہیں۔ اور کیسے رہتی ہیں۔ ایسے وچار شری رادھکا جی کو ساتھ لے شری کرشن انتردھیان ہوئے۔

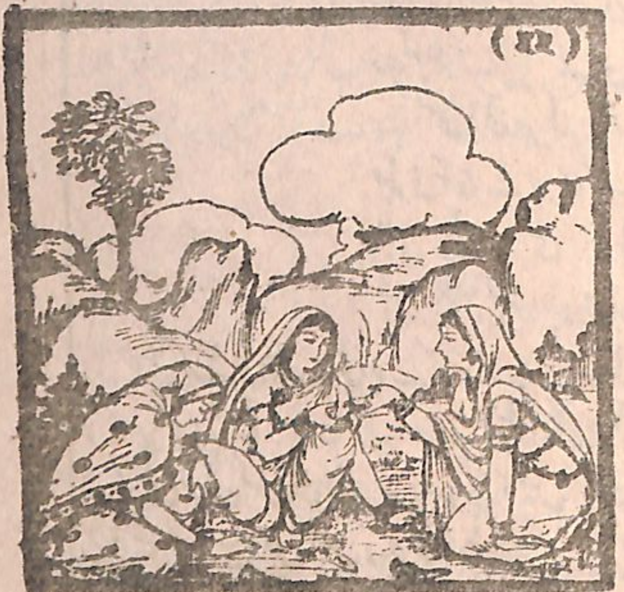
ادھیائے ——— ۳۱

شری کرشن کی جدائی میں گوپیوں کی حالت

شری شکدیو منی بولے۔ کہ مہاراج! یکایک شری کرشن کو نہ دیکھتے ہی گوپیوں کی آنکھوں کے آگے اندھیرا ہو گیا اور اور بہت دکھی ہو کر ایسی گھبرائیں جیسے منی کے کھونے سے سانپ گھبراتا ہے۔ اس میں ایک گوپی کہنے لگی۔

دوہا۔ کہو سکھی موہن کہاں گئے ہمیں چھلائے
میرے گرے بنجا دھرے رہو تے اُر لائے





ابھی تو ہمارے ساتھ ہل مل راس ولاس کر رہے تھے۔ اتنے ہی میں کہاں گئے۔ تم میں سے کسی نے بھی جاتے نہ دیکھا۔ یہ وچن سن سب گوپیاں درد کی ماری نہایت اُداس ہو ہائے مار کر بولیں:۔ (دیکھو شکل ۸۲)

دوہا۔ کہاں جائیں کیسے کریں ۔ کاسوں کہیں پکار
ہیں کِت کچھو نہ جانئے ۔ کیوں کر ملیں مُرار

ایسے کہہ کر پاگل ہو سب گوپی لگیں، چاروں طرف ڈھونڈ ڈھونڈ گن گا گا کر رو رو یوں پکارنے:۔

ہم کو کیوں چھوڑا برج ناتھ ۔ سرو س دیا تمہارے ساتھ

جب وہاں نہ پایا تو آگے جا کر آپس میں بولیں۔ سکھی۔ یہاں تو ہم کسی کو نہیں دیکھتی۔ کس سے پوچھیں کہ ہری کدھر گئے۔ یوں سن ایک گوپی نے کہا کہ سنو آلی ایک بات میرے خیال میں آئی ہے۔ کہ یہ جتنے اس جنگل میں چرند پرند اور

درخت ہیں سو سب رشی منی ہیں۔ یہ کرشن لیلا دیکھنے کے لئے اوتار لے یہاں آئے ہیں۔ انہیں سے پوچھیں۔ یہ یہاں کھڑے دیکھتے ہیں۔ جدھر گئے ہوں گے اُدھر بتا دیں گے۔ اتنا وچن سنتے ہی سب گوپیاں جُدائی سے بے چین ہو گیا جھڑ کیا چیتن لگیں ایک ایک سے پوچھنے۔ (دیکھو شکل ۵۵)

ہے بڑ پیپل پاکھر بیر — ہو اُنپہ کر اُچیہ شریر
پر اُپکاری تہیں بھیے — ورکش رُوپ پرتھوی سکھئے
گھام شیت ورشا دُکھ سہو — کاج پرائے ٹھاڑے رہو
بکلا پھول مول پھل ڈار — تنسوں کرت پرائی سار
سب کا من دھن ہر نند لال — گئے کدھر کو کہو دیال
اہو کدمب اسب گچھاری — تم کہوں دیکھے جات مراری
ہے اشوک چمپا کرویر — جات لکھے تم نے بلبیر
ہے تلسی اتی ہر کی پیاری — تم تے کہوں نہ الکھت نیاری
پھولی آج ملے ہری آئے — ہم ہوں کو کن دیت بتائے
جہی جہی مالتی مائی — ات ہوئے نکسے کنور کنہائی
سکھی پکار کہیں برج ناری — ات تم جات لکھے بنواری

اتنی کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس طریقہ سے سب گوپی۔ چہند پہند۔ گھاس۔ بیل سے پوچھتی شری کرشن کی طرح ہو لگیں پوتنا۔ داوا وغیرہ سب کرشن کی ہوئی بال لیلا کرنے اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے کافی دور جا کر دیکھا تو شری کرشن چرن کمل نشان۔ یو دھوجا۔ انکش سمیت ریت پر چمکا رہے ہیں۔ دیکھتے ہی برج کی ناریاں جس رج کو سُر نر منی کھوجتے ہیں اُس رج کو وندوت کر۔ سر چڑھاتے۔ ہری کا ملنے کی آس کر وہاں سے بڑھیں تو دیکھا اک ان چرن چنہوں (نشانات) کے آس پاس ایک ناری کے بھی پاؤں اُپڑے ہوئے دیکھ حیران ہو آگے جا کر دیکھیں تو ایک جگہ کمل پتے کے بچھونے پر سُندر رچا ہوا شیشہ پڑا۔ اس سے لگیں پوچھنے۔ جب وہ بھی وِرہ کا مارا نہ بولا تب انہوں نے آپس میں پوچھا۔ کہو آلی (سکھی!) یہ کیونکر لیا۔ اسی وقت جو پہ یہ پیاری کی من کی جانتی تھی اس نے جواب دیا۔ کہ سکھی۔ جب پہ پیتم پیاری کی چوٹی گونتھنے بیٹھے اور سندر بدن دیکھنے میں انت ہوا۔ اس وقت پیاری نے شیشہ پیا کو دکھایا۔ تب شری مکھ کا عکس سامنے آیا۔ یہ بات سُن گوپیاں کہنے لگیں۔ کہ ان سے شو پاربتی کو اچھی طرح سے پوجا ہے۔ اور بڑا تپ کیا ہے۔ جو پران پتی کے ساتھ ایکانت میں بےخوف وِہار کرتی ہے۔ مہاراج! سب گوپیاں تو ادھر جدائی میں تڑپتی پھرتی تھیں۔ اور اُدھر رادھکا جی ہری کے ساتھ بہت سُکھ مان پہ پیتم کو اپنے بس جان آپ کو سب سے بڑا انمان من میں ابھیمان آن بولی۔ پیارے! اب مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ کندھے چڑھا لے چلئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی انتریامی شری کرشن چندر جی نے مسکرا کر بیٹھ کر کہا کہ آئیے ہمارے کاندھے پر چڑھ جائیے۔ جب وہ ہاتھ بڑھائے

چڑھنے کو تیار ہوئی تو شری کرشن انتردھیان ہوئے۔ جو ہاتھ پیارے تھے سو ہاتھ پسارے کھڑی رہ گئی۔ ایسا کہ جیسے دامنی گھن گھن سے مان کر بچھڑ رہی ہو۔ یا چندر سے چندر کا روپ پیچھے رہ گئی ہو اور گورے تن کی جیوتی چھوٹ گئی ہو یوں چھپی دے رہی تھی۔ گویا سندر کنچن (سونے) کی مورتی بھومی پہ پڑی ہے۔ آنکھوں سے جل کی دھار بہہ رہی تھی۔ اور جو سانس کے زور سے سنہ کے پاس آ آ کر بھونرے بیٹھتے تھے۔ انہیں بھی اڑا نہ سکتی تھی۔ اور ہائے ہائے بن میں جدائی کی ماری اس طرح رو رہی تھی۔ اکیلی کر جس کے رونے کی آواز سن سب روتے تھے۔ چرند پرند سب یوں کہتے تھے۔

ہا ہا ناتھ پرم ہتکاری — کہاں گئے سو چھند بہاری

چرن شرن داسی میں تیری — کرپا سندھو لیجے سدھ میری

اتنے میں سب گوپیاں بھی ڈھونڈتی ڈھونڈتی اس کے پاس جا پہنچی۔ اور اس کے گلے لگ سب نے مل مل ایسے سکھ مانا کہ جیسے کوئی مہا دھن کھوئے آدھا دھن پائے سکھ مانے۔ آخر سب گوپیاں بھی اسے نہایت دکھ سمجھ ساتھ لے۔ مہابن میں بیٹھیں۔ اور جہاں تک چاندنی دیکھی وہاں تک گوپیوں نے جنگل میں شری کرشن کو ڈھونڈا۔ جب گنجان جنگل کے اندھیرے میں راستہ نہ دکھائی دیا تب وہ سب وہاں سے واپس ہو صبر کر ملنے کی امید لے جمنا کے اسی کنارے پر آ بیٹھیں جہاں شری کرشن نے یہ دکھ دیا تھا۔

ادھیائے — ۳۲

گوپیوں کا کرشن گن گان

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! سب گوپیاں جمنا کنارے بیٹھ پریم میں مگن ہو ہری کے چرتر اور گن گانے لگیں۔ کہ پریتم جب سے تم برج میں آئے۔ تب سے نئے نئے سکھ آ کر یہاں چھائے۔ لکشمی نے کی تمہارے چرن کی آس۔ اس نے کیا ہے باس۔ گوپی ہیں اداسی تمہاری۔ سدھ لیجئے دیا کر ہماری۔ جب سے سندر سانولی۔ سلونی مورتی دیکھی ہے تیری۔ تب سے ہوئی ہیں بن مول کی چیری۔ تمہارے نین بانوں نے ہرے ہیں ہیہ ہمارے۔ سو پیارے کس لئے دیکھے نہیں تمہارے جیو جاتے ہیں ہمارے۔ اب رحم کیجئے۔ بے رحمی چھوڑ جلد درشن دیجئے۔ جو جو تمہیں مارنا ہی تھا تو ہم کو دشندھر۔ آگ اور جل سے کس لئے بچایا؟ تبھی مرنے کیوں نہ دیا۔ تم صرف ایشو دھا کے بیٹے نہیں۔ تمہیں تو برہما۔ رودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا ونتی کر لائے ہیں سنسار کی رکشا کیلئے ہے پران ناتھ! ہمیں ایک اچنبھا بڑا کہ جو اپنے ہی کو مارو گے تو پھر تم انتریامی تم کس کی رکشا کرو گے۔ ہمارے دکھ دور کرکے من کی آشا کیوں نہیں پوری کرتے۔ کیا ابلاؤں پر ہی شورتا دھری ہے۔ ہے پیارے۔ جب تمہاری مند مسکان والی۔ پیار بھری نظر۔ اور بھنور کی مروڑ۔ آنکھوں کی سکوڑ مکٹ کر پیا کی ٹک اور باتوں کی چٹک ہمارے دل میں آتی ہے۔ تب کیا دکھ باقی ہیں۔ جس وقت تم گائیں چرانے جاتے تھے بن میں۔ تب تمہارے کمل چرنوں کا دھیان کرنے سے جنگل کے کنکر کانٹے آ کھٹکتے تھے ہمارے من میں۔ صبح کے گئے ہوئے شام کو واپس آتے تھے۔ اس پر بھی ہمیں چار پہر چار یگ



سے جاتے تھے۔ جب سامنے بیٹھ سُندر جسم نہارتی (دیکھتی) تھیں تو اپنے من میں وچارتی تھیں کہ یہ بہا بڑا بیوقوف ہے جو پلکیں بنائی ہیں، ہمارے اِکٹک دیکھنے میں رُوکاوٹ ڈالنے کو۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج ! اس طریقہ سے جب گوپی وِرہ کی ماری شری کرشن چندر کے گُن اور چرتر ایک پرکار سے گا گا کر ہار گئیں۔ تب بھی نہ آئے بہاری۔ تب تو بالکل نا اُمید ہو ملنے کی آس چھوڑ جینے کا بھروسہ چھوڑ بہت چینی سے بیہوش ہو کر گر ایسے رو رو پکاریں کہ سُن کر چرند پرند بھی دُکھی ہوئے بھاری۔

(دیکھو...... شکل ۵۶)

ادھیائے ــــ ۳۳

گوپی کرشن سنواد

شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج ! جب شری کرشن چندر انتریامی نے جانا کہ اب یہ گوپیاں مجھ بغیر زندہ نہ رہیں گی۔

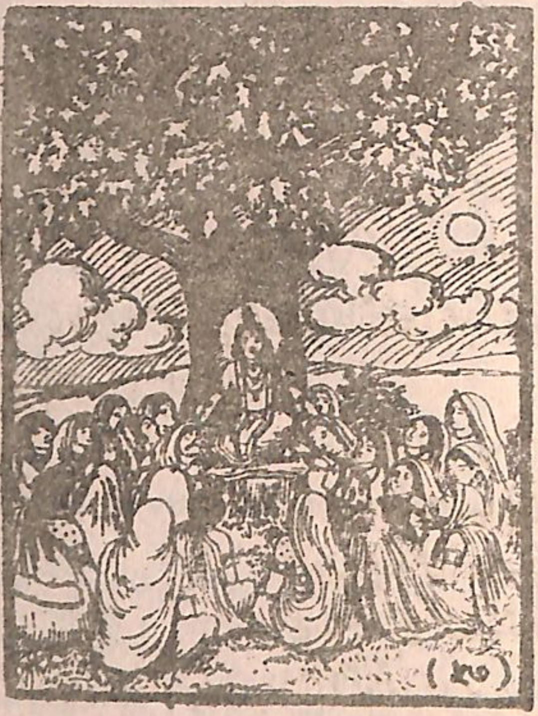
چھند۔ تب تہنی میں پرگٹ بھئے نند نندن یوں ! — درشٹی بندھ کر جیسے پھرتے پھرتے نٹور جیوں
آئے ہری دیکھے جبھی اُٹھیں سبھی یوں چیت — پراگیا پڑے جیوں مریک میں اِندری جگے اچیت
بن دیکھے سب گو من دیا کل ہونت بھیو — مانو من متھ بھجنگ سب کو ڈس کے گیو
پیر کمری پہ یہ جان پہنچ آئے کے — امرت بلین سینچ لئی سب جائے کے

دوہا:- منہو کمل نش ملن ہے - ایسے ہو برج بال
کنڈل روی چھبی دیکھ کے پھولے نین وشال

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج ! شری کرشن چندر آنند کند کو دیکھتے ہی سب گوپیاں یکایک وِرہ ساگر سے نکل ان کے پاس جا کر ایسے خوش ہوئیں کہ جیسے کوئی اتھاہ سمندر میں ڈوب سہارا پائے خوش ہو کر اور چاروں طرف سے گھیر کر کھڑی ہوئیں۔ تب شری کرشن اُنہیں ساتھ لئے وہاں آئے جہاں پہلے راس ولاس کیا تھا۔ جاتے ہی ایک گوپی نے اپنی اوڑھنی اُتار کے شری کرشن کے بیٹھنے کے لئے بچھا دی۔ جب وہ اس پر بیٹھے۔ (دیکھو شکل ۵۷) تو کئی ایک گوپی غصہ کر بولیں کہ مہاراج ! تم بڑے دھوکے باز ہو۔ غیر کا دِل و دھن لینا چاہتے ہو۔ مگر کسی کا گُن نہیں مانتے۔ اتنا کہہ آپس میں کہنے لگیں

دوہا۔ گن چھانڈے اگن گہے ۔ رہے کپٹ من بھائے
دیکھی سکھی وچار کے ۔ تا سو کہا بسائے

یہ وچن سن ایک بولی کہ سکھی! تم الگ ہی رہو۔ اپنے کبھی کچھ شوبھا نہیں پاتی۔ دیکھو میں کرشن ہی سے کہلاتی ہوں۔


(۲۰)

یوں کہہ اُس نے سکندھ کے شری کرشن سے پوچھا کہ مہاراج ایک تو بغیر بھلائی کئے احسان مان لے۔ دوسرا بھلائی کرے تو اس کا بدلہ دیوے۔ تیسرا بھلائی کے بدلے میں بُرائی کرے۔ چوتھا کسی کی بھلائی کرنے پر احسان نہ مانے۔ ان چاروں میں کون بھلا ہے۔ اور کون بُرا۔ یہ تم ہم سے سمجھا کر کہو۔ شری کرشن بولے کہ تم سب دھیان سے سنو۔ بھلا اور بُرا میں سمجھا کر کہتا ہوں۔ سب سے اچھا تو وہ ہے جو بغیر بھلائی کرے ہی اس کا بھلا چاہے جیسے پتا پُتر کو چاہتا ہے۔ اور کرنے پر کرنے سے کچھ نہیں۔ سو ایسے ہیں جیسے بچے ٹیکے گئے دودھ دیتی ہے۔ بھلائی کو بُرائی مانے اُسے دشمن جانئے۔ اس سے بُرا وہ جو کئے کو احسان فراموش ہو۔ اتنا وچن سنتے ہی سب گوپیاں آپس میں ایک دوسرے کا منہ دیکھ دیکھ ہنسنے لگیں۔ تب تو شری کرشن چندر گھبرا کے بولے کہ سنو میں ان چار کی گنتی میں نہیں جو تم سمجھ کے ہنستی ہو۔ بلکہ میری تو یہ عادت ہے کہ جو مجھ سے جس بات کی خواہش کرتا ہے۔ اس من کی چاہی پوری کرتا ہوں۔ شاید تم یہ کہو جو تمہاری یہ چال ہے تو ہمیں بن میں ایسے کیوں چھوڑ گئے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے تمہاری محبت کا امتحان لیا ہے۔ اس بات کا بُرا مت مانو، سچا ہی جانو۔ یوں کہہ کر پھر بولے۔

اب ہم پرچو لیو تہارو ۔ کینہو سمرن دھیان ہمارو
موہی سوں تم پریتی بڑھائی ۔ نہ دھن مانو سپندا پائی
ایسے آئی میرے کاج ۔ چھانڈے لوک وید کی لاج
جیوں ویراگی چھانڈے گیہہ ۔ من دے ہری سے کرے سنیہہ
کہا تمہاری کریں بڑائی ۔ ہم پے پلٹو دیو نہ جائی

ادھیائے ــــ ۳۴

مہا راس لیلا

شری شکدیو منی بولے ہے راجہ! جب کرشن چندر نے اس ڈھب سے اس کے وچن کہے تب تو سب گوپیاں رنج چھوڑ خوش ہو ہری سے مل اُٹھ طرح طرح کے سُکھ مان آنند میں مگن ہو شور کرنے لگیں۔ اس وقت

دوہا۔ کرشن انس مایا تُھئی ۔ بھئے انگ بہو دیہہ

سب کو سُکھ چاہت دیو ۔ لیلا پرم سنیہہ

مہاراج! جتنی گوپیاں تھیں۔ اتنے ہی جسم کرشن چندر نے دھر اُسی راس منڈل کے چوترے پر سب کو ساتھ لے پھر راس ولاس کا آغاز کیا۔

دونوں گوپی جوڑیں ہاتھا ۔ تنکے بیچ بیچ ہری ساتھا

اپنی اپنی ڈھنگ سب جانیں ۔ نہیں دوسرے کی پہچانیں

انگلیوں میں انگلی کر دیئے ۔ پھر پھلت پھریں سنگ ہری لئے

بیچ گوپی بیچ نند کشور ۔ سگھن گھٹا چھائی چہوں اور

شیام کرشن گوری برج بالا ۔ مانہو کنک نیل منی مالا

مہاراج اُسی ریتی سے کھڑے ہو گوپی اور کرشن لگے مختلف قسم کے آلہ جات کے سُر ملا ملا کر مشکل راگ الاپنے و باجے بجا کر گانے اور ناچنے اور آنند میں مگن ایسے ہوئے کہ اُن کو تن من کی کچھ سُدھ (ہوش)، نہ تھی۔ کبھی اُن کا آنچل اُگھر جاتا تھا۔ کبھی ان کا مکٹ پھلتا۔ ادھر موتیوں کے ہار ٹوٹ گرتے۔ اُدھر بن مالا۔ پسینے کی بُوندیں ماتھے پر موتیوں کی لڑ سی چمکتی تھیں۔ اور گوپیوں کے گورے گورے مُکھڑوں پر زلفیں یوں بکھر رہی تھیں کہ جیسے امرت کے لوبھ سے سپولئے اُڑ کر چاند کو جا چمٹے ہوں۔ کبھی کوئی گوپی آ کرشن کی مُرلی کے ساتھ مل کر ساتھ میں گاتی تھی۔ کبھی کوئی اپنی تان الگ ہی لے جاتی تھی۔ اور کوئی منبی کو چھیک اُس کی تان سمجھ جوں کی تیوں گلے سے نکالتی تھی۔ تب ہری ایسے بھُول رہتے جیسے بالک شیشہ میں اپنا عکس دیکھ بھُول جاتا ہے۔ اس طرح آپس میں ہنس ہنس کر پیار لیتے دیتے تھے۔ اور وستر آبھوشن نیوچھاور کرتے تھے۔ اس وقت برہما۔ اندر۔ رُودر وغیرہ .... سب دیوتا اپنی اپنی عورتوں سمیت ومانوں میں بیٹھ۔ راس منڈلی کا سکھ دیکھ آنند سے پھول برسانے لگے۔ اور اُن کی عورتیں وہ سُکھ دیکھ رشک کر من میں کہتیں کہ جو جنم لے برج میں جاتیں تو ہم بھی ہری کے ساتھ راس ولاس کرتیں۔ اور راگ راگنیوں کا ایسا سماں بندھا ہوا تھا۔ جس کو سن کر پون پانی بہنا نہ بہتا تھا۔ اور تارا منڈل سمیت چندرماں حیراں ہو کرنوں سے امرت برساتا تھا۔ اس میں رات بڑھ گئی۔ چھ مہینے گزر گئے۔ اور کسی نے وہ جانا تبھی سے اُس رات کا نام برہم راتری ہوا۔ (دیکھو شکل ۵۸)



اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو جی بولے۔ پرتھوی ناتھ!
راس لیلا کرتے کرتے جو کچھ شری کرشن چندر کے من میں ترنگ آئی تو گوپیوں کو لے جمنا کنارے پر جا کر جل میں بیٹھ جل کریڑا (پانی کا کھیل) کر تھکاوٹ دُور کر باہر آئے۔ سب کے منورتھ پورے کر بولے۔ کہ اب چار گھڑی رات باقی رہی ہے۔ اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ اتنا وچن سُن اُداس ہو گوپیوں نے کہا۔ ناتھ! آپکے چرن کمل چھوڑ کے گھر کیسے جاویں۔ ہمارا لالچی من تو کہنا مانتا ہی نہیں۔ شری کرشن بولے۔ کہ سُنو۔ جیسے یوگی جن میرا دھیان کرتے ہیں تم بھی دھیان کیجیو۔ میں تمہارے پاس وہیں رہونگا جہاں تم رہو گی۔ اتنی بات کے سنتے ہی صبر کر سب رخصت ہو اپنے گھر گئیں۔ اور یہ بھید اُنکے گھر والوں میں سے کسی نے نہ جانا کہ یہ یہاں نہ تھیں۔

اتنی کتھا سُن راجہ پریکشت نے شری شکدیو منی سے پوچھا کہ دیالو! یہ تم مجھے سمجھا کر کہو کہ شری کرشن تو راکششوں کو مار پرتھوی کا بھار اُتارنے اور سادھو سنت کو سُکھ دے دھرم کا پنتھ چلانے کیلئے اوتار لے آئے تھے۔ اُنہوں نے استریوں کے ساتھ راس ولاس کیوں کیا۔ یہ تو کچھ لمپٹ کا کرم ہے۔ جو غیر عورتوں سے بھوگ کرے شکدیو جی بولے:-

سُن راجہ یہ بھید نہ جانیو — مانش سم پرمیشور مانیو
جنکے سمرے پاتک جان — تیجونت پاون ہو گات
جیسے اگنی مانجھ کچھو پرے — سو اگنی ہوئے کے جرے

سامرتھی کیا نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو کر کے کرم کی ہانی کرتے ہیں۔ جیسے شو نے زہر لیا۔ اور کھائے کنٹھ کو بھوشن دیا۔ اور کالے سانپ کا کیا ہار۔ کون جانے اُن کا بیوہار۔ وہ تو اپنے لئے کچھ بھی نہیں کرتے۔ جو اُن کا بھجن سمرن کر کوئی بردان مانگتا ہے ویسا ہی اُس کو دیتے ہیں۔ ان کی تو یہ ریتی ہے کہ سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور دھیان کر دیکھئے تو سب سے الگ رہتے ہیں جیسے جل میں کمل کا پات اور گوپیوں کی پیدائش تو میں تمہیں پہلے ہی سنا چکا ہوں۔ کہ وید اور وید کی رچنائیں وشنو درشن کرنے کو برج میں جنم لے اور اسی طرح شری رادھکا بھی برہما سے ور پایا۔ شری کرشن جی کی سیوا کرنے کو جنم لے آئی ہیں اور پربھو کی سیوا میں رہیں۔ اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! کہا ہے کہ ہری کا چرتر مان لیجے۔ پر اُن کے کرنے میں من نہ دیجے۔ جو کوئی گوپی ناتھ کا یش گاتا ہے۔ سو یقیناً پرم پد پاتا ہے۔ اور جیسا پھل ہوتا ہے اڑسٹھ تیرتھ کے نہان میں ویسا ہی پھل ملتا ہے شری کرشن یش گان میں۔

ادھیائے ـــــ ۳۵

ودیا دھر موکش اور شنکھ چوڑھ کا ودھ



(۵۹)

شری شکدیو منی کہنے لگے، کہ راجہ! جیسے شری کرشن نے ودیا دھر کو تارا اور شنکھ چوڑھ کو مارا سو پرسنگ کہتا ہوں۔ تم دل لگا کر سنو۔ ایک دن نند جی نے سب گوپ گوالوں کو بلا کے کہا۔ کہ بھائیو۔ جب شری کرشن کا جنم ہوا تھا۔ تب میں نے کل دیوی امبکا کی مانتا کی تھی۔ کہ جس دن شری کرشن بارہ برس کا ہوگا۔ اس دن نگر سمیت امبکا جی کے جا کر پوجا کروں گا۔ سو دن اُنکی کرپا سے آج دیکھا۔ اب چل کر پوجا کرنی چاہیئے۔ اتنا وچن نند جی سے سنتے ہی سب گوپ گوال اُٹھ دھائے اور جھٹ پٹ اپنے اپنے گھروں سے پوجا کی سامگری لے آئے۔ تب تو نند رائے کُٹمب سمیت ان کے ساتھ ہو لئے۔ اور چلے چلے امبکا کی جگہ پر پہنچے۔ وہاں جا کر سرسوتی ندی میں نہا کر نند جی نے پروہت بلائے سب کو ساتھ لے دیوی کے مندر جائے شاستر کی ریتی سے پوجا کی۔ اور جو پدارتھ چڑھانے کو لے گئے تھے۔ سو آگے دھر پر کما دے ہاتھ جوڑ ونتی کر کہا۔ کہ ماں۔ آپ کی کرپا سے کانہا بارہ سال کا ہوا۔ ایسے کہہ ڈنڈوت کر مندر کے باہر آئے۔ ہزار براہمن جمائے۔ اتنے میں دیر جو ہوئی تو سب برج واسیوں سمیت نند جی تیرتھ ورت کر وہاں ہی رہے۔ رات کو سوتے تھے۔ یکایک اژگر نے آکے نند رائے کا پاؤں پکڑا اور نگلنے لگا۔ (دیکھو شکل ۵۹)۔ تب تو وہ دیکھتے ہی بھے کھا کے گھبرا کے لگے پکارنے۔ ہے کرشن! جلد آؤ۔ ورنہ یہ مجھے نگل جاتا ہے۔ اُن کی آواز سنتے ہی سب برج واسی عورت مرد نیند سے چونک کر

کے نزدیک جائے اُجالا کر دیکھیں تو ایک اجگر اُن کا پاؤں پکڑے پڑا ہے۔ اتنے میں شری کرشن چندر جی بھی جا پہنچے۔ سب کے دیکھتے ہی جوں ہی اُسکی پیٹھ میں چرن لگائے تو وہ اپنا جسم چھوڑ خوبصورت انسان بنکر ہاتھ جوڑ کر پرنام کر سامنے کھڑا ہوا۔ تب شری کرشن نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اور کس پاپ سے اجگر ہوا تھا۔ وہ کہہ۔ وہ سر جھکا عرض کر بولا۔ انتریامی! تم سب کچھ جانتے ہو میری پیدائش کی بابت میں سدرشن نامی ودیادھر ہوں۔ سُرپور میں رہتا تھا۔ اور اپنی خوبصورتی و خوبیوں کے آگے گھمنڈ سے کسی کو کچھ نہ گنتا تھا۔ ایکدن وِمان میں بیٹھے پھرنے کو نکلا تو جہاں انگرا رشی بیٹھے تپ کرتے تھے۔ اُنکے اُوپر سے سو دفعہ آیا گیا۔ ایک دفعہ جو اُنھوں نے وِمان کی پرچھائیں دیکھی تو اُوپر دیکھ غصہ میں بھر مجھے بددعا دی کہ ابھیمانی تو اجگر ہو۔ اتنا وچن اُنکے منہ سے نکلا کہ میں اجگر ہو نیچے گرا۔ اس وقت رشی نے کہا کہ تیری مکتی شری کرشن کے ہاتھ ہوگی۔ اسلئے میں نے نند رائے جی کے چرن آن پکڑے تھے۔ کہ آپ آکر میری مکتی کریں۔ سو کرپانا تھ! آپ نے آکر کرپا کر کے مجھے مکتی دی۔ ایسے کہہ ودیادھر تو پریکرما دے اجازت تا لے ڈنڈوت کر رخصت پا کر وِمان پر چڑھ سُرلوک کو گیا۔ اور یہ چرتر دیکھ سب برج واسیوں کو بڑی حیرانی ہوئی۔ آخر صبح ہوتے ہی دیوی کا درشن کر سب مل برندابن آئے۔ اتنی کتھا سُنائے شری شُکدیو منی بولے کہ پرتھوی ناتھ! ایک دن بلدرام اور گوبند گوپیوں سمیت چاندنی رات کو آنند سے بن میں گا رہے تھے۔ کہ اسی دوران میں کبیر کا سیوک شنکھ چوڑ نامی راکشش جسکے سر میں منی اور نہایت طاقتور تھا سو آنکلا۔ دیکھے تو ایک طرف سب گوپی شور کر رہی ہیں۔ اور کرشن بلدیو مگن ہو گا رہے ہیں۔ اسکے من میں کیا آئی کہ سب برج گوپیوں کو گھیر آگے کر لے چلا۔ اسوقت سب گوپی خوفزدہ ہو کر پکاریں برج ناتھ۔ رکشا کرو۔ کرشن بلرام اتنا وچن گوپیوں کے نکلتے ہی سُن کر دونوں بھائی درخت اُکھاڑ ہاتھوں میں لے یوں دوڑے آئے کہ مانو شیر ہاتھی پر چھاگئے۔ اور وہاں جا کر گوپیوں سے کہا کہ تم کسی طرح مت ڈرو۔ ہم آپہنچے ہیں۔ اُنکو موت کی طرح دیکھتے ہی راکشش ڈر کر گوپیوں کو چھوڑ اپنے پران بچا کر بھاگا۔ اسوقت نندلال جی نے بلدیو جی کو تو گوپیوں کے پاس چھوڑا اور آپ جا کر اُسکے بال پکڑ پچھاڑا آخر ترچھا ہاتھ کر اُس کا سر کاٹ منی لے بلرام جی کو دی۔

ادھیائے — ٣٦

یُگل گیت

شری شُکدیو منی بولے۔ راجہ! جب تک ہری بن میں دھینو چراتے۔ تب تک سب برج عورتیں نند رانی کے پاس آکر بیٹھ کر پربھو کا یش دیڑائی، گاویں۔ جو لیلا شری کرشن بن میں کریں سو گوپیاں گھر بیٹھ کر بیان کریں۔

سُنا کبھی باجتا ہے بین — پشو پنچھی پاوتا ہیں چین
پریت سنگ دیو تھیں وِمان — مگن بھئی ہیں دُھن سُو نہ کان
کرتے ہری چڑھی سُندری — ڈھول من تن کی سُدھ ہار
تب ہی ایک کہے برج ناری — گرجی میگھ تلی اتی بھاری

گاونت ہری آنندا ڈول   موہن چانک پانک پول
پک سنگ گرگتیہ کی سُنی بینُو   جمنا پھرپ گھری نہاں دھینو
موہے باورجیتا کہرے   ہانو چھتر کرشن پہ دھرے
اوہری سکھن کنج گودھائے   پُتی سب ہنسی ہٹ تہ آئے
گاوُن پیچھے ڈولت بھیئے   گھیرلی چلی یاون گئے
سانجھ بھئی اب اُلٹے ہری   سا موتی لگائے وینُو دُھن کری



(۹۰)



(۹۱)

اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو مُنی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اسی طریقہ سے روزانہ گوپیاں دن بھر ہری کے گُن گاویں اور شام کے وقت آگے جاکر شری کرشن چندر آنندکند سے مل سُکھ مان لے آویں۔ اور اسوقت یشودھا رانی بھی رج منڈت پُتر کا منہ پیار سے پونچھ کنٹھ لگائے سُکھ مانیں۔

ادھیائے ــــ ۳۷

ارشٹاسُر کا اُدھار اور کنس کا شری اکرورجی کے پاس بھیجنا

شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! ایک دن شری کرشن بلرام شام کیوقت دھینُو گایوں کو لے کر جنگل سے گھر کو آتے تھے۔ اس دوران ایک راکشش بڑا بلوان گایوں میں آملا۔

تبہی آکاش یوں دیہی دھری   بیٹھ کرڑی پا تھرسی کری

پڑے بیکٹ سا وو دیکھن کھرے — رکت نین اگنی ہی رس بھرے
پونچھ اُٹھائے اکارت پھرے — رہی رہی موتت گوبر کرے
پھٹکے کنو ہلا وے کان — بھیٔ دیو سب چھوڑ وِمان
کُھر سے کھودے ندی کرارے — پربت اُلٹ پیٹھ سے ڈارے
پرتھوی سہ ششش تھر ہرے — بھیٔ او دھینو گربھ ٹپکے




(۶۲)

اُسے دیکھتے ہی سب گائیں تو اِدھر اُدھر پھیل گئیں۔ اور برج واسی دوڑ وہاں آئے جہاں کرشن بلرام چلے آتے تھے۔ پرنام کر بولے۔ مہاراج آگے ایک بہت بڑا بیل کھڑا ہے۔ اُس سے ہمیں بچاؤ۔ اتنی بات کے سُنتے ہی انتریامی شری کرشن چندر بولے کہ تم کچھ مت ڈرو۔ وہ راکشش بیل کا رُوپ دھر کر آیا ہے۔ پنج ہم سے چاہتا ہے اپنی مُکتی۔ اتنا کہہ آگے جا کر اُسے دیکھ بولے۔ کہ ہنو ارے! آ ہمارے پاس کپٹ تنو دھاری۔ تو اور کسی کو کیا ڈراتا ہے۔ میرے نزدیک کیوں نہیں آتا ہے۔ جو دشمن شیر کا کہاتا ہے وہ ہرن پر نہیں جھپٹتا۔ دیکھ میں ہی کال رُوپ گوبند۔ میں نے تم سے بہت سوں کو مار کے کیا ہے نکند۔ یوں کہہ پھر تال ٹھوک للکارا۔ آ مجھ سے لڑائی کر۔ یہ وچن سنتے ہی اسُر ایسے غصّہ کر دھایا گویا کہ اِندر کا وجر آیا۔ جیسے جیسے ہری اُسے ہٹاتے تھے ویسے ہی وہ آگے ہی آگے بڑھا چلا آتا تھا۔ (دیکھو شکل ۶۲) ایک دفعہ جو انہوں نے اُسے دے پٹکا۔ تو وہ ہی جھلا کر اُٹھا اور دونوں سینگوں سے اُس نے ہری کو دبایا۔ تب تو شری کرشن جی نے بھی پھُرتی سے نکل جھٹ پاؤں پر پاؤں دے اُسکے سینگ پکڑ یوں مروڑا۔ جیسے کوئی گیلے کپڑے کو نچوڑے۔ آخر وہ پچھاڑ کھا کے گرا۔ اور اُس کا جی نکل گیا۔ اس وقت سب دیوتا اپنے اپنے وِمان میں بیٹھ آنند سے پھول برسانے لگے۔ اور گوپی گوپ کرشن کی تعریف کرنے لگے۔ اسی دوران شری رادھکا جی نے آ شری کرشن سے کہا۔ کہ مہاراج ایک دُوپی جو راکشش تم نے مارا سو اس کا تمہیں پاپ ہوا۔ اس لئے اب تم تیرتھ نہا آؤ۔ تب کسی کو ہاتھ لگاؤ۔ اتنی بات سنتے ہی

پرتھوی بولے کہ سب تیرتھوں کو میں برج میں ہی بلائے لیتا ہوں۔ یوں کہہ گوبردھن کے نزدیک جاکر دو اونڈے کنڈ کھدوائے۔ وہاں ہی سب تیرتھ آئے اور اپنا اپنا نام کہہ کہہ ان میں جل ڈال کر چلے گئے۔ تب شری کرشن چندر اسمیں اشنان کرکے باہر آئے۔ انیک گائیں دان دیں۔ اور بہت سے براہمن جمائے۔ شدھ ہوئے اور اسی دن سے وہ دونوں کنڈ کرشن کنڈ و رادھا کنڈ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ پرسنگ سنائے شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! ایک دن نارد جی کنس کے پاس آئے۔ اور اس کا غصہ بڑھانے کو جب انہوں نے بلرام اور شیام کے ہونے مایا کے آنے اور کرشن کے جانے کا بھید سمجھا کر کہا تب کنس غصہ کرکے بولا۔ نارد جی تم سچ کہتے ہو۔

دوہا۔ پرتھم دیا تم آن کے من پرتیت بڑھائے
جیوں ٹھگ کچھ دکھائے کے سرنس لے بھگ جائے

اتنا کہہ واسدیو جی کو بلائے پکڑ باندھا۔ اور کاندھے پر ہاتھ دھر بولا:-

مل رہا کپٹی تو مجھے
بھلا سادھو جانا میں تجھے

دیا نند کے کرشن چھپائے
دیوکی ہمیں دکھائی آئے

من میں کچھ اور کری کچھ اور
ماروں تجھے او شیہ یہیں ٹھور

متر سنگا سیوک ہت کاری
کھوٹے کپٹ سو پاپی بھاری

دوہا۔ مکھ میٹھا من دشٹ بھرا
رہے کپٹ کے ہیت

آج کاج پر ورودھ ہیا
اس سے بھلا جو پریت

ایسے بک جھک کر کنس نارد جی سے کہنے لگا کہ مہاراج! ہم نے کچھ اسکے من کا بھید نہ پایا۔ ہوا لڑکا اور کنیا کو لا دکھایا۔ جیسے کہا ادھورا۔ سو گوکل میں جاکر بلدیو ہوا۔ اتنا کہہ کرودھ کر ہونٹ چباتے کھڑگ اٹھائے جیوں چاہا کہ واسدیو کو مارے (دیکھو شکل ۱۳) تیوں ہی نارد منی نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔ راجہ! واسدیو کو تو رکھ آج۔ اور جس طرح کرشن بلرام یہاں آویں وہ کر کاج۔ ایسے سمجھا بجھا کر جب نارد جی چلے گئے۔ تب کنس نے واسدیو دیوکی کو تو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ اور ... تر وہ ہو کیشی نامی راکشش کو بلا کر کہا۔

چوپائی۔ مہا بلی تو ساتھی میرا
بڑا بھروسہ مجھ کو تیرا

ایک بار تو برج میں جا
رام کرشن ہنی مجھے دکھا

اتنا وچن سنتے ہی کیشی تو اجازت لے رخصت ہو ڈنڈوت کر بندابن کو گیا۔ اور کنس نے شلتوشل۔ چانور آرشٹا۔ دیو یا ہسر آدی جتنے منتری تھے۔ سب کو بلا بھیجا۔ وہ آئے۔ انہیں سمجھا کر کہنے لگا کہ میرا دشمن پاس میں رہتا ہے۔ تم اپنے من میں سوچ وچار کرکے میرے دل میں جو کانٹا کھٹکتا ہے۔ وہ نکالو۔ منتری بولے۔ پرتھوی ناتھ! آپ مہابلی ہو۔ کس سے ڈرتے ہو؟ رام کرشن کو مارنا کیا بڑی بات ہے۔ کچھ فکر مت کرو۔ جس دھوکے سے وہ یہاں آویں۔ سو ہم تدبیر بتاویں پہلے تو یہاں ایک نہایت خوبصورت رنگ بھومی بنوائیے۔ جسکی شوبھا سنتے ہی دیکھنے کیلئے نگر نگر گاؤں گاؤں کے لوگ

اُٹھ بھاگیں۔ پھر مہادیو کا یگیہ کراؤ۔ اور ہوم کیلئے بکرے بھیس منگاؤ۔ یہ سماچار سُن سب برج واسی بھینٹ لاوینگے انکے ساتھ ہی رام کرشن بھی آوینگے۔ اُنہیں بھی کوئی پہلوان پچھاڑیگا۔ کوئی اور بلوان نگر میں ماریگا۔ اتنی بات کے سُنتے ہی

سورٹھا۔ کہیں کنس من لائے بھلی متی منتر کا دیو
لینے مَل (پہلوان) بُلائے اور کر بیڑا دیو

پھر سبھا میں آئے اپنے بڑے بڑے راکششوں سے کہنے لگا کہ جب ہمارے بھانجے رام کرشن یہاں آویں۔ تب تم میں سے کوئی اُنہیں مار ڈالنا۔ تاکہ میرے دل کا اندیشہ دُور ہو۔ یوں سمجھا کر پھر مہاوت کو بُلا کر بولا۔ کہ تیرا جو سب کا متوالا ہاتھی ہے تو اُسے دروازے پر لئے کھڑا رہیو۔ جب وہ دونوں دروازہ میں قدم رکھیں تب تو ہاتھی سے روندا دیو۔ کسی طرح بھاگنے نہ پاویں۔ جو اُن دونوں کو ماریگا سو منہ مانگا دھن پاویگا۔ ایسا سب کو سنا کر سمجھائے۔ بجھائے۔ کارتک بدی چودس کو شو کا یگیہ ٹھہرا کنس نے شام کے وقت اکرور جی کو بُلایا۔ بہت بھگتی بھاؤ کر گھر اندر لے جائے۔ ایک سنگھاسن پر اپنے پاس بیٹھائے۔ ہاتھ پکڑ پیار سے کہا۔ کہ تم یدوکُل میں سب سے بڑے گیانی۔ دھرماتما۔ دھیر ہو اسلئے تمہیں سب جانتے مانتے ہیں۔ ایسا کوئی نہیں جو تمہیں دیکھ کر سُکھی نہ ہو۔ اس لئے جیسے اِندر کا کام وامن نے جا کر کیا تھا جو دھوکہ سے بَلی کا سارا راجیہ دو۔ راجہ بَلی کو پاتال لے گیا ویسے ہی تم ہمارا کام کرو۔ کہ ایک دفعہ برندابن جاؤ اور دیوکی کے دونوں لڑکوں کو جیسے ہو سکے ویسے ہی چھل بل سے یہاں لے آؤ۔ کہا ہے۔ جو بڑے ہیں سو آپ پرائے کاج دُکھ سہا کرتے ہیں۔ جس میں تمہیں تو ہماری سب بات کی لاج ہے۔ زیادہ کیا کہیں ہے جیسے بنے ویسے لے آؤ تو یہاں آسانی سے مارے جائیں گے۔ یا تو دیکھتے ہی چانور پچھاڑیگا یا کُبلیا ہاتھی پکڑ چیر ڈالیگا۔ نہیں تو میں ہی اُٹھ مارونگا۔ اپنا کاج اپنے ہاتھ سنوارونگا۔ اور اُن دونوں کو مار پیچھے اُگرسین کو ہنونگا۔ کیونکہ وہ بڑا کپٹی (دھوکا باز) ہے۔ مجھے مارنا چاہتا ہے۔ پھر دیوکی کے پتا دیوک کو آگ سے جلا کر پانی میں ڈبوؤنگا۔ اسکے ساتھ ہی وسدیو کو مار ہری بھگتوں کو جڑ سے کھوؤنگا۔ تب بے خوف راجیہ کرونگا۔ جراسندھ میرا جو دوست ہے۔ پرچنڈ۔ اس کے ڈر سے کانپتے ہیں نو کھنڈ اور نرکا سُر۔ وانا سُر وغیرہ بڑے بڑے مہابلی راکشش جس کے سیوک ہیں۔ اس سے جا ملونگا۔ جو تم رام کرشن کو لے آؤ۔ اتنی بات کہہ کر کنس پھر اکرور جی کو سمجھانے لگا۔ کہ تم برندابن جا کر نند کے یہاں کہنا کہ شو جی کا یگیہ ہے۔ دھنش دھرے ہے اور کئی طرح کے کھیل تماشے وہاں ہونگے۔ یہ سُن نند اُپ نند گوپی سمیت بکرے بھینسیں لے بھینٹ دینے آوینگے انکے ساتھ دیکھنے کو کرشن بلدیو بھی آوینگے۔ یہ تو میں نے تمہیں اُن کے لانے کا طریقہ بتا دیا۔ آگے تم خود سمجھ دار ہو۔ جو طریقہ بن آوے سو کہنا۔ تم سے زیادہ کیا کہیں؟ — کہا ہے کہ :۔

سورٹھا :۔ ہوئے وچتر وسیٹھ جاہی بُدھی بل آپنی
یہ کارج پہ دسیٹھ کرہی بھروسہ تاہی کو

اتنی بات کے سُنتے ہی پہلے تو اکرور نے اپنے جی میں وچارا کہ جو میں ایسا اچھی طرح کہونگا، تو یہ نہ ملنے گا۔ اسلئے تو بہتر یہی ہے کہ اس وقت اس کے من کی ہی بات کہوں۔ ایسے اور بھی جگہ کہا ہے۔ کہا ہے کہ وہی کیجئے جو جسے سُہائے۔ یوں سوچ وچار۔ اکرور ہاتھ جوڑ سرجھکا کے بولا۔ مہاراج! تم نے خوب سوچا۔ یہ بات ہم نے بھی مان لی۔ ہونہار پر کچھ بس نہیں چلتا۔ آدمی طرح طرح

کے منصوبے کر دھاوتا ہے۔ مگر کرم کا لکھا ہی پھل پاتا ہے۔ سو چاہے کچھ اور ہوتا ہے کچھ۔ کسی کا من چاہا ہوتا نہیں۔ آگے کی سوچ تم نے یہ بات وچاری۔ نہ جانے کیسا ہو۔ میں نے بات مان لی۔ کل صبح کو جاؤنگا۔ اور رام کرشن کو لے آؤنگا۔ ایسے کہہ کنس سے رخصت ہو اکرور اپنے گھر آیا۔

ادھیائے ـــــ ۳۸

کیشی اور دیو ماسُر کا اُدھا اور نارد دوارا بھگوان کی استوتی ـــ!

شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! جیسے شری کرشن چندر نے کیشی کو مارا اور نارد نے استوتی کری۔ منی ہری نے دیو ماسُر کو ہلاک کیا سب چرتر کہتا ہوں۔ تم دھیان دے کر سنو۔ صبح ہوتے ہی کیشی بہت اُونچا بھیانک گھوڑا بن کر برندابن میں آیا۔ اور لگا لال لال آنکھیں کر۔ نین چڑھائے۔ کان پونچھ اُٹھائے ٹاپوں سے زمین کھودنے۔ اور ہنہنا کر لاتیں چلانے۔ اسے دیکھتے ہی گوال بالوں نے ڈر کر بھاگ کر شری کرشن سے جا کہا۔ یہ سن کے وہاں آئے جہاں وہ تھا۔ اُسے دیکھ لڑنے کو تیار ہو شیر کی طرح گرج کر بولے! ارے جو تو کنس کا پیارا ہے اور گھوڑا بن کر آیا ہے تو اور کے پیچھے کیوں پھرتا ہے۔ آ مجھ سے لڑ۔ جو تیرا بل دیکھوں۔ دیپ پتنگ کی طرح کب تک پھرے گا۔ تیری موت تو نزدیک آ پہنچی ہے۔ یہ وچن سُن کیشی غصہ کر اپنے من میں کہنے لگا۔





کہ آج اس کی طاقت دیکھوں گا۔ اور پکڑ کے گنے کی طرح چبائے کنس کا کام کر جاؤں گا۔ ایسا سوچ منہ پھاڑ کے ایسے دوڑا گویا سارے سنسار کو کھا جائیگا۔ (دیکھو شکل ۴۳-۱۴۲) آتے ہی پہلے جا اُس نے شری کرشن پر منہ چلایا۔ تو انہوں نے ایک دفعہ تو دھکیل کے پیچھے کی طرف ہٹا ... سنبھل کر منہ پھاڑ کر دوڑا۔ تو شری کرشن نے اپنا ہاتھ اسکے منہ میں

ڈال لوہے کی طرح سخت کر ایسا بڑھایا کہ جس نے اسکے دسوں دروازے روکے۔ تب تو کاشی گھبرا کر من میں کہنے لگا کہ اب جسم پھٹتا ہے۔ یہ کیسے ہوئی۔ اپنی موت آپ منہ میں لی۔ جیسے مچھلی کانٹے کو نگل پران دیتی ہے۔ ویسے ہی اپنی جان گنوائی۔ اتنی سوچ اُس نے بہت اُپائے ہاتھ نکالنے کیلئے کئے مگر ایک بھی کام نہ آیا۔ آخر سانس رُک کر پیٹ پھٹ گیا تو پچھاڑ کھا کے گرا۔ تب اسکے جسم سے لہو ندی کی طرح بہہ نکلا۔ اس وقت گوال بال آ آکر دیکھنے لگے۔ اور شری کرشن چندر آگے جا کر بن میں ایک کدمب درخت کے سایہ نیچے کھڑے ہوگئے۔ اسی دوران دینا ہاتھ میں لئے نارد منی جی آ پہنچے۔ پرنام کر کھڑے ہو۔ دینا بجائے شری کرشن چندر کی ماضی اور مستقبل کی تمام لیلائیں گا کر بولے کہ کرپا ناتھ! تمہاری لیلا اپرم پار ہے۔ اتنی کس میں طاقت ہے جو آپکے چرتروں کو بیان کرے۔ مگر تمہاری دیا سے میں اتنا جانتا ہوں کہ آپ بھگتوں کو سکھ دینے کیلئے اور سادھوؤں کی رکشا کیلئے اور دشٹوں کے ناش کرنے کے لئے بار بار اوتار لے سنسار میں جنم لے کر بھومی کا بھار اُتارتے ہو۔ اتنا وچن سنتے ہی پربھو نے نارد منی کو تو رخصت کیا۔ وہ تو ڈنڈوت کر گئے اور خود سب گوال بالوں کو ساتھ لے ایک بڑ کے تلے بیٹھ پہلے تو کسی کو منتری۔ کسی کو پردھان۔ کسی کو سیناپتی بنایا۔ آپ راجہ ہو کر راج نیتی کے کھیل کھیلنے لگے۔ اور پیچھے آنکھ مچولی۔ اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی بولے کہ پرتھوی ناتھ!

دوہا۔
مار یو کیشی جیوں ہری — سن کنس یہ بات
دیو ماسُر سوں کہت ہیں — دیا کل کمپت گات

چوپائی۔
اری کرندن دیوماسُر بلی — تیری جگ میں کیرتی بھلی
جیون رام کے پون کو پوت — تیو ہی تو میرے یہ دوت
وسدیو کے پتر ہر لیاؤ — آج کاج میرا کر آؤ

یہ سُن۔ ہاتھ جوڑ دیوماسُر بولا۔ جو بن پڑیگی سو کرونگا آج۔ میری دیہہ ہے آپ ہی کے کاج۔ جو جا کے لوبھی ہیں اُنہیں ملک کیلئے پران دیتے آتی ہے لاج۔ سیوک اور استری کا تو اسی میں دھرم اور عزت ہے کہ اپنے مالک کیلئے پران دے۔ ایسے کہہ کرشن بلرام پر بیڑا اٹھائے کنس کو پرنام کر دیوماسُر برندابن کو چلا۔ راستہ میں جا کر گوال کا بھیس بنائے وہاں پہنچا۔ جہاں ہری گوال سکھاؤں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ جاتے ہی دور سے جب اُس نے ہاتھ جوڑ شری کرشن چندر سے کہا مہاراج مجھے بھی اپنے ساتھ کھلاؤ۔ تب ہری نے اُسے پاس بلا کر کہا۔ تو اپنے دل میں کسی بات کی خواہش مت رکھ۔ جو تیرا من مانے اُسے ہمارے ساتھ کھیل۔ یوں سن وہ خوش ہو کر بولا کہ یُوک مینڈھے کا کھیل اچھا ہے۔ شری کرشن چندر نے کہا۔ بہت اچھا تو بن بھیڑیا اور سب گوال بال بنیں گے مینڈھا۔ یہ سن کر دیوماسُر تو پھول کر تیار ہوا اور گوال بال مینڈھا بن کر سب مل کر کھیلنے لگے۔ تب وہ راکشش ایک کو اُٹھائے جائے۔ اور پہاڑ کی گپھا میں رکھ اس کے منہ پر بڑی شلا (پتھر) رکھ بند کر کے چلا آوے۔ ایسے جب سب کو وہاں رکھ آیا۔ اور اکیلے شری کرشن رہے تب للکار کر بولا۔ کہ آج کنس کا کاج سارونگا۔ اور سب یدو ونشیوں کو مارونگا۔ یوں کہہ گوال بال کا بھیس چھوڑ سچ مچ بھیڑیا بن ہری پر جا جھپٹا۔ تب ہی اُنہوں نے پکڑ گلا گھونٹ مارے گھونسوں کے یوں مار ٹپکا جیسے بلی کے بکرے کو مار ڈالتے ہیں۔ (دیکھو شکل ۱۵)

ادھیائے ــــ ۳۹

اکرورجی کی برج یاترا

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! اکاتک بدی دوارشی کو توکیشی اور دیوماسُر مارا گیا۔ اور ترودشی کی صبح کو ہی اکرود کنس کے پاس آئے۔ وِدا ہو۔ رتھ پہ چڑھ۔ اپنے من میں یوں سوچتا برندابن کو چلا کہ ایسا میں نے جپ تپ یگیہ دان تیرتھ برت کون سا کیا ہے۔ جس کے پُنیہ سے یہ پھل پاؤنگا۔ اپنی سمجھ میں تو میں نے اس جنم بھر کبھی ہری کا نام نہیں لیا۔ سدا کنس کی سنگت میں رہا۔ بھجن بھید کہاں پاؤنگا؟۔ ہاں اگلے جنم میں شاید کوئی بڑا پُنیہ کیا ہو جس دھرم کے پرتاپ سے یہ ہوتا ہو۔ جو کنس نے مجھے شری کرشن چندر آنندکند سے لینے کو بھیجا ہے۔ اب جائے ان کا درشن پائے جنم سپھل کرونگا۔

چوپائی۔

ہاتھ جوڑ کے پاین پری ہوں   تُنّی پگ رینو شیش پہ دھری ہوں
پاپ ہرن جیہی پگ آہیں   سیوک شری یہ ہمادک تاہی
جے پگ کالی کے سر پرے   جے پگ کُچ کُم کُم سوں بھرے
ناچے راس منڈلی آچھے   جے پگ ڈولیں گائن پاچھے
جو پگ رینو اہلیا تری   جے پگ تے گنگا نِسری
بَلی چھل کیا اندر کو کاج   تے پگ ہوں دیکھوں گا آج
موکو شگن ہوت ہیں بھلو   گائے کے جھُنڈ داہنے چلو

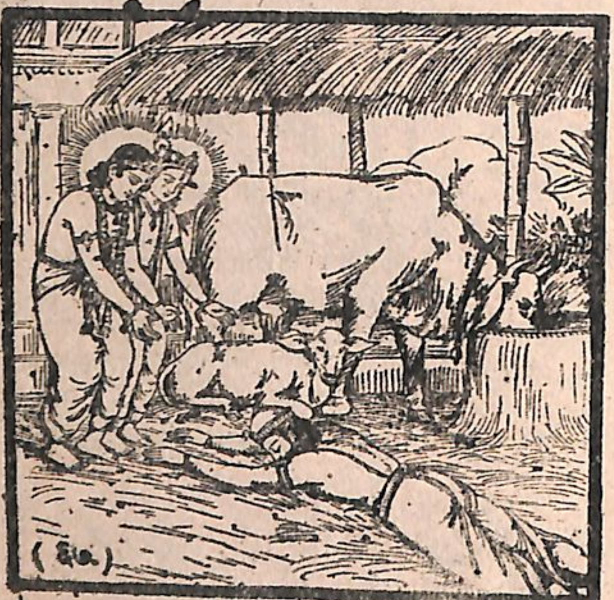
مہاراج! ایسے وچار کے اکرور اپنے من میں کہنے لگا۔ کہ کہیں مجھے وہ کنس کا دُوت تو نہ سمجھے؟ پھر آپ ہی سوچا کہ جن کا انتریامی ہے وہ تو من کی پرتی مانتے ہیں۔ اور سب دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ ایسا کبھی نہ سمجھیں گے۔ بلکہ مجھے دیکھتے ہی گلے لگائے دیا کر اپنا کومل کمل سا ہاتھ میرے سر پہ دھرینگے۔ تب میں اس چندرہ بدن کی شوبھا اک ٹک دیکھ اپنے نین چکوروں کو سکھ دونگا۔ کہ جس کا دھیان برہما۔ رُودر وغیرہ سب دیوتا سدا کرتے ہیں۔

اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس (دیکھو شکل ۶۶) طرح سوچ وچار کر کے رتھ ہانک ادھر سے تو اکرورجی گئے اور اُدھر بن سے گائیں چرائے گوال بال سمیت کرشن بلرام بھی آئے۔ تو ان سے ورندابن کے باہر ہی بھینٹ ہوئی۔ ہری چھبی دور سے دیکھتے ہی اکرورجی رتھ سے اُتر دوڑ کر اُن کے پاؤں پہ جا گرا۔ (دیکھو شکل ۶۷) اور ایسا مگن ہوا کہ منہ سے بول نہ سکا۔ مہا آنند کر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ تب شری کرشن جی اُسے اُٹھائے بہت پیار سے مل ہاتھ پکڑ کر لوالے گئے۔ وہاں نندرائے اکرورجی کو دیکھتے ہی خوش ہو کر اُٹھ کر ملے۔ اور بہت سا آدر کیا۔ پاؤں دھلوا سے آسن دیا۔

(دیکھو شکل نمبر ۶۶ ـ ۶۷ اگلے صفحہ پر)

چوپائی۔ لئے تیل مردنیاں آئے اُبٹ سُگندھی چپڑ نہلائے
چوکا پٹا بیٹھو دھا دیو شڑرس رُوچی سوں بھوجن کیو





جب اینچ کے پان کھانے لگے۔ تب نندجی اُن سے خیریت پُوچھ بولے کہ تم یدُو ونشیوں میں بڑے سادھو ہو۔ سدا اپنی برائی سے دُور رہے ہو۔ کہو کنس دشٹ کے پاس کیسے رہتے ہو اور وہاں کے لوگوں کی کیا گتی ہے۔ سو بھید کہو۔ اکرورجی بولے:

چوپائی۔ جب تے کنس مدھو پُوری بھیو تب تے سب ہی کو دوھ دیو
پُوچھو کہا نگر کُشلات پرجا دُکھی ہوت ہی گات
جو لوں ہے متھرا میں کنس تو لوں کہاں بچے یدُو ونش

دوہا۔ پشو بھینڈ سے چھیری نکو جیوں کھٹیک رپُو ہوئے
تیوں پرجا کو کنس ہے۔ دُکھ پاوے سب کوئے

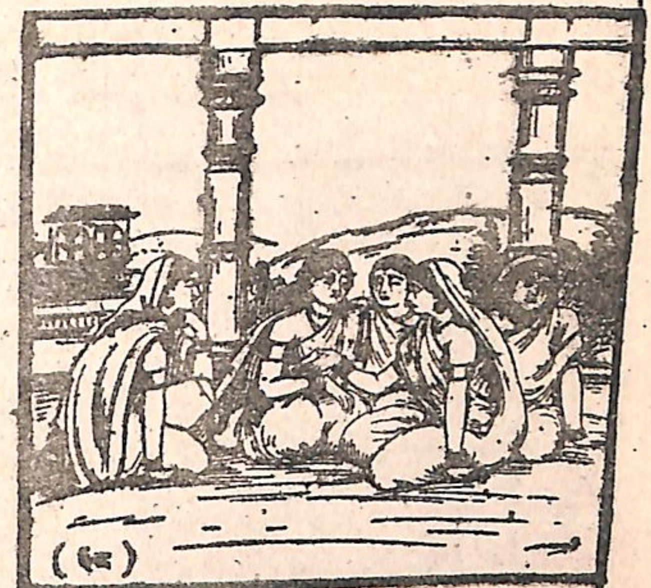
اتنا کہہ پھر بولے کہ تم کنس کا ویوہار جانتے ہو ہم زیادہ کیا کہیں۔

ادھیائے ——۴۰

شریکرشن بلرام کا متھرا گمن (جانا)

شری شکدیوجی بولے کہ پرتھوی ناتھ! جب نندجی باتیں کہ چکے تب اکرور کو کرشن بلرام اشارے سے بلائے الگ لے گئے۔





چوپائی۔ آدر کر پوچھی کشلات — کہو کاکا متھرا کی بات
ہے وسدیو دیوکی تاکے — راجہ بیر پیدوتن ہی کے
اتی پاپی مایا ہے کنس — بہت کھویو سگر یدوونش

کوئی یدوکل کا مہاروگ اجنم لے آیا ہے۔ اسی نے سب یدوونشیوں کو ستایا ہے۔ اور جو پوچھو تو وسدیو دیوکی تمہارے لئے اتنا دکھ پاتے ہیں۔ جو نہ چھپاتے تو وہ اتنا دکھ نہ پاتے۔ یوں کہہ پھر بولے:۔

چوپائی۔ تم سوں کہا چلت ان کہیو — تمکو سدا ریتی ہوں رہیو
کہت بائے یگ سرن تمہاری — سنکٹ ہیں پاوت دکھ بھاری

یہ سن اکرور جی بولے۔ کہ کرپا ناتھ! تم سب جانتے ہو۔ میں کیا کہونگا کنس کی انیتی۔ اسکی کسی میں نہیں پریتی۔ وسدیو اور اگر سین کو مارنے کیلئے روزانہ وچار کیا کرتا ہے۔ مگر وہ آج تک اپنی قسمت سے بچے ہوئے ہیں۔ اور جب سے نارد منی آپکے ہونے کا سب حال سمجھا کر کہہ گئے ہیں۔ تب سے وسدیو کو بیڑی ہتھکڑی دے مہا دکھ میں رکھا ہے۔ اور کل اسکے یہاں مہادیو کا یگیہ ہے۔ وہ دھنش دھرا ہے۔ سب کوئی دیکھنے کو آوینگے۔ تمہارے بلانے کو مجھے بھیجا ہے۔ یہ کہہ کر کہ جا کر رام کرشن سمیت نند رام کو بھینٹ سہت لے آؤ۔ سو میں لینے کو آیا ہوں۔ اتنی بات اکرور جی سے سن رام کرشن نے اگر نند راے سے کہا۔ (دیکھو شکل ۵۱)

چوپائی کنس بلائے ہیں سن تات — کہی اکرور کاکا یہ بات
گورس مبڈھے چھیری لیہو — دھنش یگیہ ہے تاکو دیہو
سب مل چلو ساتھ اپنے — راجہ بولے رہت نہ بنے

جب ایسے سمجھا بجھا کر شری کرشن چندر جی نے نند جی سے کہا تب نند رائے جی نے اسی وقت ڈھنڈورے کو بلا کر سارے نگر میں یوں کہہ ڈونڈی پٹوا دی کہ کل سویرے ہی سب متھرا کو جائیں گے۔ راجہ نے بلایا ہے۔ اس بات کے سننے سے صبح ہوتے ہی بھینٹ لے سارے برج واسی آ پہنچے۔ اور نند جی بھی دودھ۔ مکھن۔ دہی۔ مینڈھے۔ بکرے۔ بھینسیں لے گاڑی جُتوائے ان کے ساتھ ہو لئے۔ اور کرشن بلدیو بھی گوال بالوں کو ساتھ لے رتھ پر چڑھے۔

آگے بھئے نند اُپ نند سب پاچھے ہلدر گوبند

شری شکدیو جی بولے۔ پرتھوی ناتھ! اچانک کرشن کا چلنا سُن سب برج کی گوپیاں بہت گھبرا کر بے چین ہو گھر چھوڑ ہڑبڑائے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ اور گرتی پڑتی وہاں آئیں، جہاں شری کرشن کا رتھ تھا۔ آتے ہی رتھ کے چاروں طرف کھڑی ہو ہاتھ جوڑ ونتی کر کہنے لگیں۔ (دیکھو شکل ۴۹) ہمیں کس لئے چھوڑتے ہو برج ناتھ! سرد س دیا ہے تمہارے ساتھ...... سادھو کی تو پریتی کبھی گھٹتی نہیں۔ ہاتھ کی سی لکیر سدا ہاتھ میں ہی رہتی ہے۔ اور بیوقوف کی پریتی نہیں ٹھہرتی۔ جیسے بالو ریت کی دیوار۔ ایسا ہم نے کیا قصور کیا ہے؟ جو ہمیں پیٹھ دکھائے جاتے ہو۔ یہ شری کرشن چندر کو سُنا کر پھر گوپیاں اکرور کی طرف دیکھ بولیں

یہ اکرور کرور ہے بھاری جانی کچھو نہ پیر ہماری
جا دن چھین سب ہوتا ناتھ تاہی چھیکو لے اپنے ساتھ
کپٹی کور کٹھن من بھیو ناس اکرور وری تھا کن نیو
ہے اکرور کٹل متی ہیں کیوں داہت ابلا آدھین

ایسے سخت باتیں سُنائے سوچ سنکوچ چھوڑ ہری کا رتھ پکڑ آپس میں کہنے لگیں، متھرا کی رانیاں بہت چنچل۔ چتر خوبصورت ہیں۔ ان سے محبت کر اُن کے قابو میں ہو وہاں ہی رہیں گے بہاری۔ تب کاہے کو کرینگے سُرت ہماری۔ اُنہیں کے بڑے بھاگیہ ہیں۔ جو پریتم کے سنگ رہیں گی۔ ہمارے جپ تپ کرنے میں ایسی کیا چوک پڑی تھی۔ جس سے شری کرشن چندر بچھڑتے ہیں۔ یوں آپس میں کہہ پھر ہری سے کہنے لگیں کہ تمہارا تو نام ہے گوپی ناتھ! کس لئے نہیں چلتے اپنے ساتھ۔

تم بن چھن چھن کیتو کٹے پلک اوٹ میں چھاتی پھٹے
بہت لگلئے کیوں کرتا چھوہ نٹھر بھوئی دھرت نہ موہ
ایسے کہاں آئے سُندری سوچ دُکھ سمندر میں پری
ٹھٹی مرگی سی چند چکور چاہی رہیں اک ٹک ہری اور
بہہ ہیں بدن تے آنسو ٹوٹ رہیں بھر لٹ مکھ پہ چھوٹ

شری شکدیو منی بولے کہ راجہ! اس وقت گوپیوں کی تو یہ حالت تھی۔ جو میں نے کہی۔ اور یشودھا رانی ممتا کر پتر کو گلے لگائے رو رو بہت پیار سے کہتی تھی۔ جس دن تم وہاں سے واپس آؤ اُس دن کیلئے کلیو لے جاؤ۔ وہاں جا کر کسی سے پریتی مت کرنا۔ جلدی آ اپنی ماتا کو درشن دینا۔ اتنی بات سُن شری کرشن رتھ سے اُتر سب کو سمجھا بجھا کر ماں سے رخصت ہو ڈنڈوت کر آشیرباد لے پھر رتھ پر چڑھ چلے۔ اس وقت ادھر سے تو گوپیاں سمیت یشودھا جی بہت درد و

کرشن کرشن پکارتی تھیں۔ اور ادھر شری کرشن رتھ پہ کھڑے کھڑے پکار پکار کہتے جاتے تھے کہ تم گھر جاؤ۔ کسی بات کی چنتا مت کرو۔ ہم چار پانچ دن میں ہی واپس آتے ہیں۔ ایسے کہتے کہتے اور دیکھتے دیکھتے رتھ دور نکل گیا۔ اور دھول آکاش تک چھا گئی۔ اسمیں رتھ کی دھوجا بھی نہیں دکھائی دی۔ تب نراش ہو بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپڑاتے مورچھا کھا گریں بعد میں ہوش آیا تو ادھر یشودھا جی تو سب گوپیوں کو لے برندابن کو گئیں۔ (دیکھو شکل ۶۹) اور ادھر شری کرشن چندر سمیت سب چلتے چلتے جمنا کنارے آپہنچے۔ وہاں گوال بالوں نے پانی پیا اور ہری نے بھی ایک بڑ کے سایہ میں رتھ کھڑا کیا۔ ادھر اکرور جی نہانے کا وچار کر رتھ سے اُترے۔ تب شری کرشن جی نے نندرائے سے کہا کہ آپ سب گوال بالوں کو لیکر آگے چلیئے۔ چچا اکرور اشنان کر لیں تو ہم بھی آملتے ہیں۔ یہ سُن سب کو لیکر نند جی آگے بڑھے۔ اور اکرور جی کپڑے اُتار ہاتھ پاؤں دھو آچمن کر کنارے پہ جا کر پانی میں بیٹھ ڈبکی لے پوجا ترپن جپ دھیان کر پھر ڈبکی مار آنکھیں کھول دیکھا تو وہاں رتھ سمیت شری کرشن نظر آئے۔

پنی اُن دیکھیو شیش اُٹھائے — ہیں ٹھاں بیٹھے ہیں یدورائے
کریں اچمبا ہے وچار — وے رتھ اوپر دُور مُرار
بیٹھے دوؤ بڑ کی چھاں نہہ — تنہوں کو دیکھا جل مانہہ
باہر بھیتر بھید نہ ہون — سانچوں رُوپ کون سو کہوں

مہاراج! اکرور جی تو ایسا ہی صورت اندر دیکھ سوچتے ہی تھے۔ اسی دوران پہلے تو شری کرشن چندر جی چتربھج ہو شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم دھارن کر سُر۔ مُنی۔ کنّر۔ گندھرو آدی سب بھگتوں سمیت پانی میں درشن دیا۔ اور بعد میں شیش شائی۔ تو اکرور دیکھ کر اور بھی بھول رہا۔

ادھیائے —— ۴۱

اکرور جی دوارا بھگوان شری کرشن کی استوتی

شری شکدیو جی بولے۔ کہ ہے مہاراج! پانی میں کھڑے اکرور جی کو کتنی ہی دیر میں پربھو کا دھیان کرنے سے گیان ہوا تو ہاتھ جوڑے۔ پرنام کر کہنے لگا کہ کرتا تم ہی ہو بھگونت۔ بھگتوں کیلئے سنسار میں آپ ادھرتے ہو بھیس اننت۔ اور سُر نر تمہارے ہی انش ہیں۔ تمہیں سے پیدا ہو کر تم میں ہی ایسے سماتے ہیں، جیسے جل ساگر سے نکل کر ساگر میں ہی سماتا ہے۔ تمہاری مہما انوپ۔ کون کہہ سکے۔ سدا رہتے ہو وراٹ سروپ۔ سر سورگ۔ پرتھوی پاؤں۔ سمندر پیٹ۔ نابھی آکاش۔ بادل کیش (بادل)، درخت روم۔ اگنی مکھ۔ دسوں دشا کان۔ پون جل دیہہ پہ پلک لگانا رات دن۔ اس روپ سے سدا وراجتے ہو۔ تمہیں کون پہچان سکے۔ اس طرح استوتی کر اکرور جی نے پربھو کے چرنوں کا دھیان کر کہا کہ [illegible] (دیکھو شکل ۷۰)



ادھیائے ——— ۲۸

شری کرشن کا متھراجی میں پرویش

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب شری کرشن چندر نے نٹ مایا کی طرح پانی میں انیک روپ دکھا کر ہر لئے۔ تب اکرور جی نے جل سے نکل کنارے پر آ ہری کو پرنام کیا۔ اس وقت نند لال نے اکرور جی سے پوچھا۔ کاکا! شری میں جل کے اندر اتنی دیر کیوں لگائی؟ ہمیں یہ بہت چنتا تھی تمہاری کہ چاچا نے کس لئے راستہ چلنے کی سُدھ بساری۔ کیا کچھ حیرانی تو جا کر نہیں دیکھی۔ یہ سمجھا کر کہو جو ہمارے من کا شک جائے۔

منی اکرور کہہ جورے ہاتھ
بھلو درشن دینو جل ماہنی
موہی بھروسو بھیو تہارو
اب تو کا نہہ ملمبا نہ کرے

تم سب جانت ہو برج ناتھ
کرشن چرتر کچھ اچرج ناہیں
بیگ ناتھ متھرا پگ دھارو
شیگھر چلو کارج چت دھرے





اتنی بات کے سنتے ہی ہری اُٹھ۔ رتھ پر بیٹھ اکرور جی کے ساتھ چلے اور نند وغیرہ جو سب گوپ گوال آگے گئے تھے انہوں نے جا متھرا کے باہر ڈیرے کئے۔ اور کرشن بلدیو کی انتظار دیکھ دیکھ فکر سے اپنے من میں کہنے لگے کہ اتنی دیر نہانے میں کیوں لگی۔ اور کس لئے اب تک ہری نہیں آئے؟ کہ اسی وقت چلتے چلتے شری آنند کند شری کرشن چندر بھی جا ملے۔ اس وقت ہاتھ جوڑ سر جھکا شری اکرور جی بولے کہ برج ناتھ! اب چل کے میرا گھر پوتر کیجئے اور اپنے بھگتوں کو درشن دیکر سُکھ دیجئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ہری نے اکرور جی سے کہا۔

پہلے سوچ کنس کو دیہو — تب اپنو دکھرا دا گیہو
سب کی دنتی کہو سُنائے — سن اکرور چلو سر نائے

چلتے چلتے بہت دیر کے بعد رتھ سے اُتر کر وہاں پہنچے جہاں کنس سبھا لگائے بیٹھا تھا۔ ان کو دیکھتے ہی سنگھاسن سے اُٹھ نیچے آئے نہایت محبت سے ملا۔ اور بڑے آدر مان سے ہاتھ پکڑ لے جائے سنگھاسن پر اپنے پاس بٹھائے ان کی راضی خوشی پوچھ کر بولا۔ جہاں گئے تھے وہاں کی بات کہو۔

سن اکرور کہے سمجھائے — برج کی مہما کہی نہ جائے
کہاں نند کی کروں بڑائی — بات تمہاری سُنتیں چڑھائی
رام کرشن دوؤ ہیں آئے — بھینٹ سبھی برج واسی لائے
ڈیرا کئے ندی کے تیر — اُترے گوال بھاری بھیر

یہ سُن خوش ہو کر بولا۔ اکرور جی آج تم نے ہمارا بہت بڑا کام کیا، جو رام کرشن کو لے آئے۔ اب گھر جا کر آرام کرو۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا۔ مہاراج! کنس کی اجازت لے اکرور تو اپنے گھر گئے۔ اور وہ یہ سوچ وچار کرنے لگا اور جہاں نند اُپ نند بیٹھے تھے وہاں اُن سے ہلدر اور گوبند نے پوچھا کہ جو ہم آپ کی اجازت پا دیں تو نگر دیکھ آویں۔ یہ سُن پہلے تو نند رائے جی نے کچھ کھانے کو مٹھائی نکال دی۔ اُن دونوں بھائیوں نے کھالی۔ پھر بولے۔ اچھا جاؤ۔ دیر مت کرنا۔ اتنا وچن نند مہر کے مُکھ سے نکلتے ہی آنند کند دونوں بھائی اپنے گوال بال سکھاؤں کو ساتھ لے نگر دیکھنے چلے۔ آگے چل کر دیکھا تو نگر کے چاروں طرف بن اُپون پھول رہے ہیں۔ ان پر پرندے بیٹھے طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے تالاب نرمل جل سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں کنول کھلے ہوئے ہیں۔ جن پر بھنوروں کے جھنڈ کے جھنڈ گونج رہے ہیں۔ اور کنارے پر ہنس وسارس وغیرہ پنچھی کلولیں کر رہے ہیں۔ شیتل سگندھ سمیر مند مند بہہ رہی اور بڑی بڑی باڑیوں بنواڑی پر بنواڑیاں لگی ہوئیں۔ بیچ بیچ ون ون کے پھولوں کی کیاریاں کوسوں تک پھولی ہوئی۔ جگہ جگہ رہٹ چل رہے اور مالی میٹھے سُروں میں گا گا کر جل سینچ رہے ہیں۔

یہ شوبھا بن اُپون کی دیکھ خوش ہو پربھو سمیت متھرا پوری میں گئے۔ وہ پوری کیسی ہے کہ اس کے چاروں طرف تانبے کا کوٹ اور بہت چوڑی کھائی چار پھاٹک۔ ان میں آٹھ دھاتی کواڑ کنچن جٹت لگے ہوئے اور نگر میں طرح طرح کے پیلے۔ ہرے۔ سفید۔ پانچ سات منزلے مندر۔ اتنے اونچے کہ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے۔ جنکے سونے کے کلش

کلشیوں کی جیوتی۔ بجلی سی چمک رہی۔ دھوجا پھہرا رہیا۔ جالی۔ کھڑکیوں وغیرہ سے دھوپ کی سگندھ آ رہی۔ ہر دروازے پہ کیلے کا پودہ اور سونے کے کلش بھرے ہوئے دھرے ہوئے۔ دروازوں پہ بندرخوال بندھی ہوئی گھر گھر باجے بج رہے۔ اور ایک طرف طرح طرح کے منی والے سونے کے مندر راجہ کے الگ ہی جگمگا رہے۔ انکی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی۔ ایسی جو سُندر سہانی متھرا پوری۔ اُسے شری کرشن بلدیو گوال بالوں کو ساتھ لئے دیکھتے چلے۔

دوہا۔ پڑی دُھوم متھرا نگر آوت نند کمار
سُن دھائے پُر لوگ سب۔ گرہ کا کاج بسار

چوپائی۔
اور جو متھرا کی سُندری ۔ سنت کان اتی آتُر کھری
کہیں پرسپر اوچن اُچاری ۔ آوت ہیں بل بھدر مُراری
تِنہیں اکرور گئے ہیں لین ۔ چلو سکھی اب دیکھیں نین
کوئی کھات نہات سے جیجے ۔ گُہت شیش کوؤ اُٹھ تجے
کام کیل بیچ تے بسرادیں ۔ اُلٹے بھوشن وسین بنادیں
جیسے ہی تیسے اُٹھ دھائیں ۔ کرشن درشن دیکھن کو آئیں
لاجے کان ڈرڈرے نہ کوؤ ۔ کھڑکن کوؤ اٹن پہ کوؤ
کوؤ نکرڑی۔ دوار پہ تاکیں ۔ دوری گلی نن پھریں اُجاکیں
ایسے جہاں تہاں کھڑی ناری ۔ پربھو ہیتا ہیں بانہہ پساری
نیل بسن گورے بلرام ۔ پیتا مبر اوڑھے گھنشیام
یہ بھانجے کنس کے دوؤ ۔ اِن تے اسُر بچے نہ کوؤ
سُنت ہتی پرشا رتھ جن کو ۔ دیکھو رُوپ نین بھر تِنکو
پُورب جنم سکت کچھ کینا ۔ سو ودھ یہ درشن پھل دینا

اتنی کتھا سُنائے شری شکھ دیو منی بولے کہ مہاراج! اسی طرح سب پُور واسی کیا استری کیا پُرش طرح طرح کی کہہ درشن کرمگن ہوتے تھے اور جس راستے سے سب سمیت کرشن بلرام نکلتے تھے۔ وہیں اپنے اپنے کوٹھوں پہ کھڑے ہو کر ان پر چندن چھڑک چھڑک آنند سے رنگ پھول برساتے تھے۔ اور یہ نگر کی شوبھا دیکھ دیکھ گوال بالوں سے کہتے جاتے تھے۔ بھیا!۔ کوئی بھولیو مت اور جو کوئی بھولے تو پچھلے ڈیروں پہ جائیو۔ اتنے میں کچھ دُور جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ کنس کے دھوبی دھوئے ہوئے کپڑوں کی گانٹھیں لادے۔ شراب پیئے ہوئے اگھڑتے۔ کنس یش گاتے نگر کے باہر سے چلے آتے ہیں۔ انہیں دیکھ شری کرشن نے بلدیو جی سے کہا۔ بھیا! اِن کے سب کپڑے چھین لیجئے۔ اور آپ پہن لو۔ گوال بالوں کو پہنا دو۔ اور جو بچیں انکو لٹا دیجئے ایسے بھائی کو سُنائے سب کے ساتھ دھوبیوں کے پاس جاکر ہری بولے۔

ہم کو اُجلا کپڑا دیہو　　راجہ کول آویں پھر لیہو
جا پہراون پنسان پہنہیں　　تا میں تے کچھو تم کو دے ہیں

اتنی بات کے سنتے ہی اس میں جو بڑا دھوبی تھا۔ سو ہنس کر کہنے لگا۔

سورٹھا۔ راکھو گھری بنائے　　ہے نرپ دوار یوں
تب لیلا پٹ آئے　　جو چاہو سو دیجیو
بن بن پھرت چراوت گیا　　اہیر جات کامری چڑھیا
نٹ کو بھیس بنائے آئے　　نرپ امبر پہرن من لائے
جُرے چلے نرپتی کے پاس　　پہراون لیوے کا آس
نیک آس جیون کو جو تو　　چاون چہت اب ہی تُنی سوؤ

یہ بات دھوبی کی سُن کر ہری نے پھر مُسکرا کر کہا۔ کہ ہم تو سیدھی طرح مانگتے ہیں۔ تم اُلٹی کیوں سمجھتے ہو۔ کپڑے دینے سے کچھ تمہارا نہ بگڑے گا۔ بلکہ جس اور لابھ ہوگا۔ یہ وچن سُن دھوبی جھنجھلا کر بولا۔ کہ راجہ کے کپڑے پہننے سے پہلے اپنا منہ تو دیکھ۔ میرے سامنے سے بھاگ جا ورنہ ابھی مار ڈالتا ہوں۔ اتنی بات کے سنتے ہی غصہ میں آ شری کرشن چندر نے تہ چھا کر ایک ہاتھ مارا کہ اُس کا سر اُڑ گیا۔ تب جتنے اُس کے ساتھ سیوک تھے سبھی سب چھوٹی موٹی گٹھڑی چھوڑ اپنی زندگی لے بھاگے۔ اور کنس کے پاس جا پکارے۔ کہ ہمارے سب کپڑے شری کرشن چندر نے لے لئے۔ اور خود پہن لئے۔ کچھ بھائی کو پہنا دئے۔ کچھ گوال بالوں کو بانٹ دئے اور باقی جو بچے سب لٹا دئے۔ اس وقت گوال بال خوش ہو کر لگے اُلٹے سیدھے کپڑے پہننے۔

دوہا۔ کٹی کس پگ پہرے جھگا　　سوتھن ہیلے بانہہ
دھست بھید کھانے نہیں　　ہنستا کرشن من مانہہ

وہاں سے آگے بڑھے تو ایک سُوجی نے آ کر ڈنڈوت کر کھڑے ہو ہاتھ جوڑ کے کہا۔ مہاراج! میں کہنے کو تو کنس کا سیوک ہوں۔ مگر دل سے ہمیشہ آپ ہی کا گُن گاتا ہوں۔ دیا کر کہئے تو کپڑے پہناؤں۔ جس سے تمہارا داس کہاؤں۔ اتنی بات اس کے منہ سے نکلتے ہی انتریامی شری کرشن چندر نے اُسے اپنا بھگت جان نزدیک بلا کر کہا۔ تو ٹھیک وقت پہ آیا۔ لے پہنا دے۔ تب تو اس نے جھٹ پٹ ہی کھول۔ اُدھیڑ۔ کتر۔ چھانٹ اور سی کر ٹھیک ٹھیک بنا کر چُن چُن رام کرشن سمیت سب کو کپڑے پہنا دئے۔ اُس وقت اس کو بھگتی دے ساتھ لے آگے چلے۔

تا نہہ سُداماں مالی آیو　　آدر کر اپنے گھر لایو
سب ہی کو مالا پہنائی　　ملی کے گھر بھگتی بدھائی

ادھیائے ـــــ ۴۳

کُبجا پر کرپا ۔ دھنش بھنگ اور کنس کی گھبراہٹ

شری شکدیوجی بولے کہ پرتھوی ناتھ! مالی کی لگن دیکھ مگن ہو شری کرشن چندر اُسے بھگتی پدارتھ دے وہاں سے جا کر آگے دیکھیں تو سامنے گلی میں ایک کبڑی کیسر چندن سے کٹوریاں بھر تھالی کے بیچ دھر ہاتھ میں لئے کھڑی ہے۔ اُس سے ہری نے پوچھا۔ تو کون ہے؟ اور یہ کہاں لے چلی۔ وہ بولی دینِدیال! میں کنس کی داسی ہوں۔ میرا نام کُبجا ہے۔ روزانہ چندن گھس کر کنس کو لگاتی ہوں۔ اور من سے تمہارے ہی گُن گاتی ہوں۔ اسی کے پرتاپ سے آج آپ کا درشن پا کر جنم سپھل کیا۔ اور نینوں کا پھل لیا۔ اب داسی کا منورتھ یہ ہے کہ جو پربھو کی اجازت پاؤں تو چندن اپنے ہاتھوں چڑھاؤں۔ اسکی بہت بھگتی دیکھ کہا۔ جو تو اسی میں خوشی ہے تو لگاؤ۔ اتنا وچن سنتے ہی کُبجا بڑے چاؤ سے چِت لگائے جب رام کرشن کو چندن لگا پا تب شری کرشن چندر نے انکے من کی لگن دیکھ دیا کر پاؤں دھر دو اُنگلی ٹھوڑی کے نیچے لگائے اُچکائے اسے سیدھی کیا۔ ہری کا ہاتھ لگتے ہی یہ مہا سُندری ہوئی۔ (دیکھو شکل ۱۲۹) اور ونتی کر پربھو سے کہنے لگی، کہ کرپا ناتھ! جو آپ نے کرپا کر اس داسی کی دیہہ سیدھی کی تو دیا کر کے چل کے میرا گھر بھی پوتر کیجے۔ اور وشرام سے داسی کو سُکھ دیجئے۔ یہ سُن ہری اُس کا ہاتھ پکڑ مسکرا کر کہنے لگے

تو شرم دُور ہمارو رکھو ۔ تلک شیتل چندن دیو
رُوپ شیتل گُن سُندر رینگی ۔ تو نہی پر یہ نہ نترجی کی
آئے ملوں گا کنس ہی ماری ۔ یوں کہہ آگے چلے مُراری


(۵۹)

اور کُبجا اپنے گھر جائے کیسر چندن چوک پُرائے ہری کے ملنے کی آشا من میں رکھ منگلاچار کرنے لگی۔

آویں تہہ متھرا کی ناری ؛ کریں اچنبو کہیں نہاری
دھن دھن کُبجا تیرا بھاگ ؛ جا کو دِدھنا دیو سُہاگ
ایسو کہا کٹھن تپ کیو ؛ گوپی ناتھ بھینٹ بھج لیو
ہم نیکے نہیں دیکھے ہری ؛ توں کو ملے پریت اتی کری
ایسے تہاں کہت سب ناری ؛ متھرا دیکھت پھرت مُراری

اس بیچ نگر دیکھ دیکھ سب کے ساتھ پربھو دھنش پور پہ جا پہنچے۔ انہیں اپنے رنگ لیتے ملتے آتے دیکھتے ہی پہرے دار خوش ہو کر بولے۔ ادھر کدھر چلے آتے ہو گنوار۔ دُور کھڑے رہو یہ ہے راج دوار۔ پہریداروں کی بات سُنی ان سُنی کر سب کے ساتھ دَر گھُسے

وہاں چلے گئے۔ جہاں تیر تاڑ لیا اور موٹا بھاری مہادیو کا دھنش دھرا تھا۔ جاتے ہی جھٹ اٹھائے چڑھائے معمولی سا کھینچ کر توڑ ڈالا ایسے جیسے کہ ہاتھی گنّا توڑ ڈالتا ہے۔ اس میں سب (دیکھو شکل ۴۳) رکھوالے جو کنس کے بٹھائے ہوئے تھے اور چوکیدارہ دیتے تھے۔ سو چڑھ آئے۔ پربھو نے انہیں بھی مار گرایا۔ اس وقت نگر کے لوگ تو یہ چرتر دیکھ وچار کر آپس میں یوں کہنے لگے کہ دیکھو راجہ نے گھر بیٹھے اپنی موت خود بُلائی۔ ان دونوں بھائیوں کے ہاتھوں سے اب زندہ نہ بچے گا۔ اور دھنش کی زوروار آواز سُن کنس ڈر کر اپنے لوگوں سے پُوچھنے لگا۔ کہ یہ آواز کس چیز کی ہوئی۔ اتنے میں کتنے ہی لوگ راجہ کے جو دُور سے کھڑے دیکھتے تھے وہ واپس آ کر یوں جا پکارے کہ مہاراج کی دہائی۔ رام کرشن نے آ کے نگر میں بڑی دھوم مچائی۔ شو کا دھنش توڑ سب رکھوالوں کو مار ڈالا۔ اتنی بات کے سنتے ہی کنس نے بہت سے یودھاؤں کو بُلا کے کہا۔ تم ان کے ساتھ جاؤ اور کرشن بلدیو کو دھوکے سے ابھی مار کر آؤ۔ اتنا وچن کنس کے مُکھ سے نکلتے ہی یہ اپنے استر شستر لے وہاں گئے جہاں دونوں بھائی کھڑے تھے۔ اُنہوں انہیں یوں للکارا۔ تو اُنہوں نے ان کو بھی آ مار ڈالا۔ جب ہری نے دیکھا کہ اب یہاں کنس کا کوئی سیوک نہیں رہا تب بلرام جی سے کہا کہ بھائی ہمیں آئے بہت دیر ہو گئی۔ اب ڈیرے پر چلنا چاہیئے۔ کیونکہ بابا نند ہماری انتظار دیکھ دیکھ سوچتے ہونگے۔ فکر کرتے ہونگے۔ یوں سب گوال بالوں کو ساتھ لے پربھو بلرام سمیت چل کر وہاں آئے جہاں ڈیرے پڑے تھے۔ آتے ہی نند مہر سے یُوں کہا۔ کہ پتا جی! ہم نگر میں جا کر بہت رونق دیکھ آئے اور گوپ گوالوں نے اپنے اپنے کرتب دکھائے

تب دیکھ نند کہیں سمجھائے — کانہا تمہاری ٹینو نہ جائے
یہ برج بن نہیں ہمارا گاؤں — یہ ہے کنس راؤ کی ٹھاؤں
یہاں جن کچھو اُپدرو کرو — میری سیکھ پُوت من دھرو

جب نند رائے جی ایسے سمجھا چکے۔ تب نندلال بڑے پیار سے بولے۔ کہ پتا جی! بھوک لگی ہے۔ جو ہماری ماتا نے کھانے کو دیا ہے۔ سو دیجیے۔ اتنی بات کے سنتے ہی انہوں نے جو پدارتھ کھانے کو ساتھ لائے تھے۔ سو نکال دیا۔ کرشن بلدیو نے لیکر گوال بالوں کو ساتھ ملا کر کھا لیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شُکدیو مُنی بولے کہ مہاراج! ادھر تو یہ آئے پرماتما خوش ہو کر سوئے اور ادھر شری کرشن کی بات سُن کنس کے دل میں بہت چنتا ہوئی۔ اُسے اُٹھتے بیٹھے چین نہ تھا۔ من ہی من کڑھتا اپنی تکلیف کسی کو نہ کہتا تھا۔ کہا ہے کہ :-

دوہا۔
جیوں کاٹھ ہی گھن کھاتا ہے۔ کوئی نہ جانے پیر
تیوں چنتا چت میں بھئی۔ بُدھی بل گھٹے شریر

آخر بہت گھبرا کر مندر میں جا کر سیج پر سویا۔ وہاں بھی اُسے ڈر کے مارے نیند نہ آئی۔

تین پہر نِش جاگت گئی — لاگی پلک نیند کشن بھئی
تب سپنا دیکھا من ماہیں — پھرے شیش بن گھر کی چھاہیں
کبھوں ننگن ریتا میں نہائے — دھائے گدھا چڑھ وِش کھاوے
بسے سمان بھُوت سنگ لئے — رکت پھُول کی مالا پہنے

تن پہ بیٹھے بال کشور　　بہت رُوپ دیکھے چھول اور

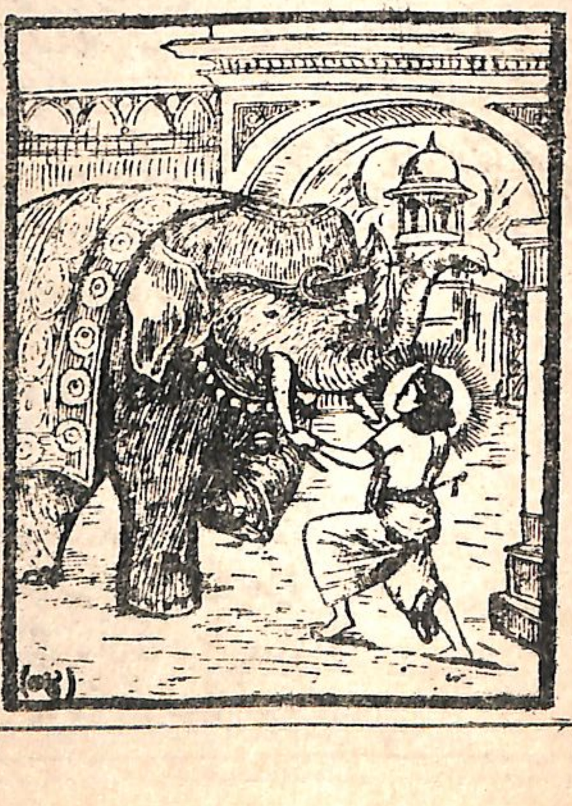
مہاراج! جب کنس نے ایسا خواب دیکھا تب تو وہ بہت بے چین ہو کر چونک پڑا۔ اور سوچ وچار کرتا باہر آیا۔ اور اپنے منتریوں کو بلا کر بولا۔ تم ابھی رنگ بھُومی کو جھڑوا کر۔ چھڑکوا کر سنوار دو اور نند اُپ نند سمیت سب برج واسیوں کو اور وسدیو وغیرہ یدو ونشیوں کو رنگ بھُومی میں بُلا کر بٹھاؤ۔ اور جو سب دیش دیش کے راجہ آئے ہیں اُنہیں بھی۔ اتنے میں مَیں بھی آتا ہوں۔ اسکی اجازت پا کر منتری رنگ بھُومی میں آ کر اُسے جھڑوائے۔ چھڑکوائے اور پتیا مبر بچھوائے دھوجا پتاکا۔ تورن بندنوار بندھوائے۔ طرح طرح کے باجے بجوائے سب کو بُلائے بھیجا۔ وہ آئے اور اپنے اپنے منچ پر جا بیٹھے۔ اتنے میں راجہ کنس بھی غرور میں بھرا اپنے مچان پر آ بیٹھا۔ تب دیوتا وِمان میں بیٹھ آکاش میں دیکھنے لگے۔

ادھیائے ـــــ ۴۴

اتھ کُبلیا ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! صبح ہی جب نند اُپ نند وغیرہ سب بڑے بڑے رنگ بھُومی کی سبھا میں گئے تب شری کرشن چندر نے بلدیو جی سے کہا کہ بھائی سب گوپ آ گئے گئے۔ اب دیر نہ کریئے۔ جلدی گوال سکھاؤں کو ساتھ لے رنگ بھُومی دیکھنے چلیئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور سب گوال بال سکھاؤں سے کہا کہ بھائیو! چلو رنگ بھُومی کی رچنا دیکھ آویں۔ یہ وچن سنتے ہی فوراً سب سنگ ہو لئے۔ آخر شری کرشن چندر جی بلرام سمیت





بھیس کئے گوال بال سکھاؤں کو ساتھ لے چلے۔ رنگ بھومی کی پور پر آکھڑے ہوئے۔ جہاں دس ہزار ہاتھیوں کے بل والا بڑا متوالا ہاتھی کُبلیا جھومتا تھا۔

دیکھ تنگ دوار متوارو — گج پاہی بلرام پکارو
سُنو مہاوت بات ہماری — لیہو دوار تے گج تم ٹاری
جانے دو ہمیں نرپ پاس — تا تہ ہوئے گج کو ناش
کہے ریت نہیں دوش ہمارو — مت جانو تم ہری کو وارو

یہ تم بھون پتی ہیں۔ دشٹوں کو مار بھومی کا بھار اُتارنے آئے ہیں۔ یہ سُن مہاوت کرودھ کر بولا۔ میں جانتا ہوں۔ گلئے چرا چرا کر تم بھون پتی بن گئے۔ اسلئے یہاں آکر کھڑے ہو کر شور دیہ رہے ہو۔ دھنش کا توڑنا نہ سمجھو۔ میرا ہاتھی دس ہزار ہاتھیوں کا بل رکھتا ہے۔ جب تک اس سے نہ لڑینگے تب تک اندر نہ جانے پاوینگے۔ تم نے تو بہت بلی مارے ہیں مگر آج اِس کے ہاتھوں سے بچوگے تو جانوں گا۔ کہ تم بہت بلی ہو۔

دوہا۔ تب ہی گوپ بلدر کہیو۔ سُن رے مُوڑھ کجات
گج سمیت پٹکوں ابھی مت سنبھال کر بات

سورٹھا۔ نیک نہ لگ ہی بار — ہاتھی مرجے ہے ابھی
تاسوں کہت پکار — اجھو مان میرو کہیو

اتنی بات کے سنتے ہی گجراج نے گج پیلا۔ جیوں وہ بلد یوجی پہ ٹوٹا تیونہی انہوں نے ہاتھ گھمائے ایک تھپیڑا ایسا مارا کہ وہ سونڈ سکوڑ چنگھاڑ مار پیچھے ہٹا۔ یہ چرتر دیکھ کنس کے بڑے بڑے یودھا جو کھڑے دیکھتے تھے۔ سو اپنی طرف سے ہار مان من ہی من میں کہنے لگے کہ ان بلوانوں سے کون جیتے گا۔ اور مہاوت بھی ہاتھی کو پیچھے ہٹا جان بہت ڈر مان سوچنے لگا کہ جو یہ بالک نہ مرے تو کنس بھی مجھے زندہ نہ چھوڑیگا۔ یوں سوچ سمجھ کر اسنے پھر انکش مار ہاتھی کو گرم کیا۔ اور اِن دونوں بھائیوں پہ ہُلا دیا۔ اُس نے آتے ہی سونڈ سے ہری کو پکڑ کھنسلے کر جیوں دانتوں سے دبایا تو پربھو چھوٹا شریر بنائے دانتوں کے بیچ میں بچ رہے۔

دوہا۔ ڈرپ اُٹھے ہی کان سب — سُر نر مُنی پُر نر ناری
دھوں دشن بیچ ہو کڈھے — بل ندھی پد بھوٹے ناری

سورٹھا۔ اُٹھے تبھیں کے ہاتھ — بھوری خیال ہو ہانک دے
تُرت ہی بھجے سناتھ۔ دیکھ چرت بل شیام کے

چوپائی۔ ہانک سُنت اتی گوپ بڑھایو — جھٹک سُنڈ بھوروگج دھایو
رہے اُدر تہ دبک نہاری — بھجے جان گج رہیو نہاری
پاچھے پرگٹ پھیر ہری ٹیرو — بلداؤ آگے تے گھیرو

بھونچکے رہے دیکھ سب کوؤ   لگے کہیں کھجاون دوؤ

مہاراج! اُسے کبھی بلرام سُونڈ پکڑ کھینچتے تھے۔ کبھی شیام پُونچھ پکڑے۔ اور وہ اُنہیں پکڑنے کو آتا تھا۔ تب یہ الگ ہو جاتے تھے۔ کتنی ہی دیر تک اُس کے ساتھ ایسے کھیلتے رہے۔ جیسے بچھڑوں کے ساتھ بچپن میں کھیلتے تھے۔ آخر ہری نے پونچھ پکڑ پھرا کر اُسے دے پٹکا اور مارے گھونسوں کے مار ڈالا۔ دانت اُکھاڑ لئے۔ تب اُس کے منہ سے خون کی ندی بہہ نکلی۔ ہاتھی کے مرتے ہی مہاوت للکار کر آیا۔ پربھو نے اُسے ہاتھی کے پاؤں تلے جھٹ مار گرایا اور ہنستے ہنستے دونوں بھائی نٹور بھیس کئے ایک ایک دانت ہاتھوں میں لئے رنگ بھومی کے بیچ جا کھڑے ہوئے۔ اس کمال.... نندلال کو جن جن نے جس جس بھاؤ سے دیکھا۔ اُس کو اس طرح کے نظر آئے۔ پہلوانوں نے پہلوان مانا۔ راجاؤں نے راجہ جانا۔ دیوتاؤں نے اپنا پربھو جانا۔ گوال بالوں نے سکھا مانا۔ نند اُپا نند نے بالک سمجھا۔ اور نگر کی عورتوں نے رُوپ کا خزانہ اور کنس جیسے راکششوں نے کال سمان دیکھا۔ مہاراج! ان کو دیکھتے ہی کنس بہت ڈر کر پکارا۔ ارے پہلوان! انہیں پچھاڑ مارو۔ یا میرے آگے سے ٹالو۔ اتنی بات جو کنس کے منہ سے نکلی۔ تو سب پہلوان جلدی ہی اپنے ہتھیار لے کر طرح طرح کے بھیس بنا کر چھٹھوک ٹھوک بھڑنے کو کرشن بلرام کے چاروں طرف گھر آئے۔ جیسے وہ آئے تیوں ہی یہ بھی سنبھل کھڑے ہوئے۔ تب اُن میں سے انکی طرف دیکھ چانُر بولا۔ سُنو ہمارے راجہ کچھ اُداس ہیں اس لئے خوش ہونے کیلئے تمہارا یُدھ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ تم نے بن میں وہ سب تعلیم سیکھی ہیں، اور کسی بات میں سوچ نہ کیجئے۔ ہمارے ساتھ مَل یُدھ کر اپنے راجہ کو سکھ دیجئے۔ سری کرشن بولے۔ راجہ جی نے بڑی دیا کر ہمیں بچایا ہے۔ آج ہم سے کیا بنے گا ان کا کاج۔ تم بہت طاقتور گنوان۔ ہم بالک انجان۔ تمہارے ہاتھ کیسے ملاویں۔ کہا ہے کہ شادی۔ دشمنی اور محبت برابر والے سے کیجے۔ مگر راجہ جی سے کچھ زور نہیں چلتا۔ اسلئے تمہارا کہنا مانتے ہیں۔ ہمیں بچائیو۔ طاقت سے پٹک نہ دیجو۔ ہم جو مناسب ہو۔ جس سے دھرم رہے سو کیجے۔ مل کر اپنے راجہ کو سکھ دیجے (دیکھو شکل ۷۵)

سُن چانر کہے بھئے کھائے   تمہاری گتی جانی نہیں جائے

تم بالک مانش دوؤ   کھینے کپٹ بلی ہو کوؤ

کھیلت دھنش کھنڈوے کریو   ماریو ترنت کبلیا تہ یو

تم لڑے ہانی نہیں ہوئی   یہ باتیں جانے سب کوئی

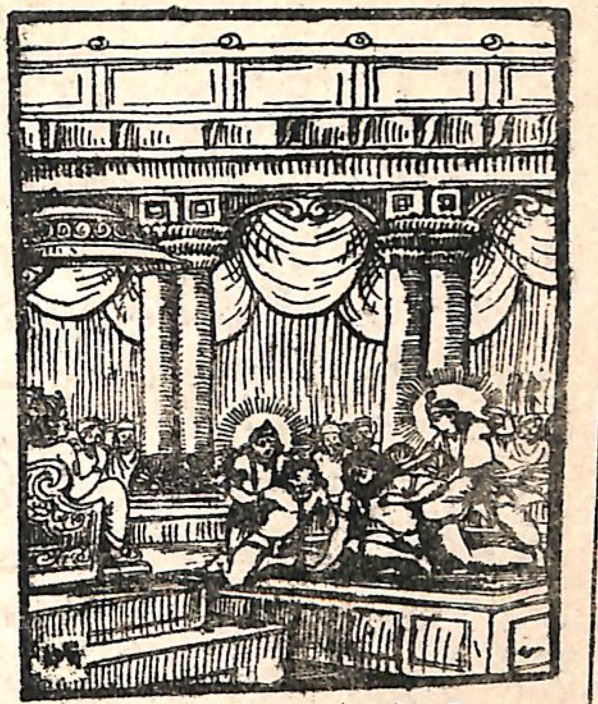
ادھیائے ۴۵

چانُر مُشٹک اور پہلوانوں کا تتھا کنس کا اُدھار

شری شکدیو جی بولے۔ کہ پرتھوی ناتھ! ایسے کتنی ہی بات کر خم ٹھوک چانُر تو شری کرشن کے سامنے ہوا۔ اور مُشٹک بلرام جی سے آ بھڑا۔ اور مہا یُدھ ہونے لگا۔

دوہا۔ سر سے سر بھجا سے بھجا درشٹی درشٹی سے جھور :. چرن چرن گہی جھپٹ کے لپٹ لپٹ جھکجھور





اس وقت انہیں دیکھ دیکھ سب لوگ آپس میں کہنے لگے۔ کہ بھائیو اس سبھا میں بہت بے انصافی ہوتی ہے۔ دیکھو کہاں یہ بالک روپ ندھان۔ کہاں یہ سب پہلوان بجر سمان۔ جو پر جیں تو کنس رسائے۔ نہ بر جیں تو دھرم نسائے۔ اسلئے یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ہمارا کچھ زور نہیں چلتا۔ مہاراج! اِدھر تو یہ سب لوگ یُوں کہتے ہیں اور اُدھر شری کرشن بلرام پہلوانوں سے یُدھ کرتے تھے۔ آخر اِن دونوں بھائیوں نے پہلوانوں کو پچھاڑ مارا۔ ان کے مرتے ہی باقی سب پہلوان آ ٹوٹے پر بھونے اُن سب کو بھی پل بھر میں مار گرایا۔ (دیکھو شکل ۸۶ و ۸۷) اس وقت ہری بھگت تو خوش ہو باجہ بجا بجا کر جے جے کار کرنے لگے۔ اور دیوتا آکاش سے اپنے وِمانوں میں بیٹھے شری کرشن کے دیش گائے پھُول برسانے لگے۔ اور کنس بہت دُکھ پا دیاکل ہو اپنے لوگوں سے کہنے لگا۔ ارے! باجہ کیوں بجاتے ہو۔ تمہیں کرشن کی جیت اچھی لگتی ہے۔ یوں کہہ کر بولے کہ یہ دونوں بالک بڑے چنچل ہیں۔ انہیں پکڑ باندھ سبھا سے باہر لے جاؤ۔ اور دیوکی سمیت وسدیو کپٹی کو پکڑ لاؤ۔ پہلے ان کو مار پھر ان دونوں کو بھی مار ڈالو۔ اتنا وچن کنس کے مُکھ سے نکلتے ہی بھگتوں کے ہتکاری مُراری سب راکشسوں کو پل بھر میں مار اُچھل کر وہاں جا چڑھے جہاں بہت اُونچے منچ پر۔ جھلیم پہنے۔ ٹوپ دئے۔ کھانڈا ہاتھ میں لئے بڑے ابھیمان سے کنس بیٹھا تھا۔ وہ ان کو موت سمان سامنے دیکھتے ہی ڈر کر اُٹھ کھڑا ہوا اور تھر تھر کانپنے لگا۔ من سے چاہا کہ بھاگوں۔ مگر شرم کے مارے بھاگ نہ سکا۔ تلوار سنبھال کر لگا وار کرنے۔ اس کال تندلال اپنی گھات لگائے اس کا وار بچاتے تھے۔ اور سُر نر مُنی گندھرو یہ مہا جنگ دیکھ دیکھ خوفزدہ ہو کر یوں پکارتے تھے۔ ہے ناتھ! اس دُشٹ کو جلدی ہی مارو۔ بہت دیر تک منچ پر یُدھ ہوتا رہا۔ آخر پربھو نے سب کو دُکھی سمجھ اُس کے بال پکڑ منچ سے نیچے پٹکا۔ تب سب سبھا کے لوگ پکارے۔ شری کرشن چندر نے کنس کو مارا۔ یہ آواز سُن سُر نر مُنی سب کو بہت خوشی ہوئی۔

دوہا۔ کرہی استوتی چپ ہنی ہرش ورش سمن سُر ورند

اُدت بجاوت دُند بھی کچپا جے جے نند نند

سورٹھا۔ متھرا پوری نرنارانی پہ پھلت سب کو ہیو۔

منہو کمُد ون چاری۔ وکستا ہری ششی مکھ نرکھ۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ دھرم اوتار! کنس کے مرتے ہی جو بلوان آٹھ بھائی اس کے تھے سو لڑنے کو چڑھ آئے۔ پربھو نے انہیں بھی مار گرایا۔ جب ہری نے دیکھا کہ اب یہاں راکشش کوئی نہیں رہا۔ تب کنس کی لاش کو گھسیٹ جمنا کنارے لے آئے اور دونوں بھائیوں نے بیٹھ آرام کیا۔ اُسی دن سے اس گھاٹ کا نام وشرام گھاٹ ہوا۔ آگے کنس کی رانیاں دیورانیوں سمیت بہت دیاکل ہو روتی پیٹتی وہاں آئیں، جہاں جمنا کنارے دونوں بھائی دلاسا لئے بیٹھے تھے۔ اور لگیں اپنے پتی کا منہ دیکھ سُکھ یاد کر کر گُن گا کر بے چین ہو پچھاڑ کھا کھا گرنے۔ اتنے میں کرونا ندھان کا نہا رحم کھا کر اُن کے پاس جا کر بولے۔

چوپائی۔

ماسی سُنو شوک نہیں کیجئے	ماما جی کو پانی دیجئے
سدا نہ کوؤ جیوت رہے	جھوٹو سو جو اپنو کہے
مات پتا سُت بندھو نہ کوئی	جنم مرن پھر ہی پھر ہوئی
یہیں سمبندھ جبھی لوں ہے	تو لوں ہی تا سوں سُکھ لے

مہاراج! جب شری کرشن چندر نے رانیوں کو ایسا سمجھایا۔ تب انھوں نے وہاں سے اُٹھ صبر کر جمنا کنارے پر آ پتی کو پانی دیا اور خود پربھو نے اپنے ہاتھوں کنس کو آگ دے کر اُس کی گتی کی۔

ادھیائے ـــــ ۴۶

اُگرسین راجیہ ابھیشیک۔ شری کرشن بلرام یگیوپویت اور گروکل پرویش

شری شکدیو مُنی بولے کہ راجہ کی رانیاں تو دیورانیوں سمیت وہاں سے نہا دھو کر راج مندر کو گئیں۔ اور کرشن بلرام وسدیو دیوکی کے پاس آئے۔ اُن کے ہاتھ پاؤں کی ہتھکڑیاں بیڑیاں کاٹ ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہوئے۔ (دیکھو شکل ۴۷)، اس وقت پربھو کا رُوپ دیکھ وسدیو دیوکی کو گیان ہوا۔ تو انھوں نے اپنے من میں نشچے کر جانا کہ وہ دونوں وِدھاتا ہیں۔ اسُروں کو مار بھومی کا بھار اتارنے کو سنسار میں اوتار لے آئے ہیں۔ جب وسدیو دیوکی نے یوں من میں جانا تو انتریامی ہری نے اپنی مایا پھیلا دی۔ اس نے اُن کی یہ مَتی ہر لی۔ پھر تو انہوں نے پُتر کو سمجھا۔ اتنے میں شری کرشن چندر انی دینا کر بولے۔ اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں کیونکہ جب سے آپ ہمیں گوکل میں نند کے یہاں چھوڑ آئے۔ تب سے لاچار تھے۔ ہمارا ذمہ نہ تھا۔ مگر من میں سدا یہ آتا تھا کہ جس کے گربھ دیٹ) میں دس مہینے رہ جنم لیا۔ اُسے کچھ بھی سُکھ نہ دیا۔ نہ ہم ہی نے

ماتا پتا کا منہ دیکھا۔ فضول میں جنم دوسرے کے یہاں کھویا۔ انہوں نے ہمارے لئے بہت تکلیفیں سہیں۔ ہم سے اُن کی کچھ سیوا ابھی نہیں ہوئی۔ سنسار میں وہی سپوت کہلاتے ہیں جو ماں باپ کی سیوا کرتے ہیں۔ ہم اُن کے قرضہ میں رہے۔ اُن کی ٹہل نہ کر سکے..... پرتھوی ناتھ! جب شری کرشن نے اپنے من کا بھید یُوں سنایا۔ تب اُنھوں نے نہایت خوشی سے اپنے گلے لگایا۔ اور سُکھ مان پچھلا سب دُکھ گنوایا۔ ایسے ماتا پتا کو سُکھ دیکر دونوں بھائی وہاں سے چلے اور اُگر سین کے پاس آئے۔ اور ہاتھ جوڑ کر بولے۔

نانا جُو اب کیجے راج　　　شبھ نکشتر نیکے دن آج





اتنی بات ہری کے مُکھ سے نکلتے ہی راجہ اُگر سین اُٹھ کر آئے۔ شری کرشن چندر کے پاؤں پکڑ کر کہنے لگے کہ کرپا ناتھ! میری وِنتی سُن لیجئے۔ جیسے آپ نے سب اسُروں سمیت کنس مہا دُشٹ کو مار بھگتوں کو سُکھ دیا ہے تو آپ ہی سنگھاسن پر بیٹھ مدھو پوری کا راجیہ کر پرجا پالن کیجئے۔ پربھو بولے۔ مہاراج! یدوونشیوں کو راجیہ کا ادھیکار نہیں۔ اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں۔ جب راجہ ییاتی بوڑھے ہوئے تب اپنے پُتر یدُو کو انہوں نے بلا کر کہا کہ اپنی جوانی مجھے دے اور میرا بڑھاپا تو لے۔ یہ سُن اس نے اپنے دل میں سوچا کہ جو میں پتا کو جوانی دوں گا۔ تو جوان ہو کر بھوگ کریگا۔ اس میں مجھے پاپ ہوگا۔ اس لئے نہ کرنا ہی بھلا ہے۔ یُوں سوچ سمجھ کر اُس نے کہا کہ پتا جی! یہ تو مجھ سے نہ ہو سکے گا۔ یہ سنتے ہی راجہ ییاتی نے کرودھ کر یدُو کو شاپ دیا کہ تیرے ونش میں راجہ کوئی نہ ہوگا۔ تب پُورو نام ان کا چھوٹا بیٹا سامنے آ کر ہاتھ جوڑ کے بولا۔ کہ پتا جی! اپنا بڑھاپا مجھے دو۔ اور میری جوانی تم لو۔ یہ جسم کسی کام کا نہیں جو آپ کے کام آوے تو اس سے بہتر اور کیا ہو؟ جب پُورو نے یوں کہا تب ییاتی خوش ہو اپنا بڑھاپا اُسے دے اس کی جوانی لے بولا۔ تیرے خاندان میں راج گدی رہیگی۔

اسلئے تاتا جی ہم یدُ وونشی ہیں. ہمیں راجیہ کرنا مناسب نہیں۔

سوورٹھا۔ کرو بیٹھ کر راجیہ ۔ دور کرو سندیہہ سب
ہم کری ہیں سب کاج ۔ جو آئے کے دیہو ہمیں

چوپائی۔ جو نہ مانہی آن تمہاری ۔ تبہی دنڈ کری ہیں ہم بھاری
اور کچھو چیت شوک نہ کیجے ۔ نیتی سہت پرجا سکھ دیجے
یادو جیتے کنس کے تراس ۔ نگر چھوڑ کے گئے پرواس
تن کو اب کر جور منگاؤ ۔ سکھ دے متھرا ماہنی بساؤ
وِپر دھینو سُر پُوجن کیجے ۔ اِن کی رکشا میں چت دیجے

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو مُنی بولے۔ کہ دھرم اوتار! مہاراج ادھیراج بھگت ہتکاری شری کرشن چندر نے اُگرسین کو اپنا بھگت جان ایسے سمجھا کر سنگھاسن پر بٹھا راج تلک کیا۔ اور چھتر پھرائے دونوں بھائیوں نے اپنے ہاتھ میں چنور لیا۔ (دیکھو شکل ۶۹) اس وقت نگر کے تمام لوگ خوش ہو کر مگن ہو دھنیہ دھنیہ کہنے لگے۔ اور دیوتا پھول برسانے لگے۔ مہاراج! اُگرسین کو راج پاٹ پر بٹھائے دونوں بھائی بہت سے وستر آبھوشن اپنے ساتھ لے وہاں سے چل کر نندرائے جی کے پاس آئے۔ اور سامنے ہاتھ جوڑ کھڑے ہو نہایت عاجزی سے بولے۔ ہم تمہاری کیا بڑائی کریں۔ اگر ہزار زبانیں بھی ہوں تو بھی تمہارے گنوں کا بیان نہ ہو سکے گا۔ تم نے ہمیں بہت پیار سے اپنے بیٹے کی طرح پالا۔ سب لاڈ پیار کیا۔ یشودھا میا بھی بڑی محبت کرتی۔ اپنا لاڈ ہم پر ہی رکھتی۔ سدا اپنا پُتر سمان جانا۔ کبھی من میں ہمیں غیر نہ مانا۔ ایسے کہہ پھر شری کرشن چندر بولے۔ ہے تاتا جی! تم یہ بات سُن کر کچھ بُرا مت مانو۔ ہم اپنے من کی بات کہتے ہیں، کہ ماتا پتا تو ہمیں کہیں گے، مگر اب کچھ دن متھرا میں رہیں گے۔ اپنے ذات برادری کے بھائیوں کو دیکھ یدُوکل کی پیدائش سنیں گے۔ اور اپنی ماتا سے مِل اُنھیں سُکھ دیں گے۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے لئے بڑے بڑے دُکھ سہے ہیں۔ جو ہمیں تمہارے یہاں نہ پہنچا آتے تو وہ دُکھ نہ پاتے۔ اتنا کہہ کر وستر آبھوشن نندمہر کے آگے دھر پر بھونے نرموہی ہو کہا۔ بسرتی بھائی۔ جو یہ سُکھ چھوڑ ہمارا کہا نہ مان۔ ماتا پتا کی مایا تج یہاں رہو گے تو تمہاری اس میں کیا بڑائی ہوگی۔ اُگرسین کی سیوا کرو گے اور رات دن چنتا میں رہو گے۔ جس میں تم نے راجیہ دیا، اسی کے آدھین (ماتحت) ہونا ہوگا۔ یہ بے عزتی کیسے برداشت ہوگی۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ نندرائے کو دُکھ نہ دیجے۔ اس کے ساتھ ہو لیجے۔

برج بن ندی دہا وچارو ۔ گوپن کو من تے نہ وچارو
نہیں چھانڈ ہیں ہم برج ناتھ ۔ چلیں سب ہی تمہارے ساتھ

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ایسے بہت سی باتیں کہہ دس بیس دوست شری کرشن بلرام جی کے ساتھ رہے: اور انہوں نے نندرائے سے کہا کہ آپ سب کو لے کر بیشک آگے بڑھئے۔ پیچھے سے ہم بھی انہیں ساتھ لئے چلے آتے ہیں۔ اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن نے کہا:۔

متیا سوں پالا گن کہیو ۔ ہم میں پریم کرے تم رہیو

اتنی بات شری کرشن کے منہ سے نکلتے ہی نند رائے تو بہت اداس ہو گئے لمبی لمبی سانس لینے اور گوال بال من ہی من میں وچار یوں کہنے لگے کہ یہ کیا اچنبھے کی بات کہتے ہیں۔ اس سے ایسا سمجھ میں آتا ہے کہ اب یہ جھٹ پٹ کرجایا چاہتے ہیں۔ ورنہ ایسے کٹھور وچن نہ کہتے۔ مہاراج! آخر ان میں سے سداماں نام کا سکھا بولا۔ بھیا۔ کنہیا! اب متھرا میں تیرا کیا کام ہے؟ جو بے رحمی سے پتا کو چھوڑ یہاں رہتا ہے۔ اچھا کیا جو کنس کو مارا۔ سب کام سنوارا۔ اب نند کے ساتھ ہو لیجئے۔ اور برندابن میں چل کر راجیہ کیجئے۔ یہاں کا راجیہ دیکھ من میں مت للچاؤ۔ وہاں جیسا سکھ یہاں نہ پاؤ گے۔ سنو۔ راجیہ دیکھ سُور کھ بھولتے ہیں۔ اور ہاتھی، گھوڑے دیکھ پھولتے ہیں۔ تم برندابن چھوڑ کہیں مت رہو۔ وہاں ہمیشہ بسنت کا موسم رہتا ہے۔ کنجان جنگل اور جمنا کی شوبھا من سے نہیں نکلتی۔

سورٹھا۔

دیا کل سبھی اہیر۔ مانہو پتنگ کے ڈسے

ہری دکھ مکت اکھیر۔ ٹھاڈے کاڈھے چتر سے

اس وقت بلدیو جی نند رائے کو بہت دکھی دیکھ سمجھانے لگے۔ کہ پتا جی! تم اتنا دکھ کیوں پاتے ہو۔ تھوڑے ہی دنوں میں یہاں کا کام کر ہم بھی آتے ہیں۔ آپ کو پہلے اس لئے ودا کرتے ہیں، کہ ماتا اکیلی ہماری دیا کل ہوتی ہوں گی۔ تمہارے جانے سے انہیں کچھ صبر ہوگا۔ نند جی بولے۔ کہ بیٹا ایک دفعہ تم میرے ساتھ چلو۔ پھر مل کر چلے آنا۔

دوہا۔

ایسے کہہ اتی وکل ہو رہے نند گہی پائے۔

بھئی کشین دیوتی مند گتی۔ نین جل رہیو چھائے۔

مہاراج! جب مایا رہت شری کرشن چندر جی نے گوال بالوں سمیت نند مہر کو بہت دیا کل دیکھا تب من میں وچارا کہ یہ بچھڑ ینگے تو زندہ نہ بچیں گے۔ تو نہی انہوں نے اپنی اس مایا کو چھوڑا جس نے ساری دنیا کو بھلایا ہوا ہے۔ اس نے آتے ہی نند جی کو سب سمیت اگیان کیا۔ پھر پربھو بولے۔ پتا جی! تم اتنا کیوں پچھتاتے ہو، پہلے ہی سوچو کہ متھرا اور برندابن کا فاصلہ ہی کیا ہے؟۔ تم سے ہم کہیں دور نہیں جاتے۔ جو اتنا دکھ پاتے ہو۔ برندابن کے لوگ دکھی ہونگے۔ اسلئے تمہیں پہلے بھیجتے ہیں۔ جب ایسے پربھو نے نند مہر کو سمجھایا تب یہ صبر کر ہاتھ جوڑ بولے۔ پربھو! جو تمہارے ہی دل میں ایسا آیا تو میرا کیا زور ہے؟ جاتا ہوں۔ تمہارا کہنا ٹال نہیں سکتا۔ اتنا وچن نند جی کے مکھ سے نکلتے ہی ہری نے سب گوال بالوں سمیت نند رائے کو تو برندابن ودا کیا۔ اور خود کئی ایک سکھاؤں سمیت دونوں بھائی رہے۔ اس وقت نند سہت گوپ گوال اس طرح جیوں بیتوں کر کے برنداپن پہنچے۔

چلے سکل لگ سوچت بھاری۔ ہارے سرو س منہو جواری

کاہو سُدھ کاہو سُدھ ناہیں۔ لٹ پٹا چرن پڑ لگ ماہیں

جات برندابن دیکھت دھون۔ ودھ ویتھا بڑھی دیا کل ن

ان کا آنا سنتے ہی یشودھا رانی دوڑی آئیں اور رام کرشن کو نہ دیکھ دیا کل ہو نند سے کہنے لگیں۔

چوپائی۔ ہو کنت سُت کہاں گنوائے وسن آبھوشن لینفے آئے
کچن پھینک کانچ دھر راکھیو امرت چھوڑ مُوڑھ وِش چاکھیو
پارس پائے اندھ جی ڈارے پھر گُن سنبھی کپار ہمارے

ایسے تم نے سُت گنوائے اور کپڑے زیورات ان کے بدلے لے آئے۔ اب اُن کے بغیر دھن کا کیا کروگے۔ ہے مُورکھ کنت جنکے پلک اوٹ ہوتے چھاتی پھٹے۔ انکے بغیر دن رات کیسے کٹے۔ جب انہوں نے تم سے بچھڑنے کو کہا، تب تمہارا دل کیسے رہا۔ اتنی بات سُن نندجی نے بڑا دُکھ پایا۔ اور نیچا سر کر یہ وچن سُنایا۔ سچ کہیں۔ یہ کپڑے و زیورات کرشن نے دئے۔ پر مجھے یہ پتہ نہیں کہ کس نے لئے۔ اور میں کرشن کی بات کیا کہوں گا۔ سُن کر تو بھی دُکھ پاوے گی۔

کنس مار موپے پھر آئے پریت ہرن کہی بچن سنائے
وسدیو کے پُتر دے بھئے کر منو ہار ہماری گئے
ہوں تب مہر ایسے رہیو پوشن بھرن ہمارو کہیو
اب جنم ہری ہر سُت کہئے ایشور جان بھجن کر رہئے

اُسے تو ہم نے پہلے ہی نارائن جانا تھا۔ پر مایا وش پُتر کر مانا۔ مہاراج! جب نندرائے جی نے سب باتیں شری کرشن کی کہہ سنائیں تو مایا وش ہو یشودھا رانی کبھی تو پر بھو کو اپنا پُتر جان من ہی من میں پچھتائے و پاگل ہو کر روتی تھی۔ اور کبھی گیان کر ایشور جان ان کا دھیان دھر گُن گاگا کر من کا دُکھ کھوتی تھی۔ اور اسی طرح سب برندابن واسی کیا مرد کیا عورت ہری کے پریم رنگ گئے۔ طرح طرح کی باتیں کرتے تھے۔ میری طاقت نہیں جو میں اُن باتوں کو بیان کروں۔ اسلئے اب سنتھر الیلا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سُنو۔ جب بلدر اور گوبند نندرائے کو وِدا کر وسدیو دیوکی کے پاس آئے۔ تب انہوں نے انہیں دیکھ دُکھ بُھلائے ایسے سُکھ مانا کہ جیسے تپسوی تپ کر اپنے تپ کا پھل پا کر سُکھ مانتا ہے۔ وسدیو جی نے دیوکی سے کہا کہ کرشن بلدیو پرائے یہاں رہے ہیں۔ انہوں نے اُن کے ساتھ کھایا پیا ہے۔ اور اپنی ذات کا حال بھی نہیں جانتے۔ اسلئے اب مناسب ہے کہ پروہت کو بُلا کر پُوچھیں۔ جو وہ کہیں سو کریں۔ دیوکی بولی۔ بہت اچھا۔ تب وسدیو جی نے اپنے کُل راجپروہت گرگ منی کو بُلا بھیجا۔ وہ آئے۔ ان سے انہوں نے اپنے من کا سندیہہ سب کہہ کر پُوچھا۔ کہ مہاراج! اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ سو کرپا کر کے کہیئے۔ گرگ منی بولے۔ پہلے سب ذات برادری کو نیوتا دے کر بُلایئے۔ بعد میں رام کرشن جنیو دیجئے۔ اتنی بات پروہت کے منہ سے نکلتے ہی وسدیو جی نے نگر میں نیوتا بھیجا۔ براہمن اور یدوونشیوں کو دعوت دیکر بُلایا۔ وہ آئے انہیں نہایت عزت کے ساتھ بٹھایا۔ اس وقت پہلے تو وسدیو جی نے طریقے سے ذات کرم کر جنم پتری لکھوائے دس ہزار گائیں سونے کے سینگ تانبے کی پیٹھ۔ روپے کا کُھر سمیت پٹیا میر اوڑھائے براہمنوں کو دیں۔ جو شری کرشن کے جنم کے وقت سنکلپی تھیں۔ بعد میں منگلا چار کروائے۔ وید کو سب ارتی بھانتی سے کر رام کرشن کا یگیو پویت کیا۔ (دیکھو شکل ۸۰) اور اُن دونوں بھائیوں کو کچھ دے وِدیا پڑھنے کو بھیج دیا۔ وہ چلے اونتکا پوری کے سوندی پن نامی رشی سے جو بڑا وِدوان اور بڑا گیان وان کاشی پوری کا تھا۔ اُس کے یہاں آ ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو نہایت عاجزی سے بولے:-

ہم پہ کرپا کرو رشی رائے ودیا دان دیہو سن لائے

مہاراج! جب شری کرشن بلرام جی نے سندی پن رشی سے عرض کی تو اُنہوں نے نہایت پریم سے اپنے گھر میں رکھا، اور لگے کرپا کر پڑھانے۔ بہت دنوں میں یہ چار وید۔ چھ شاستر۔ نو دیاکرن۔ اٹھارہ پُران۔ منتر۔ ییتر۔ تنتر۔ آگم۔ جیوتش۔ ویدک


(٣٠)


(٣١)

کوک۔ سنگیت اور پنگل پڑھ چودہ ودیا ندھان ہوئے۔ تب ایک دن دونوں بھائیوں نے ہاتھ جوڑ اتی ونتی کر گورو سے کہا۔ کہ مہاراج! کہا ہے۔ جو انیک جنم اوتارے۔ بہت کچھ دیجیے تو بھی ودیا کا بدلہ نہیں دیا جاتا۔ مگر آپ ہماری شکتی دیکھ گورو دکشنا کی آگیا دھکم کیجے۔ تو ہم اپنی اوقات کے مطابق دے۔ آشیرباد لے اپنے گھر جائیں۔ اتنی بات شری کرشن بلرام جی کے منہ سے نکلتے ہی ساندی پن رشی وہاں سے اُٹھ سوچ وچار کرتا گھر میں گیا اور اپنی عورت سے اُن کا بھید یوں سمجھا کر کہا۔ کہ یہ رام کرشن دونوں بالک ہیں۔ سو آدی پُرش اوناشی ہیں۔ بھگتوں کیلئے اوتار لے کر بھومی کا بھار اُتارنے سنسار میں آئے ہیں۔ میں نے ان کی لیلا دیکھ یہ بھید جانا۔ کیونکہ پڑھ پڑھ پھر پھر جنم لیتے ہیں۔ سو بھی ودیا رُوپی ساگر کی تھاہ نہیں پاتے۔ اور دیکھو اس بچپن سے تھوڑے ہی دنوں میں یہ لیسے اگم۔ اپار۔ سمندر کے پار ہو گئے۔ جو کرنا چاہیں سو پل بھر میں کر سکتے ہیں۔ اتنا کہہ کر پھر بولے۔

اِن پے کہا مانگیئے ناری سن کے سندری کہے وچاری
مرتک پُتر مانگو تم جائے جو ہری ہیں تو دیویں لیائے

ایسے گھر میں وچار کر ساندی پن رشی عورت کے ساتھ باہر آئے۔ شری کرشن بلدیو جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے مہاراج! میرے ایک پُتر تھا۔ اسے ساتھ لے کر کٹمب سمیت ایک سال ہوا میں سمندر نہانے گیا تھا۔ وہاں پہنچا اور کپڑے اُتار سب کے ساتھ نہانے لگا۔ تو ساگر کی ایک لہر آئی، اس میں میرا پُتر بہہ گیا اور پھر نہ نکلا۔ کسی مگر مچھ نے نگل لیا۔ اس کا مجھے بڑا دُکھ ہے۔ جو آپ گورو دکشنا دینا چاہتے ہو تو [illegible] دُور کیجے۔ یہ سن شری کرشن بلرام گورو ماتا اور

گورو کو پرنام کر رتھ پہ چڑھ اُن کا بیٹا لینے کیلئے سمندر کی طرف چلے۔ اور چلتے چلتے کافی دیر میں کنارے پہ جا پہنچے۔ انہیں کرودھ کرآتے دیکھ ساگر ڈر کر منشیہ کا رُوپ دھارن کر بہت سی بھینٹ لے جل سے نکل کنارے پہ ڈرتا کانپتا ان کے سامنے آکھڑا ہوا اور بھینٹ رکھ دنڈوت کر ہاتھ جوڑ سر جھکا اتی وِنتی کر بولا :۔

بڑے بھاگیہ پربھو درشن دیو ۔ کون کاج اِت آون بھیو

شری کرشن چندر بولے۔ ہمارے گورو دیو یہاں پہ پریوار سہت نہانے آئے تھے۔ اُن کے پُتر کو جو ترنگ کے ساتھ تو بہلے گیا ہے۔ اسے واپس لاد ۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں۔

سنت سندھو بولا سر نائے ۔ میں نہیں لینہو۔ داہی بہائے

تم سب ہی کے گورو جگدیش ۔ رام روپ باندھیو ہے ایش

تبھی سے میں بہت ڈرتا ہوں۔ اور اپنی مریادا سے رہتا ہوں۔ ہری بولے جو تُو نے نہیں لیا تو یہاں سے اور کون اُسے لے گیا۔ سمندر نے کہا۔ کرپا ناتھ! اس کا بھید بتاتا ہوں، کہ ایک شنکھا سر نامی اسر شنکھ رُوپ مجھ میں رہتا ہے سو جل چر جیووں کو دُکھ دیتا ہے۔ اور جو کوئی کنارے پہ نہانے کیلئے آتا ہے۔ اسے پکڑے جاتا ہے۔ شاید وہی آپ کے گورو کے بیٹے کو لے گیا ہو۔ میں نہیں جانتا۔ آپ اندر چل کر دیکھ لیجیے۔

یوں سن کرشن دھنسے سن لائے۔ مانجھ سمندر پہنچے جائے۔

دیکھت ہی شنکھا سُر ماریو۔ پیٹ پھاڑ کے باہر ڈاریو۔

تا میں گورو کو پُتر نہ پایو۔ پچھتانے بل بھدر سنایو۔

کو بھیا۔ ہم نے اسے فضول ہی مارا۔ بلرام جی بولے۔ کچھ چنتا نہیں۔ اب آپ اسے دھارن کیجیو۔ تب ہری نے اس شنکھ کو آیودھ کیا۔ دونوں بھائی وہاں سے چلتے چلتے یم پُری میں جا پہنچے۔ جس کا سنیمنی نام ہے، اور دھرم راج وہاں کا راجہ ہے۔ ان کو دیکھتے ہی دھرم راج اپنی گدی سے اُٹھ آئے۔ بھاو بھگتی سے لے جائے سنگھاسن پہ بیٹھائے۔ پاؤں دھو چرنامرت لے بولا۔ دھنیہ یہ ٹھور۔ دھنیہ یہ پُوری جہاں آکر پربھو نے درشن دیا۔ اور اپنے بھگتوں کو کرتارتھ کیا۔ اب کچھ حکم کیجیے جو سیوک پوری کرے۔ پربھو نے کہا کہ ہمارے گورو پتر کو لادے۔ اتنا وچن ہری کے مُکھ سے نکلتے ہی دھرم راج جھٹ بالک کو لے آیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج! آپ کی کرپا سے یہ بات میں نے پہلے ہی جانی تھی۔ کہ آپ گورو سُت کو لینے آؤ گے۔ اس لئے میں نے کوشش کر کے رکھا ہے اور اس بالک کو آج تک دوسرا جنم نہیں دیا۔ کرپا ناتھ! ایسے کہہ دھرم راج نے بالک ہری کو دیا۔ پربھو نے لے لیا۔ اور ترنت اُسے رتھ پہ بٹھائے وہاں سے چل تھوڑی ہی دیر میں لا کر گورو کے سامنے کھڑا کیا۔ اور دونوں بھائیوں نے ہاتھ جوڑ کے کہا۔ گورو دیو اب اجازت ہوتی ہے۔ اتنی بات سُن اور پُتر کو دیکھ ساندی پن مُنی بہت خوش ہو کر شری کرشن بلرام جی کو بہت سی آشیش دے کہہ بولے :۔

اب ہی مانگو کہا مراری ۔ دینہے مو ہی پُتر سُکھ کاری

اتی شے تم سوں سشیہ ہمارو ۔ کشل چھیم اب گھر ہی پدھارو

جب ایسے گوروجی نے اجازت دی۔ تب دونوں بھائی ودا ہو۔ ڈنڈوت کر رتھ پر بیٹھے۔ وہاں سے چل کر متھراپوری کے نکٹ آئے۔ اِن کا آنا سُن راجہ اگر سین وسدیو سمیت نگرواسی کیا مرد کیا عورت سب اُٹھ بھاگے اور نگر کے باہر آئے۔ بھینٹ کر بہت سکھ پائے باجے گاجے سے پاٹمبر کے پاوَنڑے ڈالتے پربھو کو نگر میں لے گئے۔ اس وقت گھر گھر منگلاچار ہونے لگے۔ اور بدھائی بجنے لگی۔

ادھیائے ــــــ ۴۷

اُودھوجی کی برج یاترا

شری شکدیوجی بولے کہ پرتھوی ناتھ! جو شری کرشن چندر نے برندابن کا خیال کیا وہ میں سب لیلا کہتا ہوں۔ تم دھیان





سے سُنو۔ ایک دن ہری نے بلرام جی سے کہا، کہ بھائی۔ سب برندابن واسی ہماری یاد کر کے بہت دُکھ پاتے ہونگے۔ کیونکہ جو وقت میں نے اُن سے مقرر کیا تھا وہ بیت چکا۔ اسلئے مناسب ہے کہ کسی کو وہاں بھیج دیجیے۔ جو جا کر ان کو تسلی دے آوے۔ یوں بھائی سے صلاح کر کے ہری نے اُودھو کو بُلا کر کہا۔ کہ ہے اودھو! ایک تو تم ہمارے سکھا دوست ہو۔ دوسرے بہت ہوشیار۔ گیان وان اور دھیر ہو۔ اسلئے ہم تمہیں برندابن بھیجا چاہتے ہیں۔ تا کہ تم جا کر نند یشودھا اور گوپیوں کو گیان دے کر اُنکی تسلی کر آؤ۔ اور ماتا روہنی کو لے آؤ۔ اُودھوجی نے کہا۔ جو آگیا (دیکھو شکل ۸۲) پھر شری کرشن چندر بولے۔ تم پہلے نندمہر اور یشودھا جی کو گیان اُپجائیے۔ اُن کے من کا موہ ہٹائے ایسے سمجھائے کہیو جو وہ مجھے نزدیک جان دُکھ تجیں۔ اور پُتر بھاؤ چھوڑ ایشور مان کے بھجیں۔ بعد میں اُن گوپیوں سے کہیو جنہوں نے میرے کاج

چھوڑی ہے لوک وید کی لاج۔ رات دن لیلائیں گاتی ہیں۔ اور عرصہ کی اُمید لئے پران مُٹھی میں لئے پھرتی ہے کہ تم کنت بھاؤ چھوڑ ہری کو بھگون جان بھجو۔ اور جُدائی کا دُکھ تجو۔ مہاراج! ایسے اُودھو کو کہہ دونوں بھائیوں نے مل کر ایک چِٹھی لکھی۔ جس میں نند یشودھا سمیت گوپ گوالوں کو تو یتھا یوگ ونڈوت پرنام آشیرواد لکھا۔ اور سب برج واسیوں کو جوگ کا اُپدیش لکھا۔ اور یہ اودھو کے ہاتھ دی۔ اور کہا۔ یہ چِٹھی اُنہیں پڑھ کر سُنا دینا اور جیسے بنے اُن سب کو سمجھا کے جلد واپس آئیو۔ اتنا سندیش کہہ پربھو نے اپنے کپڑے، آبھوشن، مُکٹ پہنائے۔ اپنے ہی رتھ پر بٹھائے اودھو جی کو برندابن وِدا کیا۔ یہ رتھ ہانک کافی دیر میں چلتے چلتے برندابن کے نزدیک جا پہنچے۔ تو وہاں دیکھتے کیا ہیں کہ کُنجان باغوں کے درختوں پر طرح طرح کے پرندے سن بھاون بولیاں بول رہے ہیں۔ اور جہاں جہاں سفید۔ بھوری۔ پیلی گائیں گھناسی پھر رہی ہیں اور جگہ بجگہ گوپی۔ گوال بال شری کرشن یش گا رہے ہیں۔ یہ شوبھا پرکھ خوشی سے اور پربھو کا وہار کی جگہ سمجھ پرنام کرتے اُودھو جی کو گاؤں کے کھڑک کے پاس لے گئے۔ تو کسی نے ہری کا رتھ پہچان پاس آکر اِن کا نام پُوچھ کر نند ہر سے جا کہا۔ کہ مہاراج! شری کرشن کا بھیس کئے اُنہی کا رتھ لئے کوئی اُودھو نامی متھرا سے آیا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی نند رائے جیسے گوپ منڈل کے بیچ بیٹھے تھے ویسے اُٹھ دھائے اور تُرنت اُودھو جی کے پاس آئے۔ رام کرشن کا سنگی جان بہت پیار سے ملے۔ اور خیریت پُوچھ بڑے آدر سے گھر لے گئے۔ پہلے پاؤں دُھلائے۔ آسن بیٹھنے کو دیا۔ پھر شٹرس بھوجن بنوا اُودھو جی کی مہمان نوازی کی۔ جب وہ آنند سے بھوجن کر چکے تب اچھی جگہ پر ڈھیا سیج بچھوا دی۔ اس پر پان کھا کر اُنہوں نے لیٹ کر بہت آنند پایا۔ اور راستہ کا شرم (تھکاوٹ) سب گنوایا۔ کچھ دیر بعد جب اُودھو جی سو کر اُٹھے تو نند ہر اُن کے پاس جا بیٹھے اور پُوچھنے لگے کہ کہو اُودھو جی! شورسین کے پُتر۔ ہمارے پرم متر وسدیو جی کٹمب سمیت سب آنند سے تو ہیں۔ اور ہم سے کیسی پریتی کرتے ہیں۔ یوں کہہ پھر بولے :-

کُشل ہمار سُتا کی کہو ۔ جن کے سنگ سدا تم رہو
کبھُو وہ سُت کرت ہماری ۔ اُن بن دکھ پاوت اتی بھاری
سب ہی سوں آون کہہ گئے ۔ بیتی اودھی بہت دن بھئے

روزانہ اُٹھ یشودھا دہی بلوئے ماکھن ہری کیلئے رکھتی ہیں۔ اور برج عورتوں کو جو اُن کے پریم رنگ میں رنگی ہیں سُرت کبھی کا نہا کرتے ہیں کہ نہیں۔

اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ پرتھوی ناتھ! اس طرح سماچار پُوچھتے اور کرشن چندر جی کی گزری ہوئی لیلا گاتے گاتے نند رائے جی تو پریم سے بھیگ اتنا کہہ کر پربھو کا دھیان کر آگے نہ بول سکے۔

مہابلی کنس آدی مارے ۔ اب ہم کا ہے کرشن بسارے

تبھی بہت دُکھی ہو سُدھ بُدھ دیہہ کی بسارے۔ من مارے۔ روتی یشودھا رانی اُودھو جی کے پاس آکر رام کرشن کی راضی خوشی پُوچھ کر بولی۔ کہو اُودھو جی ہری ہمارے بغیر وہاں اتنے دِن کیسے رہے۔ اور کیا سندیش (پیغام) دیا ہے۔ کب آکر درشن دینگے۔ اتنی بات سنتے ہی پہلے اُودھو جی نے نند یشودھا کو کرشن بلرام کی چِٹھی پڑھ

ستائی۔ بعد میں سمجھا کر کہنے لگے۔ کہ جن کے گھر میں بھگوان نے جنم لیا۔ اور بال لیلا کر سکھ دیا۔ انکی مہما کون کہہ سکے۔ تم بڑے بھاگیہ وان ہو کیونکہ جو آدی پُرش۔ اویناشی۔ بشو پر مہما کا کرتا۔ نہ جس کے ماتا نہ پتا نہ بندھو۔ اُنہیں اپنا پتر مانتے ہو۔ اور سدا (ہمیشہ) اُن کے دھیان میں من لگائے رہتے ہو۔ وہ تم سے کب دور رہ سکتا ہے۔ کہا ہے :۔

سدا سیپ پریم وش ہری ۔ جن کے ہیتو دیہہ نج دھری
جاکے بیری متر نہ کوئی ۔ اُونچ نیچ کو دُبنا ہوئی
جو ئی بھگتی بھجن من دھرے ۔ سوئی ہری سوں مل اُنو سرے

جیسے بھرنگی پتنگے کو لے جاتا ہے۔ اور اپنا رُوپ بنا دیتا ہے۔ اور جیسے کمل کے پھول میں بھنورا بند ہو جاتا ہے۔ اور رات بھر اس کے اوپر گونجتا رہتا ہے۔ اُسے چھوڑ اور کہیں نہیں جاتا۔ ویسے ہی جو ہری سے ہت کرتا ہے۔ اور اُن کا دھیان دھرتا ہے۔ اُسے وہ بھی اپنے جیسا بنا لیتے ہیں۔ اور سدا اُن کے پاس ہی رہتے ہیں۔ یوں کہہ پھر اُودھو جی بولے کہ اب تم ہری کو پتر کر مت جانو۔ ایشور کر مانو۔ وہ انتریامی۔ بھگت ہتکاری پربھو آ کر درشن دینگے اور تمہارا منورتھ (مقصد) پورا کریں گے۔ تم کسی بات کی چنتا مت کرو۔

مہاراج! اس طرح باتیں کرتے کرتے اور سنتے سنتے جب سب رات گذر گئی اور چار گھڑی پچھلی باقی رہی تب نند رائے جی سے اُودھو جی نے کہا۔ مہاراج! اب دہی بلونے کا وقت ہوا۔ جو آپ کی اجازت پاؤں تو جمنا اشنان کر آؤں نند مہر بولے بہت اچھا۔ اتنا کہہ وہ تو وہاں بیٹھ سوچ وچار کرتے رہے۔ اور اُودھو اُٹھ جھٹ رتھ میں بیٹھ جمنا کنارے آئے۔ پہلے کپڑے اُتار کر جسم شُدھ کیا۔ پھر پانی کے نزدیک جائے مٹی سر چڑھائے ہاتھ جوڑ کالندی استوتی گا کر آچمن کر کے پانی میں بیٹھ۔ نہا دھو کر سندھیا ترپن سے نچنت ہو لگے تپ کرنے۔ اس وقت سب برج عورتیں بھی اُٹھیں اور اپنا گھر جھاڑ بہار لیپ پوت دھوپ دیپ کر لگیں دہی بلونے۔

دوہا۔
دہی کا متھن ہینہ سماگا جے ۔ گاویں نُوپر کی دھن باجے
دہی متھ کے ماکھن لئے ۔ کیو گیہہ کا کام
تب سب مل پانی چلیں ۔ سندر برج کی بام

چوپائی۔
ایک کہے موہے ملے کنہائی ۔ ایک کہے وہ بھجے لُکائی
پیچھے تے پکری مو بانہہ ۔ وہ ٹھاڈے ہری بٹ کی چھانہہ
کہت ایک تو دوہت دیکھے ۔ بولی ایک بھور ہی پیکھے
ایک کہے وہ دھینو چراویں ۔ سُنو کان وے بنسی بجاویں
یا مارگ ہم جائے نہ مائی ۔ ورین مانگیں کنور کنہائی
گگری پھوڑیں گانٹھ چھوڑ ہیں ۔ نیک چتے کو تیو چور ہیں
ہیں کیوں دُورے دور آئے ہیں ۔ تب ہم کہاں جان پائے ہیں

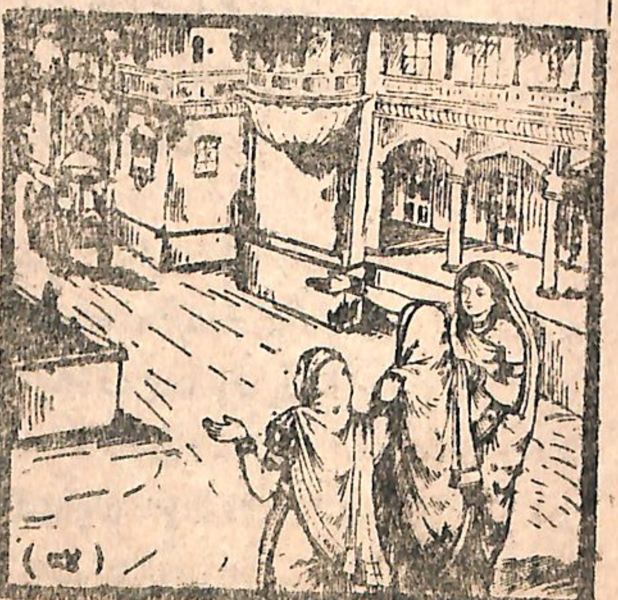
اُودھو گوپی سنواد

شری شکدیو جی بولے کہ پرتھوی ناتھ! جب اُودھو جی جپ کرچکے تو ندی سے نکل کپڑے پہن رتھ میں بیٹھے۔ جب کالندی کنارے سے نند گیہہ کی طرف چلے۔ تو گوپیاں جو پانی بھرنے کو نکلی تھیں، انہوں نے رتھ دور سے راستے میں آتے دیکھا دیکھتے ہی آپس میں کہنے لگیں۔ کہ یہ رتھ کس کا چلا آتا ہے۔ اسے دیکھ لو۔ تمگے پاؤں نہ بڑھاؤ۔ یوں سُن ان میں سے ایک گوپی بولی، کہ سکھی! کہیں وہ کپٹی (دھوکہ باز) اکرور تو نہ آیا ہو جس نے شری کرشن چندر کو لیجاکر متھرا میں بسایا۔ اور کنس کو مروایا۔ اتنی سن ان میں سے ایک اور بولی یہ وشواس گھاتی پھر کس لئے آیا۔ ایک دفعہ تو ہمارے جیون مُول کو لے گیا۔ اب کیا پران لے گا۔ مہاراج!

ٹھاڈی بھئی چہاں بہرج ناری۔ سہرتے گاگر دھری اُتاری

اس طرح سے باتیں کرتے کرتے رتھ نزدیک آیا تو کچھ دور سے ہی اُودھو جی کو دیکھا۔ آپس میں کہنے لگیں، کہ سکھی (دیکھو شکل ۴۴۳) یہ تو کوئی شیام ورن کمل نین۔ مکٹ سر دئے۔ بن مالا گلے پتیامبر پہنے۔ پیتامبر اوڑھے۔ شری کرشن چندر سا بیٹھا ہماری طرف دیکھتا چلا آتا ہے۔ تب اُنہی میں سے ایک گوپی نے کہا۔ کہ سکھی! یہ تو کل سے نند جی کے یہاں آیا ہے اُودھو اس کا نام ہے۔ اور شری کرشن جی نے سمادیش (سندیشہ) اسکے ہاتھ کہہ بھیجا یا (بھیجا) ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ایکانت جگہ دیکھ سوچ سنکوچ چھوڑ دوڑ دوڑ کر اُودھو جی کے نزدیک گئیں۔ اور ہری کا ہتو جان ڈنڈوت کر کشل کشیم (خیریت) پوچھ ہاتھ جوڑ رتھ کے چاروں طرف گھیر کر کھڑی ہوئیں۔ اُن کا پریم دیکھ اُودھو جی بھی رتھ سے اُتر پڑے۔ تب سب گوپیاں اُنہیں ایک





درخت کے سایہ میں بٹھا کر آپ بھی چاروں طرف گھیر بیٹھیں۔ اور پیار سے کہنے لگیں :۔

بھلی کری اُودھو تم آئے ۔ سہا چار مادھو کے لائے
سدا سمیپ کرشن کے رہو ۔ اُن کا کہا سندیشہ کہو
بچھڑے مات پتا کے ہیت ۔ اور نہ کاہُو کی سُدھ لیت
سروس دینو اُن کے ہاتھ ۔ اُلجھے پیاران چرن کے ساتھ
اپنے ہی سوار تھ کے بھئے ۔ سب ہی کو اب دُکھ دے گئے

اور جیسے بغیر پھل کے پودے کو پرندا چھوڑ جاتا ہے ویسے ہی ہری ہمیں چھوڑ گئے۔ ہم نے انہیں اپنا سب کچھ دیا۔ تو بھی ہمارے نہ ہوئے۔ مہاراج! جب پریم میں مگن ہو کر اس طرح کی بہت سی باتیں گوپی نے کہیں تب اُودھو جی اُنکے پریم کی درڑھتا (مضبوطی) دیکھ جیونہی پرنام کرنے کو اُٹھا چاہتے تھے، تو نہی کسی گوپی نے ایک بھنورے کو پھول پر بیٹھے دیکھ اسکے بہانے اُودھو سے کہا (دیکھو شکل ۸۵) ارے بھنورے! تُو نے مادھو کے چرن کمل کا رس پیا ہے۔ اسی لئے تیرا نام مدھوکر ہوا اور کپٹی کا متر ہے۔ اسلئے تجھے اپنا دُوت بنا کر بھیجا ہے۔ تو ہمارے چرن مت پکڑ کیونکہ ہم جانتی ہیں کہ جتنے شیام ورن ہیں وہ سب دھوکے باز ہیں۔ جیسا تو ہے ویسا ہی شیام۔ اسلئے تم ہمیں مت کرو پرنام۔ جو تو پھل کا رس لیتا پھرتا ہے، اور کسی کا نہیں ہوتا، تو وہ بھی محبت کر کے کسی کے نہیں ہوتے۔ ایسے گوپی کہہ رہی تھیں۔ کہ ایک بھنورا اور آیا، اُسے دیکھ کر للتا نام کی گوپی بولی :۔

اہو بھے تم الگ ہی رہو ۔ یہ تم جائے متھرا پُوری کہو
جہاں کُبجا سی پٹ رانی اور شری کرشن ورا جتے ہیں۔ کہ ایک جنم کی ہم کیا کہیں تمہاری تو جنم جنم کی یہی چال ہے۔ بلی راجہ کے سروس دیا۔ اُسے پاتال بھیجا۔ اور سیتا جیسی ستی کو بنا قصور گھر سے نکالا۔ جب اُن کی یہ حالت کی تو ہماری کیا چلی ہے۔ یوں کہہ سب گوپی ہاتھ جوڑ اُودھو سے کہنے لگیں۔ کہ اُودھو جی ہم اناتھ ہیں شری کرشن بغیر۔ تم اپنے ساتھ لے چلو۔ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! اتنی بات گوپیوں کے منہ سے نکلتے ہی اُودھو جی نے کہا کہ سندیشہ شری کرشن جی نے لکھ بھیجا ہے وہ میں سمجھا کر کہتا ہوں۔ تم دھیان دے کر سُنو۔ لکھا ہے کہ تم بھوگ کی اُمید چھوڑ یوگ کرو۔ تم سے ویوگ کبھی نہ ہوگا اور کہا کہ :۔

نشدن کرتی میرا دھیان ۔ پر یہ نہیں کوئی تم سی سمان

اتنا کہہ پھر اُودھو جی بولے۔ جو ہیں آدی پُرش اویناشی ہری۔ ان سے تم نے محبت لگا تار کری۔ جنہیں سب کوئی الکھ۔ اگوچر۔ ابھید بکھانے۔ جنہیں تم نے اپنے کنت (پتی) کر مانے۔ پرتھوی۔ پون۔ پانی تیج آکاش کا ہے جیسے جسم میں نواس۔ ایسے پربھو تم میں ورا جتے ہیں۔ مگر مایا کے گنوں سے الگ دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کا سُمرن دھیان کرو۔ وہ ہمیشہ اپنے بھگتوں کے قابو میں رہتے ہیں۔ اور پاس رہنے سے ہوتا ہے گیان دھیان کا ناش اسلئے ہری نے کیا ہے دُور جا کے پاس اور یہ بھی مجھے شری کرشن چند نے سمجھا کر کہا ہے۔ تمہیں بنسی بجائے بن میں بلایا اور جب دیکھا تمہارے میں ورن دیکا

پھر کاش، تب ہم نے تمہارے ساتھ مل کر کیا تھا راس ولاس۔ پھر جو تم نے گیان دھیان ہری کا من میں کیا یونہی تمہارے چت کی بھگتی گیان دیکھ پربھو نے آکر درشن دیا۔ مہاراج! اتنا وچن اودھو جی کے مکھ سے نکلتے ہی اتنی کتھا سنائے شری شکدیو منی بولے :-

گوپی تبھی کہیں مترائے — سنو بات اب رہو ارگئے
گیان یوگ ودھی ہم ہی سناوے — دھیان چھوڑ آکاش بتاوے
جن کی لیلا میں من رہے — تن کو نارائن کہے۔
بالاپن نے جن سکھ دیو — سو کیوں الکھ اگوچر بھیو
جو سب گن یتا روپ سروپا — سو کیوں نرگن ہوئے سروپا
ایک سکھی اٹھ کہے وچاری — اودھو کی جیجے منوہاری
ان سوں سکھی کچھو نہیں کہیئے — سن کے وچن دیکھ مکھ رہیے
ایک کہت اپرادھ نہ یاکو — یہ آیو پٹھیو کبجا کو۔
اب کبجا جو جائے سکھاوے — سوئی وا کو گایا گاوے
کبھوں شیام کہیں ناہی ایسی — کہا آئے برج میں ان جیسی
ایسی بات سنے کو بھائی — اٹھت شول سنی سہی نہ جائی
کہت بھوگ تج یوگ ارادھو — ایسی کیسے کہے ہیں مادھو
جب تب سنیم نیم اپار — یہ سب ودھوا کا بیوہار
یگ یگ جیہوں کنور کنہائی — شیش ہمارے پر سکھدائی
آچھت پچی وبھوت لگائی — کہو کہاں کی ریتا چلائی
ہم کو نیم یوگ برگ ابہا — نند نند پر سدا سنیہا۔
اودھو تمہیں دوش کو لاوے — یہ سب کبجا ناچ نچاوے

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! جب گوپیوں کے منہ سے ایسے پریم بھرے وچن سنے تب یوگ کتھا کہہ کے اودھو من ہی من میں پچھتائے۔ سکوچائے چپ کھینچ سر جھکائے رہ گئے۔ پھر ایک گوپی نے پوچھا کہو بلبھدر جی تو راضی خوشی ہیں۔ اور بچپن کی یاد کر کبھی ہمیں بھی یاد کرتے ہیں کہ نہیں۔ یہ سن انہی میں سے کسی دوسری گوپی نے جواب دیا۔ کہ تم تو ہو اہیری گنواری۔ متھرا کی ہیں سندر ناری۔ ان کے قابو ہو کر ہری وہار کرتے ہیں۔ اب ہماری سرت کیوں کرینگے۔ جب سے وہاں جاکے چھائے۔ سکھی تب سے پیا بھئے پرائے۔ جو پہلے ہم ایسا جانتی تو کاہے کو جانے دیتیں اب پچھتائے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ سب دکھ چھوڑ اس وقت کی امید لگائے رہیے۔ کیونکہ جیسے آٹھ مہینے پرتھوی۔ بن۔ پربت ہا دل کی امید لگائے گرمی برداشت کرتے ہیں۔ اور انھیں آکر وہ ٹھنڈا کرتا ہے۔ ویسے ہی

ہری بھی آملیں گے۔

ایک کہت ہری کیتھو کاج — ویہی بار لیھو راج۔
کاہے کو بندابن آدیں — راج چھوڑ کیوں گائیں چرادیں
چھوڑ ہو سکھی اودھی کی آشا — چھنا جیسے بھئے نراشا
ایک رتہ یا بولی اکولائے — کرشن آس کیوں چھوڑی جائے

جنگل۔ پربت اور جمنا کنارے جہاں جہاں کرشن بلبیر نے لیلا کی۔ تہاں تہاں وہی جگہ دیکھ یاد آتی ہے کوری پران پتی! ہری کو یوں یاد کر پھر بولیں :-

دوہا۔ دکھ ساگر یہ برج بھیو نام ناؤ وچ دھار
بوڑہی ورہ وییوگ جل کرشن کیے کب پار

چوپائی۔ گوپی ناتھ تے کیوں سُدھ بھئی۔ لاج نہ کچھ نام کی بھئی

اتنی بات سُن اُودھو جی من ہی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ دھنیہ ہے گوپیوں کو اور ان کی درڑھتا کو۔ جو سب کچھ چھوڑ شری کرشن چندر جی کے دھیان میں محو ہو رہی ہیں۔ مہاراج! اُودھو جی تو اُن کا پریم دیکھ من ہی من میں سراہتے تھے کہ اس وقت سب گوپی اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور اُودھو جی کو بڑی عزت کے ساتھ اپنے گھر لوا لے گئیں۔ اُنکی پرتیتی دیکھ انہوں نے بھی وہاں جا کر بھوجن کیا۔ اور وشرام کر شری کرشن کی کتھا سُنا کے اُنہیں بڑا سکھ دیا۔ تب سب گوپی اُودھو جی کی پوجا کر بہت بینتی آگے دھر ہاتھ جوڑ وِنتی کر بولیں۔ اُودھو جی! تم ہری سے جا کر کہیو کہ ناتھ پہلے تو تم بڑی کرپا کرتے تھے۔ ہاتھ پکڑ اپنے ساتھ لئے پھرتے تھے۔ اب نگرا ئی پائے نگر ناری کُبجا کے کہنے سے یوگ گیان لکھ بھیجا۔ ہم ابلا اپو تہ لبتک گورکھ بھی نہیں ہوئیں۔ ہم گیان کیا جانیں۔

اُن سوں بال پن کی پریتی — جانے کہا یوگ کی ریتی
وہ ہری کیوں نہ یوگ سکھاوت — بس نہ سندیش کی ہے بات
اُودھو یوں کہیئے سمجھائے — پران جات ہیں راکھیں آئے

مہاراج! اتنی بات کہہ سب گوپیاں تو ہری کا دھیان کر مگن ہو رہیں۔ اور اُودھو جی اُنہیں ڈنڈوت کر وہاں سے چلے اور جہاں جہاں شری کرشن چندر نے لیلا کی تھی وہاں گئے اور دو دو چار دن سب جگہ ٹھہرے۔ آخر بہت دن بعد پھر بندابن میں آئے اور نند یشودھا جی کے پاس ہاتھ جوڑ کر بولے۔ آپ کا پریم دیکھ دیکھ میں اتنے دن یہاں رہا۔ اب اجازت پاؤں تو متھرا کو جاؤں۔ اتنی بات کے سنتے ہی یشودھا رانی دودھ۔ دہی۔ ماکھن اور بہت سی مٹھائی گھر سے لے آئیں اور اُودھو جی کو دیکھ کہا۔ کہ یہ تو تم شری کرشن بلرام پیاروں کو دینا اور بہت دینتی سے یہ کہنا کہ میرے شری کرشن بلرام کو بھیج دے۔ بھلا تم نہ رکھیں۔ اتنا سندیش کہہ نند رانی بہت دیا کل ہو رونے لگیں۔ تب نند جی کہنے لگے کہ اُودھو جی! ہم تم سے زیادہ کیا کہیں۔ تم خود ہی سمجھ دار گنوان مہا سُجان ہو ہماری طرف سے ایسے جائے کہیو کہ

وہ برج واسیوں کا دُکھ وچار جلد آکر درشن دیں اور ہماری یاد نہ بھولیں۔ اتنا کہہ جب نندرائے نے بھی آنسو بھرلئے تو سب برج واسی کیا مرد کیا عورت جتنے بھی وہاں کھڑے تھے سب رونے لگے۔ تب اُودھو جی انہیں سمجھائے آشا بھروسہ دے ڈھارس بندھائے وِدا ہو رونہی کو ساتھ لے متھرا کو چلے۔ اور چلتے چلتے شری کرشن کے پاس آ پہنچے۔

انہیں دیکھتے ہی شری کرشن بلدیو اُٹھ کر اور بڑے پیار سے ان کی خیریت پُوچھ برندابن کے سماچار پوچھنے لگے اور کہو اُودھو جی! نند یشودھا سمیت سب برج واسی آنند سے تو ہیں۔ اور کبھی ہماری یاد کرتے ہیں کہ نہیں۔ اُودھو بولے کہ مہاراج برج کی مہما اور برج واسیوں کا پریم مجھ سے کچھ کہا نہیں جاتا۔ اُن کے تو تم ہی ہو پران۔ نِشدن وہ کرتے ہیں تمہارا ہی دھیان۔ اور ایسی دیکھی گوپیوں کی پریت۔ جیسے ہوتی ہے پورن بھجن کی ریت۔ آپ کے کہنے کے مطابق یوگ کا اُپدیش جا سنایا، مگر میں نے بھجن کا بھید انہی سے پایا۔ اتنا حال کہہ اُودھو جی بولے۔ کہ دین بندھو میں زیادہ کیا کہوں۔ آپ انتریامی۔ گھٹ گھٹ کی جانتے ہو۔ تھوڑے میں ہی سمجھے کہ برج میں کیا جڑ کیا چیتن آپکے درشن پرشن بنا مہا دُکھی ہیں۔ صرف آس آپکے کہے ہوئے عرصہ کی اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔ اتنی بات کے سنتے ہی جب دونو بھائی اُداس ہو رہے تب اُودھو جی شری کرشن چندر جی سے آگیا لے نند یشودھا کا سندیشہ وسدیو دیوکی کو پہنچا کے اپنے گھر گئے اور رونہی شری کرشن بلرام سے مل بہت خوش ہو اپنے مندر میں رہی۔

ادھیائے ۴۹

بھگوان کا کبجا اور اکرور جی کے گھر جانا

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! ایکدن شری کرشن بہاری جگت ہتکاری کبجا کی پریت وچار اپنا وعدہ پورا کرنے کو اُودھو جی کو





ساتھ لے اُس کے گھر گئے۔ (دیکھو شکل ۸۴)

جب کُبجا جان ہری آئے — پاٹمبر پانوڑے بچھائے
اتی انند لیئے اُٹھ آگے — پور ونپنہ ترنج سب جاگے
اُودھو کو آسن بیٹھاری — مندر بیتر دھنسے مراری

وہاں جا کر دیکھا تو چتر شالا میں صاف ستھرا بچھونا بچھا ہے۔ اس پہ پھولوں سے سنواری اچھی سیج بچھی ہے۔ اس پہ ہری جا بیٹھے۔ اور کُبجا ایک طرف مندر میں جائے سُگندھ اُبٹن لگائے نہلائے دھوئے چوٹی کر ستھرے کپڑے پہن ہر طرح سنگار کر پان کھائے سُگندھ (خوشبو) لگائے کر ایسے چاؤ سے شری کرشن چندر کے نزدیک آئی کہ جیسے سندری اپنے پتی کے پاس آئی ہو۔ اور لاج سے گھونگھٹ کیئے۔ پہلی دفعہ ملن کا بھئے دِل میں لئے چُپ چاپ ایک طرف کھڑی ہو رہی۔ دیکھتے ہی شری کرشن چندر آنند کند نے ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے پاس بٹھالیا۔ اور اس کا منورتھ (مقصد) پُورا کیا۔

تب اُٹھ اُودھو کے ڈھنگ آئے۔ بھئی لاج ہنس نین نوائے

مہاراج! یوں کُبجا کو سُکھ دے اُودھو جی کو ساتھ لے شری کرشن چندر پھر اپنے گھر آئے اور بلرام جی سے کہنے لگے۔ کہ بھائی ہم نے اکرور جی سے کہا تھا کہ تمہارا گھر دیکھنے آویں گے۔ سو پہلے تو وہاں چلیئے۔ بعد میں انہیں ہستنا پور بھیج وہاں کے سماچار منگوائیے۔ اتنا کہہ دونوں بھائی اکرور جی کے گھر گئے۔ وہ پربھو کو دیکھتے ہی بہت سُکھ پائے پرنام کر چرن رج سر پہ چڑھائے ہاتھ جوڑ و نتی کر بولا۔ کرپا ناتھ! آپ نے بڑی کرپا کی جو درشن دیا۔ (دیکھو شکل ۸۵) اور میرا گھر پوتر کیا۔ یہ سن شری کرشن چندر بولے۔ کاکا! اتنی بڑائی کیوں کرتے ہو۔ ہم تو آپکے لڑکے ہیں۔ یوں کہہ پھر سُنایا کہ کاکا آپکے پُنیہ سے اسُر تو سب مارے گئے۔ مگر ایک ہی فکر ہمارے دِل میں ہے کہ پانڈو بیکنٹھ سدھارے اور دریودھن کے ساتھ پانچ بھائی ہیں دُکھی ہمارے۔

ادھیائے ـــــ ۵۰

اکرور جی کا ہستنا پور جانا

اتنی بات کے سنتے ہی اکرور جی نے ہری سے کہا۔ آپ اس بات کی چنتا مت کیجئے۔ میں ہستنا پور جاؤنگا اور انہیں سمجھائے اُن کی سُدھ لے آؤنگا۔

شری شکدیو جی بولے کہ پرتھوی ناتھ! جب ایسا شری کرشن چندر جی نے اکرور جی کے مُکھ سے سُنا تب انہیں پانڈووں کی سُدھ لینے کو وِدا کیا۔ وہ رتھ پہ بیٹھ چلے۔ کئی ایک دن میں متھرا سے ہستنا پور پہنچے۔ اور رتھ سے اُتر جہاں راجہ دریودھن اپنی سبھا میں بیٹھا تھا۔ وہاں جا کر پرنام کر کھڑے ہوئے۔ انہیں دیکھتے ہی دریودھن سبھا سمیت اُٹھ کر ملا۔ اور بہت عزت سے پاس بٹھا کر ان کی خیریت پُوچھ بولا:-

نیکے شورسین بلدیو۔ نیکے ہیں موہن بلدیو

اگرسین راجہ کہت ہیت — ناہن کاہُو کو سُدھ لیت
پُتر ہی مار کرتا ہے راج — تنہیں کاہُو سوں ہے کاج



ایسے جب دریودھن نے کہا تو اکرورسن کر چپ ہوگیا اور من ہی من میں کہنے لگا کہ یہ پاپیوں کی سبھا ہے۔ یہاں مجھے رہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جو میں رہونگا۔ تو ایسی ایسی بہت سی باتیں کہیں گے۔ سو مجھ سے کب سُنی جائیں گی۔ اسلئے رہنا ٹھیک نہیں۔ ایسا وچار اکرورجی وہاں سے اُٹھ وِدُر کو ساتھ لے پانڈو کے گھر گئے۔ وہاں جاکر دیکھا تو کنتی پتی کے دُکھ سے ہما... ویاکُل ہورہی ہے۔ اس کے پاس جا بیٹھے۔ اور لگے سمجھانے کہ بھائی ودھنا سے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا ہے۔ ہمیشہ کوئی امر ہو کر زندہ بھی نہیں رہتا۔ دیہہ پاکر جیو دُکھ سُکھ سہتا ہے۔ اس لئے آدمی کو فکر کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ چنتا کرنے سے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ صرف دل کو دُکھ دینا ہے۔ مہاراج جب ایسے سمجھائے اکرورجی نے کنتی سے کہا۔ تب وہ سوچ سمجھ چُپ ہورہی۔ اور ان کی راضی خوشی پُوچھ بولی۔ ہے اکرورجی! ہمارے ماتا پتا اور بھائی وسدیوجی کٹمب سمیت سب ٹھیک ہیں۔ اور شری کرشن بلرام کبھی یدھشٹر۔ بھیم۔ ارجن۔ نکل۔ سہدیو ان اپنے پانچوں بھائیوں کی یاد کرتے ہیں۔ یہ تو یہاں دُکھ کے سمندر میں پڑے ہیں۔ وہ انکی رکشا کب آکر کرینگے۔ ہم سے اب تو اس اندھے دھرت راشٹر کا دُکھ برداشت نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ دریودھن کی رائے سے چلتا ہے۔ ان پانچوں کو مارنے کے اُپائے میں دن رات رہتا ہے۔ کئی دفعہ تو زہر گھولکر دیا جو کہ میرے بھیم سین نے پی لیا۔ اتنا کہہ پھر کنتی بولی۔ کہو اکرورجی۔ جب سب کورو اس طرح سے دُشمنی کر رہے ہے تو یہ میرے بالک کس کا منہ دیکھیں۔ اور ان سے بچ کر کیسے ہودیں سیانے۔ یہ دُکھ بڑا ہے ہم کیا بکھانیں۔ جیوں ہرنی جھنڈ دن سے بچھڑ کرتی ہے تراس۔ تیوں میں بھی سدا رہتی ہوں اُداس۔

جن کنس آدک اسرن مارے — سو ئی ہیں میرے رکھوالے
بھیم یدھشٹر ارجن بھائی — ان کا دُکھ تم کہیو جائی

جب ایسے ویں ہو کنتی نے کہے بچن۔ تب سنکر اکرور نے بھرلئے نین اور سمجھا کے کہنے لگا۔ کہ تم کچھ چنتا مت کرو۔ یہ جو پانچوں پتر تمہارے ہیں۔ سو مہابلی اور تیج والے ہونگے۔ شترو اور دشمن کو مار کرینگے نکند۔ انکے حمایتی ہیں شری گوبند یوں کہہ پھر اکرورجی بولے۔ کہ شری کرشن بلرام نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ کہ بھوجی سے کہیو کہ کسی بات کا دُکھ نہ پاوے

ہم جلدی ہی تمہارے پاس آتے ہیں۔ مہاراج! ایسے شری کرشن کی کہی ہوئی بات کہہ کر کنتی کو سمجھائے بجھائے آشا بھروسہ دے رخصت مانگ ودُر کو ساتھ لے دھرت راشٹر کے پاس گئے۔ اور اُس سے کہا کہ تم اندھے ہو کر ایسی بے انصافی کیوں کرتے ہو؟ جو بیٹے کے قابو میں ہو کر اپنے بھائی کا راج پاٹ لے کر بھتیجے کو دُکھ دیتے ہو۔ کہاں بھلا ہوگا جو ایسا ادھرم کرتے ہو

لوچن گئے نہ چھُبے ہیئے ۔ کُل بہہ جائے آنکھے گئے

تم بھلے چنگے بیٹھے بٹھائے کیوں بھائی کا راج چھین لیا۔ اور بھیم یدھشٹر کو کیوں دُکھ دیا۔ اتنی بات کے سنتے ہی دھرت راشٹر اکرور کا ہاتھ پکڑ بولا کہ کیا کروں۔ میرا کہا کوئی نہیں سُنتا۔ یہ سب اپنی اپنی رائے سے چلتے ہیں۔ میں تو ان کے آگے بیوقوف بنا ہوا ہوں۔ اسلئے ان کی باتوں میں دخل نہیں دیتا۔ اکیلا بیٹھا اپنے پربھو کا چھپا چاپ بھجن کرتا ہوں۔ اتنی بات جو دھرت راشٹر نے کہی تو اکرور جی ڈنڈوت کر وہاں سے اُٹھ رتھ پر چڑھ ہستناپور سے چل کر متھرا نگر میں آئے۔

دوہا۔

اگر سین و سدیو سوں کہی دھرت راشٹر کی بات

کنتی کے سُت اتی دُکھت۔ پیڑے کُنبین سب گات



یوں اگر سین و سدیو سے ہستناپور کے سب سماچار کہہ کہ اکرور جی پھر شری کرشن بلرام جی کے پاس جا کر پرنام کر کے ہاتھ جوڑ بولے کہ مہاراج۔ میں نے ہستناپور نگر جا کر دیکھا آپ کی پھوپھی اور پانچوں بھائی کوروؤں کے ہاتھ سے مہا دُکھی ہیں۔ زیادہ کیا کہوں۔ آپ انتریامی ہیں۔ وہاں کی حالت اور مصیبت آپ سے چھپی نہیں۔ یوں کہہ اکرور جی کنتی کا پیغام سُنا کر اجازت لے اپنے گھر گئے اور سب حال سُن شری کرشن بلدیو جو ہیں سب دیون کے دیو سو دنیاداری کے طور پر فکرمان ہو کر بھومی کا بھار اُتارنے کا وچار کرنے لگے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی نے راجہ پریکشت کو سُنا کر کہا۔ ہے پرتھوی ناتھ! یہ جو میں نے پرسنگ متھرا کا سُنایا سو پہلا آدھا حصّہ کہو۔ اب باقی آدھا حصّہ گاؤنگا۔ جو دوارکا ناتھ کی پاؤں گا۔

اتھ اُترا ودھ کتھا پرارمبھ (شروع)

ادھیائے ـــــ ۵۱

جراسندھ پراجیہ (ہار) اور دوارکاپوری کا نرمان

شری شکدیوجی بولے کہ مہاراج جیوں شری کرشنچندر سمیت جراسندھ کو جیت کال یون کو مار مچکند کو تار برج کو تج دوارکا میں جا بسے۔ وہ میں ساری کتھا کہتا ہوں۔ تم غور سے دھیان دیکر سنو۔ راجہ اُگر سین راج نیتی سے متھراپوری کا راجیہ کرتے تھے۔ اور شری کرشن بلرام سیوک کی طرح فرمانبردار تھے۔ اس سے راجا و پرجا سب سُکھی تھے۔ مگر ایک کنس کی رانیاں ہی اپنے پتی





کے رنج سے مہا دُکھی تھیں۔ نہ انہیں نیند آتی تھی۔ نہ بھوک پیاس لگتی تھی۔ آٹھوں پہر اُداس رہتی تھیں۔ ایک دن وہ دونوں بہنیں چنتا کر آپس میں کہنے لگیں کہ جیسے راجہ بغیر پرجا۔ چاند بغیر یامنی شوبھا نہیں پاتی ویسے ہی پتی بغیر کامنی بھی شوبھا نہیں پاتی۔ اب اناتھ ہو یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔ اسلئے اپنے پتا کے گھر چل کے رہیں تو اچھا ہے۔ مہاراج! وہ دونوں رانیاں آپس میں ایسے سوچ وچار کر رتھ منگوا اس پر چڑھ متھرا سے چل کر مگدھ دیش میں اپنے پتاجی کے یہاں آئیں۔ اور جیسے شری کرشن بلرام نے سب راکششوں سمیت کنس کو مارا۔ ویسے اُن دونوں نے رو رو کر اپنے پتا سے سب کہہ سنایا۔ سنتے ہی جراسندھ بہت غصہ کر جھنجھلایا۔ اور کہنے لگا کہ ایسے بلی کون یدوکل میں پیدا ہوئے۔ جنہوں نے سب اسروں سمیت مہا بلوان کنس کو مار میری بیٹیوں کو رانڈ کیا۔ میں اپنا سب کٹک چڑھ جاؤں اور سب یدوونشیوں سمیت متھراپوری کو جلائے شری کرشن بلرام کو جیت باندھ نہ لاؤں تو میرا نام بھی جراسندھ نہیں۔ اتنی کہہ اُس نے فوراً چاروں طرف کے

راجاؤں کو خط لکھے۔ کہ تم اپنا اپنا دَل (فوج) لے ہمارے پاس آؤ۔ ہم کنس کا بدلہ لیں گے۔ یدوونشیوں کا وناش کریں گے۔ جراسندھ کا خط ملتے ہی سب ملکوں کے نریش اپنی اپنی فوج ساتھ لے اُٹھ چلے آئے اور یہاں جراسندھ نے بھی اپنی فوج ٹھیک کر رکھی تھی۔ آخر سب راکشش فوج لے جراسندھ جس وقت مگدھ دیش سے متھرا پوری کیلئے روانہ ہوا۔ اسوقت اس کے ساتھ تیئیس اکشونی فوج تھی (اکیس ہزار آٹھ سو ستر ہاتھی اور اتنے ہی رتھ تھے۔ ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل اور چھیاسٹھ ہزار گھوڑ سوار۔ یہ اکشونی ہوئی۔ ایسی تیئیس[۲۳] اکشونی اُن کے ساتھ تھیں۔) اور اُن میں سے ایک ایک راکشش اتنا بلوان تھا کہ کہاں تک بیان کروں۔ مہاراج! جس وقت جراسندھ فوج ساتھ لیکر دھونسہ دے چلا تو دسوں دشاؤں میں دگپال لگے تھر تھر کانپنے۔ اور سب دیوتا ڈر کے مارے بھاگنے۔ پرتھوی بھی بوجھ سے لگی چھت کی طرح ہلنے۔ آخر بہت دنوں میں چلتے چلتے جا پہنچے۔ اور اُس نے چاروں طرف سے متھرا پوری کو گھیر لیا۔ تب نگر نواسی ڈر کر شری کرشن کے پاس جا کر پکارے کہ مہاراج! جراسندھ نے آکر چاروں طرف سے فوج لے نگر گھیرا۔ اب کیا کریں اور کدھر جائیں۔ اتنی بات کے سنتے ہی ہری کچھ سوچ وچار کرنے لگے۔ اتنے بلرام جی نے آکر پربھو سے کہا کہ مہاراج! آپ نے بھگتوں کا دُکھ دُور کرنے کیلئے اوتار لیا ہے۔ اب آگ بن کر راکشش رُوپی جنگل کو جلا کر بھومی کا بھار اُتار دیجئے۔ یہ سُن شری کرشن چندر اُنہیں ساتھ لے اُگرسین کے پاس گئے۔ اور کہا کہ مہاراج! ہمیں تو لڑنے کی اجازت دیجئے۔ اور آپ سب عورتوں کو ساتھ لے گڑھ کی حفاظت کیجئے۔ اتنا کہہ کر ماتا پتا کے پاس آئے تو سب نگر نواسی گھر آئے۔ وہ ویاکل ہو کہنے لگے۔ کہے کرشن! اب ان اُسروں کے ہاتھ سے کیسے بچیں۔ تب ہری نے ماتا پتا سمیت سب کو خوفزدہ دیکھ سمجھا کے کہا۔ کہ تم کسی طرح کی چنتا مت کرو۔ یہ راکششوں کا دَل جو تم دیکھتے ہو سو پل بھر میں یہیں کا یہیں ایسے ختم ہو جائے گا۔ جیسے پانی کے بلبلے ختم ہو جاتے ہیں یوں کہہ سمجھائے بجھائے دھارس بندھائے اُن سے رخصت ہو پربھو جو آگے بڑھے۔ تو دیوتاؤں نے دو رتھ ہتھیاروں سے بھر کر ان کے پاس بھیجئے۔ وہ آکر انکے سامنے کھڑے ہو گئے۔ تب وہ دونوں رتھوں میں بیٹھ لئے۔

نکسے دونوں بھات یدورائے ۔ پہنچ شیگھر رن دَل میں جائے

جہاں جراسندھ کھڑا تھا۔ وہاں جا نکلے۔ دیکھتے ہی جراسندھ شری کرشن چندر سے ابھیمان کر کہنے لگا۔ ارے! تو میرے سامنے سے بھاگ جا۔ میں تجھے کیا ماروں۔ تو میرے برابر کا نہیں جو میں تجھ پر ہتھیار چلاؤں۔ بھلا۔ بلرام کو میں دیکھ لیتا ہوں شری کرشن چندر بولے۔ ارے بیوقوف ابھیمانی! یہ کیا بکتا ہے۔ جو بہادر ہوتے ہیں وہ بڑا بول نہیں بولتے۔ سب سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ کام پڑنے پر اپنی طاقت دکھاتے ہیں۔ اور جو اپنے منہ اپنی بڑائی مارتے ہیں سو کیا بھلے کہلاتے ہیں؟ کہا ہے گرجتا ہے سو برستا نہیں، اس لئے فضول بکواس کیوں کرتے ہو؟۔

اتنی بات سنتے ہی جراسندھ نے غصہ کیا۔ تو شری کرشن بلدیو چل کر کھڑے ہوئے انکے پیچھے۔ وہ بھی اپنی سب سینا لے دھایا۔ اور اُن سے یوں پکار کے کہہ سُنایا۔ ارے دشٹو۔ میرے آگے سے کہاں بھاگ کر جاؤ گے۔ بہت دن زندہ رہ چکے تم نے اپنے من میں کیا سوچا ہے اب زندہ نہ رہنے پاؤ گے۔ جہاں سب اسروں سمیت کنس گیا ہے وہاں ہی سب یدوونشیوں سمیت تمہیں بھی بھیجونگا۔ مہاراج! ایسے دُشٹ بچن اُس اسُر کے منہ سے نکلتے ہی تھوڑی دُور جا کر دونوں بھائی پھر

کھڑے ہوئے۔ شری کرشن جی نے سب ہتھیار لئے اور بلدیو جی نے ہل موسل۔ جونہی راکشسوں کا دَل انکے نکٹ گیا تو نہی۔۔۔ دونوں ویر للکار کر ایسے ٹوٹے جیسے ہاتھیوں کے جھُنڈ پر شیر ٹوٹتے ہیں۔ اور لگا لوہا بجنے۔ (دیکھو شکل ۸۹) اس وقت جو باجہ بجتا تھا، وہ بادل کی طرح گرجتا تھا۔ اور چاروں طرف سے راکشسوں کا دَل جو گھر آیا تھا سو کالے بادلوں جیسا چھایا تھا۔ اور ہتھیاروں کی جھڑی سی لگی تھی۔ ان کے بیچ شری کرشن بلرام ایسے شوبھائمان لگتے تھے جیسے گنجان جنگل میں دامِن مُہاؤنی لگتی ہے۔ سب دیوتا اپنے اپنے ومانوں پر بیٹھے آکاش سے دیکھ دیکھ پربھو کا یش گائے اور انہی کی جیت مانتے تھے۔ اور اُگر سین سمیت یدوونشی بہت فکر کر من ہی من میں پچھتاتے تھے کہ ہم نے یہ کیا کیا۔ جو شری کرشن بلرام کو اسُر دل میں جانے دیا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے۔ کہ پرتھوی ناتھ! جب لڑتے لڑتے اسُروں کی بہت سی فوج کٹ گئی، تب بلدیو جی نے رتھ سے اُتر جراسندھ کو باندھ لیا۔ (دیکھو شکل ۹۰) اتنے میں شری کرشن نے بلرام سے کہا۔ کہ بھائی اسے زندہ چھوڑ دو۔ مار و مت۔ کیونکہ یہ زندہ جائیگا تو پھر اسُروں کو ساتھ لے آویگا انہیں ہم مار بھُومی کا بھار اُتارینگے۔ اور جو زندہ نہ چھوڑینگے تو راکشس بھاگ گئے ہیں۔ سو ہاتھ نہ آوینگے۔ ایسے بلدیو جی کو سمجھائے پربھُو نے جراسندھ کو چھُڑوائے دیا۔ وہ اپنے اُن لوگوں میں گیا جو ان سے بھاگ کے بچ گئے تھے۔

چھُوں رِشی چِتے کیے پچھتائے — سگری سینا گئی بلائے
بھیو دُکھ اتی کیسے جیجے — اب گھر چھوڑ تپسیا کیجے
منتری تب کہیں سمجھائے — تم سے گیانی کیوں پچھتائے
کبھُوں ہار جیت پُنی ہوئی — راجیہ دیش چھانڈے نہیں کوئی

کیا ہوا جو اب کی لڑائی میں ہارے۔ پھر اپنا دَل جوڑ لائیں گے۔ اور سب یدوونشیوں سمیت شری کرشن بلدیو کو سُورگ پٹھاوینگے۔ تم کسی بات کی چنتا مت کرو۔ مہاراج! ایسے سمجھائے بجھائے جو اسُروں سے بھاگ کے بچے تھے۔ انہیں اور جراسندھ کو منتری نے گھروں پہنچایا۔ اور وہ پھر وہاں کٹک جوڑنے لگا۔ یہاں شری کرشن بلرام رن بھُومی میں دیکھتے کیا ہیں۔ کہ لہو کی ندی بہہ نکلی ہے۔ اس میں رتھ بغیر رتھی کے کشتی کی طرح بہے چلے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ ہاتھی مرے ہوئے پہاڑ سے پڑے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے زخموں سے خُون جھرنے کی طرح جھرتا ہے۔ وہاں مہادیو جی بھُوت پریت ساتھ لئے بہت آنند سے ناچ ناچ گا گا کر منڈوں کی مالا بنائے پہنتے ہیں۔ بھُوت پریت یوگنیاں کھپّر بھر خون پیتی ہیں۔ گیدڑ۔ گِدھ۔ کوّے۔ لوتھوں پر بیٹھ بیٹھ مانس کھاتے ہیں۔ اور آپس میں لڑتے جاتے ہیں۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! جتنے رتھ۔ ہاتھی۔ گھوڑے اور راکشس اُس کھیت میں مرے تھے۔ اُنہیں پون (ہوا) نے تو سمیٹ اکٹھا کیا۔ اور اگنی (آگ) نے پل بھر میں سب کو جلا کر بھسم کر دیا۔ پنچ تتو میں پنچ تتو مل گئے۔ اُنہیں آتے تو سب نے دیکھا، مگر جاتے کسی نے بھی نہ دیکھا۔ کہ کدھر گئے۔ ایسے اسُروں کو مار۔ بھُومی کا بھار اُتار شری کرشن بلرام بھگت ہتکاری اُگر سین کے پاس آکر دنڈوت کر ہاتھ جوڑ بولے کہ مہاراج! آپکے پُنیہ پرتاپ سے اسُر دل مار بھگایا۔ اب بے خوف راجیہ کیجئے۔ اور پرجا کو سُکھ دیجئے۔ اتنا وچن ان کے مُکھ سے نکلتے ہی راجہ اُگر سین نے بہت آنند

مان بڑی بدھائی کی۔ اور دھر مراج کہنے لگے۔ کہ بہت عرصہ بعد پھر جراسندھ اتنی ہی فوج لیکر پھر چڑھ آیا۔ اور شری کرشن بلدیو جی نے پھر اُسی طرح مار بھگایا۔ ایسے تئیسی تئیس اکشوہنی فوج لے کر جراسندھ سترہ دفعہ چڑھ کر آیا۔ مگر پربھو نے مار بھگایا اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اسی دوران میں نارد منی کے من میں کیا آئی کہ یہ ایکدم اُٹھ کر کال یمن کے یہاں گئے۔ انہیں دیکھتے ہی وہ سبھا سمیت اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اُس نے ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ پوچھا کہ مہاراج! آپ کا آنا یہاں کیسے ہوا۔

سن کے نارد کہیں وچار — متھرا میں بھدر مرار
تجھ بن اُنہیں ہنو نہیں کوئی — جراسندھ سوں کچھ نہیں ہوئی
تو ہے اجر امر اتی بلی — بالک واسدیو اور ہلی

یوں کہہ نارد جی بولے کر جیسے تو میگھ ورن کمل نین اتی سندر بدن پیتامبر پہنے پیت پٹ اوڑھے دیکھے اس کا پیچھا تو نہیں مارے مت چھوڑیو۔ اتنا کہہ نارد منی چلے گئے۔ اور کال یمن اپنا دل جوڑنے لگا۔ اس نے کافی عرصہ میں تین کروڑ ملیچھ اکٹھے کئے۔ ایسے بھیانک کہ چکنے بازو لمبے گلے بڑے۔ دانت میلے بھیں کیس بھورے۔ آنکھیں لال اندر کو دھنسی ہوئیں۔ اُنہیں ساتھ لے ڈنکا بجا متھرا پوری پہ چڑھ آیا۔ اور اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اسوقت شری کرشن چندر جی نے اُس کا سلوک دیکھ اپنے من میں سوچا کہ اب یہاں رہنا ٹھیک نہیں کیونکہ آج یہ چڑھ آیا ہے اور کل کو جراسندھ بھی چڑھ آوے تو پرجا دکھ پاویگی۔ اس سے تو اچھا یہی ہے کہ یہاں نہ رہیں اور سب کو ساتھ لے انت جا بسیں۔ مہاراج! ہری نے یوں وچار کر وشو کرما کو بلائے سمجھائے بجھائے کے کہا۔ کہ تم ابھی جا کے سمندر کے بیچ ایک نگر بساؤ ایسا کہ جس میں سب یدو ونشی سکھ سے رہیں۔ مگر وہ یہ بھید نہ جانیں کہ یہ ہمارے گھر نہیں۔ اور پل بھر میں سب کو لے پہنچاؤ۔ اتنی بات کے سنتے ہی وشو کرما نے جا کر سمندر کے بیچ شدھ زمین کے اوپر بارہ یوجن کا نگر جیسا کہ شری کرشن نے کہا تھا ویسا ہی رات میں بسائے اس کا نام دوارکا رکھ دیا۔ اور ہری سے آ کہا۔ پھر پربھو نے حکم دیا کہ اسی وقت تو یدو ونشیوں کو وہاں ایسے پہنچا دے کہ کوئی یہ معلوم نہ کر سکے کہ ہم کہاں آئے اور کون لے آیا۔

اتنا وچن پربھو کے مکھ سے جیوں نکلا۔ تیوں راتوں رات ہی اگر سین وسدیو سمیت وشو کرما نے سب یدو ونشیوں کو لے پہنچایا اور شری کرشن بلرام وہاں پدھارے۔ اس دوران سمندر کی لہر کی آواز سن کر سب یدو ونشی چونک پڑے۔ اور حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ متھرا میں سمندر کہاں سے آیا۔ یہ بھید کچھ جانا نہیں جاتا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ پرتھوی ناتھ! ایسے سب یدو ونشیوں کو دوارکا میں بسائے۔ شری کرشن چندر جی نے بلدیو جی سے کہا بھائی اب چل کے پرجا کی حفاظت کیجئے۔ اور کال یمن کا ودھ کیجئے۔ اتنا کہہ دونوں بھائی وہاں سے چلے اور برج منڈل میں آئے۔

ادھیائے ــــــ ۵۲

کال یون ودھ۔ مچکند تمت کرشن دوار کا گمن

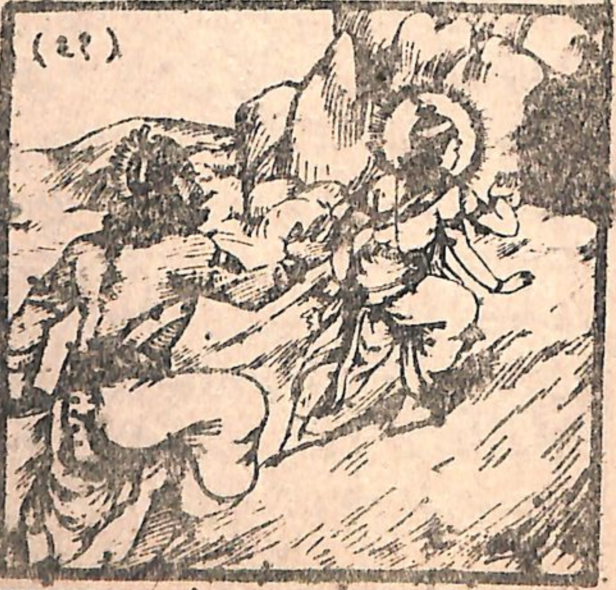
شری شکدیو منی بولے۔ کہ مہاراج! برج منڈل میں آتے ہی شری کرشن جی نے رام جی کو تو متھرا میں چھوڑا۔ اور آپ چپ چاپ ساگر جگت اُوجا گر پیتامبر پہنے پیٹا پٹا اوڑھے سب شرنگار کئے کال یمن کے دل میں جائے انکے سامنے جا کر نکلے وہ اُنہیں دیکھتے ہی اپنے من میں کہنے لگا کہ ہو نہ ہو یہی کرشن ہے۔ نارد منی نے جو نشانیاں بتلائی تھیں سو سب ان میں پائے جاتے ہیں۔ اس نے کنس وغیرہ اسر مارے۔ جراسندھ کی فوج ختم کی۔ ایسے دل میں سوچکر کہا:۔

کال یون یوں کہہ پکاری ۔۔۔ کاہے بھاگے جات مُراری

آئے پڑیو اب لو سو کام ۔۔۔ کھڑے رہو کرو سنگرام

جراسندھ ہونا ہیں کنس ۔۔۔ یادو کُل کو کرو ودھونس

ہے راجن! یوں کہہ کال یمن بہت گھمنڈ کر اپنی سب سینا کو چھوڑ اکیلا شری کرشن کے پیچھے دھایا مگر اُس بیوقوف نے ہری کا بھید نہ پایا۔ آگے آگے تو پربھو بھاگے جاتے تھے۔ اور ایک ہاتھ کے فاصلے پر پیچھے پیچھے وہ دوڑا جاتا تھا (دیکھو شکل ۹۱) آخر بھاگتے بھاگتے جب بہت دُور نکل گئے تب پربھو ایک پہاڑ کی گپھا میں گھس گئے۔ وہاں جا کر دیکھا تو ایک آدمی سویا پڑا ہے۔ جھٹ اپنا پیتامبر اُسے اُڑھائے آپ الگ ایک طرف چھپ رہے۔ پیچھے سے کال یمن بھی دوڑتا ہانپتا اس بہت اندھیری گپھا میں جا پہنچا۔ اور پیتامبر اوڑھے اس آدمی کو سوتا دیکھ اس نے اپنے دل میں جانا کہ یہ کرشن ہی دھوکہ دینے کی غرض سے سو رہا ہے۔ مہاراج! ایسے من ہی من میں وچار غصہ کر اُس سوتے ہوئے کو ایک لات مار۔۔۔۔





کال یمن بولا۔ ارے دھوکے باز! کیا سادھو کی طرح بے فکری میں سو رہا ہے۔ اُٹھ میں تجھے ابھی مارتا ہوں۔ یُوں کہہ کر اس نے اس کے اوپر سے پیتامبر جھٹک کے ہٹا لیا۔ تب وہ نیند سے چونک پڑا اور جو اس نے اسکو غصہ سے دیکھا تو یہ جل کر راکھ ہو گئے۔ (دیکھو شکل ۹۲) اتنی بات کے سنتے ہی راجہ پریکشت نے کہا۔

یہ شکدیو کہو سمجھائے　　کیوں وہ رہیو کندرا جائے
تا کی درشٹی بھسم کیوں بھیو　　کون واہی مہا ور دیو

شری شکدیو منی جی بولے۔ پرتھوی ناتھ! اکشواکو ونسی کشتری مندھاتا کا بیٹا مچکند بہت بلوان مہا پرتاپی جس کا اری دل دلن شِش چھائے رہا نو کھنڈ ایک وقت سب دیوتا اسروں کے ستائے بہت گھبرائے مچکند کے پاس آئے۔ اور عاجزی سے کہا۔ مہاراج! راکشش بہت بڑھے اب انکے ہاتھ سے نہیں بچ سکتے۔ اب ہماری رکشا کرو۔ یہ ریتی پرمپرا وقتوں سے چلی آئی ہے۔ جب جب اسر منی رشی کمزور ہوئے ہیں تب تب ان کی حفاظت کشتریوں نے کی ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی مچکند انکے ساتھ ہو لیا۔ اور جا کے اسروں سے یدھ کرنے لگا۔ ان سے لڑتے لڑتے کتنے ہی یُگ گذر گئے۔ تب دیوتاؤں نے مچکند سے کہا۔ کہ مہاراج! آپنے ہمارے لئے بہت تکلیف اُٹھائی۔ اب وشرام کیجئے۔ اور جسم کو سکھ دیجئے۔

بہت دن کینو سنگرام　　گیو کٹمب سہت دھن دھام
رہیو نہ کوؤ تہاں تہارو　　تاتے اب جن گھر پگ دھارو

اور جہاں تمہارا من مانے وہاں جاؤ۔ یہ سُن مچکند نے دیوتاؤں سے کہا۔ کرپا ناتھ! مجھے کرپا کر کے ایسی ایکانت جگہ بتاؤ کہ جہاں جا کر میں بے فکری سے سوؤں۔ اور کوئی نہ جگاوے۔ اتنی بات کے سنتے ہی خوش ہو کر دیوتاؤں نے مچکند سے کہا کہ مہاراج! کہ آپ دھولاگری پربت کی گپھا میں جا کر سویئے۔ وہاں تمہیں کوئی نہیں جگاویگا۔ اور جو کوئی جانے انجانے وہاں جا کر تمہیں جگاویگا تو وہ دیکھتے ہی تمہاری نظر سے جل کر بھسم ہو جاویگا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! ایسے دیوتاؤں سے ور پا کر مچکند اُس گپھا میں سو رہا تھا۔ اس لئے اسکی نظر پڑتے ہی کال یمن جل کر راکھ ہو گیا۔ پھر کرونا ندھان کا نہا بھگت ہتکاری نے میگھ ورن۔ چندر مکھ۔ کنول نین۔ چتربھج شنکھ چکر گدا پدم لئے موکٹ مکراکرت کنڈل بن مالا اور پیتامبر پہنے مچکند کو درشن دیا۔ سروپ دیکھتے ہی وہ اشٹانگ پرنام کر کھڑا ہو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ کرپا ناتھ! جیسے آپنے اس مہا اندھیری گپھا میں آ کر اُجالا کر کے اندھیرا دُور کیا ایسے ہی بھید بتائے دیا کر کے میرے من کا بھی بھرم (شک) دُور کیجے۔ شری کرشن بولے کہ میرے تو جنم۔ کرم اور گُن ہیں گننے وہ کسی طرح گنے نہ جائیں۔ کوئی کتنا ہی گنے۔ مگر میں اس جنم کا بھید کہتا ہوں۔ سو سُنو کہ اس دفعہ وسدیو کے یہاں جنم لیا۔ اسلئے واسدیو میرا نام ہوا۔ اور متھراپوری سے سب راکششوں سمیت کنس کو میں نے ہی مار بھومی کا بھار اُتارا اور سترہ دفعہ تیئیس تیئیس اکشونی سینا لے کر جراسندھ یدھ کرنے کو چڑھ آیا۔ وہ بھی مجھ سے ہارا۔ اور یہ کال یمن بھی تین کروڑ ملیچھ کی بھیڑ بھاڑ لے لڑنے کو آیا تھا سو نظر سے جل مرا۔ اتنی بات پربھو کے منہ سے نکلتے ہی سُن کر مچکند کو گیان ہوا تو بولا کہ مہاراج! آپکی مایا بہت بلوان ہے اس نے سارے سنسار کو موہا ہے اسلئے کسی کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

کرت کرم بس سُکھ کے ہیتُو — تاتے بھاری دُکھ سہہ لیتُو

دوہا۔ چھُٹے ہاڑ جیوں سُوال مکھ رُودھر چنچولے آپ

جانتا تاہی سے چُووت۔ سُکھ مانے سنتاپ

اور مہاراج! جو اس سنسار میں آیا ہے سو گرہ رُوپی اندھے کنوئیں سے آپکی مہربانی کے بغیر نکل نہیں سکتا۔ اسلئے مجھے بھی فکر ہے۔ کہ میں کیسے گرہ رُوپ کنوئیں سے نکلونگا۔ شری کرشن بولے۔ سُن مکند! بات تو ایسی ہی ہے جیسی تو نے کہی مگر میں تیرے تہرنے کا اُپائے (راستہ) بتائے دیتا ہوں۔ تُو وہ کر۔ میں نے راجیہ پاکر بھُومی۔ دھن۔ استری کیلئے بہت ادھرم کئے ہیں۔ وہ تپ کئے بغیر نہ چھُوٹینگے۔ اسلئے شمال طرف جاکر تو تپسیا کر۔ تُو اپنی دیہہ (جسم) چھوڑ کر پھر رشی کے گھر جنم لے گا۔ تب تو مکتی پدارتھ پاویگا۔ مہاراج! اتنی بات جو مچکند نے سُنی تو جانا کہ اب کلیگ آیا۔ یہ سمجھ پربھُو سے ودا ہو ڈنڈوت کر پریکرما دے مچکند تو بدری ناتھ کو گیا۔ اور شری کرشن جی نے متھرا میں آکر بلرام سے کہا کہ :۔

کال یمن کو کیو نکند — بدری بن پٹھیو مچکند

کال یمن کی سینا گھنی — تن گھیر لی متھرا اپنی

آؤ ہُو تہاں ملیچھن مارو — سکل بھُومی کا بھار اُتارو

ایسے کہہ کر ہلدر کو ساتھ لے شری کرشن چندر متھرا پوری سے نکل وہاں آئے جہاں کال یمن کا دل کھڑا تھا۔ آتے ہی دونوں اُس سے لڑائی کرنے لگے۔ آخر لڑتے لڑتے جب ملیچھ کی سینا پربھُو نے سب ماری تب بلدیو جی سے کہا کہ بھائی اب متھرا پوری کی سب سمپتی لے دوارکا کو بھیج دیجے۔ بلرام جی بولے بہت اچھا۔ تب شری کرشن جی متھرا کا سب دھن نکلوا بھینسوں۔ چھکڑوں۔ اُونٹوں پہ لدوائے دوارکا کو بھیج دیا۔ اسی دوران پھر جراسندھ تئیس اکشونی سینا لے متھرا پہ چڑھ آیا۔ تب شری کرشن بلرام بہت گھبرا کر نکلے اور اسکے سامنے آکر دکھائی دیکر اسکے من کا فکر مٹانے کیلئے بھاگ چلے تب منتری نے جراسندھ سے کہا۔ کہ مہاراج! آپ کے پرتاپ کے آگے ایسا کون بلوان ہے جو ٹھہرے۔ دیکھو وہ دونوں بھائی کرشن۔ بلرام۔ چھوڑ کے سب دھن دھام۔ اپنا پران لے کے تمہارے ڈر کے مارے ننگے پاؤں بھاگے چلے جاتے ہیں۔ اتنی بات منتری سے سُن جراسندھ بھی یُوں پکار کر کہتا ہوا فوج لے اُن کے پیچھے دوڑا۔

کاہے ڈر کے بھاگے جات — کھڑے رہو کرو کچھ بات

پرتا اُٹھت کمپت کیوں بھاری — آئی ہے ڈھنگ بیچ تمہاری

اتنی کتھا کہہ شری شُکدیو منی جی بولے۔ کہ پرتھوی ناتھ! جب شری کرشن اور بلدیو نے بھاگ کے دنیاداری دکھائی تب جراسندھ کے من سے پچھلا دُکھ گیا۔ اور بہت خوش ہوا، اتنا کہ جس کا کچھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کرشن بلرام بھاگتے بھاگتے ایک گوتم نامی پہاڑ پہ جو گیارہ یوجن اُونچا تھا۔ چڑھ گئے۔ اور اس کی چوٹی پہ جاکر کھڑے ہو گئے۔

دیکھ جراسندھ کہے پکاری — شکھر چڑھے بلبھدر مُراری

اب کہیں ہم سوں جائیں پائے — یا پربت کو دیئوں جلائے

اتنا وچن جراسندھ کے مکھ سے نکلتے ہی اسروں نے اُس پہاڑ کو جا گھیرا۔ گاؤں گاؤں سے لکڑی کے کواڑ لا کر اُس کے چاروں طرف چن دیئے اس پہ گوڈ گھی و تیل سے بھگو کر ڈالکر آگ لگا دی۔ جب وہ آگ پہاڑ کی چوٹی تک گئی تب اُن دونوں بھائیوں نے وہاں سے اس طرح دوارکا کا راستہ لیا کہ کسی نے انہیں جاتے بھی نہ دیکھا۔ اور پہاڑ جل کر بھسم ہو گیا۔ تب جراسندھ کرشن بلرام کو اُس پربت کے ساتھ جل مرا جان بہت سُکھ مان سب فوج ساتھ لے متھرا پوری میں آیا۔ اور وہاں کا راجہ لے نگر میں ڈھنڈورا دے اُس نے اپنا تھانہ بیٹھایا۔ جتنے اُگرسین کے پرانے مندر تھے، سو سب ڈھوائے اور اپنے نئے مندر بنوائے۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! اِس طرح جراسندھ کو دھوکا دے شری کرشن بلرام جی تو دوارکا میں جا بسے اور جراسندھ متھرا نگری سے چل سب سینا لے خوب آنند کرتا بے خوف ہو کر اپنے گھر آیا۔

ادھیائے ــــ ۵۳

دوارکا گمن۔ بھگوان کا براہمن کے ذریعہ رُکمنی کا سندیشہ سویکار کرنا



(۹۳)



(۹۴)

شری شکدیو منی بولے۔ مہاراج! اب آگے کتھا سنیئے۔ کہ جب کال یمن کو مار مکند کو تار جراسندھ کو دھوکا دے۔ (دیکھو شکل ۹۳) بلدیو جی کو ساتھ لے شری کرشن چند آنند کند جیوں دوارکا میں گئے۔ تو سب یدوونشیوں کے جی میں جی آیا۔ اور سارے نگر میں سُکھ چھایا۔ سب چین آنند سے پور واسی رہنے لگے۔ اس میں کتنے دن بعد ایک دن یدوونشیوں نے راجہ اُگرسین سے جا کہا کہ مہاراج! اب کہیں بلرام جی کا بیاہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بالغ ہوئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی



Copyright Reserved by

कालिया मर्दन

Hem Chander Bhargava & Co.
Delhi-6

اُگر سین نے ایک برہمن کو بُلایا۔ بہت سمجھا بجھا کر کہا کہ دیوتا۔ تم ابھی جا کر اچھا خاندان گھر دیکھ بلرام جی کی سگائی کر آؤ۔
اتنا کہہ رولی۔ سپاری۔ روپیہ ناریل دیکر وداکیا۔ وہ چلتا چلتا آنرت دیش میں راجہ ریوت کے یہاں گیا۔ اسکی لڑکی
ریوتی سے بلرام جی کی سگائی کر لگن ٹھہرا کے برہمن کے ساتھ ٹیکا پولے دوارکا میں راجہ اُگر سین کے پاس لے آیا۔
اور اس نے وہاں سب ہوا کہہ سنایا۔ سنتے ہی راجہ اگرسین نے بہت خوش ہو کر اُس برہمن کو بُلایا جو ٹیکا لے کر آیا تھا۔ منگلا
چار کروائے ٹیکا لیا۔ اور بہت سا دھن دیکر اُسے رخصت کیا۔ بعد میں خود سب یدو ونشیوں کو ساتھ لے بڑی دھوم دھام
کے ساتھ آنرت دیش میں جائے بلرام جی کا بیاہ کر لائے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی نے راجہ سے کہا کہ پرتھوی ناتھ! اس طریقہ سے تو سب یدو ونشی بیاہ کر لائے اور
شری کرشن آپ ہی بھائی کو ساتھ لے کنڈن پور میں جائے بھیشم نریش کی بیٹی رکمنی ششو پال کی مانگ کو راکششوں سے
یدھ کر کے چھین لائے۔ گھر میں آکر شادی کی۔ یہ سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ کرپا سندھو! بھیشم سُتا
رکمنی کو شری کرشن چندر کنڈن پور میں جا کر اسروں کو مار کر کیسے لائے۔ سو تم مجھے سمجھا کر کہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!
آپ دھیان سے سنئے، میں سب بھید سمجھا کر کہتا ہوں۔ کہ ودربھ دیش میں کنڈن پور نام۔ وہاں بھیشم نامی نریش جسکا
یش چہاروں دیش۔ اُن کے یہاں جا کر شری سیتا جی نے اوتار لیا۔ کنیا کے ہوتے ہی راجہ بھیشم نے جیوتشیوں کو
بلا بھیجا۔ انہوں نے آکر لگن سادھ اس لڑکی کا نام رکمنی دھر کر کہا۔ کہ مہاراج! ہمارے وچار میں ایسا آتا ہے کہ یہ
کنیا بہت نیک چال چلن والی۔ روپ ندھان گُنوں میں لکشمی سمان ہوگی اور آدی پُرش سے بیاہی جائیگی۔ اتنا
وچن جیوتشیوں کے مُکھ سے نکلتے ہی راجہ بھیشمک نے بہت سُکھ مان بڑا آنند کیا۔ اور بہت سا دان برہمنوں کو دیا۔ وہ
لڑکی چندر کلا کی طرح دن بدن بڑھنے لگی۔ اور لگی بال لیلا کر ماتا پتا کو سُکھ دینے۔ ذرا بڑی ہوئی تو سکھی سہیلیوں کے
ساتھ طرح طرح کے عجیب کھیل کھیلنے لگی۔ ایک دن یہ مرگ نینی۔ چمپک ورنی۔ چندر مکھی۔ سکھیوں کے ساتھ آنکھ مچولی
کھیلنے گئی۔ تو کھیلتے وقت سب سکھیاں اُس سے کہنے لگیں۔ کہ رکمنی تو ہمارا کھیل بگاڑنے آئی ہے۔ کیونکہ جہاں تو ہمارے
ساتھ اندھیرے میں چھپتی ہے وہاں تیرے چندر مُکھ کی روشنی سے چاندنی ہو جاتی ہے۔ یہ سُن وہ ہنسکر چپ ہو رہی۔
اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے کہا۔ مہاراج! اس طرح وہ سکھیوں سے کھیلتی رہی اور دن بدن اسکی چھبی دُگنی ہوتی
تھی۔ اسی دوران میں ایک دن نارد جی کنڈن پور آئے۔ اور رکمنی کو دیکھ شری کرشن چندر جی کے پاس دوارکا میں
جا کر انہوں نے کہا۔ مہاراج! کنڈن پور میں راجہ بھیشمک کے گھر ایک لڑکی روپ گن شیل کی کھان۔ لکشمی جی کے سمان
پیدا ہوئی ہے۔ وہ تمہارے لائق ہے۔ یہ بھید سب نارد منی سے سُن پایا۔ تبھی سے رات دن اپنا من اُس پہ لگایا۔

مہاراج! اس طرح شری کرشن چندر جی نے رکمنی کا نام گن سنا اور جیسے رکمنی نے پربھو کا نام اور بڑائی سُنی۔
وہ کہتا ہوں۔ ایک دفعہ دیش دیش کے بھکاریوں نے جا کر کنڈن پور شری کرشن چندر کا یش گایا۔ جیسے پربھو
نے متھرا میں جنم لیا۔ اور گوکل برندابن میں جائے گوال بالوں کے ساتھ مل کر بال چرتر کیا۔ اور راکششوں کو مار بھومی
کا بھار اُتار یدو ونشیوں کو سُکھ دیا۔ وہ کہہ سنایا۔

ہری کے چرتر سنتے ہی سب نگر نواسی بہت حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے۔ کہ جن کی لیلا ہم نے کان سے سنی۔ انہیں اپنی آنکھوں سے کب دیکھیں گے۔ پھر بھکاری کسی ڈھنگ سے راجہ بھیشمک کی سبھا سے جا کر پربھو کا چرتر اور گن گان گانے لگے۔ اس وقت

چوپائی۔ لاٹا رکمنی سندری ۔ پربھا چرتر دھوئی شردھا سدہری
ابھو جانے ہوئے بڑی ہوئے ۔ پیر اپک کر دیکھن جیسے
نند کے گھر وہی رہی سمائے ۔ پسیم نت اور ادھیک آئے
بھی مگن در بول سندر سی ۔ بانی سندھ بدھ ہری گن بہری

یوں کہہ شری شکدیو جی بولے کہ پرتھوی ناتھ! اسی طرح رکمنی جی نے پربھو کا شبھ نام سنا تو اسی دن سے رات دن آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی سوتے جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے کھیلتے انہی کا دھیان کئے رہتی۔ اور گن گا کر ڈنڈا صبح اٹھتے ہی نہا کر مٹی کی گوری بنا کر رولی دھوپ پھول چڑھا کر ہاتھ جوڑ سر جھکا کر کہا کرے۔

موپر گوری کرپا تم کیجو ۔ نند پوتی دیو ہم دکھ ہرو

اسی طرح رکمنی رہنے لگی۔ ایک دن سکھیوں کے ساتھ کھیلتی تھی کہ راجہ بھیشمک اُسے دیکھ اپنے من میں چنتا کر کہنے لگا۔ کہ اب ہوئی بیاہنے یوگ۔ اسے جلدی ہی دیجے ورنہ ہنسیں گے لوگ۔ کہا ہے کہ جس کے گھر میں کنیا بڑی ہوئے اس کا دان پنیہ۔ جپ تپ کرنا فضول ہے کیونکہ کرنے سے تب تک کچھ دھرم نہیں ہوتا جب تک کنیا کے ہاتھ نہیں اُبار ہوئے۔ یوں وچار راجہ بھیشمک اپنی سبھا میں آئے اور سب منتری و کٹمب کے لوگوں کو بلائے بولے۔ بھائیو! کنیا بیاہنے یوگ ہوئی اس کیلئے بلوان۔ گلوان۔ گنوان۔ روپ ندھان اور شیل وان کہیں ور ڈھونڈنا چاہیے۔ اتنی بات کے سنتے ہی اُن لوگوں نے بیشمار نرپتوں کے کل۔ گن۔ روپ اور بہادری کہہ سنائے۔ پر راجہ بھیشمک کے دل میں کسی کی بات کچھ سمجھ میں نہ آئی۔ تب اُن کا بڑا بیٹا جس کا نام رکم تھا کہنے لگا کہ پتا! نگر چندیری کا راجہ ششوپال بہت بلوان ہے۔ اور سب طرح ہمارے سمان ہے۔ اسلئے رکمنی کی سگائی وہاں کیجئے۔ اور جگت میں یش لیجئے مہاراج! اسکی بھی بات راجہ نے سنی ان سنی کی تب رکم کیش نامی اُس کا چھوٹا لڑکا بولا:۔

چوپائی۔ رکمنی پتا کرشن کو دیجے ۔ واسدیو سے ناطہ کیجے
پرشن بھیشمک ہرشے گات ۔ رکمی پوت تم نیکی بات

دوہا۔ چھوٹے بڑے سب پوچھ کے ۔ کیجے سن یہ نیت
سار وچن کہہ لیجئے ۔ یہی جگت کی ریت

اتنی کہہ پھر راجہ بھیشمک بولے کہ یہ تو رکم کیش نے ٹھیک بات کہی۔ یدو ونشیوں میں راجہ شورسین بڑے رشی اور بہتا پی ہوئے انہی کے پتر وسدیو ہیں۔ وہ کیسے ہیں کہ جن کے گھر میں آدی پرش اویناشی نکل دیوتا کے دیو شری کرشن نے جنم لے بھاری [illegible] اور سب یدو ونشیوں کو [illegible]

پر جا کو سکھ دیا۔ ایسے یودوار کا ناتہ شریکہ شچندر ہیں۔ انہیں رکمنی دیجئے۔ اور جگت میں یش اور بڑائی لیں گے اتنی بات کے سنتے ہی سب سبھا کے لوگ بہت خوش ہوکر بولے کہ مہاراج! یہ تو تم نے بھلی وچاری۔ ایسا ور کہیں اور نہیں ملے گا۔ اس بہتر یہی ہے کہ شریکہ شچندر جی کو رکمنی بیاہ دیجئے۔ مہاراج! جب سبھا کے لوگوں نے یہ کہا تب راجہ بھیشمک کا بیٹا جس کا نام رکم تھا وہ یہ بات سنکر بہت جھنجھلایا اور بولا:۔

کچھ نہ پولست پھا گنوار — جات نہیں کرشن بیوہار
سولہ ورش نند کے رہیو — تب اہیر سب کا ہو کہیو
کامری اوڑھ گائے چرائی — بن میں بیٹھ چھاک جنہہ کھائی

وہ گنوار جاتی گوال ہے۔ اسکی ذات پات کا کیا ٹھکانہ۔ اور جسکے ماں باپ کا بھید ہی نہیں جانا جاتا اسے ہم پتر کس کا کہیں۔ کوئی نند گوپ کا جانتا ہے۔ کوئی وسدیو کا مانتا ہے۔ اور جو جسکے من میں آتا ہے وہی گاتا ہے۔ ہم راجہ ہمیں سب کوئی جانتا مانتا ہے۔ اور یہ دونوں راجہ کب ہوئے۔ کیا ہوا جو تھوڑے دنوں سے طاقت ہونے پر انہوں نے بڑائی پائی۔ پہلا کلنک تو اب نہ چھوٹے گا کہ وہ اگر سین کا چاکر کہلاتا ہے۔ اس سے سگائی کر کے کیا ہم سنسار میں یش پاویں گے۔ کہا ہے کہ بیاہ۔ دشمنی اور محبت برابر والے سے کریئے تو شوبھا پایئے۔ اور جو کرشن کو دیجئے تو لوگ کہیں گے گوال کا سالا (سالہ) جس سے سب جائیگا نام اور یش ہمارا۔ مہاراج۔ پھر یوں کہہ کر رکم بولا کہ نگر چندیری کا راجہ شِشوپال بڑا بلی، اور پرتاپی ہے۔ اسکے ڈر سے سب راجہ تھر تھر کانپتے ہیں۔ اور قدیم زمانے سے اسکے گھر میں راج گدی چلی آتی ہے۔ اسلئے اب بہتر یہی ہے کہ رکمنی اسی کو دیجے۔ اور میرے آگے پھر کرشن کا نام بھی نہ لیجے۔ اتنی بات کے سنتے ہی سب سبھا کے لوگ مارے ڈر کے من ہی من میں پچھتا کر چپ ہو رہے۔ اور راجہ بھیشمک بھی کچھ نہ بولا۔ رکم نے جیوتشیوں کو بلائے شبھ دن لگن ٹھہرائے ایک براہمن کے ہاتھ راجہ شِشوپال کے یہاں ٹیکہ بھیج دیا۔ وہ براہمن ٹیکہ لیکر چلتا چلتا چندیری نگر میں جاکر راجہ شِشوپال کی سبھا میں پہنچا۔ دیکھتے ہی راجہ نے پرنام کر جب براہمن سے پوچھا کہ کہو دیوتا! آپ کا آنا کہاں سے ہوا اور کس مقصد کو لیکر آئے۔ تب تو اس براہمن نے آشیرواد دیکر اپنے آنیکا سب مقصد کہا۔ سنتے ہی راجہ شِشوپال نے اپنے پروہت کو بلائے ٹیکہ لیا اور اس براہمن کو بہت کچھ دیکر رخصت کیا۔ بعد میں جراسندھ وغیرہ سب ملکوں کے رئیسوں کو دعوت دی۔ وہ اپنی اپنی فوج لیکر آئے۔ یہ بھی اپنا سب لشکر لے بیاہنے چلا۔ اس براہمن نے آکر راجہ بھیشمک سے کہا جو کہ ٹیکہ لے گیا تھا مہاراج! میں راجہ شِشوپال کو ٹیکہ دے آیا۔ وہ بڑی دھوم دھام سے بارات لے کر بیاہنے آتا ہے۔ آپ اپنا کام کیجئے۔ یہ سُن راجہ بھیشمک پہلے تو بہت اداس ہوئے پیچھے کچھ سوچ سمجھ مندر میں جائے انہوں نے پٹ رانی سے کہا۔ وہ سنکر لگی سنگار کرنے اور کٹمب کی رانیوں کو بلا کر منگلاچار کرواتے بیاہ کی سب ریتی رواج کرنے۔ پھر راجہ نے باہر آکر پردھان اور منتریوں کو حکم دیا کہ کنیا کے وواہ میں جو جو چیزیں چاہئیں وہ سب اکٹھا کرو۔ راجہ کا حکم پاتے ہی منتری اور پردھان نے سب چیزیں بات کی بات میں منگوا دھریں۔ لوگوں نے دیکھا سنا تو یہ بات سارے شہر میں پھیلی کہ رکمنی کی شادی اب شریکہ شچندر سے ہوتی تھی، جو دشٹ رکم نے نہ ہونے دی۔ اب شِشوپال سے ہوگی۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا۔ کہ پرتھوی ناتھ! نگر میں تو یہ گھر گھر باتیں ہو رہی تھیں۔ اور راج مندر میں ناریاں گا بجا کر رسم و رواج کر رہی تھیں۔ براہمن وید پڑھ پڑھ ٹہلیں کرواتے تھے۔ جگہ جگہ ڈنڈ بھی بجلتے تھے۔ دروازے پر کیلے کے کھمبے گاڑ گاڑ سونے کے کلش بھر بھر لوگ دھرتے تھے۔ اور تورن بندر وار اور جھنڈے بنے اور نگر واسی الگ ہی ہاٹ باٹ چوہٹے چوار بہار پٹ سے پاٹتے تھے۔ اس طرح باہر اندر سب جگہ دھوم سی مچ رہی تھی۔ اسیوقت دو چار سکھیوں نے رُکمنی سے کہا کہ:۔

توہی رُکم ششوپال ہی دئی ... اب تو رُکمنی رانی بھئی

بولی سوچ نائے گر شیس ... من وچن میر کرپان جگدیشا

اتنا کہہ رُکمنی نے بہت فکر مند ہو ایک براہمن کو بلا ہاتھ جوڑ اسکی بہت سی بڑائی کر اپنا مطلب اُسے سمجھا کے کہا کہ مہاراج میرا سندیش (پیغام) دوارکا میں لے جاؤ اور دوارکا ناتھ کو سنائے اُنہیں ساتھ لے آؤ۔ میں آپکا بہت احسان مانونگی۔ اور یہ جانونگی کہ تم ہی نے رحم کھا کر مجھے شری کرشن پتی دیا۔ اتنی بات کے سنتے ہی وہ براہمن بولا کہ اچھا تم سندیش کہو میں لیجاؤں گا۔ شری کرشن چندر کو سناؤں گا۔ وہ کرپا ناتھ ہیں جو کرپا کر میرے ساتھ آوینگے تو لے آؤنگا۔ اتنی بات جو اس براہمن کے منہ سے نکلی تو رُکمنی جی نے ایک پاتی (چٹھی) محبت بھری لکھ اُسکے ہاتھ دی اور کہا کہ شری کرشن چندر آنند کند کو پاتی دیکر میری طرف سے کہنا کہ اس داسی نے ہاتھ جوڑ بہت نویدن کر کے کہا ہے آپ انتریامی ہیں۔ گھٹ گھٹ کی جانتے ہی ہیں۔ جس میں لاج رہے سو کیجئے اور اس داسی کو جلد آ کر درشن دیجئے۔ مہاراج! ایسے کہہ سن جب رُکمنی نے اس براہمن کو رخصت کیا۔ تب وہ ہر بھو کا دھیان کر نام لیتا دوارکا کو چلا۔ اور ایشور کی کرپا سے باتوں ہی باتوں میں وہاں جا پہنچا۔ وہاں جا کر دیکھا تو سمندر کے بیچ وہ پوری (شہر) ہے۔ جس کے چاروں طرف بڑے بڑے پہاڑ اور جنگل شوبھا دے رہے ہیں۔ ان میں طرح طرح کے پرندے بول رہے ہیں۔ اور صاف ستھرے تالاب صاف پانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اُن میں کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جن پر بھنوروں کے جھنڈ کے جھنڈ منڈرا رہے ہیں۔ کناروں پر ہنس، سارس وغیرہ پرندے کلول کر رہے ہیں۔ کوسوں تک مختلف قسم کے پھول پھلوں کی کیاریاں چلی گئی ہیں۔ رہٹ چل رہے ہیں جن پر سندر ناریاں گا رہی ہیں۔ اور پنگھٹوں پر پنہاریوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں۔ یہ قدرت کے نظارے دیکھ خوش ہو وہ براہمن جو آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے کہ نگر کے چاروں طرف اونچی فصیل کھنچی ہوئی ہے۔ جسمیں چار دروازے سونے کے جڑاؤ ساہان کے ہیں۔ اور شہر کے اندر چاندی سونے کے پانچ سات منزلہ مندر ایسے اونچے کہ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے جگمگا رہے ہیں۔ اُن کے کلش کلشیاں بجلی جیسی چمکتی ہیں۔ طرح طرح کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ کھڑکی جھروکوں۔ جالیوں اور نالیوں سے خوشبو آ رہی ہے۔ ہر دروازے پر کیلے کے پودے اور کنچن کلش بھرے دھرے ہیں۔ اور تورن بندنوار بندھے ہوئے ہیں۔ گھر گھر آنند کے باجے بج رہے ہیں۔ جگہ جگہ کتھا پران اور ہری چرچا ہو رہی ہے۔ پر جا کے لوگ سکھ چین سے رہتے ہیں۔ سدرشن چکر سارے شہر کی رکشا کرتا ہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو منی بولے کہ راجہ اگر سین کی سبھا میں وہ براہمن جا کھڑا ہوا، اور آشیش دیکر وہاں اُس نے پوچھا کہ شری کرشن چندر جی کہاں براجتے ہیں۔ تب کسی نے لے ہری

کا مندر بتا دیا۔ یہ جو دروازے پہ جا کر کھڑا ہوا تو پہریداروں نے اسے دیکھ کر ڈنڈوت کر پوچھا:-

کہیے آپ کہاں تے آئے   کون دیش کی پاتی لائے

یہ بولا میں براہمن ہوں۔ اور کنڈن پور کا رہنے والا راجہ بھیشمک کی کنیا رُکمنی جی کی چٹھی شری کرشن کو دینے آیا ہوں۔ اتنی بات کے سنتے ہی انہوں نے کہا مہاراج! آپ مندر میں پدھاریئے۔ شری کرشن چندر سامنے ہی وراجتے ہیں سنگھاسن پہ۔ یہ بات سُن جو براہمن اندر گیا تو ہری نے دیکھتے ہی سنگھاسن سے اُتر۔ ڈنڈوت کر بہت عزت مان کیا اور سنگھاسن پہ بٹھلائے چرن دھوئے چرنامرت لیا۔ اور ایسے سیوا کرنے لگے جیسے کوئی اپنے اشٹ دیو کی سیوا کرتا ہے۔ آخر پر بھو نے خوشبو اُبٹن لگا نہلا دُھلا پہلے تو اُسے لذیذ بھوجن کروائے پھر پان کھلایا اور کیسر چندن سے بھرے ہوئے پھولوں کی خوشبو دار مالا پہنائی۔ مندر میں لے جا کر ایک ستھرے پلنگ پہ لٹائے۔ مہاراج! وہ بھی سفر کا تھکا ماندہ تو تھا ہی سُکھ پا کر سو گیا۔ شری کرشن جی بہت دیر تک تو اسکی بات سُننے کی خواہش سے وہاں بیٹھے۔ دل میں سوچتے رہے کہ اب اُٹھے اب اُٹھے۔ آخر جب دیکھا کہ نہ اُٹھا تو بیاکل ہو اسکے پینتالے بیٹھ گئے پاؤں دبانے۔ اس میں اس کی نیند ٹوٹی تو وہ اُٹھ بیٹھا تب ہری نے اُن کی راضی خوشی پوچھ کر کہا۔

نیکے راج ونش تم تو - ہم سوں بھید کہو اپنو
کون کاج یہاں آون بھیو - درش دکھائے ہمیں سُکھ دیو

براہمن بولا کہ کرپا ندھان! آپ دھیان سے سُنیئے۔ میں اپنے آنے کا سبب کہتا ہوں۔ کہ مہاراج کنڈن پور کے راجہ بھیشمک کی کنیا نے جب سے آپ کا نام اور گُن سنا ہے۔ تب سے ہی وہ رات دن آپ ہی کا دھیان کئے رہتی ہے اور کومل چرنوں کی سیوا کیا چاہتی ہے۔ سنیگ بھی آ بنا تھا۔ مگر بات بگڑ گئی ہے۔ پر بھو بولے وہ کیا۔ براہمن نے کہا دینڈیال! ایک دن راجہ بھیشمک نے اپنے سب کُٹمب اور سبھا کے لوگوں کو بُلا کر کہا کہ بھائی کنیا بیاہنے یوگیہ ہوئی، اب اس کے لئے لڑکا ڈھونڈنا چاہئے۔ اتنی بات راجہ کے منہ سے نکلتے ہی اُنہوں نے بیشمار راجاؤں کا خاندان اوصاف اور نام۔ طاقت وغیرہ سنایا۔ مگر اُن کے من میں ایک نہ آیا۔ تب رُکمکیش نے آپ کا نام سنایا تو راجہ نے خوش ہو کر اس کا کہنا مان لیا اور سب سے کہا کہ بھائیو! میرے دل میں تو اسکی بات پتھر کی لکیر ہو چکی تم کیا کہتے ہو۔ وہ بولے مہاراج! ایسا گھر ور جو تر لوک میں بھی ڈھونڈو گے تو نہ پائیے گا۔ اسلئے یہی بہتر ہے۔ کہ دیر نہ کیجے۔ جلد ہی شری کرشن چندر جی سے رُکمنی کا بیاہ کر دیجے۔ مہاراج! یہی بات ٹھہر چکی تھی۔ تب رُکم نے بھاجی مار رُکمنی کی ... سگائی ششوپال سے کی۔ اب وہ سارا راکشش دل لئے کر بیاہنے کے لئے آیا ہے۔

اتنی کتھا سُنائے شری شُکدیو جی بولے۔ پرتھوی ناتھ! ایسے اس براہمن نے حال کہہ رُکمنی جی کی چٹھی ہری کو دی پربھو نے بڑے پریم سے چٹھی لیکر چھاتی سے لگائی۔ اور پڑھ کر خوش ہو کر براہمن سے کہا۔ دیوتا! (دیکھو شکل ۹۲)۔ تم کسی بات کی چنتا مت کرو۔ میں تمہارے ساتھ چل کر راکششوں کو مار اُن کا مقصد پورا کرونگا۔ یہ سُن براہمن کو تو صبر ہوا۔ مگر رکمنی کا خیال کر کے فکر کرنے لگے۔

ادھیائے ــــ ۵۴

رُوکمنی ہرن لیلا





شری شکدیو جی بولے کہ ہے راجہ! شری کرشن چندر نے ایسے اس براہمن کو ڈھارس بندھا کر کہا:-

دوہا۔
جیسے گس کے کاٹھ تے کاڈھیں جو الا جاری
ایسے سُندری لیاد ہوُں دشٹ سب دل ماری

اتنا کہہ پھر سگھڑ کپڑے پہن راجہ اُگرسین کے پاس جاکر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مہاراج! کُنڈن پور کے راجہ بھیشک نے اپنی کنیا دینے کو پتر لکھ کر پروہت کے ہاتھ مجھے اکیلا بلایا جو آپکی اجازت ہو تو جاؤں اور اُسکی بیٹی بیاہ لاؤں۔

سُنکر اُگرسین یوں کہے
دُور دیش گیسے کن لہے
تہاں اکیلے جائے مراری
متا کا ہُوہے اُپجے راری

تب تمہارا سماچار ہمیں یہاں کون پہنچا دیگا۔ یُوں کہہ پھر اُگرسین بولے کہ اچھا تو تم وہاں جانا چاہتے ہو تو اپنی سب فوج ساتھ لے کر دونوں بھائی جاؤ۔ اور بیاہ کر جلد چلے آؤ۔ وہاں کسی سے لڑائی جھگڑا مت کرنا۔ کیونکہ تم چرنجیو ہو۔ سُندری بہت آئے رہیں گی۔ اجازت پاتے ہی شری کرشن چندر بولے کہ مہاراج! تم نے سچ کہا۔ پر میں آگے چلتا ہوں۔ آپ فوج کے ساتھ بلرام جی کو بعد میں بھیج دیجئے گا۔ ایسا کہہ ہری اُگرسین سے وِدا ہو اس براہمن کے پاس گئے اور رتھ سمیت اپنے دارُوک سارتھی کو بُلایا۔ وہ پربھو کا حکم ملتے ہی چار گھوڑے کا رتھ فوراً جوت لایا۔ شری کرشن چندر اُس پر چڑھے۔ اور براہمن کو پاس بٹھا کر دوارکا سے کُنڈن پور کو چلے۔ (دیکھو شکل ۹۵) جب نگر کے باہر نکلے تو دیکھتے ہیں کہ داہنی طرف تو ہرنوں

کے جھنڈ کے جھنڈ چلے جاتے ہیں۔ اور سامنے شیر شیرنی اپنا شکار لئے گرجتے آتے ہیں۔ یہ شبھ شگن دیکھ کر براہمن بولا مہاراج! اس وقت ان شگن کے دیکھنے سے میرے دل میں خیال آتا ہے کہ یہ جیسے اپنا کام پورا کر کے آتے ہیں۔ ویسے تو تم بھی اپنا کام پورا کر کے آؤ گے۔ شری کرشن چندر بولے، آپ کی کرپا ہے۔ اتنا کہہ ہری وہاں سے آگے بڑھے۔ اور نئے نئے نگر دیکھ گاؤں دیکھتے دیکھتے کنڈن پور میں پہنچے تو وہاں دیکھا کہ جگہ جگہ شادی کی سامگری جمع کر رہے ہیں۔ اس سے نگر کی شوبھا ہی کچھ اور ہو رہی ہے

چوراہے گلی چوبٹے چھاویں | چوا چندن سوں چھڑکاویں
پان سپاری جوڑا کیئے | ٹکا کنک ناریل دیئے
ہرے پات پھل پھول اپار | ایسی کھمبھ بندھ نوار
دھوجا پتاکا تورن تنے | سڑھب کلش کنچن کے بنے

اور گھر گھر آنند ہو رہا ہے۔ یہ تو نگر کی شوبھا تھی۔ اور راج مندر میں جو چہل پہل ہو رہی تھی اس کا بیان کوئی کیا کرے وہ دیکھتے ہی بن آوے۔ شری کرشن چندر جی نے نگر دیکھا۔ راجہ بھیشمک کی باڑی میں ڈیرہ کیا۔ وہ ٹھنڈی سایہ میں بیٹھ ٹھنڈے ہو انہوں براہمن سے کہا۔ کہ دیوتا! تم پہلے ہمارے آنے کا حال رکمنی جی کو جا سناؤ۔ تاکہ وہ دھیرج دھر اپنے من کا دکھ مٹاویں پھر وہاں کا بھید ہمیں آکر بتاؤ۔ جس سے کہ ہم اس کا اپائے کریں۔ براہمن بولا کہ کرپا ناتھ! آج شادی کا پہلا دن ہے راج مندر میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ میں جاتا ہوں۔ مگر رکمنی جی کو اکیلی پاکر تیرے آنے کا بھید کہونگا۔ ایسے کہہ کر براہمن وہاں سے چلا۔ مہاراج! ادھر سے تو ہری چپ چاپ اکیلے پہنچے اور ادھر سے راجہ ششوپال جراسندھ سمیت سب اسُر دل لیئے اس دھوم دھام سے آیا کہ جسکے بوجھ سے لگا شیش ناگ ڈگمگانے اور پرتھوی ہلنے۔ انکے آنے کی خبر پائے راجہ بھیشمک منتری اور کٹمب کے لوگوں سمیت استقبال کرنے آگے گئے اور بڑی عزت سے ہاتھی گھوڑے وستر آبھوشن پہنا کر نگر میں لے آئے! اتنی کتھا سنائے شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! اب میں انتر کتھا کہوں، آپ دھیان لگائے سنئے۔ جب شری کرشن دوارکا سے چلے تو سب جدونسیوں نے جا کر راجہ اگرسین سے کہا کہ مہاراج! ہم نے سنا ہے کہ کنڈن پور میں راجہ ششوپال جراسندھ سمیت سب اسُر دل لے بیاہنے گیا ہے۔ اور ہری اکیلے گئے ہیں۔ اسلئے ہم جانتے ہیں کہ شری کرشن جی سے اُن کا وہاں یدھ ہو گا۔ یہ بات جان کے بھی انجانے ہو ہری کو چھوڑ یہاں کیسے رہیں۔ مہاراج! دل تو مانتا نہیں۔ آگے آپ جیسا حکم کریں ویسا کریں۔ اس بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین بہت گھبرائے۔ بیٹھے کھائے بلرام جی کو پاس بُلائے سمجھا کے کہا۔ کہ تم ہماری سب سینا لے شری کرشن کے پہنچنے سے پہلے کنڈن پور جاؤ اور انہیں اپنے ساتھ لے آؤ۔ راجہ کی اجازت پاتے ہی بلدیو جی کروڑ یادو جوڑ ساتھ لیکر کنڈن پور کو چلے۔ اس سمے کٹک کے ہاتھی کالے سفید کالی ڈل بادل سے جاتے تھے۔ دھونسا بادل کی طرح گرجتا تھا۔ اور ہتھیار بجلی سے چمکتے تھے۔ سنہلے پیلے کپڑے پہنے گھوڑسواروں کے جھنڈ کے جھنڈ نظر آتے تھے۔ رتھوں کے تانتے جھمجھاتے چلے جاتے تھے۔ انکی شوبھا دیکھ دیکھ خوش ہو کر دیوتا بہت پریم سے لئے اپنے وانوں پر بیٹھ کر آکاش سے پھول برساتے تھے۔ اور شری کرشن چندر آنند کند کی جے مناتے تھے۔ اس طرح دل لئے بلدیو جی کنڈن پور میں ہری کے پہنچتے ہی بلرام جی جا پہنچے۔ یہ کتھا سنا کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شری کرشن چندر روپ ساگر جگت اُجاگر اس طرح

کنڈن پور میں پہنچ چکے تھے۔ مگر رُکمنی نے آنے کا سماچار نہ پایا۔

دوہا۔

وکھہ دو دن چھوٹے چھوٹوں اور ... جیسے چندر ملن بِچھے بھور
اتی چِنتا سُندری جیسے ہاڑی ... دیکھے اُونچ اٹاپے ٹھاڈی
چڑھ چڑھ اُچکیں کھڑکی دوار ... نینن تے چھوڑے جل دھار
ہلکہ بدن اتی ملن من ... لیت اساس نساس
جا گل درشا نین جل ... لوچت کہت اُداس

کہ ابتک ہری کیوں نہیں آگئے۔ ان کا تو نام ہے انتریامی۔ ایسی مجھ سے کیا غلطی ہوئی جو انہوں نے میری سُدھ نہ لی۔ کیا براہمن وہاں نہ پہنچا۔ یا ہری نے مجھے بد صورت سمجھ کر پریم نہ کیا۔ یا جراسندھ کا آنا سنکر پر بھُو نہ آئے۔ کل بیاہ کا دن ہے۔ اور سُسرا پہنچا۔ جو وہ کل میرا ہاتھ گہیگا تو یہ پاپی جیو ہری بن کیسے رہیگا۔ جپ تپ نیم دھرم کچھ آڑے نہ آیا۔ اب کیا کروں۔ کدھر جاؤں۔

لے برات آیا شِشوپال ... کیسے بر ہے دینِدیال

اِتی بات سُن رُکمنی کے مُکھ سے نکلی، تب ایک سکھی نے تو کہا کہ دُور دیش بِنیر پِتا بندھو کی اجازت کے ہری کیسے آ نکلے۔ اور دوسری بولی کہ جن کا نام ہے انتریامی دینِدیال۔ وہ آئے بغیر نہ رہیں گے۔ رُکمنی تو صبر رکھ بے چین نہ ہو۔ میرا من گواہی دیتا ہے کہ ہری آئے۔ مہاراج! ایسے وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔ کہ اُسی وقت براہمن نے جا کر آشیش دیکر کہا کہ شری کرشن نے آ کر راج واڑی میں ڈیرا کیا ہے۔ اور باقی ساری فوج بلدیو جی کے ساتھ آتی ہے۔ براہمن کو دیکھتے ہی اور اتی بات سُنتے ہی رُکمنی کے جی میں جی آیا۔ اور اُنہوں نے اس کا ایسا سُکھ مانا کہ جیسے تپسوی تپ کا پھل پا کر سُکھ مانے۔ آگے رُکمنی جی ہاتھ جوڑ سر جھکائے اس براہمن کے سامنے کہنے لگی۔ کہ آج تم نے جانے ہری کا آنا سنا کے مجھے پران دان دیا۔ میں اسکے بدلے کیا دوں؟ جو ترلوکی کی بھی مایا دوں تو بھی تمہارا قرضہ نہیں اُتر سکتا۔ ایسے کہہ من مار سکوچانے رہی۔ تب وہ براہمن صبر کر آشیر واد دیکر وہاں سے اُٹھ راجہ بھیشمک کے پاس گیا اور اُس نے شری کرشن کے آنے کا حال سب سمجھا کے کہا۔ سنتے ہی پرنام کر راجہ بھیشمک اُٹھ دھایا اور چلا کر وہاں آیا جہاں باڑی میں شری کرشن بلرام۔ سکھ دھام وراجتے تھے۔ آتے ہی شاشٹانگ پرنام کر سامنے کھڑے ہو ہاتھ جوڑ کے راجہ بھیشمک نے کہا۔ کہ

میرے من نج ہو تم ہری ... کہا کہوں جو دُشٹن کری

اب میرا منورتھ پُورن ہوا۔ جو آپ نے آ کر درشن دیا۔ یوں کہہ کر پربھُو کے ڈیرے میں ان کر راجہ بھیشمک تو اپنے گھر آیا اور چنتا کر ایسے کہنے لگا:۔

ہری چرِتر جانے نہیں کوئی ۔ کا جانے اب کیسی ہوئی

اور یہاں شری کرشن بلدیو جو تھے تہاں نگر نواسی کیا استری کیا پُرش آئے پُرش آئے سر نوائے پربھو کا دھیان لگا کر آپس میں یوں کہتے تھے کہ رُکمنی کے یوگیہ ور شری کرشن ہی ہیں۔ ودھنا کرے یہ جوڑی جُڑے۔ چِرنجیو رہے۔ دونوں

بھائیوں کے من میں جو آیا تو نگر دیکھنے چلے۔ اس وقت دونوں بھائی جس ہاٹ باٹ چوہاٹ میں ہو کر جاتے تھے وہیں نگر ناریوں کے ٹھٹ لگ جاتے تھے۔ اور ان کے اوپر چوبا چندن گلاب جل چھڑک پھول برسائے ہاتھ بڑھائے پربھو کو آپس میں یوں کہہ کر بتلاتے تھے۔

نیلامبر اوڑھے بلرام   پیتامبر پہنے گھنشیام
کنڈل جھلک مکٹ شر سوہے   کمل نین چاہت من ہرے

اور یہ دیکھتے جاتے تھے۔ آخر سارا نگر اور ششوپال کی فوج دیکھ کر یہ تو اپنے ڈیرے میں آ گئے۔ اور ان کے آنے کا حال سن راجہ بھیشمک کا بڑا بیٹا بہت غصہ کر اپنے پتا کے پاس آیا۔ کہنے لگا کہ سچ کہو شری کرشن یہاں کس کا بلایا آیا۔ وہ بھید ہم نے نہ پایا۔ بغیر بلائے یہ کیسے آیا۔

بیاہ کاج یہ ہے سکھ دھام   اس میں اس کا ہے کیا کام

یہ دونوں کپٹی دھوکے باز جہاں جاتے ہیں وہاں ہی اودھم مچاتے ہیں۔ جو تم اپنا بھلا چاہو تو مجھ سے سچ کہو یہ کس کے بلائے آئے۔ مہاراج! رکم ایسے پتا سے سات پانچ کرتا ہوا غصہ میں آگ بگولہ ہو کر وہاں سے اٹھ وہاں گیا جہاں راجہ ششوپال اور جراسندھ اپنی سبھا میں بیٹھے تھے۔ ان سے کہا کہ یہاں رام کرشن آئے ہیں۔ تم سب لوگوں کو بتا دو کہ ساودھانی سے رہیں۔ ان دونوں بھائیوں کا نام سنتے ہی راجہ ششوپال تو ہری چرتر کو سمجھ دیو بار بار من ہی من میں وچار کرنے لگا اور راجہ جراسندھ نے کہا کہ سنو جہاں یہ دونوں جاتے ہیں وہاں کچھ نہ کچھ کھلبلی مچاتے ہیں، یہ بہت بلوان اور کپٹی ہیں۔ انہوں نے برج میں کنس وغیرہ بڑے بڑے راکشش آسانی سے مارے۔ انہیں تم سمتا جانو بالجبر۔ یہ کسی سے بھی لڑ کر نہیں ہارے۔ شری کرشن نے سترہ دفعہ مجھے ہار منائی۔ جب میں اٹھارویں دفعہ چڑھ آیا تو یہ بھاگ کر پربت پر جا چڑھا جب میں نے اس میں آگ لگائی تو یہ دھوکا دیکر دوارکا کو چلا گیا۔

یاکو کوؤ بھید نہ پایو   اب یہ کرن اپدرو آیو
ہے یہ مہا چھلی چھل کرے   کاہو پے نہیں جانیو پرے

اسلئے اب کچھ ایسا طریقہ کیجئے جس سے ہم سب کی لاج رہے۔ اتنی بات جب جراسندھ نے کہی، تب رکم بولا کہ یہ کیا چیز ہے جن کیلئے تم اتنے فکر مند ہو۔ انہیں تو میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ جب جنگل میں ناچتے۔ بنسی بجاتے۔ گائیں چراتے پھرتے ہیں۔ گنوار یدھ ودیا کی ریتی کیا جانیں۔ تم کسی بات کا فکر اپنے من میں مت کرو۔ ہم یدوونشیوں سمیت کرشن بلرام کو پل بھر میں مار ہٹا دینگے۔

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اسی دن رکم تو جراسندھ اور ششوپال کو سمجھائے بجھائے دھارس بندھائے اپنے گھر آیا۔ اور مشکل سے رات گزاری۔ صبح ہوتے ہی ادھر ششوپال اور جراسندھ تو بیاہ کا دن جان برات نکالنے کی دھوم دھام میں لگے، اور ادھر بھیشمک کے یہاں بھی منگلاچار ہونے لگے۔ رکمنی جی نے اٹھتے ہی ایک براہمن سے شری کرشن جی کو کہلا بھیجا کہ کرپا ندھان! آج بیاہ کا دن ہے۔ دو گھڑی دن رہے نگر کے مشرق میں دیوی کا مندر ہے وہاں میں جاؤنگی۔

میری لاج تمہیں ہے۔ جس میں لاج رہے وہی کرنا۔ ایک پہر دن چڑھے سکھی سہیلی اور کٹمب کی عورتیں آئیں۔ انہوں نے آتے ہی پہلے تو آنگن میں گج موتیوں کا چوک پُروائے کنچن کی جڑاؤ چوکی بچھائے اس پر رُکمنی کو بٹھائے سات سہاگنوں سے تیل چڑھوائے پیچھے سگندھ اُبٹن لگائے نہلائے دُھلائے اُسے سولہ شنگار کروائے بارہ ابھوشن پہنائے اوپر سے راتا چولہ چڑھائے بنی بنائے بٹھائے لئے میں گھڑی چار ایک دن پچھلا رہ گیا۔ اسوقت رُکمنی اپنی سنگی سہیلی کو ساتھ لے گائے باجے سے دیوی کی پُوجا کرنے چلی۔ تو راجہ بھیشمک نے اپنے لوگ اُنکی رکھوالی کو اُنکے ساتھ کر دئے۔ یہ سماچار پاکر راج کنیا نگر کے باہر دیوی پوجنے چلی ہے۔ راجہ ششوپال نے بھی شری کرشن کے ڈر سے اپنے بڑے بڑے راوت شور ویر یودھاؤں کو بلائے سب طرح اُونچ نیچ سمجھائے رُکمنی جی کی رکھوالی کیلئے بھیجدیئے۔ وہ بھی آکر اپنے ہتھیار سنبھال راج کنیا کے ساتھ ہو لئے۔ اس وقت رُکمنی جی سب شنگار کئے سکھی سہیلیوں کے جھنڈ کے جھنڈ لئے انتر پٹ کی اوٹ میں اور کالے کالے راکششوں کے کوٹ میں جاتی ایسی شوبھائمان ہوتی تھی جیسے کالی گھٹا کے بیچ تاراگن سمیت چندرماں۔ آخر تھوڑی دیر میں.... چلی چلی دیوی کے مندر میں پہنچیں۔ وہاں جاکر ہاتھ پاؤں دھوکر آچمن کر شردھا سمیت انہوں نے ودھی سے دیوی کی پوجا کی۔ پھر براہمنوں کو بھوجن کرائے بستر سُتھری پہنائے انہیں دکشنا دی۔ اور اُن سے آشیرباد لے پرکرما دے وہ چندر مکھی چپک برنی مرگ نینی پک بینی گج گامنی سکھیوں کو ساتھ لے ہری کے ملنے کی چنتا کئے جو وہاں سے نچنت ہوکر چلنے کو ہوئی تو شری کرشن چندر بھی اکیلے رتھ پر بیٹھ وہاں آ پہنچے جہاں رُکمنی کے ساتھ سب یودھا ہتھیاروں سے لیس کھڑے تھے۔ اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے۔

دوہا۔

بُوج گوپی جب ہی چلیں — ایک کہت اکُواے

سُن سندری آئے ہری — دیکھ دھوجا پھہرائے

یہ بات سکھی کی سُن پربھو کے رتھ کی طرف دیکھ دیکھ راج کنیا بہت خوش ہوکر پھولی نہ سماتی تھی۔ اور سکھی کے ہاتھ پر دیئے موہنی رُوپ بنائے ہری کے ملنے کی آس لئے کچھ مسکراتی ایسے سب کے بیچ آہستہ آہستہ جاتی تھی کہ جس کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی۔ شری کرشن چندر جی کو دیکھتے ہی سب یکھوالے پاگل کی طرح گھومنے رہے۔ اور انتر پٹ اُنکے ہاتھ سے چھوٹ پڑے۔ تب موہنی رُوپ رُکمنی جی کو انہوں نے دیکھا۔ تو اور بھی موہت ہو ایسے مست ہوئے کہ انہیں اپنے تن من کی بھی ہوش نہ رہی۔

سورٹھا۔ بھرکُٹی دھنش چڑھائیا — انجن ورنی پنچ کے —

لوچن بان چلایا — مارے پے جیوت ہے —

مہاراج! اس وقت سب راکشش تو بُت کی طرح کھڑے سب کھڑے دیکھتے ہی رہے۔ اور شری کرشن چندر جی سب کے بیچ رُکمنی کے پاس رتھ بڑھائے کھڑے ہوئے پران پتی کو دیکھتے ہی اُس نے سنکوچ کر ملنے کو ہاتھ بڑھایا تو پربھو نے بائیں ہاتھ سے اُسے رتھ پر بٹھایا۔ (دیکھو شکل ۹۶)

کانپت گات سکچ مَن بھاری — چھانڈ کنبہ ہری سنگ سدھاری

جیون برائی چھوڑے کیہہ ۔ کرشن جہان سوں کہے سنیہہ

مہاراج! رُکمنی جی نے جو جپ تپ برت دان پنیہ کئے کا پھل پایا اور پچھلے دُکھوں کا رنج سب گنوایا۔ دشمن ہتھیار لئے کھڑے دیکھتے ہی رہے۔ پر بھُو اُن کے درمیان سے رُکمنی کو لیکر ایسے چلے کہ دوہا۔

یادو اسُرن سے لرت ۔ ہوت مہا سنگرام

ٹھاڑے دیکھت کرشن ہیں کرت نہ بلرام

شری کرشن کے چلتے ہی بلرام بھی پیچھے سے دھونسہ دے سب دَل ساتھ لے جا ملے۔

ادھیائے ـــــ ۵۵

رُوکمنی وِواہ

شری شُکدیو جی بولے کہ مہاراج! کتنی ہی دُور جا کر شری کرشن چندر جی نے رُوکمنی کو شکوچ میں دیکھ کر کہا کہ سُندری اب تم کسی بات کی فکر مت کرو۔ میں شنکھ بجا کر تمہارے من کا ڈر ہر دونگا۔ اور دوارکا میں جا کر ویدکی وِدھی سے کرونگا





تمہارے ساتھ بیاہ۔ یوں کہہ کر پربھُو نے اپنی مالا پہنائے بائیں طرف بٹھائے جیوں شنکھ بجایا تو راجہ ششوپال اور جراسندھ کے ساتھی چونک پڑے۔ یہ بات سارے نگر میں پھیل گئی۔ کہ ہری رُوکمنی کو چرا لے گئے۔ جب یہ حال اپنے اُن لوگوں کے منہ سے سنا جو حفاظت کیلئے راج کنیا کے ساتھ گئے تھے۔ تو راجہ ششوپال اور جراسندھ غصہ میں جھنجھلا کر جھلم ٹوپ پہن۔ پیٹی باندھ سب ہتھیار لگائے اپنا کٹک لے لڑنے کو شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور اُن کے نزدیک جا کر

للکارے کہ ارے بھاگے کیوں جاتے ہو۔ کھڑے رہو۔ ہتھیار پکڑ کر لڑو۔ جو کشتری ہو تو میدان میں پیٹھ مت دکھاؤ۔ اتنی بات سنتے ہی یادو پھر سامنے پہنچے اور لگے دونوں طرف سے ہتھیار چلنے۔ (دیکھو شکل ۹۷) اس وقت رُوکمنی بہت فکر مند ہو کر گھونگھٹ کی اوٹ کئے رتھ میں آنسو بھر کر لمبی لمبی سانسیں لیتی تھی' اور پریتم کا منہ دیکھ دیکھ من ہی من سوچ کر یوں کہتی تھی۔ کہ یہ میرے لئے اتنا دکھ پاتے ہیں۔ انتریامی پربھو رُوکمنی کے من کا حال جان کر بولے کہ سُندری! تو کیوں ڈرتی ہے۔ تیرے دیکھتے دیکھتے سب دشمنوں کے دل کو مار۔ بھومی کا بھار اُتارتا ہوں۔ تو اپنے من میں کسی بات کی چنتا مت کر۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! اس وقت دیوتا اپنے اپنے وِمانوں میں بیٹھے آکاش سے کیا دیکھتے ہیں کہ

دوہا۔

یادو اسرن سے لڑت ہوت مہا سنگرام۔
ٹھاڈے دیکھت کرشن ہیں۔ کرت یدھ بلرام

مارو باجہ بجتا ہے۔ کڑکھیت کڑکھا گاتے ہیں۔ چارن یش بکھانتے ہیں۔ اشو پتی سے اشو پتی، رتھی سے رتھی اور پیدل سے پیدل بھڑ رہے ہیں۔ ادھر ادھر کے بہادر لڑ لڑ کر مرتے ہیں۔ اور کاتر میدان چھوڑ اپنے پران لیکر بھاگتے ہیں۔ گھائل زخمی۔ کھڑے جھومتے ہیں۔ بہت سے ہاتھوں میں تلوار لئے چاروں طرف گھومتے ہیں۔ اور لوتھوں پہ لوتھ گرتی ہیں۔ ان سے خون کی ندی بہہ چلی ہے۔ اس میں جہاں تہاں جو ہاتھی مرے پڑے ہیں۔ سو جزیرہ سے جان پڑتے ہیں۔ گدھ۔ کوے وغیرہ آپس میں لڑ لڑ سونڈیں کھینچ کھینچ لاتے اور پھاڑ کر کھاتے ہیں۔ کوے آنکھیں نکال نکال ڈھیروں سے چلتے ہیں۔ آخر دیکھتے دیکھتے ہی بلرام جی نے سارا اسُر دل یوں کاٹ ڈالا۔ جیسے کسان کھیت کو کاٹ ڈالتا ہے۔ پھر جراسندھ اور ششوپال ساری فوج کٹوا کر بہت سے زخمی ساتھ لیکر بھاگ کر ایک جگہ جا کھڑے ہوئے۔ وہاں ششوپال نے بہت پچھتانے سر ٹیک جراسندھ سے کہا کہ اب تو بے عزتی ہوئی اسلئے خاندان کو بھی بٹہ لگ گیا۔ اب زندہ رہنا ٹھیک نہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر لڑ مروں۔

ناطہ ہوں کری ہوں ہتیا میں ۔ لیئوں یوگ چھاڈ سب آس
گئی آج پت سب کیوں لیجے ۔ راکھ پران کیوں اجس لیجے

اتنی بات سن جراسندھ بولا کہ مہاراج! آپ گیان وان ہو اور سب بات جانتے ہو میں تمہیں کیا سمجھاؤں جو عقلمند آدمی ہیں وہ گذری ہوئی بات کا فکر نہیں کرتا.... کیونکہ بھلائی برائی کرانے والا اور ہی ہے۔ آدمی کا کچھ زور نہیں چلتا۔ یہ لاچاری اور مجبوری ہے۔ جیسے کاٹھ کی پتلی کو جادوگر نچاتا ہے۔ ویسے ہی ناچتی ہے۔ ایسے ہی آدمی کرما کے قابو میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے سو کراتا ہے اسے سُکھ دُکھ میں خوشی غمی مت سمجھیئے۔ سب سپنا جان لیجئے۔ میں تیئیس تیئیس اکشونی فوج لیکر سترہ دفعہ متھرا پوری پہ چڑھ آیا' اور کرشن نے سترہ ہی دفعہ میری فوج کا کیا صفایا۔ میں نے کچھ سوچ نہ کیا اور اٹھارھویں دفعہ جب اس کا دل مراتب کچھ خوش بھی نہ ہوا۔ یہ بھاگ کر پہاڑ پہ جا چڑھا۔ میں نے اسے وہاں پھونک دیا۔ نہ جانے یہ کیونکر زندہ ہو گیا۔ اسکی گتی کچھ جانی نہیں جاتی۔ اتنا کہہ پھر جراسندھ بولا۔ مہاراج! اب اس وقت کو ٹال دیجئے۔ بہتر یہی ہے کیونکہ کہا ہے کہ جان بچے تو سب کچھ بچ گیا۔ جیسے میرے ساتھ ہوا۔ سترہ دفعہ ہارے۔ اٹھارھویں دفعہ جیتے۔ اسلئے جس میں اپنی بھلائی ہو

سو کرو اور ضد چھوڑ دو۔ مہاراج! جب جراسندھ نے ایسے سمجھا کر کہا۔ تو اُسے کچھ "بِہر ہوا جتنے زخمی یودھا بچے تھے۔ انہیں ساتھ لے کر وہ پچھتائے جراسندھ کے ساتھ ہو لیا۔ یہ تو یہاں سے یُوں ہار کر چلے۔ اور جہاں ششوپال کا گھر تھا وہاں کی بات سنو۔ کہ بیٹے کے آنے کا وچار ششوپال کی ماں جو منگلاچار کرنے لگی تو سامنے سے چھینک ہوئی اور اسکی داہنی آنکھ پھڑکنے لگی۔ یہ اَشگن دیکھ اس کا ماتھا ٹھنکا۔ اتنے میں کسی نے آ کر کہا کہ تمہارے پُتر کی سب فوج کٹ گئی، اور دُلہن بھی نہ ملی۔ اب وہاں سے بھاگ اپنے پران بچا کر آتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ششوپال کی مہتاری بہت گھبرا کر خاموش ہو گئی۔ ششوپال اور جراسندھ کا بھاگنا سُن رُدکم خفا ہو کر اپنی سبھا میں آن بیٹھا۔ اور سب کو سنا کر کہنے لگا۔ کہ کرشن میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جا سکتا ہے۔ ابھی جا کر اُسے مار دوں۔ رُوکمنی کو لے نہ آؤں، تو میرا نام بھی رُدکم نہیں۔ ورنہ کُنڈن پور میں نہ آؤنگا۔ مہاراج! ایسے عہد کر رُدکم ایک اکشونی فوج لیکر شری کرشن سے لڑنے کیلئے چڑھ دھایا۔ اور اُس نے یادووں کا دَل جا گھیرا۔ اسوقت اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم تو یادو کو مارو۔ اور میں آگے جا کر شری کرشن کو زندہ پکڑ لاتا ہوں۔ اتنی بات سنتے ہی اُسکے ساتھی تو یدوونشیوں سے یُدھ کرنے لگے۔ اور وہ رتھ بڑھائے شری کرشن کے پاس جائے للکار کے بولا۔ ارے کپٹی گنوار! تو کیا جانے راج ویوہار۔ بچپن میں جیسے تُونے دودھ دہی کی چوری کی ویسے ہی تُونے یہاں بھی آ کر سندری ہری۔

برج واسی ہم نہیں اہیر۔ ایسے کہہ کر لینے تیر
وِش کے بجھے لئے اُن بین کھینچ دھنش شر چھوڑے تین

اُن تیروں کو آتے دیکھ شری مدھوسُودن نے بیچ ہی میں کاٹا۔ پھر رُدکم نے اور بان چلائے۔ پر پربھو نے وہ بھی کاٹ گرائے۔ اور اپنا دھنش سنبھال کئی ایک بان مارے کہ رتھ کے ساتھ گھوڑا اور سارتھی بھی اُڑ گیا۔ دھنش کٹ کر اُسکے ہاتھ سے زمین پر گرا۔ پھر اُس نے جو بھی وار کئے پربھو نے سب کاٹ کر گرا دیئے۔ تب تو وہ بہت جھنجھلائے فرسہ لیکر ہری کی طرف ایسا دوڑا جیسے گیدڑ ہاتھی پہ جھپٹے۔ پتنگ دیپک پہ دھاوے۔ آخر جاتے ہی اُس نے ہری کے رتھ پہ گدا چلائی۔ تب ہری نے جھپٹ اُسے پکڑ باندھا۔ (دیکھو شکل ۹۵) اور چاہا کہ اُسے ماریں، مگر رُوکمنی بولی۔

مارو مت بھیا ہے بیر چھوڑو ناتھ تمہارو چیرد
مُورکھ اندھ کہا یہ جانے لکشمی پتی کو مانس جانے
تم یوگیشور آدی اننت بھگت ہیتو پہ گئے بھگونت
یہ جڑ کہا تمہیں پہچانے دین دیال کرپا کو بکھانے

اتنا کہہ کر پھر کہنے لگی کہ اچھے لوگ جڑ اور بالک کا قصور من میں نہیں لاتے۔ جیسے شیر کتے کے بھونکنے پر دھیان نہیں دیتا۔ اور جو تم اسے مارو گے تو ہوگا ہمارے پتا کو دُکھ۔ یہ کرنا تمہیں ٹھیک نہیں ہے جس جگہ آپ کے چرن پڑیں وہاں کے سب لوگ آنند سے رہتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہوگی کہ تم جیسے رشتہ دار ہو کر راجہ بھیشمک کا بیٹا دُکھ پاوے۔ مہاراج! ایسا کہہ کر ایک دفعہ تو رُوکمنی جی یوں بولیں کہ پران ناتھ! آپ نے ٹھیک کیا جو پکڑ باندھا اور تلوار ہاتھ میں لے مارنے کو تیار ہوئے۔ پھر بھیا کا موہ کر تھر تھر کانپ کر آنکھیں ڈبڈبائے پاؤں پہ گود پسار کہنے لگی۔

بندھو بھیک پر بھو سو کو دیو   اتنو نیش تم جگ میں لیو

اتنی بات کے سننے سے اور رو دکمنی جی کی طرف دیکھنے سے ہری کا سب غصہ دور ہوا۔ تب انھوں نے اسے جان سے تو نہیں مارا مگر سارتھی کو اشارہ کیا اُس نے جھٹ اسکی پگڑی اُتار داڑھی اور سر مونڈ سات چوٹی رکھ رتھ کے پیچھے باندھ لیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! رُوکم کی تو ہری نے ایسی حالت کی اور بلدیو جی وہاں سے سب اسرفل کو مار بھگا کر بھائی کو ملنے کیلئے ایسے چلے کہ جیسے سفید ہاتھی کنول دل میں کنولوں کو توڑ کھائے پھرتے اکو للے کے بھاگتا ہو آخر کچھ دیر میں پربھو کے نزدیک آ پہنچے۔ اور رُوکم کو بندھا دیکھ ہری سے بہت جھنجلا کے بولے کہ تم نے کیا کام کیا جو سالے کو باندھا۔ تمہاری عزت نہیں جاتی۔

باندھیو یا ہی کری بدھی تھوڑی   لیں تم کرشن سگائی توری

یدوکل کی لیک لگائی   اب ہم سوں کون کرے سگائی

جس وقت یہ لڑائی کرنے کو آپکے سامنے آیا تب تم نے اسے سمجھا کر الٹا کیوں نہ پھیرا۔ مہاراج! ایسے کہہ بلرام جی نے رُوکم کو کھول سمجھا بجھا کر عزت سے رخصت کیا۔ پھر ہاتھ جوڑ نہایت نرمی سے بلرام سکھدھام رُکمنی جی سے کہنے لگے کہ سندری! تمہارے بھائی کی جو یہ حالت ہوئی اس میں ہماری کچھ غلطی نہیں یہ اسکے پہلے جنم کے کرموں کا پھل ہے۔ اور کشتریوں کا دھرم بھی یہی ہے کہ بھومی دھن استریوں کے کاج کرتے ہیں۔ یدھ دل پر آ تیس ساتھ اس بات کا تم خیال مت کرنا۔ پر اسکا سچ ہی جانو۔ ہار جیت بھی اس کے ساتھ ہی لگی ہے۔ اور یہ سنسار دکھ کا سمندر ہے یہاں آ کر سکھ کہاں۔ مگر انسان مایا کے قابو میں ہو کر دکھ سکھ۔ بھلا برا ہار جیت۔ سنیوگ وِیوگ خود ہی من سے مان لیتے ہیں۔ مگر اسمیں سکھ دکھ جیو کو نہیں ہوتا۔ تم اپنے بھائی کی بے عزتی ہونے کی چنتا مت کرو۔ کیونکہ گیانی لوگ جیو کو امر اور جسم کو ناش ہونے والا کہتے ہیں۔ اس لئے جسم کی بے عزتی ہونے سے جیو کی نہیں ہوئی۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ دھرم اوتار۔ جب بلرام جی نے رُوکمنی کو سمجھایا تب

دوہا۔

سُن سندری من سمجھا کے۔ گئے جیٹھ کی لاج

سیین مانہی پیا سوں کہت   ہانکیتا رتھ برج راج

گھونگھٹ اوٹ بدن کو کرے   مدھر بچن ہری سوں اُچرے

سنمکھ ٹھاڑے ہیں بلداؤ   اہو کنت رتھ بیگ چلاؤ

اتنا بچن رُوکمنی کے مکھ سے نکلتے ہی ادھر تو شری ہری نے رتھ دوارکا کو ہانکا اور ادھر رُوکم اپنے لوگوں میں جا کر چنتا کر کہنے لگا۔ کہ میں کُنڈن پور سے یہ وعدہ کر کے آیا تھا۔ کہ ابھی جا کے ہری بلرام کو سب یدو بنسیوں سمیت مار رُوکمنی کو لے آؤنگا۔ سو میرا پرن پورا نہ ہوا۔ بلکہ اُلٹی اپنی عزت گنوائی۔ اب زندہ نہ رہوں گا۔ اس دیش اور گرہست آشرم کو چھوڑ ویراگی ہو کر کہیں جا مروں گا۔ جب رُوکم نے ایسے کہا۔ تب اسکے لوگوں میں سے کوئی بولا۔ مہاراج تم بہادر ہو اور بڑے پرتاپی تمہارے ہاتھ سے وہ زندہ بچ گئے سو ان کے اچھے دن تھے۔ ابھی تو وہ تمہارے زور سے نکل گئے

ورنہ آپ کے سامنے کوئی دشمن کب زندہ بچ سکتا ہے۔ تم عقلمند ہو۔ ایسی بات کیوں سوچتے ہو۔ کبھی ہار ہوتی ہے۔ کبھی جیت۔ مگر شودیر کا دھرم ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ کیا ہوا جو دشمن آج بچ گیا۔ پھر ماریں گے۔ مہاراج! جب اس نے ایسے ڈدکم کو سمجھایا تب وہ بولے کہ سنو:-

ہار ہو انکن سوں اب ہت گی ۔ میرے من اتی لجا بھئی
جم نہیں کنڈن پور جاؤں ۔ ودن ادھری گو کاں بساؤں
یوں کہہ ان ایک نگر بسایو ۔ سُت دارا دھن تہاں بلوایو
تاکو دھر یو بھوج کٹ نام ۔ ایسے ڈدکم بسایو گرام

مہاراج! ادھر ڈدکم تو راجہ بھیشمک سے دشمنی کر رہا تھا۔ ادھر یہ دو بری دوارکا کے نزدیک آ پہنچے۔
اٹھر دینو آکاشس چھٹو جائی ۔ تب ہی پر دو اسن سندھ پائی

دوہا۔
آوت ہری جانے جب ہی راکھیو نگر بنائے
شوبھا بھئی تہوں لوک کی کہی کون پہ جائے

اس وقت گھر گھر منگلاچار ہو رہے تھے۔ دروازوں پہ کیلے کے کھمبے گڑے کنش جل صاف ستھرے دھرے دھوجا پتا کا پھہرا رہی تورن بندنوار بندھی ہوئی اور گھر گھر باٹ چوہاٹوں میں چو مکھی دیئے لئے عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے ہوئے اور راجہ اگرسین بھی سب یدو ونشیوں سمیت گاجے باجے سے آگے جا کر راج بھاتی کر سکھ دھام بلرام شری کرشن چندر آنند کند کو نگر میں لے آئے۔ اس وقت کے بناؤ کی رونق کچھ بیان نہیں کی جاتی۔ کیا مرد کیا عورت سب کے دل خوشی سے بھرے ہوئے تھے۔ پربھو کے سامنے آ آ کر سب بھینٹ دیکر ملتے تھے۔ اور عورتیں اپنے اپنے دواروں، چوباروں، کوٹھوں پہ سے منگل گیت گا گا کر آرتی اتار پھول برساتی تھیں۔ شری ہری اور بلدیو جی چتاؤ سب کے نہار کرتے جاتے تھے۔ آخر اس طرح چلتے چلتے راج مندر میں جا پہنچے۔ بعد میں کئی دن پیچھے ایک دن شری کرشن چندر جی سبھا میں گئے جہاں پہ اگرسین شورسین وسدیو وغیرہ سب بڑے بڑے یدو ونشی بیٹھے تھے۔ اور پرنام کر انہوں نے انکے آگے کہا کہ مہاراج! یدھ جیت جو کوئی سندری لاتا ہے۔ راکشش وواہ کہلاتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی شورسین جی نے پروہت بلائے کے اُسے سمجھائے کے کہا کہ تم شری کرشن کے بیاہ کا دن ٹھہرائے دو۔ اس نے جھٹ پتری کھول اچھا مہینہ دن وار نکشتر دیکھ شبھ سوریہ چندرما وچار بیاہ کا دن ٹھہرا دیا۔ تب راجہ اگرسین نے اپنے منتریوں کو تو یہ حکم دیا کہ تم بیاہ کا سامان اکٹھا کرو۔ اور خود بیٹھ کر چٹھی لکھی۔ پانڈو۔ کورو وغیرہ سب ملکوں کے راجہ کو براہمن کے ہاتھ بھجوا دی۔ مہاراج چٹھی ملتے ہی سب راجہ خوش ہو کر چل پڑے۔ اُن کے ساتھ پنڈت بھاٹ بھکاری بھی ہو لئے۔ اور یہ سماچار ملتے ہی راجہ بھیشمک نے بھی بہت وستر استر جڑاؤ آبھوشن اور رتھ۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ داس۔ داسیوں کے ڈولے ایک براہمن کو دے کنیا دان کا سنکلپ من ہی من لے نہایت عاجزی سے دوارکا کو بھیج دیا۔ اُدھر سے تو دیش دیش کے نریش آئے اور ادھر راجہ بھیشمک کا بھیجا ہوا سب سامان لئے وہ براہمن بھی آیا۔ اس وقت کی شوبھا دوارکا پوری

کی کچھ کمی نہیں جاتی۔ جب شادی کا دن آیا تو سب طور طریقے کر رکمنیا کو منڈپ کے نیچے لے جا بٹھایا۔ اور سب بڑے بڑے جھنڈا یا دونشیوں کے بھی اس وقت آ بیٹھے۔

پنڈت نہاں وید اُچاریں رکمنی ہری بھانوری پھریں
ڈھال ڈھند سبھی بھیر بجاویں ہرش ہوں دیو پُشپ برساویں
سدھ سادھو چارن گندھرو انتر کش بھئے دیکھیں سرو
چھٹے بسان گھوڑے سرنادیں دیو بدھو سب منگل گادیں
ہاتھ کیو پہ بھو بھانور ہاری پام انگ رکمنی بھیٹاری
جوری گانٹھ پٹہ پھر دیو کل دیوی کو پوجن کیو
چھورت کنگن رہی سندری کھیلت دُو دھا باتی کری
اتی آنند رہیو جگدیش ترکھ ہرش سب دیں آشیش
ہری رُکمنی جوڑی چرجیو جن کو چرتر سُدھا رس پیو
دینو دان وِپر جے آئے ماگدھ بندی جن پھر لائے
جے نرپ دیش ودیش کے آئے دینی ودا سبھی پہنچائے

اِتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جو جن ہارکمنی کا چرتر پڑھے گا۔ اور سُنے گا اور پڑھ سُن کے سمرن کرے گا سو بھگت مکتی اور یش پاویگا۔ اور یہ پھل بھی پاتا ہے۔ اشومیدھ یگیہ۔ گئو آدی دان۔ گنگا ندی کے تیرتھ کرنے میں سو پھل ملتا ہے ہری کتھا سُننے میں۔

ادھیائے ـــــ ۵۶

پردمن کا جنم اور شمبراسُر کا ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری مہادیو جی اپنی جگہ دھیان میں بیٹھے تھے کہ اچانک آکر کام دیو نے ستایا تو ہر کا دھیان چھوٹا اور لگے پاگلوں کی طرح پاروتی کے ساتھ کھیلنے۔ کافی دیر بعد گیان ہوا تو غصہ میں آکر کام دیو کو جلا کر بھسم کر دیا۔

دوہا۔
کام بلی جب شو دہیو تب رتی ودھرت نہ دھیر
پتی بن اتی تڑپھت کری ڈول وِکل شریر

چوپائی۔
کام ناری اتی ارتت بھریں کنت کنت کہہ کشٹ بہج بھریں
ہے بن تے کہو کیا مان تب بولی گوری کیو بکمان

کہ ہے رتی۔ تو چنتا مت کر۔ تیرا پتی تجھے جس طرح ملے گا۔ اس کا بھید تجھ سے کہتی ہوں۔ کہ چلتے تو دو شری کرشن کے گھر میں جنم لے گا۔ اور اس کا نام پردمن ہوگا۔ پھر اُسے شنبور لے جا کر سمندر میں بہا دیگا۔ پھر وہ مگرمچھ کے پیٹ میں شنبور کی رسوئی میں ہی آویگا۔ تو وہیں جا کر رہ۔ وہ آوے تو اُسے لے پالیو۔ پھر وہ شنبور کو مار تجھے ساتھ لے دوارکا میں جا بسے گا۔ مہاراج!

شورانی یوں رتی سمجھائی ۔۔۔ تب تنو دھر شنبور گھر آئی

سندری بیچ رسوئی رہے ۔۔۔ نشدن مارگ پیا کا پہے

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! اِدھر رتی تو پیا کے ملنے کی آشا کر یوں کہنے لگی اور اُدھر رُکمنی جی کو گربھ رہا۔ اور دس مہینوں سے پورے پُتر ہوا۔ یہ سماچار پا کر جیوتشیوں نے آپ لگن سادھی۔ شری شکدیو جی نے کہا کہ مہاراج اس بالک کے شبھ گرہ دیکھ ہمارے وچار میں یہ آتا ہے کہ روپ گن پراکرم میں یہ شری کرشن جی کے سمان ہوگا۔ مگر بالک پن بھر پانی میں رہیگا۔ پھر دشمن کو مار استری سمیت آملے گا۔ یوں کہہ پردمن سے جیوتشی تو دکشنا لے کر رخصت ہوئے اور منگلاچار ہونے لگے۔ نارد منی نے آکر اسی وقت شنبور سے کہا کہ تو کس نیند میں سوتا ہے۔ تجھے ہوش ہے یا نہیں۔ یہ بولا کیا۔ انہوں نے کہا۔ تیرا دشمن کام کا اوتار پردمن نامی شری کرشن کے گھر جنم لے چکا۔ نارد جی تو راج شنبور کو یوں جتا کر چلے گئے اور شنبور نے سوچ وچار کر من ہی من کہا یہ اُپائے ٹھہرایا۔ کہ پون روپ ہو وہاں جائے اُسے ہر لاؤں اور سمندر میں بہاؤں تو میرے من کی چنتا مٹے۔ اور بے فکر ہو کر رہوں۔ یہ سوچ کر شنبور وہاں سے اُٹھ چلا اور شری ہری کے مندر میں آیا۔ جہاں رکمنی جی ہاتھ دبائے چھاتی سے لگائے بالک کو دودھ پلاتی تھیں۔ اور آپ چُپ چاپ ٹکٹکی لگائے کھڑا رہا۔ جوں بالک پر سے رکمنی جی کا ہاتھ الگ ہوا۔ تیونہی اسر اپنی مایا پھیلائے اُسے اٹھائے ایسے لے گیا کہ جتنی استریاں وہاں بیٹھی تھیں۔ اُن میں سے کسی نے نہ دیکھا۔ نہ جانا۔ کس روپ میں آیا اور کیونکر اُٹھا لے گیا۔ بالک کو آگے نہ دیکھ رکمنی جی بہت گھبرائیں۔ اور رونے لگیں۔ اسکے رونے کی آواز سن سب یدوونشی کیا عورت کیا مرد گھر آئے اور طرح طرح کی باتیں کہہ کہہ چنتا کرنے لگے۔ اسی دوران نارد منی آئے۔ سب کو سمجھا کر کہا کہ تم بالک کے پانے کا کچھ خیال مت کرو۔ اُسے کسی بات کا ڈر نہیں۔ وہ کہیں چلا جائے پر اُس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ بچپن گزار کر ایک سندر ناری ساتھ لے تمہیں آن ملے گا۔ مہاراج! ایسے سب یدوونشیوں کو بھید بتائے سمجھائے بجھائے نارد منی جب بدا ہوئے۔ تب وہ بھی سوچ سمجھ صبر کر بیٹھیں۔ اب آگے کی کتھا سنیئے۔ کہ شنبور جو پردمن کو لے گیا تھا۔ اس نے انہیں سمندر میں ڈال دیا۔ وہاں ایک مچھلی انہیں نگل گئی۔ اس مچھلی کو ایک اور بڑی مچھلی نگل گئی۔ ایک ماہی گیر نے جا کر سمندر میں جال پھینکا۔ تو وہ مچھلی جال میں آئی۔ مچھیرا اُسے پکڑ خوش ہو کر لے اپنے گھر آیا۔ آخر وہ مچھلی اُس نے جا کر راجہ شنبور کو بھینٹ دی۔ راجہ نے اپنے رسوئی گھر میں بھیج دی۔ رسوئی کرنے والے نے جو اس مچھلی کو چیرا تو اس میں سے ایک اور مچھلی نکلی۔ اس کا پیٹ پکڑا تو ایک لڑکا شیام ورن بہت خوبصورت اسمیں سے نکلا۔ اس نے دیکھتے ہی بڑا تعجب کیا۔ اور وہ لڑکا لے جا کر رتی کو دیا۔ اُس نے بہت خوش ہو کر لیا۔ یہ بات شنبور نے سنی تو رتی کو بُلا کر کہا کہ اس لڑکے کو خوب دیکھ بھال کر پال۔ اتنی بات راجہ کی سن رتی اس لڑکے کو لے اپنے مندر میں آئی۔ اس وقت نارد جی نے رتی سے کہا۔

اب تو یا ہی پال چیت لائے ۔ تو پچی پردمن پہ گوٹو آہے

شنور مار تو ہے لے جیہے ۔ بالاپن یا ٹھور بہتے ہے

اتنا بھید بتا کر نارد منی چلے گئے اور رتی بہت خوش ہو کر دھیان سے پالنے لگی۔ جیوں جیوں وہ بالک بڑھتا تھا۔ تیوں تیوں پتی کے ملنے کا چاؤ ہوتا تھا۔ کبھی وہ اس کا روپ دیکھ پریم کر کے چھاتی سے لگاتی تھی۔ کبھی آنکھیں، منہ کپول چوم آپ ہی اسکے گلے لگ کر یوں کہتی تھی کہ

ایسو پربھو سنیوگ بنایو ۔ مچھر اماہی کنت میں پایو

اور مہاراج!

دوہا۔ پریم سہت پل لائے کے ۔ ہت سوں پیاوت تاہی

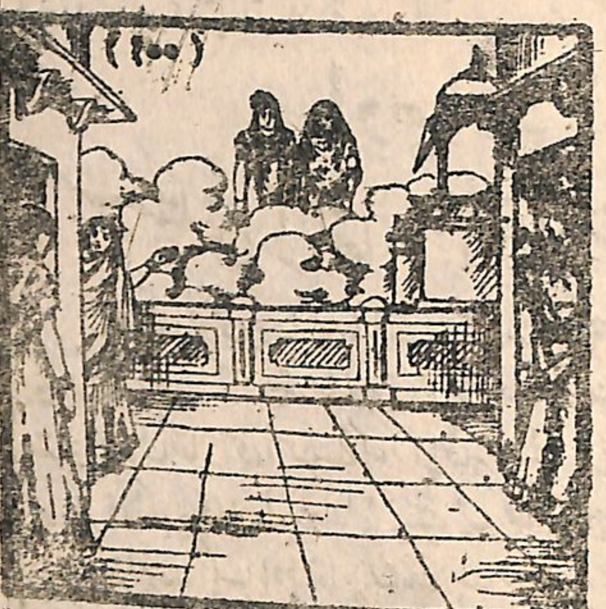
ملہراوتی گن گائے کے ۔ کیت کنت چیت چاہی

جب پردمن جی پانچ سال کے ہوئے تب رتی طرح طرح کے گہنے کپڑے انہیں پہنا پہنا کر اپنے من کا شوق پورا کرنے لگی۔ اور آنکھوں کو سکھ دینے لگی۔ اس وقت جب وہ بالک رتی کا آنچل پکڑ پکڑ ماں ماں کہنے لگا، تو وہ ہنس کر بولی۔ ہے کنت! تم یہ کیا کہتے ہو۔ میں تمہاری ناری۔ گوری کا حکم ہے کہ تم شنور کے گھر میں جا کر رہو۔ تیرا جی شہر کرشن کے گھر میں جنم لے گا۔ سو مچھلی کے پیٹ میں تیرے پاس آویگا۔ اور نارد جی بھی کہہ گئے تھے۔ کہ تیرا سوامی تجھے آ ملے۔ تبھی سے میں تمہارے ملنے کی آس کئے یہاں رہ رہی ہوں۔ تمہارے آنے سے میری امید پوری ہوئی۔ ایسے کہہ پھر رتی نے پتی کو دھنش وِدیا پڑھائی۔ جب وہ دھنش وِدیا میں ماہر ہوئے۔ تب ایک دن رتی نے کہا کہ سوامی! اب یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ تمہاری ماتا رکمنی جی تمہارے بغیر ایسا دکھ پائے اکولاتی ہیں۔ جیسے بچھڑے بغیر گائے۔ اس لئے اب بہتر یہ ہے کہ اسر شنور کو مار مجھے ساتھ لے دوارکا میں چل ماتا پتا کا درشن کیجے۔ اور انہیں سکھ دیجے۔ جو آپ کو دیکھنے کی تمنا کئے ہوئے ہیں۔ شری شکدیو جی یہ پرسنگ سنائے راجہ سے کہنے لگے۔ کہ مہاراج اس طرح رتی کی باتیں سن کر جب پردمن عقلمند ہوئے تو ایک دن کھیلتے کھیلتے راجہ شنور کے پاس گئے وہ انہیں دیکھتے ہی اپنے لڑکے کے سمان لاڈ کرنے لگا کہ اس نے اپنا لڑکا سمجھ کر پالا ہے۔ اتنی بات سن کر پردمن جی نے غصہ میں آ کر کہا۔ میں بالک ہوں دشمن تیرا۔ اب آ تو لڑ کر دیکھ بل میرا۔ یوں سنائے خم ٹھوک سامنے ہوا۔ تب ہنس کر شنور نے کہا۔ بھائی! یہ میرے لئے دوسرا پردمن کہاں سے آیا۔ کیا دودھ پلا کر میں نے سانپ بڑھایا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے۔ اتنا کہہ کر پھر بولا۔ ارے بیٹا! تو کیا کہتا ہے یہ بین کیا تجھے یمدوت آئے ہیں لین۔ مہاراج! اتنی بات شنور کے منہ سے سنتے ہی وہ بولا۔ پردمن میرا ہی ہے نام۔ مجھ سے آج تو کر سنگرام۔ تونے تو مجھے ساگر میں بہایا، مگر اب میں اپنا بیر لینے آیا۔ تو نے اپنے گھر میں اپنا کال بڑھایا۔ اب کون کس کا بیٹا۔ کون کس کا باپ۔

دوہا۔ سن شنور گھبرا گئے ۔ بڑھا کرودھ من بھاؤ

منہو سرپ کی پونچھ پر ۔ پڑیو اندھیرے پاؤں

راجہ شنبور اپنا دل مٹکائے پردمن کو باہر لے آیا۔ غصہ میں بھر کر گدا اُٹھا، بادل کی طرح۔۔۔ گرج کر بولا۔۔۔۔۔





دیکھوں۔ اب تجھے کال سے کون بچاتا ہے۔ اتنا کہہ اُس نے جھپٹ کر گدائی چلائی۔ تو پردمن جی نے آسانی سے کاٹ گرائی پھر اس نے کھینچ کر اگنی بان چلائے۔ انہوں نے جل بان چلا بجھا گرائے۔ تب تو شنبور نے بہت غصہ کرکے جتنے ہتھیار اُسکے پاس تھے۔ سب کے وار کئے اور انہوں نے کاٹ کاٹ گرائے۔ جب کوئی ہتھیار اسکے پاس نہ رہا۔ تب بھاگ کر پردمن سے جا لپٹا۔ اور دونوں میں مل یدھ ہونے لگا۔ کافی دیر کے بعد یہ اُسے آکاش میں لے اُڑے وہاں جاکر تلوار سے اُس کا سر کاٹ گرا دیا۔ (دیکھو شکل ۹۹) اور پھر آپ اسُر دل کا ودھ کیا۔ شنبور کو مراشن رتی نے سکھ پایا۔ اور اسوقت ایک ومان سورگ سے آیا۔ اس پر رتی پتی دونوں چڑھ بیٹھے اور دوارکا کو چلے۔ ایسے کہ دامنی سمیت سُندر میگھ جاتا ہے۔ اور چلتے چلتے وہاں پہنچے جہاں کرشن کے مندر اُونچے سمیرو سے جگمگا رہے تھے۔ وہاں سے اُتر دونوں رنواس میں گئے۔ اُنہیں دیکھ سب سُندری چونک اُٹھیں۔ اور یوں سمجھا کہ شری کرشن ایک سندر ناری سنگ لے آئے ہیں۔ شرمندہ ہو گئیں مگر یہ بھید کسی نے نہ جانا کہ یہ پردمن ہے۔ (دیکھو شکل ۱۰۰) سب کرشن ہی کرشن کہتی تھیں۔ بعد میں جب پردمن جی نے کہا کہ ہمارے ماتا پتا کہاں ہیں۔ تب ارو کمنی جی اپنی سکھیوں سے کہنے لگیں کہ ہے سکھی! یہ ہری کا اُنہار کون ہے۔ وہ بولیں۔ ہماری سمجھ میں تو ایسا آتا۔ کہ ہو نہ ہو یہ شری کرشن جی کا پتر ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی رکمنی کی چھاتی سے دودھ کی دھار بہہ نکلی۔ اور بائیں بانہہ پھڑکنے لگی۔ ملنے کو جی گھبرایا مگر پتی کی آگیا (اجازت) لے نہ سکی۔ تب وہاں نارد جی نے آکر پہلے وقت کا حال کہہ سب کے دل کا شک مٹایا۔ تب تو رکمنی جی نے دوڑ کر بیٹے کا سر چوم اُسے چھاتی سے لگایا۔ اور ریتی رسم سے بیوہار کرکے بیٹے بہو کو گھر میں لیا۔ اس وقت کیا عورت کیا مرد سب یدو ونشیوں نے منگلاچار کر بہت آنند کیا۔ گھر گھر بدھائی بجنے لگی۔ اور ساری دوارکا پوری میں سکھ چھا گیا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ایسے پردمن جنم لے بچپن گزار۔ دشمن کو مار۔ رتی لے دوارکا پوری میں آئے۔ تب گھر گھر آنند ہوئے منگل گائے۔

ادھیائے ۔۔۔ ۵۷

سیمنتکمنی کی کتھا۔ جاموَنتی اور ستیہ بھاما کے ساتھ شری کرشن کا وِواہ

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! ستراجت نے پہلے تو شری کرشن کو منی کی چوری لگائی۔ پھر جھوٹ سمجھ شرمندہ ہو اس نے اپنی لڑکی ستیہ بھاما ہری کو بیاہ دی۔ یہ سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا۔ کہ کرپاندھان! ستراجت کون تھا؟ منی اس نے کہاں پائی۔ اور کیسے ہری کو چوری لگائی۔ پھر کیسے جھوٹ سمجھ کنیا بیاہ دی۔ یہ مجھے سمجھا کر کہو۔ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! سنیے میں سمجھا کر کہتا ہوں۔

ستراجت ایک یادو تھا۔ اس نے بہت دن تک سوریہ کی کٹھن تپسیا کی۔ تب سوریہ دیوتا نے خوش ہو کر اسے اپنے پاس بلا کے منی دے کر کہا کہ سیمنتکمنی اس منی کا نام۔ اس میں ہے سکھ سمپتی کا وشرام۔ سدا اسے مانیو اور بل تیج میں میرے سمان جانیو۔ جو تو اسے جپ تپ سنیم برت کر دھیاویگا تو اس سے منہ مانگا پھل پاویگا۔ جس دیش نگر گھر میں یہ جاویگا وہاں دکھ درد کال بھی نہ آویگا۔ ہمیشہ خیریت رہے گی۔ اور دولت بھی رہے گی۔ مہاراج! ایسے کہہ کر سوریہ دیوتا نے ستراجت کو رخصت کیا۔ وہ منی لے اپنے گھر آیا۔ صبح اٹھتے ہی اشنان کر سندھیا ترپن سے نشچنت ہو چندن۔ رولی۔ دھوپ دیپ۔ نیویدی سمیت روزانہ منی کی پوجا کیا کرے۔ اور اس منی سے جو آٹھ بھار سونا نکلے سو لے اور عیش کرے۔ ایک دن پوجا کرتے کرتے ستراجت نے منی کی شوبھا اور کانتی دیکھ اپنے من میں وچارا کہ یہ منی شری کرشن چندر کو لے جا کر دکھائیے تو کیا ہی اچھا ہو۔ یوں وچار منی کنٹھ میں باندھ ستراجت یدو ونشیوں کی سبھا میں چلا۔ منی کا پرکاش دور سے دیکھ یدو ونشی کھڑے ہو شری کرشن چندر سے کہنے لگے۔ کہ مہاراج! تمہارے درشن کی خواہش کئے سورج چلا آتا ہے۔ تم کو برہما۔ رودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا دھیاوتے ہیں۔ اور آٹھ پہر دھیان دھر تمہارا یش گاتے ہیں۔ تم ہو آدی پرش اویناشی۔ تمہیں نت سیوتی کملا ہے داسی۔

تم ہو سب دیون کے دیو ۔۔۔ کوئی جانت نہیں تمہارو بھید
تمہارے گن اور چرتر اپار ۔۔۔ کیا یہ بھیو چھپو آئے سنسار

مہاراج! جب ستراجت کو آتا دیکھ سب یدو ونشی کہنے لگے۔ تب ہری بولے کہ یہ سوریہ نہیں ستراجت یادو ہے۔ اس نے سوریہ کی تپسیا کر ایک منی پائی ہے اس کا پرکاش سوریہ کے سمان ہے۔ وہی منی باندھے چلا آتا ہے۔ مہاراج! اتنی بات شری کرشن جی کہہ بھی نہ پائے تھے کہ وہ سبھا میں آ کر وہاں بیٹھا۔ جہاں یادو پانسہ سار کھیل رہے تھے۔ تب ستراجت من ہی من کچھ وچار وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد وہ منی گلے میں باندھ روز آوے۔ ایک دن سب یدو ونشیوں

نے ہری سے کہا کہ مہاراج! ستراجت سے منی لے راجہ اگرسین کو دیجے۔ اور جگت میں یش لیجے۔ یہ منی اسے نہیں پھبتی۔ یہ راجہ کے قابل ہے۔ اسکے سنتے ہی شری کرشن جی نے ہنستے ہنستے ستراجت سے کہا کہ یہ منی راجہ کو دو اور سنسار میں یش بڑائی لو۔ دینے کا نام سنتے ہی وہ پرنام کر چپ چاپ وہاں سے اُٹھ سوچ وچار کرتا اپنے بھائی کے پاس جا بولا۔ کہ آج شری کرشن جی نے مجھ سے منی مانگی۔ اور میں نے نہ دی۔ اتنی بات جو ستراجت کے منہ سے نکلی تو غصہ کر کے اُس کے بھائی پرسین نے وہ منی لے اپنے گلے میں ڈالی اور شستر لگائے گھوڑے پہ چڑھ شکار کو نکلا۔ بڑے بھاری جنگل میں جا کر لگا سابر۔ پاڑھے اور ہرن مارنے۔ ایک ہرن جو اسکے آگے سے چھٹا تو اس نے بھی کھجلا کے اسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور چلتے چلتے اکیلا وہاں پہنچا جہاں بہت قدیم زمانے کی ایک بڑی اندھی گپھا تھی۔ مرگ اور گھوڑے کے پاؤں کی آہٹ پاکر اُس میں سے ایک شیر نکلا۔ وہ ان تینوں کو مار منی لے اس گپھا میں گھس گیا۔ منی کے جاتے ہی اُس اندھیری گپھا میں ایسا پرکاش ہوا کہ پاتال تک اُجالا ہو گیا۔ جو وہاں جانومت نامی ریچھ جو شری کرشن چندر کے ساتھ رام اوتار میں تھا وہ تریتا یگ سے وہاں کٹمب سمیت رہتا تھا۔ وہ گپھا میں اُجالا دیکھ اُٹھ دھایا اور چلتا چلتا شیر کے پاس آیا۔ پھر وہ شیر کو مار منی لیکر اپنی عورت کے پاس گیا۔ . . . . اس نے منی لے اپنی لڑکی کے پالنے میں باندھی۔ وہ تا روز ہنس ہنس کر کھیلا کرے۔ اور ساری جگہ ہر دم روشنی رہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے، کہ مہاراج! منی یوں گئی اور پرسین کی یہ حالت ہوئی۔ تب پرسین کے ساتھی لوگ جو گئے تھے وہ آکر ستراجت سے کہنے لگے کہ مہاراج :-

ہم کو تیاگ اکیلے دھایو ۔۔۔ جہاں گیو تہاں کھوج نہ پایو
کہت نہ بنے ڈھونڈ پھر آیو ۔۔۔ کیوں پرسین نہ بن میں پایو

اتنی بات کے سنتے ہی ستراجت کھانا پینا چھوڑ بہت اُداس ہو کر چنتا کر من ہی من میں کہنے لگا کہ یہ بات شری کرشن کی ہے۔ جو بھائی کو منی کیلئے مار منی لے گھر میں آبیٹھا ہے۔ پہلے مجھ سے مانگتا تھا۔ میں نے نہ دی۔ اب اُن سے یوں لے لی۔ ایسا وہ اپنے من میں سوچ کر کے اور رات دن چنتا میں رہے۔ ایک دن رات کیوقت وہ اپنی عورت کے پاس بیٹھا نہایت اُداس اور غمگین حالت میں کچھ سوچ رہا تھا کہ اُس کی عورت نے کہا۔

کہا کنت من سوچت رہو ۔ موں سوں بھید آپنو کہو

ستراجت بولا کہ عورت سے مشکل بات کا بھید کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اسکے پیٹ میں بات نہیں رہتی۔ جو گھر میں سنتی ہے۔ باہر سب کچھ کہہ دیتی ہے۔ یہ اگیان ہے۔ اسے کسی بات کا گیان نہیں بھلا ہو چاہے بُرا۔ اتنی بات کے سنتے ہی ستراجت کی استری جھلا کر بولی کہ میں نے کب کوئی بات گھر میں سُنی باہر کہی ہے۔ جو تم کہتے ہو۔ سب ناری کیا سمان ہیں؟ یوں سنا کر کہا کہ جب تک تم اپنے من کی بات میرے آگے نہ کہوگے تب تک میں کھانا بھی نہ کھاؤں گی یہ بات ناری سے سن ستراجت بولا کہ جھوٹ سچ کی تو بھگوان جانے۔ مگر میرے من میں ایک بات آئی ہے وہ تیرے آگے کہتا ہوں۔ مگر کسی کے سامنے مت کہنا۔ اسکی عورت بولی، اچھا میں نہ کہوں گی۔ تب ستراجت کہنے لگا کہ

ایک دن شری کرشن جی نے مجھ سے منی مانگی اور میں نے نہ دی۔ اسلئے میرے دل میں آتا ہے کہ انہی نے بھائی
میرے کو بن میں جا مارا اور منی لی۔ یہ انہی کا ہی کام ہے۔ دوسرے کی طاقت نہیں جو ایسا کام کرے۔ اتنی کتھا کہہ
شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی اُسے رات بھر نیند نہ آئی اور ساتا پانچ کر رات بتائی۔
صبح ہوتے ہی اُس نے جا سکھی سہیلی اور داسی سے کہا کہ شری کرشن جی نے پرسین کو مارا اور منی لی۔ یہ بات میں نے
اپنے کنت (پتی) کے منہ سے سنی ہے۔ مگر تم کسی کے آگے مت کہیو۔ وہ وہاں سے "اچھا" کہہ کر چلی آئیں۔ مگر حیران
ہو آپس میں بیٹھ باتیں کرنے لگیں۔ آخر ایک داسی نے یہ بات شری کرشن چندر کے رنواس میں جا سنائی۔ سنتے ہی
سب نے سوچا کہ جو یہ بات ستراجیت کی عورت نے کہی ہے تو جھوٹ نہ ہوگی۔ ایسے سمجھ سب رنواس اُداس ہو
شری کرشن کو بُرا کہنے لگا۔ تب تو کسی نے شری کرشن چندر سے آکر کہا کہ مہاراج! تمہیں پرسین کے مارنے اور منی
لینے کا کلنک لگ چکا۔ تم کیا بیٹھے کرتے ہو۔ کچھ اس کا اُپائے کرو۔



(२०६)



(२०५)

اتنی بات کے سنتے ہی پہلے تو شری کرشن چندر گھبرا گئے۔ پھر کچھ سوچ سمجھ وہاں آئے۔ جہاں اُگر سین۔ وسدیو اور بلرام سبھا
میں بیٹھے تھے۔ اور بولے کہ مہاراج! ہمیں سب لوگ کلنک لگاتے ہیں کہ کرشن نے پرسین کو مار کر منی لے لی۔ اس لئے
آپ کی اجازت لے کر پرسین اور منی کو ڈھونڈنے جاتے ہیں۔ جس سے یہ بے عزتی چھوٹے۔ یوں کہہ شری کرشن جی یہاں
سے رخصت ہو کر کتنے ہی یدوونشیوں اور پرسین کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر بن کو چلے۔ کافی دور جا کر دیکھا کہ گھوڑوں کے
پاؤں کے نشان نظر آئے۔ ان کو دیکھتے دیکھتے وہاں جا پہنچے جہاں شیر نے گھوڑے سمیت پرسین کو مار کھایا تھا۔ دونوں
کی لاشیں اور شیر کے پاؤں کے نشان دیکھ سب نے جانا کہ اُسے شیر نے مار کھایا۔ مگر منی کو نہ پا کر شری کرشن جی سب کو ساتھ

لیکر وہاں گئے جہاں وہ بھیانک اندھیری گپھا تھی۔ اس کے دروازے پر دیکھتے کیا ہیں کہ شیر مرا پڑا ہے۔ مگر منی وہاں بھی نہیں۔ ایسا عجوبہ دیکھ سب شری کرشن چندر جی سے کہنے لگے کہ مہاراج! اس جنگل میں ایسا کون بڑا جانور آیا۔ جس نے شیر کو مار گرایا۔ اور منی لے بیٹھا۔ اب اس کا کوئی طریقہ نہیں۔ جہاں تک ڈھونڈ سکتے تھے وہاں تک آپ نے ڈھونڈا۔ تمہارا کلنک چھوٹا۔ اب شیر کے نام ہی یہ دوش لگا۔ شری کرشن جی بولے کہ چلو اس گپھا میں گھس کے دیکھیں کہ شیر کو مار منی کون لے گیا۔ وہ سب بولے۔ مہاراج! اس گپھا کا منہ دیکھ ہمیں ڈر لگتا ہے۔ اس میں جائیں گے کیسے۔ بلکہ ہم آپ سے بھی عرض کرتے ہیں کہ آپ بھی اس بھیانی گپھا میں نہ جائیے۔ اب گھر کو پدھاریئے۔ ہم سب ملکر نگر میں جاکر کہیں گے کہ پرسین کو مار کر شیر نے منی لی۔ اور شیر کو مار کوئی جانور ایک نہایت ڈراؤنی گپھا میں گیا۔ یہ ہم سب اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے۔ شری کرشن چندر جی بولے کہ میرا من منی میں لگا ہے۔ میں اکیلا گپھا میں جاتا ہوں۔ دس دن بعد آؤں گا۔ تم دس دن تک یہاں رہیو۔ اگر دیر ہو جائے تو گھر جاکر سندیشہ کہیو۔ مہاراج اتنی بات کہہ کر ہری اُس اندھیری بھیانی گپھا میں گھسے اور چلتے چلتے وہاں پہنچے۔ جہاں جامونت سوتا تھا۔ اور اسکی عورت اپنی لڑکی کو کھڑی پالنے میں جھلاتی تھی۔ وہ پربھو کو دیکھ ڈر کر پکاری اور جامونت جاگا۔ تو بھاگ کر ہری سے لپٹا اور ملیدھ کرنے لگا۔ (دیکھو شکل ۲۰۱) جب اس کا کوئی داؤ اور وار ہری پر نہ چلا تب دل میں سوچ کہنے لگا کہ میرے بل کے تو ہیں لکشمن رام اور اس سنسار میں ایسا بلی کون ہے جو مجھ سے کرے سنگرام۔ مہاراج! جامونت من ہی من گیان سے وچار پھر پربھو کا دھیان دھر بولا:۔

ٹھاڈو بھیو زور کے ہاتھ ۔ بولا دوش دیہو رگھو ناتھ
انتریامی ہیں تم جانے ۔ لیلا دیکھت ہی پہچانے
بھلی کری لینہو اوتار ۔ کر جیو دور بھومی کا بھار
ترتیا جگ تے اِی ٹھانہہ رہیو ۔ نارد بھید تمہارو کہیو۔
منی کے کاجے پربھو آتا ہیں ۔ تب ہی تاکو درشن دے ہیں

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ ہے راجہ! جس وقت جامونت پربھو کو جان یوں کہنے لگا۔ اس وقت شری مراری۔ بھگت ہتکاری نے جاموںت کی لگن دیکھ مگن ہو رام کا بھیس کر دھنش بان لے درشن دیا۔ تب جاموںت نے اشٹانگ پرنام کر کھڑے ہو ہاتھ جوڑ نہایت عاجزی سے کہا کہ ہے کرپا سندھو۔ دینا بندھو۔ جو آپ کی آگیا (اجازت) پاؤں تو اپنا منورتھ کہہ سناؤں۔ پربھو بولے۔ اچھا کہہ۔ تب جاموںت نے کہا۔ ہے سیتا پاون دینا ناتھ! میرے دل میں یہ ہے کہ یہ کنیا جاموںتی آپ کو بیاہ دوں اور جگت میں یش بڑائی لوں۔ بھگوان نے کہا، جو تیرے خیال میں ایسا آیا تو ہمیں بھی منظور ہے۔ اتنا وچن پربھو کے مکھ سے نکلتے ہی جاموںت نے پہلے تو شری کرشن جی کی دھوپ دیپ چندن وغیرہ سے پوجا کی پھر دیو ودھی سے اپنی بیٹی بیاہ دی۔ اور اُس کے جہیز میں وہ منی بھی دھر دی۔ (دیکھو شکل ۲۰۲)

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو منی بولے کہ ہے راجہ! شری کرشنچندر آنند کند تو منی سمیت جاموَنتی کو لے یوں گپھا سے چلے اور جو یادو گپھا کے منہ پہ پرسین اور شری کرشن کے ساتھی کھڑے تھے۔ اب اُنکی کتھا سُنیئے۔ گپھا کے باہر جب اُنہیں اٹھائیس دن بیتے۔ اور ہری نہ آئے تب وہ وہاں سے نا اُمید ہو کر طرح طرح کا فکر کرتے اور روتے پیٹتے دوارکا میں آئے۔ یہ سماچار پاکر یدو ونشی بہت گھبرائے۔ اور شری کرشن کا نام لے لے کر رونے پیٹنے لگے۔ اور سارے رنواس میں کہرام مچ گیا۔ آخر سب رانیاں روتی پیٹتی وہاں آئیں، جہاں نگر کے باہر ایک کوس پہ مندر تھا دیوی کا۔ پُوجا کر گوری کو منائے ہاتھ جوڑ سر نائے کہنے لگی ہے دیوی! تجھے سُر نر منی سب دھیاتے ہیں۔ سو من اچھیا پھل پاتے ہیں۔ تو ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں کی جانتی ہے۔ کہہ شری کرشنچندر آنند کند کب آئینگے۔ مہاراج! سب رانیاں تو دیوی کے دروازے پر دھرنا دے یوں اُسے منا رہی تھیں۔ اگر سین بلدیو وغیرہ سب یادو بہت غمگین بیٹھے تھے کہ اسی دوران شری کرشنچندر اویناشی۔ دوارکا واسی ہنستے ہنستے جاموَنتی کو لئے آکر راج سبھا میں آ کھڑے ہوئے۔ پربھو کا چندر مکھ دیکھ سب کو آنند ہوا۔ اور یہ سماچار پائے سب رانیاں بھی دیوی پُوج گھر آئیں منگلاچار کرنے لگیں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج۔ شری کرشن جی نے سبھا میں بیٹھتے ہی ستراجیت کو بلا بھیجا۔ اور وہ (دیکھو شکل ۲۰۶) منی دیکر کہا کہ یہ منی ہم نے نہ لی تھی۔ تم نے جھوٹ میں ہمیں کلنک دیا۔

یہ منی جاموَنت ہی لینی ۔۔۔ سُتا سمیت سو ہی تن دینی
منی لے تب ہی چلیو سر نائے ۔۔۔ ستراجیت من سوچت جائے
ہری اپرادھ کیو میں بھاری ۔۔۔ انجانے دینی کُل گاری
یادو پتی ہی کلنک لگایو ۔۔۔ منی کے کاجے بیر بڑھایو
اب یہ دوش کٹے سو کیجے ۔۔۔ ستیہ بھاما سُتا کرشن ہی دیجے


(۲۰۶)


(۲۰۷)

مہاراج! ایسے من ہی من میں سوچ وچار کرتا منی لئے من مارے ستراجت اپنے گھر گیا۔ اس نے اپنے دل کا سب حال اپنی عورت سے کہہ سُنایا۔ اُسکی عورت بولی سوامی۔ یہ بات تم نے اچھی سوچی۔ ستیہ بھاما ہری کو دیجے۔ اور جگت میں یش لیجے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ستراجت نے ایک براہمن کو بلائے شبھ لگن مہورت ٹھہرائے رولی۔ اکشت۔ روپیہ ناریل ایک تھالی میں دھر پروہت کے ہاتھ شری ہری جی کے یہاں ٹیکا بھیج دیا۔ شری ہری بڑی دھوم دھام کے ساتھ بیاہنے آئے۔ تب ستراجت نے وید ودھی سے کنیا دان کیا۔ (دیکھو شکل ۱۴۲) اور بہت سا دھن دیے جہیز میں منی کو بھی رکھ دیا۔ منی کو دیکھتے ہی ہری نے نکال اُسے باہر کیا۔ اور کہا کہ یہ منی ہمارے کسی کام کی نہیں ہے۔ کیونکہ تم نے سوریہ کی تپسیا کر پائی۔ ہمارے کل میں شری بھگوان چھوڑ اور دیوتا کی دی ہوئی چیز نہیں لیتے۔ یہ تم اپنے گھر میں رکھو مہاراج شری ہری کے مکھ سے اتنی بات نکلتے ہی ستراجت منی لے شرمندہ ہو رہا۔ اور شری ہری ستیہ بھاما کو لے باجے گاجے سے بڑی دھوم دھام پدھارے۔ اور آنند سے ستیہ بھاما سمیت راج مندر میں جا براجے۔ اتنی کتھا سن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ کرپا ندھان! شری ہری کو کلنک کیوں لگا۔ وہ کرپا کر کے کہو۔ شری شکدیو جی بولے۔

دوہا۔

چاند چوتھ کو دیکھئے۔ موہن بھادوں ماس
تاتے لگیو کلنک یہ اتی سن بھیو اُداس

اور سُنو:۔

جو بھادوں کی چوتھ کو چاند نہارے کوئے
یہ پرسنگ کان سُنے تاہی کلنک نہ ہوئے

ادھیائے ــــــ ۵۸

سیمنتک ہرن۔ ستدھنوا کا ادھار۔ اور اکرور جی کو پھر سے دوارکا بُلانا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! منی کیلئے جیسے ستدھنوا ستراجت کو مار منی لیکر اکرور جی کو دے دوارکا چھوڑ بھاگا وہ اب میں کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سُنو۔ ایک دن ہستناپور سے آئے کسی نے بلرام سکھدام اور شری کرشن چندر آنند کند سے یہ سندیش کہا کہ:۔

دوہا۔

پانڈو نیوتیں اندھ سُت۔ گھر کے بیچ سُوائے۔
ادھ راتری چہوں اور تے۔ دینی آگ لگائے

اتنی بات کے سنتے ہی دونوں بھائی بہت دکھ پائے گھبرائے فوراً داروک سارتھی سے اپنا رتھ منگوائے اس پر چڑھ ہستناپور کو گئے۔ اور رتھ سے اُتر کوروؤں کی سبھا میں جائے کھڑے رہے۔ وہاں دیکھتے کیا ہیں کہ سب اتی چین من ملین بیٹھے ہیں۔ دریودھن من ہی من میں کچھ سوچتا ہے۔ بھیشم آنکھوں سے آنسو پونچھتا ہے۔ اور دھرت راشٹر

بڑا دُکھ کرتا ہے۔ درونا چاریہ کا بھی آنکھوں سے پانی بھرتا ہے۔ وِدُر جی بھی پچھتاتے ہیں۔ گاندھاری اُنکے پاس آ بیٹھی اور بھی جو کوروؤں کی عورتیں تھیں سب پانڈوؤں کی سُدھ کر کر رو رہی تھیں۔ اور ساری سبھا دُکھ میں ہو رہی تھی۔ مہاراج! وہاں کی یہ حالت دیکھ شری کرشن بلرام اُن کے پاس جا بیٹھے۔ اور انہوں نے پانڈوؤں کا حال پوچھا مگر کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ سب خاموش ہو رہے۔

اِتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن بلرام جی تو پانڈوؤں کے جلنے کا سماچار پا کر ہستنا پور کو گئے اور دوارکا میں شتدھنوا نامی ایک یادو تھا کہ جس نے پہلے ستیہ بھاما مانگی تھی۔ اسکے یہاں اکرور اور کرت ورما مل کر گئے اور دونوں نے اس سے کہا کہ ہستنا پور کو گئے ہیں کرشن اور بلرام۔ اب آئے پڑا ہے تیرا داؤ۔ ستراجت سے تُو اپنی دشمنی کا بدلہ لے۔ کیونکہ اُس نے تیری بڑی بے عزتی کی۔ جو تیری مانگ شری کرشن کو دی۔ اور تجھے گالی چڑھائی۔ اب یہاں اُس کا کوئی نہیں سہائی اتنی بات کے سنتے ہی شتدھنوا بہت غصہ کر کے اُٹھا اور رات کو ستراجت کے گھر جا للکارا۔ آخر چھل کر اُسے مار وہ منی لے آیا۔ تب شتدھنوا اکیلا گھر میں بیٹھ کچھ سوچ وچار کر من ہی من میں پچھتائے کہنے لگا:-

دوہا۔

میں یہ بیر کرشن سوں کیو ۔ متی اکرور کیر من لیو

کرت ورما اکرور مل متو دیو موہی آئے

سادھو نہیں جو کپٹ کی تاسوں کہا بسائے

مہاراج! اِدھر شتدھنوا تو اس طرح پچھتا کر کہتا تھا کہ ہونہار ہو کر رہتی ہے۔ کرم کی گتی کسی سے جانی نہیں جاتی۔ اور اُدھر ستراجت کو مرا دیکھ اسکی رانی رو رو کر کنت کنت کہہ اُٹھی پکار اسکے رونے کی آواز سُن سب کنبے کے لوگ کیا عورت کیا مرد طرح طرح کی باتیں کہہ کر رونے پیٹنے لگے۔ اور سارے گھر میں کہرام پڑ گیا۔ پِتا کا مرنا سُن اُسی وقت ستیہ بھاما جی آئے سب کو سمجھائے بجھائے باپ کی لوتھ تیل میں ڈلوائے اپنا رتھ منگوائے اس پہ چڑھ شری کرشنچندر آنند کند کے پاس چلی اور رات دن کے بیچ جا پہنچی۔

دیکھت ہی اُٹھ بولے ہری گھر میں کُشل کشیم سندری

ستیہ بھاما کہہ جوڑے ہاتھ تم بِن کُشل کہاں یدو ناتھ

ہم ہی وِپتی شتدھنوا دئی میرو پِتا ہیتو منی لئی

دھرے تیل میں سسر تمہارے کرو دُور سب شول ہمارے

اتنی بات کہہ ستیہ بھاما شری کرشن بلدیو جی کے سامنے کھڑی ہو ہائے پِتا پِتا کہہ کر دھاڑیں مار کر رونے لگی۔ اُن کا رونا سُن شری کرشن بلرام اتنا بوسہ دیے ڈھارس بندھائے وہاں سے ساتھ لے دوارکا میں آئے۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا میں آتے ہی شری کرشنچندر جی نے ستیہ بھاما کو بہت دُکھی دیکھ وعدہ کر کے کہا کہ سندری! تم اپنے من میں دھیرج دھرو اور کسی بات کی چنتا مت کرو۔ جو ہونا تھا سو ہوا مگر اب میں شتدھنوا کو مار تمہارے پِتا کا بدلہ لونگا

تب اور کام کرونگا۔ مہاراج! رام کرشن کے آتے ہی شتدھنوا بہت خوفزدہ ہو کر گھر چھوڑ من ہی من میں یہ کہتا تھا۔ کہ غیر کے کہنے پر میں نے شری کرشن جی سے دشمنی خریدی۔ اب کس کی شرن لوں۔ کرت ورما کے پاس آئے اور ہاتھ جوڑ عرض کی۔ کہ مہاراج! آپ کے کہنے سے کیا میں نے یہ کام۔ مجھ پر غصّے ہوئے ہیں کرشن اور بلرام۔ اسلئے بھاگ کر میں تمہاری شرن آیا ہوں۔ مجھے کہیں رہنے کو جگہ بتائیے۔ شتدھنوا کی یہ بات سُن کرت ورما بولا۔ کہ سُنو۔ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جس کا دیر شری کرشن سے بھیا۔ سو نہ سب ہی سے گیا۔ تو کیا نہیں جانتا تھا کہ میں اتی بلی مُراری۔ تن سے بیر کئے ہو گی ہانی ہماری۔ کسی کے کہنے سے کیا ہوا۔ اپنا بل وچار کام کیوں نہ کیا۔ سنسار کی ریتی ہے کہ دشمنی۔ شادی اور محبت سمان ہی سے کیجیے۔ تو ہمارا بھروسہ مت رکھ۔ ہم شری کرشن چندر آنند کند کے سیوک ہیں۔ اُن سے بیر کرنا ہمیں نہیں شو بھتا۔ جہاں تیرے سینگ سمائیں وہاں جا۔ اتنی بات سُن شتدھنوا بہت اُداس ہو، وہاں سے چل اکرور کے پاس آیا۔ اور ہاتھ باندھ سر جھکائے ونتی کر ہا ہا کار کرکے کہنے لگا کہ:۔

پربھو تم ہو یادو پتی ایشں
تمہیں نواوت ہیں سب شیش
ساؤ دھو دیالو دھرم تم دھیر
دُکھ سہہ آپ ہرت پر پیر
وچن کہے کی لاج ہے تمہیں
شرن اپنی راکھو ہمیں

میں نے تمہارا ہی کہا مان یہ کام کیا۔ اب تم ہمیں شری کرشن کے ہاتھ سے بچاؤ۔ اتنی بات کے سنتے ہی۔ اکرور جی نے شتدھنوا سے کہا کر تو بڑا مورکھ ہے جو ہم سے ایسی بات کہتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ شری کرشن سب کے کرتا دُکھ ہرتا ہیں۔ اُن سے دشمنی کر کے سنسار میں کب کوئی رہ سکتا ہے۔ کہنے والے کا کیا بگڑا۔ اب تو تیرے سر پر آن پڑی ہے۔ شری نہ ٹُنی کی یہی ریتی۔ سو ادھ لاگ کریں سب ریتی۔ اور جگت میں بہت قسم کے لوگ ہیں وہ طرح طرح کی باتیں اپنی غرض سے کرتے ہیں۔ اسلیے انسان کو چاہیئے کہ کسی کے کہنے پر نہ جائے جو کام کرے اس میں پہلے اپنا



بُرا بھلا سوچ لے۔ بعد میں اس کام کو کرے۔ تو نے بغیر سوچے سمجھے کیا کام۔ اب تجھے جگت میں کہیں رہنے کا نہیں ہے دھام۔ جس نے کرشن سے بیر کیا وہ پھر نہ جیا۔ جہاں بھاگ کے رہا وہاں ہی مارا گیا۔ مجھے مرنا نہیں جو تیری حمایت کروں۔ سنسار میں زندگی سب کو پیاری ہے۔ مہاراج! اکرور جی نے جب شتدھنوا کو یوں رُوکھے بچن سُنائے تب تو نراش ہو جینے کی آشا چھوڑ منی اکرور جی کے پاس رکھ کر رتھ پر چڑھ نگر چھوڑ بھاگا۔ اور اسکے پیچھے رتھ پر چڑھ کرشن بلرام جی نے چلتے چلتے اُسے سو یوجن پر جا پکڑا (دیکھو شکل ۱۵۷) اور ان کے رتھ کی آہٹ پا کر شتدھنوا بہت گھبرا کر رتھ سے

اُترہ متھلاپوری میں جاچڑھا۔ پربھو کا حکم پاتے ہی سدرشن چکر نے اُس کا سر جا کاٹا۔ تب شری کرشن نے اُس کے پاس جاکر منی ڈھونڈی مگر نہ پائی۔ انھوں نے بلرام جی سے کہا کہ بھائی! شتدھنوا تو مارا مگر منی نہ پائی۔ بلرام جی بولے کہ بھائی! وہ منی کسی بڑے آدمی نے پائی اُس نے ہمیں لاکر نہ دکھائی۔ وہ منی کسی کے پاس چھپنے کی نہیں۔ تم دیکھنا آخر کہیں نہ کہیں تو ملے گی۔ اتنی بات کہہ بلرام جی نے شری کرشن چندر جی سے کہا کہ بھائی اب تم تو دوارکاپوری جاؤ۔ اور ہم منی کھوجنے کو جاتے ہیں جہاں پاویں گے لے آویں گے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن چندر آنند کند تو شتدھنوا کو مار دوارکا پوری کو پدھارے۔ اور بلرام سکھدھام منی کو تلاش کرنے کیلئے سدھارے۔ دیش دیش۔ نگر نگر۔ گاؤں گاؤں ڈھونڈتے ڈھونڈتے بلدیو جی چلتے چلتے ایودھیاپوری میں جا پہنچے۔ انکے پہنچنے کا سماچار پائے ایودھیا کا راجہ دریودھن اُٹھ دھایا۔ آگے بڑھ بھینٹ دے پربھو کو گاجے باجے سے پاٹمبر کے پاوڑے ڈالتا اپنے مندر میں لے آیا۔ سنگھاسن پر بٹھا کر کئی طرح سے پوجا کر بھوجن کروائے۔ اتی بنتی کر سر نائے ہاتھ جوڑ سامنے ہو کر بولا۔ کرپا سندھو! آپ کا آنا یہاں کیسے ہوا سو کرپا کرکے کہیے۔ مہاراج! بلدیو جی نے اس کے من میں یوں مگن دیکھ مگن ہو اپنے آنے کا سب بھید کہہ سنایا۔ اتنی بات سُن راجہ دریودھن بولا کہ ناتھ! وہ کہیں بھی کسی کے پاس نہ رہے گی۔ کیونکہ وہ بہت روشنی دیتا ہے۔ یوں سنائے پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ دین دیال! میرے بڑے بھاگیہ۔ جو آپ کا درشن میں نے گھر بیٹھے پایا اور جنم جنم کا پاپ گنوایا۔ اب کرپا کرکے ہمارے من کی ابھیلاشا پوری کیجیے۔ اور کچھ دن رہ کر شاگرد کو گدایدھ سکھا کر جگت میں یش لیجیے۔ مہاراج! دریودھن سے اتنی بات سُن کر بلرام جی نے اُسے شاگرد بنایا۔ کچھ دن وہاں رہ کر سب گدایدھ کی ودیا سکھائی۔ منی وہاں بھی سارے نگر میں تلاش کی مگر نہ پائی۔ پھر ہری کے پہنچنے کے بعد ایک دن پیچھے بلرام جی بھی دوارکا نگری میں آئے۔ تو شری کرشن جی نے سب یادووں کو ساتھ لے ستراجت کو تیل سے نکال اگنی سنسکار کیا، اور اپنے ہاتھوں داہ دیا۔ شری کرشن جب کریا کرم سے نشچنت ہوئے تو اکرور کرت ورما کچھ آپس میں سوچ وچار کر شری کرشن جی کے پاس آئے۔ اُنھیں ایکانت میں لے جاکر منی دکھا کر بولے کہ مہاراج! یادو سب ہی بیوقوف ہوئے اور مایا میں موہ گئے۔ تمھارا سمرن دھیان چھوڑ دھن کے اندھے ہو رہے ہیں۔ جو یہ کچھ کشٹ پاویں تو پربھو کی سیوا میں آویں اسلئے ہم نگر چھوڑ منی لے بھاگتے ہیں۔ جب تم ان سے آپ کا بھجن سمرن کرادیں گے تبھی دوارکاپوری میں آوینگے۔ اتنی بات کہہ اکرور اور کرت ورما سب کٹمب سمیت آدھی رات شری کرشن چندر کے بھید سے دوارکاپوری سے بھاگے۔ یہ بھی کسی نے نہ جانا کہ کدھر گئے۔ صبح ہوتے ہی سارے نگر میں یہ چرچا پھیلی کہ نہ جانے رات کی رات میں اکرور اور کرت ورما کٹمب سمیت کہاں گئے۔ اور کیا ہوا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! ادھر تو دوارکاپوری میں روزانہ گھر گھر یہ چرچا ہونے لگی۔ اور اُدھر اکرور جی پہلے تو پریاگ میں منڈن کروا لئے۔ تربینی نہائے بہت سا دان پنیہ کر وہاں پھر پوڑ بندھوائے گیا کو گئے۔ وہاں بھی پھلگو ندی کے کنارے بیٹھ شاستر کی ریتی سے شرادھ کیا۔ اور گیاوالیوں کو جمایا۔ بہت سا دان دیا۔ پھر گدادھر کے درشن کرکے وہاں سے چل کاشی پوری میں آئے ان کے آنے کا سماچار پائے اِدھر

ادھر کے سب راجہ آئے۔ مل کر بیٹھ بیٹھنے لگے۔ اور یہ یہاں یگیہ دان۔ تپ۔ برت کر کر رہنے لگے۔ کتنے ہی دن بعد شری مُراری۔ بھگت ہتکاری نے اکرورجی کو بُلانے کی دل میں ٹھانی بلرام جی سے کہا کہ بھائی! اب پرجا کو کچھ دُکھ دیجے۔ اور اکرورجی کو بُلائیے۔ بلدیوجی بولے مہاراج! جو آپ کے من میں آوے سو کیجے اور سادھوؤں کو سُکھ دیجے۔ اتنی بات بلرام جی کے مُکھ سے نکلتے ہی شری یادوناتھ نے ایسا کیا کہ دوارکا پوری میں گھر گھر تاپ تجاری۔ مرگی۔ تپدق۔ داد۔ کھاج۔ آدھا شیشی۔ کوڑھ۔ مہاکوڑھ۔ جلندھر۔ بھگندر۔ کھشور۔ آتشک۔ سوزاک۔ چیچک وغیرہ بیماریاں پھیلا دیں اور چار مہینے بارش بھی نہیں ہوئی۔ جس سے سارے نگر کے ندی نالے خشک ہو گئے۔ گھاس و اناج بھی پیدا نہ ہوا۔ پرندے جانور انسان و حیوان سبھی بے چین ہو اٹھے۔ لگے سُوکھ سُوکھ مرنے اور بھوک کے مارے تراہی تراہی کرنے۔ آخر بہت دُکھ پائے شری کرشن چندر دُکھ نکندن کے پاس آئے۔ اور بہت گڑگڑا کر ہاتھ جوڑ سر جھکا کر بولے کہ :-

ہم تو شرن تمہاری رہے ۔۔۔ کشٹ مہا اب کیوں کو سہیں
بیگہ نہ پرسیو پڑا ابھی ۔۔۔ کہا دو دھاتا نے یہ سہی

اتنا کہہ پھر کہنے لگے کہ دوارکا ناتھ۔ دینا بندھو! ہمارے تو کرتا۔ دُکھ ہرتا تم ہی ہو۔ تمہیں چھوڑ کہاں جائیں اور کس سے کہیں۔ یہ بیماری بیٹھے بٹھائے کہاں سے آئی اور کیوں ہوئی۔ سو کرپا کر کے کہیئے :-

شری شکدیو منی بولے کہ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن جی نے اُن سے کہا کہ سُنو! جس پُر سے سادھو جن نکل جاتا ہے۔ وہاں خود بخود دور درد دُکھ آتا ہے۔ جب سے اکرورجی اس شہر سے گئے ہیں۔ تب سے ہی یہ حالت ہوئی ہے۔ جہاں رہتے ہیں سادھو ستیہ وادی اور ہری داس۔ وہاں ہوتا ہے دُکھ، درد کا ناش۔ اندر رکھتا ہری بھگتوں کا سنیہہ۔ اسلئے اُس نگر میں بھلی بھانتی برساتا مینہہ۔ وہ اتنی بات کے سنتے ہی سب یادو بول اُٹھے۔ کہ مہاراج! آپ نے سچ کہا۔ یہ بات ہمارے بھی دل میں آئی۔ کیونکہ اکرور کے پتا کا نام سُپھلک ہے۔ وہ بھی بڑا سادھو۔ ستیہ وادی دھرماتما ہے۔ جہاں وہ رہتا ہے وہاں کبھی دُکھ اور غریبی نہیں ہوتی۔ ہمیشہ وقت پر مینہہ برستا ہے۔ اس سے فصل اچھی ہوتی ہے اور سنئے ایک دفعہ کاشی نگری میں بڑا قحط پڑا وہاں کا شی کا راجہ سُپھلک کو لے گیا۔ مہاراج! سُپھلک کے جاتے ہی خوب زور کی بارش ہوئی اور سب کا دُکھ دُور ہوا۔ پھر کاشی نگری کے راجہ نے اپنی لڑکی سُپھلک کو بیاہ دی۔ وہ آنند سے وہاں رہنے لگے۔ اس کنیا کا نام گاندنی تھا۔ جس کا لڑکا اکرور ہے۔ اتنا کہہ سب یادو بولے کہ مہاراج! ہم تو یہ بات پہلے ہی جانتے تھے۔ اب جو آپ حکم دیں وہی کریں۔ شری کرشن بولے کہ خوب عزت سے اکرورجی کو جہاں پاؤ وہاں سے لے آؤ۔ یہ وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی سب یادو مل اکرورجی کو ڈھونڈنے کیلئے نکلے اور چلتے چلتے کاشی نگری میں پہنچے۔ اکرورجی سے بھینٹ دے ہاتھ جوڑ سر جھکائے سامنے کھڑے ہو کر بولے :-

چلو ناتھ بولت بل شیام ۔۔۔ تم بن پور واسی ہیں بے رام
جبت ہی تم تت ہی سُکھ واس ۔۔۔ تم کا لوٹ ور ور نواس
یدپی پور میں شری گوپال ۔۔۔ تو کشٹ دے پہ یو اکال

سادھن کرے وش شری پتی رہیں   تن تے سب شنکھ مٹتی کہیں

مہاراج! اتنی بات سنتے ہی اکرورجی وہاں سے کٹمب سمیت کرشنا ورما کو ساتھ لے سب یدونشیوں کو ساتھ لیکر گاجے باجے سے چل کھڑے ہوئے۔ اور کچھ دنوں میں دوارکا پوری میں پہنچے۔ ان کے آنے کا حال سن کر شری کرشن بلرام آگے بڑھ آئے۔ بہت عزت کے ساتھ انہیں شہر میں لے گئے۔ ہے راجہ! اکرورجی کے نگر میں داخل ہوتے ہی میگھ برسا اور موسم خوشگوار ہوا۔ سارے شہر کا دُکھ بہہ گیا۔ اکرور کی جما ہوئی سب دوارکا باسی آنند منگل سے رہنے لگے۔

ایک دن شری کرشن چندر آنند کند نے اکرورجی کو پاس بلا لیا۔ ایک طرف لیجا کر کہا۔ کہ تم ستراجیت کی منی کا کیا کیا۔ وہ بولا مہاراج! میرے پاس ہے۔ پھر پربھو نے کہا کہ جس کی چیز ہے اُسی کو دیجے۔ عورت نہ ہو تو اس کے بھائی کو دیجے۔ بھائی نہ ہو تو اس کے کنبے کو دیجے۔ کنبہ نہ ہو تو اس کے گورو کے بیٹے کو دیجے۔ گورو کا بیٹا نہ ہو تو برہمن کو دیجے۔ مگر کسی کا دھن خود نہ لیجے۔ یہ انصاف کی بات نہیں بتائی ہے۔ اسلئے آپ انہیں مناسب ہے کہ ستراجیت کی منی اس کے ناتی کو دو اور جگت میں بڑائی لو۔ مہاراج! شری کرشن چند کے منہ سے اتنی بات نکلتے ہی اکرورجی نے منی لاکر پربھو کے آگے رکھ ہاتھ جوڑ عرض کر کے کہا کہ دینا یا تو یہ منی آپ لیجئے۔ اور میرا قصور دُور کیجئے۔ اس منی نے جو سونا نکلا اس میں نے تیرتھ یاترا میں لگایا ہے۔ پربھو بولے اچھا کیا۔ یوں کہہ منی لے ہری نے ستیہ بھاما کو جا دی اور اسکے دل کی سب چنتا دُور کی۔

ادھیائے ـــــ ۵۹

بھگوان شری کرشن کی دیگر شادیوں کی کتھا





شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشنچندر جگت بندھو۔ آنند کند جی نے یہ وچار کیا کہ اب چلکر پانڈووں کو دیکھیے۔ جو آگ سے بچ کر زندہ ہیں۔ یہ بات سوچ ہری بہت سے یدوونشیوں کو ساتھ لیکر دوارکا پوری سے چل ہستناپور کو آئے۔ انکے آنے کا سماچار پاکر یدھشٹر۔ بھیم۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو پانچوں بھائی بہت خوش ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور شہر کے باہر آئے۔ مل کر بڑی عزت کے ساتھ لے گئے۔ گھر میں جاتے ہی کنتی اور دروپدی نے پہلے تو سات سہاگنوں کو بلایا۔ موتیوں کا چوک پڑوایا۔ اس پر سونے کی چوکی بچھوائی۔ شری کرشن کو بٹھائے منگلاچار گاکر اپنے ہاتھوں سے آرتی اُتار پد بھوجے پاؤں دھلوائے رسوئی میں لے جاکر چھتیس طرح کے بھوجن کروائے۔ مہاراج! شری کرشن جی جب بھوجن کر کے پان کھانے لگے۔ تب

کنتی ڈھنگ بیٹھی کہہ بات۔ پتا بندھو پوچھت کُشلات
نکلے سورسین وسدیو بندھو بھتیجے اُرو بلدیو
تن میں پران ہمارے رہیں تم بن کون کشٹ دُکھ دہے
جب جب وپتی پری اتی بھاری تب تم رکشا کری ہماری
اہو کرشن تم پر دُکھ ہرنا پانچوں بندھو تمہاری شرنا
جیوں مرگنی ورک جھنڈ کے تہا جیوں اندھ شتن کے پاسا

مہاراج! جب کنتی یوں کہہ چکی۔

تب ہی یدھشٹر جوڑے ہاتھ تم ہو پربھو یادو پتی ناتھ
تم کو یوگیشور نتیہ دھیاوت شو ورنچ کے دھیان میں آوت
ہم کو گھر ہی درشن دینو ایسو کہا پُنیہ ہم کینو۔
چار ماس رہ کے سُکھ دیو ورشا رتو بیتے گھر جیو

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی بھگت ہتکاری شری بہاری سب کو آشا بھروسہ دے وہاں رہے اور دن بدن آنند پریم بڑھانے لگے۔ ایک دن راجہ یدھشٹر کے ساتھ شری کرشنچندر۔ ارجن۔ بھیم۔ نکل اور سہدیو کو لئے دھنش بان ہاتھ میں لے شکار کھیلنے جنگل میں گئے۔ وہاں جاکر رتھ سے اتر ہوشیار ہو لگے شیر۔ چیتے۔ باگھ۔ گینڈے۔ ہرن۔ خرگوش۔ ریچھ۔ بھالو وغیرہ مار مار کر یدھشٹر کے سامنے دھرنے۔ اور راجہ یدھشٹر خوش ہو ہو کر لینے لگے اور ہرن وغیرہ رسوئی میں بھیجنے لگے۔

کچھ دیر بعد شری کرشن چندر اور ارجن شکار کرتے کرتے بہت دُور سے آگے جاکر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے پھر ندی کنارے جاکے دونوں نے پانی پیا۔ اتنے میں شری کرشن چندر جی دیکھتے کیا ہیں کہ ندی کنارے ایک بہت ہی خوبصورت سسنیہ چندر مکھی۔ چنپک ورنی۔ مرگ نینی۔ پک بینی۔ گج گامنی کامنی۔ کٹی کے نم شکیہ سے شرنگار کئے النگمد ہے۔ مہا چھبی لئے اکیلی پھرتی ہے۔ اسے دیکھتے ہی ہری حیران ہو کر بولے۔

یہ کو سُندری ورہن انگ — کوؤ نہیں تا سُوں کے سنگ

مہاراج! اتنی بات پربھو کے منہ سے سُن ادھو سے دیکھ ارجن جلدی سے دوڑ کر وہاں گیا۔ جہاں وہ مہا سندری ندی کے کنارے ٹہل رہی تھی۔ اور پوچھنے لگا کہ اے سُندری! تو کون ہے۔ اور کہاں سے آئی ہے۔ اور کس لئے یہاں اکیلی پھرتی ہے۔ یہ بھید اپنا سب مجھے سمجھا کر کہو۔ (دیکھو شکل ۱۰۳) اتنی بات سنتے ہی:۔

سُندری کہتا کہے ہے اپنی — ہوں کنیا میں سورج تنی
کالندی ہے میرو نام — پتا دیو جل میں وشرام
رچے ندی میں مندر آئے — موں سوں پتا کہیو سمجھائے
کچھو سُنتا ندی ڈھنگ پھیرو — آئے ملیں گے یہاں ور تیرو
یدو کل ماہہ کرشن اوترے — توں کاجے اہی ٹھانہ انوسرے
آدی پرش اویناشی ہری — تا کاجے تو ہے اوتری
ایسے جب ہی تات روی کہیو — تب تے میں ہری پد کو چہیو

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی ارجن بہت خوش ہو کر بولے کر سُندری جن کیلئے تو یہاں پھرتی ہے۔ وہ ہی پربھو اویناشی دوارکا واسی شری کرشن چندر آنند کند آ پہنچے۔ مہاراج! جیوں ارجن کے منہ سے اتنی بات نکلی تیوں بھگت ہتکاری شری بہاری رتھ بڑھا کر وہاں جا پہنچے۔ پربھو کو دیکھتے ہی ارجن نے جب اس کا سب بھید کہہ سنایا تب شری کرشن چندر نے ہاتھ بڑھا کر رتھ پر چڑھا کر نگر کا راستہ لیا۔ جتنی دیر میں شری کرشن چندر نگر میں جنگل سے آئے۔ اتنی دیر میں وشو کرما نے ایک مندر بہت سُندر سب سے نرالا پربھو کی خواہش دیکھ بنایا۔ ہری نے آتے ہی کالندی کو وہاں اُتارا۔ اور آپ بھی رہنے لگے۔ بہت دن بعد ایک دن شری کرشن چندر اور ارجن رات کے وقت کسی جگہ بیٹھے تھے کہ اگنی نے آکر سر جھکا کر ہری سے کہا کہ مہاراج! میں بہت دنوں کا بھوکا سارے سنسار میں پھر آیا۔ مگر کہیں بھی کھانے کو نہ پایا۔ اب ایک اُمید آپ کی ہے جو اجازت پاؤں تو بن جنگل جا کھاؤں۔ پربھو بولے۔ اچھا جا کر کھاؤ۔ پھر اگنی نے کہا۔ کرپا ناتھ! میں جنگل میں اکیلا نہیں جا سکتا۔ جو جاؤں تو اندر آکر مجھے بجھا دیگا۔ یہ بات سُن شری کرشن جی نے ارجن سے کہا کہ بندھو! تم جا کر اگنی کو کھلا لاؤ۔ یہ بہت دن سے بھوکا مرتا ہے۔

شری کرشن چندر کے مکھ سے اتنی بات نکلتے ہی ارجن دھنش بان لے اگنی کے ساتھ ہوئے اور اگنی جنگل میں جا بھڑکا اور لگے آم۔ املی۔ بڑ۔ پیپل۔ تال۔ پاکڑ۔ تمال۔ مہوا۔ جامن۔ کھرنی۔ کچنار۔ داکھ۔ کھرونجی۔ کیلا۔ لیموں۔ بیر وغیرہ درخت سب جلنے اور

پھرکیں کانس بانس اتی چٹخیں — بن کے جیو پھرپیا مرگ بھٹکیں

جدھر دیکھئے اُدھر سارے جنگل میں اگنی ہو ہو کر جلتی ہے۔ اور دھنواں منڈلا کر آکاش کو گیا۔ اس دھنوئیں کو دیکھ اندر نے میگھ پتی کو حکم دیا کہ جنگل کے چرند پرند کو بچاؤ۔ اتنا حکم پاتے ہی میگھ پتی دل بادل لے وہاں آکر جو برسنا

شروع ہوا تو ارجن نے ایسا پون بان مارا کہ بادل رائی سا ہو یوں اُڑ گیا جیسے رُوئی ہوا کے پہلے ہی جھونکے میں اُڑ جاتی ہے۔ نہ کسی نے آتے دیکھا اور نہ جاتے۔ جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے۔ اور اگنی جنگل کو جلاتا ہوا وہاں آیا جہاں مے نامی راکشش کا مندر تھا۔ اگنی کو بہت غصہ میں بڑھا ہوا آتا دیکھ خوفزدہ ہو ننگے پاؤں۔ گلے میں کپڑا ڈال۔ ہاتھ باندھ مندر سے نکل سامنے آکھڑا ہوا۔ اور شاشٹانگ پرنام کر کے گڑگڑا کر بولا۔ ہے پربھو! اس آگ سے جلد بچا کر میری حفاظت کرو۔

چرپو اگنی پایو سنتوش اب تم بانو جن کچھ دوش
میری بنتی من میں لاؤ بیسندر تے موہی بچاؤ

مہاراج! اتنی بات مے دُشٹ کے منہ سے نکلتے ہی اگنی بان بیسندر نے دھرے اور اگنی بھی پکھ کھڑے رہے آخر وہ دونوں کو ساتھ لے شری کرشنچندر آنند کند کے پاس جا بولے۔ مہاراج!

یہ مے اسُر آیا ہے کام تمہارے لئے بنے ہیں دھام
اب ہی سُدھ تم پاگی لیہو اگنی بجھائے ابھے کر دیہو

اتنی بات کہہ ارجن نے گانڈیو دھنش سر سمیت ہاتھ سے زمین پر رکھا۔ تب پربھو نے آگ کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً بجھ گئی۔ اور سارے جنگل میں ٹھنڈک ہوئی۔ شری کرشنچندر ارجن سہت مے کو ساتھ لے آگے بڑھے۔ وہاں جا کر مے نے سونے کے منی سے جڑے ہوئے مندر۔ بہت سندر سہاونے۔ من بھاؤ نے پل بھر میں بنا کر کھڑے کئے۔ ایسے کہ جنگی شوبھا کچھ بیان نہیں کی جاتی۔ جو دیکھنے کو آتا حیران ہو کر بُت سا کھڑا رہ جاتا۔ شری کرشن جی وہاں چار مہینے رہے پھر وہاں سے چل کر وہیں آئے جہاں راج سبھا میں راجہ یدھشٹر بیٹھے تھے۔ آتے ہی پربھو نے راجہ سے دوارکا جانے کی اجازت مانگی۔ یہ بات شری کرشن چندر کے منہ سے نکلتے ہی سبھا سمیت راجہ یدھشٹر بہت اُداس ہوئے اور نگر واسی بھی کیا استری کیا پرش سب چنتا کرنے لگے۔ آخر پربھو سب کو سمجھا بجھا۔ آشا بھروسہ دے۔ ارجن کو ساتھ لے۔ یدھشٹر سے وِدا ہو ہستنا پور سے چلے۔ ہنستے کھیلتے کچھ دنوں میں دوارکا میں آ پہنچے۔ ان کا آنا سُن سارے نگر میں آنند ہو گیا۔ اور جدائی کا سب دُکھ گیا۔ ماتا پتا نے بیٹے کا منہ دیکھ دیکھ سُکھ پایا۔ اور دل کا دُکھ سب گنوایا۔ اور ایک دن شری کرشن جی نے راجہ اُگرسین کے پاس جا کر کالندی کا سب حال سمجھا کے کہا کہ مہاراج! بھانو سُتا کالندی کو ہم لے گئے ہیں۔ تم وید کی ریتی سے اس کا ہمارے ساتھ بیاہ کر دو۔ یہ بات سُن اُگرسین نے منتری کو بلا کر حکم دیا کہ تم ابھی جا کر شادی کی سامگری لاؤ۔ حکم پاتے ہی منتری نے وِواہ کی سامگری بات کی بات میں لا دی۔ اسی وقت اُگرسین واسدیو نے ایک جیوتشی کو بُلا کے شبھ دن ٹھہرائے شری کرشن جی کا کالندی کے ساتھ وید کے طریقہ سے بیاہ کر دیا۔

اتنی کتھا سنائے شری شُکدیو جی بولے کہ راجہ کالندی کا وِواہ تو ہوا۔ اب جیسے مترِ بندا کو ہری لائے اور بیاہ کیا وہ کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ شورسین کی بیٹی شری کرشن کی پھوپھی جس کا نام راج دیوی اسکی لڑکی مترا بندا۔ جب بیاہنے لائق ہوئی۔ تب اُس نے سوئمبر کیا۔ جہاں سب دیش کے نریش۔ گنوان۔ روپ نِدھان مہاراج

بلوان شورویراتی وچھر بن ٹھن گے ایک سے ایک خوبصورتی سے سجا ہوا جا کر اکٹھے ہوئے۔ یہ سماچار پاکر شری کرشن چندر جی ارجن کو ساتھ لے وہاں گئے اور جا کر بیچوں بیچ سوئمبر میں کھڑے ہوئے۔

رشی سندری دیکھ مراری ۔ ڈار ڈار ٹکٹکی رہی نہاری

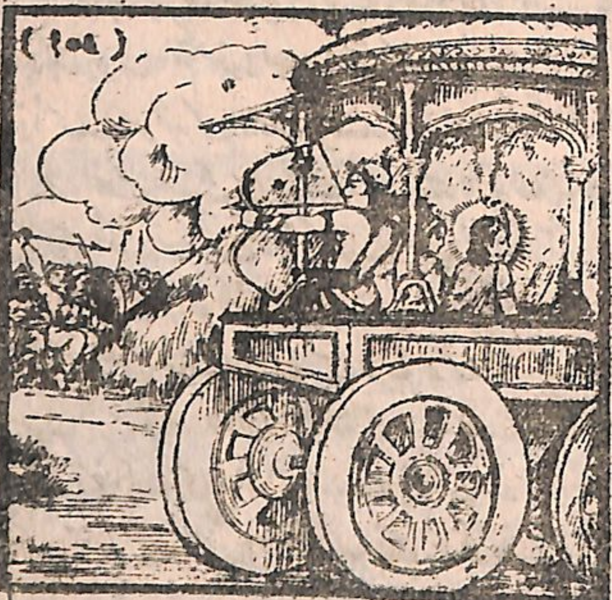
مہاراج! یہ چرتر دیکھ سب دیش دیش کے راجہ شرمندہ ہو من ہی من میں اکھلانے لگے۔ اور دریودھن نے جا کر اسکے بھائی بھتر سین سے کہا۔ بندھو۔ تمہارے ماما کا بیٹا ہے ہری۔ اُسے دیکھ بھولی ہے سندری۔ یہ لوک ورودھ ریتی ہے۔ اسکے ہونے سے جگت میں ہنسی ہوگی۔ تم جا کر بہن سے کہو کہ کرشن کو نہیں ور۔ نہیں تو سب راجاؤں کی بیچ میں ہنسی ہوگی۔ اتنی بات کے سنتے ہی بھتر سین نے جائے بہن کو بلائے کے کہا۔ بھائی کی بات سُن سمجھ جو متر اپندا چپ ہو کے پاس سے ہٹ کر الگ دُور ہو کھڑی ہوئی۔ تو ارجن نے جُھک کر شری کرشن کے کان میں کہا کہ مہاراج! اب آپ کس کی شرم کرتے ہو۔ بات بگڑ چلی۔ جو کچھ کرنا ہو سو اب کیجے دیر نہ کرئے۔ ارجن کی بات سنتے ہی شری کرشن نے سوئمبر کے بیچ سے اُٹھ ہاتھ پکڑ بھتر بندا کو اُٹھائے رتھ میں بٹھا لیا۔ اور وہیں سب کے دیکھتے رتھ ہانک دیا۔ اس کال سب بھوپال تو اپنے اپنے شستر لے گھوڑوں پہ چڑھ چڑھ پربھو کا سامنا گھیر لڑنے کو کھڑے ہوئے۔ اور نگر نواسی لوگ ہنس ہنس تالیاں بجائے گالیاں دے دے یوں کہنے لگے۔

پھوپی سُتا کو بیاہنے آیا ۔ یہ تم کرشن بھلو لیش پایا

اتنی کتھا سُنائے شری شکدیو جی بولے مہاراج! جب شری کرشن چندر نے دیکھا۔ کہ چاروں طرف سے جوانمرد دل گھر آیا ہے۔ اس سے لڑے بغیر نہ رہیگا۔ تو کئی ایک بان لگاں دھنش تان کر ایسے مارے کہ وہ سب سینا اسروں کی چھاتی چھین ہو وہاں سے بھاگی۔ اور پربھو بخوف ہو آنند سے دوارکا پہنچے۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شری کرشن جی نے بھتر بندا کو تو یوں لیجا کر دوارکا میں بیاہا۔ اب جیسے ستیا کو پربھو لائے سو کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سُنو۔ کوشل دیش میں نگن جیت راجہ نے سات بیل بہت اُونچے بھیانک بغیر ناتھے منگوا کر یہ پرتگیا کر دیش میں ڈھنڈورا دے کر جو اِن بیلوں کو ایک دفعہ ناتھ لاویگا اُسے میں اپنی لڑکی بیاہ دونگا۔ مہاراج! وہ ساتوں بیل سر جھکائے پونچھ اُٹھائے ڈکارتے پھریں۔ اور جسے پاویں اُسے ہی ماریں۔ یہ سماچار سن شری کرشن چندر ارجن کو ساتھ لے وہاں گئے اور راجہ نگن جیت کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے۔ ان کو دیکھتے ہی راجہ سنگھاسن سے اُٹھ پرنام کر انہیں سر نائے۔ سنگھاسن پر بٹھائے۔ ڈنڈوت۔ پُشپ چڑھائے ہاتھ جوڑ کر عرض کر بولا کہ آج میرے بھاگیہ جاگے جو شو برہما کے کرتا آج میرے گھر آئے۔ یوں سنائے پھر بولا کہ مہاراج! میں نے ایک پرتگیا کی ہے وہ پوری ہونی مشکل تھی۔ مگر اب مجھے یقین ہوا کہ وہ آپ کی کرپا سے فوراً پوری ہوگی۔ پربھو بولے ایسی تُم نے کیا پرتگیا کی ہے۔ کہ جس کا ہونا مشکل ہے۔ تب راجہ نے کہا کہ کرپانا تھ! میں نے سات بیل اپنے چھڑوائے یہ پرتگیا کی ہے کہ جو ساتوں بیلوں کو ایک دفعہ میں ناتھے گا اُسے میں اپنی لڑکی بیاہوں گا۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

سُن ہری پھینٹ باندھ تہہ گئے ۔ سات رُوپ دھر ٹھاڈے بھئے

کاہو نہ لکھیو الکھ بیوپارے   ساتوں ناتھے ایک ہی بار





وہ بیل ناتھنے کے وقت ایسے کھڑے رہے جیسے کاٹھ کے بیل کھڑے ہوں۔ پربھو ساتوں کو ناتھ۔ ایک رسّی میں گاتھ راج سبھا میں لے آئے۔ دو دیکھو شکل ۲۰۱) یہ اچنبھا دیکھ نگر نواسی تو سب عورت و مرد حیران ہو دھنیہ دھنیہ کہنے لگے۔ اور راجہ نگن جیت نے اُسی وقت پروہت کو بلا کر وید کی ودھی سے کنیا دان کیا۔ اسکے جہیز میں دس ہزار گائیں۔ نو لاکھ ہاتھی۔ دس لاکھ گھوڑے۔ تہتّر لاکھ رتھ تھے۔ داس داسیاں بے شمار دیں۔ شری کرشنچندر سب لیکر جب وہاں سے چلے تو سب راجاؤں نے شرمندہ ہو کر غصّہ میں آکر پربھو کو راستہ میں آگھیرا۔ ارجن نے مارے بانوں کے سب کو مار بھگایا۔ ہری آنند منگل سے سب کے ساتھ دوار کا پوری میں پہنچے۔ اس وقت سب دوار کا واسی آگے آکر پربھو کو باجے گاجے سے پتا مبر کے پاوڑے ڈالتے راج مندر میں لے گئے۔ اور یہ تماشہ دیکھ سب حیران ہوئے۔

نگن جیت کی کری بڑائی   کہت لوگ یہ بڑی سگائی

بھلو بیاہ کوشل پتی کیو   کرشن ہی اتو داینجو دیو

مہاراج! نگر نواسی تو اس طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ کہ اسی وقت شری کرشن جی اور بلرام جی نے وہاں آکر راجہ نگن جیت کا دیا ہوا سب مال ارجن کو دیا اور جگت میں یش لیا۔ اب جیسے شری کرشن بھدرا کو بیاہ لائے وہ کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ کیکئے دیش کے راجہ نے اپنی لڑکی بھدرا کا سوئمبر کیا۔ اور دیش دیش کے نریشوں کو پتر لکھ بھیجا۔ وہ اکٹھے ہوئے وہاں شری کرشن بھی ارجن کو لیکر گئے اور سوئمبر کے بیچ سبھا میں جا کھڑے ہوئے۔ جب راج کنیا مالا ہاتھ میں لئے سب راجاؤں کو دیکھتی بھالتی رُوپ ساگر جگت اُجاگر شری کرشن کے پاس آئی۔ یہ دیکھ اُسکے ماتا

پتانے خوش ہو کر وہ کنیا ہری کو وید ودھی سے بیاہ دی۔ اُسکے دہیز میں بہت کچھ دیا۔ اس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! شری کرشن چندر بھدرا کو تو یوں بیاہ لائے پر جیسے پربھو نے لکشمنا کو بیاہا۔ وہ کہتا ہوں۔ تم سنو! بھدر دیش کا راجہ بہت بلوان اور پرتاپی تھا۔ اسکی لڑکی لکشمنا جب شادی کے قابل ہوئی تو اُس نے سوئمبر کر چاروں طرف کے راجاؤں کو خط لکھ کر بُلوایا۔ وہ بہت دھوم دھام سے اپنی اپنی سیج سجا کر وہاں آئے۔ اور سوئمبر کے بیچ بڑے رعب سے لائنوں میں جا بیٹھے۔ شری کرشن بھی ارجن کو ساتھ لے کر وہاں گئے اور سوئمبر کے بیچ جا کھڑے ہوئے۔ تو لکشمنا نے سب کو دیکھ آ کر شری کرشن کے گلے میں جے مالا ڈالی۔ اُسکے پتانے وید کی ودھی سے پربھو کے ساتھ لکشمنا کا بیاہ کر دیا۔ سب دیش کے نریش وہاں آئے تھے۔ وہ بہت شرمندہ ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھیں ہمارے رہتے کس طرح کرشن لکشمنا کو لے جاتا ہے۔ ایسا کہہ وہ اپنی اپنی فوج سجا راستے میں جا کھڑے ہوئے۔ جیوں شری کرشن چندر اور ارجن لکشمنا سمیت رتھ لے آگے بڑھے تیوں ہی انہوں نے انہیں آ روکا۔ اور یدھ جنگ ہونے لگے۔ آخر ایک ہی دفعہ میں مارے بانوں کے ارجن اور شری کرشن جی نے سب کو مار بھگایا۔ (دیکھو شکل ١٠٩) اور آپ آنند منگل سے نگر دوارکا میں پہنچے۔ انکے جاتے ہی نگر میں گھر گھر آنند ہوئے۔

بھئی بدھائی منگلا چار — کینہوں بید ریتی بیوہار۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! اس طرح شری کرشن جی پانچ بیاہ کر لائے۔ تب دوارکا میں آٹھوں پٹ رانیوں سمیت سُکھ سے رہنے لگے۔ اور پٹ رانیاں آٹھوں پہر سیوا کرنے لگیں۔ پٹ رانیوں کے نام رُکمنی۔ جاموتی۔ ستیہ بھاما۔ کالندی۔ متر بندا۔ ستیہ۔ بھدرا اور لکشمنا ہیں۔

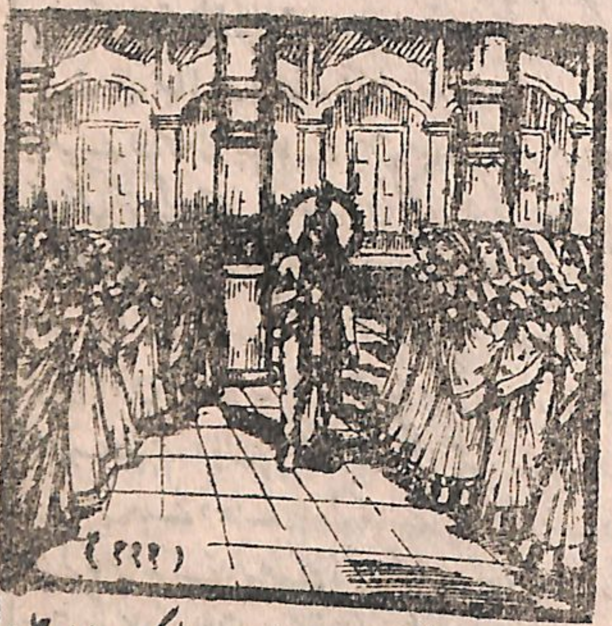
ادھیائے — ٦٠

بھوماسُر کا اُدھا اور سولہ ہزار ایک سو راج کنیاؤں کے ساتھ بھگوان کا وِواہ

شری شکدیو جی بولے کہ ہے راجن! ایکدفعہ پرتھوی انسان کا روپ دھارن کر گھور کٹھن تپسیا کرنے لگی۔ تب برہما۔ وشنو اور مہیش ان تینوں دیوتاؤں نے آ کر اُس سے پوچھا کہ تو کس لئے اتنی کٹھن تپسیا کرتی ہے۔ دھرتی بولی کہ پالن ہارو! مجھے لڑکے کی خواہش ہے اس لئے یہاں تپسیا کرتی ہوں۔ کرپا کر کے مجھے ایک پُتر بہت بلونت مہا پرتاپی مہاتیجسوی دو۔ ایسا کہ جس کا سامنا سنسار میں کوئی نہ کرے۔ اور نہ وہ کسی کے ہاتھ سے مرے۔ یہ بات سُن خوش ہو تینوں دیوتاؤں نے وردان دیا کہ تیرا بیٹا نرکاسُر نامی بہت بلوان مہا پرتاپی ہوگا۔ اُس سے لڑ کر کوئی نہ جیتے گا۔ یہ سرشٹی کے سب راجاؤں کو جیت اپنے قابو میں کریگا۔ سورگ لوک میں جا کر دیوتاؤں کو مار بھگا ادتی کے کُنڈل خود پہنے گا۔ اور اندر کا چھتر چھین کر اپنے سر دھرے گا۔ سنسار کی سولہ ہزار ایک سو کنیا کنواری لا کر گھر میں رکھیگا۔ تب شری کرشن چندر انہا سب کٹک لے اُس پر چڑھ آئینگے۔ اور اُن سے تو کہے گی اسے مارو۔ تب وہ

اُسے مار سب راج کنیاؤں کو لے دوارکا پُوری پدھار گئے۔
اِتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! تینوں دیوتاؤں نے جب یوں کہا، تب
بھُومی یُوں کہہ چُپ ہو رہی کہ میں ایسی بات کیوں کہوں گی۔ کہ میرے بیٹے کو مارو۔ بہت دن بعد بھُومی پُتر بھوماسُر ہوا


(۲۲۵)


(۲۲۲)

اسی کا نام نرکاسُر ہے۔ وہ پرگ جیوتش پور میں رہنے لگا۔ اُس گاؤں کے چاروں طرف پہاڑ کی اوٹ اور جل
اگنی پون کا بنا ہوا۔ سارے سنسار کے راجاؤں کی کنیا چُرا چُرا چھین چھین اُس نے لا کر وہاں رکھیں۔ ان سولہ ہزار
ایک سو راج کنیاؤں کے کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی چو کسی کیا کرے اور بڑی ہوشیاری سے اُنہیں رکھتا تھا۔ ایک
دن بھوماسُر بہت غصہ کر کے پُشپک وِمان میں بیٹھ جو لنکا میں آیا تھا سُر پور میں گیا۔ اور دیوتاؤں کو ستانے لگا۔
اس کے دُکھ سے دیوتا لوگ اپنی جگہ چھوڑ نندگی لے بھاگے تب وہ ادیتی کے کُنڈل اور اندر کا چھتر چھین لایا۔ اور
ساری دنیا کے سُر نر مُنیوں کو بہت دُکھ دینے لگا۔ اس کا سب حال سُن شری کرشن چندر جگت بند ھو جی نے اپنے دل میں کہا:

واہی مار سُندری سب لیاؤں   سُرپتی چھتر تہاں پہنچاؤں
جائے ادیتی کے کُنڈل دیہوں   نربھے راجیہ اندر کو کہہ ہوں

اتنا کہہ پھر شری کرشن چندر جی نے ستیہ بھاما سے کہا کہ ہے نار تو میرے ساتھ چلے تو بھوماسُر مارا جائے۔ کیونکہ تو بھومی
کا انش ہے۔ اس لئے تو اُس کی ماں ہوئی۔ جب دیوتاؤں نے بھُومی کو وردان دیا تھا تب یہ کہہ دیا تھا کہ جب تو
مارنے کو کہے گی تب تیرا بیٹا مریگا ورنہ کبھی کسی طرح نہ مریگا۔ اس بات کے سنتے ہی ستیہ بھاما جی من ہی من کچھ
سوچ اتنا کہہ اَنمنی سی ہو رہیں کہ مہاراج! میرا بیٹا آپ کا بھی لڑکا ہوا۔ تم اُسے کیونکر مارو گے۔ پربھو نے اس بات
کو ٹال کر کہا کہ اس کو مارنے کی تو مجھے کچھ چنتا نہیں۔ مگر ایک دفعہ میں نے تجھے وچن دیا تھا اُسے پُورا کرنا چاہتا ہوں۔

ستیہ بھاما بولی وہ کیا؟ پربھو بولے کہ ایک دفعہ نارد جی نے آکر مجھے کلپ ورکش کا پھول دیا وہ لیکر میں نے رکمنی جی کو بھیجا۔ یہ بات سُن کر تو رسیا رہی۔ تب میں نے یہ پرتگیا کی کہ اُداس مت ہو میں تجھے کلپ ورکش ہی لا دوں گا۔ سو اپنا وعدہ نبھانے کو اب تجھے سورگ دکھانے کیلئے ساتھ لے چلتا ہوں۔ اتنی بات کے سنتے ہی ستیہ بھاما جی خوش ہو ہری کے ساتھ چلنے کیلئے تیار ہوئیں۔ تب پربھو اُسے گرڑ پر اپنے پیچھے بٹھائے ساتھ لے چلے۔ کچھ دور جا کر شری کرشن چندر جی نے ستیہ بھاما سے پوچھا کہ سچ کہہ سُندری! اس کو سُن تو پہلے کیا سمجھ اُداس ہوئی تھی۔ اس کا بھید مجھے سمجھا کر کہہ۔ جو میرے من کا سندیہ جائے۔ ستیہ بھاما بولی کہ مہاراج! تم بھوماسر کو مار سولہ ہزار ایک سو راج کنیا لائے گے۔ ان میں مجھے کیا گنوگے یہ سمجھ اُداس ہوئی تھی۔ شری کرشن بولے کہ تو کسی بات کا فکر مت کر میں کلپ ورکش لا کر تیرے گھر رکھوں گا۔ اور تو اُسکے ساتھ مجھے نارد منی کو دان کیجیو۔ پھر مجھے خرید کر اپنے پاس رکھنا۔ میں ہمیشہ تیرے ماتحت رہوں گا۔ ایسے ہی اِندرانی نے اِندر کو ورکش کے ساتھ دان دیا تھا۔ اور ادیتی نے کشیپ کو۔ اس دان کے کرنے سے کوئی ناری تیرے برابر بیری نہ ہو گی۔ مہاراج اس طرح کی باتیں کرتے کرتے شری کرشن جی پراگ جیوتش پور کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں پہاڑ کا کوٹ۔ اگنی۔ جل۔ پون کی اوٹ۔ دیکھتے ہی پربھو نے گرڑ اور سدرشن چکر کو حکم دیا۔ انھوں نے پل بھر میں جائے ڈھائے بہائے بجھائے اچھا راستہ بنائے دیا۔ جب ہری آگے بڑھ نگر میں جانے لگے تو نگر کے رکھوالے راکشش لڑنے کو چڑھ آئے۔ پربھو نے اُنہیں گدا سے آسانی سے مار گرایا۔ ان کے مرنے کا سماچار سُن کر سُر نامی راکشش پانچ سر والا جو اس نگر کا رکھوالا تھا۔ سو غصہ کر ترشول ہاتھ میں لئے شری کرشن جی پر چڑھا۔ اور لگا آنکھیں لال لال کر دانت پیس کر کہنے کہ:-

موتے بل کون جگت اور
واہی دیکھ ہوں میں یہی ٹھور

مہاراج! اتنی کہہ سُر راکشش شری کرشن چندر پر یوں جھپٹا جیسے گرڑ سانپ پر جھپٹے۔ اُس نے ترشول چلایا وہ پربھو نے چکر سے کاٹ گرایا۔ پھر سُر نے جتنے ہتھیار پربھو پر گھائے وہ سب پربھو نے فوراً کاٹ ڈالے۔ پھر گھبرا کر دوڑ کر پربھو سے لپٹا اور ملیدھ کرنے لگا۔ کافی دیر میں یُدھ کرتے کرتے شری کرشن جی نے ستیہ بھاما کو خوفزدہ دیکھ سدرشن چکر سے اُس کے پانچوں سر کاٹ ڈالے۔ دھڑ سے گرتے ہی دھماکا سُن بھوماسر بولا کہ یہ بھیانک آواز کس چیز کی ہوئی۔ اسی دوران کسی نے جا سنایا کہ مہاراج! شری کرشن نے آکر سُر راکشش کو مار ڈالا۔ اتنی بات کے سنتے ہی پہلے تو بھوماسر نے اپنے سپہ سالار کو لڑنے کا حکم دیا۔ وہ سب فوج سجا کر لڑنے کیلئے نگر کے دروازے پر جا کھڑا ہوا۔ اور اُس کے پیچھے اپنے پتا کا مرنا سُن سُر کے بیٹے جو بہت بلوان اور یودھا تھے۔ طرح طرح کے ہتھیار لے وہ بھی شری کرشن جی کے سامنے لڑنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ بعد میں بھوماسر نے اپنے سپہ سالار اور سُر کے بیٹوں سے کہا کہ تم ہوشیاری سے یُدھ کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ لڑنے کا حکم پاتے ہی سب اسُر دل ساتھ لے سُر کے بیٹوں سمیت بھوماسر کا سینا پتی شری کرشن جی سے یُدھ کرنے لگا۔ اور ایک دم پربھو کے چاروں طرف سارا آکاش دل بادل سا چھا گیا۔ سب طرف سے طرح طرح کے ہتھیار بھوماسر کے بہادر شری کرشن چندر پر چلاتے تھے۔ اور وہ آسانی سے کاٹ کاٹ ڈھیر کرتے جاتے تھے۔ آخر ہری نے ستیہ بھاما جی کو بہت ڈر سے ہوئی پائی راکشش فوج کو مع سُر راکشش کے بیٹوں کے سدرشن چکر سے [illegible] کھیتی کو کاٹ گرا دے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن جی نے سُر رکشش کے بیٹوں سمیت ساری فوج کاٹ ڈالی۔ یہ سن پہلے تو بھوماسُر بہت گھبرایا۔ پھر کچھ سوچ سمجھ دھیرج دھر کچھ ایک بہت بلوان راکششوں کو اپنے ساتھ لے لال لال آنکھیں غصے میں کیئے بکتا جھکتا شری کرشن جی سے لڑنے کیلئے آکھڑا ہوا۔ شری کرشن جی کو دیکھتے ہی بھوماسُر نے غصہ میں آکر مُوٹھ کی مُوٹھ بان چلائے وہ ہری نے تین تین ٹکڑے کاٹ گرائے۔ اس وقت

کاڈھ کھڑگ بھوماسُر لیو ۔۔ کوپ ہنکار کرپن اُر دیو
کرے شبد اتی میگھ سمان ۔۔ ارے گنوار نہ پاوے جان
کرکس وچن تہاں اُچارے ۔۔ مہا یُدھ بھوماسُر کرے

مہاراج! وہ تو بہت طاقت سے ان پر گدا چلاتا تھا۔ اور شری کرشن جی کے جسم میں اُسکی چوٹ یوں لگتی تھی، جیسے ہاتھی کے جسم میں پھول۔ پھر وہ بڑے بڑے ہتھیار لیکر پربھو سے لڑا۔ اور شری کرشن چندر جی نے سب کاٹ ڈالے۔ تب وہ پھر گھر جاکر ایک ترشول لے آیا۔ اور یُدھ کرنے کو تیار ہوا۔ (دیکھو شکل نمبر ۱۱)

تب ستیہ بھاما ٹیر سنائی ۔۔ اب کیوں نہ ہیتو رگھورائی
وچن سُنت پربھو چکر سنبھاریو ۔۔ کاٹ شیش بھوماسُر ماریو
کُنڈل مکٹ سہت سر پریو ۔۔ دھرتی گرت شیش تھرتھرو
تینوں لوک میں آنند بھیو ۔۔ سوچ دُکھ سب ہی کا گیو
تاسُو جیوتی ہری دیہہ سمانی ۔۔ جے جے شبد کریں سُر گیانی
کھڑے وِمان پُشپ برساویں ۔۔ وید بکھان دیوتیش گاویں

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! بھوماسُر کی استری پُتر سمیت آکر پربھو کے سامنے ہاتھ جوڑ سر جھکا کر کہنے لگی۔ ہے جیوتی روپ برہم رُوپ بھگت ہتکاری۔ بہاری۔ تم سادھو سنت کی بھلائی کیلئے دھرتے بھیس اننت۔ تمہاری مہا لیلا مایا اپرم پار اُسے کون جانے۔ کس میں اتنی مجال جو برنا کر پا تمہاری اُسے بکھانے۔ تم سب دیوؤں کے ہو دیو۔ کوئی نہیں جانتا تمہارا بھید۔ مہاراج! ایسے کہہ چھتر کُنڈل پربھو کے آگے دھر پھر بولی۔ ہے دینا ناتھ۔ دین بندھو۔ کرپا سندھو۔ یہ بھگدت بھوماسُر کا بیٹا آپکی شرن آیا ہے۔ اب کرپا کر اپنا کومل کمل سا ہاتھ۔ اس کے سر پر رکھ دیجیے۔ اور اپنے ڈر سے اسے بے خوف کیجیے۔ اتنی بات کے سُنتے ہی کرونا ندھان شری کا نہانے کرونا کرکے بھگدت کے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنے ڈر سے اُسے نڈر کیا۔ تب بھوماوتی ...... بھوماسُر کی استری بہت سی بھینٹ ہری کے آگے دھر بہت دینتی کر ہاتھ جوڑ سر جھکائے کر بولی۔ ہے دین دیالو! جیسے آپنے درشن دے ہم سبھا کو کرتارتھ کیا۔ اب چل کر میرا گھر بھی پوتر کیجیے۔ اس بات کے سنتے ہی انتریامی بھگت ہتکاری شری مُراری بھوماسُر کے گھر پدھارے۔ اُس وقت وہ دونوں ماں بیٹا پا مٹبر کے پاؤڑے ڈال ہری کو اپنے گھر لے گئے۔ وہاں سنگھاسن پر بٹھائے ارگھ دے کہنا مرشالے نہایت عاجزی سے بولے۔ ہے تر لوکی ناتھ! آپنے اچھا کیا جو اس مہا پاپی کو مارا۔ ہری سے مخالفت کرکے

کنس نے سنسار میں سُکھ پایا۔ راون۔ کنبھ کرن۔ کنسادک وغیرہ نے دشمنی کرکے اپنے پران گنوائے۔ اور جس جس نے آپ سے ودروہ کیا اُس کا جگت میں نام لیوا۔ پانی دیوا کوئی نہ رہا۔ اتنا کہہ پھر بھوما دیوی بولی۔ ہے ناتھ! اب آپ میری ونتی مان بھگدت کو اپنا سیوک جان سولہ ہزار ایک سو راج کنیا اس کے باپ نے کنواری روک رکھی ہیں۔ وہ سویکار کیجے۔ مہاراج! یوں کہہ اُس نے سب راج کنیاؤں کو نکال پربھو کے سامنے قطاریں لا کھڑی کیں۔ وہ جگت اُجاگر روپ ساگر شری کرشن چندر۔ آنند کند کو دیکھتے ہی موہت ہو گڑگڑائے ہاتھ جوڑ بولیں۔ ناتھ۔ جیسے آپ نے آ کر ہم ابلاؤں کو اس فند سے چھٹکارا دیا ویسے ہی اب ہم داسیوں کو مہربانی کرکے اپنے ساتھ لے چلئے۔ اور اپنی سیوا میں رکھئے۔ یہ بات سُن شری کرشن چندر نے اُن سے اتنا کہا کہ ہم تمہیں ساتھ لے چلنے کیلئے رتھ پالکیاں منگاتے ہیں۔ یہ کہہ بھگدت کی طرف دیکھا۔ بھگدت پربھو کے من کا مطلب سمجھ اپنی راجدھانی میں جا کر ہاتھی گھوڑے سجا کر گھڑ بہل اور رتھ جھمجھماتے جگمگاتے جُتوائے سُکھپال۔ پالکی۔ ناکی۔ ڈولی چنڈول۔ جھولا ہارے کے کسوا کر لے آیا۔ ہری کو دیکھتے ہی سب راج کنیاؤں کو اُن پر چڑھنے کا حکم دے بھگدت کو ساتھ لے راج مندر میں جا کے اُسے راج گدی پر بٹھائے راج تلک اپنے ہاتھ سے دے آپ خود جس وقت سب راج کنیاؤں کو ساتھ لے وہاں سے دوارکا کو چلے اس وقت کی شوبھا کہی نہیں جاتی۔ کہ ہاتھی بیلوں کی لڑگا جھنا جھولوں کی چمک اور گھوڑوں کے نکھواروں کی دمک اور سُکھپال۔ پالکی ناکی۔ ڈولی۔ چنڈول۔ رتھ۔ گھڑ بہلوں کے گھٹا ٹوپوں کی اوپ اور اُنکے موتیوں کی جھالروں کی جیوتی سے مل یکساں جگمگا رہی تھیں۔ شری کرشن چندر سب کنیاؤں کو لئے کچھ دنوں میں دوارکا پوری پہنچے۔ وہاں راج کنیاؤں کو مندر میں رکھ راجہ اُگر سین کے پاس جا کر پرنام کرکے پہلے تو شری کرشن چندر جی نے بھوما سُر کو مارنے اور راج کنیاؤں کو چھڑا لانے کا بھید کہہ سنایا۔ پھر راجہ اگر سین سے رخصت ہو پربھو ستیہ بھاما کو ساتھ لے چھتر کنڈل لئے گرڑ پر بیٹھ سورگ کو گئے۔ وہاں پہنچتے ہی

کنڈل دیئے ادیتی کو ایش
چھتر دھر یو سُرپتی کے شیش

یہ سماچار سُن کر نارد وہاں آئے۔ اُن سے ہری نے کہہ سنایا کہ تم جا کر اندر سے کہو کہ ستیہ بھاما تم سے کلپ ورکش مانگتی ہے۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے۔ اس بات کا جواب مجھے لا دو۔ پھر سمجھا جائیگا۔ مہاراج! اتنی بات شری کرشن چندر جی کے منہ سے سُن نارد جی نے سُرپتی سے جا کر کہا کہ ستیہ بھاما تمہاری بھابی تم سے کلپ ورکش مانگتی ہے۔ تم کیا کہتے ہو سو کہو میں اُنہیں جا سناؤں کہ اندر نے یہ کہا۔ بات کے سنتے ہی اندر پہلے تو کچھ سوچتا رہا۔ پھر اُس نے نارد منی کی بات اندرانی کو جا کہی

اندرانی سُن کہے رسائے
سُرپتی تیری کُمتی نہ جائے
تُو ہے بڑو مُورکھ متی اندھو
کو ہے کرشن کون کو بندھو

تجھے وہ خیال بھی ہے کہ نہیں جو اُس نے برج میں پُوجا میٹ برج واسیوں سے پہاڑ پُجوائے دھوکہ تو تیری پُوجا کا سب پکوان آپ کھا گیا تھا۔ اور پھر سات دن تک تجھے پہاڑ پر بسائے اُس نے تیرا گھمنڈ گنوائے سب دنیا میں تیری بے عزتی کی۔ اس بات کی تجھے کچھ شرم ہے کہ نہیں؟ وہ اپنی عورت کی بات مانتا ہے۔ تو میری بات کیوں نہیں سنتا؟ مہاراج! جب اندرانی نے اندر سے یوں کہہ سنایا تب وہ اپنا سا منہ لیکر واپس نارد جی کے پاس آیا۔

اور بولا ہے رشی راج! تم میری طرف سے جاکر شری کرشن چندر سے کہو کہ کلپ ورکش نندن بن چھوڑ کر نہ جائیگا اور اگر جائیگا تو وہاں کسی طرح نہ رہیگا۔ اتنا کہہ کر پھر سمجھا کر کہنا کہ اب یہاں ہم سے کسی طرح کا بگاڑ نہ کریں جیسے برج میں برج واسیوں کو بہکائے گری (پہاڑ) کا بہانہ کر سب ہماری پوجا کی سامگری کھا گئے۔ نہیں تو مہا یدھ ہوگا۔

یہ بات سن نارد جی نے آ کر شری کرشن جی سے اندر کی بات کہی۔ اور بولے مہاراج! کلپ ورکش اندر تو دیتا تھا، مگر اندرانی نے دینے نہ دیا۔ اس بات کے سنتے ہی شری کرشن مرادی۔ گرد پر سواری نندن بن میں جائے رکھوالوں کو مار بھگایا۔ اور کلپ ورکش کو اکھاڑ گرڈ پر دھرے آئے۔ اسوقت وہ رکھوالے جو پربھو کی مار کھا کر بھاگے تھے۔ اندر کے پاس جا پکارے اور تب کلپ ورکش کو لیجانے کی بات سنکر راجہ اندر بہت جھنجلا کر بجر ہاتھ میں لے سب دیوتاؤں کو بلا کر ایراوت ہاتھی پر چڑھ شری کرشن چندر جی سے لڑنے کیلئے آیا۔ پھر نارد منی نے اندر سے جاکر کہا۔ مہاراج! تم مہا مورکھ ہو جو استری کے کہنے سے بھگوان سے لڑنے آئے ہو۔ ایسی بات کرتے تجھے شرم نہیں آتی۔ جو تجھے لڑنا ہی تھا تو جب بھوما سُر تیرا چھتر اور ادیتی کے کنڈل چھین لے گیا تھا تب کیوں نہ لڑا۔ اب پربھو نے بھوما سُر کو مار چھتر اور کنڈل لا دیا تو انہیں سے لڑنے لگا۔ جو تو ایسا ہی بلوان تھا تو بھوما سُر سے کیوں نہ لڑا؟۔ تو وہ دن بھول گیا جب برج میں جا کر پربھو سے معافی مانگ اپنا قصور معاف کروایا تھا۔ پھر انہی سے لڑنے چلا ہے۔ مہاراج! نارد جی کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی راجہ اندر جو یدھ کرنے کیلئے آیا تھا سو پچھتائے شرمندہ ہو من مار کر رہ گیا۔ پھر شری کرشن چندر دوارکا پدھارے۔ تب خوش ہوئے دیکھ ہری کو یادو سارے۔ پر بھو نے ستیہ بھاما کے مندر میں کلپ ورکش لیجا کر رکھا۔ اور راجہ اگر سین نے سولہ ہزار ایک سو کنیا جو کنواری لائے تھے سو سب ویدی ودھی سے شری کرشن چندر کو بیاہ دیں۔ (دیکھو شکل ۱۱۱)

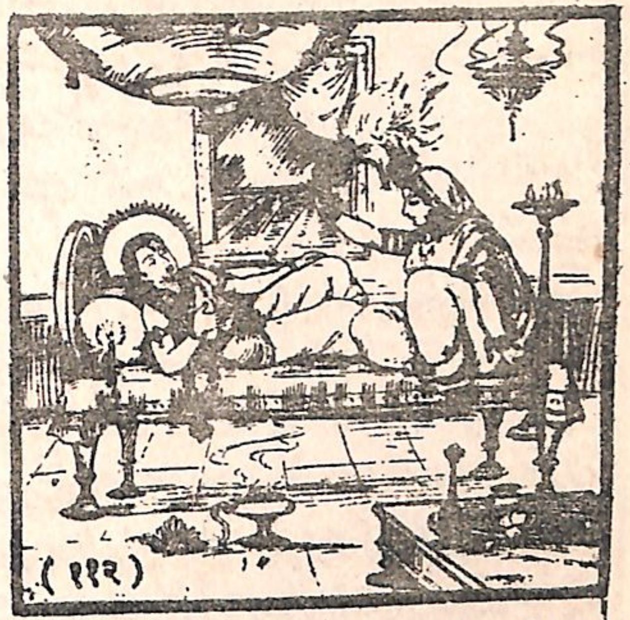
بھیو وید ودھی منگلا چار ایسے ہری ور ہت سنسار
سولہ ہزار ایک سو گیہہ رہت کرشن کر پرم سنیہہ
پٹ رانی آٹھوں جے گنی پہ یت نرنتر تن سوں گنی

اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی بولے کہ ہے راجہ! ہری نے ایسے بھوما سُر کو مارا۔ ادیتی کے کنڈل اور اندر کا چھتر لا دیا۔ پھر سولہ ہزار ایک سو آٹھ وواہ کر شری کرشن چندر دوارکا پوری میں آنند سے سب کو لے لیلا کرنے لگے۔

ادھیائے — ٦١

شری کرشن رکمنی سنواد (گفتگو)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ سونے چاندی سے جڑے ہوئے مندر میں کندن جڑاؤ چھپر کھٹ بچھا تھا۔ اُس پر بچھونے پھولوں سے خوشبو سے مہک رہے تھے۔ کپور۔ گلاب۔ چندن۔ کیوڑہ وغیرہ سیج کے چاروں طرف بھرا ہوا دھرا تھا۔ طرح طرح کے عجیب چتر (تصویریں) چاروں طرف دیواروں پر ٹانگے ہوئے تھے۔ آلوں میں جہاں تہاں


(२२२)


(२२३)

پھول پکوان پاک دھرے تھے۔ اور سب سکھ کا سامان جو چاہیے سو رکھا تھا۔ جھولا۔ پورلہ گھا گھرا گھوم گھمالا اس پہ سچے موتی جڑے ہوئے تھے۔ چمچاتی انگیا۔ جھلملاتی ساڑھی اور جگمگاتی اوڑھنی اوڑھے۔ سب طرح کا شنگار کئے۔ رولی کی آڑ کئے۔ بڑے بڑے موتیوں کی نتھ۔ شیش پھول۔ ورن پھول۔ مانگ۔ ٹیکا۔ ٹیڑھی بندی۔ چندر ہار۔ موہن مالا۔ دھک دھکی۔ پچ لڑی۔ ست لڑی۔ مکتا مالا۔ دوہرے تیہرے نورتن۔ بجُ بندے۔ کنگن۔ پہنچی۔ ناگری۔ چوڑا چھلے۔ کنکنی۔ اردِ بچھوے زیہر۔ تیہر وغیرہ سبھا زیور سونے کے جڑاؤ کے پہنے چندرودنی۔ چمپک ورنی۔ مرگ نینی۔ پک بینی۔ گج گامنی۔ شری رُوکمنی جی اور میگھ ورن۔ چندر بدن۔ کمل نین۔ مور مکٹ دئے۔ بن مالا ہئے۔ پتامبر پہنے۔ پیت پٹ اوڑھے۔ رُوپ ساگر تربھون اُجاگر شری کرشن چندر آنند کند وہاں براجتے تھے۔ اور آپس میں سُکھ لیتے دیتے تھے۔ (دیکھو شکل ۲۲۲) کہ یکایک لیٹے لیٹے شری کرشن چندر جی نے رُوکمنی جی سے کہا کہ سُن سندری ایک بات میں تجھ سے پُوچھتا ہوں۔ تو تو مہا سندری سب گنوں والی اور راجہ بھیشمک کی کنیا اور مہابلی بڑا پرتاپی راجہ شِشوپال چندیری راجہ ایسا کہ جسکے گھر سات پیڑھی سے راجیہ چلا آتا ہے۔ اور اسکے ڈر سے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ متھرا پوری چھوڑ سمندر میں آ بسے ہیں۔ ایسے راجہ کو تمہیں تمہارے ماتا پتا بھائی دیتے تھے۔ اور وہ برات لے بیاہنے کو بھی آ چکا تھا۔ اُسے نہ ور خاندان کی مریادا چھوڑ۔ سنسار کی لاج اور ماتا پتا بھائی کا ڈر نہ کر ہمیں براہمن کے ہاتھ کیوں بُلا بھیجا۔

تمہارے یوگیہ نہ ہم پردیں — بھُوپتی ہیں رُوپ گُن ہین
کاہُو یاچک کیرتی کری — سو تُم سن کے من میں دھری
کنک ساج نرپ بیاہن آیو — تب تُم ہم کو بول پٹھایو
آیے اُدادھی بن تنہہ بھاری — کیونکر کی یتا ری ہماری

تن کے دیکھت تم کو لائے　　دل ہلدھر اُن کے بچلائے
تم لکھ بھیجی ہی یہ بانی　　ششوپال تے چھڑا دہی آنی
سو پہ تگیا رہی تہاری　　کچھو نہ اچھیا ہتی ہماری
اجہوں کچھو نہ گیو تہارو　　سُندری مانو بچن ہمارو

کہ جو کوئی راجہ اچھے خاندان کا گن والا تمہارے لائق ہو۔ تم اس کے پاس جاؤ۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی شرمی رُوکمنی جی گھبرا کر پچھاڑ کھا زمین پہ گر پڑیں۔ اور بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپھڑائے بیہوش ہوگئیں۔ دو دیکھو مکل ۔۔۔

دوہا۔
یہ چھپی دُکھ الکاولی رہی لپٹ ایک سنگ
مانہو شش بھوتل پرو۔ پورت ایس بھوانگ

یہ چرتر دیکھ اتنا کہہ شری کرشن گھبرائے اُٹھے۔ کہ یہ تو ابھی پران چھوڑتی ہے۔ تب چتر بھج ہو اُسکے پاس جا کر دونوں ہاتھ پکڑ اُٹھائے۔ مہاراج! اُس کال نندلال پریم وش ہو طرح طرح کے بھاگ دور کرنے لگے۔ کبھی پیتامبر سے پیاری کا چندر مکھ پونچھتے تھے۔ کبھی کومل کمل سا اپنا ہاتھ اُس کے ہردیہ پہ رکھتے تھے۔ آخر کافی دیر میں رُوکمنی کے جی میں جی آیا۔ تب ہری بولے:۔

تو ہے سُندری پریم گمبھیر　　تے من کچھو نہ راکھی دھیر
تے من بانیو سانچے چھانڈی　　ہم نے ہنسی پریم کی مانڈی
اب تو سُندری دیہہ سمبھار　　پر ان لٹھور کے نین اُدگھار
بولوں تو بولت نہیں پیاری　　تو لوں ہم دُکھ پاوت بھاری
چیتی بچن سُنت یہ بانی　　چتوئی واری نین اُگھاری
دیکھے کرشن گود میں لئے　　بھئی لاج اتی سکچی ہئے
ہڑبڑائے اُٹھ ٹھاڈی بھئی　　ہاتھ جوڑ پائن پڑی رہی
بولے کرشن بیٹھ کر دیت　　کھلی پلی جو پریم اچیت

ہم نے تو ہنسی کی تھی، جو تم نے سچ ہی جان لیا۔ ہنسی کی بات میں غصہ کرنا ٹھیک نہیں۔ اب غصہ دور کرو۔ اور من کا دُکھ ہرو۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی رُوکمنی جی اُٹھ ہاتھ جوڑ سر جھکائے کہنے لگیں کہ مہاراج! آپ نے جو کہا کہ ہم تمہارے قابل نہیں سو سچ کہا کیونکہ تم لکشمی پتی۔ شو اور برہما کے ایش آپ کی برابری ترلوکی میں کون ہے؟ ہے جگدیش آپ کو چھوڑ جو جن (آدمی) اور کو دھیاویں سو ایسے ہیں جیسے کہ کوئی ہری نِشٹ چھوڑ گدھہ گن گاویں مہاراج! آپ نے جو کہا کہ تم کسی مہابلی راجہ کو دیکھو سو آپ سے اتی بلی اور بڑا راجہ تربھون میں کون ہے بھو بتائیے۔ برہما۔ رُودر۔ اندر وغیرہ سب دیوتا دردائی آپ کی آشا کرتے ہیں۔ اور آپ کی کرپا سے وہ جے چاہتے ہیں اُسے مہابلی۔ پرتاپی۔ عزت والا۔ دردالی دیکر بناتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کی سیکڑوں برس گھور تپسیا کرتے ہیں۔

وہ راج پد پاتے ہیں۔ پھر آپ کا بھجن دھیان جب تپ مول نیتی چھوڑ انیتی کرتے ہیں۔ تب وہ خود بخود ہی نشٹ (برباد) ہو جاتے ہیں۔ کرپا ناتھ! آپ کی تو سدا کی یہی ریتی ہے۔ کہ اپنے بھگتوں کیلئے سنسار میں بار بار اوتار لیتے ہو اور دُشٹ راکششوں کو مار۔ پرتھوی کا بھار اُتار اپنے بھگتوں کو سُکھ دیتے ہو۔ اور ناتھ! جس پر آپ کی بڑی مہربانی ہوتی ہے وہ دھن راج۔ جوانی۔ خوبصورتی۔ رتبہ پاکر جب ابھیمان سے اندھا اور دھرم کرم۔ تپ۔ سچائی۔ پوجا۔ بھجن بھولتا ہے۔ تب اُسے آپ کنگال بناتے ہو۔ جس پر آپ کی بڑی کرپا ہو گی وہ ہمیشہ غریب رہے گا۔ مہاراج! اتنی بات کہہ پھر رُکمنی جی بولیں کہ ہے پران ناتھ! جیسا کاشی پوری کے راجہ اندر دُمن کی بیٹی امبا نے کیا میں ویسا نہ کروں گی کہ وہ پتی چھوڑ راجہ بھیشم جی کے پاس گئی۔ اور جب اُس نے اسے نہ رکھا تب پھر اپنے پتی کے پاس گئی۔ تو پھر پتی نے بھی اُسے نکال دیا۔ تب اُس نے گنگا کنارے مہادیو کا گھور تپ کیا وہاں بھولے ناتھ نے آکر اُسے منہ مانگا ور دیا۔ اُس ور دان کی طاقت سے جا کر راجہ بھیشم سے اپنا بدلہ لیا۔ سو مجھ سے نہ ہو گا۔

اُدو تم ناتھ یہی سمجھائی — کا ہویا چک کری بڑائی
داکو وچن مان تم لیو — ہم پر دُبر بیٹھے کے دیو
یا چک شو ور ہنچ شاردا — نارد گن گاوت تا سروا
وِپر پچھائے جان دیال — ناتھ کیو دُشٹن کو کال
دین جان داسی سنگ لائی — تم ناتھ موہے دئی بڑائی
یہ سُن کرشن کہت سُن پیاری — گیان دھیان گتی لئی ہماری
سیوا بھجن پریم تے جانیو — تو نہی سے ہیر دُمن مانیو

مہاراج۔ پربھو کے منہ سے اتنی بات سُن خوش ہو کر رُکمنی جی پھر ہری کی سیوا کرنے لگیں۔

ادھیائے ـــــ ۶۲

پردُمن بیاہ اور بھگوان کی سنتتی کا ورنن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج۔ سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کو لے شری کرشن چندر آنند سے دوارکا پوری میں رہنے لگے۔ اور آٹھوں پٹ رانیاں آٹھوں پہر ہری کی سیوا میں رہیں۔ روزانہ اُٹھتے ہی کوئی منہ دُھلائے۔ کوئی تیل صابن لگا کر نہلا دے۔ کوئی چھتیس طرح کے بھوجن بنا کر کھلائے۔ کوئی اچھے پان۔ لونگ۔ الائچی۔ جاوتری۔ جائفل سمیت پیا کو بنائے کھلائے۔ کوئی خوبصورت کپڑے زیور وغیرہ چُنوائے اور بنائے پربھو کو پہناتی تھیں۔ کوئی پھول مالا پہنائے گلاب جل چھڑک کیسر چندن لگاتی تھی۔ کوئی پنکھا جھلاتی تھی۔ اور کوئی پاؤں دباتی تھی۔ مہاراج! اس طرح سب رانیاں پربھو کی سدا سیوا کریں۔ اور ہری ہر طرح سے اُنہیں سکھ دیں۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے

کہ مہاراج کئی سال کے بعد:-

دوہا۔

ایک ایک یدو ناتھ کی۔ نارن جائے پُتر
اِک اِک کنیا لکشمی۔ دس دس پُتر سپُتر
ایک لاکھ اٹھ ہزار استی بال اِک سار
بھیئے کرشن کے پُتر یہ گُن بل رُوپ ادھار

سب ہیگھ ورن۔ چندر رنگھ۔ کمل نین۔ نیلے پیلے جھنگلے پہنے گنڈے کٹھلے تعویز گلے میں ڈالے گھر گھر بال چرتر کر ماتا پتا کو سُکھ دیں۔ اور اُن کی مائیں طرح طرح کے لاڈ پیار کرتی ہوئی اُن کی پرورش کریں۔ مہاراج! شری کرشن چندر جی کے پُتروں کا ہونا سُن رُدکم نے اپنی استری سے کہا کہ اب میں اپنی کنیا چارومتی جو کرت ورما نے مانگی ہے۔ اُسے نہ دوں گا۔ سوئمبر کروں گا۔ تم کسی کو بھیج میری بہن رُوکمنی کو پُتر سمیت بُلا بھیجو۔ اتنی بات سُنتے ہی رُوکم کی ناری نے بہت نوید ان کر اپنی نند کو چٹھی لکھی اور ایک براہمن کے ہاتھ بُلوایا اور سوئمبر کیا۔ بھائی بھابھی کی چٹھی ملتے ہی رُوکمنی جی شری کرشن جی سے اجازت لے رخصت ہو بیٹے سمیت چل کر دوارکا سے بھوج کٹ میں بھائی کے گھر پہنچ گئیں۔

دیکھ رُوکم نے اتی سُکھ پایا آدر کر نیچے سر نایا
پاین پڑ بولی بھوجائی ہرن بھیو تپ سے اب آئی

یہ کہہ پھر اُس نے رُوکمنی جی سے کہا کہ نند جو آپ آئی ہو تو ہم پر بڑی دیا کیجے۔ اور چارُومتی کنیا کو اپنے پُتر کیلئے لیجے۔ اس بات کے سنتے ہی شری رُوکمنی جی بولیں کہ بھابھی جی! تم تو کی گتی جانتی ہی ہو۔ مت کسی سے جھگڑا کراؤ۔ بھیّا کی بات کچھ کہی نہیں جاتی۔ کیا جانے کس وقت کیا کریں۔ اسلئے کوئی بات کہتے کرتے ڈر لگتا ہے۔ رُوکم بولا کہ بہن اب تم کس طرح کا ڈر مت مانو۔ کچھ جھگڑا نہ ہوگا۔ وید کی اجازت ہے کہ دکشن دیش میں کنیا دان بھانجے کو دیجے۔ اسلئے میں اپنی بیٹی چارومتی آپکے بیٹے پردمن کو دونگا۔ اور شری کرشن جی کو دشمنی چھوڑ نیا سمبندھ کرونگا۔ مہاراج! اتنی بات کہہ جب رُوکم وہاں سے اُٹھ سبھا میں گیا۔ تب پردمن جی بھی ماتا سے اجازت لے بن ٹھن کر سوئمبر کے بیچ میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دیش دیش کے نریش طرح طرح کے وستر آبھوشن پہنے ہتھیار باندھے سنگار کئے شادی کی خواہش دل میں لئے سب کھڑے ہیں۔ اور وہ کنیا جے مالا لئے چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی بیچ میں پھرتی ہے۔ مگر اُسکی نظر کسی پر نہیں ٹھہرتی۔ جونہی پردمن جی سوئمبر کے بیچ میں گئے۔ تونہی دیکھتے ہی اس کنیا نے موہت ہو کر آ ان کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔ سب راجہ اپنا سا منہ لے کر دیکھتے کھڑے رہ گئے۔ اور من ہی من میں کہنے لگے کہ دیکھیں ہمارے آگے سے اس کنیا کو کیسے لے جائیگا۔ ہم راستے ہی میں چھین لیں گے۔ مہاراج! سب راجہ تو یوں کہہ رہے تھے۔ اور رُوکم نے ور کنیا کو منڈھے کے نیچے لے جائے دیو کی ودھی سے سنکلپ کر کنیا دان کیا۔ اور اُس کے جہیز میں اتنا دھن دولت دیا کہ جس کی کچھ حد نہیں۔ پھر شری رُوکمنی جی پُتر کی شادی کر رخصت بھائی بھابھی سے لے بیٹے بہو کے ساتھ رتھ پر چڑھ جو دوارکا پوری کو چلی تو سب راجاؤں نے آ کر راستہ روک لیا۔ کہ پردمن سے لڑ کر کنیا کو چھین لیں۔ ان کی یہ

بدلیتی دیکھ پردمن جی بھی اپنے ہتھیار لے کر یُدھ کرنے کو تیار ہوئے۔ کتنی ہی دیر تک اُن کا اُن سے یُدھ ہوتا رہا۔ آخر پردمن جی نے اُن سب کو مار گرایا۔ آنند منگل سے دوارکا پوری پہنچے۔ ان کے پہنچنے کا سماچار پا کر سب کنبے کے لوگ کیا استری کیا مرد شہر کے باہر آئے۔ رسم ورواج سے باجے گاجے سے انہیں لے گئے۔ سارے نگر میں منگلاچار ہوا۔ اور یہ راج مندر میں سُکھ سے رہنے لگے۔

اِتنی کتھا سُنائے شُکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! کئی سال بعد شری کرشن چندر آنند کند کے بیٹے پردمن جی کے لڑکا ہوا۔ تب شری کرشن چندر جی نے جیوتشیوں کو بلائے سب کٹمب کے لوگوں کو بٹھائے منگلاچار کروائے شاستر کے طریقہ سے نام کرن کیا۔ جیوتشیوں نے پترا دیکھ سال۔ مہینہ۔ دن۔ تاریخ۔ گھڑی۔ لگن۔ نکشتر ٹھہرائے اُس لڑکے کا نام انیرُودھ رکھا۔ اس وقت

سورٹھا۔ پھولے انگ نہ سمائے   دین دکشنا دو یجن کو
دیت نہ کرشن اگھائے   پُتر بھیو پردمن کے

مہاراج! ناطی ہونے کا سماچار پا کر پہلے تو رُوکم نے بہن بہنوئی کو بہت پریم سے چٹھی میں یہ لکھ بھیجا کہ تمہارے پوتے سے ہماری پوتی کا بیاہ ہوئے تو بڑا آنند ہے۔ اور پھر ایک براہمن کو بلائے رولی۔ اکشت۔ رُوپیہ ناریل دے اُسے سمجھا کر کہا کہ تم دوارکا پوری میں جائے ہماری طرف سے بہت عرض کر کے شری کرشن کا پوتا انیرودھ جو ہمارا دوہتا ہے اُسے ٹیکا دے آؤ۔ اس بات کے سنتے ہی براہمن ٹیکا اور لگن ساتھ لے شری کرشن چندر کے پاس دوارکا پوری میں گیا۔ اُسے دیکھ پربھو نے بہت عزت سے پوچھا۔ کہ کہو دیوتا! آپ کا آنا کہاں سے ہوا۔ براہمن بولا مہاراج میں مہاراجہ بھیشمک کے پُتر رُوکم کا بھیجا ہوا ہوں۔ ان کی پوتی اور آپ کے پوتے سے سمبندھ کرنے کو ٹیکا اور لگن لے کر آیا ہوں۔ اس بات کے سنتے ہی شری کرشن جی دس بھائیوں کو بلائے ٹیکہ اور لگن لے اُس براہمن کو بہت کچھ دے رخصت کیا۔ اور آپ بلرام کے پاس جا کر چلنے کا وچار کرنے لگے۔ آخر وہ دونوں بھائی وہاں سے اُٹھ راجہ اگرسین کے پاس آئے۔ سب سماچار سنائے۔ اُن سے اجازت لے کر باہر آئے۔ بارات کا سب سامان منگوایا اور اکٹھا کرنے لگے کئی دنوں میں جب سب سامان اکٹھا ہو چکا۔ تب بڑی دھوم دھام سے پربھو بارات لے دوارکا سے بھوج کٹ نگر کو چلے۔ اس وقت ایک جھمجھاتے رتھ پر تو رُوکمنی جی بیٹے و پوتے کو لئے بیٹھی جاتی تھیں، اور ایک رتھ پر شری کرشن چندر اور بلرام بیٹھے جاتے تھے۔ آخر سب سمیت پربھو وہاں پہنچے۔ مہاراج! بارات کے پہنچتے ہی رُوکم کالنگی و سب دیشوں کے راجاؤں کو ساتھ لے نگر کے باہر جا استقبال کر بڑی عزت سے جنواسے میں لے آیا۔ پھر سب کو کھلا پلا کر منڈھے کے نیچے بلوا لے گیا۔ اور وید کی ریتی سے کنیا دان کیا۔ اسکے جہیز میں جو دان دیا۔ اس کو میں کہاں تک کہوں۔ وہ لا بیان ہے۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! شادی کے ہو چکتے ہی راجہ بھیشمک نے جنواسے میں جا کر ہاتھ جوڑ ونتی کر کے کہا۔ شری کرشن جی مہاراج! شادی ہو چکی اور رسم رہا۔ اب آپ جلدی ہی چلنے کی تیاری کیجئے۔

کیونکہ۔ بھوپ سنگ لے رُوکم بُلائے   تے اب دُشٹ اُپادھی آئے

مت کاہُو سوں اُپجے راڑ یا ہی تے ہُوں کہت مُراڑ

اتنی بات کہہ جو راجہ بیٹھک گئے تو ہی شری رُوکمنی جی کے پاس رُوکم آیا۔

دوہا۔ کہت رُوکمنی ٹیر کر ۔ کم گھر پہنچے جائیں۔
بیری بھُوپتی پاہُونے ۔ جُڑے تمہارے آئے

چوپائی۔ جو تم بھیّا چاہو بھلو ۔ ہم ہی بیگ پہنچاون چلو

نہیں تو رس میں کٹھاس ہوتا دکھتا ہے۔ یہ وچن سُن رُوکم بولا کہ بہن۔ تم کسی بات کی چنتا مت کرو۔ میں پہلے جو ویش دیش کے نریش پاہُونے آئے ہیں اُنہیں ودا کر آؤں۔ پھر جو تم کہو گی سو کروں گا۔ اتنا کہہ رُوکم وہاں سے اُٹھ جو راجہ پاہُونے آئے تھے ان کے پاس گیا۔ وہ سب مل کر کہنے لگے کہ رُوکم تم نے کرشن بلدیو کو اتنی دھن دولت دی اور اُنہوں نے گھمنڈ کے مارے کچھ احسان نہ مانا۔ ایک تو ہمیں اس بات کا پچھتاوا ہے۔ اور دوسری اُس بات کی کسک ہمارے دل سے نہیں جاتی جو بلرام نے تمہیں نیچا دکھایا تھا۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی رُوکم کو غصہ آیا۔ تب راجہ کلنگ بولا کہ ایک بات میرے من میں آئی ہے کہو تو کہوں۔ رُوکم نے کہا، کہو۔ اُس نے کہا کہ ہمیں شری کرشن سے کچھ کام نہیں۔ مگر بلدیو کو بُلا دو۔ تو ہم اُس سے چوپڑ کھیل سب دھن جیت لیں۔ اور جیسا اُسے ابھیمان ہے ویسا اُسے خالی ہاتھ یہاں سے روانہ کریں۔ جیوں کالنگ نے یہ بات کہی تو رُوکم وہاں سے اُٹھ کچھ سوچ وچار کر بلرام جی کے پاس جا بولا کہ مہاراج! آپ کو سب راجاؤں نے پرنام کر چوپڑ کھیلنے کو بُلایا ہے۔

سُن بل بھدر سب ہی تہاں آئے ۔ بھُوپتی اُٹھ کے شیش نوائے

سب راجہ بلرام جی کی عزت کر کے بولے۔ کہ آپ کو چوپڑ کھیلنے کی مشق ہے۔ اسلئے ہم آپکے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں۔ اتنا کہہ کر انہوں نے چوپڑ منگوا بچھوائی۔ رُوکم اور بلرام جی سے ہونے لگی۔ پہلے رُوکم دس دفعہ جیتا۔ تو بلدیو جی سے کہنے لگا کہ دھن تو سب جیتا۔ اب کاہے سے کھیلو گے۔ تب راجہ کلنگ بڑی بات کہہ ہنسا۔ یہ چرتر دیکھ بلرام جی نیچا سر کر سوچ وچار کرنے لگے۔ تب رُوکم نے دس کروڑ روپے ایک دفعہ میں لگائے۔ وہ بلرام جی جیت گئے تو سب دھاندلی کر بولے کہ یہ رُوکم کا پاسہ پڑا۔ تم کیوں روپے سمیٹتے ہو۔

سُن بلرام پھر سب دینے ۔ ارب لگایو پیچھے لینے

پھر بلدر جیتا۔ اور رُوکم ہارا۔ تب بھی دھوکا کر سب راجاؤں نے رُوکم جتایا، اور یوں کہہ سنایا۔

جُوا کھیل پانسے کی سار ۔ یہ تم جانو کیا گنوار
جُوا یُدھ گتی بھُوپتی جانے ۔ گُوال گوپی گین پہچانے

اِس بات کے سنتے ہی بلدیو جی کو ایسا غصہ آیا، جیسے پُورنماشی کو سمندر کی ترنگ بڑھے۔ آخر جیوں تیوں کر بلرام جی غصہ کو روک من کو سمجھا پھر سات ارب رُوپے لگائے اور چوپڑ کھیلنے لگے۔ اس دفعہ بھی بلدیو جی جیتے اور سب نے دھوکا کر رُوکم ہی کو جیتا کہا۔ اس بے انصافی کے ہوتے ہی یہ آکاش بانی ہوئی کہ بلدر جیتے اور رُوکم ہارا



ارے راجاؤں۔ تم نے کیوں جھوٹ وچن اُچارا۔ مہاراج!
جب رُوکم سمیت سب راجاؤں نے آکاش وانی سُنی
اَن سُنی کر دی، تب تو بلدیو جی بہت غصّے میں آکر بولے۔
کری سگائی بیر نہ چھانڈیو۔ ہم سے پھیر کلہہ تم مانڈھیو
مارُوں تو ہے اسے انیائی۔ بھلو بُرو مانہو بھو جائی
ابکا ہو کو کان نہ کری ہو۔ آج پران کنٹی کے ہری ہو
اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے
کہا کہ مہاراج! آخر بلرام جی نے سب کو دیکھتے دیکھتے
رُوکم کو مار ڈالا۔ اور کلنگ کو پچھاڑ مارے گھونسوں کے
اُسکے دانت اُکھاڑ لیئے۔ اور کہا کہ تو بھی مُنہ پھاڑ کے
ہنستا تھا۔ پھر سب راجاؤں کو مار بھگا بلرام جی جنواسے
میں شری کرشنچندر کے پاس آئے۔ سب حال کہہ سُنایا۔ یہ بات سنتے ہی ہری سب کو ساتھ لے وہاں سے چلے۔ اور
چلتے چلتے آنند منگل سے دوارکا میں آئے۔ آتے ہی سارے نگر میں سُکھ چھا گیا۔ گھر گھر منگلا چار ہونے لگا۔ شری کرشنچندر
اور بلدیو جی نے راجہ اُگرسین کے سامنے جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مہاراج! آپ کے پُنیہ پرتاپ سے انیرودھ کو بیاہ لائے
اور مہا دُشٹ رُوکم کو مار آئے۔

ادھیائے ــــــ ۶۳

اُوشا سپن۔ انیرُودھ ہرن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب جو دوارکا ناتھ کا کُل پاؤں تو اُوشا ہرن کی کتھا سُناؤں۔ جیسے
اُس نے رات کے وقت خواب میں انیرودھ جی کو دیکھ اور عاشق ہو دُکھ مانا۔ پھر چترریکھا نے انیرودھ کو
لاکر اُوشا سے ملا دیا وہ میں کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سُنو۔ برہم کے خاندان میں پہلے کشیپ ہوا۔ اس کا لڑکا
ہرن کشیپ بہت بلوان۔ مہا پرتاپی اور امر ہوا۔ اُس کا بیٹا ہری جن پربھو بھگت پرہلاد نامی ہوا۔ اس کا بیٹا
راجہ پروچن۔ اس کا بیٹا راجہ بلی۔ جس کا یش دھرم دنیا میں اب تک چھا رہا ہے۔ کہ پربھو نے باون اوتار لے کر
راجہ بلی کو چھل کر پاتال بھیجا۔ اُس بلی کا سب سے بڑا لڑکا مہا پرتاپی۔ بڑا تیجسوی بانا سُر ہوا۔ وہ شونت پور
میں بسے۔ انہوں نے کیلاش میں جا کر شو جی کی پُوجا کی۔ برہم چریہ پالے۔ سچ بولے۔ جتیندریہ رہے مہاراج
ایک دن بانا سُر کیلاش میں جا ہری کے پریم میں مگن ہو مردنگ بجا بجا کر ناچنے لگا۔ اُس کا گانا بجانا سُن





شری بھولا ناتھ مہادیو مگن ہو پاربتی جی کو ساتھ لے کر ناچنے لگے۔ اور ڈمرو بجانے۔ آخر ناچتے ناچتے شنکر نے خوش ہو کر بانا سُر کو نزدیک بُلا کر کہا۔ پُتر! میں تجھ سے خوش ہوا۔ جو تُو مانگے گا سو دُونگا۔

تُو نے باجے بھلے بجائے سُنت شرون میرے من بھائے

اتنی بات کے سنتے ہی مہاراج! بانا سُر ہاتھ جوڑ سر جھکائے بہت دینتا کر بولا کہ کرپا ناتھ! جو آپ نے مجھ پر اتنی ہی مہربانی کی ہے تو پہلے مجھے امر کر کے زمین کا راج دیجیے۔ پھر مجھے ایسا بلوان کیجیے کہ کوئی مجھے جیت نہ سکے۔ مہادیو بولے میں نے تجھے یہ وردان دیا۔ اور سب بھئے سے نربھے کیا۔ تربھون میں تیرے جیسا طاقتور کوئی نہ ہوگا اور دیوتا کا بھی تجھ پہ زور نہ چلے گا۔

دوہا۔
باجے بھلے بجائے کے دیا پرم سُکھ موہے
میں بھئے اتی آنند کر دئے سہج بھج توئے

اب تُو گھر جا کر بے فکری سے بیٹھ بے دھڑک راج کر۔ مہاراج! اتنا بچن بھولا ناتھ کے منہ سے سُن ہزار بھجائیں بانا سُر حاصل کر کے بہت خوش ہو پریکرما دے شرنائے اجازت لے رخصت ہو کر شونت پور میں آیا۔ پھر تمد کی کو جیت سب دیوتاؤں کو قابو میں کر نگر میں چاروں طرف جل کی چوآن چوڑی کھائی اور اگنی پون کا کوٹ بنائے بے خوف ہو سُکھ سے راجیہ کرنے لگا۔ بہت دن بعد:۔

دوہا۔
لکھے بن بھئی بھج وسیل ــ پھرک ہی اتی بھرائے
کہتا بان کا سوں لریں ــ کا پہ اب چڑھ جائے
بھئی کھوجے لڑدیں ان بھاری ــ کو ہجویں ہئے ہونس ہماری

اتنا کہہ باناسُر گھر سے باہر جائے لگا پہاڑ اُٹھا توڑ توڑ چُور چُور کرکے دیشی دیشی پھرنے۔ جب سارے پہاڑ پھوڑ چکا، تو اُس کے ہاتھوں کی سُرسراہٹ نہ گئی تب

کہت بان اب کا سوں لروں۔ اتنی بھجا کہا لے کروں
سبل بچار میں کیسے سہوں۔ پھوڑ جانے کے ہزی سوں کہوں

مہاراج! ایسے من ہی من سوچ وچار باناسُر مہادیو جی کے سامنے جا ہاتھ جوڑ سر جھکا کر بولا۔ کہ ہے ترشول پانی ناتھ آپ نے جو کرپا کر ہزار بھجا دیں وہ میرے جسم پر لگ گئیں۔ اُن کی طاقت اب مجھ سے سنبھالی نہیں جاتی۔ اس کا کچھ اپائے کیجئے۔ کوئی مہابلی یدھ کرنے کیلئے مجھے بتا دیجئے۔ تینوں بھون میں ایسا طاقتور کسی کو نہیں دیکھتا۔ جو میرے سامنے ہو کر لڑائی لڑے۔ آپ مہربانی کرکے جیسے آپ نے مجھے مہابلی کیا ویسے ہی کوئی مجھ سے لڑے۔ یہ بھی میرے دل کی خواہش پوری کیجئے۔ نہیں تو کسی اور طاقتور کو بتا دیجئے۔ جس سے میں جا کر لڑائی کروں۔ اور اپنے من کا دُکھ ہروں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! باناسُر سے اس طرح کی باتیں سُن کر شری مہادیو جی نے من ہی من میں اتنا کہا کہ میں نے تو اُسے سادھوؤں کی رکشا کرنے کیلئے وردان دیا تھا۔ اب یہ مجھ سے ہی لڑنے کیلئے تیار ہوا۔ اس بیوقوف کو طاقت کا گھمنڈ ہوا۔ یہ زندہ نہ بچے گا۔ جس نے اہنکار کیا سو جگت میں اگر زیادہ دیر نہ جیا۔ ایسا من ہی من مہادیو جی بولے۔ کہ باناسُر۔ تو مت گھبرا۔ مجھ سے سنگرام کرنے والا تھوڑے دن بعد یدوکل میں شری کرشن اوتار لے گا۔ اسکے بغیر تینوں بھون میں تیرا سامنا کرنے والا پھر اور کوئی نہیں۔ یہ وچن سُن باناسُر بہت خوش ہو کر بولا۔ کہ ناتھ وہ آدمی کب اوتار لے گا اور میں کیسے جانوں گا۔ کہ وہ پیدا ہو گیا۔ ہے راجہ! شو جی نے ایک جھنڈا باناسُر کو دے کر کہا کہ اس کو لے جا۔ اپنے مندر کے اوپر کھڑا کر دے۔ جب یہ جھنڈا خود بخود ٹوٹ کر گر جائے تب تو جان لینا کہ تیرا دشمن پیدا ہو گیا ہے۔ مہاراج! جب شنکر نے اُسے ایسے سمجھا کر کہا تب باناسُر جھنڈا لئے سر جھکا کر اپنے گھر کو چلا۔ گھر جا کر جھنڈا مندر پر کھڑا کر [illegible] رہتا تھا کہ وہ کب پیدا ہو اور میں اس سے یدھ کروں۔ کتنے سال کے بعد اس کی بڑی رانی داناوتی تھی۔ اسکے حمل ٹھہرا۔ اور پورے دنوں میں ایک لڑکی ہوئی۔ اس وقت باناسُر نے جیوتشیوں کو بُلا کر کہا کہ اس لڑکی کا نام اور گُن بتاؤ۔ اتنی بات کے سنتے ہی جیوتشیوں نے جھٹ سال، مہینہ، پکش، تاریخ، دن، گھڑی، نکشتر ٹھہرائے لگن وچار اُس لڑکی کا نام اوشا دھر کے کہا۔ مہاراج! یہ کنیا رُوپ گُن شیل کی کھان۔ مہا سُجان ہوگی۔ اس کے گرہ لگن ایسے ہی آ پڑے ہیں۔ اتنا سن باناسُر نے بہت خوش ہو کر بہت کچھ جیوتشیوں کو دے رخصت کیا۔ پھر منگل مکھیوں کو بُلا منگلاچار کروائے۔ پھر جیسے جیسے وہ کنیا بڑھنے لگی۔ تیوں تیوں باناسُر اُسے بہت پیار کرنے لگا۔ اب اُوشا سات سال کی ہوئی تب اُس کے پتا نے شونت پور کے پاس ہی کیلاش تھا وہاں کی اکٹھی سہیلیوں کے ساتھ شو پاربتی جی کے پاس پڑھنے کو بھیج دیا۔ اُوشا گنیش سرسوتی کو منائے شو پاربتی کے سامنے جا ہاتھ جوڑ سر نوائے ونتی کر بولی۔ کہ ہے کرپا سندھو! شو گوری دیا کر مجھ داسی کو ودیا دان دیجئے۔ اور جگت میں یش لیجئے۔ مہاراج! اُوشا کے یہ وچن سُن شو گوری جی نے اُسے خوش ہو کر ودیا کا آرمبھ کروایا۔ وہ روزانہ جائے پڑھ پڑھ آوے۔ کچھ دنوں کے بعد سب شاستر پڑھ ودیا گُنوتی ہوئی اور ساتھ

بجلانے لگی۔ ایک دن اُوشا پاربتی جی کے ساتھ مل کر ونا بجائے سنگیت کی ریتی سے گا رہی تھی کہ شو جی نے آکر پاربتی جی سے کہا۔ ہے پریہ! میں نے جو کامدیو کو جلا کر بھسم کیا تھا اُسے شری کرشن چندر جی نے پیدا کر دیا۔ اتنا کہہ شری مہادیو جی گرجا کو ساتھ لے گنگا کنارے جا کر پانی میں تھاکر اُنہیں نہلائے سکھ کی خواہش کر بہت لاڈ پیار سے گوری جی کو دستر آبھوشن پہنائے۔ آخر بہت آنند میں مگن ہو ڈمرو بجائے تانڈو ناچ سنگیت شاستر کی ریتی سے پاربتی جی کو ریجھانے اور بڑے پیار سے کنٹھ لگانے لگے۔ اس وقت اُوشا شو گوری کے سکھ پیار دیکھ دیکھ پتی کے ملنے کی ابھیلاشا کر من ہی من میں کہنے لگی کہ میرا بھی پتی ہو تو میں بھی شو گوری کی طرح اُسکے ساتھ رنگ رلیاں مناؤں۔ پتی کے بغیر کامنی ایسی شوبھا ہین ہے۔ جیسے چندر بن یامنی۔ مہاراج! جیوں اُوشا نے من ہی من میں اپنی بات کہی۔ تب انتریامی شری پاربتی جی نے اُوشا کے دل کی بات جان اُسے بہت پیار سے پاس بلا کر سمجھا کے کہا۔ کہ بیٹی! تو کسی بات کی چنتا نہ کر۔ تیرا پتی تجھے خواب میں آملے گا۔ تو اُسے ڈھونڈوا لیجو۔ اور اُسکے ساتھ سکھ بھوگ کیجو۔ ایسے ور دے شو رانی نے اُوشا کو رخصت کیا۔

وہ سب ودیا پڑھ ور دان پائے اپنے پتا کے پاس آئی۔ پتا نے ایک مندر بہت سندر رتن لا اُسے رہنے کو دیا۔ اور یہ بہت سکھی سہیلیوں کو لے کر وہاں رہنے لگی۔ اور دن بدن بڑھنے لگی۔ مہاراج! جب وہ لڑکی بارہ برس کی ہوئی، تو اُسکے مکھ چندر کو دیکھ دیکھ پورنماشی کا چاند بھی شرمندہ ہوا۔ بالوں کے کالے پن کے آگے اماوس کی اندھیاری بھی پھیکی لگتی تھی۔ اُس کی چوٹی دیکھ ناگن اپنی کینچلی چھوڑ کھسک گئی۔ بھنوؤں کی ترچھی نظر دیکھ دھنش بھی کانپنے لگا۔ آنکھوں کی چوڑائی اور چنچلتا دیکھ مرگ مین کھنجن شرمندہ ہوئی۔ ناک کی خوبصورتی دیکھ تل پھول مرجھا گیا۔ اُسکے ہونٹوں کی لالی دیکھ بمبا پھل بلبلانے لگا۔ دانتوں کی سفیدی دیکھ داڑم کا دل کانپ گیا۔ گالوں کی نزاکت دیکھ گلاب پھولنے سے رہا۔ گلے کی گولائی دیکھ کپوت گھبرانے لگے۔ جانگھوں کی چکنائی دیکھ کیلے نے کپور کھایا۔ جسم کی گورائی دیکھ سونے کو شرم آئی۔ اور چمپا چپ ہو گیا۔ پاؤں کے آگے پدم کی پدوی کچھ نہ رہی۔ ایسی وہ گج گامنی پک بینی حسینہ جوانی کی اُمنگ سے شوبھا نشان ہوئی۔ کہ جس نے ان سب کی شوبھا چھین لی۔

ایک دن وہ حسینہ خوشبو عطر لگائے۔ صاف پانی سے نہائے۔ کنگھی چوٹی کر۔ مانگ موتیوں سے بھر۔ سیاہی سرمہ ڈال۔ مہندی رچائے۔ طرح طرح کے چاندی کے زیور و کپڑے پہن سولہ شنگار کر وہ اپنے ماتا پتا سے اپنی سکھیوں کو سنگ لیکر ملنے گئی۔ لکشمی کی طرح اُوشا کر ڈنڈوت کر کے کھڑی ہوئی تب بانا سُر نے اُس کی خوبصورتی کی رونق دیکھ اپنے من میں اتنا کہہ اُسے وِدا کیا کہ اب یہ بیاہنے کے قابل ہوئی۔ اور اُس کے پیچھے کئی راکششی اسکی دیکھ بھال کیلئے بھیجیں۔ وہ وہاں جا کر آٹھوں پہر ہوشیاری سے رہنے لگی۔ اور راکششیاں سیوا کرنے لگیں۔ مہاراج! وہ راج کنیا پتی کیلئے روزانہ جپ۔ تپسیہ۔ برت کر شری پاربتی جی کی پوجا کیا کرے۔ ایک دن نیتہ کرم سے فارغ ہو کر رات کے وقت سیج پر اکیلی بیٹھی من ہی من میں یوں سوچ کر رہی تھی۔ کہ دیکھئے پتا میرا بیاہ کب کرے۔ اور کس طرح میرا ور مجھے ملے۔ اتنا کہہ سوامی کے دھیان میں سو گئی۔ خواب میں دیکھتی کیا ہے کہ ایک آدمی کشور بھیس شیام ورن چندر مکھ کمل نین بہت خوبصورت کام روپ موہن سروپ پیتامبر پہنے مور مکٹ سر پہ دھرے ترچھی چھبی کرے

رتن جڑت آبھوشن بن مالا پہنے اور پیت بسن اوڑھے سامنے کھڑا ہے۔ یہ اُسے دیکھتے ہی موہت ہو شرمندہ ہو کر سر جھکائے رہی۔ پھر اُس نے کچھ پریم بھری باتیں کر پیار بڑھائے نزدیک آئے ہاتھ پکڑ گلے لگائے اسکے من کا بھے اور سنکوچ سب بھلائے دیا۔ پھر تو آپس میں سوچ تک چھوڑ سیج پر بیٹھ ہاؤ بھاؤ کٹاکش آلنگن چمبن کر سکھ لینے دینے لگے۔ اور پریم میں مگن ہو پریتی کی باتیں کرتے رہے۔ بہت دیر کے بعد اوشا نے پیار کرنا چاہا۔ اور پتی کو ایک دفعہ انگ بھر گلے سے لگانے کو جیوں ہاتھ بڑھائے تو اُس کی نیند کھل گئی۔ اور جس طرح ملنے کیلئے ہاتھ بڑھائے تھے اُسی طرح مرجھائے پچھتائے رہ گئی۔

دوہا۔ جاگ پڑی سوچت کھری بھیو پرم دکھ تاہی
کہاں گیو وہ پران پتی دیکھت چہوں دِش چاہی

چوپائی۔ سوچت اوشا لیہوں کاہی پھر کیسے میں دیکھوں تاہی
سو مت جو رہتی میں آج پریتم کبہوں نہ جاتے بھاج
کیوں سُکھ میں گئی بے کو بھئی جو یہ میت نین تے گئی
جاگت ہی یا من یم بھئی چھپے کیوں اب دکھ دئی
بن پریتم چیت نپٹ اچین دیکھت بن ترستا ہیں نین
شرون سُنیو چاہت بین کہاں گئے پریتم سکھ دین
جو اپنے پئے بنی لکھ لیہوں پران ساتھ کر اُن کے دیہوں

مہاراج! اتنا کہہ اوشا بہت اُداس ہو کر پیا کا دھیان دھر سیج پر جائے مکھ لپیٹ پڑ رہی۔ جب رات گزری اور دن ہوا۔ اور ڈیڑھ پہر دن چڑھا تب سکھی سہیلی مل آپس میں کہنے لگیں کہ آج کیا ہے جو اوشا اتنا دن چڑھا اور اب تک سوتی نہیں اٹھی۔ یہ سن چترریکھا باناسُر کے پردھان کوشمانڈ کی بیٹی چترشالا میں جا کر کیا دیکھتی ہے کہ اوشا پلنگ میں من مارے۔ جی ہارے نڈھال پڑی رو رو لمبی سانسیں لے رہی ہے۔ اُس کی یہ حالت دیکھ :-

چترریکھا بولی اکولائے کہہ سکھی تو موں سے سمجھائے
آج کہا سوچت ہی کھڑی پرم ویوگ سدھ میں پڑی
رو رو ادھک اُسانسیں لیت تن من ویاکل ہے کیہی ہیت
تیرے من کو دکھ پری ہروں من چیتو کارج سب کروں
موسی سکھی اور نہ کوئی ہے پرتیت موہی آپ ہی
سکل لوک میں ہوں پھر آؤں جہاں جاؤں کارج کر لاؤں
موکو دیں برہما نے دیئو ایش میرے سہاری کو کیئو
میرے سنگ شاردا رہیں وا کے بل کری ہوں جو کہے

ایسی مہا موہنی جانو — یہ ہمارُو دور اندر چھلی آنو
میرو کوؤ بھید نہ جانے — آپنے گُن کو آپ بکھانے
ایسے اور نہ کہی ہے کوؤ — بھلو برو کوؤ گن ہوؤ
اب تو کہہ سب اپنی بات — کیسے کٹی آج کی رات
موں سوں کپٹ کرہو جن پیاری — پوچھونگی سب آس تمہاری

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی اُوشا بہت شرمائے سرنائے چتر ریکھا کے نزدیک آئے مدھر وچن سے بولی کہ تجھے اپنی ہیتو دبھلا چاہنے والی، سمجھ کر اپنے دل کی بات سب سناتی ہوں. تو اپنے ہی دل میں رکھیو اور اگر کچھ ترکیب ہو سکے تو کر. آج رات کو ایک پُرش میگھ ورن. چندر بدن. کمل نین. پیتامبر پہنے. پیت پٹ اوڑھے میرے پاس آ بیٹھا. اور اس نے بڑے پریم سے میرا من اپنے ہاتھ میں لے لیا. میں بھی شرم چھوڑ اُس سے بات کرنے لگی. آخر تبلاتے جو مجھے پیار آیا تو میں نے اُسے پکڑنے کو ہاتھ بڑھایا. اتنے میں میری نیند گئی. اور اُسکی موہنی مورت میرے دھیان میں رہی.

دیکھیو سُنیو نہیں اور ایسو — میں کہوں کہا بتاؤں جیسو
واکی چھبی ورنی نہیں جائے — میرو چت لے گیو چُرائے

جب میں کیلاش میں شری مہادیو جی کے پاس ودّیا پڑھتی تھی. تب شری پاربتی جی نے مجھ سے کہا تھا، کہ تیرا پتی تجھے سپنے میں آن ملے گا. تو اُسے ڈھونڈ والیجو. سو وہ آج مجھے خواب میں آملا. میں اُسے کہاں پاؤں، اور اپنی جدائی کی تکلیف کسے سُناؤں. کہاں جاؤں. اُسے کس طرح ڈھونڈ پاؤں. نہ اُس کا نام جانوں نہ گام شہر. مہاراج! اتنا کہہ جب اُوشا لمبی سانس لے کر مرجھا کر رہ گئی. تب چتر ریکھا بولی کہ سکھی! اب تو من میں کسی بات کی فکر مت کر. میں تیرے پتی کو جہاں وہ ہوگا وہیں سے ڈھونڈ کر تجھے ملاؤنگی. مجھ میں تینوں لوکوں میں جانے کی طاقت ہے. جہاں ہوگا وہاں جا کر جیسے ہو سکے گا ویسے ہی لے آؤنگی. تو مجھے اُس کا نام بتا اور جانے کی اجازت دے. اُوشا بولی. بہن! تیری بھی وہی کہاوت ہے کہ میری طرف سانس نہ آئی. جو میں اُس کا نام گام ہی جانتی ہوتی تو دکھ کس بات کا تھا. کچھ نہ کچھ اُپائے کرتی. یہ بات چتر ریکھا بولی. سکھی! تو اس بات کا بھی سوچ مت کر. میں تجھے تر لوک کے آدمیوں کو لکھ لکھ کر دکھاتی ہوں. تو اُن میں سے اپنے چت چور کو بتا دیجے. پھر اُس کو تجھ سے لا ملانا میرا کام ہے. تب تو اُوشا بولی، "بہت اچھا" مہاراج! یہ وچن اُوشا کے منہ سے نکلتے ہی چتر ریکھا لکھنے کا سب سامان منگوا کر آسن مار بیٹھی. اور گنیش شاردا کو منائے گورو کا دھیان کر لکھنے بیٹھی. پہلے تو اس نے تین لوک. چودہ بھون. سات دویپ. نو کھنڈ. پرتھوی. آکاش. ساتوں سمندر. آٹھوں لوک. بیکنٹھ سمیت لکھ دکھائے. پیچھے سب دیو دانو. گندھرو. کنر. یکش. منی. رشی منی. لوک پال اور سب دیشوں کے بھوپال لکھ لکھ ایک ایک کر چتر ریکھا نے دکھائے. مگر اُوشا نے اپنا چت چور اُن میں نہ پایا، تو پھر چتر ریکھا نے یدوونشیوں کی مورتی ایک

رنگ دکھانے لگی۔ اس میں انیرودھ کا چتر دیکھتے ہی اُوشا بولی۔

اب من چور سکھی میں پایو　　　رات وہی میرے ڈھنگ آیو
کر اب سکھی تو کچھو اپائے　　　یا کو ڈھونڈ کہوں سے لیائے
سن کے چتر ریکھا یوں کہے　　　اب یہ سوتے کہم جن ہے

یُوں سنا کر چتر ریکھا پھر بولی۔ کہ سکھی اسے تو نہیں جانتی۔ میں پہچانتی ہوں۔ یدُو ونشی شری کرشن جی کا پوتا۔ پردمن کا بیٹا اور انیرودھ اس کا نام ہے۔ سمندر کے کنارے پانی میں دوارکا نام ایک پوری ہے اور وہاں یہ رہتا ہے۔ ہری کے حکم سے اس نگر کا پہرہ آٹھوں پہر سدرشن چکر دیتا ہے۔ اسلئے کہ کوئی دُشٹ دانش آئے یدُو ونشیوں کو نہ ستاوے۔ اور جو کوئی نگر میں آوے وہ بغیر اُگرسین سورسین کی اجازت کے نہ آنے پاوے۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی اُوشا بہت اُداس ہو کر بولی۔ کہ سکھی جو ایسی مشکل جگہ ہے تو تو کس طرح وہاں جا کر میرے پتی کو لاویگی۔ چتر ریکھا نے کہا۔ آلی۔ تو اس بات سے بے فکر رہ۔ میں ہری پرتاپ سے تیرے پتی کو لا ملاتی ہوں۔ اتنا کہہ چتر ریکھا رام نامی کپڑے پہن گوپی چندن کا تلک چھاپ لگا بہت سی تلسی کی مالا گلے میں ڈال ہاتھ میں بڑے بڑے تلسی کے ہیروں کی یادکرا اُوپر سے ہیراول اوڑھ بغل میں آسن لپیٹ بھگوت گیتا کی پوتھی دبائے پرم بھگت وشنو کا بھیس بنائے اُوشا کو یوں سنائے رخصت ہو کر دوارکا کو چلی۔

دوہا۔
پیڑھے اب آکاش کے۔ انترگش ہو جاؤں
لیاؤں تیرے کنت کو۔ چتر ریکھا تو ناؤں

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! چتر ریکھا اپنی مایا کر پون کے ترنگ (گھوڑے) پر چڑھ اندھیری رات میں شیام گھٹا کے بات کی بات میں دوارکا پوری میں جائے بجلی سی چمکی۔ شری کرشن چندر کے مندر میں پڑ گئی۔ اس کا آنا کسی نے نہ جانا۔ پھر ڈھونڈتی ڈھونڈتی وہاں گئی جہاں پلنگ پر سوئے انیرودھ اکیلے خواب میں اُوشا کے ساتھ وہار کر رہے تھے۔ اس نے دیکھتے ہی اس سوتے کو پلنگ سمیت اُٹھائے جھٹ اپنی راہ لی۔

سووتا ہی پلنگ سمیت　　　لئے جات اُوشا کے ہیت
انیرودھ کو لے جائے وہاں　　　اُوشا چنتت بیٹھی جہاں

مہاراج! پلنگ سمیت انیرودھ کو دیکھتے ہی اُوشا پہلے تو چتر ریکھا کے پاؤں پر جا گری۔ پھر یوں کہنے لگی کہ سکھی دھنیہ ہے تیرے حوصلہ اور بل کو۔ جو اتنی مشکل جگہ جا کر بات کی بات میں پلنگ سمیت انہیں اُٹھا لائی اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ میرے لئے تو نے اتنی مصیبت اُٹھائی۔ اس کا بدلہ میں تجھے نہیں دے سکتی۔ تیری میں قرضدار رہی۔ چتر ریکھا بولی۔ سکھی! سنسار میں سب سے بڑا سکھ یہی ہے کہ غیر کو سکھ دیجیے۔ اور کام بھی اچھا یہی ہے کہ پروپکار کیجیے۔ یہ شریر کسی کام کا نہیں۔ اس سے کسی کا کام ہو سکے تو یہی بڑا کام ہے۔ اس میں سوارتھ اور پرمارتھ دونوں ہوتے ہیں۔ مہاراج! اتنا وچن سُنا ... چتر ریکھا ... کہ سکھی ... بھگوان کے پرتاپ سے تیرا پتی تجھے لا دیا۔

اب تو اسے جگا کر اپنا مقصد پورا کرو۔ چتر ریکھا کے جاتے ہی اُوشا بہت خوش ہو شرم کے مارے پہلی ملاقات کے ڈر سے من ہی من میں یوں کہنے لگی۔

کہا بات کہہ پیا کو جگاؤں　　کیسے تیج بھر کنٹھ لگاؤں

آخر بینا لے کر میٹھے میٹھے سُروں سے بجانے لگی۔ بینا کی آواز سنتے ہی انیرودھ جی جاگ پڑے اور چاروں طرف دیکھ کر من ہی من میں کہنے لگے۔ یہ کونسی جگہ۔ کس کا مندر۔ میں یہاں کیسے آیا۔ اور کون مجھ سوتے کو پلنگ سمیت اٹھا لایا۔ مہاراج! اس وقت انیرودھ جی تو ایسی کہہ کر حیران ہوتے تھے۔ اور اُوشا شرم کے مارے پہلی ملاقات کے ڈر سے ایک کونے میں کھڑی پیا کا چندر مکھ دیکھ اپنے لوچن (آنکھوں) کو سکھ دیتی تھی۔ اسی بیچ

انیرودھ دیکھ کہے اکلائے　　کہہ سُندری تو اپنے بھائے
ہے تو کون۔ موہے کیوں آئی　　کے تو آپ موہی لے آئی
سانچ جھوٹ اکو نہیں جانوں　　سپنا سوں دیکھت ہوں مانوں

مہاراج! انیرودھ جی نے اتنی کہی۔ اور اُوشا نے کچھ جواب نہ دیا۔ بلکہ وہ شرم سے سمٹ کر اور بھی کونے میں جا کھڑی ہوئی۔ تب تو انہوں نے جھٹ اُسے ہاتھ پکڑ پلنگ پر لا بٹھایا اور پریم بھری باتیں کہہ اس کے من کا سنکوچ اور خوف سب دور کیا۔ پھر وہ دونوں سیج پر بیٹھ آپس میں سکھ لینے دینے لگے۔ اور لگے پریم کہانی کہنے۔ تب باتوں ہی باتوں میں انیرودھ جی نے اُوشا سے پوچھا کہ ہے سُندری! تو نے پہلے مجھے کیسے دیکھا۔ اور پھر کس طرح یہاں منگوایا۔ اس کا بھید سمجھا کر کہہ تا کہ میرے من کا بھرم جائے۔ اتنی بات کے سنتے ہی اُوشا پتی کا مکھ دیکھ خوشی سے بولی۔

موہے ملے تم سپنے ہو آئے　　میرو چت لے گیو چرائے
جاگی من بھاری دکھ لہیو　　تب میں چتر ریکھا سے کہیو
سوئی پربھو تم کو یہاں لائی　　تا کی گتی جانی نہیں جائی

اتنا کہہ پھر اُوشا نے کہا۔ مہاراج! میں نے تو جس طرح تمہیں دیکھا اور پایا ویسے سب کہہ سنایا۔ اب آپ کہئے اپنی بات سمجھائیے جیسے تم نے مجھے دیکھا یا دورائے۔ یہ وچن سُن شری انیرودھ جی خوش ہو کر مسکرائے اور بولے کہ سُندری میں بھی آج رات خواب میں تجھے دیکھ رہا تھا۔ کہ نیند میں مجھے کوئی اُٹھا کر یہاں لے آیا۔ (دیکھو شکل نمبر ۱۱۵) اس کا بھید میں نے ابتک نہیں پایا کہ کون لایا۔ جاگا تو تجھے ہی دیکھا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایسے وہ دونوں پیا و پیاری آپس میں بتلائے۔ بار بار پریتی بڑھائے طرح طرح سے کام کلول کرنے لگے۔ اور جدائی کا دکھ ہرنے لگے۔ ان کی سندرتائی۔ موتی مال کی سیتلتائی (ٹھنڈک)، اور دیپ جیوتی کی مندتائی دیکھ جیوں اُوشا نے باہر جا کر دیکھا تو صبح ہوئی۔ چاند کی روشنی گھٹی۔ تارے مدھم پڑے۔ آسمان میں لالی چھائی۔ چاروں طرف چڑیاں چہچہائیں۔ تالابوں میں کمودنی کمھلائی۔ اور کنول پھولے۔ چکوا چکوی کی ملاقات ہوئی۔ مہاراج! ایسا وقت دیکھ ایک دفعہ تو سب دروازے بند کر کے اُوشا بہت گھبرا کر۔ گھر میں آکر بہت پیار سے پیا کو گلے لگا لیتی۔ پھرتی کی سکھی سہیلیوں سے پوری ہو کے سیوا

کرنے لگی۔ آخر انیرودھ کا آنا سکھی سہیلیوں نے جانا۔ پھر تو وہ دن رات پتی کے ساتھ سُکھ بھوگ کیا کرے۔ ایک دن اُوشا کی ماتا بیٹی کی سُدھ لینے آئی۔ تو اس نے چھپ کر دیکھا کہ ایک بڑے خوبصورت نوجوان کے ساتھ کوٹھے پہ بیٹھی آنند سے چوپڑ کھیل رہی ہے۔ یہ دیکھتے ہی بغیر بولے چالے ہی دبے پاؤں من ہی من میں خوش ہوتی۔ آخر یاد وتی وہ اپنے گھر چلی گئی۔ ایک دن اُوشا پتی کو سوتے دیکھ جی میں یہ وچار کر شرماتی باہر نکلی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھے نہ دیکھ اپنے من میں یہ جانے کہ اُوشا پتی کیلئے گھر سے نہیں نکلتی۔ مہاراج! اُوشا پتی کو چھوڑ تو گئی مگر اُس سے رہا نہ گیا پھر گھر میں آئے کواڑ لگائے وہار کرنے لگی۔ یہ چرتر دیکھ پڑوسیوں نے آپس میں کہا کہ بھائی۔ آج کیا ہے، جو راج کنیا اتنے دن کے بعد گھر سے نکلی۔ اور پھر اُلٹے پاؤں چلی گئی۔ اتنی بات کے سنتے ہی اُن میں سے ایک بولا کہ بھائی! میں کئی دن سے دیکھتا ہوں، اُوشا کے مندر کا دروازہ دن رات لگا رہتا ہے۔ اور گھر کے اندر کوئی مرد ہنس ہنس کے باتا کرتا ہے اور کبھی چوپڑ کھیلتا ہے۔ دوسرے نے کہا جو یہ بات سچ ہے تو چلو بانا سُر سے جا کہیں۔ سمجھ بُوجھ یہاں کیوں بیٹھے رہیں:۔

ایک ہے کچھو کہا نہ جائے   تم سب بیٹھ رہو ارگائے
بھلی بُری ہونے سو ہوئے   ہونہار میٹے نہیں کوئے
کچھو نہ بات کنواری کی کہئے   چُپ ہی دیکھ بیٹھ ہی رہئے

مہاراج! پہریدار آپس میں یہ باتیں کرہی رہے تھے کہ کئی ایک یودھا ساتھ لئے پھرتا پھرتا بانا سُر وہاں آنکلا۔ اور مندر کے اُوپر نظر ڈال کر شوجی کی دی ہوئی دھوجا (جھنڈا) نہ دیکھ بولا۔ کہ یہاں سے جھنڈا کہاں گیا؟۔ پہریداروں نے جواب دیا کہ مہاراج! وہ تو بہت دن ہوئے ٹوٹ کر گر پڑا۔ اس بات کے سنتے ہی شوجی کی بات یاد کر بانا سُر بولا:۔

کب کی دھوجا پتا کا گری   پُری کہوں او تر وہری

اتنا وچن بانا سُر کے منہ سے نکلتے ہی ایک پہریدار سامنے جا کھڑا ہو ہاتھ جوڑ سر جھکا کر بولا کہ مہاراج! ایک بات ہے مگر میں کہہ نہیں سکتا۔ جو آپ کی اجازت پاؤں تو جیوں کی تیوں کہہ سناؤں۔ بانا سُر نے اجازت دی کہ اچھا کہہ۔ تب پہریدار بولا کہ مہاراج! گستاخی معاف ہو۔ کئی روز سے ہم دیکھتے ہیں کہ راج کنیا کے محل میں کوئی پُرش آیا ہے۔ وہ دن رات باتیں کیا کرتا ہے، اس کا بھید ہم نہیں جانتے کہ وہ پُرش کون ہے اور کہاں سے آیا ہے، اور کیا کرتا ہے۔ اتنی بات سنتے ہی بانا سُر بہت غصہ کر ہتھیار اٹھائے دبے پاؤں اکیلا اُوشا کے محل میں جا کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک پُرش شیام ورن بہت خوبصورت پیتا پٹ اوڑھے نیند میں بے ہوش اُوشا کے ساتھ سویا پڑا ہے۔

سوچت بانا سُر یوں ہیئے   ہوئے پاپ سووت ودھ کئے

مہاراج! یوں من ہی من میں وچار بانا سُر نے کئی ایک رکھوالے وہاں چھوڑ اُن سے کہا کہ تم اس کے جاگتے ہی ہمیں آ کر کہنا، پھر اپنے گھر جا کر سب راکششوں کو سبھا میں بلا کر کہنے لگا کہ میرا دشمن آ پہنچا ہے۔ تم سب جا کر اُوشا کا محل گھیر لو پیچھے سے میں بھی آتا ہوں۔ بانا سُر کا اتنا حکم ملتے ہی سب راکششوں نے تو اُوشا کا گھر جا گھیرا۔ اور ادھر انیرودھ جی اور کنیا نیند میں چونک سار پاسہ کھیلنے لگے۔ اتنے میں چوپڑ کھیلتے کھیلتے اُوشا کیا دیکھتی ہے کہ چاروں طرف سے گنگھور گھٹا

گھر آئی۔ بجلی چمکنے لگی۔ داور مور پپیہے بولنے لگے۔ مہاراج! پپیہا بولی سنتے ہی راج کنیا اتنی کہہ پیا کے گنڈ لگی۔

تم پپیہا پیا پیا مت کرو ـــ یہ ویوگ بھا شا پری ہرو

اتنے میں کسی نے جاکر کہا مہاراج! تمہارا دشمن جاگا۔ دشمن کا نام سنتے ہی باناسُر بڑا جھنجھلا کر اٹھا اور ہتھیار لے اُوشا کے مندر میں آکھڑا ہوا اور لگا چھپ کر دیکھنے۔ آخر دیکھتے دیکھتے :۔

باناسُر یوں کہے ہنکار ـــ کو ہے رے تو گیہہ منجھار
گمن تن ورن بدن من ہاری ـــ کمل نین پیتامبر دھاری
ارے چور باہر کن آوے ـــ جان کہاں اب مو سوں پاوے

مہاراج! جب باناسُر نے پکار کر ایسے وچن کہے تب انیرودھ واُوشا بہت ڈرے۔ پھر راج کنیا نے ڈر کر لمبی لمبی سانس لے پتی سے کہا کہ مہاراج میرا پتا راکشش فوج لے کر چڑھ آیا۔ اب آپ اسکے ہاتھ سے کیسے بچو گے؟۔

دوہا۔ تب ہی کہپ انیرودھ کہیو۔ مت ڈرپے تو نار
سیار جھنڈ راکشش اسُر۔ پل میں ڈ دوں مار

ایسا کہہ انیرودھ جی نے وید منتر پڑھ ایک سو آٹھ ہاتھ کا پتھر بلائے ہاتھ میں لے باہر نکل دل میں جاکر باناسُر کو للکارا۔ ان کے نکلتے ہی باناسُر دھش چڑھائے ساری فوج لے انیرودھ جی پر یوں ٹوٹا جیسے شہد کی مکھیاں کسی پر ٹوٹتی ہیں جب راکشش طرح طرح کے ہتھیار چلانے لگے تب غصّہ کر کے انیرودھ جی نے پتھر کے ہاتھ کئی ایک مارے کہ سارا اسُر دل کائی کی طرح پھٹ گیا۔ کچھ مرے کچھ گھائل ہوئے۔ پھر باناسُر اُنہیں گھیر لایا اور لڑائی کرنے لگا......
مہاراج! جتنے ہتھیار اسُر (راکشش) چلاتے تھے۔ وہ سب اِدھر اُدھر ہو جاتے تھے۔ اور انیرودھ جی کے جسم پر ایک بھی ہتھیار نہ لگتا تھا۔ (دیکھو شکل ۱۱۶)

چے انیرودھ پہ پریں ہتھیار ـــ ادھ ور کٹیں شل کی دھار
شل پہ ہار سہا نہیں پڑے ـــ بجر چوٹ جیوں سُر تی کہے
لاگت تُھیش بیچ تے پھٹیں ـــ ٹوٹیں جا نگھ تھجبا دھر کٹیں

آخر لڑتے لڑتے جب باناسُر اکیلا رہ گیا۔ اور ساری فوج کٹ گئی۔ تب اُس نے من ہی من میں اچنبھا کر اتنا کہہ ناگ پھانس سے انیرودھ جی کو پکڑ باندھا کہ اس اجیت کو کیسے جیتوں گا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! جس وقت انیرودھ جی کو باناسُر ناگ پھانس سے باندھ اپنی سبھا میں لے گیا تب انیرودھ جی اپنے من میں کہتے تھے کہ مجھے تکلیف تو ہوئی، مگر یہ برہما جی کا وچن جھوٹا کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جو میں ناگ پھانس سے بچ کر نکلونگا۔ تو اسکی مریادا بھنگ ہوگی۔ اسلئے بندھا رہنا ہی ٹھیک ہے۔ اور باناسُر یہ کہہ رہا تھا اے لڑکے میں تجھے مارتا ہوں۔ جو تیرا مددگار ہو تو اُسے تو بلالے۔ اُدھر اُوشا نے پیا کی یہ حالت دیکھ چترریکھا سے کہا کہ سکھی! دھکا ہے میرے کو جو پتی میرا دکھ میں رہے۔ اور میں سکھ سے کھاؤں پیوؤں۔ چترریکھا بولی۔ سکھی! تو کچھ فکر

مت کر۔ تیرے چچا کا کوئی کچھ نہ کر سکے گا۔ بے فکر رہ۔ ابھی شری کرشن چندر اور بلرام جی سب یدو ونشیوں کو ساتھ لے چڑھ آویں گے اور راکشش فوج کو مار تجھ سمیت انیرودھ جی کو لے جاویں گے۔ ابھی یہ رچا ہے کہ جس راجہ کی سُندر کنیا سنتے ہیں، وہاں سے چھل بل کر جیسے بنے تیسے لے جاتے ہیں۔ اُن کا یہ پوتا ہے جو کُندن پور کے راجہ بھیشمک کی بیٹی رکمنی جی کو بیاہ لائے بڑے پرتاپی راجہ ششوپال اور جراسندھ سے سنگرام کر کے لے گئے تھے۔ ویسے ہی اب تجھے لے جاویں گے۔ تو کسی بات کی بھاؤنا مت کر۔ اُوشا بولی سکھی۔ یہ دُکھ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔

ناگ پھانس باندھے پیئے ہری دہے گات جرالا وِل بھری
ہوں کیسے پوڈھوں سکھ چین پیا دُکھ کیوں کر دیکھوں نین
پریم دِپتا پری کیوں جیوں بھوجن کروں نہ پانی پیوں
ور ودھ اب باناسُر کیجو موکو عشرن گت کی دیجو
ہونہار ہونی سو ہوئے تاسوں کہا کہے گو کوئے
لوک دید کی لاج نہ مانو پیا سنگ دُکھ سکھ ہی جانو

مہاراج! چتر دیکھا سے ایسے کہہ جب اُوشا کنت کے نزدیک جا کر نڈر بے فکر ہو بیٹھی تب کسی نے باناسُر کو جا سنایا۔ کہ مہاراج! راج کنیا گھر سے نکل اس آدمی کے پاس گئی۔ اتنی بات کے سنتے ہی باناسُر نے بیٹے سکند کو بُلا کر کہا کہ بیٹا تو اپنی بہن کو سبھا میں سے اٹھائے گھر لیجائے پکڑ کے رکھ اور نکلنے نہ دے۔ پتا کا حکم سنتے ہی سکند بہن کے پاس جا کر بہت غصہ میں بولا کہ تو نے یہ کیا کیا پاپن جو چھوڑی لوک لاج اور شرم اپنی۔ ہے پنچ میں تجھے کیا ماروں۔ ہوگا پاپ اور بے عزتی سے بھی ڈرتا ہوں۔ اُوشا بولی کہ بھائی! جو تمہیں ...... سُوجھے سو کہو اور کرو۔ مجھے پاربتی جی نے جو ور دیا تھا سو ور میں نے پایا۔ اب اسے چھوڑ اور کو دھاؤں۔ تو اپنے کو گالی چڑھاؤں۔ چھوڑتی ہے پتی کو نیچ گھرانے کی ناری۔ یہ ریتی قدیم زمانے سے چلی آتی ہے۔ دنیا میں جب سے وِدھاتا نے سمبندھ کیا۔ اُسکے ساتھ جگت میں بے عزتی لی تو لی۔ مہاراج! اتنی بات سن سکند غصے میں آ کر ہاتھ پکڑ اُوشا کو وہاں سے مندر میں اٹھا لایا۔ اور پھر جانے نہ دیا۔ پھر انیرودھ جی کو بھی وہاں سے اٹھا کر کہیں بند کر دیا۔ اس وقت اُدھر انیرودھ جی عورت کی جدائی میں بہت دُکھی تھے اور اِدھر راج کنیا کنت کی جدائی میں اناج پانی چھوڑ کٹھن یوگ کرنے لگی۔ اسی دوران کافی دنوں کے بعد ایک دن نارد منی نے پہلے تو انیرودھ جی کو جا سمجھایا کہ تم کسی بات کی فکر مت کرو۔ ابھی شری کرشن چندر آنند کند اور بلرام سکھ دھام راکششوں کے ساتھ سنگرام کر تمہیں چھڑا لے جائیں گے۔ پھر باناسُر کو جا سنایا کہ جسے تم نے ناگ پھانس سے پکڑ باندھا ہے وہ شری کرشن کا پوتا اور پردیومن کا بیٹا ہے۔ اور انیرودھ اُس کا نام ہے۔ تم یدو ونشیوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہو۔ جو چاہو سو کرو۔ میں اس بات سے تمہیں آگاہ کرنے آیا تھا۔ سو کر چلا۔ یہ بات سُن اتنا کہہ باناسُر نے نارد جی کو رخصت کیا کہ نارد جی میں سب جانتا ہوں۔

ادھیائے ــــــ ۶۳

باناسُر سنگرام



(۲۲۷)



(۲۲۸)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب انیرودھ کو بندھے چار مہینے ہو گئے۔ تب نارد جی دوارکا پوری میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سب یادو بڑے اُداس ہو رہے ہیں۔ اور شری کرشن بلرام جی اُنکے درمیان بیٹھے بہت فکر کر رہے ہیں۔ کہ بالک کو یہاں سے کون اُٹھا لے گیا۔ اس طرح کی باتیں ہو رہی تھیں اور محل میں رونا پیٹنا ہو رہا تھا۔ ایسا کہ کوئی کسی کی بات نہ سنتا تھا۔ نارد جی کے جاتے ہی سب استری پُرش اُٹھ دھائے۔ اور بہت سے رو رو کر بلکاتے آگے کھڑے ہو کر ونتی کر ہاتھ جوڑ سر نائے ہائے ہائے کر نارد جی سے سب پُوچھنے لگے۔

سانچی بات کہو رشی رائے   جاسے جیا راکھ ٹھہرائے
کیسے شُدھ انیرودھ کی ہیں   کہوں سادھو تاکے پُل رہیں

اتنی بات سنتے ہی نارد جی بولے کہ آپ کسی بات کی فکر مت کرو۔ اور اپنے من کا دُکھ دُور کرو۔ انیرودھ جی جیتے جاگتے شونت پُور میں ہیں۔ وہاں انہوں نے جا کر باناسُر کی کنیا سے بھوگ کیا۔ اسی لئے اس نے اُنہیں ناگ پھانس میں پکڑ باندھا ہے۔ بغیر لڑائی لڑے وہ کسی طرح نہ چھوڑے گا۔ یہ بھید میں نے آپ کو کہہ سنایا۔ اتنا کہہ کر ...... نارد جی تو چلے گئے۔ یدو ونشیوں نے آ کر راجہ اُگرسین کو کہا، کہ مہاراج! ہم نے ٹھیک سماچار پایا کہ انیرودھ جی شونت پور میں باناسُر کے یہاں ہیں۔ انہوں نے اسکی کنیا رمی۔ اس لئے اس نے انکو ناگ

پھانسی میں باندھ رکھا ہے۔ اب ہمیں کیا حکم ہوتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین نے کہا کہ تم ہماری سب فوج لے جاؤ اور جیسے ہو سکے انیرودھ جی کو چھڑا لاؤ۔ ایسا وچن اگرسین جی کے منہ سے نکلتے ہی مہاراج سب یادو تو راجہ اگرسین کی فوج لے بلرام جی کے ساتھ ہوئے۔ شری کرشن اور پردمن جی گرڑ کے کندھے پہ چڑھ سب سے پہلے شونت پور کو گئے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس وقت بلرام جی راجہ اگرسین کی تمام فوج لے دوارکا پوری سے باجہ بجا شونت پور کو چلے۔ اس وقت کی شوبھا بیان نہیں کی جاتی۔ سب سے آگے تو بڑے دانتوں والے ہاتھیوں کی قطاریں تھیں۔ اُن پہ باجہ بجایا جاتا تھا۔ اور جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک طرف دوسرے ہاتھیوں پہ بڑے بڑے راوت یودھا بہادر یا دو جھلم ٹوپ پہنے سب ہتھیاروں کو لگائے بیٹھے تھے۔ ان کے پیچھے رتھوں کے تلنتے نظر پڑتے تھے۔ اور پیدل فوج کا تو ٹڈی دل سا چلا جاتا تھا۔ ان کے بیچ گویے راگ گاتے جاتے تھے۔ بڑا دلفریب منظر تھا۔

اُٹھی رینو آکاش لوں چھائی
چھپیو بھانو تم پھیلیو بھائی
چکوی چکوہ بھیو ویوگ
سندری کرے کنت سوں بھوگ
پھُولے کمل کمُد کمھلانے
تسچر پھریں ہیے رنشا جیئے جانے

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج جس وقت بلرام جی بارہ اکشونی فوج لے کر بہت دھوم دھام سے اسکے گڑھ گڑھی کوٹ توڑتے اور دیش اُجاڑتے جیوں شونت پور میں پہنچے۔ اور شری کرشن چندر و پردمن جی بھی آ ملے تب کسی نے ڈر کر گھبرائے جائے۔ سرنائے بانا سُر سے کہا کہ مہاراج! کرشن بلرام اپنی سب سینا لے چڑھ آئے۔ اور اُنہوں نے ہمارے دیش کے گڑھ گڑھی کوٹ ڈھا گرائے۔ اور نگر کو چاروں طرف سے آگھیرا۔ اب کیا حکم ہوتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی بانا سُر بڑے غصہ میں ہو بڑے بڑے راکششوں کو بلا کر کہا۔ تم سب دَل اپنا لے جائے نگر کے باہر جائے شری کرشن بلرام کے سامنے کھڑے ہو۔ بعد میں میں بھی آتا ہوں۔ مہاراج! حکم ملتے ہی وہ اسُر بات کی بات میں بارہ اکشونی فوج لے شری کرشن بلرام کے سامنے لڑنے کو استر شستر لے آ کھڑے ہوئے۔ شکدیو منی بولے کہ مہاراج! دھیان کرتے ہی شو جی کا آسن ڈولا۔ اور دھیان دھر جانا کہ میرے بھگت پہ بھیر پڑی ہے۔ اس وقت چل کر اس کی چنتا دور کرنی چاہیے۔ یہ کہ ہی من میں وچار پاربتی جی کو ساتھ لے۔ جٹا جوٹ باندھ بھسم چڑھائے۔ بہت سی بھانگ۔ آک۔ دھتورا کھائے۔ سفید ناگوں کی مالا پہن۔ ہاتھی کی کھال اوڑھ۔ منڈمالا سر پہ پہن۔ ترشول۔ ڈمرو۔ پناک۔ کھپر لے نندی پہ بیٹھ۔ بھوت پریتا۔ پشاچنی۔ ڈاکنی۔ شاکنی وغیرہ فوج لے بھولا ناتھ چلے۔ اس وقت کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی کان میں گج لینوں کی مُدرا۔ لالاٹ میں چندرما۔ سر پہ گنگا دھرے لال لال آنکھیں کرے۔ بہت بھیانک بھیس دھرے۔ مہاکال کی مورتی بنائے اس طرح سے بجاتے گاتے۔ فوج کو نچاتے جاتے تھے۔ کہ وہ روپ دیکھتے ہی بن آوے۔ کہتے ہیں نہ آوے۔ آخر شو جی اپنی فوج لے کر وہاں پہنچے۔ جہاں سب فوج لئے بانا سُر کھڑا تھا۔ ہر کو دیکھتے ہی بانا سُر خوشی سے

بولا کہ کرپا سندھو! آپ کے بغیر اب کون سُدھ لیتا۔

تیج تمہارا ان کو دہے　　　یادو گئی اب کیسے رہے

یُوں سنائے پھر کہنے لگا کہ مہاراج! اس وقت دھرم یُدھ کرو۔ اور ایک ایک کے سامنے ہو کر لڑو مہاراج اتنی بات جو بانا سُر کے منہ سے نکلی تو اِدھر اسُر دَل لڑنے کیلئے کھڑا ہوا اور اُدھر یدوونشی آ موجود ہوئے۔ دونوں طرف باجے بجنے لگے۔ شُور ویر راوت یودھا استر شستر سجانے لگے۔ اور ادھیر بزدل میدان چھوڑ چھوڑ زندگی لے لے بھاگنے لگے۔ اس وقت مہاکال رُوپی شوجی شری کرشنچندر کے سامنے بانا سُر بلرام جی کے سامنے ہوا۔ سکند پردُمن جی سے آ بھڑا۔ اور اس طرح ایک سے ایک جُٹ گیا۔ دونوں طرف سے ہتھیار چلنے لگے۔ ادھر دھنش مہادیو جی کے ہاتھ۔ اِدھر شارنگ دھنش لئے یدُو ناتھ۔ شوجی نے برہم بان چلایا۔ شری کرشن جی نے برہم شستر کاٹ گرایا۔ پھر رُود نے چلائی مہا بیار۔ سو ہری نے تیج سے دینی ٹار۔ پھر مہادیو جی نے اگنی اُپجائی۔ وہ پربھو نے بارش برسا کر بجھائی۔ اور ایک مہا جوالا اُپجائی۔ وہ شوجی کے دَل میں دھائی۔ اُس نے داڑھی مونچھ اور جلائے کیش۔ کئے اسُر ابھیانک بھیس۔ جب اسُر دَل جلنے لگا اور بڑا ہاہاکار ہوا تب بھولا ناتھ نے چلے ادھر چلے راکشسوں اور بھوت پریتوں کو جلا ہوا کر ٹھنڈا کیا۔ اور خود غصہ میں آ کر نارائن بان چلانے کیلئے لیا۔ پھر من ہی من میں کچھ سوچ کر نہیں چلایا۔ رکھ دیا۔ پھر تو شری کرشن جی نے سُستی کا بان چلا کر سب کو بیہوش کر کے راکشش فوج اس طرح کاٹنے لگے۔ جیسے کسان کھیتی کاٹتا ہے۔ یہ حال دیکھ مہادیو جی نے اپنے دل میں سوچ کر کہا کہ اب قیامت کئے بغیر نہیں بنتی۔ تیوں ہی سکند مار پر چڑھ آیا۔ اور تر کش ہو اس نے شری کرشن جی کی فوج پر بان چلایا۔

تبھی ہری سے پردمن اُچرے　　　مور چڑھیو اُوپر تے لرے

آگیا دیہو یُدھ اتی کریں　　　ماروں اب ہی بھومی گر پرے

اتنی بات کے سنتے ہی پربھو نے حکم دیا۔ پردمن جی نے ایک بان مارا۔ وہ مار کو لگا۔ تب سکند نیچے گرا۔ سکند کے گرتے ہی بانا سُر جھنجھلا کر پانچ سو دھنش چڑھا کر ایک ایک دھنش پر دو دو بان رکھ کر لگا بارش سی برسانے۔ اور شری کرشن چندر جی بھی بیچ ہی میں لگے کاٹنے (دیکھو شکل ۱۷۱) اسوقت مہاراج! اِدھر اُدھر ڈھول بجتے تھے۔ زخموں سے خون کی پچکاریاں سی چلتی تھیں۔ جہاں تہاں خُون لال گُلال سا نظر آتا تھا۔ بیچ بیچ میں بھوت پریت پشاچ جو طرح طرح کے ڈراؤنے رُوپ بنائے پھرتے تھے سو بھگت سی کھیل رہے تھے۔ اور خون کی ندی بہہ نکلی تھی۔ لڑائی کیا دونوں طرف ہولی سی ہو رہی تھی۔ لڑتے لڑتے کافی دیر بعد شری کرشنچندر جی نے ایک بان ایسا مارا کہ اُس کے رتھ کا سارتھی اُڑ گیا۔ اور گھوڑے بھڑکے۔ آخر رتھوان کے مرتے ہی بانا سُر بھی رتھ چھوڑ بھاگا۔ شری کرشن جی نے اُس کا پیچھا کیا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بانا سُر کے بھاگنے کا سماچار پائے اس کی ماں جس کا نام کوٹرا تھا وہ اسی وقت بھیانک شکل بنا ننگی آ کر شری کرشن کے سامنے کھڑی ہوئی اور لگی پکارنے۔

دیکھتا ہی پربھو مُوندے نین　　　بیٹھ دئی تاکے سُن بین

تو لو بانا سُر بچ گیو — پرا پنو دل جو رہت گیو

مہاراج! جب تک باناسُر ایک اکشوہنی سینا سجا کر وہاں آیا۔ تب تک کوٹرا شری کرشن جی کے آگے سے نہ ہٹی۔ پیٹھ کی فوج دیکھ اپنے گھر گئی۔ پھر باناسُر نے آکر گھور سنگرام کیا۔ مگر پربھو کے سامنے نہ رُکا۔ پھر بھاگ کر شری مہادیو جی کے پاس گیا۔ باناسُر کو خوفزدہ دیکھ شو جی نے بہت غصہ میں بڑے بھاری بخار کو بُلا کر شری کرشن چندر جی کی فوج پہ چلایا۔ یہ مہابلوان تیجسوی جس کا تیج سورج کے سمان تین سر ۹ پاؤں ۶ ہاتھ والا تر لوچن بھیانک شکل شری ہری کے دل کو لگا۔ اس تیج سے یدوونشی جلنے لگے۔ اور لگے تھر تھر کانپنے۔ آخر بہت دُکھ پائے گھبرائے یادوؤں نے شری ہری سے کہا۔ مہاراج! شو جی کے بخار نے جاکر ساری فوج کو جلا مارا۔ اب اسکے داؤ سے بچایئے۔ نہیں تو ایک بھی یادو زندہ نہ بچے گا۔ مہاراج! اتنی بات سُن اور سب کو گھبرائے ہوئے دیکھ ہری نے ٹھنڈا بخار چلایا۔ یہ بخار مہادیو جی پہ دھایا۔ اسے دیکھتے ہی وہ ڈر کر بھاگا اور چل کر شو جی کے پاس آیا۔

تب جُور مہادیو جی سے کہے — راکھو شرن کرشن جُور دہے

یہ وچن سُن مہادیو جی بولے کہ شری کرشن چندر جی کے بخار کو تربھون میں ایسا کوئی نہیں جو شری کرشن جی کے بغیر اُسے کوئی دوسرا ہر سکے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ تو بھگت ہتکاری شری مُراری کے پاس جا۔ شو جی کی بات سُن وہ بخار شری ہری آنندکند جی کے سامنے جاکر اتی ونتی کر ہاتھ جوڑ گڑگڑا کر بولا۔ ہے کرپا سندھو پتت پاون! دین دیال! میرا قصور معاف کیجے۔ اپنے بخار سے مجھے بچا لیجے۔

پربھو تم برہما دِک ایش — تمہاری شکتی اگم جگدیش
تم ہی آج کرو سرشٹی سنہاری — سب مایا جگ کرشن تمہاری
کرپا آپ کی یہ میں بوجھوں — گیان بھئے جگ کرتا سوجھوں

اتنی استوتی سنتے ہی شری دیالو ہو بولے۔ کہ تو میری شرن آیا۔ اسلئے بچا ورنہ زندہ نہ بچتا۔ ہم نے تیرا اب قصور معاف کیا۔ مگر پھر میرے بھگت اور داسوں کو مت تنگ کرنا۔ تجھے میری قسم ہے۔ بخار بولا۔ کرپا سندھو! جو اس گفتگو کو سنے گا اُسے ٹھنڈا بخار اکیانترا اور بخاری کبھی نہ ہوگی۔ پھر شری ہری بولے۔ تو اب مہادیو کے پاس جا یہاں مت رہ۔ ورنہ میرا بخار تجھے دُکھ دیگا۔ حکم پاتے ہی رخصت ہو ڈنڈوت کر وشم بخار شو جی کے پاس گیا۔ اور بخار کی سب تکلیف دُور ہو گئی۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

یہ سنواد سُنے جو کوئے — جُور کو ڈر تا کو نہیں ہوئے

پھر باناسُر بہت غصہ میں آ سب ہاتھوں میں دھنش بان لے لے پہ پیٹھ کے سامنے ہو کر للکار کر بولا:-

تم تے یدھ کیو میں بھاری — تیہوں سادھ نہ پُجی ہماری

جب یہ کہہ کر سب ہاتھوں سے لگا بان چلانے تب بھگت ہتکاری شری ہری نے سدرشن چکر سے اسکے چار ہاتھ چھوڑ سب ہاتھ کاٹ ڈالے۔ ایسے کہ جیسے کوئی اتنے کہتے درخت کی ڈال کاٹ ڈالے۔ ہاتھوں کے کٹتے ہی

باناسُر زمین پر گرا۔ زخموں سے خون کی ندی بہہ نکلی۔ جس میں ہاتھ مگرمچھ سی جان پڑتی تھیں کٹے ہوئے ہاتھیوں کے سر گھڑیال سے اُچھلتے جاتے تھے۔ بیچ بیچ میں رتھ بڑے تواڑے بہے چلے جاتے تھے۔ اور اِدھر اُدھر میدانِ جنگ میں گدھ چیلیں، کُتے وغیرہ چرند پرند لاشیں کھینچ کھینچ آپس میں لڑ لڑ جھگڑ جھگڑ پھاڑ پھاڑ کھاتے تھے۔ کوّے مردوں سے آنکھیں نکال کر اُڑ جاتے تھے۔ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج!



رن بھومی کی یہ حالت دیکھ باناسُر اُداس ہو کر پچھتانے لگا۔ آخر نااُمید ہو شو جی کے پاس گیا۔

کہتے شو من ماہی وچاری
اب ہری کی بچے سو ہاری

اتنا کہہ شری مہادیو جی باناسُر کو ساتھ لے وید پڑھتے وہاں آئے کہ جہاں رن بھومی میں شری کرشن چندر کھڑے تھے۔ وہاں باناسُر کو پاؤں پر ڈال شو جی ہاتھ جوڑ بولے مہاراج! ہے شرناگت وتسل۔ اب یہ باناسُر آپ کی شرن آیا۔ اس پہ نظرِ کرم کیجے۔ اور اس کا قصور من میں نہ لیجیے۔ تم تو بار بار اوتار لیتے ہو بھومی کا بھار اُتارنے کو۔ دشٹوں کو مار سنسار کے تارنے کو دیکھو شکل ۱۱۹ تم کو پربھو الکھ۔ ابھید۔ اننت۔ بھگتوں کیلئے سنسار میں ظاہر ہوتے ہو بھگونت۔ نہیں تو سدا رہتے ہو وراٹ سروپ۔ جس کا ہے یہ روپ۔

ایسے روپ سدا انو سرو
کا ہو پے نہیں جانے بھید

اور یہ سنسار دُکھ کا سمندر ہے۔ اس میں چنتا اور موہ رُوپی جل بھرا ہے۔ پر بھو بغیر نام کی ناؤ کے سہارے کوئی اس بڑے مشکل سے پار نہیں جا سکتا۔ اور یوں تو بہت سے ڈوبتے اُچھلتے ہیں۔ جو آدمی منشیہ تن پا کر تمہاری یاد اور بھجن نہ کریگا۔ وہ بھولے گا دھرم اور بڑھاویگا پاپ۔ جس نے دنیا میں آکر تمہارا نام نہ لیا۔ اس نے امرت چھوڑ زہر پیا۔

جس کے ہردے یہ بسو تم آئے
بھگتی مکتی تنہی لے گنلے

اتنا کہہ پھر مہادیو جی بولے کہ کرپاسندھو! دین بندھو! تمہاری مہما اپار ہے کس کی اتنی مجال ہے کہ جو اُسے سمجھ لے۔ اور تمہارے چرنوں کو جانے۔ اب مجھ پر کرپا کرکے اس باناسُر کے قصور کو معاف کیجئے۔ اور اسے اپنی بھگتی دیجیے یہ بھی تمہاری بھگتی کا حقدار ہے۔ کیونکہ یہ بھگت پرہلاد کے خاندان میں سے ہے۔ شری ہری جی بولے کہ شو جی! ہم اور تم میں کوئی فرق نہیں اور جو فرق سمجھے گا وہ نرک (دوزخ) میں پڑے گا۔ اور کبھی نہ پاویگا پار جس نے آپکو دھیان لگا کر آخری وقت مجھے پایا۔ جس نے صاف دل سے آپکا نام لیا۔ اسی کو میں نے چتر بھج کیا۔ جسے آپنے وردان دیا اور دو گے اس کا ساتھ میں نے دیا اور دونگا۔ مہاراج! اتنا وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی شو جی ڈنڈوت کرو داہو

اپنی فوج لے کیلاش کو گئے اور شری کرشن چند وہاں ہی کھڑے رہے۔ تب بانا سُر ہاتھ جوڑ سر نِوائے ونتی کر بولا کہ دِینا ناتھ جس طرح رحم کر کے آپ نے مجھے تارا ویسے ہی چل کر اب داس کا گھر پوِتر کیجیے۔ انیرودھ جی اور اُوشا کو اپنے ساتھ لیجیے۔ اس بات کے سنتے ہی شری بِہاری بھگت ہتکاری پردُمن جی کو ساتھ لے بانا سُر کے گھر پدھارے۔ مہاراج! اس وقت بانا سُر بہت خوش ہو کر بہو کو بڑی عزت کے ساتھ لے گیا۔

چرن دھوئے چرنودک لیو ۔ آچمن کر ماتھے پر دیو

پھر کہنے لگا جو چرنودک سب کو ملنا مشکل ہے۔ سو میں نے ہری کی کرپا سے پایا۔ اور جنم جنم کا پاپ گنوایا۔ یہ چرنودک تربھون کو پوِتر کرتا ہے۔ اسی کا نام گنگا ہے۔ اسے برہما نے کمنڈل میں بھرا۔ شو جی نے سر پر دھرا۔ پھر رشی منیوں نے مانا اور بھاگیرتھ نے تینوں دیوتاؤں کی تپسیا کر دنیا میں آنا۔ تب سے اس کا نام بھاگیرتھی ہوا۔ یہ پاپ گندگی ہرنی۔ پاک کرنی۔ سادھو سنتوں کو سکھ دینی۔ بیکنٹھ کی سیڑھی دھیرجی ہے۔ اور جو اس میں نہایا' اس نے جنم جنم کا پاپ گنوایا۔ جس نے گنگا جل پیا۔ اس نے بیشک پرم پد لیا۔ اتنا کہہ بانا سُر انیرودھ جی اور اُوشا کو لے آیا اور پربھو کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولا۔

کشمیئے دوش بھا ڈی بھئی ۔ یہ میں اُوشا داسی دئی

یُوں کہہ وید کی ریت سے بانا سُر نے کنیادان کیا۔ اور اسکے جہیز میں بہت کچھ دیا۔ جس کا کچھ اندازہ نہیں۔ اتنی کتھا کہہ شری شُکدیو جی بولے کہ مہاراج! شادی کے ہوتے ہی شری ہری بانا سُر کو آشا بھروسہ دے راج گدی پر بٹھلائے بیٹے بہو کو ساتھ لے رخصت ہو باجے بجائے سب یادوؤں سمیت دوارکا پوری کو پدھارے۔ انکے آنے کا سماچار پائے سب دوارکا داسی نگر کے باہر جائے پربھو کو باجے گاجے سے لوا لائے۔ اس وقت پُور داسی ہاٹ باٹ چوبارہ سے منگل گیت گا بجا کر منگلاچار کرتے تھے۔ اور راج محل میں رکمنی جی و سب سُندری بدھائی گاتی تھیں' اور دیوتا اپنے اپنے وِمانوں پر بیٹھ آسمان سے پھول برسا کر جے جے کار کرتے تھے۔ اور گھر باہر سارے نگر میں ہیٹھ آنند ہو رہا تھا۔ کہ اس وقت بلرام سکھ دھام اور شری ہری آنند کند سب یادوؤں کو رخصت کر انیرودھ اُوشا کو ساتھ لے راج محل میں جا براجے۔

آنی اُوشا گیہہ سبھاری ۔ ہرشیں دیکھ کرشن کی ناری
دیہی آشیش ساس اُر لاوے ۔ نرکھ ہرشیں بھوشن پہرادیں

ادھیائے ۔۔۔ ۶۵

نرگو پکھیان

شری شُکدیو جی بولے کہ مہاراج! اکشاکو ونشی راجہ نرگ بڑا دانی۔ دھرماتما اور حوصلہ والا تھا۔ اس نے

بے شمار گئو دان کئے۔ گنگا کی ریت کے ذرے۔ بھادوں کی ارش کی بوندیں اور آکاش کے تارے گنے جا سکتے ہیں۔ مگر نرگ کے دان کی گائیں نہیں گنی جا سکتی۔ ایسا گیانی مہادانی راجہ جو تھوڑے ادھرم سے گرگٹ ہو اندھے کنوئیں میں رہا۔ اُسے شری کرشن چندر جی نے موکش (نجات) دی۔ اتنی کتھا سن شری شکدیو جی سے راجہ پریکشت نے پوچھا مہاراج! ایسا دھرماتما راجہ کس پاپ سے گرگٹ ہو کر اندھے کنوئیں میں رہا۔ اور شری کرشن چندر جی نے کیسے اُتارا۔ یہ کتھا تم مجھے سمجھا کر کہو۔ تاکہ میرے من کا شک جاتا رہے۔ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! آپ دھیان سے من لگا کر سنیئے۔ میں جیوں کی تیوں سب کتھا کہتا ہوں۔ راجہ نرگ تو روزانہ گئو دان کیا کرتے ہی تھے۔ بلکہ اُن کے علاوہ صبح ہی نہا دھو کر سندھیا پوجا پاٹھ کر ہزار سفید۔ بھوری۔ نیلی۔ کالی۔ پیلی گائیں منگا کر روپے کے کھر۔ سونے کے سینگ۔ تانبے کی پیٹھ سمیت پاٹمبر اُڑھا کے دان دیں اور اُن کے اوپر اناج۔ دکھن براہمنوں کو دیا۔ وہ لے اپنے گھر گئے۔ پھر راجہ اسی طرح گئو دان کرنے لگا۔ تو ایک گائے پہلے دن کی دان کی ہوئی انجانے سے آ ملی۔ وہ بھی راجہ نے ان گایوں کے ساتھ دان کر دی۔ براہمن لے اپنے گھر چلا۔ دوسرے براہمن نے اپنی گائے پہچان راستہ روکا اور کہا کہ یہ گائے میری ہے۔ وہ براہمن بولا کہ اسے میں ابھی راجہ کے گھر سے لئے چلا آتا ہوں۔ تیری کہاں سے ہوئی۔ مہاراج! وہ دونوں براہمن اسی طرح میری میری کرتے کرتے لڑتے جھگڑتے راجہ کے پاس گئے۔ راجہ نے دونوں کی بات سن ہاتھ جوڑ عرض کر کے کہا۔

کوؤ لاکھ روپیہ لیؤ۔ گئیا یہ کاہو کو دیؤ

اتنی بات کے سنتے ہی دونوں براہمن غصہ کر بولے۔ کہ مہاراج! جو گائے ہم نے دان میں لی ہے وہ تو ہم کروڑ روپے پانے سے بھی نہ دینگے۔ وہ تو ہمارے پران کے ساتھ ہے۔ مہاراج! پھر راجہ نے ان کے پاؤں پکڑ ہر طرح سے سمجھائے مگر اُن لالچی براہمنوں نے راجہ کا کہنا نہ مانا۔ آخر غصے میں آ اتنا کہہ کر دونوں براہمن گائے چھوڑ چلے گئے کہ مہاراج! جو گائے آپ نے سنکلپ کر ہمیں دی اور ہم نے سوستی بول بول ہاتھ پھیلا کر لی وہ گائے روپے لیکر نہیں دی جاتی۔ اچھا تمہارے یہاں رہی تو اچھا کچھ فکر کی بات نہیں۔ مہاراج! براہمنوں کے جاتے ہی راجہ نرگ پہلے تو سن ہی من بہت اُداس ہو کر کہنے لگا کہ یہ ادھرم مجھ سے ناسمجھی سے ہوا۔ یہ کیسے چھوٹیگا۔ پھر بہت دان پُنیہ کرنے لگا۔ کا کی دنوں کے بعد راجہ نرگ کو یم کے گن دھرمراج کے پاس لے گئے۔ دھرمراج راجہ کو دیکھتے ہی سنگھاسن سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر بھاؤ بھگتی کر آسن پہ بٹھائے بڑے پریم سے بولا۔ مہاراج! تمہارا پُنیہ ہے بہت اور پاپ ہے تھوڑا۔ کہو پہلے کیا بھگتوگے؟۔

سن نرگ کہے جوڑ کر ہاتھ ۔۔۔ میرو دھرم نہ جاناتھ
پہلے ہوں بھگتوں کو پاپ ۔۔۔ تن دھر کے سہی ہوں سنتاپ

اتنی بات کے سنتے ہی دھرمراج نے راجہ نرگ سے کہا کہ مہاراج! تم نے انجانے میں جو دان کی ہوئی گئو دوبارہ دان کی۔ اسی پاپ سے آپ کو گرگٹ بنکر گومتی کنارے اندھے کنوئیں میں رہنا ہوگا۔ جب دواپر کے آخیر میں شری کرشن چندر جی اوتار لیں گے تب تمہیں وہ موکش دینگے۔ مہاراج! اتنا کہہ دھرمراج چُپ رہا۔ اور راجہ نرگ

اُسی وقت گرگٹ ہو اندھے کنوئیں میں جا گرا۔ اور جیو ہتکشن کر وہاں رہنے لگا۔ پھر کئی ایک یگ (صدیاں) بیتے۔ دواپر کے آخیر میں شری کرشن چندر جی نے اوتار لیا۔ اور بھج لیلا کر جب دوارکا کو گئے اور ان کے بیٹے پوتے ہوئے تب بہت دنوں بعد شری کرشن جی کے بہت سے بیٹے پوتے مل کر شکار کو گئے اور جنگل میں شکار کھیلتے کھیلتے انہیں پیاس لگی۔ تب وہ جنگل میں پانی ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسی اندھے کنوئیں پر گئے۔ جہاں راجہ نرگ گرگٹ کا جنم لے رہا تھا۔ کنوئیں میں جھانکتے ہی ایک نے پکار کر سب کو کہا۔ اے بھائی اس کنوئیں میں دیکھو۔ کتنا بڑا ایک گرگٹ ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی سب دوڑ آئے اور کنوئیں کے پنگھٹ پر کھڑے ہو کر لگے پگڑی باندھ لٹکانے اُسے نکالنے اور آپس میں یوں کہنے لگے، کہ بھائی! اسے کنوئیں سے باہر نکالے بغیر ہم یہاں سے نہ جائیں گے۔ مہاراج! جب وہ پگڑی کی رسی سے نہ نکلا تب انہوں نے گاؤں سے سنسوت۔ مونج۔ چمڑے کی موٹی موٹی بھاری بھاری برتیں منگوائیں، اور کنوئیں میں پھانس گرگٹ کو باندھ زور سے کھینچنے لگے۔ مگر وہ وہاں سے ہلا بھی نہیں۔ تب کسی نے دوارکا میں جائے شری ہری سے کہا۔ مہاراج! جنگل میں اندھے کنوئیں کے اندر ایک بڑا بھاری موٹا گرگٹ ہے۔ اُسے کنور نکالتے نکالتے ہار گئے مگر وہ نہیں نکلا۔ اتنی بات کے سنتے ہی ہری اُٹھ دھائے اور چلتے چلتے وہاں آئے جہاں سب لڑکے گرگٹ کو نکال رہے تھے۔ پربھو کو دیکھتے ہی سب لڑکے بولے کہ پتا جی! دیکھو یہ کتنا بڑا گرگٹ ہے۔ ہم بڑی دیر سے نکال رہے ہیں مگر یہ نکلتا ہی نہیں۔ مہاراج! اس بات کو سن شری کرشن جی نے کنوئیں میں اُتر کر جیونہی اُسکے جسم کو اپنا پاؤں لگایا۔ تو وہ جسم چھوڑ بہت خوبصورت انسان بن گیا۔ (دیکھو شکل ۱۲۰)



بھوپتی رُوپ رہیو گہی پائے
ہاتھ جوڑ بولے شرنائے

کرپا سندھو! آپنے بڑی کرپا کی۔ جو اس تکلیف میں آکر میری ہوش سنبھالی۔ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! جب وہ انسان جگر پر بھو سے اس طرح کی باتیں کرنے لگا۔ تب یادووں کے بچے اور ہری کے بیٹے پوتے حیران ہو کر شری کرشن جی سے پوچھنے لگے۔ کہ مہاراج! یہ کون ہے۔ اور کس پاپ سے گرگٹ ہو کر یہاں رہتا تھا۔ سو مہربانی کر کے کہو۔ تاکہ ہمارے من کا شک جائے۔ اس وقت پربھو نے خود تو کچھ نہ کہا۔ راجہ سے بولے :۔

اپنا بھید کہو سمجھائے
جیسے سبھی سنیں من لائے
کہو آپ کہاں تے آئے
کون پاپ یہ کایا پائے
کن کے نرپ کہے جوڑ کے ہاتھ
تم سب جانت ہو یدو ناتھ

پھر بھی جو آپ پوچھتے ہو تو میں کہتا ہوں۔ میرا نام ہے راجہ نرگ۔ میں نے بے شمار گائیں براہمنوں کو تمہارے نام پر دان دیں۔ ایک دن کی بات ہے کہ میں نے بہت سی گائیں سنکلپ کر براہمنوں کو دیں دوسرے دن ان گایوں میں سے ایک گائے واپس آ گئی۔ سو میں نے انجانے دوسرے دن دوبارہ اس گائے کو براہمن کو دان کر دیا۔ جب وہ لے کر نکلا تو پہلے براہمن نے اپنی گائے پہچان اس سے کہا۔ یہ گائے میری ہے۔ مجھے کل راجہ کے یہاں سے ملی ہے۔ تو کیوں لئے جاتا ہے۔ وہ بولا میں ابھی راجہ کے یہاں سے لئے چلا آتا ہوں۔ کیسے ہوئی۔ مہاراج! وہ دونوں براہمن اسی بات پر جھگڑتے جھگڑتے میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں سمجھایا اور کہا کہ ایک گائے کے بدلے مجھ سے لاکھ گائیں لو۔ اور تم سے ایک چھوڑ دو۔ مہاراج! دونوں نے ضد کی اور میری بات نہ مانی۔ آخر گئو چھوڑ کر غصے میں دونوں کے دونوں چلے گئے۔ میں پچھتائے من مار بیٹھ رہا۔ آخری وقت یم کے دوت مجھے دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے مجھ سے پوچھا کہ راجہ تیرا دھرم ہے بہت۔ پاپ ہے تھوڑا۔ کہو پہلے کیا بھگتو گے۔ میں نے کہا پاپ۔ اس بات کے سنتے ہی مہاراج دھرم راج بولے کہ راجہ تو نے براہمن کو دان کی ہوئی گائے دوبارہ دان کی اس ادھرم سے تو گرگٹ بنکر زمین پر جا کر گومتی دریا کے کنارے جنگل کے بیچ اندھے کنوئیں میں رہ۔ جب دواپر کے آخر میں شری کرشن اوتار لے کر تیرے پاس آئینگے تب تیری مکتی ہوگی۔ مہاراج! تبھی سے میں گرگٹ روپ اس اندھے کنوئیں میں پڑا آپ کے چرن کملوں کا دھیان کرتا تھا۔ اب آ کر آپ نے مجھے مہا کشت سے اُبارا اور بھو ساگر سے پار اُترا۔ اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اتنا کہہ راجہ نرگ تو رخصت ہو دمان میں بیٹھے۔ بیکنٹھ کو گئے اور شری کرشن چندر جی سب بال گئو پال کو سمجھا کر کہنے لگے کہ:۔

دِپر روش جن کو دُکہ لیو ۔۔۔ ہمت کو دانش دِپر کو ہرو
مَن سنکلپ کیو جن راکھو ۔۔۔ ستیہ دِچن دِپر سوں بھاکھو
دِپر ہی دیو پھر جو لے ہیں ۔۔۔ تا کو ڈنڈ اِتوں یم دے ہیں
دِپرن کے سیوک ہو رہیو ۔۔۔ سب اپرادھ دِپر کے سہیو
دِپر ہی مانیں سو موہی مانیں ۔۔۔ دِپرن اور موہی بھِن نہ جانیں

جو مجھ میں اور براہمن میں فرق سمجھے گا وہ نرگ میں پڑے گا، اور جو دِپر کو مانے گا وہ مجھے پاویگا۔ اور بے خوف پرم دھام میں جاویگا۔ مہاراج! یہ بات کہہ شری کرشن جی سب کو وہاں سے لے دوارکا پوری پدھارے۔

ادھیائے ــــــ ۶۶

بلرام برندابن گمن (جانا)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایکدفعہ شری کرشن چندر آنند کند اور بلرام سکھ دھام سنی والے مندر میں بیٹھے تھے۔

کہ بلدیو جی نے پربھو سے کہا۔ بھائی جب برندابن میں کنس نے بلا بھیجا تھا اور ہم متھرا کو چلے گئے تھے۔ تب گوپیوں' اور یشودھا سے ہم نے اور تم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم جلد ہی آ ملیں گے۔ وہاں نہ جا کر ہم دوارکا میں آ بسے۔ وہ ہمارا انتظار کرتے ہونگے۔ جو آپ اجازت دیں تو ہم جنم بھومی دیکھ آویں۔ اور ان کی تسلی کرا دیں۔ پربھو بولے کہ اچھا۔ اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی سب سے رخصت ہو کر ہل موسل لے رتھ پر چڑھ کر چلے۔ مہاراج! بلرام جی جس گاؤں نگر میں جاتے تھے۔ وہاں کے راجہ آگے بڑھ بڑی عزت سے انہیں لے جاتے تھے۔ اور یہ ایک ایک کی تسلی کرتے جاتے تھے۔ کاتی دنوں میں چلتے چلتے بلرام جی اونتا کا پوری پہنچے۔

دن دس وہاں رہے بلرام ـ ودیا گورو کو کیو پرنام

پھر گورو سے اجازت لے کر بلدیو جی چلتے چلتے گوکل میں پدھارے۔ تو دیکھتے کیا ہیں۔ کہ جنگل میں چاروں طرف گائیں منہ بائے بغیر گھاس پھوس کھائے شری کرشنچندر جی کی یاد کئے بانسری کی تان میں دھیان دیئے رمبھاتی ہانپتی پھرتی ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے گوال بال بھی یش گاتے پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں۔ اور جہاں تہاں نگر کے نواسی پربھو کا چرتر اور لیلا کی باتیں کر رہے ہیں۔ مہاراج! جنم بھومی میں جا کر برج واسیوں اور گائیوں کی یہ حالت دیکھ کر بلرام جی آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ پھر رتھ کا جھنڈا دیکھ شری کرشن چندر اور بلرام جی کو آیا ہوا جان سب گوال بال دوڑ آئے۔ پربھو آتے ہی رتھ سے اتر گئے ایک ایک کے گلے لگ بڑے پریم سے راضی خوشی پوچھنے۔ اسی دوران میں کسی نے جا کر نند یشودھا سے جا کہا کہ بلدیو جی آئے ہیں۔ یہ سماچار پاتے ہی نند یشودھا اور بڑے بڑے گوپ اور گوال اٹھ دھائے۔ انہیں دور سے آتے دیکھ بلرام جی دوڑ کر نند رائے کے پاؤں پر جا گرے۔ تب نند جی نے بڑے پریم سے آنکھوں میں آنسو بھر کر بلرام جی کو کنٹھ سے لگایا اور جدائی کا دکھ گنوایا۔ پھر پربھو نے

کہے چرن یشومتی کے جائے ـ ان ہت کر ار لئے لگائے

سنچ بھر بھینٹ کنٹھ گہے رہی ـ لوچن تے جل سریتا بہی

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! ایسے مل جل کر نند رائے جی بلرام جی کو گھر میں لیجا کر خیریت پوچھنے لگے۔ کہ کہو اگر سین۔ وسدیو اور شری کرشنچندر آنند سے تو ہیں۔ ہماری بھی یاد کرتے ہیں؟ بلرام جی بولے۔ آپ کی دعا سے سب آنند منگل ہیں۔ اور ہمیشہ آپ کا گن گاتے رہتے ہیں۔ اتنی بات سن کر نند رائے چپ رہے۔ پھر یشودھا رانی شری کرشن جی کی یاد کر آنکھوں میں آنسو بھر بے چین ہو کر بولیں کہ بلدیو جی! ہمارے پیارے آنکھوں کے تارے شری کرشن جی اچھے تو ہیں؟ بلرام جی نے کہا۔ بہت اچھے ہیں۔ پھر نند رانی کہنے لگیں۔ بلدیو۔ جب سے ہری یہاں سے گئے ہیں، تب سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہو رہا ہے۔ ہم آٹھوں پہر ان ہی کا دھیان کئے رہتی ہیں۔ اور وہ ہماری یاد بھلائے دوارکا پوری میں جا بسے۔ اور دیکھو۔ بہن دیوکی روہنی ہماری محبت چھوڑ کر وہاں ہی بیٹھی رہیں:۔

متھرا تے گوکل ڈھنگ جائیو ـ بسی دور تب ہی مان مانیو

پھیٹت ملن نہ آوت ہری ـ پھر نہ ملے ایسی انت کری

مہاراج! اتنا کہہ کر جب یشودھا رانی بہت دکھی ہو کر رونے لگیں تب بلرام جی نے سمجھا کر بہت آشا بھروسہ دے ان کو دھیرج بندھایا۔ پھر کھانا کھا کر پان کھا کر گھر سے باہر نکلے تو دیکھتے ہیں کہ سب برج کی عورتیں گھر بار کی ہوش بھولے پریم میں بھولی ہوئی۔ جوانی میں مدہوش ہری گن گاتی جدائی میں بے چین جہاں تہاں چلی جاتی ہیں۔

مہاراج! بلرام جی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر سب دوڑی آئیں۔ اور ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ چاروں طرف کھڑی ہو لگیں پوچھنے اور کہنے کہ کہو بلرام سکھ دھام۔ اب کہاں رہتے ہیں۔ اور ہمارے پران سندر شیام۔ کبھی ہماری یاد کرتے ہیں ہماری۔ یا راج پاٹ پا کر پچھلی محبت سب بسار دی۔ (بھلا دی)۔ جب سے ہری یہاں سے گئے ہیں۔ تب سے ایک دفعہ اودھو کے ہاتھ یوگ کا سندیشہ کہہ بھیجا تھا پھر کسی کی سدھ نہ لی۔ اب جا کر سمندر میں بسے تو کس لئے کسی کی سدھ لینگے۔ اتنی بات کے سنتے ہی ایک گوپی بول اٹھی۔ کہ سکھی! ہری کی پرتیت کا کون کرے پرکھان کا تو دیکھا سب سے یہی لیکھا۔

ماتا پتا کو جن دئی بیٹھ   یہ کما ہو کو ناہی نہ ایٹھ
رادھا بن رہتے نہیں گھری   سو وے ہے بہ سانے پری

پھر ہم تم نے گھر بار چھوڑ۔ خاندان کی عزت کا خیال نہ کر۔ سدھ بدھ بھول ہری سے نیہہ لگایا تو کیا پھل پایا۔ آخر محبت کی کشتی میں چڑھا کر جدائی کے سمندر میں چھوڑ گئے۔ اب سنتی ہیں کہ دوارکا میں جا کر پربھو نے بہت بیاہ کئے اور جو سولہ ہزار ایک سو کنیا بھوما سُر نے گھیر رکھی تھیں۔ انہیں بھی کرشن نے لا کر بیاہا۔ اب ان سے بھی بیٹے پوتے رشتہ دار ہوئے۔ انہیں چھوڑ یہاں کیوں آوینگے۔ یہ بات سن ایک اور گوپی بولی! کہ سکھی! تم ہری کی باتوں کا کچھ پچھتاوا ہی مت کرو۔ کیونکہ ان کے سب گُن اودھو جی نے آپ ہی بتائے تھے۔ اتنا کہہ پھر بولی کہ سکھی! میری بات مانو تو ایسا

ہلدر جی کے پہ سوں پائے   رہی ہیں ان ہی کے گن گائے
یہ ہیں گور شیام نہیں گات   کہی ہیں نہیں کپٹ کی بات
پتی شنکرشن اُتم دیو   تمہرے ہیتو گون ہم کیو
آون ہم تم سوں کہہ گئے   تاتے کرشن پیٹے بھج دئے
رہی دو ماس کرینگے راس   پنجا دینگے سب تمہاری آس

مہاراج! بلرام جی نے اتنا کہہ سب برج ناریوں کو اجازت دی کہ آج مدھو ماس کی رات ہے۔ تم شنگار کر بن میں آؤ۔ تمہارے ساتھ راس کرینگے۔ یہ کہہ بلرام جی شام کے وقت ہی جنگل میں گئے۔ ان کے پیچھے سب برج کی حسینہ بھی ستھرے کپڑے زیورات پہن ہر طرح سے شنگار کر بلدیو جی کے پاس پہنچیں۔

ٹھاڈی بھئی سبھی سرنائے   ہلدر جی درنی نہیں جائے
کنک ورن نیلا سبر دھارے   ششی مکھ کمل نین من ہارے

کنڈل ایک شرون چھبی چھاجے — منو بھانو ششی سنگ وراجے
ایک شرون ہری پش رس پان — دُوجو کنڈل دھرت نہ کان
انگ انگ پرتی بھوشن گھینے — تن کی شوبھا کہت نہ بنے
یوں کہہ پاین پریں سُندری — لیلا راس کرہو رس بھری

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی نے "ہوں" کیا۔ ہنکار کرتے ہی راس کی سب چیزیں آموجود ہوئیں۔ تب تو سب گوپیاں سوچ فکر چھوڑ پریم سے گانے بجانے کی سب چیزیں لے لے کر لگیں بجانے گانے اور پربھو کو رجھانے۔ اُن کا بجانا گانا ناچنا سُن دیکھ مگن ہو بلدیو جی سب کے ساتھ مل گانے ناچنے اور کئی طرح کے کھیل کر کے سُکھ دینے لینے لگے۔ اس وقت دیوتا۔ گندھرو۔ یکش۔ کنّر اپنی اپنی عورتوں سمیت آ آ کر ومانوں پر بیٹھے بیٹھے پربھو گُن گا گا کر آسمان سے پھول برساتے تھے۔ چندرما لا تارا منڈل سمیت راس منڈلی سُکھ دیکھ دیکھ کرنوں سے امرت برساتا تھا۔ اور ہوا بھی تھم رہی تھی۔ اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اسی طرح بلرام جی نے برج میں رہ کر چیت بیساکھ دو مہینے رات کو تو برج حسینہ کے ساتھ راس ولاس کیا اور دن کو ہری کتھا سُنا کر نند یشودھا کو سُکھ دیا۔ اسی میں ایک دن رات کیوقت راس کرتے کرتے بلرام جی نے جو

ندی تیر کر کے وشرام — بولے تہاں کوپ کے رام
یمنا تو اِت ہی بہی آوے — سہس دھار کر موہی انہاوے
جو نہ مانیو کہا ہمارو — کھنڈ کھنڈ جل کروں تہارو
گوپی کہیں سُنو برج ناتھ — ہم ہوں کو لے چلیو ساتھ

مہاراج! جب بلرام جی کی باتیں گھمنڈ سے سُن نا سُنی کر دیں تب تو انہوں نے غصہ میں آ اسے ہل سے کھینچ لی اور اشنان کیا۔ اسی دن سے وہاں جمنا اب تک ٹیڑھی ہے۔ پھر نہا کر تھکاوٹ دُور کر کے بلرام جی سب گوپیوں کو سُکھ دے سُکھ لے چلے اور نگر میں آئے۔ وہاں

گوپی کہیں سُنو برج ناتھ — ہم ہوں کو لے چلیو ساتھ

یہ بات سُن بلرام جی گوپیوں کو دھیرج دلاسا دے دھیرج بندھائے رخصت ہو کر دوارکا کو چلے۔ اور کتنے ہی دنوں میں جا پہنچے۔

ادھیائے — ٦٧

پونڈرک ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج کاشی پوری میں ایک پونڈرک نام کا راجہ رہتا تھا۔ وہ مہا بلی اور پرتاپی تھا اس نے وشنو کا روپ دھرا اور سب کا من ہر لیا۔ ہمیشہ پیت وسن بیجنتی مال مکت مالا منی مالا پہنے رہے۔ اور شنکھ

گدا پدم لئے دو ہاتھ کاٹھ کے ایک گھوڑے پر لکڑی کا ہی گرڑ رکھے اس پر چڑھا پھرتا تھا۔ وہ واسدیو پونڈرک کہلاوے۔ اور سب اپنے آپ کو پجاوے۔ جو راجہ اس کا حکم نہ مانے، اس پر چڑھ جاوے۔ پھر مار اُجاڑ اُسے اپنے قابو میں رکھے





اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ راجہ! اس کا ایسا چال چلن دیکھ سُن دیش دیش۔ نگر نگر۔ گھر گھر میں لوگ باتیں کرنے لگے کہ وسدیو تو برج بھومی کے بیچ یدو کل میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ دوارکا پوری میں رہتے ہیں۔ اب یہ کاشی میں ہوا ہے۔ سو ہم دونوں میں سے کسے سچ جانیں اور مانیں۔ مہاراج! دیش میں یہ چرچا ہو رہی تھی کہ کچھ خبر پا کر واسدیو پونڈرک اپنی سبھا میں آ کر بولا:۔

کو ہے کرشن دوارکا رہے   واکو واسدیو جگ کہے
بھگت ہیتو بھو ہوں اوترو   میرو بھیس تہاں تن دھریو

اتنی بات کہہ کر ایک دُوت بلا کر اس نے اونچ نیچ کی سب باتیں سمجھا کر دوارکا پوری میں شری کرشن چندر جی کے پاس بھیج دیا۔ کہ یا تو جو میرا بھیس بنائے پھرتے ہو چھوڑ دو۔ ورنہ لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ حکم ملتے ہی دُوت رخصت ہو کاشی سے چل کر دوارکا پوری میں پہنچا۔ اور شری کرشن جی کی سبھا میں جا موجود ہوا۔ پربھو نے اس سے پوچھا تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ وہ بولا۔ میں واسدیو پونڈرک کا دُوت ہوں۔ کاشی پوری سے مالک کا بھیجا ہوا کچھ پیغام سنانے کیلئے یہاں آیا ہوں۔ سو کہتا ہوں۔ پربھو بولے۔ کہو۔ یہ وچن نکلتے ہی دُوت کھڑا ہو ہاتھ جوڑ کہنے لگا کہ مہاراج! واسدیو پونڈرک نے کہا ہے کہ تربھون پتی جگت کا کرتا تو میں ہوں تو کون ہے؟۔ جو میرا بھیس بنا کر جرا سندھ کے ڈر سے بھاگ کر دوارکا میں جا بسا ہے۔ یا تو میرا بھیس چھوڑ کر آ کر جلد میری شرناگت ہو ورنہ سارے یدوونشیوں سمیت آ کر تجھے مارونگا۔ اور بھومی کا بھار اُتار اپنے بھگتوں کو پالونگا۔ میں ہی ہوں الکھ اگوچر نراکار۔ میرا جپ تپ یگیہ دان کرتے ہیں سُر نر

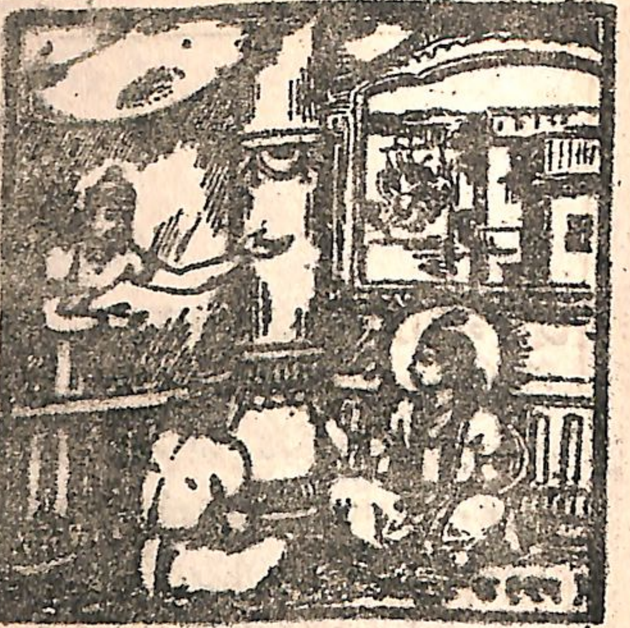
رشی بار بار۔ میں برہما ہوں جو دُنیا کو بناتا ہوں۔ وشنو بن کر پالتا ہوں۔ شو جی بن کر دنیا کا ناش کرتا ہوں۔ میں نے ہی مچھ کا روپ دھر کر وید ڈوبتے نکالے۔ کچھ روپ دھر کر پہاڑ دھارن کیا۔ باراہ بن زمین کو رکھ لیا۔ نرسنگھ اوتار سے ہرناکشیپ کو مارا۔ وامن اوتار سے کربلی کو چھلا۔ رام اوتار سے مہا دشٹ راون کو مارا۔ میرا یہی کام ہے کہ جب سب راکشش آکر میرے بھگتوں کو ستاتے ہیں۔ تب تب میں اوتار لیکر بھومی کا بھار اُتارتا ہوں۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! واسدیو پونڈرک کا دُوت تو اس طرح کی باتیں کرتا تھا اور شری کرشن چندر آنند کند رتن سنگھاسن پہ بیٹھے یادووں کی سبھا میں ہنس ہنس کر سنتے تھے۔ اسی دوران کوئی یدو ونشی بول اُٹھا۔

توہی کہا ہیم آیو لین — بھاشت تُو جو ایسے بین
ماریا کہا تو ہی ہم پیچ — آیو ہے کپٹی کے بیچ

جو تو دُوت نہ ہوتا تو بغیر مارے نہ چھوڑتے۔ دُوت کو مارنا ٹھیک نہیں۔ مہاراج! جب یدو ونشی نے یہ بات کہی۔ تب شری کرشن جی نے پاس بُلا کر اُس دُوت کو سمجھا بجھا کر کہا کہ تو جا کر اپنے واسدیو سے کہنا کہ شری کرشن نے کہا ہے کہ میں تیرا بانا چھوڑ شرن آتا ہوں۔ ہوشیار ہو رہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی دُوت ڈنڈوت کر کے رخصت ہوا اور شری کرشن چندر جی بھی اپنی فوج لے کاشی پور کو چلے۔ دُوت نے جا کر واسدیو پونڈرک سے کہا کہ مہاراج! میں نے دوارکا میں جا کر آپ کا بنایا ہو سندیشہ شری کرشن جی کو سنایا، انہوں نے سُن کر کہا کہ تو اپنے مالک سے جا کر کہنا کہ ہوشیار رہے میں اس کا بھیس چھوڑ شرن لینے آتا ہوں۔ مہاراج! دُوت یہ بات کہہ ہی رہا تھا کہ کسی نے آکر کہا۔ مہاراج! آپ بے فکر کیا بیٹھے ہو؟ شری کرشن جی اپنی فوج لے کر چڑھ آئے۔ اتنی بات کے سنتے ہی واسدیو پونڈرک اسی بھیس میں اپنی ساری فوج لیکر بھاگا اور چل کر شری کرشن چندر کے سامنے آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور بھی کاشی کا راجہ چڑھ دوڑا۔ دونوں طرف فوجیں کھڑی ہوئیں۔ باجے بجنے لگے۔ شور ویر راوت لڑنے لگے اور کائر بزدل میدان چھوڑ چھوڑ بھاگنے لگے۔ تب لڑائی کرتا کرتا مرنے کے قریب ہو کر واسدیو پونڈرک نے اس طرح شری کرشن چندر جی کے سامنے جا کر للکارا۔ اُسے وشنو بھیس میں دیکھ سب یدو ونشیوں نے شری کرشن جی سے پُوچھا کہ مہاراج! اسے اس بھیس میں کیسے مارو گے۔ پربھو نے کہا۔ دھوکے باز کو مارنا پاپ نہیں۔ اتنا کہہ ہری نے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ اُس نے جاتے ہی جو دونوں ہاتھ لکڑی کے تھے انہیں اُکھاڑ دیا۔ اسکے ساتھ گرڑ بھی ٹوٹا اور شرنگ بھی گرا۔ جب واسدیو پونڈرک نیچے گرا۔ تب سدرشن چکر نے اس کا سر کاٹ پھینکا۔

کنتھی نرپ پونڈرک تھیو — شیش چلائے کاشی میں پڑیو
جہاں ہتو تاکو رنواس — دیکھت شیش سندری تاس
دودیہ بول کہہ کھینچے بال — یہ گتی کہا بھئی کہہ تار
تم تو اجر امر ہے بھئے — کیسے پران کہاں ہیں گئے





مہاراج! رانیوں کا رونا سُن کر سُدکش نامی اس کا ایک بیٹا تھا۔ وہ وہاں آ کر اپنے باپ کا سر کٹا دیکھ کر بہت غصے میں کہنے لگا۔ کہ جس نے میرے باپ کو مارا ہے۔ اُس کو میں بغیر بدلہ لئے نہ چھوڑونگا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! واسدیو پونڈرک کو مار شری کرشن چندر جی تو اپنی سب فوج کے ساتھ دوارکا پوری گئے۔ اور اس کا بیٹا اپنے باپ کا بدلہ لینے کیلئے مہادیو جی کی بہت کٹھن تپسیا کرنے لگا۔ کئی دن بعد خوش ہو کر مہادیو جی بھولا ناتھ نے آ کر کہا کہ وردان مانگ۔ یہ بولا مہاراج! مجھے یہی وردان دیجے کہ شری کرشن سے میں اپنے پتا کا بدلہ لُوں۔ شو جی بولے اچھا اگر تو بدلہ ہی لینا چاہتا ہے تو ایک کام کر۔ وہ بولا کیا۔ شو جی نے کہا کہ اُلٹے وید منتروں سے یگیہ کر۔ ان سے ایک راکششی اگنی سے نکلے گی۔ اُس سے جو تُو کہے گا سو وہ کریگی۔ اتنا وچن شو جی کے منہ سے سُن مہاراج یہ جا کر براہمنوں کو بلا کر ویدی پرتل۔ گھی۔ چینی۔ لکڑی وغیرہ سب ہون کا سامان لے لگا اُلٹے وید منتر پڑھ پڑھ ہون کرنے۔ آخر ہون کرتے کرتے اگنی کنڈ سے کرتیا نامی ایک راکششی نکلی۔ (دیکھو شکل ۱۲۱ ب) وہ شری کرشن جی کے پیچھے ہی پیچھے نگر۔ دیش۔ گاؤں جلاتی دوارکا میں پہنچی اور لگی پوری کو جلانے۔ نگر جلتا دیکھ سب یادو ونشی ڈر کر شری کرشن چندر جی کے پاس جا کر کہا مہاراج! اس آگ سے کیسے بچیں گے۔ (دیکھو شکل ۱۲۲ ا) یہ تو سارے نگر کو جلاتی چلی آتی ہے۔ پربھو بولے تم کسی بات کا فکر مت کرو۔ یہ کرتیا نامی راکششی کاشی سے آئی ہے۔ میں ابھی اس کا اُپائے کرتا ہوں۔

مہاراج! اتنا کہہ شری کرشن چندر جی نے سدرشن چکر کو حکم کیا۔ کہ اسے مار بھگاؤ۔ اور اسی وقت کاشی پور کو جلا آؤ۔ ہری کی اجازت پاتے ہی سدرشن چکر نے کرتیا کو مار بھگایا۔ اور بات کے کہتے ہی کاشی کو جا جلایا۔ (دیکھو شکل ۱۲۲ ب)

پرسا جا بھاگی پھرے دُکھاری — گاری دیوی سُدھ گئی بچاری
پھر یو چکر شو پوری جلائے — سو بھی کرشن سے آئے

ادھیائے ـــــ ۶۸

دوی ودھ کپی ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جیسے بلرام سکھدھام روپ ندھان نے دویود کپی دیبر کو مارا وہ کتھا میں کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ ایک دن دویود جو سگریو کا منتری۔ مَیند بندر کا بھائی اور ناسُر کا دوست تھا۔ کہنے لگا کہ ایک کانٹا میرے من میں ہے۔ وہ کھٹکتا ہے۔ یہ سُن کسی نے پوچھا کہ مہاراج! وہ کیا؟ یہ بولا کہ جس نے میرے دوست ناسُر کو مارا اُسے ماروں تو میرے من کا دُکھ دور ہو۔ مہاراج! اتنا کہہ وہ اسی وقت بہت غصّے میں آ دوارکا پوری کو چلا۔ شری کرشن چندر کا دیش اُجاڑتا اور لوگوں کو دُکھ دیتا۔ کسی کو پانی برسا کر بہایا۔ کسی کو آگ برسا کر جلایا۔ کسی کو پہاڑ پر پٹکا۔ کسی پر پہاڑ دے پٹکا۔ کسی کو سمندر میں ڈبویا۔ کسی کو پکڑ باندھ کر گپھا میں چھپایا۔ کسی کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ کسی پر درخت اکھاڑ مارا۔ اسی طرح لوگوں کو ستاتا جاتا تھا اور جہاں رشی مُنی دیوتاؤں کو بیٹھے پاتا تھا، وہاں پاخانہ، پیشاب خون بہاتا تھا۔ آخر اس طرح لوگوں کو دُکھ دیتا اور اُودھم مچاتا دوارکا پوری میں جا پہنچا۔ اور اپنو دھر شری کرشن کے مندر پر جا بیٹھا۔ اس کو دیکھ سب سندری مندر کے اندر دروازہ بند کر کے جا چھپی۔ تب تو وہ بلرام جی کے سماچار پائے یہ وچار کر ریوت گری پر گیا۔

پہلے ہلدر کا ودھ کروں   پیچھے پران کرشن کے ہروں

جہاں بلدیو جی عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے تھے مہاراج! چھپ کر وہاں کیا دیکھتا ہے کہ بلرام جی شراب پی کر سب عورتوں کو ساتھ لے ایک تالاب میں طرح طرح کا کھیل کر رہے ہیں اور گیت گا کر خود نہا رہے ہیں اور اُن کو نہلا رہے ہیں۔ یہ چرتر دیکھ دویود ایک درخت پر جا چڑھا اور لگا چیخنے۔ جہاں شراب کا بھرا گھڑا اور سب کے کپڑے رکھے تھے ان پر ٹٹی پیشاب کرنے لگا۔ بندر کو سب سُندری دیکھ کر پکاری کہ مہاراج! یہ بندر کہاں سے آیا۔ جو ہمیں ڈرا ڈرا کر ہمارے کپڑوں کو گندا کر رہا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی بلدیو جی نے تالاب سے نکل جو ہنس کر ڈھیل چلایا تو وہ ان کو ستوالا سمجھ کر بڑے غصّے میں نیچے آیا۔ آتے ہی اُس نے شراب کا گھڑا جو کنارے پر رکھا تھا وہ لڑھکا دیا۔ اور سارے کپڑے پھاڑ پھاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ تب تو غصہ کر بلرام جی نے ہل مُوسل سنبھال لئے اور وہ بھی پہاڑ کی طرح پربھو کے سامنے لڑائی کرنے کیلئے جا کھڑا ہوا۔ اِدھر سے پربھو ہل مُوسل چلاتے تھے۔ اور اُدھر سے وہ درخت پتھر۔ (دیکھو شکل ۱۲۳)

مہا یُدھ دووُ بل کریں   نیک نہ دووُ مُڑتے ٹریں

مہاراج! یہ دونوں بلوان طرح طرح کی باتیں کرتے ہوئے بے خوف لڑتے تھے۔ مگر دیکھنے والوں کی ڈر کے مارے جان نکلی جاتی تھی۔ آخر پربھو نے [illegible] دویود کو مار گرایا اس کے مرتے ہی [illegible]



سب کے دل میں خوشی ہوئی، اور دُکھ چھوٹ گیا۔

پھُولے دیو پُشپ برساویں
جے جے کار ہلدریہی سنادیں

اِتنی کتھا کہہ شری شکدیوجی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اتریتا یگ میں یہ بندر ہی تھا۔ جس کو بلدیوجی نے مار اس کا اُدھار کیا۔ پھر سکھ دھام سب کو ساتھ لے وہاں سے خوشی خوشی شری دوارکا پوری میں آئے۔ اور دویود کے مارنے کے حالات سب یدوونشیوں کو کہہ سُنائے۔

ادھیائے ۶۹

کوروؤں پر بلرام جی کا غصّہ، اور سامب کا بیاہ

شری شکدیوجی بولے کہ راجہ اب میں دریودھن کی بیٹی لکشنا کے بیاہ کی کتھا کہتا ہوں۔ جیسے سامب ہستناپور جاکر اُسے بیاہ لائے۔ مہاراج! دریودھن کی لڑکی جب بیاہنے کے قابل ہوئی تب اس کے پتا نے سب دیش کے راجاؤں کو خط لکھے۔ اور بلایا اور سوئمبر کیا۔ سوئمبر کا حال سُن شری کرشنچندر کا خط جو جامونتی سے سامب نامی تھا۔ وہ بھی وہاں پہنچا۔ وہاں جاکر سامب کیا دیکھتا ہے۔ کہ دیش دیش کے نریش بلوان گُنوان روپ ندھان مہا سُجان ستھرے کپڑے زیورات پہنے ہتھیار باندھے۔ چُپ سادھے سوئمبر کے بیچ قطار باندھے کھڑے ہیں۔ اور ان کے پیچھے اسی طرح کورو بھی۔ جہاں تہاں باہر باجے بج رہے ہیں۔ اندر منگلی لوگ منگلاچار کر رہے ہیں۔ سب کے بیچ راجکماری ماں باپ کی پیاری من ہی من میں یہ کہتی ہار لئے آنکھوں کی پتلی سی پھرتی ہے کہ میں کسے وروں۔ مہاراج! جب سندری شیل وتی روپ وتی مالا لئے شرم کئے پھرتی پھرتی سب کے سامنے آئی تب انہوں نے سوچ فکر چھوڑ اسے ہاتھ پکڑ رتھ میں بٹھائے اپنی راہ لی۔ سب راجہ کھڑے منہ دیکھتے رہے۔ اور کرن دروَن۔ سلپ بھُوری شردا دریودھن وغیرہ سارے کورو بھی اس وقت کچھ نہ بولے۔ پر غصّہ میں بھر کر آپس میں کہنے لگے ...... کہ دیکھو اس نے آکر کیا کیا۔ جو رنگ میں بھنگ ڈالا۔ کرن بولا۔ یدوونشیوں کو ہمیشہ کی یہ عادت ہے کہ جہاں کہیں نیک کام میں جاتے ہیں وہاں اُتپات ہی مچاتے ہیں۔

اتی ہیں اب ہی یہ بڑھے　　راجیہ پائے ماتھے پہ چڑھے

اتنی بات سنتے ہی سب کورو غصہ میں آ اپنے اپنے ہتھیار لے یوں کہہ چڑھے دوڑے کہ دیکھیں کیسا طاقتور
ہے۔ جو ہمارے آگے سے کنیا لے کر نکل جائے گا۔ اور یہ کہہ کر راستہ میں ہی سب کو جا گھیرا۔ پھر دونوں طرف سے
ہتھیار چلنے لگے۔ آخر کافی دیر لڑنے کے بعد سامب کا سارتھی مارا گیا۔ اور وہ نیچے اُترا۔ تب یہ اُسے پکڑ باندھ کر راجہ
سبھا کے بیچ کھڑا کر انہوں نے اس سے پوچھا کہ اب تیری طاقت کہاں گئی؟ یہ بات سُن کر وہ شرمندہ ہوا۔ تبھی
نارد جی نے آ کر دریودھن سمیت سب کوروؤں سے کہا کہ یہ سامب نام کا شری کرشن جی کا لڑکا ہے۔ تم اس سے
کچھ مت کہو، جو ہونا تھا سو ہوا۔ ابھی اس کا حال سُنکر فوج سجا کر آوینگے شری کرشن بلرام۔ جو کہنا سُننا ہو اُن سے
کہہ سُن لیجو۔ لڑکے سے بات کرنا تمہارا مناسب نہیں۔ اس نے لڑکپن تو کیا۔ مہاراج! اتنی بات کہہ نارد جی وہاں
سے ودا ہو دوارکا پوری میں گئے اور راجہ اگرسین کی سبھا میں جا کھڑے ہوئے۔

دیکھت سبھی اُٹھے سرنائے　　آسن دیو تکش لائے

بیٹھتے ہی نارد جی بولے کہ مہاراج! کوروؤں نے سامب کو باندھ مہا دُکھ دیا اور دے رہے ہیں۔ جو
آپ اسیوقت جا کر اس کی سُدھ لو تو ٹھیک ورنہ اس کا بچنا مشکل ہے۔

گردبھیو کورو کو بھاری　　لاج سکچ نہیں کری تمہاری
بالک کو اُن باندھیو ایسے　　شترو کو باندھے کوئی جیسے

اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اگرسین نے بہت غصہ کر کے یدو ونشیوں کو بُلا کر کہا۔ کہ تم ابھی ہماری
فوج لے ہستناپور چڑھ جاؤ اور کوروؤں کو مار سامب کو چھڑا لے آؤ۔ راجہ کا حکم پاتے ہی ساری فوج
چلنے کو تیار ہوئی۔ تبھی راجہ اگرسین سے بلرام جی نے جا کر سمجھا کر کہا کہ مہاراج! آپ ان پہ فوج نہ بھیجئے
مجھے اجازت دیجئے میں جا کر انھیں طعنہ دے کر سامب کو چھڑا لاؤں۔ انہوں نے کس لئے سامب کو
پکڑ باندھا۔ اس بات کا بھید میرے گئے بغیر نہ کھلے گا۔ اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اُگرسین نے بلرام جی کو ہستناپور جانے
کی اجازت دی۔ اور بلدیو بڑے بڑے پنڈت براہمن اور نارد منی کو ساتھ لے کر دوارکا سے چل کر ہستناپور پہنچے۔ وہاں
پربھو نے نگر کے باہر ڈیرا کر نارد منی سے کہا کہ مہاراج! ہم یہاں اُترے ہیں۔ آپ جا کر کوروؤں سے ہمارے آنے کا سماچار
کہیو۔ پربھو کا حکم پاتے ہی نارد جی نگر میں جا کر بلرام جی کے آنے کا سماچار سنایا۔

سُن کے سماچار سب بھئے　　آگے ہوئے لین تہیں گئے
بھیشم درون کرن مل چلے　　لینے دُسن پٹمبر بھلے
دریودھن یوں کہہ کر دھایو　　میرو گورو سنکرشن آیو

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! سب کوروؤں نے اس ڈیرے میں جا کر اُن سے مل کر
بھینٹ دی۔ اور پاؤں پڑ ہاتھ جوڑ بہت استوتی کی۔ پھر چندن لگائے پھول مالا پہنائے پٹمبر کے پانوڑے بچھائے

ہاتھ لگا جب سے نگر سے آئے۔ لذیذ کھانے کھلائے اور پاس بٹھا کر سب کی راضی خوشی پوچھنے لگے۔ اور کہا کہ مہاراج! آپ کا آنا کیوں کیسے ہوا۔ ان کے منہ سے ایسی بات نکلتے ہی بلرام جی بولے کہ مہاراج! اگر سین کے بھیجے پیغام دینے آپکے پاس آئے ہیں۔ کورو بولے۔ کہو۔ بلدیو جی نے کہا کہ راجہ جی نے کہا ہے کہ تمہیں ہم سے دشمنی باندھنا اچھا نہ تھا۔

تم ہو بہت وہ بالک ایک | کیو یُدھ تج گیان وویک
بہا ادھرم جان کے کیو | لوک لاج تج سُت گیہہ لیو
ایسا گرو تمہیں اب بھیو | سمجھ بُوجھ تاکو دُکھ دیو

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی کورو بہت غصے میں آکر بولے کہ بلرام جی۔ بس کرو۔ زیادہ بڑائی اگر سین کی مت کرو۔ ہم سے یہ بات سُنی نہیں جاتی۔ چار دن کی بات ہے کہ اُگر سین کو کوئی جانتا مانتا نہ تھا۔ جب سے ہمارے یہاں سگائی کی تبھی سے عزت پائی۔ اب ہم ہی سے گھمنڈ کی بات کرکے پیغام بھیجا۔ اُسے شرم نہیں آتی جو وہ لنکا پوری میں بیٹھا راج پاکر پچھلی سب باتیں بُھلا کر جو من میں آتا ہے سو کہتا ہے۔ وہ دن بھول گیا کہ متھرا میں گوال گوجر دن کے ساتھ رہتا کھاتا تھا۔ جب سے ہم نے ساتھ کھلا کر ناطہ کرکے راجیہ دلایا تب سے یہ پھل پایا۔ اگر کسی نیک شخص پہ احسان کرتے تو وہ تا زندگی ہمارا احسان مانتا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ اوچھے کی پریتی بالو ریت کی دیوار کے سمان ہے۔ اتنی کہتا کہہ شری شکد یو جی بولے کہ مہاراج! ایسی طرح طرح کی باتیں کہہ کر کرن۔ درون۔ بھیشم۔ دریودھن۔ شلیہ وغیرہ سب کورو گھمنڈ میں آ اپنے اپنے گھر گئے۔ اور بلرام جی اُن کی بات سن سن ہنس ہنس وہاں بیٹھے من ہی من میں یوں کہتے رہے۔ کہ ان کو راج کا اور طاقت کا گھمنڈ ہوا ہے جو ایسی بات کرتے ہیں نہیں تو برہما۔ رودر۔ اندر۔ ایش جیسے جھکائیں شیش اُس اگر سین کی یہ بُرائی کریں۔





میرا نام بھی بلدیو نہیں جو سب کوروؤں کو نگر سمیت گنگا میں نہیں ڈبوؤں۔ مہاراج! اتنا کہہ بلدیو جی بہت غصے میں آ سب کوروؤں کو نگر سمیت ہل سے کھینچ گنگا کنارے پر لے گئے۔ اور چاہا کہ ڈبوئیں (دیکھو شکل ۱۲۴) تو وہ بہت گھبرا کر ڈر کر سب کوروؤں نے آ کر ہاتھ جوڑ سر جھکا کر گڑگڑا کر ونتی (عرض) کر کے بولے کہ مہاراج! ہمارا قصور معاف کیجئے ہم آپ کی شرن آئے۔ اب بچا دیجئے۔ جو کہیں گے سو ہی کریں گے۔ (دیکھو شکل ۱۲۵) ہمیشہ راجہ اگرسین کی خدمت میں رہیں گے۔ راجہ اتنی بات کے سنتے ہی بلرام جی کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ اور جو ہل سے کھینچ کر نگر کو گنگا کنارے پر لائے تھے وہ وہیں رکھا۔ اسی دن سے ہستناپور گنگا کے کنارے پر ہے پہلے وہاں نہ تھا۔ پھر انہوں نے سامب کو چھوڑ دیا۔ اور راجہ دریودھن نے رسم کے مطابق سامب کو کنیا دان کیا۔ اور اس کے جہیز میں بہت کچھ سنکلپ کیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے کہا کہ مہاراج! ایسے بلرام جی ہستناپور جا کر کوروؤں کا گھمنڈ ختم کر کے بھتیجے کو چھڑا کر بیاہ لائے۔ اس وقت ساری دوارکا پوری میں آنند ہو گیا اور بلدیو جی نے ہستناپور کا سارا حال تفصیل کے ساتھ سمجھا کر راجہ اگرسین کے پاس جا کہا۔

ادھیائے ـــــ ۷۰

دیورشی ناردجی کا بھگوان کی گرہ چریہ دیکھنا۔

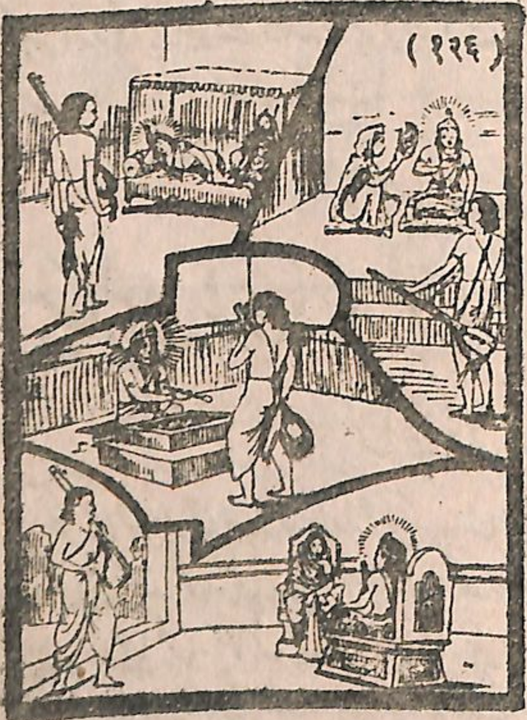
شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ ناردجی کے من میں آئی کہ شری کرشن جی سولہ ہزار ایک سو آٹھ عورتیں لے کیسے گرہست آشرم کرتے ہیں سو چل کر دیکھنا چاہیئے۔ اتنا وچار کر کے چلے کر دوارکا پوری آئے تو نگر کے باہر کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کہیں باہر طرح طرح کے اونچے ہرے ہرے درخت پھل پھولوں سے بھرے کھڑے جھوم رہے۔ ان پر کپوت۔ چکور۔ مور وغیرہ پرندے طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ کہیں خوبصورت تالاب ہیں۔ کمل کھلے ہوئے ہیں۔ ان پر بھنوروں کے جھنڈ کے جھنڈ گونج رہے ہیں۔ پانی میں ہنس سارس سمیت شور کر رہی ہیں۔ کہیں پھلواڑیوں میں مالی میٹھے میٹھے گیت گا کر کیاریوں میں پانی دے رہے ہیں۔ کہیں رہٹ چل رہے ہیں۔ اور پنگھٹ پر پانی والیوں کے ٹھٹھ لگے ہوئے ہیں۔ ان کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی۔ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ مہاراج! یہ شوبھا باہر کی دیکھ خوش ہو کر ناردجی نگر میں جا کر دیکھیں تو بہت خوبصورت اونچے منی والے مندر جگمگا رہے ہیں۔ ان پر دھوجا پتاکا (جھنڈا) لہرا رہی ہے۔ ہر دروازے پر تورن بندنوار بندھی ہے۔ اور کیلے کے کھمب و سونے کے کنبھ بھر بھر دھرے ہیں۔ گھر گھر کی جالی جھروکوں سے دھوپ کا دھواں نکل شیام گھٹا سا منڈرا رہا ہے۔ اس کے درمیان سونے کلش کلشیاں بجلی سی چمک رہی ہیں۔ گھر گھر پوجا پاٹھ ہون یگیہ دان ہو رہے ہیں۔ جگہ جگہ بھجن سمرن گان کتھا پران کی چرچا چل رہی ہے۔ جگہ بجگہ یدوونشی اندر کی سی سبھا کئے بیٹھے ہیں۔ اور سارے شہر میں سکھ چھا رہا ہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی راجہ پریکشت سے کہنے لگے کہ مہاراج! ناردجی شہر میں جاتے ہی مست ہو کہنے لگے کہ پہلے کس مندر میں جاؤں، جا کر شری کرشن چندر کو پاؤں۔ مہاراج! من ہی من اتنا کہہ ناردجی پہلے رکمنی جی کے مندر میں گئے

وہاں شری کرشن چندر جی تشریف رکھتے تھے۔ وہ انہیں دیکھ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ رکمنی جی پانی کی جھری بھر لائی۔ پربھو نے پاؤں دھو کر آسن پر بیٹھائے دُھوپ دیپ وغیرہ دھر ہاتھ جوڑ نارد جی سے کہا۔

جا گھر چرن سادُھو کے پرے — تے نہ سُکھ سمپتی انوسرے
ہم سوں کُٹمب تارن ہیتو — گھر ہی آئے درشن تم دیتو

مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات نکلتے ہی کہ جگدیش تم چر بجیور ہو' یہ آشیرباد دے نارد جی جاموتی کے مندر میں گئے۔ اور شری جاموتی کے نزدیک دیکھا کہ ہری پاسہ سار کھیل رہے ہیں۔ نارد جی کو دیکھتے ہی پربھو اُٹھے تو نارد جی آشیرباد دے کر واپس ہوئے۔ پھر ستیہ بھاما کے یہاں گئے تو دیکھا کہ شری کرشن جی بیٹھے تیل اُبٹنا لگوا رہے ہیں' وہاں سے چُپ چاپ نارد منی جی پھر آئے۔ اسلئے کہ شاستروں میں لکھا ہے۔ تیل لگانے کے وقت نہ راجہ پرنام کرے اور نہ براہمن آشیرباد دے۔



پھر نارد جی کالندی کے گھر گئے کہ ہری سو رہے ہیں۔ مہاراج! کالندی نے نارد جی کو دیکھتے ہی ہری کو پاؤں دبا کر جگایا۔ پربھو جاگتے ہی رشی کے پاس جا کر ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ بولے کہ سادھوؤں کے چرن تیرتھ جل کے سمان ہیں۔ جہاں پڑیں وہاں پاک کر دیتے ہیں۔ یہ سُن وہاں سے آشیرباد دے نارد جی کھڑے ہوئے، اور متر ابندی کے گھر گئے۔ وہاں دیکھا کہ برہم بھوج ہو رہا ہے اور شری کرشن پروستے ہیں۔ نارد جی کو دیکھ پربھو نے کہا کہ مہاراج جو کرپا کر کے آئے ہو تو آپ بھی پرشاد لے ہمیں آشیش دیجیے اور گھر پوتر کیجیے۔ نارد جی نے کہا مہاراج! میں تھوڑا گھوم آؤں۔ پھر آؤں گا۔ برہمنوں کو جمائیے۔ پھر پرہم شیش میں آ پاؤں گا۔ یوں سُنا کر نارد جی رخصت ہو کر ستیا کے گھر گئے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ شری بہاری بھگت ہتکاری آنند سے بیٹھے وہار کر رہے ہیں۔ چرتر دیکھ نارد جی اُلٹے پاؤں واپس ہو لئے۔ پھر بھدرا کے گھر گئے۔ وہاں دیکھا کہ پربھو اشنان کر رہے ہیں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے کہا کہ مہاراج! اسی طرح نارد جی سولہ ہزار ایک سو آٹھ گھر پھرے۔ مگر شری کرشن جی کے بغیر کوئی گھر نہ دیکھا۔ جہاں دیکھا تہاں ہری کو گرہست آشرم کا کام ہی کرتے دیکھا۔ یہ چرتر دیکھ :۔

نارد کے من اچرج ایہہ — کرشن بنا نہیں کوئی گیہہ
جا گھر جاؤں تہاں ہری پیاری — ایسی پربھو لیلا وستاری

سولہ سہستر اٹھوتر سو گھر　　تہاں تہاں سُندری سنگ گرہ دھر
مگن ہوئے رہتی کہت وچاری　　یہ مایا یدُو ناتھ تہاری
کاہُو سے نہیں جانی پرے　　کون تہاری مایا ترے

مہاراج! جب نارد جی نے حیران ہو گئے یہ کہیں۔ تب بولے پربھو شری کرشنچندر سکھ دین کہ نارد تُو اپنے من میں کچھ دُکھ مت مان۔ میری مایا بہت طاقتور ہے۔ اور سارے سنسار میں پھیل رہی ہے۔ یہ مجھے ہی موہتی ہے تو دوسرے کی کیا مجال۔ جو اسکے ہاتھ سے بچے۔ اور دنیا میں آ کر اس میں نہ رچے۔

نارد سن بِنوے سر نائے　　موپہ کرپا کرو یدُو رائے

جو آپ کی بھگتی ہمیشہ میرے چت میں رہے اور میرا من مایا میں نہ پھنسے۔ خواہشات کو نہ چاہے۔ راجن! اتنا کہہ نارد جی پربھو سے رخصت ہو کر ڈنڈوت کر وینا بجاتے ہوئے ہری گُن گاتے اپنے استھان کو گئے اور شری کرشنچندر دوارکا میں لیلا کرتے رہے۔

ادھیائے ــــ ۱۰

بھگوان شری کی نیتہ چریا اور اُن کے پاس جراسندھ کے قیدی راجاؤں کے دُوت کا آنا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشنچندر رات کے وقت شری رُکمنی جی کے ساتھ وہار کرتے تھے۔ اور رُکمنی جی آنند مگن بیٹھی پریتم کا چندر مکھ دیکھ دیکھ اپنے نین چکوروں کو سُکھ دیتی تھی۔ کہ اتنے میں ہی رات گزر گئی۔ چڑیاں چہچہائیں۔ آکاش میں لالی چھائی۔ چکوروں کی جدائی ہوئی۔ کمل کھلے۔ کمدنی کمھلائی۔ چندرماں کی روشنی مدھم پڑی اور سورج کا تیج بڑھا۔ سب لوگ جاگے اور اپنا اپنا کام کرنے لگے۔ تب رُکمنی جی تو ہری کے پاس سے اُٹھ سوچ شرم لئے گھر کی ٹہل ٹکور کرنے لگیں۔ اور شری کرشنچندر جی جسم پاک کر نہا دھو کر جپ دھیان تپ تو جا ترپن سے فارغ ہو کر براہمنوں کو بے شمار دان دے پان خوشبودار کھا کر صاف ستھرے کپڑے پہن ہتھیار لگا کر اگرسین کے پاس گئے۔ پھر یدُو ونشیوں کی سبھا میں آ کر رتن سنگھاسن پہ بیٹھے۔

مہاراج! اُس وقت ایک براہمن نے پہریدار سے کہا کہ تم شری کرشنچندر جی سے جا کر کہو کہ ایک براہمن آپ کے درشنوں کی خواہش لئے دروازہ پہ کھڑا ہے۔ جو پربھو کی اجازت پاوے تو اندر آوے۔ براہمن کی بات سُن پہریداروں نے بھگوان سے کہا کہ مہاراج! ایک براہمن آپ کے درشن کرنے کیلئے دروازہ پہ کھڑا ہے۔ آپ کی اجازت ہو تو اندر آوے۔ ہری بولے۔ ابھی لاؤ۔ پربھو کے منہ سے نکلتے ہی پہریدار ہاتھوں ہاتھ براہمن کو سامنے لے آئے

(دیکھو شکل ۱۲۷) براہمن کو دیکھ شری کرشن چندر سنگھاسن سے اُتر ڈنڈوت کر آگے بڑھ ہاتھ پکڑ اُسے مندر میں لے گئے اور رتن سنگھاسن پر بٹھا کر پوچھنے لگے کہ کہو دیوتا آپ کا آنا کہاں سے ہوا اور کس لئے یہاں تشریف لائے۔ برہمن بولا۔


(۱۲۷)


(۱۲۸)

کرپا سندھو! دین بندھو! میں مگدھ دیش سے آیا ہوں۔ اور بیس ہزار راجاؤں کا پیغام لایا ہوں۔ پربھو بولے وہ کیا۔ برہمن نے کہا۔ مہاراج! جن بیس ہزار راجاؤں کو پکڑ جراسندھ نے ہتھکڑیاں بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔ انہوں نے میرے ہاتھ یہ سندیشہ کہلا بھیجا ہے۔ دینا ناتھ! آپ کی ہمیشہ کی یہ ریتی ہے کہ جب دُشٹ لوگ تمہارے بھگتوں کو ستاتے ہیں تب تب تم اوتار لے کر بھگتوں کی رکشا (حفاظت) کرتے ہو۔ ہے ناتھ! ہرناکشیپ سے پرہلاد کو چھڑا لیا۔ اور ہاتھی کو مگر مچھ سے۔ ایسی ہی مہربانی کر کے اب ہمیں اس مہا دُشٹ سے چھڑوائے۔ ہم بہت دُکھی ہیں۔ تم بغیر اور کسی کی طاقت نہیں جو اس تکلیف سے چھڑائے اور ہمارا اُدھار کرے۔

مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی پربھو بولے کہ ہے دیوتا! اب تم فکر مت کرو۔ اُن کا خیال مجھے ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی براہمن صبر کر کے شری کرشن چندر جی کو آشیرباد دینے لگا۔ تبھی نارد جی آ موجود ہوئے (دیکھو شکل ۱۲۸) پرنام کر کے شری کرشن چندر نے اُن سے پوچھا۔ نارد جی! تم سب جگہ جاتے آتے ہو۔ کہو ہمارے بھائی یدھشٹر وغیرہ پانچوں پانڈو آجکل کیسے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ بہت دنوں سے ہم نے اُن کے کچھ سماچار نہیں پائے۔ اسلئے ہمیں ہر دم ان ہی کا دھیان رہتا ہے۔ نارد جی بولے کہ مہاراج! میں اُن ہی کے پاس سے آ رہا ہوں۔ ہیں تو خیریت سے مگر آجکل راجسو یگیہ کرنے کیلئے سوچ رہے ہیں۔ اور گھڑی گھڑی یہی کہتے ہیں۔ کہ بغیر شری کرشن کی مدد کے ہمارا یگیہ پورا نہ ہوگا اسلئے مہاراج میرا کہنا مانئے تو:-

پہلے ان کا یگیہ سنوارو۔ پیچھے انت کہوں یگ دھارو

مہاراج! اتنی بات نارد جی کے منہ سے سنتے ہی پربھو نے اودھو جی کو بلا کر کہا کہ :-

اُودھو تم ہو سکھا ہمارے
ممم آنکھوں تے کب ہو نہ نیارے

دوؤں اور کی بھاری بھیر
پہلے کہاں چلیں یدو ویر

اُت راجہ سنکٹ میں بھاری
دُکھ پاوت گئے آش ہماری

اِت پانڈو رچ یگیہ رچاویں
ایسے کہہ پربھو وچن سُنادیں

ادھیائے ــــــ ۷۲

شری کرشن کا ہستنا پور جانا۔

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! پہلے تو شری کرشن چندر جی نے اس براہمن کو اتنا کہہ وداکیا۔ جو راجاؤں کا پیغام لایا تھا۔ کہ دیوتا تم ہماری طرف سے سب راجاؤں سے کہو کہ تم کسی بات کا فکر مت کرو۔ ہم جلد ہی آکر تمہیں چھڑاتے ہیں۔ مہاراج! یہ بات کہہ شری کرشن براہمن کو رخصت کر اودھو جی کو ساتھ لے راجہ اُگر سین شور سین کی سبھا میں گئے اور انہوں نے سب سماچار ان کے آگے کہے وہ سُن کر چُپ ہو رہے۔ تب اُودھو جی بولے کہ مہاراج! یہ دونوں کام کیجے۔ پہلے راجاؤں کو جراسندھ سے چھڑا لیجے۔ پھر یگیہ سنوارئیے۔ کیونکہ یگیہ کا کام بغیر راجہ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور ہاں ان میں ہزار راجاؤں کو چھڑا دیں گے تو وہ سب گنوان یگیہ کا کام بلائے بغیر جاکر کریں گے۔ مہاراج! اور کوئی دسوں دشائیں جیت آویگا۔ تو بھی اتنے راجے اکٹھے نہ پاوے گا۔ اس لئے اب بہتر یہی ہے کہ تم ہستنا پور کو چلو۔ پانڈوؤں سے مل ملا کر جو کام کرنا ہو سو کرو۔ مہاراج! اتنا کہہ کر پھر اُودھو جی بولے کہ مہاراج! راجہ جراسندھ بڑا داتا اور گئو براہمنوں کو ماننے اور پوجنے والا ہے۔ اس سے جو کوئی جاکر جو کچھ مانگتا ہے وہی پاتا ہے۔ بھکاری اس کے ہاں سے واپس بغیر کچھ پائے نہیں آتا۔ اور وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اس لئے وعدہ کا بھی پکا ہے۔ اپنی زبان کو نبھاتا ہے اور دس ہزار ہاتھیوں کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کی طاقت کے برابر بھیم سین کی طاقت ہے۔ ہے ناتھ! جو تم چلو تو بھیم سین کو ساتھ لے چلو۔ میری سمجھ میں آتا ہے کہ اس کی موت بھیم سین کے ہاتھ ہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے کہا کہ راجہ! جب اودھو جی نے یہ باتیں کہیں تب شری کرشن چندر جی نے راجہ اُگر سین۔ سور سین سے رخصت ہو یدوونشیوں سے کہا کہ فوج کی تیاری کرو۔ ہم ہستنا پور کو چلیں گے۔ اس بات کے سنتے ہی سب یدوونشی فوج سجا کر لے آئے۔ اور پربھو جی آٹھوں پٹرانیوں سمیت فوج کے ساتھ ہو لئے۔ مہاراج! جس وقت شری کرشن چندر سارے خاندان کے ساتھ فوج لے کر باجے بجا دوارکا پوری سے ہستنا پور کو چلے۔ اُس وقت کی شوبھا کچھ کہی نہیں جاتی۔ آگے ہاتھیوں کا کوٹ۔ دائیں رتھ گھوڑوں کی اوٹ۔ بیچ میں رنواس۔ اور پیچھے فوج ساتھ لئے سب کی حفاظت کئے شری کرشن چندر جی چلے جاتے تھے۔ جہاں ڈیرا ہوتا تھا۔ وہاں کئی میل کے اندر ایک خوبصورت نگر بس جاتا تھا۔ دیش دیش کے نریش ڈر کر آکر تسلی کرتے تھے۔ آخر اسی دھوم دھام



(۱۲۹)

سے چلے چلے ہری سمیت ہستناپور کے نزدیک پہنچے...... (دیکھو شکل ۱۲۹) تب کسی راجہ نے یدھشٹر سے جا کر کہا کہ مہاراج! کوئی راجہ بہت فوج لے کر بڑی دھوم دھام سے آپکے دیش پر چڑھ آیا ہے۔ آپ جلد ہی اُسے دیکھئے نہیں تو اسے یہاں پہنچا سمجھ لیجئے مہاراج! اس بات کے سنتے ہی راجہ یدھشٹر نے بہت ڈر کر اپنے نکل۔ سہدیو دونوں چھوٹے بھائیوں کو یہ کہہ پر بھُو کے سامنے بھیجا کہ تم دیکھ کر آؤ کہ کون راجہ چڑھ آیا ہے۔ راجہ کا حکم پاتے ہی:-

سہدیو نکل دیکھ پھر آئے
راجہ کو یہ وچن سنائے
پران ناتھ آئے ہیں ہری
سن راجہ چنتا پری ہری

پھر بہت خوش ہو کر راجہ یدھشٹر نے بھیم ارجن کو بلا کر کہا کہ بھائی۔ تم چاروں بھائی آگے جا کر شری کرشن چندر آنند کند کو لے آؤ۔ مہاراج! راجہ کا حکم پاتے ہی اور پر بھُو کا آنا سن کر وہ چاروں بھائی نہایت خوش ہو بھینٹ پوجا کا سامان اور بڑے بڑے پنڈتوں کو ساتھ لے کر باجے سے پر بھُو کو لینے چلے۔ آخر بہت عزت سے بھینٹ پوجا کر یہ چاروں بھائی شری کرشن جی کو سب کے ساتھ چوا چندن گلاب جل چھڑکتے۔ چاندی سونے کے پھول برساتے۔ دھوپ۔ دیپ۔ پان سپاری کر کے باجے گاجے سے نگر میں لے آئے۔ راجہ یدھشٹر نے پر بھُو سے مل کر بہت سکھ مانا۔ اور اپنا جیون سپھل جانا۔ پھر باہر اندر سب نے مل کر آپس میں رسم و رواج کے مطابق عزت کی۔ گھر باہر سارے شہر میں مسرت کی لہر دوڑ گئی، اور شری کرشن چندر وہاں رہ کر سبھی کو سکھ دینے لگے۔

ادھیائے — ۷۳

پانڈوؤں کے راج سوئیہ یگیہ کی تیاری اور جراسندھ کا وِدھ

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن شری کرشن چندر کرپا سندھو۔ دینا بندھو۔ بھگت ہتکاری۔ رشی منی براہمن۔ کشتریوں کی سبھا میں بیٹھے تھے کہ راجہ یدھشٹر نے آ کے۔ بہت گڑگڑائے۔ عرض کر۔ ہاتھ جوڑ سر جھکا کر کہا کہ ہے برہما وشنو کے ایش۔ تمہارا دھیان کرتے ہیں ہمیشہ سُر منی رشی یوگیش۔ تم ہو الکھ۔ اگوچر۔ ابھید کوئی نہیں جانتا تمہارا بھید۔

منی یوگیشور اک چت دھیاوت — تنکے من کش کبھو نہ آوت
ہم کو گھر ہی درشن دیو — مانت پریم بھگت کے ہیتو
جیسی موہن لیلا کرو — کاہو پے نہیں جانے پرو
مایا میں بھولیو سنسار — ہم سوں کرت لوک بیوہار
جو تم کو سمرت جگدیش — تاہی آپنو جانت ایش
ابھیمانی تے ہو تم دور — ستیہ وادی کے جیون مور

مہاراج! اتنا کہہ کر پھر راجہ یدھشٹر بولے کہ ہے دینڈیال! آپ کی دیا سے میرے سب کام سدھ ہوئے۔ مگر ایک ہی خواہش رہی۔ پربھو بولے وہ کیا۔ راجہ نے کہا کہ میری یہی تمنا ہے کہ ایک راج سویہ یگیہ کر کے آپ کو سونپ دوں۔ اتنی بات کے سنتے ہی شری کرشن چندر خوش ہو کر بولے۔ کہ راجہ! یہ تم نے بہت اچھی سوچی۔ اس سے سُر۔ نر۔ مُنی۔ رشی سب خوش ہونگے۔ یہ سب کو بھاتا ہے۔ اور اس کام کا کرنا تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ تمہارے بھائی ارجن! بھیم نکل۔ سہدیو بڑے پرتاپی اور طاقتور ہیں۔ دنیا میں اب کوئی نہیں جو ان کا سامنا کرے پہلے انہیں بھیجئے تاکہ یہ جا کر ... کے راجاؤں کو جیت آویں۔ پھر آپ بے فکری سے یگیہ کیجئے۔ مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات نکلی تب ہی راجہ یدھشٹر نے اپنے چاروں بھائیوں کو بُلا کر فوج دے کر چاروں طرف بھیج دیا جنوب کو سہدیو گئے۔ مغرب کو نکل۔ شمال کو ارجن اور مشرق میں بھیم سین گئے۔ بہت دنوں بعد مہاراج! یہ چاروں ہری پرتاپ سے سارے ملک نو کھنڈ جیت سب راجاؤں کو قابو میں کر کے اپنے ساتھ لے آئے۔ تب یدھشٹر نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن چندر جی سے کہا کہ مہاراج! آپ کی مدد سے یہ کام تو ہوا۔ اب کیا حکم ہوتا ہے۔ تب اُودھو جی بولے کہ دھرم اوتار۔ سب دیش کے نریش تو آئے مگر ایک مگدھ دیش کا راجہ جراسندھ ہی تمہارے قابو کا نہیں۔ اور جب تک وہ قابو میں نہیں ہوگا، تب تک یگیہ بھی کرنا کامیاب نہ ہوگا۔ مہاراج! جراسندھ راجہ ورہدرتھ کا بیٹا مہا بلوان بڑا پرتاپی اور دانی دھرم اوتار ہے۔ ہر ایک کی طاقت نہیں جو اس کا سامنا کرے۔ اس بات کو سُن راجہ یدھشٹر اُداس ہوئے تو شری کرشن چندر بولے کہ مہاراج! آپ کسی بات کا فکر مت کیجے۔ بھائی بھیم ارجن سمیت ہمیں اجازت دیجے۔ یا تو ہم اُسے پکڑ لاوینگے یا خود مر جاوینگے۔ اس بات کے سنتے ہی راجہ یدھشٹر نے دونوں بھائیوں کو اجازت دی اور ہری نے اُن دونوں کو ساتھ لے کر مگدھ دیش کا راستہ لیا۔ راستے میں شری کرشن چندر جی نے ارجن اور بھیم سین سے کہا کہ :-

دِپر رُوپ ہوئے پربھ گ دھائے — چھل بل کر بیری دُرت مائے

مہاراج! اتنی بات کہہ شری کرشن چندر جی نے براہمن کا بھیس کیا۔ ان کے ساتھ بھیم اور ارجن نے بھی براہمن کا رُوپ بنایا۔ چندن لگائے۔ پُستک بغل میں دبائے۔ بہت سُہاونا سُروپ۔ سُندر روپ۔ بن ٹھن کر ایسے چلے۔ کہ جیسے تین گُن۔ ست رج۔ تم جسم دھر کر جاتے ہوں۔ آخر کتنے دنوں میں چلتے چلتے مگدھ دیش میں پہنچے۔ اور دوپہر

کے وقت راجہ جے استدھ کی ڈیوڑھی پہ جا کھڑے ہوئے۔ ان کا بھیس دیکھ پہریداروں نے اپنے راجہ سے جا کہا کہ مہاراج! تین براہمن مہمان بڑے تیجسوی مہا پنڈت بڑے گیانی کچھ خواہش کئے دروازے پہ کھڑے ہیں۔ ہمیں کیا حکم ہے۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی راجہ جے سندھ اٹھ آیا اور ان تینوں سے پرنام کر کے بہت عزت کے ساتھ گھر میں لے آیا۔ پھر وہ انہیں سنگھاسن پہ بٹھائے آپ سامنے ہاتھ جوڑ کھڑا ہو دیکھ دیکھ یوں بولا کہ:۔

یاچک جو دوارے پہ آوے ۔ پڑو بھوپ سو اتنتی کہاوے
وِپر نہیں تم یودھا بلی ۔ بات نہ کچھ کپٹ کی بھلی
جو ٹھگ ٹھگن روپ دھر آوے ۔ ٹھگسو جائے بھلو نہ کہاوے
چھپے نہ کشتریہ کانتی تمہاری ۔ دیکھت شور ویر بلدھاری
تیجونت تم تینوں بھائی ۔ شو ور نج ہری سے ور دائی
میں جانیو جے کا نہ مان ۔ کہ یو دیو تم آپ بکھان
تمہاری اچھیا ہو سو کروں ۔ اپوا جاتے نہیں میں لڑوں
دانی متھیا کب ہوں نہ بھاشے ۔ دھن تن سر وس کچھو نہ راکھے
مانگو سو ہی دے ہوں دان ۔ سُت سندری سروس پران

مہاراج! اس بات کے سنتے ہی شری کرشن چندر جی نے کہا کہ مہاراج! کسی وقت راجہ ہرشچندر بڑا دانی ہو گیا تھا جس کی بڑائی دنیا میں اب تک چھا رہی ہے۔ سنئے۔ ایک دفعہ راجہ ہرشچندر کے دیش میں قحط پڑا۔ اور اناج کے بغیر سب لوگ مرنے لگے۔ تب راجہ نے اپنا سب کچھ بیچ کر پرجا کو کھلایا۔ جب ملک مال خزانہ گیا، اور راجہ غریب ہو رہا، تب یہ معمہ کینے کے بھو کا بیٹھا تھا کہ اتنے میں وشوامتر نے آ کر اس کی سچائی دیکھنے کیلئے کہا مہاراج! مجھے دھن دیجے اور کنیا دان جیسا پھل لیجے۔ اس بات کے سنتے ہی جو کچھ گھر میں تھا وہ لا دیا۔ پھر رشی نے کہا۔ مہاراج! میرا کام اتنے میں نہ ہو گا۔ پھر راجہ نے نوکر نوکرانیاں بیچ کر دھن لا دیا۔ رشی نے پھر کہا۔ دھرم مورتی! ابھی میرا کام تو پورا نہ ہوا۔ اب میں کس کے پاس جا کر مانگوں۔ مجھے تو سنسار میں تجھ سے زیادہ امیر دو دھرماتما دکھائی نہیں دیتا۔ ایک سو پچنام چانڈال مالا پاتر ہے۔ کہو تو اس سے جا کر دھن مانگوں۔ مگر ایسا کرتے شرم آتی ہے۔ کہ ایسے دانی راجہ کو چھوڑ اس سے مانگوں۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی راجہ ہرشچندر وشوامتر کو ساتھ لے اس چانڈال کے گھر گئے اور انہوں نے اس سے کہا کہ بھائی تو ایک سال کیلئے ہمارے زیورات گروی رکھ لے اور منی کا مقصد پورا کر دے۔ شو پچ بولا۔

کیسے ٹہل ہماری کر یو ۔ راجس تامس من تے ہری ہو
تم نرپ مہا تیج بلدھاری ۔ نیچ ٹہل ہے کٹھن ہماری

مہاراج! ہمارے یہاں تو یہی کام ہے کہ شمشان میں پہرہ دے اور جو مردہ آئے ان سے محصول لے

پھر ہمارے گھر بار کی بھی دیکھ بھال کرے۔ تم سے یہ ہو سکے تو روپیہ دو۔ اور تمہیں نوکر رکھوں۔ راجہ نے کہا۔ اچھا۔ میں ایک سال تک تمہاری نوکری کروں گا۔ تم انہیں روپے دو۔ مہاراج! اتنا وچن راجہ کے مُکھ سے نکلتے ہی شوپچ نے روپے وشوامتر کو گن دیئے۔ وہ لے کر اپنے گھر گئے۔ اور راجہ وہاں اس کی سیوا کرنے لگا۔ کچھ دنوں بعد ہوتا کے ہاتھوں راجہ ہرِشچندر کا بیٹا روہتاس مر گیا۔ اس مردے کو لے رانی مرگھٹ میں گئی۔ اور جیونہی چِتا بنا کر اگنی سنسکار کرنے لگی۔ تب راجہ نے آ کر محصول مانگا۔

رانی بلکھ کہے دُکھ پائے دیکھو سمجھ ہیئے تم مدائے

یہ ہمارا بیٹا روہتاس ہے۔ اور محصول دینے کیلئے میرے پاس اور تو کچھ نہیں ہے۔ صرف یہ ایک دھوتی ہے جو پہنے کھڑی ہوں۔ راجہ نے کہا۔ میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا لاچار ہوں۔ مالک کے کام پہ کھڑا ہوں۔ جو مالک کا حکم نہ مانوں گا تو میرا ست جائیگا۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی رانی نے جیوں ہی دھوتی اُتارنے کو جسم پہ ہاتھ ڈالا تو تینوں لوک کانپ اُٹھے۔ بھگوان نے راجہ رانی کا ست دیکھ پہلے ایک بِمان بھیج دیا، اور پھر آ کر درشن دے کر تینوں کا اُدھار کیا۔ مہاراج! جب ودھاتا نے روہتاس کو زندہ کیا۔ رانی کو بیٹے سمیت بِمان پر بٹھلائے۔ بیکنٹھ جانے کا حکم دیا، تب راجہ ہرِشچندر نے ہاتھ جوڑ بھگوان سے کہا کہ ہے دین بندھو! پتت پاون دین دیال۔ میں شوپچ بغیر بیکنٹھ دھام میں کیسے جا کر کروں وشرام (آرام)، اتنی بات سن اور راجہ کے دل کی خواہش جان شری بھگت ہتکاری کرونا سندھو ہری نے شوپچ کو بھی راجہ رانی اور راجکمار کے ساتھ اتارا۔

وہاں ہرِشچندر امر پد پایو یہاں جگ جگ لیش چل آیو

مہاراج! یہ پرسنگ جراسندھ کو سنائے شری کرشن جی نے کہا کہ مہاراج اور سنیئے کہ رنتی دیو نے ایسا تپ کیا کہ اڑتالیس دن بغیر پانی کے رہا اور جس وقت پانی پینے بیٹھا تبھی کوئی پیاسا آیا۔ اس نے خود پانی نہ پی کر اُسے پانی پلا اُس پانی کے دان سے ہی اس نے مکتی پائی۔ پھر راجہ بلی نے بہت دان کیا۔ تو پاتال کا راجیہ لیا۔ اور اب تک اس کا یش (بڑائی) چلا آتا ہے۔ اور دیکھیئے کہ اُدالک رشی چھٹے مہینے اناج کھاتے تھے۔ ایک دفعہ کھاتے وقت انکے یہاں ایک مہمان آیا۔ انہوں نے وہ کھانا خود نہ کھایا بلکہ اس مہمان کو کھلایا۔ اور بھوکے ہی مرے۔ آخر اندان کرنے سے بیکنٹھ کو گئے چڑھ کر دان۔ پھر ایک دفعہ سب دیوتاؤں کو ساتھ لے کر راجہ اندر نے جا کر ددھیچی سے کہا کہ مہاراج! ہم ورتاسُر کے ہاتھوں اب بچ نہیں سکتے۔ جو آپ اپنا تھوڑا سا مانس نہیں دیں تو بچیں نہیں تو بچنا مشکل ہے۔ کیونکہ تمہاری ہڈی کے بغیر آیدھ کسی طرح نہ مارا جائے گا۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی جسم گائے سے چٹوائے جانگھ کا ہاڈ نکال کر دیا۔ دیوتاؤں نے لے اس ہڈی کا بجر بنایا۔ اور ددھیچی نے پران گنوایا اور بیکنٹھ دھام (بہشت) پایا۔

ایسے داتا بھئے اپار تن کو یش گاوت سنسار

مہاراج! یوں کہہ کر شری کرشن چندر جی نے جراسندھ سے کہا کہ مہاراج! جیسے پہلے وقتوں میں راجہ

دھرما تما اور داتی ہو گئے ہیں۔ ویسے اب اس زمانے میں تم ہو۔ اُس وقت انہوں نے بھکاریوں کی خواہش پوری کی تو اب آپ ہماری پوری کرو۔ کیونکہ کہا ہے :۔

یاچک کہیں مانگی　　داتا کہہ نہ دے
گرہ سُست سندری تو بہ نہیں　　تنو سیر دے تیش لے

اتنی بات پر بھُو کے منہ سے سن کر جراسندھ بولا۔ کہ بھکاری کو داتا کا دُکھ محسوس نہیں ہوتا پھر بھی سخی اپنی خاصیت نہیں چھوڑتا۔ چاہے وہ دُکھ پاوے پاسکھ۔ ہری نے دھوکے سے بھیس بدل کر وامن بن کر راجہ بلی کے پاس جاکر تین قدم زمین مانگی، تب شکر نے بلی کو جتلایا بھی مگر راجہ نے وعدہ کو نہ چھوڑا۔

دیہہ سمیت ہی تن دئی　　تا کی جگ میں کیرتی بھئی
یاچک وشنو کہا بھیں لینھو　　سیر وس لے تو دُ ہٹھ کینھو

اس لئے تم پہلے اپنا نام وغیرہ بتاؤ پھر جو تم مانگو گے میں دُوں گا۔ میں جھُوٹا نہیں بولتا۔ شری کرشنچندر بولے۔ ہم کشتری ہیں۔ واسدیو ہمارا نام ہے۔ تم ہمیں اچھی طرح جانتے ہو اور یہ ارجن بھیم دونوں ہمارے پھُپھیرے بھائی ہیں۔ ہم لڑائی کرنے کیلئے تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہم سے لڑائی کیجئے۔ ہم یہی تمہارے سے مانگنے آئے ہیں۔ اور کچھ نہیں مانگتے۔ مہاراج! یہ بات شری کرشنچندر سے سُن جراسندھ ہنس کر بولا کہ میں تم سے کیا لڑوں۔ تو میرے سامنے سے بھاگ چکا ہے۔ اور ارجن سے بھی نہ لڑوں گا، کیونکہ وہ ودربہ دیش گیا تھا۔ وہاں عورت کا بھیس بنا کر رہا۔ اگر کہو تو بھیم سین سے لڑوں۔ یہ میرے برابر کا ہے۔ اس سے لڑتے مجھے کچھ جھجک نہیں :۔

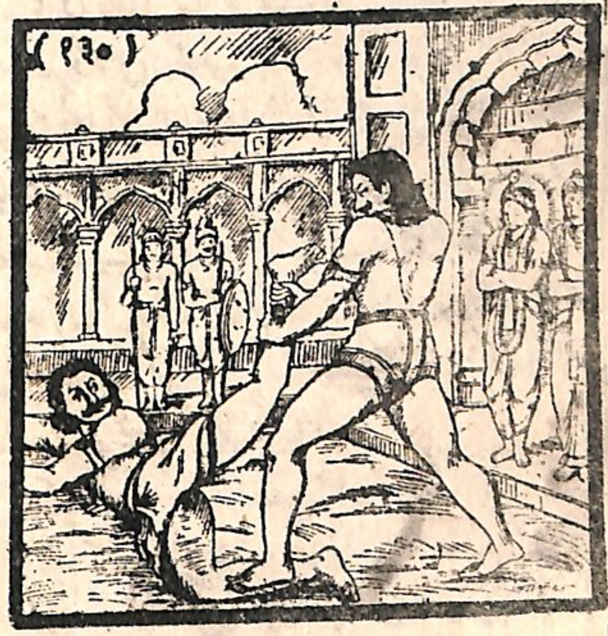
پہلے تم سب بھوجن کرو　　پیچھے مَل اکھاڑے لڑو
بھوجن دے نرپ باہر آیو　　بھیم سین تہنہ بول پٹھایو
اپنی گدا تا ہی تنہہ دئی　　گدا دوسری آپُن لئی
دوہا :۔ جہاں سبھا منڈپ بنیو　　بیٹھے جائے مراری
جراسندھ اور بھیم وہاں　　بھئے کھڑ اک باری
ٹوپی سیس کاچھنی کاچھے　　بنے رُوپ نٹو آکے آچھے

مہاراج! جس وقت دونوں بہادر اکھاڑے میں خم ٹھونک گدا تان جھُوم کر سامنے آئے۔ اس وقت ایسا لگا گویا دو تنگ متوالے اٹھ دھائے۔ پھر جراسندھ نے بھیم سین سے کہا کہ پہلے تو گدا چلا۔ کیونکہ تو برہمن کا بھیس بھر کر میری دہلیز میں آیا تھا۔ اسلئے پہلے میں حملہ نہ کرونگا۔ یہ بات سُن بھیم سین بولے کہ راجہ ہم سے دھرم یدھ ہے۔ اسلئے یہ گیان نہیں ہونا چاہیئے۔ جس کا جی چاہے پہلے وار کرے۔ مہاراج! اُن ویروں نے آپس میں یہ بات کر کے ایک ہی ساتھ گدا چلائی اور یدھ کرنے لگے :۔

طاقت گھاتیں اپنی اپنی　　چوٹ کرت بائیں اور داہنی

انگ بچلے اُچھلے پگ دھریں　　جھپٹیں گدا گدا سوں لریں
کھٹ پٹ چوٹ گدا کھکاری　　لاگت شبد کو لاہل بھاری

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس طرح دونوں بہادر دن بھر تو لڑائی کرتے اور شام کو گھر آکر ایک ساتھ اکٹھے کھانا کھاتے اور آرام کرتے۔ ایسے روزانہ لڑتے لڑتے ستائیس دن گذر گئے۔ تب ایک دن ان دونوں کے لڑنے کے وقت شری کرشن چندر جی نے من میں وچارا کہ یہ یوں نہ مارا جائے گا۔ کیونکہ جب یہ پیدا ہوا تھا۔ تب دو پھانک ہو کر پیدا ہوا تھا۔ اس وقت جرا راکشش نے آکر جراسندھ کا منہ اور ناک بند کیا۔ تب دونوں پھانک مل گئیں۔ یہ سماچار سن اسی وقت اس کے پتا ورہدرتھ نے جیوتشیوں کو بلا کر پوچھا۔ کہ اس لڑکے کا نام کیا ہوگا اور یہ کیسا ہوگا۔ جیوتشیوں نے کہا کہ مہاراج! اس کا نام جراسندھ ہوا۔ اور یہ بڑا بلوان اجرامر ہوگا۔ جب تک اس کی سندھی نہ پھٹے گی۔ تب تک یہ کسی سے نہ مارا جائے گا۔



اتنا کہہ کر جیوتشی رخصت مانگ کر چلے گئے۔ مہاراج! یہ بات شری کرشن جی نے من ہی من میں سوچ اور اپنی طاقت دے بھیم سین کو تنکا چیر کر اشارے سے بتایا کہ اسے اس طریقے سے چیر ڈالو۔ پر بھو کے جتاتے ہی بھیم سین نے جراسندھ کو پکڑ کر دے مارا اور ایک جانگھ پہ پاؤں رکھ کر دوسرا پاؤں ہاتھ سے پکڑ یوں چیر ڈالا۔ جیسے کوئی داتن چیر ڈالے۔ (دیکھو شکل نمبر ۱۳۰) جراسندھ کے مرتے ہی سُر۔ کنر۔ گندھرو۔ ڈھول۔ دمامے۔ بھیری بجائے۔ پھول برسائے۔ جے جے کار کرنے لگے۔ اور دکھ درد ختم ہوا۔ سارے نگر میں آنند چھا گیا۔ تب جراسندھ کی عورت روتی شری کرشن چندر کے سامنے کھڑی ہو ہاتھ جوڑ بولی۔ کہ دھنیہ دھنیہ ہیں ناتھ۔ تم نے تو ایسا کام کیا کہ جس نے سب کچھ دیا۔ تم نے اس کا پران لیا۔ جو لوگ تمہیں سُت وِت اور دیوے دیہہ۔ اُس سے تم کرتے ہو ایسا ہی سنیہہ۔

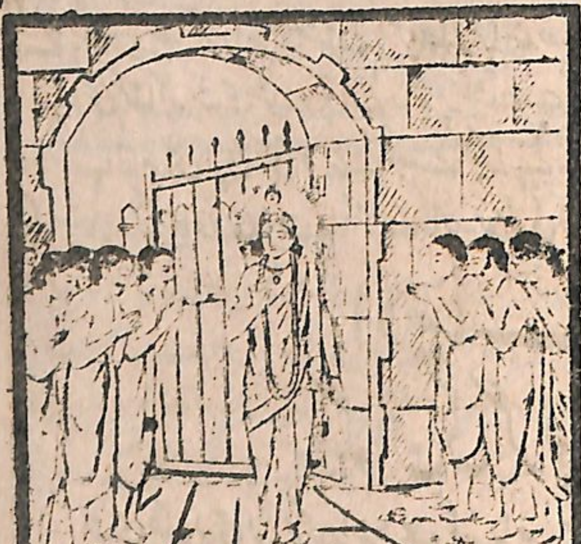
کپٹ روپ کر چھل بل کیو　　جگت آئے تم یہ یش لیو

مہاراج! جراسندھ کی رانی نے جب کرُدنا کر کر ودنا ندھان کے آگے ہاتھ جوڑ عرض کر یوں کہا۔ تب پربھو نے دیا لو ہو پہلے جراسندھ کی کریا کی۔ پھر اُس کے بیٹے سہدیو کو بلایا۔ راج تلک دے سنگھاسن پہ بٹھا کر کہا۔ بیٹا! نیتی سے راج کیجو اور رشی۔ منی۔ گئو۔ براہمن اور رعایا کی حفاظت کرو۔

ادھیائے ——— ۷۴

جراسندھ کی جیل سے چھوٹے ہوئے راجاؤں کی رخصت اور بھگوان کا اِندر پرستھ واپس آنا۔

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! راج پاٹ پہ بیٹھائے سمجھائے شری کرشن چندر جی نے سہدیو سے کہا۔ کہ اب تم جاکر اُن راجاؤں کو لے آؤ۔ جنھیں تمہارے پتانے پہاڑ کی گپھا میں بند کر رکھا ہے۔ اِتنی بات پربھو کے منہ سے سنتے ہی جراسندھ کا پتر سہدیو بہت اچھا کہہ کر گپھا کے پاس جاکر۔ اُس کے منہ پر سے پتھر ہٹا کر بیس ہزار آٹھ سو راجاؤں کو نکال ہری کے سامنے لایا۔ ہتھکڑیاں، بیڑیاں پہنے گلے میں لوہے کی زنجیر ڈالے۔ ناخن وبال بڑھائے۔ تن کمزور۔ من بجھا ہوا۔ میلے بھیس۔ سب راجہ پربھو کے سامنے قطار باندھ کر کے بولے۔ ہے کرپاسندھو۔ دینا بندھو! (دیکھو شکل ۲۳۱) آپ نے ٹھیک وقت پر ہماری سُدھ لی ورنہ ہم تو مر چکے تھے۔ تمہارے درشن پایا۔ ہمارے جی میں جی آیا۔ پچھلا دُکھ سب گنوایا۔


(۲۳۲)

مہاراج! اس بات کے سنتے ہی کرپاساگر شری کرشن چندر جی نے اُن پر نظر کی تو بات کی بات میں سہدیو لے جائے ہتھکڑی، بیڑی کٹوائے نہلا دھلا کر۔ اچھے کپڑے پہنا کر بڑھیا کھانا کھلا کر پھر ہری کے سامنے لے آیا۔ تب شری کرشن جی نے اُنہیں چترنبھج ہو شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم۔ دھارن کر درشن دیا۔ پربھو کا سروپ بھوپ (راجے) دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے ناتھ! تم سنسار کے مشکل بندھنوں سے آدمی کو چھڑاتے ہو۔ تمہارے لیے جراسندھ کے بندھن سے ہمیں چھڑانا کون سا مشکل تھا۔ جیسے آپ نے مہربانی کر کے اس کٹھن بندھن سے ہمیں چھڑایا، ویسے ہی ہمیں گرہست کے کنوئیں سے نکال کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار سے چھڑا لیجئے۔ تاکہ ہم ایکانت میں بیٹھ آپ کا دھیان کریں اور بھوساگر تریں۔

شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! جب سب راجاؤں نے ایسے گیان ویراگ بھرے وچن کہے، تب شری کرشن چندر جی خوش ہو کر بولے۔ کہ سنو جن کے من میں میری بھگتی ہے۔ وہ بلاشک بھگتی پاویں گے۔ بندھ موکش من کے ہی سبب ہے جن کا من قابو میں ہے۔ اُنہیں گھر اور جنگل برابر ہے۔ تم اور کسی بات کی فکر مت کرو۔ آنند سے گھر میں بیٹھ نیتی سے

راج کرو۔ رعایا کو پالو۔ گئو براہمن کی سیوا میں رہو۔ جھوٹا مت بولو۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ (لالچ) اور غرور کو چھوڑ دو۔ پریم اور دل سے بھگوان کا بھجن کرو۔ تم ضرور پرم پد کو (نجات) حاصل کروگے۔ دنیا میں آکر جس نے غرور کیا وہ زیادہ عرصہ نہ جیا۔ دیکھو غرور نے کسے نہ کھو دیا۔

سہسر باہو اتی بلی بکھانیو — پرشرام تاکو بل مانیو
بین روپ راون ہو بھیو — گرو آپنے سو نش بھیو
بھوما سر بانا سر کنس — گئے گرو تے دھونس
شری مدگرو کرو جن کوئے — تیاگ ہرو سو نہ بھے ہوئے

اتنا کہہ شری کرشن جی نے سب راجاؤں سے کہا۔ کہ اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ۔ کٹمب سے مل کر اپنا راج پاٹ سنبھال ہمارے نہ پہنچے "ہستنا پور میں راجہ یدھشٹر کے راج سویہ یگیہ میں آؤ۔ مہاراج! اتنی بات شری کرشن چندر جی کے منہ سے نکلتے ہی سہدیو نے سب راجاؤں کو جانے کا سامان جتنا چاہیئے۔ اتنا فوراً لا موجود کیا۔ وہ پربھو کی اجازت پاکر اپنے اپنے دیشوں کو گئے۔ شری کرشن جی بھی سہدیو کو ساتھ لے مع بھیم ارجن وہاں سے چل کر جیرت سے ہستنا پور آئے۔ اور پربھو نے راجہ یدھشٹر کے پاس جاکر جراسندھ کے مرنے کا حال و سب راجاؤں کو چھڑانے کی بابت کہہ سنایا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! شری کرشن چندر آنند کند جی کے ہستنا پور پہنچتے ہی وہ سب راجہ بھی اپنی اپنی فوج لے بھینٹ لیکر آپہنچے۔ اور راجہ یدھشٹر سے مل کر بھینٹ دے شری کرشن چندر جی کی اجازت لیکر ہستنا پور کے چاروں طرف جا اُترے۔ اور پربھو کی خدمت میں آموجود ہوئے۔

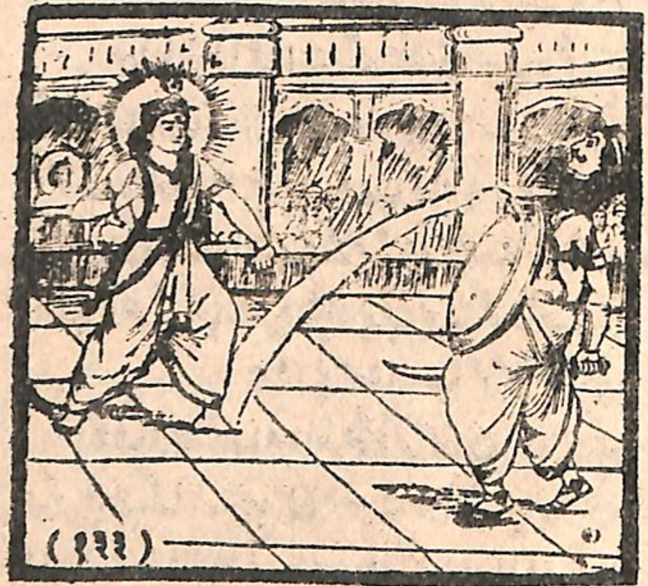
ادھیائے ۷۵

بھگوان کی اگر پوجا اور ششوپال ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! جیسے یگیہ راجہ یدھشٹر نے کیا اور ششوپال مارا گیا وہ میں سب کہتا ہوں تم دھیان سے سنو۔ بیس ہزار آٹھ سو راجاؤں کے جاتے ہی چاروں طرف کے جتنے راجہ تھے کیا سوریہ دنشی کیا چندر ونشی سب آکر ہستنا پور میں آموجود ہوئے۔ تب راجہ یدھشٹر نے شری کرشن جی اور سب راجاؤں کا استقبال کیا۔ (دیکھو شکل ۱۳۴) اور ہر ایک کو یگیہ کا ایک ایک کام سونپا۔ پھر شری کرشن چندر جی نے راجہ یدھشٹر سے کہا کہ مہاراج! بھیم۔ ارجن۔ نکل۔ سہدیو۔ سمیت ہم پانچوں بھائی تو سب راجاؤں کو ساتھ لے کر اوپر کا کام کرینگے۔ اور آپ رشی۔ منی۔ براہمنوں کو بلاکر یگیہ شروع کیجیے۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی راجہ یدھشٹر نے سب رشی منی براہمنوں کو بلاکر پوچھا کہ مہاراج! جو جو چیزیں یگیہ میں چاہئیں۔ وہ بتلائیے۔ مہاراج! اس بات کے کہتے ہی رشی منی براہمنوں نے گرنتھ دیکھ دیکھ یگیہ کی سامگری سب ایک پرچے پر لکھ دی اور راجہ نے وہ سب منگوا کر اُن کے سامنے رکھدی۔ رشی۔ منی

براہمنوں نے مل کر یگیہ کی ویدی بنائی۔ چاروں وید کے سب رشی۔ منی۔ براہمن۔ ویدوں کے بیچ آسن بچھا بیٹھے۔ پھر عورت کے ساتھ گانٹھ باندھ راجہ یدھشٹر بھی جا بیٹھے۔ اور دوونا چاریہ۔ کرپا چاریہ۔ دھرت راشٹر۔ دریودھن۔ شسوپال وغیرہ جتنے یودھا اور بڑے بڑے راجہ تھے۔ وہ بھی آ بیٹھے۔ براہمنوں نے آ کر گنیش پجوائے۔ کلش کی بنیاد رکھ کے





گرہستھا پن کیا۔ راجہ نے بھاردواج۔ گوتم۔ وشسٹھ۔ وشوامتر۔ وامدیو۔ پاراسر۔ کشیپ۔ بیاس وغیرہ بڑے بڑے رشی۔ منی۔ براہمنوں کو ورن کیا اور راجہ سے یگیہ کا سنکلپ کرا کر ہوم (ہون) شروع کیا۔ مہاراج! منتر پڑھ پڑھ رشی منی۔ براہمن آہوتی دینے لگے اور دیوتا ظاہر ہو کر ہاتھ بڑھا بڑھا لینے لگے۔ اس وقت براہمن وید پاٹھ کرتے تھے۔ اور سب راجہ ہون کی سامگری لا لا دیتے تھے۔ اور راجہ یدھشٹر ہون کرتے تھے۔ آخر خیریت سے یگیہ مکمل ہوا۔ راجہ نے تکمیل کی آہوتی دی۔ تب سُر۔ نر۔ منی۔ سب راجہ کو دھنیہ دھنیہ کہنے لگے۔ اور یگیہ گندھرو کنّر باجن بجا بجا یش گا گا کر لگے پھول برسانے۔

ابھی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پرکشت سے کہا کہ مہاراج! یگیہ سے فارغ ہو کر یدھشٹر نے سہدیو جی کو بُلا کر پوچھا۔

پہلے پوجا کا کی کیجے ۔۔۔ اکشت تلک کون کو دیجے
کون بڑو دیون کو ایش ۔۔۔ تاہی پوج ہم نادیں شیش

سہدیو جی بولے کہ مہاراج! سب دیوؤں کے دیو ہیں واسدیو۔ کوئی نہیں جانتا ان کا بھید۔ یہ ہیں برہما رُودر۔ اندر کے ایش۔ انہی کو پہلے پوج جھکایئے شیش۔ جیسے درخت کی جڑ میں پانی دینے سے سب ٹہنیاں ہری ہوتی ہیں ویسے ہی ہری کی پوجا کرنے سے سب دیوتا خوش ہوتے ہیں۔ یہی جگت کے مالک ہیں اور یہی پیدا کرتے

پرورشس کرتے اور مارتے ہیں۔ ان کی لیلا ہے انت۔ کوئی نہیں جانتا ان کا انت۔ یہی ہیں پربھو الکھ اگوچر..... اویناشی۔ انہی کے چرن دباتی ہیں کملا ہوئی داسی۔ بھگتوں کیلئے بار بار لیتے ہیں اوتار اور اسی مطابق کرتے ہیں لوک بیوہار۔

بندھو کہت گھر بیٹھے آویں　　اپنی مایا موہی بھلاویں
مہا موہ ہم پریم بھلانے　　ایشور کو بھراتا کر جانیں
ان سے بڑھ و نہ دیکھے کوئی　　پوجا پرتھم انہی کی ہوئی

مہاراج! اس بات کے سنتے ہی سب رشی۔ منی اور راجہ بول اٹھے کہ راجہ سہدیو جی نے سچ کہا۔ پہلے پوجنے کے قابل ہری ہی ہیں۔ تب تو راجہ یدھشٹر نے شری کرشن جی کو سنگھاسن پر بٹھائے آٹھوں پٹ رانیوں سمیت چندن اکشت۔ پھول۔ دھوپ۔ دیپ نئی وید کر پوجا کی۔ پھر سب دیوتاؤں۔ رشیوں۔ منیوں۔ براہمنوں اور راجاؤں کی پوجا کی۔ رنگ رنگ کے جوڑے پہنائے۔ پھولوں کے ہار پہنائے۔ خوشبو لگائے راجہ نے حسب اوقات..... سب کو خوش کیا۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ :-

ہری پوجت سب کو سکھ بھیو　　ششوپال کو شیش جلیو۔

کافی دیر تک وہ سر جھکا کر من ہی من میں کچھ سوچتا رہا۔ آخر غصے میں آ کر سنگھاسن سے سبھا کے بیچ بےخوف ہو کر بولا۔ کہ اس سبھا میں دھرت راشٹر۔ دریودھن۔ بھیشم۔ کرن۔ درونا چاریہ وغیرہ سب بڑے بڑے گیانی مانی ہیں۔ مگر اس وقت سب کی عقل ماری گئی۔ بڑے بڑے منی بیٹھے رہے۔ اور نند گوپ کے لڑکے کی پوجا ہوئی۔ اور کوئی کچھ بھی نہ بولا۔ جس نے برج میں جنم لے کر گوال بالوں کی جھوٹی چھاچھ کھائی۔ اسی کی اس سبھا میں ہوئی پربھوتائی بڑائی۔

تاہی بڑو سب کہت اچیت　　سرپتی کو بلی کاہی دیت

جسنے گوپی اور گوالوں سے پیار کیا۔ اس سبھا میں اسی کو سب سے بڑا سادھو بنا دیا۔ جس نے دودھ دہی۔ مکھن گھر گھر سے چرا کھایا۔ اسی کا ٹیش سب نے تل گایا۔ گھاٹ گھاٹ ہیں جس نے لیا دان۔ اسی کا یہاں ہوا سمان (عزت)۔ دوسرے کی عورتوں سے جس نے دھوکہ سے بھوگ کیا۔ سب نے اسی کو باعزت تلک دیا۔ برج میں اندر کی پوجا جس نے اٹھائی، اور پہاڑ کی پوجا ٹھہرائی۔ اور پوجا کا سامان پہاڑ کے نزدیک لے جا کر بہانہ سے خود ہی کھایا تو بھی اسے شرم نہ آئی۔ جس کی ذات پات ماتا پتا اور خاندان ودھرم کا نہیں ٹھکانا۔ اسی کو الکھ۔ اویناشی کر کے سب نے جانا۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اسی طرح موت کے چکر میں آ کر ششوپال طرح طرح کی بری باتیں شری کرشن چندر جی کو کہتا تھا۔ اور شری کرشن سبھا کے بیچ سنگھاسن پر بیٹھے سن ایک ایک بات پر ایک ایک لکیر کھینچتے تھے۔ تب بھیشم۔ درون اور کرن اور بڑے بڑے راجہ ہری کی برائی سن بڑے غصے میں بولے کہ ارے بیوقوف! تو سبھا میں بیٹھا ہمارے سامنے پربھو کی برائی کرتا ہے۔ ارے چانڈال۔

چُپ رہ نہیں تو ابھی مار ڈالتے ہیں۔ مہاراج یہ کہہ کر سب راجہ ہتھیار لے کر ششوپال کو مارنے کیلئے اٹھ چلے۔ اس وقت شری کرشن چندر آنند کند نے سب کو روک کر کہا کہ تم اس پر ہتھیار مت چلاؤ۔ کھڑے کھڑے دیکھو۔ یہ خود بخود ہی مر جاتا ہے۔ میں اس کے سو قصور سہوں گا۔ کیونکہ میں نے وعدہ کیا ہے۔ ایک سو سے زیادہ نہیں برداشت کروں گا۔ اسلئے میں لکیر کھینچتا جاتا ہوں۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی ہاتھ جوڑ شری کرشن چندر جی سے پوچھا کہ کرپا ناتھ! اس کا کیا بھید ہے۔ جو آپ اس کے سو قصور معاف کریں گے۔ سو مہربانی کر کے ہمیں سمجھائیے۔ تاکہ ہمارے من کا شک رفع ہو۔ پربھو بولے کہ جس وقت یہ پیدا ہوا تھا۔ اس وقت اس کے تین آنکھیں اور چار بازو تھے۔ یہ حال سن اس کے پتا دمگھوش نے جا کر جیوتشیوں اور بڑے بڑے پنڈتوں کو بلا کر پوچھا کہ یہ لڑکا کیسا ہوا ہے اس کا سوچ کر مجھے بتاؤ۔ راجہ کی بات سنتے ہی پنڈت اور جیوتشیوں نے شاستر کو وچار کر کہا۔ کہ مہاراج! یہ بڑا بلوان اور پرتاپی بنے گا۔ اور ہمارے خیال میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ کسی کے ملنے سے اس کی ایک اور دو باہیں گر پڑیں گی۔ یہ اُسی کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ اتنا سُن اس کی ماں مہا دیوی سُورسین کی بیٹی واسدیو کی بہن ہماری پھوپھی بہت اُداس ہوئی۔ اور آٹھوں پہر بیٹے کی ہی فکر میں رہنے لگی۔ کافی دن بعد بیٹے کو لیکر ایک دفعہ پتا کے گھر متھرا آئی۔ اور اسے سب سے ملایا۔ جب یہ مجھ سے ملا۔ اور اس کی ایک آنکھ اور دو بازو گر پڑے۔ تب پھوپھی نے مجھے وچن بدھ کر کے کہا کہ اس کی موت تمہارے ہاتھ ہے تم اسے مت ماریو۔ میں یہ بھیک تم سے مانگتی ہوں۔ میں نے کہا۔ اچھا۔ ایک سو قصور ہم اس کے نہ گنیں گے۔ اس سے زیادہ کریگا تو ماریں گے۔ ہم سے یہ وچن پھوپھی لے سب سے رخصت ہو اتنی کہہ بیٹے سمیت اپنے گھر گئی۔ کہ سو قصور کیوں کریگا جو کرشن کے ہاتھ مرے گا۔

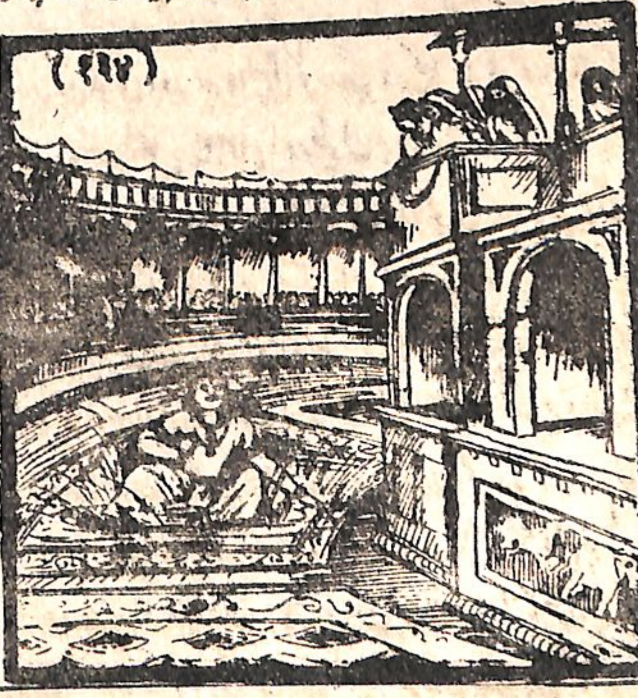
مہاراج! اتنی کتھا سنائے شری کرشن جی نے سب راجاؤں کے من کا بھرم (شک) مٹائے۔ اُن لکیروں کو گنا جو ایک ایک قصور پہ کھینچی تھیں۔ گنتے ہی سو سے زیادہ ہوئیں۔ تبھی پربھو نے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ اس نے جھٹ ششوپال کا سر کاٹ ڈالا۔ اس کے جسم سے جو روشنی نکلی۔ وہ ایک دفعہ تو آسمان کو گئی اور پھر واپس آ کر سب کے دیکھتے شری کرشن چندر کے منہ میں سمائی۔ یہ چرتر دیکھ سُر۔ نر۔ منی۔ جے جے کار کرنے لگے۔ (دیکھو شکل ۱۳۳) اور پھول برسانے۔ اس شری سرادھی بھگت ہتکاری نے تیسری مکتی دی۔ اور اُس کی کریا کی۔ اتنی کتھا سُن راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا، کہ مہاراج! تیسری مُکتی پربھو نے کس طرح دی۔ سو مجھے سمجھا کر کہیئے۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! ایک دفعہ یہ ہرناکشیپ ہوا۔ پربھو نے نرسنگھ اوتار لیکر تارا۔ دوسری دفعہ راون ہوا تب ہری نے رام اوتار لیکر اس کا اُدھار کیا۔ اب تیسری دفعہ یہ ہے۔ اسی لئے تیسری مکتی ہوئی۔ اتنی سُن راجہ نے منی سے کہا کہ مہاراج! اب آگے کتھا کہیئے۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! یگیہ کے ہو چکتے ہی راجہ یدھشٹر نے سب راجاؤں کو عورتوں سمیت کپڑے پہنائے۔ براہمنوں کو بے شمار دان دیئے۔ دینے کا کام یگیہ میں دریودھن کا تھا۔ جس نے حسد کی وجہ سے ایک کی جگہ کئی کئی دیئے۔ جس سے اسکی بڑائی ہوئی۔ مگر پھر بھی وہ خوش نہ ہوا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! یگیہ پورن ہوتے ہی شری کرشن چندر جی راجہ یدھشٹر سے رخصت ہو ساری فوج کے کٹمب سمیت ہستنا پور سے چلے اور دوارکا پوری پہنچے۔ پربھو کے پہنچتے ہی گھر گھر....

منگلا چار ہونے لگے اور نگر میں آنند ہو گیا۔

ادھیائے ۔۔۔ ۷۶

راجسُویہ یگیہ کی تکمیل اور دریودھن کا اپمان (بے عزّتی)

راجہ پریکشت بولے کہ مہاراج! راجسُویہ یگیہ ہونے سے سب ہی خوش ہوئے مگر دریودھن ناراض ہوا اس کا کیا سبب ہے؟ وہ تم مجھے سمجھا کر کہو تاکہ میرے من کا شک رفع ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! تمہارے تمام بڑے گیانی تھے۔ انہوں نے یگیہ میں جسے جیسا دیکھا اُسے ویسا ہی کام دیا۔ بھیم کو بھوجن کرانے کا کام دیا۔ پُوجا پر سہدیو کو رکھا۔ دھن لانے کو نکل رہے۔ سیوا کرنے پر ارجن ٹھہرے۔ شری کرشن چندر جی نے پاؤں دھونے اور جُھوٹی پتّل اٹھانے کا کام لیا۔ دریودھن کو دھن بانٹنے کا کام دیا۔ اور سب جتنے راجہ تھے۔ انہوں نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ مہاراج!۔ سب ایمانداری سے یگیہ کا کام کرتے تھے۔ مگر راجہ دریودھن جو کام کرتا تھا وہ ایک کی جگہ کئی کئی چیز دیتا تھا۔ اپنے من میں یہ سوچ کر کہ ان کا بھنڈار ختم ہو۔ تاکہ ان کی بے عزّتی ہو جائے مگر بھگوت کرپا سے بے عزّتی کی بجائے عزّت ہوتی تھی۔ اس لئے وہ ناراض ہوتا تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میرے ہاتھ میں چکّر ہے۔ ایک روپیہ دوں گا تو چار اکٹھے ہوں گے۔ اتنی کتھا کہہ کر شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! اب آگے کتھا سُنئے۔ شری کرشن چندر جی کے جاتے ہی راجہ یدھشٹر نے سب راجاؤں کو کھلا پلا کر پہنا کے بڑی عزّت آبرو سے رخصت کیا۔ وہ اپنی اپنی فوج سجا کر اپنے اپنے دیش کو گئے۔ پھر راجہ یدھشٹر کورو اور پانڈوؤں کو لے کر گاجے باجے سے نہانے کو گئے۔ نہا دھو کر وستر آبھوشن پہن سب کو ساتھ لے کر یدھشٹر وہاں آتے ہیں جہاں سعہ (؟) راکشش نے سونے سے جڑے ہوئے مندر بنا رکھے تھے۔ مہاراجہ یدھشٹر راج سنگھاسن پر براجے۔ اس وقت گندھرو گُن گاتے تھے۔ چارن بندی لوگ یش بکھانتے تھے اور راجہ یدھشٹر کی سبھا اندر جیسی معلوم ہو رہی تھی۔ تبھی راجہ یدھشٹر کے آنے کا حال سُن کر راجہ دریودھن بھی دھوکہ من میں لئے ہوئے ملنے کیلئے بڑی دُھوم دھام سے آیا۔



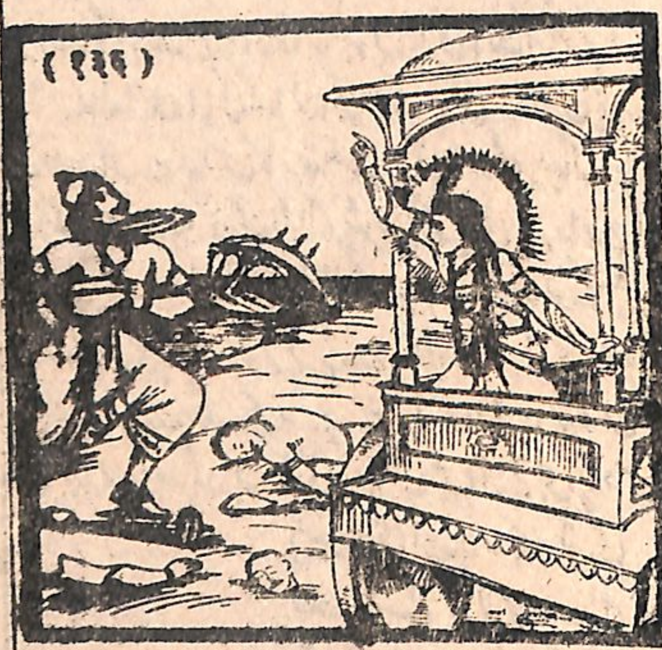
اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! جو وہاں میں نے چوک بیچ ایسا کام کیا تھا کہ جو کوئی جاتا تھا وہاں خشکی میں پانی اور پانی میں خشکی کا شک ہوتا تھا۔ مہاراج! راجہ دریودھن مندر میں بیٹھا تو اسے خشکی دیکھ پانی کا شک ہوا۔ اُس نے کپڑے سمیٹ کر اُٹھا لئے۔ آگے پانی کو خشکی سمجھ کر آگے پاؤں بڑھایا،

تو گڑھے میں گرا۔ اس کے سب کپڑے بھیگ گئے۔ یہ تماشہ دیکھ سبھا کے سب لوگ کھلکھلا اُٹھے۔ (دیکھو شکل ۲۳۴)
راجہ یدھشٹر نے ہنسی کو روکا روک منہ پھیر لیا۔ مہاراج! سب کے ہنس پڑنے سے دریودھن بہت شرمندہ ہو کر غصے سے لال پیلا ہو واپس آ گیا۔ سبھا میں بیٹھ کر کہنے لگا کہ کرشن کی طاقت پر یدھشٹر کو بہت غرور ہوا ہے۔ آج سبھا میں بیٹھ کر میری بے عزتی کی ہے۔ اگر اس بات کا بدلہ میں نے نہ لیا تو میرا نام بھی دریودھن نہیں۔

ادھیائے — ۷۷

شالو راکشش ودھ





شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جس وقت شری کرشنچندر اور بلرام جی ہستناپور میں تھے۔ اس وقت شالو نامی راکشش ششوپال کا دوست جو رُکمنی کے بیاہ میں شری کرشن جی کے ہاتھ کی مار کھا کر بھاگا تھا۔ وہ من ہی من میں اتنا کہہ مہادیو جی کی تپسیا کرنے لگا کہ اب میں اپنا بدلہ یدوونشیوں سے لُوں گا۔

اندری جیت سبھی وِش کیھی ۔ بھُوک پیاس سب پر تُو سہ لینی
ایسی ودھی تپ لاگیو کرن ۔ سمُرے مہا دیو کے چرن
نت اُٹھ مُٹھی ریت لے کھائے ۔ کرے کٹھن تپ شُو من لائے
ورش ایک اسی طرح گیو ۔ تب ہی مہادیو ور دیو

کہ آج سے تُو اجرامر ہوا۔ اور ایک رتھ مایا کا تجھے مئے راکشش بنا دے گا۔ تو جہاں جانا چاہے گا وہ تجھے وہاں

لے جائے گا۔ اُس رتھ کو قہ یوگی میں میرے ور کی طاقت سے سب جگہ جانے کی مجال ہو گی۔ مہاراج! سداشو نے جو وردان دیا تو ایک رتھ اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔ وہ شوجی کو پرنام کر رتھ پہ چڑھ دوارکاپوری کو دھو دھکا۔ وہاں جاکر نگر واسیوں کو طرح طرح کی تکلیف دینے لگا۔ کبھی آگ برساتا تھا۔ کبھی پانی۔ کبھی درخت اکھاڑ نگر پر پھینکتا تھا اور کبھی پہاڑ اُس کے ڈر سے سب نگر واسی خوفزدہ ہو کر راجہ اگرسین کے پاس بھاگ کر پکارے۔ کہ مہاراج کی دہائی ---
راکشش نے آکر شہر میں بڑی آفت مچائی۔ جو اس طرح وہ دھوم مچائے گا تو کوئی بھی زندہ نہ پائے گا۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی راجہ اُگرسین نے پردمن اور سامب کو بُلا کے کہا کہ دیکھو ہری کا پیچھا کرکے یہ راکشش آیا ہے پرجا کو دُکھ دینے۔ تم اس کا بندوبست کرو۔ راجہ کا حکم پاتے ہی پردمن تو اپنی فوج لے رتھ پر بیٹھ نگر کے باہر لڑنے کیلئے جا موجود ہوئے۔ اور سامب کو ڈرا ہوا دیکھ بولے۔ کہ تم کسی بات کا فکر مت کرو۔ میں ہری پرتاپ سے اس راکشش کو بات کی بات میں مار ڈالتا ہوں۔ اتنی بات کہہ کر پردمن جی فوج لے ہتھیار سنبھال جو اُس کے سامنے کھڑے ہوئے تو اُس نے ایسی مایا کی کہ دن کی رات ہو گئی۔ پردمن جی نے روشنی بان چلا کر اندھیرے کو دور کیا۔ پھر کئی بان انہوں نے ایسے مارے کہ اس کا رتھ ختم ہو گیا۔ وہ کبھی بھاگ جاتا تھا اور کبھی آکر راکششی مایا پھیلا کر لڑتا تھا اور پربھو کی رعایا کو دُکھ دیتا تھا۔ اتنی کتھا سُنا کر شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! دونوں طرف سے گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی۔ (دیکھو شکل ۱۳۵) کہ اچانک آکر شالو راکشش کے وزیر دیومان نے پردمن کی چھاتی میں ایک گدا ایسی ماری کہ یہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ان کے گرتے ہی وہ چلایا کہ میں نے شری کرشن کے بیٹے پردمن کو مارا۔ مہاراج! یادو راکششوں سے جنگ کر رہے تھے۔ اُسی وقت پردمن کو بیہوش دیکھ داروُن سارتھی کا بیٹا اُنہیں رتھ میں ڈال میدان سے بھاگا۔ اور نگر میں لے آیا۔ ہوش میں آتے ہی پردمن جی نے بڑے غصے میں سوت سے کہا:۔

ایسو ناہی اُچت رہی توہی — جان اُچیت بھگا دی موہی
رن تج کے تو لا یو دھام — یہ تو نہیں شور کو کام
یدوکل میں ایسو نہیں کوئے — تج کے کھیت جو بھاگیو ہوئے

کیا تو نے کبھی مجھے بھاگتے دیکھا تھا جو تو آج مجھے میدان سے بھگا لایا۔ یہ بات جو سنے گا، وہ میری ہنسی اور بُرائی کرے گا۔ تو نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ جو تیر بات دھبہ لگا دیا۔ مہاراج! اتنی بات کے سنتے ہی سارتھی رتھ سے اُتر ہاتھ جوڑ سر جھکائے بولا۔ ہے پربھو! تم سب نیتی (اصول) جانتے ہو۔ ایسا کوئی دھرم نہیں جانتے۔ کہا ہے:۔

رتھی شور جو گھائل ہوئے — تاہی سارتھی لے نیکرے
جو سارتھی پرے گھا کھائے — تائے بچائے رتھی لے جائے
لاگی پربل گدا اتی بھاری — موُرچھت ہو سُدھ دیہہ بساری
تب ہی رن تے لے نیسرو — سوامی درودہ ایپائش تے ڈرو
گھڑی ایک لے کر وشرام — اب چل کر کیجے سنگرام

دھرم نیتی تم سب سکل جانئے　　جگ اُپہاس نہ من مانئے
اب تم سب ہی کو ودھ کری ہو　　مایا ہیئے داتو کی ہری ہو

مہاراج! ایسے کہ سوت پردمن جی کو پانی کے پاس لے گیا۔ وہاں انہوں نے ہاتھ منہ دھوئے۔ تیار ہو کر کوچ ٹوپ پہنا۔ دھنش بان سنبھال سارتھی سے کہا۔ کہ اچھا ہوا جو ہوا۔ اب تو مجھے وہاں لے چل۔ جہاں دیومان یدوونشیوں سے لڑائی کر رہا ہے۔ اس بات کے سنتے ہی سارتھی فوراً رتھ وہاں لے گیا جہاں وہ لڑ رہا تھا۔ جاتے ہی انہوں نے للکار کر کہا۔ کہ ادھر اُدھر کیا لڑتا ہے۔ آ میرے سامنے ہو۔ تجھے ششوپال کے پاس بھیجوں۔ یہ بات سنتے ہی وہ جو پردمن جی پر آ ٹوٹا تو کئی ایک بان چلا کر انہوں نے اُسے مار گرایا۔ اور ساسب نے بھی اسُردل کاٹ کاٹ سمندر میں ڈبویا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب اسُردل سے یدھ کرتے کرتے دوارکا پوری میں سب یدوونشیوں کو ستائیس دن ہوئے۔ تب انتریامی شری کرشن چندر جی نے ہستناپور میں بیٹھے بیٹھے دوارکا کی حالت دیکھ دیکھ راجہ یدھشٹر سے کہا۔ کہ مہاراج! میں نے رات کو ایک خواب دیکھا کہ دوارکا میں بڑی مصیبت چھا رہی ہے۔ اور سب یدوونشی نہایت دُکھی ہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں۔ تو ہم دوارکا کو جائیں۔ یہ بات سن راجہ یدھشٹر نے ہاتھ جوڑ کے کہا۔ کہ جو پربھو چاہیں کریں۔ یہ بات سُن شری کرشن اور بلرام سب سے اجازت لے کر نگر سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بائیں طرف ایک ہرنی دوڑی جاتی ہے۔ اور سامنے کتا کھڑا سر جھاڑتا ہے۔ یہ بُری علامات دیکھ پربھو نے بلرام جی سے کہا کہ بھائی تم سب کو ساتھ لے پیچھے سے آؤ۔ میں آگے چلتا ہوں۔ راجہ! بھائی سے یُوں کہہ کر شری کرشن جی آگے جا کر میدان جنگ میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ اسُر یدوونشیوں کو چاروں طرف سے بڑی مار مار رہے ہیں۔ اور وہ بڑے گھبرا گھبرا کر ہتھیار چلا رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر پربھو بہت متاثر ہوئے۔ اتنے میں بلدیو جی بھی آ پہنچے۔ تب شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ بھائی تم جا کر نگر اور رعایا کی حفاظت کرو۔ میں انہیں مار کر آتا ہوں۔ پربھو کا حکم سُن کر بلرام جی تو شہر میں گئے اور خود ہری جنگ میں گئے۔ جہاں پردمن جی شالو سے یدھ کر رہے تھے۔ یدوپتی کے آتے ہی شنکھ بجا۔ اور سب نے جانا کہ شری کرشن چندر آئے۔ مہاراج! پربھو کے آتے ہی شالو اپنا رتھ اُڑا کر آسمان میں لے گیا۔ اور وہاں سے آگ کی طرح بان برسانے لگا۔ اس وقت شری کرشن جی نے سولہ بان گن کر ایسے مارے کہ اُس کا رتھ اور سارتھی اڑ گیا۔ اور تڑ پڑا نیچے گرا۔ گرتے ہی سنبھل کر اُس نے ایک بان ہری کے بائیں بازو میں مارا۔ اور یوں پکارا کہ کرشن کھڑا رہ۔ میں یدھ کر کے تیری طاقت دیکھتا ہوں۔ تُو نے تو شنکھاسُر اور ششوپال وغیرہ بڑے بڑے بلوان یودھا دھوکے سے مارے ہیں۔ مگر اب میرے ہاتھ سے تیرا بچنا مشکل ہے۔

موسوں تو ہی پرو اب کام　　کیسٹا چھانڈ بچو سنگرام
کنہا سُر بھوماسُر اری　　تیرو روپ دیکھت ہیں ہری
بیٹھیو تہاں بہوری نہیں آوے　　بیچے تہیں سیا پڑائی پاوے

یہ بات سُن جو شری کرشن جی نے اتنا کہا ارے بیوقوف ابھمانی کائر۔ بزدل۔ اکسٹری جو ہیں گمبھیر

شوُرویر (بہادر) وہ پہلے کسی سے بڑا بول نہیں بولتے۔ اتنا سُن وِدٗرتھ نے اُس نے ہری پر ایک گدا بڑے غصے میں چلائی۔ وہ پربھو نے باآسانی کاٹ گرائی۔ پھر شری کرشن چندر جی نے اس کے ایک گدا ماری۔ وہ کھا کر مایا کی اوٹ میں جا کر دو گھڑی کے لیے بیہوش ہوا۔ پھر کپٹ کا روپ بنا کر سامنے آ کر بولا:-

دوہا۔ مایا تمہاری دیوکی۔ پچھیو ہمہی اکو لائے
شترُو شالو وسدیو کو پکڑے لینے جائے

مہاراج! وہ راکشش اتنی بات سُنا کر وہاں سے جا۔ مایا کا وسدیو بنا باندھ لایا۔ شری کرشن جی کے سامنے آ کر بولا اَرے کرشن۔ دیکھ۔ میں تیرے پتا (والد) کو باندھ لایا۔ اور اب اس کا سر کاٹ سب یدوونشیوں کو مار سمندر میں ڈالوں گا پھر تجھے مار بے فکر ہو کر راج کروں گا۔ مہاراج! ایسے کہہ اُس نے مایا کے وسدیو کا سر شری کرشن جی کے دیکھتے ہی دیکھتے کاٹ ڈالا۔ اور برچھی کی نوک پر رکھ سب کو دکھایا۔ یہ مایا کا چرتر دیکھ پہلے تو پربھو کو بے ہوشی آئی۔ پھر حوصلہ رکھ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ یہ کیونکہ ہوا۔ جو یہ وسدیو جی کو بلرام جی کے رہتے دوارکا پوری سے پکڑ لایا۔ کیا یہ اُن سے بھی طاقتور ہے۔ جو اُن کے سامنے سے وسدیو جی کو نکال لایا۔ مہاراج! ایسی ایسی باتیں کافی دیر تک پربھو راکشش مایا کے چکر میں آ کر پربھو سوچتے رہے۔ آخر دھیان سے پربھو نے دیکھا تو آسُری مایا کا بھید سمجھ میں آیا۔ تب تو شری کرشن جی نے اُسے للکارا۔ یہ سُن وہ آکاش کو گیا اور لگا وہاں سے پربھو پر ہتھیار چلانے۔ تبھی شری کرشن جی نے کئی ایک بان ایسے مارے کہ وہ رتھ سمیت سمندر میں گرا۔ گرتے ہی سنبھل کر گدا لے پربھو پر جھپٹا۔ تب تو ہری نے اُسے بڑے غصے میں آ کر سدرشن چکر سے مار گرایا۔ (دیکھو شکل ۱۳۶) ایسے کہ جیسے سُرپتی نے ورتا سُر کو مار گرایا تھا۔ مہاراج! اُس کے گرتے ہی اُس کے سر میں سے جوتی نکل کر زمین پر گری۔ اور روشنی شری کرشن جی کے منہ میں سمائی۔

ادھیائے ــــــ ۷۸

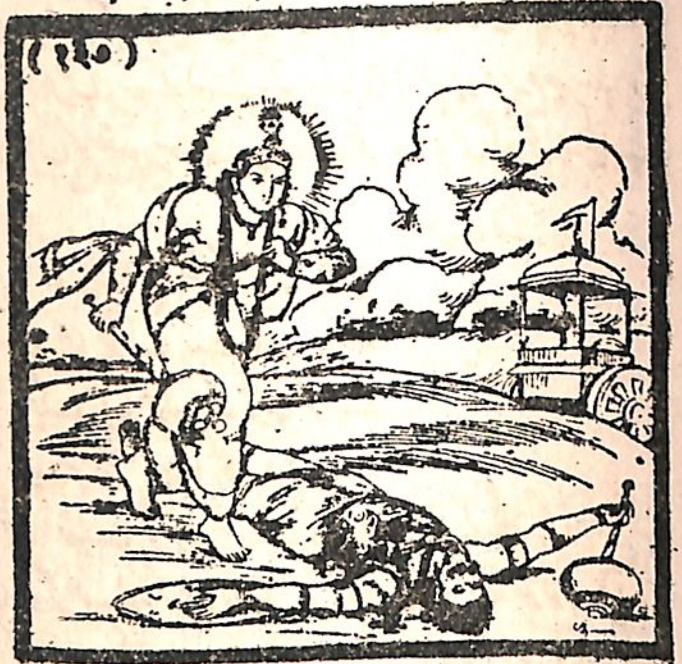
دنت وکرا اور ودُورتھ کا اُدھار اور تیرتھ یاترا میں بلرام جی کے ہاتھ سے سوت جی کا ودھ

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! اب میں ششوپال کے بھائی دنت وکرا اور ودُورتھ کی کتھا کہتا ہوں۔ جیسے وہ مارے گئے۔ جب سے ششوپال مارا گیا تب سے وہ دونوں شری کرشن جی سے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کا ارادہ کیا کرتے تھے آخر شالو اور دیومان کے مرتے ہی اپنی سب فوج لے کر دوارکا پوری پر چڑھ آئے۔ چاروں طرف سے گھیر کر لگے طرح طرح کے ہتھیار چلانے اور بان برسانے۔

پڑیو نگر کولاہل بھاری ... سُن پکار رتھ چڑھے مُراری

شری کرشن جی نگر کے باہر جا کر وہاں کھڑے ہوئے جہاں غصے میں لال پیلے ہوئے ہتھیار لیے وہ دونوں راکشش لڑنے کو حاضر تھے۔ پربھو کے دیکھتے ہی دنت وکر غرور کر بولا کہ اَرے کرشن! تو اپنا ہتھیار چلا لے بعد میں میں تجھے

ماروں گا۔ اتنی بات میں نے اس لئے کہی کہ مرتے وقت تیرے من میں یہ خواہش نہ رہ جائے کہ میں نے دنت وکر پہ وار نہ کیا۔ تُونے تو بڑے بڑے بہادر مارے ہیں۔ مگر اب میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا۔ مہاراج! ایسی نہ معلوم کتنی ہی باتیں کہہ کر دنت وکر نے پربھو پہ گدا چلائی۔ وہ پربھو نے فوراً کاٹ گرائی۔ پھر دوسری گدا لے پربھو سے


(२९५)


(२९४)

مہا یُدھ کرنے لگا۔ تب تو بھگوان نے اُسے مار گرایا۔ (دیکھو شکل ۱۳۷) اور اس کا تیج نکل پربھو کے منہ میں سمایا۔ پھر دنت وکر کا مرنا دیکھ وِدورتھ بھی یُدھ کرنے چڑھ آیا۔ تو ہی شری کرشن جی نے سدرشن چکر چلایا۔ اس نے وِدورتھ کا سر مکٹ کنڈل سمیت کاٹ گرایا۔ (دیکھو شکل ۱۳۸) اور پھر راکشسی فوج کو مار بھگایا۔ اس وقت

پھولے دیو پھول برسادیں   کنرّ چارن ہری لیش گادیں

سدھ سادھیہ وِدیادھر سارے   جے جے چڑھے ومان پکاریں

پھر سب بولے کہ مہاراج! آپ کی لیلا اپرم پار ہے۔ کوئی اس کا بھید نہیں جانتا پہلے ہرناکشیپ اور ہرناکش ہوئے پھر راون اور کنبھ کرن اور اب یہ دنت وکر اور شسوپال ہوئے۔ تم نے تینوں مرتبہ انہیں مارا۔ اور مکتی دی۔ اس لئے تمہاری مَتی کسی سے کچھ جانی نہیں جاتی۔ مہاراج! اتنا کہہ دیوتا تو پربھو کو پرنام کر چلے گئے۔ اور ہری بلرام جی سے کہنے لگے کہ بھائی۔ کورو اور پانڈووں سے ہوئی لڑائی۔ اب کیا کریں؟ بلدیو جی بولے کہ کرپا ندھان۔ مہربانی کرکے آپ ہستنا پور کو جائیے۔ تیرتھ یاترا کر پیچھے سے میں بھی آتا ہوں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! یہ وچن سن شری کرشنچندر جی تب ہی کورو کشیتر کو گئے جہاں کورو اور پانڈو مہا بھارت یُدھ کرتے تھے۔ اور بلرام جی تیرتھ یاترا کو گئے۔ سب تیرتھ کرتے کرتے بلدیو جی نمیش آرنیہ میں پہنچے، تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک طرف رشی یگیہ رچا رہے ہیں اور ایک طرف رشی منی سبھا میں سنگھاسن پہ بیٹھے سُوت جی کتھا سنا رہے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہی سونک

وغیرہ سب منیوں نے اُٹھ کر پرنام کیا اور سُوت سنگھاسن پر گدی لگائے بیٹھا دیکھتا رہا۔ مہاراج! سُوت کے نہ اُٹھتے ہی بلرام جی نے سونک وغیرہ سب رشی منیوں سے کہا کہ اس بیوقوف کو کس نے یہاں بٹھایا۔ اور بیاس آسن دیا۔ کتھا کہنے والے کو چاہیئے۔ بھگت۔ منتر ودیا اور گیانی۔ یہ ہے گن ہیں۔ لالچی اور گھمنڈی۔ پھر چاہیئے پر اُپکاری اور صبر والا۔ یہ ہے بے صبرا اور خود غرض۔ ایسے کو یہ بیاس گدی اچھی نہیں۔ اسے ماریں تو کیا اگر اسے یہاں سے نکال دینا چاہیئے۔ اس بات کے سنتے ہی شونک وغیرہ بڑے بڑے رشی منی۔ دنتی (عرض) کرکے بولے۔ کہ مہاراج! تم ہو یہ دھیر سب دھرم نیتی کے جاننے والے۔ یہ ہیں بزدل کا ئر ابھیمانی۔ اگیانی۔ ان کا قصور معاف کیجے۔ کیونکہ یہ ویاس گدی پر بیٹھا ہے۔ برہما کے یگیہ کے دھرم کے لئے اسے یہاں بیٹھایا ہے۔

آسن گرو مُوڈھ من دھریو ۔ اُٹھ پرنام تم کو نہیں کریو
یہی ناتھ یا کو اپرادھ ۔ پری چوک ہے تو یہ سادھ
سُوت ہی مارے پاتک ہوئے ۔ جگ میں بھلو کہے نہیں کوئے
نشپھل وچن نہ جائے ہمارو ۔ یہ تم نج من ماہی وچارو

مہاراج! اتنی بات سنتے ہی بلرام جی نے ایک کُشا اُٹھائے یُونہی سُوت کو مارا۔ اس کے لگتے ہی وہ مرگیا۔ یہ چرتر دیکھ شونک وغیرہ رشی منی ہاہا کار کرکے اُداس ہو کر بولے۔ کہ مہاراج! جو بات ہونی تھی سو تو ہو ئی مگر اب کرپا کر کے ہماری چنتا دُور کیجے۔ پربھو بولے۔ تمہیں کس بات کی ضرورت ہے؟ سو تم کہو وہ ہم پوری کرینگے۔ منیوں نے کہا۔ مہاراج! ہمارے یگیہ کرنے میں کسی بات کی رُکاوٹ نہ ہو یہی ہماری خواہش ہے۔ جو آپ پُوری کیجے۔ اور جگت میں یش لیجے۔ اتنی بات منیوں کے منہ سے نکلتے ہی انتریامی بلرام جی نے سُوت کے بیٹے کو بُلا کر ویاس گدی پر بیٹھا کر کہا۔ کہ یہ اپنے باپ سے زیادہ عقلمند ہوگا۔ اور میں نے اسے امر پد دے کر چرنجیو کیا۔ اب تم بے فکری سے یگیہ کرو۔

ادھیائے ـــــ ۷۹

بلول کا اُدھار۔ اور بلرام تیرتھ یاترا گمن۔

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بلرام جی کی اجازت ملتے ہی شونک وغیرہ سب رشی منی بڑے خوش ہو کر یگیہ کرنے لگے۔ تو اول کا بیٹا آکر بڑے غصے میں بادل کی طرح گرجا۔ پڑتی بیاپک کالی آندھی چلانے لگا۔ آسمان سے خون اور ٹٹی پیشاب برسانے اور طرح طرح کا اُودھم مچانے لگا۔ راکشش کی یہ گستاخی دیکھ بلدیو جی نے ہل مُوسل کو یاد کیا۔ وہ آکر موجود ہوئے۔ تو پربھو نے غصہ سے بلول کو ہل سے کھینچ ایک مُوسل اس کے سر پر ایسا مارا کہ:۔

(دیکھو شکل ۱۳۹)

پھُوٹیو مستک چھُوٹے پران
کرہیچ ڈادہی پر یو بکھراز

رُودھر پرواہ بھیو بہتی دھان
نکلے لوچن راتے پار



بلول کے مرتے ہی سب منیوں نے خوش ہو کر بلدیو جی کی پُوجا کی۔ اور بہت سی چیزیں بھینٹ دیں۔ پھر بلرام سکھ دھام وہاں سے چل کر تیرتھ یاترا کو نکلے۔ تو مہاراج! سب تیرتھ کر گھومتے گھومتے وہاں پہنچے جہاں کورو کشیتر میں دریودھن اور بھیم سین گھمسان کی لڑائی کرتے تھے۔ اور پانڈوؤں سمیت بڑے بڑے راجہ و شری کرشن چندر جی کھڑے دیکھتے تھے۔ بلرام جی کے جاتے ہی دونوں بہادروں نے پرنام کیا۔ ایک نے گورُو جان اور دوسرے نے رشتہ دار مان۔ دونوں کو لڑتا دیکھ بلرام... جی بولے:-

سُبھٹ سمان پربل دوؤ ویر
اب سنگرام تجہو تُم دھیر

کُرو پانڈو کا راکھو وَنش
بندھو متر سب بھئے ودھونس

دوؤ مُشٹن بولے سر نائے
اب رن تے اُٹھ یو نہیں جائے

پھر دریودھن بولا۔ کہ گوروُ دیو! میں آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بولتا۔ آپ میری بات دھیان سے سنئے۔ یہ جو مہابھارت یُدھ ہوتا ہے۔ اور لوگ مارے گئے و مارے جا رہے ہیں۔ اور مارے جائیں گے۔ سو تمہارے بھائی کی وجہ سے۔ پانڈو صرف شری کرشن جی کی طاقت پر لڑتے ہیں۔ ورنہ ان کی کیا مجال جو کوروؤں سے لڑیں۔ یہ بچارے تو شری کرشن جی کے ایسے قابو میں ہو رہے ہیں کہ جیسے کاٹھ کی پُتلی مداری کے اشارے پر ناچتی ہے۔ ان کو یہ مناسب نہ تھا کہ وہ پانڈوؤں کی مدد کریں۔ اور ہم سے اتنا حسد کریں۔ دُشاسن کی بھیم سین سے بھُجا اُکھڑوائی۔ اور میری جانگھ میں گدا لگوائی۔ تم سے ہم زیادہ کیا کہیں گے اس وقت:-

جو ہری کریں سوئی اب ہوئے
یہ باتیں جانے سب کوئے

یہ وچن دریودھن کے منہ سے نکلتے ہی اتنی کہہ بلرام جی شری کرشن چندر جی کے پاس آئے کہ تم بھی جھگڑا کرنے میں کچھ کم نہیں۔ اور بولے کہ بھائی! تم نے یہ کیا کیا۔ جو یُدھ کروائے دُشاسن کی بھُجا تڑوائی اور دریودھن کی جانگھ تڑوائی۔ یہ دھرم یُدھ کا اصول نہیں ہے۔ کہ کوئی طاقتور ہو تو بانہ کاٹ کر اس پر ہتھیار چلائے۔ ہاں دھرم یُدھ یہ ہے کہ ایک ایک کو للکار سامنے وار کرے۔ شری کرشن چندر بولے۔ بھائی! تم نہیں جانتے۔ یہ کورو

بڑے ادھرمی پاپی ہیں۔ ان کی بے انصافی کچھ کہی نہیں جاتی۔ پہلے انھوں نے دُشاسن شکنی بھگدت بے کہنے سے جُوا کھیل دھوکے سے راجہ یدھشٹر کا سب کچھ جیت لیا۔ دشاسن دروپدی کا ہاتھ پکڑ لایا۔ اس لئے اس کے ہاتھ بھیم سین نے اُکھاڑے ہے۔ دریودھن نے سبھا کے بیچ دروپدی کو جانگھ پہ بٹھانے کے لئے کہا۔ اس لئے اسکی جانگھ کاٹی گئی۔ اتنا کہہ کر شری کرشنچندر پھر بولے کہ بھائی! تم نہیں جانتے۔ اسی طرح کی جو بے ایمانی کوروؤں نے پانڈوؤں کے ساتھ کی ہیں۔ سو ہم کہاں تک کہیں گے۔ اس لئے یہ بھارت کی آگ کسی طرح نہ بجھے گی۔ تم اس کا کچھ بندوبست مت کرو۔ مہاراج! اتنا وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی بلرام جی کورکشیتر سے چل دوارکا پوری میں آئے۔ اور راجہ اگرسین وشوردشین سے مل کر ہاتھ جوڑ کہنے لگے۔ کہ مہاراج! آپ کے پُنیہ پرتاپ سے ہم سب تیرتھ یاترا تو کر آئے۔ مگر ایک قصور ہم سے ہوا۔ راجہ اُگرسین بولے وہ کیا؟ بلرام جی نے کہا۔ مہاراج! نیمش آرنیہ میں جاکر ہم نے سُوت کو مارا جس کی ہتیا لگی۔ اب آپ کی اجازت ہو تو پھر نیمش آرنیہ میں جا کر یگیہ کے درشن کر کے پھر تیرتھ نہائے ہتیا کا پاپ مٹا دیں پھر براہمن بھوجن کرائے ذاتی کو جما دیں جس سے جگ میں یش پاویں۔ راجہ اُگرسین بولے۔ اچھا۔ آپ ہو آئیے ——

مہاراج! راجہ کی اجازت پاکر بلرام بلرام جی کتنے ہی یدوونشیوں کو ساتھ لے کر نیمش آرنیہ جا کر اشنان دان کر شدھ ہوئے۔ پھر پروہت کو بُلائے ہوم کروائے براہمن جمائے ذاتی کو کھلا دنیا داری کا سب کام کر پاک ہوئے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

جو یہ چرتر سُنے من لائے
تا کو سبھی پاپ نشائے

ادھیائے —— ۸۰

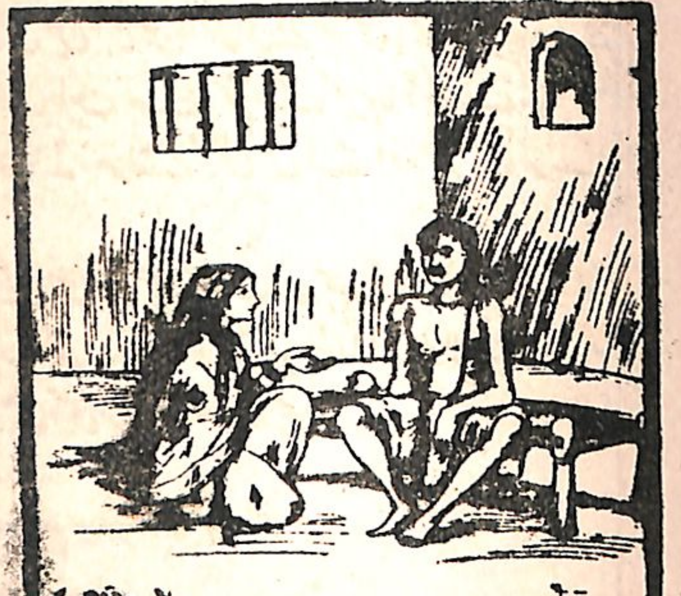
شری کرشن جی دوارا سُداماں جی کا سواگت (استقبال)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب میں سُداماں کی کتھا کہتا ہوں۔ کہ جیسے وہ پربھو کے پاس گیا۔ اور اس کی غریبی دور ہوئی۔ سو تم دھیان سے سُنو۔ جنوب میں ایک دراوڑ دیش ہے وہاں براہمن اور ویش بستے تھے۔ نریش جن کے راجیہ میں گھر گھر ہوتا تھا۔ بھجن سمرن اور ہری کا دھیان اور سب کرتے تھے۔ تپ یگیہ دھرم اور سادھو سنت گئو براہمن کا سمان۔

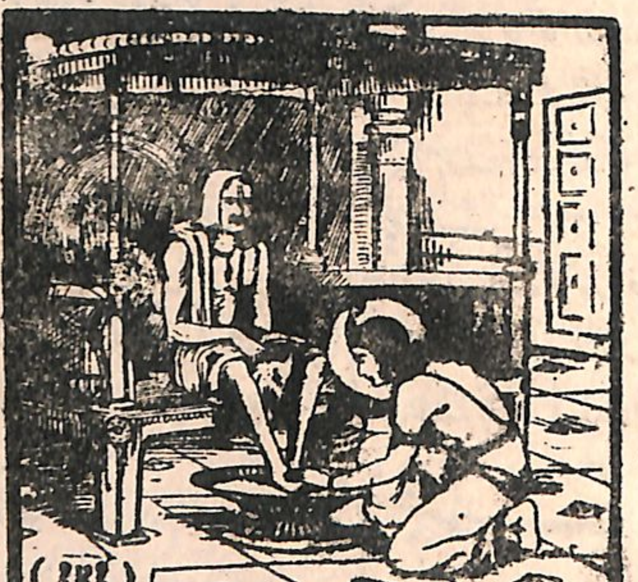
ایسے بسیں سبھی تہی ٹھور
ہری بن کچھو نہ جانے اور

اس حالت میں سداماں نامی براہمن شری کرشنچندر کا گورو بھائی بہت دین۔ دھن ہین۔ تن کشین۔ مہا درد [illegible] ایسا کہ جس کے گھر میں نہ گھاس۔ نہ کھانے کو کچھ پاس۔ ایک دن سداماں جی کی عورت غریبی سے بہت گھبرا کر بہت دُکھ پاکر پتی کے جا کر بہت ڈر کر ڈرتی کانپتی بولی کہ مہاراج! (دیکھو شکل نمبر ۱۴۰) اب اس غریبی کے ہاتھ بہت دُکھ پاتی ہوں۔ جو اب اسے دُور کرنا چاہتے ہو تو ایک طریقہ بتاتی ہوں۔ براہمن بولا وہ کیا۔ اُس نے کہا کہ تمہارے دوست

ترلوکی ناتھ دوار کا داسی شری کرشن چند آنند کند ہیں جو اُن کے پاس جاؤ تو غریبی دُور ہو۔ کیونکہ وہ دھن دولت دھرم و مکتی کے داتا ہیں۔ مہاراج! جب برا ہمنی نے ایسے سمجھا کر کہا تو سُداماں بولے کہ اے پیاری بغیر دیئے شری کرشنچندر بھی کسی کو کچھ نہیں دیتے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ جنم بھر (تازندگی) میں نے کسی کو کچھ نہیں دیا۔ بغیر دیئے کہاں سے پاؤں گا۔ ہاں! تیرے کہنے سے جاؤں گا۔ تو شری کرشن کے درشن کر آؤں گا۔ اس بات کے سنتے ہی براہمنی نے ایک



(۱۴۰)



(۱۴۱)

نہایت بوسیدہ کپڑے میں تھوڑے سے چاول لا کر باندھ دیئے سری بھگوان کی بھینٹ کے لئے۔ اور لوٹا۔ رسی ولاٹھی لا دی۔ تب تو ڈور لوٹا کندھے پر ڈال چاول کی پوٹلی بغل میں دبا کر لاٹھی ہاتھ میں لے شری گنیش کو منائے شری کرشن کا دھیان دھر دوار کا پوری کو پدھارے۔ مہاراج! راستہ میں چلتے چلتے سداماں من میں کہنے لگا۔ کہ دھن تو میری قسمت میں نہیں، مگر دوار کا جانے سے شری کرشنچندر آنند کند کا درشن تو کروں گا۔ ایسے سوچتا ہوا چلتا چلتا تین پہر میں سداماں دوارکا پوری میں پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ نگر کے چاروں طرف سمندر ہے اور بیچ میں شہر۔ اور شہر کی رونق قابل دید ہے۔

اتنی کتھا کہہ کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب سداماں نے نگر کے اندر جا کر دیکھا تو جگہ جگہ یدوونشی اندر جیسی سبھا لگائے بیٹھے ہیں۔ جہاں تہاں گئو دان ہری بھجن پربھو کا یش ہو رہا ہے۔ اور سارے نگر نواسی بڑے آنند میں ہیں۔ مہاراج! یہ چرتر دیکھتا دیکھتا اور شری کرشن جی کا مندر پوچھتا پوچھتا سداماں پربھو کی ڈیوڑھی پر کھڑا ہو کر کسی سے پوچھا کہ شری کرشن چندر جی کہاں براجتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ دیوتا! تم مندر کے اندر جاؤ۔ سامنے شری کرشن جی رتن ... سنگھاسن پر بیٹھے ہیں۔ مہاراج! اتنا وچن سن سُداماں جو اندر گیا تو دیکھتے ہی شری کرشن جی سنگھاسن سے اُتر آگے بڑھ مل کر بڑے پیار سے ہاتھ پکڑ اُسے لے گئے۔ پھر سنگھاسن پر بیٹھائے۔ پاؤں دھوئے۔ چرنامرت لیا۔ پھر چندن ... لگائے۔ پھول چڑھائے پربھو نے سداماں کی پوجا کی۔ (دیکھو شکل ۱۴۱)

اتنا کر ہری جورے ہاتھ ــ کشل کشیم پوچھتا یدوناتھ

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ سے کہا کہ مہاراج! یہ چرتر دیکھ رکمنی سمیت آٹھوں پٹ رانیاں اور سب یدوونشی جو اس وقت وہاں تھے۔ من ہی من میں یوں کہنے لگے۔ کہ اس غریب۔ میلے۔ کچیلے۔ گندے براہمن نے ایسا کیا اگلے جنم میں پُنیہ کیا تھا جو تریلوکی ناتھ نے اسے اتنی عزّت دی۔ مہاراج! انتریامی شری کرشن چندر اس وقت سبھا کے من کی بات سمجھ کر اُن کے دل کا شک مٹانے کو سُداماں سے گورو کے گھر کی بات کرنے لگے۔ کہ بھائی تمہیں وہ بات یاد ہے۔ کہ گورو ماتا نے ایک دن ہمیں ایندھن لینے بھیجا تھا اور جب جنگل میں ایندھن اکٹھا کر کے گٹھری باندھ سر پہ دھر کر چلنے لگے۔ تو آندھی اور مینہ آیا اور لگا موسلا دھار برسنے۔ جل تھل چاروں طرف بھر گئے۔ تم بھیگ کر مہا دُکھ پائے۔ جاڑا لگتا رات بھر ایک درخت کے نیچے رہے۔ صبح ہوتے ہی گورو جی ڈھونڈتے ڈھونڈتے جنگل میں آئے۔ اور مہربانی کر کے آشیرباد دے ہم تمہیں اپنے ساتھ گھر لوا لائے۔

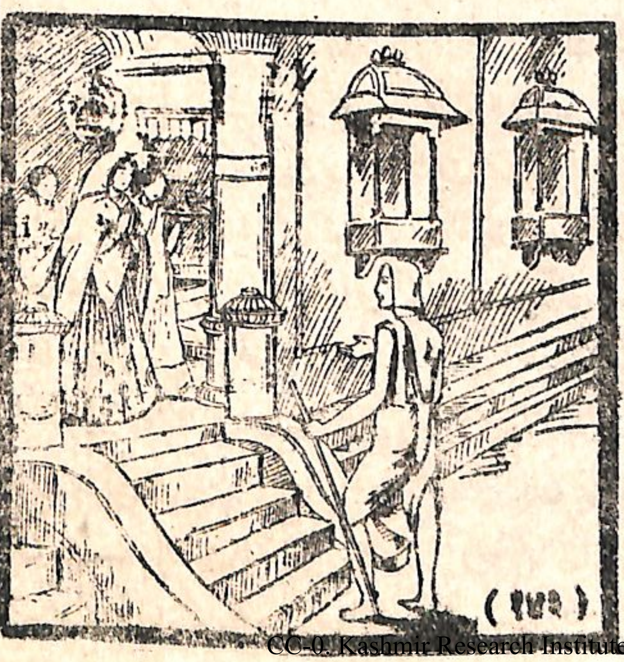
اتنی کہہ شری شکدیو جی بولے کہ بھائی۔ جب سے تم گورو دیو کے یہاں سے بچھڑے تب سے ہم نے تمہارا سماچار نہ پایا۔ کہ کہاں تھے اور کیا کرتے تھے۔ اب آ کر درشن دے کر تم نے ہمیں بہت سکھ دیا۔ اور گھر پوتر کیا۔ سُداماں بولا ہے کرپا سندھو دین بندھو۔ سوامی۔ انتریامی۔ تم سب جانتے ہو۔ کوئی بات دنیا میں ایسی نہیں جو تم سے چھپی ہو۔

ادھیائے ـــــ ۸۱

سُداماں دِرِدر سنگھار (غریبی دور)

شری شکدیو جی بولے کہ راجہ انتریامی شری کرشن چندر نے سُداماں کی بات سُن اور اُس کے بے شمار مقصد سمجھ ہنس کر کہا کہ





بھائی! بھابھی نے ہمارے لئے کیا بھینٹ بھیجی ہے۔ وہ دیتے کیوں نہیں۔ بغل میں کس لئے دبا رہے ہو۔ مہاراج! یہ بات سُن سداماں تو شرمندہ سے ہو سر جھکائے رہا اور پربھو نے اُٹھ چاول کی پوٹلی اس کی بغل سے نکال لی۔ پھر کھول کر اسمیں سے دو مٹھی چاول بہت خوش ہو کر کھائے (دیکھو شکل ۱۴۲) اجیونہی تیسری مٹھی بھری تو رکمنی جی نے ہری کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ مہاراج! آپ نے دو لوک تو اسے دے دیئے۔ اب اپنے رہنے کو بھی کوئی جگہ رکھو گے یا نہیں۔ یہ برہمن تو نیک شریف اور بھولا ہی نظر آتا ہے۔ کیونکہ اسے اتنا کچھ مل جانے پر بھی مسرت نہ ہوئی۔ اس لئے میں نے جانا کہ یہ سُکھ دکھ برابر سمجھتے ہیں۔ نہ انہیں جانے کا فکر نہ آنے کی خوشی۔ اتنی بات رکمنی جی کے منہ سے نکلتے ہی شری کرشن چندر جی نے کہا کہ اے پیاری! یہ میرا بہت پکا دوست ہے۔ اس کی خوبیاں میں کہاں تک بیان کروں۔ یہ ہمیشہ پریم میں مگن رہتا ہے۔ اور اس کے آگے دنیا کے سُکھوں کو ہیچ سمجھتا ہے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ایسے طرح طرح کی باتیں کر پربھو رکمنی جی کو سمجھا کر۔ سداماں کو مندر میں لا کر اور لذیذ کھانے کھلا کر۔ پان کھلا کر ہری نے سداماں کو سُندر سیج پہ لے جا بٹھایا۔ وہ سفر کا تھکا ہارا تو تھا ہی۔ سیج پہ جا کر سُکھ پا کر سو گیا۔

پربھو نے وشو کرما کو بلا کر کہا کہ تم ابھی جا کر سداماں کا مکان سونے چاندی کا بنا دو، اور اس میں دنیا بھر کے عیش و آرام کا سامان اور سب ضروریات زندگی مہیا کر آؤ۔ تاکہ اسے کسی بات کی کمی نہ رہے۔ اتنی بات پربھو کے منہ سے نکلتے ہی وشو کرما وہاں جا کر فوراً بنا آیا۔ اور ہری سے کہہ کر واپس اپنی جگہ گیا۔ صبح ہوتے ہی سداماں اٹھ اشنان دھیان۔ پوجا سے فارغ ہو کر ہری کے پاس رخصت ہونے کے لئے گیا۔ اس وقت شری کرشن چندر جی منہ سے تو کچھ نہ بولے۔ مگر پریم میں مگن ہو آنکھیں ڈبڈبائے دیکھتے رہے۔ سداماں رخصت ہو کر پرنام کر کے اپنے گھر کو چلا۔ اور راستہ میں من ہی من میں وچار کرنے لگا۔ کہ اچھا ہوا جو ہری سے میں نے کچھ نہیں مانگا۔ جو اُن سے کچھ مانگتا تو وہ دیتے تو ضرور، مگر مجھے لوبھی لالچی کہتے۔ کوئی فکر کی بات نہیں۔ برہمنی کو میں سمجھا لوں گا۔ شری کرشن چندر جی نے میری بہت خاطر تواضع کی۔ اور مجھے لوبھی نہیں جانا۔ یہی مجھے لاکھ ہے۔ مہاراج! ایسے سوچ وچار کرتا سداماں اپنے گاؤں کے نزدیک آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ نہ وہ جگہ ہے اور نہ جھونپڑی۔ وہاں تو ایک اندر پوری سی بس رہی ہے۔ دیکھتے ہی سداماں نہایت دُکھی ہو کر کہنے لگا کہ ہے ناتھ! تم نے یہ کیا کیا۔ ایک دُکھ تو تھا ہی دوسرا اور دیا۔ یہاں سے میری جھونپڑی کو کیا ہوا۔ اور برہمنی کہاں گئی۔ کس سے پوچھوں اور کہاں ڈھونڈوں۔ اتنا جا کر دروازے پہ جا کر سداماں نے پہریداروں سے پوچھا کہ یہ اتنا خوبصورت محل کس کا ہے۔ تب پہریدار نے کہا شری کرشن جی کے دوست سداماں جی کا۔ یہ بات سُن سداماں کچھ کہنے کو ہی تھا کہ اندر سے دیکھ اس کی برہمنی خوبصورت کپڑے پہن سولہ شنگار کئے پان کھائے خوشبو لگائے سکھیوں کو ساتھ لئے پتی کے نزدیک آئی۔ (دیکھو شکل ۱۴۳)

پاین پہری پاٹمبر ڈارے   ہاتھ جوڑ یہ بچن اُچارے
ٹھاڑے کیوں مندر پگ دھارو   من سوں سوچ کرو تم نیارو
تم پیچھے وشو کرما آئے   تن مندر پل مانجھ بنائے

مہاراج! اتنی بات براہمنی کے منہ سے سُن سداماں جی مندر میں گئے۔ اور بہت دھن دولت دیکھ بڑے اُداس ہوئے۔ براہمنی بولی۔ سوامی! دھن پاکر تو لوگ خوش ہوتے ہیں۔ تم اُداس ہوئے اس کی کیا وجہ ہے۔ مہربانی کر کے کہئے تاکہ میرے دل کا شک رفع ہو۔ سداماں بولا۔ پیاری! یہ مایا بڑی ٹھگنی ہے۔ اس نے سارے سنسار کو ٹھگا ہے۔ ٹھگتی ہے اور ٹھگتی رہے گی۔ یہی ٹھگنی پربھو نے مجھے دی۔ اور میرے پریم کو نہ سمجھا۔ میں نے اُن سے اس کے لئے کب کہا تھا جو اُنہوں نے مجھے دی۔ اس لئے میرا دل اُداس ہے۔ براہمنی بولی۔ اکمک۔ تم نے تو شری کرشن جی سے کچھ مانگا تھا۔ مگر انتریامی سب کے دِل کی جانتے ہیں۔ میرے من میں دھن کی خواہش تھی۔ جو پربھو نے پوری کی۔ تم اپنے من میں کچھ اور مت سمجھیو۔ اتنی کتھا کہہ شری شُکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس کتھا کو جو ہمیشہ سُنے اور سناویگا وہ شخص جگت میں آ کر کبھی دُکھ نہ پاویگا۔ اور آخری وقت بہشت میں جاویگا۔

ادھیائے —— ٨٢

شری کرشن بلرام کورو کشیتر گمن۔ (جانا)

شری شُکدیو جی بولے کہ راجہ! اب میں پربھو کے کورو کشیتر جانے کی کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ جیسے دوارکا سے سب یدو ونشیوں کو ساتھ لے کر شری کرشن چندر اور بلرام جی سُورج گرہن نہانے کورو کشیتر گئے۔ راجہ نے کہا۔ مہاراج! آپ کہیئے۔ میں دھیان سے سنونگا۔ پھر شُکدیو جی بولے۔ مہاراج! ایک دفعہ سورج گرہن کا حال سُن کر شری کرشن چندر اور بلدیو جی نے راجہ اُگرسین کے پاس جا کر کہا کہ مہاراج! بہت دنوں کے بعد سُورج گرہن آیا ہے۔ جو اس موقعہ پر کورو کشیتر میں جا کر اشنان کریں تو بہت پُنیہ ہوگا۔ کیونکہ شاستر میں لکھا ہے کہ کورو کشیتر میں جو دان پُنیہ کریئے وہ ہزار گنا ہوتا ہے۔ اتنی بات کے سنتے ہی یدو ونشیوں نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ مہاراج! کورو کشیتر ایسا تیرتھ کیسے ہوا۔ سو مہربانی کر کے ہم کو سمجھا کے کہئے۔ شری کرشن چندر جی بولے کہ سنو۔ جمدگنی رشی بڑے گیانی تپسوی تھے۔ انکے تین لڑکے ہوئے۔ سب سے بڑے اُن میں پرشرام تھے جو کہ سنا اس لئے کہ چتر کوٹ میں جا رہے۔ اور سدا شیو کی تپسیا کرنے لگے۔ لڑکوں کے ہوتے ہی جمدگنی رشی گھر بار چھوڑ ویراگ لے عورت سمیت بن میں جا کر جپ تپ کرنے لگے۔ ان کی عورت کا نام رینوکا تھا۔ وہ ایک دن اپنی بہن کو دعوت دینے گئی۔ اس کی بہن راجہ سہستر ارجن کی عورت تھی۔ دعوت دیتے ہی ابھیمان کر راجہ سہستر ارجن کی رانی رینوکا کی بہن ہنس کر بولی۔ بہن! تم ہمیں ہماری فوج سمیت اگر جما سکو تو دعوت دو۔ ورنہ مت دو۔ مہاراج! یہ بات سُن رینوکا اپنا سا منہ لے چُپ چاپ وہاں سے اُٹھ اپنے گھر آئی۔ اسے اُداس دیکھ جمدگنی رشی نے پُوچھا کہ آج کیا ہے جو تو اُداس ہو رہی ہے۔ مہاراج! بات کے پُوچھتے ہی رینوکا نے رو کر سب بات جیوں کی تیوں کہہ سنائی۔ سنتے ہی جمدگنی رشی نے عورت سے کہا کہ اچھا تو جا کر اپنی فوج کو ابھی اُس کی فوج سمیت دعوت دے آ۔ پتی کی اجازت پاتے رینوکا بہن کے گھر جا کے دعوت دے آئی۔ اس کی

بہن نے اپنی پتی سے کہا۔ کل آپ کو معہ تمام فوج کے جمد گنی رشی کے یہاں کھانا کھانے جانا ہے۔ عورت کی بات سُن اچھا کہہ وہ ہنسکر چُپ ہو رہا۔ صبح ہوتے ہی جمد گنی اُٹھ کر راجہ اِندر کے پاس گئے۔ اور کام دھینو مانگ لائے پھر جاکر سہستر ارجن کو بلا لائے۔ وہ معہ فوج کے آیا۔ اُسے جمد گنی نے اچھا کھانا کھلایا۔ معہ لشکر کے کھانا کھاکر سہستر ارجن بہت شرمندہ ہوا۔ اور دِل میں کہنے لگا کہ اس نے اتنے آدمیوں کا سامان رات بھر میں کہاں سے اکٹھا کیا اور کیسے کھانا بنایا۔ اس کا بھید کچھ جانا نہیں جاتا۔ اتنا کہہ رخصت ہو کر اُس نے اپنے گھر جاکر یوں کہہ ایک براہمن کو بھیج دیا کہ دیوتا! تم جمد گنی رشی کے گھر جاکر اس بات کا پتہ لگاؤ کہ اس نے کس طرح ایک دن میں مجھے معہ لشکر کے کھانا کھلایا۔ اتنی بات کے سنتے ہی براہمن جاکر دیکھ آیا۔ سہستر ارجن نے کہا کہ مہاراج! اس کے گھر میں کام دھینو ہے۔ اس کی طاقت پہ تمہیں دعوت دے کر ایک دن میں کھانا کھلایا۔ یہ حال سُن کر سہستر ارجن نے ابھی براہمن سے کہا کہ دیوتا۔ تم جاکر ہماری طرف سے جمد گنی رشی کو کہو کہ سہستر ارجن نے کام دھینو مانگی ہے۔ اس بات کے سنتے ہی وہ براہمن پیغام لے رشی کے پاس گیا۔ اور اس نے سہستر ارجن کی بات کہی۔ رشی بولے کہ یہ گئے ہماری نہیں جو ہم دیں۔ یہ تو راجہ اندر کی ہے۔ اسے ہم نہیں دے سکتے۔ تم جاکر راجہ سے کہہ دو۔ بات کے سنتے ہی براہمن نے راجہ سے جاکر کہا۔ مہاراج! رشی نے کہا ہے کہ کام دھینو ہماری نہیں ہے۔ یہ تو راجہ اندر کی ہے۔ اسے ہم نہیں دے سکتے۔ اتنی بات براہمن کے منہ سے نکلتے ہی سہستر ارجن نے اپنے بہت سے یودھاؤں کو بلا کر کہا۔ تم سبھی جاکر جمد گنی کے گھر سے کام دھینو کھول لاؤ۔ مالک کا حکم پاتے ہی یودھا رشی کے گھر گئے۔ اور جب دھینو کو کھولکر جمد گنی کے گھر سے چلے تو رشی نے دوڑ کر جاکر راستے میں کام دھینو کو روکا۔ یہ سماچار پائے غصے میں سہستر ارجن نے آ رشی کا سر کاٹ ڈالا۔ کام دھینو بھاگ کر اندر کے پاس گئی۔ رینوکا آئے پتی کے پاس کھڑی ہوئی۔

دوہا۔ سر کھسوٹ لوٹتی پھرے بیٹھ رہے ہی پائے
چھاتی پیٹے رُدون کرے پیا پیا کہہ بلکھائے

اس وقت رینوکا کا رونا سُن دسوں دشاؤں کے راجے کانپ اُٹھے اور پرشرام جی کا تپ کرتے کرتے آسن ہلا۔ اور دھیان چھوٹا۔ دھیان چھوٹتے ہی گیان کر پرشرام جی اپنا کلہاڑا لے وہاں آئے جہاں پتا کی لاش پڑی تھی۔ اور ماتا پٹا روتی پیٹتی کھڑی تھی۔ دیکھتے ہی پرشرام جی کو بہت غصہ آیا اور رینوکا نے پتی کے مارے جانے کا سب حال رو رو کر کہہ سنایا۔ بات کے سنتے ہی پرشرام جی یہ کہہ کر وہاں گئے جہاں سہستر ارجن اپنی سبھا میں بیٹھا تھا کہ ماتا میں اپنے پتا کے دشمن کو مار آؤں پھر آکر پتا کو اُٹھاؤں گا۔ اُسے دیکھتے ہی پرشرام غصے میں بولے کہ:

ارے کرور کائر کُل دروہی تاتا مار دُکھ دینو موہی

ایسے کہہ جب فرسہ لے پرشرام جی بڑے غصے میں آئے تب وہ بھی دھنش بان لے اُن کے سامنے کھڑا ہوا۔ دونوں بلوان مہایُدھ کرنے لگے۔ آخر لڑتے لڑتے شری پرشرام جی نے چار گھڑی کے اندر سہستر ارجن

کو مار گرایا۔ پھر اُس کا کنگ چڑھ آیا۔ اسے بھی اُنھوں نے اسی کے پاس کاٹ ڈالا۔ پھر وہاں سے آکر تپا کی گئی کرہی۔ اور ماتا کو سمجھا کر پھر اُسی جگہ پر شرام جی نے رُودر یگیہ کیا۔ تبھی سے وہ جگہ کشیتر کے نام سے مشہور ہوا۔ وہاں جاکر جو کوئی دان۔ اشنان۔ تپ۔ یگیہ کرتا ہے۔ اُسے ہزار گنا پھل ملتا ہے۔

اتنی کتھا سنائے شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس پرسنگ کے سنتے ہی سب یدو ونشیوں نے خوش ہوکر شری کرشن چندر جی سے کہا کہ مہاراج! جلد ہی کورو کشیتر کو چلئے اب دیر نہ کریئے۔ کیونکہ موقع پہنچنا چاہیئے اس بات کے سنتے ہی شری کرشن چندر اور بلرام جی نے راجہ اگر سین سے پوچھا کہ مہاراج سب کورو کشیتر چلیں گے۔ یہاں شہر کی حفاظت میں کون رہے گا۔ راجہ اگر سین نے کہا۔ انیر ودھ جی کو رکھ چلیئے۔ راجہ کی اجازت پاکر پربھو نے انیر ودھ جی کو بُلا کر سمجھا کر کہا کہ بیٹا۔ تم یہاں رہو۔ گائے برہمن کی حفاظت کرو۔ اور پرجا کی پرورش کرو۔ ہم راجہ جی کے ساتھ سب یدو ونشیوں سمیت کورو کشیتر نہا آویں۔ انیر ودھ جی نے کہا۔ بہت اچھا مہاراج! انیر ودھ جی کو شہر کی حفاظت میں چھوڑ سور سین۔ وسد۔ اکرور۔ کرت ورما وغیرہ چھوٹے بڑے یدو ونشی اپنی اپنی عورتوں سمیت راجہ اگر سین کے ساتھ کورو کشیتر چلنے کو اکٹھے ہوئے۔ جس وقت لشکر کے ساتھ اگر سین نے شہر کے باہر ڈیرہ کیا، وہاں سب جا ملے۔ ان کے بعد شری کرشن جی بھائی بھاوج کو ساتھ لے۔ آٹھوں پٹ رانی اور سولہ ہزار ایک سو رانی دھیئے پوتوں سمیت جا ملے۔ پربھو کے پہنچتے ہی راجہ اگر سین نے وہاں سے ڈیرا اٹھایا۔ اور راجہ اندر کی طرح بڑی دھوم دھام سے وہاں روانہ ہوئے۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! کچھ دنوں میں چلتے چلتے شری کرشن چندر سب یدو ونشیوں سمیت خیریت سے کورو کشیتر جا پہنچے۔ وہاں جاکر سب نے اشنان کیا، اور اپنی اپنی اوقات کے مطابق سب نے ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ۔ پالکی۔ استر۔ شستر۔ زیورات۔ اناج۔ دھن۔ دان دیا۔ پھر سب نے ڈیرے ڈالے۔ مہاراج! شری کرشن چندر اور بلرام جی کے کورو کشیتر کو جانے کا حال سن کر چاروں طرف کے راجہ معہ اپنی فوج و لشکر لے کر وہاں آئے اور شری کرشن و بلرام جی کو ملے۔ پھر سب کورو پانڈو بھی اپنی اپنی فوج لے کر معہ کنبے کے وہاں آملے۔ اس وقت کنتی اور دروپدی یدو ونشیوں کے رنیواس میں جاکر سب سے ملیں۔ پھر کنتی نے بھائی کے سامنے جاکر کہا کہ بھائی۔ میں بڑی بدقسمت ہوں۔ جس دن شادی ہوئی اُسی دن سے دُکھ اٹھاتی ہوں۔ تم نے جب سے بیاہ دی تبھی سے میری کسی نے دھیان نہ کیا۔ اور رام کرشن جو سب کے سُکھدائی۔ ان کو بھی دیا نہ آئی۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر وسدیو جی بولے کہ بہن۔ مجھے کیا کہتی ہے۔ اس میں میرا کچھ قصور نہیں۔ کرم کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی۔ ہری کی مرضی طاقتور ہے۔ دیکھو۔ کنس کے ہاتھ سے میں نے بھی کیا کیا دُکھ نہ پایا۔

پربھو آدھین سکل جگ آئے کت دُکھ کر یو دیکھ جگ مائے

مہاراج! اتنا کہہ بہن کو سمجھا بجھا کر وسدیو جی وہاں گئے جہاں سب راجہ اگر سین کی سبھا میں بیٹھے تھے۔ اور دریودھن وغیرہ بڑے بڑے راجہ اور پانڈو اُگر سین ہی کی بڑائی کرتے تھے۔ کہ راجہ! تم خوش قسمت ہو جو ہمیشہ شری کرشن چندر کا درشن پاتے ہو۔ اور جنم جنم کا پاپ گنواتے ہو۔ جنہیں شو جی و برہما جیسے دیوتا تلاش کرتے پھریں۔ وہ



پربھو تمہاری ہمیشہ رکشا کریں۔ جن کا بھید یوگی۔ منی۔ رشی نہ پاویں، وہ ہری تمہاری اجازت لینے آویں جو ہیں سارے جگت کے ایش وہ ہیں تمہیں جھکتے شیش۔ اتنا کہہ شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایسے سب راجہ آکر راجہ اُگرسین کی تعریف کرتے تھے۔ اور وہ اوقات کے مطابق سب کی عزت کرتے تھے۔ اس دوران شری کرشن بلرام جی کا آنا سُن نند اُپانند جی سب گوپی گوال بال سمیت آپہنچے۔ (دیکھو شکل ۱۴۴) نہا دھو کر فارغ ہو کر نند جی وہاں گئے جہاں پتر کے ساتھ وسدیو جی بیٹھے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی وسدیو جی اُٹھ کر ملے۔ اور دونوں سے محبت کے ساتھ ملاقات کی اور اتنی خوشی مانی جیسے کوئی گم شدہ چیز کے ملنے پر ہوتی ہے۔ پھر وسدیو جی نے نند رائے سے برج کی پچھلی سب باتیں کہہ سنائیں۔ جیسے نند رائے جی نے شری کرشن بلرام جی کو پالا تھا۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی نند رائے جی آنکھوں میں پانی بھر وسدیو جی کا منہ دیکھ رہے۔ پھر کرشن بلدیو جی پہلے نند یشودھا جی کو ڈنڈوت پرنام کرنے کے بعد گوال بالوں سے جا ملے۔ وہاں آکر گوپیوں نے ہری کا چندر مکھ دیکھ دیکھ اپنے نین چکوروں کو سکھ دیا۔ اور جیون کا پھل لیا۔ اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! وسدیو۔ دیوکی۔ روہنی۔ شری کرشن بلرام سے ملے۔ جو کچھ پریم نند اُپانند یشودھا۔ گوپی گوال بالوں نے کیا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا۔ وہ دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ آخر سب کو پریم سے بے چین دیکھ شری کرشن چندر جی بولے کہ سُنو۔

میری بھگتی جو پران کرے ۔۔۔ بھو ساگر نربھے سو ترے
تن من دھن تم ارپن کیتھو ۔۔۔ نیہہ نرنتر کر موہی جیتھو
تم سم بڑبھاگی نہیں کوئے ۔۔۔ برہم رودر اندرادک ہوئے
یوگیشور کے دھیان نہ آیو ۔۔۔ تم سنگ رہ نیتہ پریم بڑھایو
ہو سب ہی گھٹ گھٹ رہوں ۔۔۔ اگم اگلئے بُو دانی بہوں

جیسے تیج جل۔ اگنی۔ پرتھوی آکاش۔ کاہے دیہہ میں داس۔ ویسے سب گھٹ میں بھرا ہے پرکاش۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جب شری کرشن چندر جی نے یہ سب بھید کہہ سنایا، تب سب برج داسیوں کو دھیرج (صبر) آیا

ادھیائے ــــــ ۸۳

بھگوان کی پٹ رانیوں کے ساتھ دروپدی کی بات چیت

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دروپدی اور شری کرشن چندر جی کی عورتوں میں آپس میں باتیں ہوئیں وہ کہتا ہوں۔ تم سنو۔ ایک دن کوروا اور پانڈووں کی عورتیں شری کرشن جی کی عورتوں کے پاس بیٹھی تھیں۔ اور گن گاتی تھیں۔ اسی دوران بات چیت چلی تو دروپدی نے شری رکمنی جی سے کہا۔ کہ سندری! کہہ تو نے شری کرشن جی کو کیسے پایا۔



شری رکمنی جی بولی۔ میرے پتا کا تو خیال تھا کہ میں اپنی کنیا شری کرشن چندر کو دوں۔ مگر بھائی نے راجہ ششوپال کو دینے کا ارادہ کیا۔ وہ بارات لے بیاہنے کو آیا۔ اور شری کرشن جی کو میں نے براہمن بھیج بلایا۔ بیاہ والے دن جب میں گوری کی پوجا کر کے گھر کو چلی تو شری کرشن چندر نے سب راکششی فوج کے بیچ سے مجھے اٹھا کر رتھ میں بٹھا اپنا راستہ لیا۔ یہ بات سن کر سارا اکشش دل پر بھو پر آ ٹوٹا۔ وہ پربھو نے آسانی سے مار گرایا۔ پھر مجھے لے کر دوارکا گئے۔ وہاں جاتے ہی راجہ اگرسین۔ شورسین۔ وسدیو جی نے وید کی ودھی سے شری کرشن جی کے ساتھ میرا بیاہ کیا۔ شادی کا حال سن کر میرے پتا نے بہت سا دہیز بھجوا دیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اسی طرح دروپدی نے ستیہ بھاما۔ جامونتی۔ کالندی۔ بھدرا۔ ستیا۔ مترونداء لکشنا وغیرہ شری کرشن چندر جی کی سولہ ہزار ایک سو آٹھ پٹارانیوں سے پوچھا، اور ہر ایک نے سب حال اپنی اپنی شادی کا تفصیل کے ساتھ کہہ سنایا۔

ادھیائے ــــــ ۸۴

واسدیو کرت یگیہ ورنن

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اب میں سب رشیوں کے آنے کی اور وسدیو جی کے یگیہ کرنے کی کتھا کہتا ہوں۔ آپ دھیان سے سنیں۔ مہاراج! ایک دن راجہ اگرسین۔ شورسین۔ وسدیو۔ شری کرشن۔ بلرام سب یدوونشیوں

سمیت سبھا کئے بیٹھے تھے۔ اور سب دیش دیش کے نریش وہاں حاضر تھے۔ اسی دوران میں شری رگھو نندن آنند کند کے درشنوں کی خواہش کر کے ویاس۔ وششٹھ۔ وامدیو۔ وشوامتر۔ پاراشر۔ بھرگو۔ پلستیہ۔ بھاردواج۔ مارکنڈیے وغیرہ اٹھاسی ہزار رشی وہاں آئے۔ ان کے ساتھ نارد جی بھی آئے۔ انھیں دیکھتے ہی ساری سبھا کھڑی ہوئی۔ اور پھر سب ڈنڈوت کر پاٹمبر کے پاوڑے ڈال سب کو سبھا میں لائے۔ (دیکھو شکل ۲۲۶) پھر شری رگھو نندن جی نے سب کو آسن پہ


(۲۲۶)


(۲۲۵)

بٹھا کر پاؤں دھو چرنامرت لے پیا۔ اور ساری سبھا پر چھڑک پھر چندن عطر۔ دھوپ۔ دیپ۔ پان۔ سپاری کر بھگوان نے سب کی پوجا کی۔ پھر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو کر ہری بولے۔ کہ دھنیہ بھاگیہ ہمارے۔ جو آپ نے آ کر درشن دیا۔ سادھو کا درشن گنگا کے اشنان کے برابر ہے۔ جس نے سادھو کا درشن پایا، اُس نے جنم کا پاپ گنوایا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج!

شری بھگوان بچن جب کہے ۔۔۔ تب سب رشی دھارت رہے

کہ جو پربھو جیوتی سروپ اور سارے جگت کا بنانے والا وہ جب یہ بات کہے تو اور کی کس نے چلائی۔ من ہی من جب سب انھوں نے اتنا کہا تب نارد جی بولے:-

سُنو سبھا تم سب من لائے ۔۔۔ ہری مایا جانی نہیں جائے

یہ خود ہی پرماتما ہیں۔ وشنو بن کر پرورش بھی یہی کرتے ہیں۔ اور شو جی کا رُوپ دھر کر دنیا کا ناش بھی یہی کرتے ہیں۔ ان کی ریتی اپرم پار ہے۔ اس میں کسی کی عقل کچھ کام نہیں کرتی۔ مگر اتنا ان کی کرپا سے ہم جانتے ہیں۔ کہ سادھوؤں کو سکھ دینے کے لئے اور دُشٹوں کو مارنے کے لئے اور سناتن (پُرانا) دھرم چلانے کے لئے بار بار اوتار لے کر پربھو آتے ہیں۔ مہاراج! جب اتنی بات کہہ کر نارد جی سبھا سے اُٹھنے کو ہوئے تو وسدیو جی سامنے آ کر

ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگے۔ ہے رشی راج! انسان دُنیا میں آ کر کرم بندھن سے کیسے چھُوٹے یہ مہربانی کر کے کہیے۔ مہاراج! یہ بات وسدیو جی کے مُکھ سے نکلتے ہی سب رشی منی نارد جی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ تب نارد جی نے منیوں کے دل کی بات سمجھ کر کہا کہ اے دیوتاؤ! تم اس بات سے حیران مت ہو۔ شری کرشن جی کی مایا بڑی بلوان ہے۔ اس نے سارے سنسار کو جیت رکھا ہے۔ اسی سے وسدیو جی نے یہ بات کہی۔ اور دوسرے ایسے بھی کہا ہے۔ کہ جو آدمی جس کے نزدیک رہتا ہے۔ وہ اس کا گُن۔ اثر اور پرتاپ مایا کے سبب نہیں جانتا۔ جیسے

گنگا واسی انت ہی جائیں ۔۔۔ تج کے گنگ کُوپ جل نہائیں
یوں ہی یادو پھیے اپانے ۔۔۔ ناہی کچھُو کرشن گتی جانے

اتنا کہہ نارد جی نے منیوں کے من کا شک دور کیا اور وسدیو جی سے کہا کہ مہاراج! شاستر میں کہا ہے کہ جو آدمی تیرتھ۔ دان۔ تپ۔ برت۔ یگیہ کرتا ہے وہ سنسار کے بندھن سے چھُوٹ کر مکتی پاتا ہے۔ اس بات کے سنتے ہی خوش ہو کر وسدیو نے باتا کی بات میں سب یگیہ کی سامگری منگوا کر حاضر کی۔ اور سب رشیوں و منیوں سے کہا۔ مہاراج! کرپا کر کے یگیہ کو شروع کیجیے۔ مہاراج! وسدیو جی کے منہ سے اتنا وچن نکلتے ہی براہمنوں نے یگیہ کی جگہ بنائی اور سنواری۔ تبھی وسدیو جی سب عورتوں کے ساتھ ویدی میں جا بیٹھے۔ سب راجہ اور یادو یگیہ کی سیوا میں حاضر ہوئے۔ اتنی کتھا سُنا کر شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! جس وقت وسدیو جی ویدی میں جا بیٹھے۔ تب وید کے طریقے سے منیوں نے یگیہ شروع کیا اور لگے وید منتر پڑھ پڑھ آہوتی دینے اور اور سب دیوتا بھاگ کر لگے لینے۔ مہاراج! جس وقت یگیہ ہونے لگا۔ اس وقت کنر۔ گندھرو۔ بھیری۔ دُندبھی بجا بجا کر تعریف کرتے تھے۔ ادھر چارن بندی لوگ یش گاتے تھے۔ اُروشی وغیرہ اپسرائیں ناچتی تھیں۔ اور دیوتا اپنے اپنے ومانوں سے پھول برساتے تھے۔ اور یہ کادی لوگ جے جے کار کرتے تھے۔ جب یگیہ پُورن ہوا۔ تو وسدیو جی نے پُورن آہوتی دے کر براہمنوں کو کپڑے پہنائے۔ زیورات۔ دھن۔ سونا۔ چاندی۔ بہت دان دیا۔ اور انہوں نے وید منتر پڑھ پڑھ کر آشیرباد دیا۔ پھر سب ملکوں کے راجاؤں کو بھی وسدیو جی نے کپڑے پہنائے اور کھانا کھلایا۔ اور انہوں نے یگیہ کی بھینٹ دے دے کر اجازت لے کر اپنے اپنے دیش کو روانہ ہوئے۔ مہاراج! سب راجاؤں کے جاتے ہی نارد جی سمیت سارے رشی بھی رخصت ہوئے۔ پھر نند رائے۔ گوپ۔ گوپی۔ گوال۔ بال سمیت جب وسدیو جی سے رخصت ہونے لگے۔ اس وقت دیکھو شکل بشرام کی بات کچھ کہی نہیں جاتی۔ ادھر تو یدوونشی طرح طرح کی پیار بھری باتیں کرتے تھے۔ اور اُدھر سب برج واسی۔ اس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کچھ کہا نہیں جاتا۔ وہ منظر بھی قابلِ دید تھا۔ آخر وسدیو جی و شری کرشن بلرام جی نے سب سمیت نند رائے جی کو سمجھا بجھا کر۔ کپڑے پہنائے اور بہت سا دھن دے کر رخصت کیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ کہ مہاراج! اس طرح شری کرشن چند راور بلرام جی نہا یگیہ کر سب کے ساتھ جب دوارکا پوری میں آئے تو گھر گھر آنند منگل بدھائے۔

ادھیائے ــــ ۸۵

دیوکی متنگ پُترائیں

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا کے بیچ ایک دن شری کرشن چندر جی اور بلرام جی وسدیو جی کے پاس گئے تو وہ ان دونوں بھائیوں کو دیکھ یہ یا انت من میں وچار اُٹھ کھڑے ہوئے کہ کورو کشیتر میں نارد جی نے کہا تھا کہ شری کرشن جی جگت کے کرتا دُکھ ہرتا ہیں۔ اور ہاتھ جوڑ بولے۔ ہے پربھو۔ الکھ۔ اگوچر۔ اوناشی۔ سدا سیوتی ہیں بھیں کملا ہوئی داس۔ تم ہو سب دیوتن کے دیو۔ کوئی نہیں جانتا تمہارا بھید۔ تمہاری ہی روشنی ہے چاند۔ سُورج۔ زمین۔ آسمان میں۔ تمہیں جگہ بجگہ اُجالا کرتے ہو۔ تمہاری مایا بہت طاقتور ہے۔ اُس نے ساری دنیا کو چکّر میں ڈال رکھا ہے۔ ترلوکی میں سُر۔ نر۔ منی ایسا کوئی نہیں جو اس کے ہاتھ سے بچ گیا ہو۔ مہاراج! اتنا کہہ پھر وسدیو جی بولے کہ ہے کرپا ناتھ:-

کوؤ نہ بھید تمہارو جانے ۔۔ وید نہ مانجھ اگادھ بکھانے
شترو متر کوؤ نہ تہارو ۔۔ پُتر پتا نہ سہودر پیارو
پرتھوی بھار ہرن اوتارو ۔۔ جنگے ہیت بھیس بہو دھارو

مہاراج! ایسے کہہ وسدیو جی بولے کہ ہے کرپا سندھو! دین بندھو! جیسے آپ نے بے شمار لوگوں کو تارا ویسے کرپا کر کے میرا بھی اُودھار کیجیے۔ تاکہ بھو ساگر پار ہو کر آپ کے گُن گاؤں۔ شری کرشن جی بولے ہے پتا جی! تم اتنے عقلمند ہو کر بیٹے کی بڑائی کیوں کرتے ہو؟ ذرا خود ہی دل میں سوچو کہ بھگوان کی لیلا اپرم پار ہے اس کا پار آج تک کسی نے نہیں پایا۔ دیکھو وہ:-

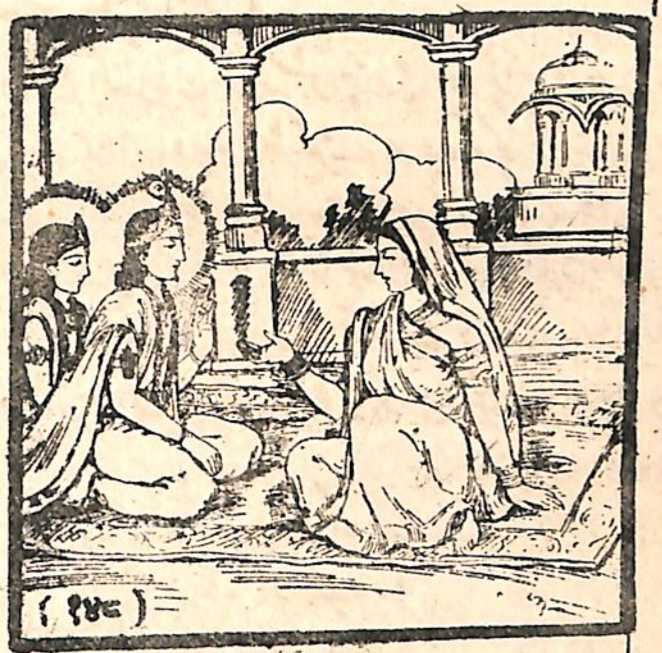
گھٹ گھٹ ماہی جیوت ہو رہے ۔۔ تا ہی سوں جگ نرگُن کہے
آپ ہی سرجے آپ ہی ہرے ۔۔ رہے الیو باندھے نہیں پرے
بھو آکاش وایو جل جیوتی ۔۔ پانچ تتو تے دیہہ جو ہوتی
پربھو کی شکتی سبن میں رہے ۔۔ وید ماہی ودھی ایسے کہے

مہاراج! اتنی بات شری کرشن جی کے منہ سے سنتے ہی وسدیو جی موہ کے سبب خاموش ہو کر پربھو کا منہ دیکھتے رہے۔ تب پربھو وہاں سے چل کر ماتا کے پاس گئے۔ تو بیٹے کا منہ دیکھتے ہی دیوکی جی بولیں۔ ہے کرشن چندر آنند کند۔ ایک دُکھ مجھے بڑا پریشان کئے رکھتا ہے۔ پربھو بولے۔ وہ کیا؟۔ دیوکی جی نے کہا۔ بیٹا۔ تمہارے چھ بڑے بھائی کنس نے مار ڈالے۔ اس کا دُکھ میرے دل سے نہیں جاتا۔ (دیکھو شکل ۱۴۸)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی شری کرشن جی اتنا کہہ کر پاتال پوری گئے کہ ماتا تم اب مت

کرُڈھو۔ میں اپنے بھائیوں کو ابھی جا کر لے آتا ہوں۔ پربھُو کے جاتے ہی سماچار پائے راج بلی آئے۔ بہت دھوم دھام سے اپنے گھر لوا لے گیا۔ پھر سنگھاسن پر بٹھائے راجہ بلی نے چندن پھُول چڑھائے۔ دھوپ دیپ سے شری کرشن جی کی پُوجا کی۔ پھر سامنے کھڑا ہو کر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ مہاراج! آپ کا آنا یہاں کیسے ہوا۔ (دیکھو شکل ۱۴۹)


(۱۴۹)


(۱۴۸)

ہری بولے کہ راجہ! ست یُگ میں ماریچی نام کا ایک رشی بڑے برہمچاری۔ گیانی۔ ستیہ وادی۔ اور ہری بھگت تھے۔ ان کی عورت کا نام اُرنا تھا۔ اس کے چھ بیٹے تھے۔ ایک دن وہ چھئوں بھائی جوانی میں پرجاپتی کے سامنے جا کر ہنسے۔ ان کو ہنستے دیکھ پرجاپتی نے بڑے غصّے میں آ کر یہ بددعا دی۔ کہ تم جا کر اوتار لے کر راکشش ہو۔ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی رشی کے بیٹے بڑے خوفزدہ ہو کر پرجاپتی کے چرنوں پر جا گرے۔ اور بہت گڑگڑا کر بولے۔ کہ کرپا سندھو۔ آپ نے بددعا تو دی پر اب براہِ مہربانی یہ بتایئے کہ اس بددعا سے ہم کب چھوٹیں گے۔ ان کی عاجزی کی باتیں سُن پرجاپتی نے رحم کھا کر کہا۔ کہ تم شری کرشن جی کا درشن پا کر نجات پاؤ گے۔ مہاراج!

اتنو کہت پران تج گئے ۔۔۔ تے ہرناکش پُتر جُو بھئے
پھر وسدیو کے جنمے جائے ۔۔۔ تن کو ہیتو کنس نے آئے
مار تنہوں مایا لے آئی ۔۔۔ اِہی ٹھاں راکھ گئی سکھدائی

اُن کا دُکھ ماتا دیوکی کرتی ہیں۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو لے جائیں۔ ماتا کو دیویں اور ان کے دل کا دُکھ دور کریں۔ شری شکدیو جی بولے۔ کہ راجہ اتنا وچن ہری کے منہ سے نکلتے ہی راجہ بلی نے چھ کے چھ بالک لا دئے اور بہت سی بھینٹ آگے رکھی۔ تب پربھو وہاں سے بھائیوں کو ساتھ لے ماتا کے پاس آئے۔ ماتا پُتروں کو دیکھ بہت خوش ہوئی۔ اس بات کو سُن سارے شہر میں آنند ہوا اور اُن کی بددعا چھوٹی۔

ادھیائے — ۸۶

سبھدرا ہرن

شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! جیسے دوار کا سے ارجن شری کرشن چندر جی کی بہن سبھدرا کو چرا لے گیا اور جیسے شری کرشن چندر متھرا میں جائے رہے۔ وہ کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ دیوکی کی بیٹی۔ شری کرشن چندر جی سے چھوٹی جس کا نام سبھدرا۔ وہ بیاہنے کے قابل ہوئی۔ تب وسدیو جی نے بہت سے یدوونشیوں اور شری کرشن و بلرام جی کو بلا کر کہا کہ اب کنیا شادی کے قابل ہوئی، بتاؤ اسے کس کو دیں۔ بلرام جی بولے کہ کہا ہے کہ شادی۔ دشمنی اور محبت برابر والے سے کیجیے۔ ایک بات میرے خیال میں آئی ہے۔ یہ لڑکی دریودھن کو دیجیے۔ تو جگت میں یش اور بڑائی لیجیے۔ شری کرشن جی نے کہا کہ میرے خیال میں تو اگر ہم لڑکی ارجن کو دیں، تو جگت میں یش لیں۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بلرام جی کے کہنے پر کوئی کچھ نہ بولا۔ مگر شری کرشن چندر کے منہ سے یہ بات نکلتے ہی سب پکار اٹھے کہ ارجن کو لڑکی دینا بہت بہتر ہے۔ یہ بات سن بلرام جی برا مان وہاں سے اٹھ گئے۔ اور ان کو برا مانتا دیکھ سب لوگ خاموش رہے۔ پھر یہ سماچار پائے۔ ارجن سنیاسی کا بھیس بنائے ڈنڈ کمنڈل لے دوار کا میں جائے ایک ٹھیک سی جگہ دیکھ مرگ چھالا بچھائے آسن مار بیٹھا:۔

چار ماس ورشا بھر رہیو — کا ہو موم نہ تا کو لہیو
اتیتھی جان سب پاسیون لاگے — وشنو ہیتو واسوں انوراگے
واکو بھید کرشن سب جانیو — کا ہو سوں تن ناہی بکھانیو

مہاراج! ایک دن بلدیو جی ارجن کو سادھو سمجھ کر گھر کھانا کھلانے کے لئے لے آیا۔ جو ارجن بھوجن کرنے کو بیٹھے تو چندر بدن والی مرگ نینی سبھدرا جی نظر آئی۔ دیکھتے ہی ادھر تو ارجن عاشق ہو سب کی نظر بچا پھر پھر دیکھنے لگے۔ اور من ہی من میں یہ وچار کرنے لگے کہ دیکھیے قسمت کب جنم پتری کی ودھی ملاوے۔ اور ادھر سبھدرا جی ان کی خوبصورتی دیکھ ریجھ من ہی من میں یوں کہتی تھیں۔

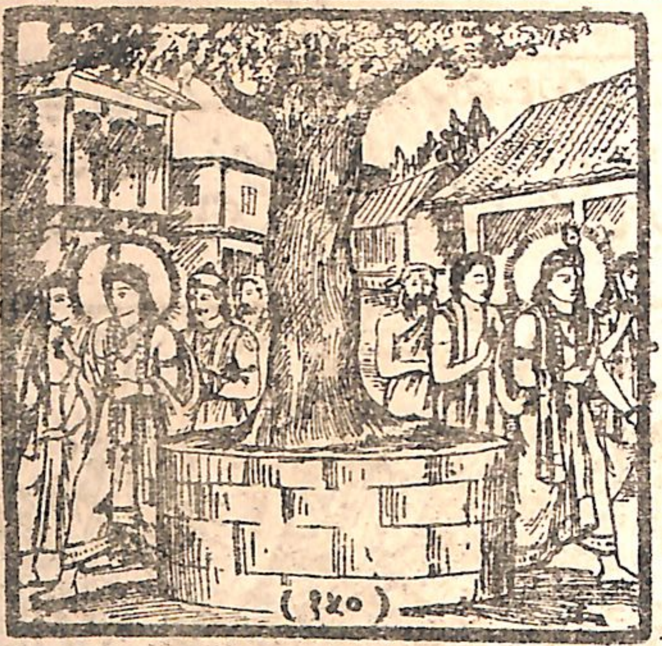
ہے کوؤ نرپتی نہیں سنیاسی — کا کارن وہ بھیو اداسی

مہاراج! اتنا کہہ ادھر تو سبھدرا گھر میں جا کر پتی کے ملنے کی فکر کرنے لگی اور ادھر کھانا کھا کر ارجن اپنے آسن پر آئے۔ پیاری سے ملنے کی طرح طرح کی سکیمیں سوچنے لگے۔ کئی دن کے بعد ایک دفعہ شوراتری کے دن سب شہر کے باشندے کیا مرد کیا عورت باہر شو پوجن کو گئے۔ وہاں سبھدرا جی بھی اپنی سکھی سہیلیوں سمیت گئی۔ ان کے جانے کا حال سن ارجن بھی رتھ پر چڑھ۔ دھنش بان لے وہاں جا موجود ہوا۔ مہاراج! جب شو پوجن کے بعد سکھیوں کو ساتھ لے کر سبھدرا جی واپس ہوئیں تو دیکھتے ہی شرم چھوڑ ارجن نے ہاتھ پکڑ اٹھا کر سبھدرا کو رتھ میں بٹھا کر

اپنا راستہ لیا۔

سن کے رام کوپ اتی کریو ۔ ہل مُوسل لے کاندھے دھریو
راتے نین رکت سے کرے ۔ گھن سم گرج بول اُچرے
اب ہی جائے پرلے میں کری ہوں ۔ کنسٹ اُٹھائے کر پاٹھے دھری ہوں
میری بہن سبھدرا پیاری ۔ یا کو کیسے ہرے بپکاری
اب ہوں جہاں سنیاسی پاؤں ۔ تن کو سب کل کھوج مٹاؤں

مہاراج! بلرام جی تو بڑے غصے میں آکر ایسے کہہ رہے تھے کہ اس بات کا سماچار پائے پردمن جی۔ انیرودھ سامب۔ اور بڑے بڑے یادو بلدیوجی کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ مہاراج! ہمیں اجازت ہو تو جاکر دشمن کو پکڑ لاویں۔ اتنی کتھا کہہ کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جس وقت بلرام جی سب یدوونشیوں کو ساتھ لے کر ارجن کے پیچھے چلنے کے لئے تیار ہوئے تب شری کرشن چندر جی نے آکر سبھدرا ہرن کا سب حال بلدیوجی کو سمجھایا۔ اور بڑے پریم سے کہا۔ بھائی! ارجن ایک تو ہماری پُوا کا بیٹا ہے۔ اور دوسرے گہرا دوست۔ اُس نے خواہ یہ کام جان بوجھ کر کیا یا انجانے میں مگر ہمیں اس سے لڑائی کرنا مناسب نہیں لگتا۔ یہ دھرم کے خلاف ہے اور دنیاداری کے خلاف ہے۔ اس بات کو جو سنے گا وہ یہی کہے گا کہ یدوونشیوں کی یہ ریت ہے یا لو جیسی بھینٹ۔ اتنی بات سنتے ہی بلدیوجی سردھن جھنجھلا کر بولے کہ بھائی۔ یہ تمہارا کام ہے۔ کہ آگ لگائے پانی کو دوڑنا۔ ورنہ ارجن کی کیا مجال تھی جو ہماری بہن کو لے جاتا۔ اتنا کہہ من ہی من پچھتائے۔ تاؤ پیچ کھائے بلرام جی بھائی کا منہ دیکھ ہل مُوسل ٹیک بیٹھ رہے۔ اور اُن کے ساتھ یدوونشی بھی۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ ادھر تو شری کرشن چندر نے سب کو سمجھا بجھا کر رکھا اور اُدھر ارجن نے گھر جاکر ویدکی ودھی سے سبھدرا کے ساتھ بیاہ کیا۔ شادی کا حال سن شری کرشن بلرام جی نے کپڑے۔ زیورات۔ داس۔ داسی۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ اور بہت سے روپے ایک براہمن کے ہاتھ سنکلپ کرکے ہستنا پور کو بھیج دیا۔ پھر شری مراری۔ بھگت ہتکاری رتھ پر بیٹھ متھلا کو چلے۔ جہاں شرت دیو بھولاشو نام ایک راجہ ایک براہمن دو بھگت تھے۔ مہاراج! پربھو کے چلتے ہی نارد۔ وامدیو۔ بیاس۔ اتری پرشرام کتنے ہی منی آن ملے۔ اور شری کرشن چندر جی کے ساتھ ہو لئے۔ پھر جس دشا میں پربھو ہو کر جاتے تھے۔ وہاں کے راجہ آگے آکر استقبال کرکے بھینٹ دھرتے جاتے تھے۔ آخر چلتے چلتے کافی دنوں میں پربھو وہاں پدھارے ہری کے آنے کا سماچار پائے۔ وہ دونوں جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بھینٹ لے کر اُٹھ دھائے۔ اور شری کرشن جی کے پاس آئے۔ پربھو کا درشن کرتے ہی دونوں بھینٹ دھر۔ ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔ ہے کرپا سندھو! دین بندھو! آپ نے بڑی دیا کی۔ جو ہم جیسے پاپیوں کو درشن دے کر پاک کیا اور جنم مرن کو جھکا دیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ مہاراج! انترجامی شری کرشن چندر اُن دونوں کے من کی بھگتی دیکھ دو رُوپ دھار اُن کے دونوں کے گھر جا کر رہے۔ انہوں نے بڑی خاطر تواضع کی۔ اور ہری نے



(۹۷۰)

کچھ دن وہاں ٹھہرا انہیں سکھ دیا۔ اور پربھو اُن کے دل کی مُراد پوری کر گیان کی بات بتلا کر دوارکا کو چلے۔ تب رشی منی راستے میں رخصت ہوئے۔ اور ہری دوارکا میں جا پہنچے۔

ادھیائے ــــــ ۸۷

وید استوتی

اتنی کتھا سُنائے راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ مہاراج! آپ جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ ویدنے پرمیشور کی استوتی کی سو نرگن برہم کی استوتی وید نے کیسے کی یہ مجھے سمجھا کر کہو۔ تاکہ میرے من کا شبہ دُور ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! سنئے جس نے۔ بدھی۔ اِندری۔ من۔ پران۔ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش کو بنایا وہ پربھو ہمیشہ نرگن رہتا ہے۔ مگر جب برہمانڈ بناتا ہے تب سگن روپ ہوتا ہے۔ اس لئے نرگن سگن وہی ایک ایشور ہے۔

اتنا کہہ کر شری شکدیو منی پھر بولے۔ کہ مہاراج! جو تم نے سوال کیا یہی سوال ایک دفعہ نارد جی نے نارائن جی سے کیا تھا۔ راجہ پریکشت نے کہا کہ مہاراج! یہ پرسنگ مجھے سمجھا کر کہئے تاکہ میرے من کا شک دُور ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! ستیاگ میں ایک دفعہ ستیہ لوک میں جا کر جہاں نر نارائن بہت سے منیوں کے ساتھ بیٹھ تپ کرتے تھے۔ پُوچھا کہ مہاراج! نراکار برہم کی استوتی وید کس طرح کرتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے کہئے۔ نر نارائن بولے کہ سُن نارد! جو سندیش تو نے مجھ سے پُوچھا یہی سندیش ایک دفعہ اس دنیا

میں جہاں سنا تن۔ وغیرہ رشی بیٹھے تپ کرتے تھے۔ وہاں سنواد ہوا تھا۔ نارد جی بولے۔ مہاراج! میں بھی تو وہیں رہتا ہوں۔ جو یہ پرسنگ چلتا تو میں بھی سنتا۔ نرنارائن نے کہا۔ نارد جی! تم شویت دویپ میں بھگوان کے درشن کو گئے تھے یہ پرسنگ چلا تھا۔ سو مہربانی کر کے کہیئے۔ نرنارائن بولے کہ سُن نارد۔ جب منیوں نے یہ سوال کیا



تب سنندن منی کہنے لگے کہ سُنو! جس وقت قیامت ہوتی ہے تو چودہ برہمانڈ پانی میں مل جاتے ہیں۔ اس وقت نکمل برہم اکیلے سوتے رہتے ہیں۔ جب بھگوان کی سرشٹی کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ تب اُن کے سانس سے وید نکل ہاتھ جوڑ استوتی کرتے ہیں۔ ایسے کہ جیسے کوئی راجہ اپنے گھر سوتا ہے۔ اور قیدی لوگ صبح ہوتے ہی اس کا یش گا کر اُسے جگا دیں۔ اس لئے کہ جاگ کر اپنا کام کریں۔

اتنا پرسنگ کہہ نرنارائن بولے کہ سُن نارد۔ پربھو کے منہ سے نکل وید یہ کہتے ہیں کہ ہے ناتھ! بیدار ہو سرشٹی بناؤ اور جیووں کے من سے اپنی مایا دُور کرو۔ کیونکہ تمہارے رُوپ کو پہچانیں۔ مایا تمہاری طاقور ہے۔ وہ سب جیووں کو اگیان میں رکھتی ہے۔ جو اس سے چھُوٹے تو جیووں کو تمہارے سمجھنے کا گیان ہو۔ ہے ناتھ! تمہارے بغیر اسے کوئی قابو میں نہیں کر سکتا۔ جس کے دل میں گیان روپ ہو کر تم وراجتے ہو وہی اس مایا کو جیتتا ہے۔ ورنہ کسی کی طاقت نہیں جو مایا کے چکّر سے بچے۔ تم سب کے کرتا ہو۔ سب جیو تمہیں سے پیدا ہو کر تمہارے اندر ہی سما جاتے ہیں۔ ایسے کہ جیسے زمین سے کتنی ہی چیزیں پیدا ہو کر اس میں ہی سما جاتی ہیں۔ کوئی کسی دیوتا کی پُوجا استوتی کرے مگر وہ پُوجا ہو تو ہے آپ کی ہی۔ جیسے کوئی سونے کے زیورات بنا کر الگ الگ نام رکھے مگر وہ ہے سونا ہی۔ اسی طرح تمہارے بہت سے رُوپ ہیں۔ اور اگر دھیان سے دیکھا جائے تو کوئی کچھ بھی نہیں۔ جدھر دیکھیں اُدھر تم ہی تم دکھائی دیتے ہو۔ ناتھ! تمہاری مایا اپرم پار ہے یہی ست رج تم تین گن ہو۔ تین روپ دھارن کر سرشٹی کو پیدا کر کے پرورش کر کے ناش

کردیتے ہیں۔ اس کا بھید نہ کسی نے پایا اور نہ ہی پاوے گا۔ اس لئے جیو کو مناسب یہ ہے کہ سب خواہشات کو چھوڑ کر تمہارا دھیان کرے۔ اسی میں اس کا کلیان ہے۔ مہاراج! اتنا پرسنگ سنائے ناراین نے کہا کہ ہے نارد! سنکادک منیوں نے وید کے طریقے سے سنندن منی کی پوجا کی۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیوجی بولے کہ راجہ! یہ نرناراین نارد کا سنواد جو کوئی سنے گا وہ بلاشک بھگتی پدارتھ پاکر نجات حاصل کرے گا۔ جو کتھا پورن برہم کی وید نے گائی۔ وہ کتھا سنندن منی نے سنکارک منیوں کو سنائی۔ پھر وہی کتھا نرناین نے نارد کے آگے گائی۔ نارد سے ویاس نے پائی۔ ویاس نے مجھے پڑھائی وہ اب میں نے تمہیں سنائی۔ اس کتھا کو جو گُنیں و سنائے گا۔ وہ من مانا پھل پاوے گا۔ جو جو پنیہ ہوتا ہے تپ یگیہ دان۔ برت۔ تیرتھ کرنے میں وہی پنیہ ہوتا ہے۔ اس کتھا کے کہتے سنتے میں۔

ادھیائے ــــــ ۸۸

شوجی کا سنکٹ موچن





شری شکدیوجی بولے کہ مہاراج! بھگوت کی عجیب لیلا دکھیل، ہے۔ اسے سب جانتے ہیں جو آدمی ہری کی پوجا کرے وہ غریب ہوتا ہے۔ اور جو مہادیوجی کو مانے وہ امیر۔ دیکھو۔ ہری کی کیسی ریتی ہے۔ یہ لکشمی پتی وہ گوری پتی۔ یہ پہنیں بن مالا۔ وہ منڈ مالا۔ یہ چکر پانی۔ وہ ترشول پانی۔ یہ دھرنی دھر وہ گنگا دھر۔ یہ مرلی بجادیں، وہ سینگی۔

یہ بیکنٹھ ناتھ۔ وہ کیلاش داسی۔ یہ پرورش کرنے والے۔ وہ ختم کرنے والے۔ یہ لگاویں چندن۔ وہ لگاویں بھبوتی
یہ اوڑھیں امبر وہ باگمبر۔ یہ پڑھیں وید وہ اگم بان کی سواری وگرڑ۔ اُن کی نندی۔ یہ رہیں گوال بال میں۔ وہ
بھوت پریتوں میں۔

دوؤ پربھو کی اُلٹی ریتی جت اچھا تت کیجے پریتی ..

اتی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! راجہ یدھشٹر سے شری کرشن چندر نے کہا کہ ہے یدھشٹر!
جس پر میں خوش ہوتا ہوں آہستہ آہستہ اُس کا سارا دھن دولت کھوتا ہوں۔ اس لئے کرپا چاہنے والے کو بھائی یا
بندھو۔ استری۔ بیٹے وغیرہ کنبے کے سارے آدمی چھوڑ دیتے ہیں۔ تب اُسے ویراگ پیدا ہوتا ہے۔ ویراگ
ہونے سے دھن۔ جن۔ (آدمیوں) کی ممتا چھوڑ نرموہی ہو کر من لگا کر میرا بھجن کرتا ہے۔ بھجن کی طاقت سے
نجات پاتا ہے۔ اتنا کہہ کر پھر شکدیو جی کہنے لگے کہ مہاراج! اور دیوتا کی پوجا کرنے سے دل کی مراد پوری ہوتی ہے
مگر بھگتی نہیں ملتی۔ اور بھگتی کے مکتی نہیں ہوتی۔ یہ پرسنگ سنا کر منی نے راجہ پریکشت سے پھر کہا کہ مہاراج! ایک
دفعہ کشیپ کا بیٹا ورکاسُر تپ کرنے کی خواہش سے گھر سے نکلا تو راستے میں اُسے نارد منی ملے۔ نارد جی کو دیکھتے
ہی اس نے ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو کر نہایت عاجزی سے پوچھا کہ مہاراج! برہما۔ وشنو۔ مہادیو۔
ان تینوں دیوتاؤں میں جلد وردان کون دیتا ہے۔ مہربانی کر کے کہئے تا کہ میں اُن ہی کی تپسیا کروں۔ نارد جی
بولے کہ سن ورکاسُر ان تینوں دیوتاؤں میں مہادیو جی بڑے وردان داتا ہیں۔ ان کو ریجھتے (خوش ہوتے)
نہ دیر کھیجھتے (ناراض ہوتے)۔ دیکھو۔ شو جی نے تھوڑا ہی تپ کرنے سے خوش ہو کر سہسترارجن کو ایک ہزار ہاتھ
دیئے۔ اور ذرا سے قصور میں غصے میں آ کر اس کا ناش کیا۔ مہاراج! اتنا کہہ نارد منی تو چلے گئے۔ اور ورکاسُر
اپنے سنھان پر آ کر مہادیو کا کٹھن تپ کرنے لگا۔ سات دن کے بعد اس نے چھری سے اپنے سر کا ماس سب کاٹ
کاٹ ہوم کیا۔ آٹھویں دن [illegible] سر کاٹنے کا ارادہ کیا تو بھولا ناتھ نے آ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ میں تجھ سے خوش
ہوا۔ جو تو چاہے وہ بر وان [illegible] میں تجھے ابھی دوں گا۔ اتنا وچن شو جی کے مکھ سے نکلتے ہی ورکاسُر ہاتھ جوڑ [illegible]

دوہا۔
ایسو ور دیجو اب۔ دھروں جاہی سر ہاتھ
بھسم ہوئے وہ پلک میں۔ کرو کرپا تم .... ناتھ۔

مہاراج! اس بات کے کہتے ہی مہادیو جی نے اُسے منہ مانگا وردان دیا۔ ور پا کر وہ شو جی کے ہی سر
پر ہاتھ دھرنے چلا۔ تب تو ڈر کر آسن چھوڑ مہادیو جی بھاگے۔ اُن کے پیچھے راکشش بھی دوڑا۔ (دیکھو شکل ۱۵۲)
شو جی جہاں جہاں گئے وہیں وہ بھی ان کے پیچھے ہی رہا..... آخر نہایت دکھ ہو کر مہادیو جی بیکنٹھ میں گئے۔
ان کو بہت دُکھی دیکھ بھگت ہتکاری۔ بیکنٹھ ناتھ شری مراری رحم کھا کر براہمن کا بھیس بنا کر ورکاسُر کے سامنے
جا کر بولے کہ اسُر لئے۔ تم [illegible] کیوں تکلیف کرتے ہو پر سمجھا کر کہو۔ بات کے سنتے ہی ورکاسُر نے سب بھید کہہ
سنایا۔ بھگوان بولے کہ ہے اسُر لئے۔ تم نے عقلمند ہو کر دھوکا کھایا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم نے اس ننگے

ننگے اگھل بھنگ دھتورا کھانے والے یوگی کی باتیں کو سچ جانا۔ یہ تو ہمیشہ وبھوتی رمائے۔ سانپ لپٹائے بھیانک بھیس بنائے بھوتنا پریتوں کو ساتھ لئے شمشان میں رہتا ہے۔ اس کی باتیں کیسے سچ لگے۔ مہاراج! یہ بات کہہ شری نارائن بولے کہ ہے اسُر رائے۔ جو تم میرا کہا جھوٹا مانو تو اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر دیکھ لو۔ مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مایا کے وش اگیان ہو جیوں ورکاسُر نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا تیوں ہی جل کر راکھ کا ڈھیر ہوا۔ (دیکھو شکل ۱۵۳) اسُر کے مرتے ہی دیو لوگ میں آنند کے باجے بجنے لگے۔ اور لگے دیوتا جے جے کار کر کے پھول برسانے۔ اور ہری گُن گانے۔ اس وقت ہری نے ہر کی استوتی کر کے ودا کیا۔ اور ورکاسُر کو موکش پد ارتھ دیا۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس پرسنگ کو جو سُنے سناوے گا وہ بلا شک ہری کی کرپا سے پرم پد (نجات) پاوے گا۔

ادھیائے —— ۸۹

بھرگو جی کے ذریعے تینوں دیوتاؤں کی پریکشا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ سرسوتی کے کنارے سب رشی منی بیٹھے تپ یگیہ کرتے تھے۔ ان میں سے کسی نے پوچھا کہ برہما۔ وشنو۔ مہیش ان تینوں دیوتاؤں میں بڑا کون ہے۔ یہ مہربانی کر کے کہئے۔ کسی نے کہا۔ شو جی۔ کسی نے کہا وشنو اور کسی نے کہا برہما۔ مگر سب نے مل کر ایک کو بڑا نہ بتایا۔ تب کئی ایک بڑے بڑے منیوں اور رشیوں نے کہا کہ ہم یوں تو کسی کی بات نہیں مانتے۔ مگر ہاں جو کوئی جا کر ان تینوں دیوتاؤں کی پریکشا (امتحان) کر آوے اور دھرم سروپ کہے تو اس کا کہنا سچ مانیں۔ مہاراج! یہ بات سُن سب نے پرنام کی اور برہما کے پتر بھرگو کو تینوں دیوتاؤں کی پریکشا کرنے کا حکم دیا۔ یہ سن کر بھرگو منی پہلے برہم لوک میں گئے۔ اور چپ چاپ برہما کی سبھا میں جا کر بیٹھے۔ نہ ڈنڈوت کی نہ استوتی۔ نہ پریکرما۔ راجہ! تب بیٹے کی یہ گستاخی دیکھ برہما ناراض ہوا اور چاہا کہ اُسے شراپ (بد دعا) دوں۔ مگر بیٹے کی ممتا کر کے نہ دیا۔ (دیکھو شکل ۱۵۴) اس وقت بھرگو پتا کو رجو گن میں ڈوبے ہوئے دیکھ وہاں سے اُٹھ کیلاش میں گئے۔ اور جہاں شو پاربتی وراجتے تھے۔ وہاں جا کھڑے ہوئے۔ اسے دیکھ شو جی کھڑے ہو کر جیونہی ہاتھ بڑھا کر ملنے کو ہوئے تو یہ بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی شو جی نے غصے میں آ کر اس کو مارنے کے لئے ترشول ہاتھ میں لیا۔ اس وقت پاربتی جی نے پرارتھنا کر پاؤں پکڑ مہادیو جی کو سمجھایا۔ اور کہا کہ یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے۔ اس کا قصور معاف کیجئے۔ کہا ہے:۔

بالک سوں جو چوک کچھو ہوئے ۔ سادھو نہ کبہوں من میں دھرے

مہاراج! جب پاروتی نے شو جی کو سمجھا کر ٹھنڈا کیا۔ تب بھرگو مہادیو جی کو تموگن میں معروف دیکھ چل کھڑے ہوئے۔ پھر بیکنٹھ میں گئے۔ جہاں بھگوان سونے کے چھپر پلنگ پر پھولوں کی سیج میں لکشمی کے ساتھ سوئے تھے۔ جاتے ہی بھرگو نے بھگوان کے دل میں ایک لات ایسی ماری کہ وہ نیند سے چونک پڑے۔ منی کو



(۱۵۶)

منی کو دیکھ لکشمی کو چھوڑ چھپر کھٹ سے اُتر ہری بھرگوجی کا پاؤں سر آنکھوں سے لگا کر گئے دبانے اور یوں کہنے کہ رشی راج! میرا قصور معاف کیجے۔ (دیکھو شکل ۱۵۶) میرے سخت دل کی چوٹ تمہارے نازک کمل چرنوں میں ناسمجھی سے لگی۔ اس بات کا خیال مت کرنا۔ اتنا وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی بھرگوجی خوش ہو کر استوتی کر کے رخصت ہو کر وہاں آئے جہاں سرسوتی کنارے پر سب رشی منی بیٹھے تھے۔ آتے ہی بھرگوجی نے تینوں دیوتاؤں کا بھید سب جیوں کا تیوں کہہ سنایا۔ کہ:۔

پرہمارا جس میں لپٹا نیو — مہا دیو تامس میں سانیو
وشنو جو ساتوک تاہی پرمھان — تن تے پرہ دیو نہیں آن
سُنت رشیوں کا سنشے گیو — سب ہی کے من آنند بھیو
وشنو پرسنشا سب نے کری — ادی چل بھگتی ہردے میں دھری

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! میں انتر کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان دے کر سُنو۔ دوار کا پوری میں راجہ اُگرسین تو دھرم راج کرتے تھے۔ اور شری کرشن و بلرام ان کے فرمانبردار تھے۔ راجیہ میں سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے اور آنند چین کرتے تھے۔ وہاں ایک براہمن بھی بہت نیک اور دھرماتما رہتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے ایک لڑکا ہو کر مر گیا۔ وہ اس مرے ہوئے لڑکے کو لیکر راجہ اگرسین کے دروازے پر گیا۔ اور جو اس کے منہ میں آیا کہنے لگا۔ کہ تم بڑے ادھرمی۔ پاپی۔ دُشٹ ہو تمہارے ہی کرموں دھرموں کے سبب پرجا (رعایا) دکھ پاتی ہے۔ میرا بھی بیٹا تمہارے ہی پاپ سے مرا۔ مہاراج! اس طرح کی بہت سی باتیں کہہ مُردہ لڑکا راج دوار پر رکھ کر براہمن اپنے گھر گیا۔ پھر اُس کے آٹھ لڑکے ہوئے اور

آٹھوں کو وہ اسی طرح راج دوار پر رکھ آیا۔ جب نواں لڑکا ہونے کو ہوا۔ تب براہمن پھر راجہ اگرسین کی سبھا
میں جا شری کرشن چندر کے سامنے کھڑے ہو کر لڑکوں کے مرنے کا دکھ یاد کر کے رو رو کر یہ کہنے لگا کہ دھکار ہے





راجہ اور اس کے راجیہ کو اور پھر دھکار ہے اُن لوگوں کو جو ادھرمی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور دھکار مجھے جو
اس نگر میں رہتا ہوں۔ جو میں ان پاپیوں کے دیش میں نہ رہتا۔ تو میرے لڑکے مرتے ہی کیوں۔ انہی کے
ادھرم سے میرے بیٹے نہیں بچے۔ اور کسی نے کچھ بند و بست نہ کیا۔ مہاراج! اس طرح کی سبھا کے بیچ کھڑے
ہو کر براہمن نے بہت سی باتیں کہی۔ مگر کوئی کچھ نہ بولا۔ آخر شری کرشن چندر کے پاس بیٹھا سُن کر گھبرا کر ارجن بولا
کہ اے دیوتا! تم کس کے آگے یہ بات کیوں کہتے ہو اور کیوں اتنا دُکھ مانتے ہو۔ اس سبھا میں کوئی دھنش دھاری
نہیں جو تمہارا دُکھ دُور کرے۔ آج کل کے راجہ خود غرض ہیں۔ پروپکاری نہیں۔ جو رعایا کو سُکھ دیں۔ اور گائے
براہمن کی سیوا کریں۔ ایسا سُنا کر ارجن نے پھر براہمن سے کہا۔ کہ دیوتا! تم گھر جا کر بے فکر بیٹھ رہو۔ جب تمہارے
لڑکا ہونے کا دن آئے تب تم میرے پاس آنا۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ اور لڑکے کو نہ مرنے دوں گا۔ مہاراج
اتنی بات کے سنتے ہی براہمن جھلائے بولا کہ میں اس سبھا کے بیچ شری کرشن۔ بلرام۔ پردمن اور انیرودھ کو چھوڑ
کر ایسا بلوان کسی کو نہیں دیکھتا جو میرے بیٹے کو موت کے ہاتھ سے بچا دے۔
ارجن بولا کہ براہمن! تو مجھے نہیں جانتا۔ کہ میرا نام دھننجے ہے۔ تجھ سے پرتگیا (وعدہ) کرتا ہوں۔ کہ اگر میں
تیرا لڑکا موت کے ہاتھ سے نہ بچاؤں تو تیرے مرے ہوئے لڑکے جہاں کہیں بھی وہ ملیں وہاں سے ہی تجھے لا دکھلاؤں
اور وہ کبھی نہ ملیں تو گانڈیو دھنش سمیت خود کو اگنی میں جلاؤں۔ مہاراج! جب یہ پرتگیا کر ارجن نے ایسا کہا تب
وہ براہمن صبر کر کے اپنے گھر گیا۔ اور لڑکا ہونے کے وقت ارجن کے پاس آیا۔ اس وقت ارجن دھنش بان لے

اس کے ساتھ اُٹھ دھایا۔ اور وہاں جاکر ارجن نے اس کا گھر بانوں (تیروں) سے ایسا چھایا کہ جس میں ہوا بھی نہ گزر سکے۔ اور خود دھنش بان لئے اس کے چاروں طرف پھرنے لگا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ارجن نے بہت سا انتظام بالک کے بچانے کا کیا۔ مگر نہ بچا۔ پہلے سب بالک پیدا ہونے کے وقت روتے تھے اب اس کا سانس بھی آیا بلکہ پیٹ ہی سے مرا ہوا نکلا۔ مرے لڑکے کا ہونا سُن ارجن شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے پاس آیا۔ اور اس کے پیچھے براہمن بھی آیا۔ مہاراج! وہاں آتے ہی رو رو برہمن کہنے لگا کہ ارے ارجن! دھکّار ہے تجھے اور تیری زندگی کو جو جھوٹا وعدہ کر کے دنیا میں لوگوں کو منہ دکھاتا ہے۔ ارے نامرد! جو تُو میرے لڑکے کو موت کے ہاتھوں نہ بچا سکتا تھا تو تُو نے وعدہ کیوں کیا تھا۔ کہ میں تیرے لڑکے کو بچاؤں گا۔ اور نہ بچا سکوں گا تو تیرے مرے ہوئے بیٹے واپس لادوں گا۔ اتنی بات کے سُنتے ہی ارجن دھنش بان لئے اُٹھ وہاں سے چلا۔ سنیم پوری میں دھرم راج کے پاس گیا۔ اُسے دیکھ دھرم راج اُٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ استوتی کر بولا کہ مہاراج! آپ کا آنا کہاں سے ہوا۔ ارجن بولا کہ فلاں براہمن کے بچے لینے آیا ہوں۔ دھرم راج نے کہا وہ بالک یہاں نہیں آئے۔ مہاراج! اتنا وچن دھرم راج کے منہ سے نکلتے ہی ارجن وہاں سے چل کر سب جگہ پھرا مگر اُس نے براہمن کے لڑکوں کو کہیں نہیں پایا۔ آخر دوارکا پوری میں آیا اور چتا بنا کر دھنش بان سمیت جلنے کو تیار ہوا۔ اور چاہا کہ آگ جلا کر چتا میں بیٹھوں۔ اتنے میں شری مُراری گربجہ پہاری نے آکر ہاتھ پکڑا اور ہنس کر کہا کہ ارے ارجن تو مت جل تیری پرتگیا میں پوری کروں گا۔ جہاں اُس براہمن کے لڑکے ہوں گے وہاں سے ہی لادوں گا۔ مہاراج! ایسے کہہ تم لوگی ناتھ رتھ پر بیٹھ ارجن کو ساتھ لے پورب دشا کی طرف چلے۔ اور سات سمندر پار پوگیہا میں گئے۔ اس وقت شری کرشن چندر نے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ وہ بے شمار سورج کی طرح روشنی کرتا ہوا پربھو کے آگے آگے اندھیرے کو دُور کرتا ہوا چلا۔

تم تج کتنک آگے گئے — جل میں تبھی جو پیٹھت بھئے
مہا تہ ناگ تا سُو میں گئے — مُوند آنکھ یہ تا میں دھنے
پھوڑے شیش جی جہاں — ارجن کرشن پہنچے تہاں

جاتے ہی آنکھیں کھول کر دیکھا کہ ایک بڑا لمبا اُونچا سونے کا مندر بنا ہوا ہے۔ وہاں شیش جی کے ماتھے پر رتن جڑت سنگھاسن رکھا ہے۔ اس پر شیام سروپ سُندر گھن روپ۔ چندر بدن۔ کمل نین۔ کریٹ کنڈل پہنے پیت وستر اوڑھے۔ پیتامبر کا چھے بن مال مکت مالا ڈالے آگے پربھو موہنی مُورت بنائے بیٹھے ہیں۔ اور برہم رُدر۔ اِندر وغیرہ سب دیوتا سامنے کھڑے استوتی کر رہے ہیں۔ مہاراج! ایسا سُندر روپ دیکھ ارجن اور شری کرشن چندر جی نے پربھو کے سامنے جا کر ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ اپنے آنے کا سب سبب کہا۔ بات کے سنتے ہی پربھو نے براہمن کے بالک سب منگا دیئے۔ اور ارجن نے دیکھ بھال خوش ہو کر لئے۔ تب پربھو بولے۔ (دیکھو شکل ۱۵۷)

تم دوؤ میری کلا جو اہی — ہری ارجن دیکھو چت یاہی
بہار اُستادن بھوجی پر گئے — سادھو سنتا کو پہونسکھ دئے
اسُر دیپتا تم سب نگھوائے — سُر نر مُنی کے کاج سنوارے
میرے انش جو تم سے بچھڑے ہیں — پُورن کام تمہارے ہوئے ہیں

اتنا کہہ بھگوان نے ارجن اور شری کرشن چندر کو رخصت کیا۔ یہ بالک لے شہر میں آئے گھر گھر آنند منگل ہوئے۔

ادھیائے —— ۹۰

بھگوان شری کرشن کے لیلا وہار کا ورنن



شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا پُوری میں شری کرشن چندر سدا وراجے۔ ردھی سدھی سب یدوونشیوں کے گھر گھر وراجے۔ نر ناری سب آبھوشن لے نئے نئے بنا دیں۔ چویا۔ چندن۔ عطر۔ خوشبو لگا دیں۔ مہاراج! ہاٹ باٹ جھاڑ بُہار چھڑکا دیں اور وہاں دیش دیش کے بیاپاری طرح طرح کی چیزیں فروخت کرنے کو لا دیں۔ جگہ بجگہ شہر کے لوگ موج اُڑا دیں۔ برہم وید پڑھیں۔ گھر گھر لوگ کتھا پُران سنیں سُنا دیں۔ سادھو سنت آٹھوں پہر ہری یش گا دیں۔ سارتھی رتھ گھوڑے جوڑ جوڑ راج دوار لا دیں۔ رتھی مہارتھی۔ گج پتی۔ اشو پتی۔ شورویر۔ راوت۔ بہادر۔ راجہ کی جہار کرنے جا دیں۔ گنی لوگ ناچیں گا دیں۔ بھکاری لوگ ان دان پا دیں۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ادھر تو راجہ اُگرسین کی راجدھانی میں اسی طرح کے کھیل تماشے ہو رہے تھے اور اُدھر شری کرشن چندر آنند کند

سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیوں کے ساتھ روزانہ عیش کرنے لگے۔ کبھی رانیاں پریم میں مگن ہو کر پربھو کا بھیس کریں، کبھی ہری عاشق ہو عورتوں کا شنگار کریں۔ اور جو آپس میں لیلا کھیل کرتے تھے وہ مجھ سے کہی نہیں جاتی۔ وہ تو دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی تھی۔

اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن رات کے وقت شری کرشن چندر سب سیناؤں کو ساتھ لے کر ان کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے تھے۔ اور پربھو کے طرح طرح کے کھیل دیکھ دیکھ کنز۔ گندھرو باجے بجا بجا کر گن گاتے تھے۔ اس طرح کھیل کرتے کرتے پربھو کے من میں آیا تو سب کو تالاب کے کنارے لے جا کر پانی میں بیٹھ جل کریڈا (پانی کا کھیل) کرنے لگے۔ پھر جل کریڈا کرتے کرتے سب استری شری کرشن چندر کے پریم میں مگن ہو تن من کی سدھ بھلا کر ایک چکوہ چکوی کو سمندر کے وار پار بولتے دیکھ بولیں:۔

ہے چکوی تو دکھ کیوں پاوے　　پیا ویوگ تے رین نشاوے
اتی ویاکل ہو پیا ہی پکارے　　ہم لوں تو نج پیا ہی سمجھاوے
ہم توں تن کی چیری بھئی　　اکیسے کہہ آگے کو گئی

پھر سمندر سے کہنے لگی کہ ہے سمندر تو جو لمبی سانس لیتا ہے۔ اور رات دن جاگتا ہے۔ کیا تجھے کسی کی جدائی کا غم ہے۔ یا چودہ رتن جانے کا دکھ ہے۔ اتنا کہہ کر پھر چندرماں کو دیکھ کر بولیں۔ ہے چندرماں! کیوں اداس ہو رہا ہے۔ کیا تجھے راج روگ ہوا۔ جو دن گھٹتا بڑھتا ہے۔ شری کرشن چندر کو دیکھ جیسے ہم سدھ بدھ بھول جاتی ہیں ویسے تو بھی بھولتا ہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس طرح سب عورتوں نے ہوا۔ بادل۔ پربت۔ ندی۔ کوکل ان سے بے شمار باتیں کیں۔ پھر سب شری کرشن چندر جی کے ساتھ وہار کریں۔ اور ہمیشہ سیوا میں رہیں۔ پربھو کے گن گاویں۔ اور من وانچھت پھل پاویں۔ پربھو گرہست دھرم سے گرہست آشرم چلا دیا۔

مہاراج! سولہ ہزار ایک سو آٹھ شری کرشن چندر کی رانی جو پہلے لکھا نی ان میں ایک ایک رانی کے دس دس بیٹے اور ایک ایک کنیا تھی۔ اور ان کی سنتان بے شمار ہو گئی۔ میری طاقت نہیں جو ان کا میں بیان کروں۔ مگر میں اتنا جانتا ہوں، کہ تین کروڑ اٹھاسی ہزار ایک سو چھ شالائیں شری کرشن چندر کی سنتان کے پڑھانے کو اور اتنے ہی ماسٹر تھے۔ آگے شری کرشن چندر کے جتنے بیٹے۔ پوتے۔ رشتہ دار ہوئے۔ وہ طاقت۔ بہادری۔ دھن اور دھرم میں کوئی بھی کم نہ تھا۔ ایک سے ایک بڑھ کر تھا۔ ان کا بیان میں کہاں تک کروں۔ اتنا کہہ کر رشی بولے کہ مہاراج! میں نے برج اور دوارکا کی لیلا گائی۔ یہ ہے سب کو سکھدائی۔ جو انسان اسے پریم کے ساتھ گاویگا، وہ بلاشک نجات پاویگا۔ جو پھل ہوتا ہے تپ یگیہ دان ورت تیرتھ اشنان کرنے سے وہی پھل ملتا ہے ہری کتھا سننے اور سنانے سے۔

ختم شد

مُلک سے بیکاری کو دُور کرنے والی کتابیں

کوڑیوں سے اشرفیاں بناؤ

اگر آپ کوڑیوں سے اشرفیاں بنانا چاہتے ہیں، تو ادویات کا کاروبار کریں۔ امرت انجن۔ امرت دھارا۔ بال امرت۔ گرائپ واٹر کے مالکان نے ادویات کی تجارت سے لاکھوں روپیہ کما لیا اور کما رہے ہیں۔ ایک دو آنہ کی دوا کئی کئی روپوں میں فروخت ہوتی ہے۔ اگر سینکڑوں دیسی، اور انگریزی مشہور عالم پیٹنٹ ادویات کے اصلی فارمولے بنانے کی ترکیبیں اور مُردوں کو زندہ کرنے والے طبّی راز سیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب :- قیمت :- ۱۲ روپئے

پیٹنٹ اَدویات

معنفہ کالی چرن گپتا کا

مطالعہ کریں۔ اس میں یورپ۔ امریکہ۔ ہندوستان اور پاکستان کے بڑے بڑے ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کے وہ طبّی راز درج ہیں جنکی بدولت وہ ایک ایک نسخے سے لاکھوں روپے کما چکے ہیں۔

قیمت صرف ۱۲ روپے۔ ڈاکخرچ بذمہ خریدار۔

اپنے ہاتھ کی ریکھا دیکھ کر اپنی تقدیر کا حال معلوم کرو۔

علم پامسٹری

ہست سامدرک شاستر

ہست ریکھا

اپنے ہاتھوں پر بھروسہ کرو۔ ہماری کتاب کی مدد سے آپ کا ہاتھ ان باتوں کا جواب دیگا (۱) آپکی عمر لگ بھگ کتنی ہوگی؟ (۲) آپ روگ سے کب چھٹکارا پائیں گے؟ (۳) آپکی موت کب اور کیسے ہوگی۔ (۴) آپکا جیون سُکھ میں رہیگا یا دُکھ میں؟ (۵) آپکی عمر میں کوئی اچانک حادثہ ہوگا (۶) آپکے اولاد ہوگی؟ اگر ہوگی تو کتنے لڑکے اور لڑکیاں وغیرہ۔

قیمت :- ۱۲ روپئے ڈاکخرچ ۴ الگ۔ (معنفہ پال بھٹ)

صابن سازی کے خفیہ راز افشا کرنیوالی سچّی تصنیف

سوپ میکرز گائیڈ

(معنّفہ سرشیں چندر)
(صابن انڈسٹری)

ہندوستان بھر میں اپنی قسم کی پہلی تصنیف۔ جس میں صابن سازی کے تمام خفیہ راز و صابن سازی میں کام آنیوالی ان مشینوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو کہ صابن سازی کے بڑے بڑے کارخانوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک معمولی صابن ساز بھی بڑی بڑی مشینوں کے متعلق جانکاری حاصل کر سکتا ہے۔ اس کتاب میں علمی طریقہ سے بڑھیا قسم کے ولایت کی مانند صابن بنانا بھی سیکھ سکتا ہے۔ ساتھ ساتھ انگریزی ٹائیلٹ صابنوں میں ڈالے جانیوالی خوشبو کے وہ نسخہ جات شائع کئے گئے ہیں جنکو آجتک سینہ کا راز سمجھا جاتا رہا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی مکمل کتاب اُردو میں آجتک شائع نہیں ہوئی اس پر بھی کسی بات کی سمجھ نہ آئے۔ تو معنّف سمجھانے کی گارنٹی لیتا ہے۔ جگہ بجگہ مشینوں و دیگر سامان کی تصاویر دے کر کتاب کو جہاں خوبصورت بنا دیا گیا ہے وہاں ہر چیز کے متعلق سمجھانے میں بھی آسانی پیدا کر دی گئی ہے۔ ابھی اس سے بڑی کتاب اُردو زبان میں صابون بنانے کے فن پر کوئی بھی شائع نہیں ہوئی۔

(ڈھائی سو سے زائد صفحات ..... قیمت ۱۵ روپئے محصول علٰحدہ)

ملنے کا پتہ

دیہاتی پُستک بھنڈار۔ چاوڑی بازار دھلی ۶

زرعی کتابیں

ابھی ملک کی ترقی کا انحصار بڑی حد تک بہتر طریقہ کاشت پر ہے۔ اور بہتر طریقہ زراعت کے لئے عملی کام کے علاوہ صحیح علم کا ہونا ضروری ہے۔ ذیل میں چند ایسی کتابوں کی فہرست درج کی جاتی ہے جو زرعی دنیا میں قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھی جا رہی ہیں۔

ترکاری "ساگ بھاجی کی کھیتی" سبزیوں کی کاشت کے متعلق اردو زبان میں "ترکاری" ایک واحد کتاب ہے۔ جس میں ملکی و غیر ملکی سبزیوں کی کاشت۔ نگہداشت۔ زمین کا انتخاب، بیماریاں، اور اُن کا علاج، کھاد۔ زیادہ سے زیادہ فصل حاصل کرنے کے سائنٹفک طریقے۔ بے موسم کی سبزیاں کاشت کرنے کے اُصول اور دیگر بیشمار متفرق معلومات درج ہیں۔ آپ کوئی سبزی کاشت کرنا چاہیں تو اُس کے متعلق پوری واقفیت اس کتاب میں مطالعہ فرماویں۔ پھر چاہے آپ خود کاشت کریں، یا اپنے مالی کو ہدایات دیں۔ آپ ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔ قیمت :۔ ۱۰ روپے۔ علاوہ محصولڈاک

کاشتکاری (فصلوں کی کاشت) ملک کی ترقی کا انحصار دیش کی اچھی پیداوار پر ہے۔ اگر آپ بھی بنجر زمین میں اچھی کاشت کرنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب بنام "کاشتکاری" (فصلوں کی کاشت) ضرور پڑھیں۔ قیمت صرف پانچ روپے 5/-/-

پھول پھلواڑی۔ (باغ باغیچہ) اس کتاب میں ہر قسم کے پھولوں کی کاشت کے بالتصویر حالات درج ہیں۔ قیمت صرف ۴ روپے۔

لذیذ اچار چٹنی اور مربہ بہار۔ (مصنف :۔ جے۔ سی۔ داس) طرح طرح کے خوش ذائقہ و ہاضم اچار طاقت بخش و لذیذ مربے اور اعلیٰ درجہ کی چٹنیاں بنانے کے طریقے تفصیل کے ساتھ بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۸ روپے آٹھ آنے۔ ڈاک خرچ ۱۲؍ ۱

صنعت و حرفت :۔ (مصنف :۔ کالی چرن گپتا) امیر بننے اور صنعت و تجارت کے قیمتی گر بتانے والی مایہ ناز کی بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ آدمی کی روزی کا سوال حل کر سکتا ہے۔ ذرا مطالعہ کیجئے اور وہ بیش قیمت تجارتی چیزیں گھر پر تیار کرنا شروع کر دیجئے جن کی تیاری، اور فروخت سے دوسروں نے لاکھوں روپے کمائے ہیں۔ قیمت ۱۴ روپے۔ ڈاک خرچ ۱۵؍ ۱

بیکری بہار۔ (مصنف جے سی داس) یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جس میں کیک۔ پیسٹری۔ ڈبل روٹی۔ بسکٹ وغیرہ بنانے کی آسان ترکیبیں لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کی بہت مانگ ہے۔ قیمت ۱۰ روپے آٹھ آنے علاوہ ڈاک خرچ۔

ملنے کا پتہ :۔ دیہاتی پستک بھنڈار۔ چاوڑی بازار۔ دہلی ۶

گیارھواں اسکندھ

پہلا ادھیائے

درواسا آدی رشیوں کا دوارکا میں آنا اور یدو ونشیوں کو شاپ دینا

شکدیو جی سے پرکشت جی پوچھنے لگے، ہے رشی راج! یادو تو براہمنوں کے بہت بھگت تھے بہت دانی اور رشیوں کی سیوا کرتے تھے، ان کو براہمنوں نے کس کارن شاپ دیا؟ پھر یادو لوگ تو آپس میں مل جل کر رہتے تھے ان میں پھوٹ کس کارن سے پڑی؟ یہ سب کارن کھول کر کہئیے۔

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب کرشن جی نے پاپیوں کا ونش ناش کرکے پرتھوی کا بوجھ اُتار دیا تب انہوں نے سوچا کہ ہمارے ونش کے لوگ جو کروڑوں کی گنتیا میں ہیں یہ بڑے بڑے پراکرمی ہیں اور کوئی ان کو یدھ میں ہرا نہیں سکتا، کیونکہ یہ میرے کل میں اتپن ہوئے ہیں۔ سو میرے بیکنٹھ دھام چلے جانے پر بنا انکش کے ہاتھی کی طرح ہو جائیں گے اور پرجا کو دکھ دیں گے، راجاؤں سے لڑائی لڑیں گے۔ اس لئے ان کو بھی سماپت کر دینا چاہیئے۔ ایسا وچار کر انہوں نے یدوونشی بالکوں کی متی بھرشٹ کر دی۔ سو ایک دن یہ بالک جاموونت کے پُتر سامب جی کو جو بڑا اسندر تھا اور استری کی طرح لگتا تھا لہنگا دوپٹہ اُڑھا کر، پیٹ اونچا کرکے اور استری جیسا روپ بنا کر اُس استھان پر لے گئے جہاں درواسا۔ انگرا۔ نارد۔ وشوامتر آدی رشی بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگے ہے منیو! یہ استری گربھنی ہے پرنتو اس کو آپ کے سامنے آتے ہوئے لجا آتی ہے۔ کرپا کرکے یہ بتائیے کہ اس کے گربھ سے پُتر ہوگا یا کنیا۔ جب اس پرکار انہوں نے رشیوں کا مذاق اُڑایا تو رشی لوگ کرودھ کرکے کہنے لگے ہے مورکھو! اس کے نہ لڑکا ہوگا نہ لڑکی، بلکہ یہ ایک موسل کو اتپن کرے گی جس سے تمہارا ونش نشٹ ہو جائے گا۔

یہ سن کر وے سب بالک ڈر گئے اور جب انہوں نے سامب کے کپڑے اُتار کر دیکھا تو لوہے کا ایک بڑا موسل دکھائی دیا۔ تب وے بالک اُس موسل کو لے کر راجہ اُگرسین کے پاس آئے اور سب یادووں کو رشیوں کے شاپ کی بات بتائی، پرنتو کرشن جی نے کچھ نہیں کہا، ہے راجن! رشیوں کا شاپ سن کر اور اُس موسل کو دیکھ کر سارے دوارکا باسی ڈر کے مارے کانپنے لگے۔ راجہ اُگرسین نے کرشن سے بنا پوچھے ہی اُس موسل کے ٹکڑے ٹکڑے

کرواکر سمندر میں پھنکوا دیا۔ اُس کا ایک ٹکڑا تو مچھلی نگل گئی اور جو باقی ٹکڑے وے تیرتے ہوئے سمندر کے کنارے آلگے اور ان پر گھاس اُگ آئی۔ اس مچھلی کو مچھیروں نے پکڑ لیا، اور جب اُس کا پیٹ چیرا تو لوہے کی کیل نکلی۔ جس سے انہوں نے تیر پہ کی نوک بنوالی۔ کرشن بھگوان جی انتریامی تھے اور ساری بات جانتے تھے۔ پرنتو انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

ادھیائے ـــــ ۲

نارد منی کا واسدیو جی کو بھگونت پراپتی کے اُپائے بتانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب درواسا رشی کا شاپ اپنا پربھاو دکھانے لگا تب ایک دن نارد جی نے سوچا کہ یہ سب دوارکا باسی ہم لوگوں کے شاپ کے کارن آپس میں لڑ کر مر جائیں گے اس لئے واسدیو اور دیوکی کو گیان سکھا کر مکت کر دوں۔ سو وے ہری بھجن کرتے ہوئے واسدیو جی کے پاس گئے۔ واسدیو جی نے ان کو آدر پوروک بٹھایا اور پرنام کر کے پوچھنے لگے ہے رشی راج! میرا بڑا سو بھاگیہ ہے جو آپ جیسے یوگیشور کے درشن ہوئے۔ آپ کے درشن تو دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہوتے ہیں ـــ ہم لوگ اگیان کے گہرے کنویں میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ جیسا کوئی گیانی مہاتما ہی ہم کو گیان کی ڈور پکڑا کر اُس کنویں میں سے نکال سکتا ہے۔ ہے منی! ہم نے بڑی بھول کی جو پُتر کی پراپتی کے لئے بھگوان کی آرادھنا کی۔ اگر ہم نشکام بھاؤ سے بھگوان کا جپ کرتے تو موکش پراپت ہوتا۔ ہے منی راج! اب ہم چاہتے ہیں کہ سنسار کو تیاگ کر بھگوان کا بھجن کریں سو آپ ہمیں کوئی ایسا اُپائے بتایئے کہ ہم بھوساگر سے چھوٹ کر مکتی پراپت کریں۔

یہ سن کر نارد جی کہنے لگے، ہے وسدیو! آپ نے سب کو پوتر کرنے والا بھاگوت دھرم پوچھا ہے، سو میں آپ کو ایک پراچین کتھا سناتا ہوں۔ دھیان دے کر سنو! سوئمبھو منو کا ایک پُتر پریہ ورت نام کا تھا، اس کا پُتر اگنودھر، اگنودھر کا نابھی، اور نابھی کے رشبھ دیو جی ہوئے۔ رشبھ دیو جی کے روپ میں ساکشات بھگوان جی نے اوتار لیا تھا۔ ان کے سو پُتر ہوئے جن کو وید یاد تھے۔ ان میں سب سے بڑے بھرت جی تھے جو بھگوان کے بڑے بھگت تھے۔ انہوں نے سنسارک سکھ بھوگ کر بھگوان کا تپ کیا، اور بھگوان کا تپ کرتے کرتے تین جنم لئے۔ شیش ننیانوے پُتروں میں نو پُتر اس بھرت کھنڈ کے نو دیپوں کے سوامی ہوئے اور اکیاسی پُتر براہمن ہوئے۔ جو نو پُتر نو کھنڈوں کی رکشا کرتے تھے وہ دگمبر بھیش دھارن کرتے تھے اور آتم ودیا میں نپن تھے۔ ایک دن یہ سب راجہ جنک کے یگیہ میں آئے۔ سو ریہ کے سمان تیجسوی ان پرم وشنوؤں کو دیکھ کر سب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور نمی (جنک) نے ان کو آسن پر بٹھایا اور پوجا کی۔ پھر نمی ان سے کہنے لگے ہے یوگیشور! آپ نے یہاں آکر مجھے اور میری بھومی کو پوتر کر دیا۔ آپ پرم گیانی ہیں سو میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کلیان کے لئے کیا سادھن کروں۔ نارد جی کہنے

لگے ہے وسدیو! راجہ نمی نے ان رشیوں سے نو پرشن کیے۔ پہلا وشنو دھرم، دوسرا بھگوان کی بھگتی، تیسرا پربھو کی مایا، چوتھا مایا سے ترنے کا اُپائے، پانچواں برہم، چھٹا کرم، ساتواں اوتاروں کا چرتر، آٹھواں بھگتی پراپت کرنے کا سادھن اور نواں یگ۔ ان سب پرشنوں کا اُتر ان میں سے ایک ایک رشی نے دیا۔ پہلے پرشن کے اُتر میں کشیپ نامک سب سے بڑے بھائی کہنے لگے ہے راجن! جو منوشیہ ہر سمے بھگوان کا بھجن اپنے ہردے سے کرتے رہتے ہیں ان کو دکھ نہیں ہوتا۔ جو منوشیہ استری۔ سنتان اور دھن سے پریت رکھتے ہیں اور بھگوان کو بھول جاتے ہیں، ان کو کبھی سُکھ نہیں ملتا۔ پرنتو منوشیہ سنسار میں آکر اپنے دھن۔ استری۔ سنتان آدی کے موہ میں اتنا پھنس جاتا ہے کہ اسی کو اپنا سُکھ سمجھتا ہے پرنتو جب اس کا دھن نشٹ ہو جاتا ہے اور بڑھاپے میں سنتان کٹھور وچن کہتی ہے تب اُسے بڑا دُکھ ہوتا ہے۔ سو ہے راجن جو منوشیہ بھگوان کو بھلا دیتا ہے اُسے بھگوان بھی یاد نہیں رکھتا، اِس کارن وہ دُکھ پاتا ہے۔ یہ سنکر راجہ پوچھنے لگے ہے رشی راج بھگوان کے بھگت کس دھرم کا پالن کرتے ہیں؟ تب رشی کہنے لگے ہے راجن! سب سے اچھا وشنو دھرم ہے۔ اس دھرم کے پالن کرنے والے کے یہ لکشن ہوتے ہیں: آٹھوں پہر بھگوان کا دھیان ہردے میں رکھتا ہے۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتا کسی کے پیچھے اُس کی بُرائی نہیں کرتا، کسی کو دُکھ نہیں دیتا، دوسرے کے دھن کو پتھر سمان مانتا ہے اور دوسرے کی استری کو اپنی ماں کی طرح سمجھتا ہے۔ سب منوشیوں کو بھگوان کا انش سمجھ کر ان سے پریم پوروک ملتا ہے۔ جہاں تک سامرتھ ہو بھوکھوں اور غریبوں کو دان دیتا ہے۔

ادھیائے ــــــ ۳

نمی کے پرشن پر منیوں کا اُتر دینا

راجہ جنک یہ سُن کر اُن منیوں سے پوچھنے لگا ہے منیو! کرپا کر کے ہمیں یہ بتائیے کہ بھگوان کی مایا الگ ہے، یا بھگوان جی میں ہی ملی ہوئی ہے۔ یہ سُن کر منی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان اکیلا ہے اور اکیلا ہی رہے گا۔ اس کا کوئی روپ نہیں ہے اور نہ کوئی رنگ ہے۔ اُس پر کام کرودھ کا پربھاؤ نہیں پڑتا، اور نہ مایا اُسے بیاپتی ہے۔ مایا نام بھگوان کی اچھا کا ہے۔ جس پرکار کسی منوشیہ کے آنکھ کے سامنے چادر کھڑی کر دی جائے تو اُسے آگے کا کچھ نہیں دکھائی پڑتا اسی پرکار بھگوان کی مایا روپی چادر سارے سنسار پر پڑی ہوئی ہے۔ جو منوشیہ سانسارک بندھنوں میں پڑے رہتے ہیں، ان کو اس مایا کے کارن سوکش پراپت کرنے کا دھیان نہیں آتا پرنتو جن پر بھگوان کی کرپا ہوتی ہے ان پر مایا کا پربھاؤ نہیں پڑتا، اور وے اس کو چھوڑ کر بھگوان کا بھجن کرنے لگتے ہیں۔ ہے راجن! اسی مایا سے بھگوان سارا برہمانڈ اور پرتھوی اتپن کرتے ہیں۔ اسی مایا سے جیووں کو اتپن کرتے ہیں اور اسی مایا سے وے پرتھوی پر اوتار لیتے ہیں۔ ہے راجن! ایسا کدا پی نہیں سمجھنا چاہیے کہ بھگوان سوئم پرتھوی

پرجنم لیتے ہیں بھگوان تو اجنما ہے۔ اُسے نہ کسی نے اتپن کیا اور نہ وہ کبھی جنم لیتا ہے۔ منوشیوں اور دیوتاؤں کو دکھانے کے لیئے بھگوان اپنی مایا کا ایک اتنگ کا سا بھاگ پرتھوی پر اوتار کے روپ میں اتپن کر دیتے ہیں ہے راجن جو تم چاہتے ہو کہ مایا کا پربھاؤ تم پر نہ ہو تو اس کا اُپائے یہ ہے کہ ابھی سے بھگوان کا بھجن کرنا آرمبھ کر دو۔ یدی تم نتیہ پرتی تھوڑا تھوڑا ابھیاس کرو گے تو چت ایکاگر ہو جائے گا۔ جس پرکار کنوئیں کی من پر گھڑے رکھتے رکھتے اس میں گڑھے پڑ جاتے ہیں، اُسی پرکار نتیہ پرتی تھوڑی دیر بھگوان کا بھجن کرتے رہنے سے ہردے میں بھگتی اتپن ہو جاتی ہے اور بھگوان کا نام گھر بنا لیتا ہے۔ ہے راجن! جو منوشیہ چاہتا ہے کہ بھگوان کی مایا کے پربھاؤ سے بچ جاؤں اور موکش پراپت کروں اس کو چاہیئے کہ ہر سمے بھگوان کا دھیان کرے گرہستی میں من کو ادھک نہ پھنساوے۔ کسی سے ادھک بات چیت نہ کرے اور جہاں تک ہو سکے ایکانت میں رہے۔ کیونکہ ایکانت میں رہنے سے من شیگھر ہی ایکاگر ہو جاتا ہے ؞

ادھیائے ــــ ۴

بھگوان کے اوتاروں کی کتھا

یہ سُن کر جنک جی کہنے لگے ہے منو! اب ہمیں بھگوان کے اوتاروں کی کتھا سنائیے، بچپن سے ہی میری اِچھا بھگوان کے اوتاروں کی کتھا سننے کی ہے۔ منی کہنے لگے ہے راجن! ہم تو کیا برہما جی کی بھی اتنی سامرتھ نہیں ہے کہ بھگوان کے اوتاروں کی کتھا ورنن کر سکیں، کیوں کہ بھگوان نے اسنکھیہ اوتار لئے ہیں۔ پھر بھی سنکشیپ میں ہم ان کے مکھیہ مکھیہ اوتاروں کی کتھا ورنن کرتے ہیں۔ جب بھگوان نے سرشٹی کو رچنے کی اِچھا کی تب ان کی نابھی میں سے ایک کمل پرگٹ ہوا جس سے برہما جی اتپن ہوئے۔ یہ بھگوان کے رجو گن سے اتپن ہوئے۔ ستو گن سے وشنو جی اتپن ہوئے اور تمو گن سے رودر اور مہادیو جی اتپن ہوئے جو سرشٹی کا سنہار کرتے ہیں۔ ہے راجن اس پرکار آدی پرش بھگوان نے سرشٹی کے اتپن کرنے، پالن کرنے اور وناش کرنے کے لیئے یہ تین گن اتپن ہوئے۔ اب نرنارائن اوتار کی کتھا کہتے ہیں۔ دت کی مورتی نامک کنیا سے جو دھرم کی استری تھی اس سے بھگوان "نرنارائن" کا اوتار ہوا ایک سمے نرنارائن جی کو تپ کرتے دیکھ کر اندر دیوتا نے من میں وچار کیا کہ یہ تپ کر کے میرا پد لینا چاہتے ہیں۔ یہ وچار کر اُس نے تپ کھنڈت کرانے کے لیئے کام دیو کو بھیجا۔ کام دیو کو بھگوان کی مہما کا پتہ نہیں تھا، سو وہ بڑی سندر سندر اپسراؤں کو لے کر اس استھان پر گیا جہاں نرنارائن تپ کر رہے تھے کام دیو کی مایا سے وہاں بسنت کی بہار آ گئی۔ بڑی ٹھنڈی اور سگندھت وایو چلنے لگی۔ پیڑوں پر رنگ برنگے پھول کھلنے لگے، اور ان پر پکشی چہچہانے لگے۔ اپسراؤں کے شریر میں سے من کو موہنے والی

بھینی بھینی سگندھی نکلنے لگی، اور ان کا ناچ ایسا تھا کہ جو بھی دیکھ لے موہت ہو جائے۔ ہے راجن! کام دیو بہت سمے تک یہ مایا پھیلائے رہا، تب نر نارائن جی نے سورج کے سمان چمکتی ہوئی اپنی آنکھیں کھول کر اس کی اور دیکھا تو کام دیو اور ساری اپسرائیں ڈر کے مارے پتے کی طرح کانپنے لگیں۔ انہیں اس طرح کانپتے ہوئے دیکھ کر بھگوان ہنسنے لگے اور کہنے لگے تم لوگ گھبراؤ مت میں جانتا ہوں کہ تم اندر کے بھیجے ہوئے ہو.... تمہارا کوئی دوش نہیں ہے۔ تب کام دیو ان کے چرنوں میں گر پڑا اور کہنے لگا ہے بھگوان آپ کی لیلا اپرمپار ہے، ہم آپ پر اپنی مایا نہیں پھیلا سکے، آپ ہماری بھول کو چھما کیجئے ہم آپ کو پرنام کرتے ہیں۔ کام دیو کی یہ پرارتھنا سن کر بھگوان نے اپنی مایا سے ترنت ہی ایک ہزار سندریاں اُتپن کر دیں جو ایک سے ایک سندر تھی، اور ان کی سندرتا کے سامنے اپسرائیں اپنے کو کوڑا سمجھنے لگیں اور سب اپنا ابھیمان بھول گئے۔

بھگوان کہنے لگے ان استریوں کو تم اندر پوری میں لے جاؤ۔ یہ سُن کر کام دیو کہنے لگا ہے بھگوان! میں ان کو وہاں لے جاؤں گا تو دیوتا لوگ ان کی سندرتا پر موہت ہو کر ان کو پانے کے لئے آپس میں جھگڑا کریں گے۔ تب بھگوان جی کہنے لگے، ہے کام دیو تم ان میں سے جو سب سے کروپا ہو اسکو لے جاؤ۔ تب کام دیو نے اروشی نامک استری کو جو سب سے کروپ تھی اپنے ساتھ لے لیا، اور اندر کے پاس گئے۔ اندر اروشی کو دیکھتے ہی موہت ہو گیا، اور ساری اپسراؤں کو بھول گیا۔ جب اس نے بھگوان نر نارائن کی مہانتا سُنی تو وہ اپنی بھول پچھتا کر بھگوان کا بھجن کرنے لگا۔ ان بھگوان نے پرمہنس اوتار لے کر آتم یوگ کا ورتن کیا اور سنت کمار کا گر و چورن کیا۔ اس کے بعد مدھو کیٹو دیتیہ کا بدھ کرنے کے لئے ہے گریو کا اوتار دھارن کیا اور پاتال سے دید لا کر برہما جی کو دیئے۔ پھر متسیہ اوتار لے کر راجہ ستیہ ورت کو گیان سکھایا۔ کچھپ کا اوتار لے کر سمندر میں ڈوبتے ہوئے مندراچل پربت کو اپنی پیٹھ پر دھارن کیا۔ جب سمندر منتھن سے امرت نکلا اور دیوتا اور دیتہ اس کے لئے لڑنے لگے تو موہنی روپ دھارن کر کے دیوتاؤں کو امرت پلایا۔ وامن اوتار لے کر راجہ بلی سے تین پگ پرتھوی دان میں لی۔ پھر کپل دیو منی کا اوتار دھارن کر کے اپنی ماتا دیو ہوتی کو سانکھیہ یوگ سکھایا۔ پھر جب چھتریوں نے ادھرم کرنے آرمبھ کر دیئے تو پرشورام اوتار دھارن کر کے اکیس بار پرتھوی پر سے چھتریوں کا ونش نشٹ کر دیا۔ پھر راکشسوں کے راجہ راون کو مارا اور اس کے بھائی کمبھ کرن کا بدھ کیا۔ پھر اپنے بھگت پرہلاد کی رکشا کرنے کے لئے نرسنگھ اوتار لیا اور ہرنیہ کشیپ کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ پھر کرشن جی کا اوتار لے کر کنس آدی راکشسوں کو مارا اور کورو و پانڈوں کا یدھ کرا کر اس میں اپنے بھگت پانڈووں کی جیت کرائی۔ پھر مہاتما بدھ کا اوتار دھارن کیا، اور لوگوں کو جیووں کی ہتیا کرنے سے روکا۔

ہے راجن! جب کلیگ میں لوگ ادھرمی ہو جائیں گے اور بھائی بھائی کے پاپ کرنے لگیں گے، تب کلکی اوتار دھارن کر کے لوگوں کو سدبدھی سکھائینگے۔ ان اوتاروں کی کتھا جو منشیہ دھیان پورک سنتا ہے اسکے پچھلے جنم

ادھیائے — ۵

مرنے کے اُپرانت جیو کا کیا ہوتا ہے اس کا ورنن

منیوں سے اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک کہنے لگے ہے منیو! کرپا کر کے مجھے یہ بتایئے کہ جو منوشیہ جیون میں بھگوان کا بھجن نہیں کرتے مرنے کے اُپرانت ان کا کیا ہوتا ہے۔ یہ پرشن سُن کر منی کہنے لگے۔ ہے راجن سنسار میں بھگوان نے چوراسی لاکھ پرکار کے جیو بنائے ہیں، جن کو چوراسی لاکھ یونیاں کہتے ہیں۔ یہ سب بھگوان کی اِچھا سے اتپن ہوئے ہیں، اور اسی کی اِچھا سے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ جب جیو مرتا ہے تو اس کی آتما بھگوان میں مِل جاتی ہے۔ جس پرکار ایک دیپک سے لاکھوں دیپک جلائے جا سکتے ہیں اُسی پرکار ایک پرماتما سے لاکھوں کروڑوں آتمائیں اُتپن ہو جاتی ہیں۔ ہے راجن! جو منوشیہ بھگوان کو سرشٹی کا اتپن کرنے والا اور سب کا مالک جان کر ہر سمے اُس کا بھجن کرتے رہتے ہیں، ان کو انت میں موکش پراپت ہوتا ہے جو منوشیہ بھگوان کا بھجن نہیں کرتے ادھرم کی کمائی سے اپنے کٹمب کا پالن پوشن کرتے رہتے ہیں، دوسروں سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں، سنساری مایا میں پھنسے رہتے ہیں وے بھوساگر سے پار نہیں اُترتے اور چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتے رہتے ہیں، اور نانا پرکار کے دُکھ اور کلیش اُٹھاتے رہتے ہیں۔ جس پرکار اُبٹن لگانے سے شریر شدھ ہو جاتا ہے اُسی پرکار بھگوان کا نام لیتے رہنے سے منوشیہ کا من اور آتما شدھ ہو جاتی ہے ہے راجن! براہمنوں کا دھرم ہے کہ منوشیوں کو وید پڑھائیں، اور دھرم کرم کرنے کی شکشا دیں۔ یگیہ اور ہون کرائیں۔ پرنتو جو براہمن بھگوان کا بھجن کرنے کی شکشا دینے کی بجائے بھوت پریتوں کی پوجا کرنے اور جادو ٹونے کرنے بتاتے ہیں، ان کو پاپی اور پاکھنڈی سمجھنا چاہیئے۔ جو منوشیہ اونچ نیچ کا وچار کرتے ہیں، اپنے لابھ اور سوارتھ کے لئے جھوٹ بولتے اور چھل کرتے ہیں۔ مدرا پیتے ہیں۔ پرائی استری کو بُری نظر سے دیکھتے ہیں، وے پاپی ہیں، اور مرنے کے بعد ان کو نرک ملتا ہے۔ ہے راجن! منوشیہ بھانتی بھانتی کے کشٹ سہہ کر، جھوٹ بول کر، ادھرم کر کے اپنے کٹمب کا پالن کرتا ہے، پرنتو انت سمے اُن میں سے کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا، اس لئے اُن سے پریم بڑھانا بیکار ہے۔

ہے راجن چوراسی لاکھ یونیاں بھگتنے کے پشچات منوشیہ تن ملتا ہے۔ اتھ اس تن کو پا کر بھگوان کا بھجن کرتا اور ان کی آگیا سے رچے گئے ویدوں میں جو شکشا دی گئی ہے اُس پر چلنا چاہیئے۔ جو منوشیہ ایسا نہیں کرتا اُس کے جنم کو دھکار ہے۔ ہے راجن! ستیگ میں منوشیہ کے دس ہزار ورش تک تپ کرنے پر بھگوان پرسن ہو کر درشن دیا کرتے تھے۔ تریتا میں بھگوان کو رجھانے کے لئے ایک ہزار ورش تک تپ کرنا پڑتا تھا دواپر میں سو ورش تپ کرنے سے ہی بھگوان پرسن ہو کر درشن دیا کرتے تھے۔ پرنتو کلیگ میں تو یدی منوشیہ

پرتی دن تھوڑی دیر ہی سچے ہردے سے بھگوان کا نام لے لیا کرے تو اُس کے سارے منورتھ پورن ہو جاتے ہیں۔ پرنتو کلیگ کے منوشیہ اِتنے اگیانی ہیں کہ بھول کر بھی بھگوان کا نام نہیں لیتے۔ اگر کہیں بھگوان کا بھجن ہوتا ہے تو اُسے پاکھنڈ سمجھتے ہیں۔

نارد جی کہنے لگے ہے وسدیو! تو منیوں سے اتی کتھا سُن کر جنک جی کے ہردے میں بڑا گیان اتپن ہوا اور انہوں نے راج پاٹ چھوڑ کر سنیاس دھارن کر لیا اور بیکنٹھ پراپت کیا۔ ہے راجن تم بڑے بھاگیہ شالی ہو جو بھگوان نے تمہارے گھر جنم لیا ہے۔ تم ان کو اپنا پُتر مت سمجھو، بلکہ بھگوان جان کر اُن کی پُوجا کرو۔ انہوں نے پرتھوی پر سے پاپیوں کو نشٹ کر کے پرتھوی کا بوجھ ہلکا کرنے اور دھرم کرتے والے منوشیوں اور رشیوں کو سُکھ دینے کے لئے کرشن جی کے روپ میں اوتار لیا ہے۔ تم کو اُچت ہے کہ ان کا بھجن کرو۔ یہ کہہ کر نارد جی وہاں سے چلے گئے اور اُس کے پشچات واسدیو و دیوکی دونوں کرشن جی کو بھگوان کی طرح پوجنے لگے جس سے کچھ سمے پشچات پران تیاگنے پر ان کو بیکنٹھ پراپت ہوا ؛

ادھیائے —— ۶

برہما جی و مہادیو جی آدی دیوتاؤں کا کرشن جی کے پاس آنا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ایک دن کرشن جی سُودھرما کی سبھا میں بیٹھے ہوئے گیان چرچا کر رہے تھے اُس سمے اُن کے درشن کرنے کے لئے برہما جی، مہادیو جی، کبیر واندر اور دکش پرجاپتی آدی دیوتا وہاں آئے اور بیری کرپا کرنے کے پشچات استوتی کر کے کہنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! آپ کی مایا کا بھید اب تک کوئی نہیں جان پایا ہے۔ ہم لوگ ہر سمے آپ کا بھجن کرتے رہتے ہیں، پرنتو آپ کی مایا سے مُکت نہیں ہو سکے، ہے بھگوان! آپ نے ہم لوگوں کے پرارتھنا کرنے پر پرتھوی پر اوتار لیا، اور کنس۔ جراسندھ آدی ادھرمیوں کو مار کر پرتھوی پر سے پاپیوں کو نشٹ کیا اور اُس کا بھار ہلکا کیا۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ جب سے دُرواسا جی نے آپ کے یدوونشیوں کو شاپ دیا ہے، تب سے وے لوگ اُس شاپ کے کارن دُکھ پا رہے ہیں۔ ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جس کُل میں آپ نے جنم لیا، وے لوگ کس کارن شاپ کی اگنی سے جل رہے ہیں، سو آپ کرپا کر کے ہمیں بتائیے

یہ سُن کر کرشن جی کہنے لگے ہے بھگتو! میں نے ادھرمیوں کا ناش کر کے پرتھوی کا بھار اتار دیا ہے۔ پرنتو میرے مرنے کے پشچات میرے ونش کے یہ یدوونشی سنساری لوگوں کو دُکھ دیں گے اور اتپات مچائیں گے سو میں اپنے سامنے ہی ان کو نشٹ کر کے پھر بیکنٹھ کو آؤں گا۔ تم وہاں جا کر میرے آنے کی پرتیکشا کرو۔ کرشن جی کی یہ آگیا سن کر دیوتا لوگ بیکنٹھ کو گئے۔ کچھ دنوں پشچات کرشن جی نے راجہ اگرسین

کی سبھا میں سارے یدو ونشیوں کو بُلا کر کہا کہ دیکھو دُرواسا رشی کے شاپ کے کارن ہماری دوارکا میں دن رات اپ شگن ہو رہے ہیں۔ پرات کال ہوتے ہی کُتے رونے لگتے ہیں، سورج چُھپنے سے پہلے گیدڑ نگر میں آ کر رونے لگتے ہیں۔ اچانک ہی آندھیاں آ جاتی ہیں اور نگر میں اندھیرا ہو جاتا ہے اسلئے سب کو چاہیئے کہ شاپ سے مکتی پانے کے لئے پربھاس کشیتر میں جا کر اشنان دیو پوجا آدی کریں۔ بھگوان کرشن جی کی یہ بات سن کر سب یدو ونشی وراجہ اُگرسین پربھاس کشیتر جانے کی تیاری کرنے لگے۔ اُس سمے کرشن جی کے بچپن کے ساتھی اور بھگت اودھو جی آئے اور کہنے لگے ہے بھگوان! آپ کی مایا اپرمپار ہے۔ آپ اپنی مایا سے سنساری جیووں کو اس طرح کھیل کھلاتے ہیں، جیسے بچے گُڑیوں سے کھیلتے ہیں۔ ہے سکھے! آپ یدو ونشیوں کو پربھاس کشیتر لے جا رہے ہیں سو میں جان گیا کہ وہاں آپ ان کا وناش کرنے لے جا رہے ہیں نہیں تو آپ اپنے آشیرواد سے ہی دروواسا رشی کا شاپ نشٹ کر سکتے ہیں۔ ہے بھگوان پربھاس کشیتر میں ان لوگوں کو نشٹ کرا کر آپ بھی بکنٹھ کو چلے جائیں گے اور میں درشنوں کو ترستا رہ جاؤں گا اس لئے کرپا کر کے مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیے۔

ادھیائے ـــــ ۷

کرشن جی کا اودھو کو گیان کا اپدیش دینا

شکدیو جی کہنے لگے ہے پریکشت! جب اودھو جی... کرشن جی سے ساتھ لے چلنے کی پرارتھنا کرنے لگے تب کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! آج سے ساتویں دن سارے یدو ونشی نشٹ ہو جائیں گے اور میں بھی اپنے دھام کو چلا جاؤں گا، تم کو چاہیئے کہ ابھی سے میری ممتا چھوڑ دو۔ اور سنسار کو تیاگ کر میرا دھیان کرو۔ ہے اودھو! میں تم کو بکنٹھ میں جا کر بھی نہیں بھولوں گا اور شیگھر ہی تمہیں اپنے پاس بلاؤں گا۔ ہے اودھو تم یہ سمجھ لو کہ تمہارا متر سنسار سے چلا گیا اور کرشن جی کو بھول کر بھگوان کا بھجن کرو۔ یہ سُن کر اودھو جی کہنے لگے ہے بھگوان! آپنے جو مجھے ورکت ہونے کا اپدیش دیا سو میرا وچار یہ ہے کہ منوشیہ اُسی سمے سنسار سے ورکت ہو سکتا ہے جب اُسے پُورن روپ سے گیان پراپت ہو جائے میں ابھی اندھیرے میں ہوں سو آپ کرپا کر کے میرے ہردے میں گیان روپی دیپک کا پرکاش کیجئے۔

یہ سُن کر کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! یہ سنسار پانی کے بُلبلے کے سمان چھن بھر میں نشٹ ہو جانے والا ہے۔ جو منوشیہ اس سنسار کو نشٹ ہونے والا سمجھ کر میرے چرنوں میں دھیان لگاتا ہے اُس پر میری مایا کا جادو نہیں چلتا، اور وہ بھوساگر سے پار ہو جاتا ہے۔ ہے اودھو! بھائی بہن، استری، سنتان، ماتا پتا یہ سب سمبندھ اُس سمے تک کے ہیں جب تک منوشیہ جیوتا رہتا ہے۔ مرتے سمے کوئی ساتھ نہیں جاتا اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ ہر سمے یہ دھیان رکھے کہ ایک دن مجھے مرنا ہے، اس لئے بُرے کاموں سے بچتا رہے


B.G. Sharma
BOMBAY

ادھیائے ــــــ ۸۵

دیوکی متنک پُتراتیں

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا کے بیچ ایک دن شری کرشن چندر جی اور بلرام جی وسدیو جی کے پاس گئے تو وہ ان دونوں بھائیوں کو دیکھ یہ بات من میں وچار اُٹھ کھڑے ہوئے کہ کوروکشیتر میں نارد جی نے کہا تھا کہ شری کرشن جی جگت کے کرتا دُکھ ہرتا ہیں۔ اور ہاتھ جوڑ بولے۔ ہے پربھو۔ الکھ۔ اگوچر۔ اوناشی۔ سدا سیوتی ہیں تمہیں کملا ہوئی داس۔ تم ہو سب دیوتن کے دیو۔ کوئی نہیں جانتا تمہارا بھید تمہاری ہی روشنی ہے چاند۔ سُورج۔ زمین۔ آسمان میں۔ تمہیں جگہ بجگہ اُجالا کرتے ہو۔ تمہاری مایا بہت طاقتور ہے۔ اُس نے ساری دنیا کو چکر میں ڈال رکھا ہے۔ ترلوکی میں سُر۔ نر۔ منی ایسا کوئی نہیں جو اس کے ہاتھ سے بچ گیا ہو۔ مہاراج! اتنا کہہ پھر وسدیو جی بولے کہ ہے کرپا ناتھ :-

کوؤ نہ بھید تمہارو جانے ۔۔۔ وید نہ مانجھ اگادھ بکھانے

شترو متر کوؤ نہ تہارو ۔۔۔ پُتر پتا نہ سہودر پیارو

پرتھوی بھار ہرن اوتارو ۔۔۔ جنکے ہیت بھیں بہو دھارو

مہاراج! ایسے کہہ وسدیو جی بولے کہ ہے کرپا سندھو! دین بندھو! جیسے آپ نے بے شمار لوگوں کو تارا ویسے کرپا کر کے میرا بھی اُودھار کیجیئے۔ تاکہ بھوساگر پار ہو کر آپ کے گُن گاؤں۔ شری کرشن جی بولے ہے پتا جی! تم اتنے عقلمند ہو کر بیٹے کی بڑائی کیوں کرتے ہو؟ ذرا خود ہی دل میں سوچو کہ بھگوان کی لیلا اپرم پار ہے اس کا پار آج تک کسی نے نہیں پایا۔ دیکھو وہ :-

گھٹ گھٹ ماہی جیوت ہو رہے ۔۔۔ تاہی سوں جگ نر گُن کہے

آپ ہی سرجے آپ ہی ہرے ۔۔۔ رہے ملیو باندھے نہیں پرے

بھو آکاش وایو جل جیوتی ۔۔۔ پانچ تتوتے دیہہ جو ہوتی

پربھو کی شکتی سبن میں رہے ۔۔۔ وید ماہی وودھی ایسے کہے

مہاراج! اتنی بات شری کرشن جی کے منہ سے سنتے ہی وسدیو جی موہ کے سبب خاموش ہو کر پربھو کا منہ دیکھتے رہے۔ تب پربھو وہاں سے چل کر ماتا کے پاس گئے۔ تو بیٹے کا منہ دیکھتے ہی دیوکی جی بولیں۔ ہے کرشن چندر آنند کند۔ ایک دُکھ مجھے بڑا پریشان کیئے رکھتا ہے۔ پربھو بولے۔ وہ کیا؟ دیوکی جی نے کہا۔ بیٹا۔ تمہارے چھ بڑے بھائی کنس نے مار ڈالے۔ اس کا دکھ میرے دل سے نہیں جاتا۔ (دیکھو شکل ۱۴۸)

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس بات کے سنتے ہی شری کرشن جی اتنا کہہ کر پاتال پوری گئے کہ ماتا تم اب مت

کرُ کھشو - میں اپنے بھائیوں کو ابھی جاکر لے آتا ہوں - پربھو کے جاتے ہی سماچار پائے راج بلی آئے - بہت دھوم دھام سے اپنے گھر لیوا لے گیا - پھر سنگھاسن پر بٹھائے راجہ بلی نے چندن پھول چڑھائے - دھوپ دیپ سے شری کرشن جی کی پوجا کی - پھر سامنے کھڑا ہو کر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا - مہاراج ! آپ کا آنا یہاں کیسے ہوا - (دیکھو شکل ۱۴۹)



(۱۴۸)



(۱۴۹)

ہری بولے کہ راجہ ! ست یُگ میں ماریچی نام کا ایک رشی بڑے برہمچاری - گیانی - ستیہ وادی - اور ہری بھگت تھے - ان کی عورت کا نام اُرنا تھا - اس کے چھ بیٹے تھے - ایک دن وہ چھہوں بھائی جوانی میں پرجاپتی کے سامنے جاکر ہنسے - ان کو ہنستے دیکھ پرجاپتی نے بڑے غصے میں آکر یہ بددعا دی - کہ تم جاکر اوتار لے کر راکشش بنو - مہاراج ! اس بات کے سنتے ہی رشی کے بیٹے بڑے خوفزدہ ہو کر پرجاپتی کے چرنوں پہ جا گرے - اور بہت گڑگڑا کر بولے - کہ کرپا سندھو - آپ نے بددعا تو دی پر اب براہ مہربانی یہ بتایئے کہ اس بددعا سے ہم کب چھوٹیں گے - ان کی عاجزی کی باتیں سُن پرجاپتی نے رحم کھا کر کہا - کہ تم شری کرشن جی کا درشن پاکر نجات پاؤ گے - مہاراج !

اتنو کہت پران تج گئے ــــــ تے ہرناکش پُتر جو بھئے
پھر وسدیو کے جنمے جائے ــــــ تن کو ہیتو کنس نے آئے
مار تنہوں مایا لے آئی ــــــ اِہی ٹھاں راکھ گئی سکھدائی

اُن کا دُکھ ماتا دیوکی کرتی ہے - اس لئے ہم یہاں آئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو لے جائیں - ماتا کو دیویں اور ان کے دل کا دکھ دور کریں - شری شکدیو جی بولے - کہ راجہ اتنا وچن ہری کے منہ سے نکلتے ہی راجہ بلی نے چھ کے چھ بالک لا دیئے اور بہت سی بھینٹ آگے رکھی - تب پربھو وہاں سے بھائیوں کو ساتھ لے ماتا کے پاس آئے - ماتا پُتروں کو دیکھ بہت خوش ہوئی - اس بات کو سُن سارے شہر میں آنند ہوا اور اُن کی بددعا چھوٹی -

ادھیائے — ۸۶

سبھدرا ہرن

شری شکدیوجی بولے۔ مہاراج! جیسے دوار کا سے ارجن شری کرشن چندر جی کی بہن سبھدرا کو چرا لے گیا اور جیسے شری کرشن چندر متھیا میں جائے رہے۔ وہ کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ دیوکی کی بیٹی۔ شری کرشن چندر جی سے چھوٹی جس کا نام سبھدرا۔ وہ بیاہنے کے قابل ہوئی۔ تب وسدیوجی نے بہت سے یدوونشیوں اور شری کرشن و بلرام جی کو بلا کر کہا کہ اب کنیا شادی کے قابل ہوئی، بتاؤ اسے کس کو دیں۔ بلرام جی بولے کہ کہا ہے کہ شادی۔ دشمنی اور محبت برابر والے سے کیجیے۔ ایک بات میرے خیال میں آئی ہے۔ یہ لڑکی دریودھن کو دیجیے۔ تو جگت میں یش اور بڑائی لیجیے۔ شری کرشن جی نے کہا کہ میرے خیال میں تو اگر ہم لڑکی ارجن کو دیں، تو جگت میں یش لیں۔ شری شکدیوجی بولے کہ مہاراج! بلرام جی کے کہنے پہ کوئی کچھ نہ بولا۔ مگر شری کرشنچندر کے منہ سے یہ بات نکلتے ہی سب پکار اٹھے کہ ارجن کو لڑکی دینا بہت بہتر ہے۔ یہ بات سن بلرام جی برا مان وہاں سے اٹھ گئے۔ اور ان کو برا مانتا دیکھ سب لوگ خاموش رہے۔ پھر یہ سماچار پائے۔ ارجن سنیاسی کا بھیس بنائے ڈنڈ کمنڈل لے دوار کا میں جائے ایک ٹھیک سی جگہ دیکھ مرگ چھالا بچھائے آسن مار بیٹھا:۔

چار ماس ورشا بھر رہیو — کاہو موم نہ تاکو لہیو
اتیتھی جان سب پاسیون لاگے — وشنو ہیتو واسوں انوراگے
واکو بھید کرشن سب جانیو — کاہو سوں تن ناہی بکھانیو

مہاراج! ایک دن بلدیوجی ارجن کو سادھو سمجھ کر گھر کھانا کھلانے کے لئے لے آیا۔ جو ارجن بھوجن کرنے کو بیٹھے تو چندر بدن والی مرگ نینی سبھدرا جی نظر آئی۔ دیکھتے ہی ادھر تو ارجن عاشق ہو سب کی نظر بچا پھر پھر دیکھنے لگے۔ اور من ہی من میں یہ وچار کرنے لگے کہ دیکھیے قسمت کب جنم پتری کی ودھی ملاوے۔ اور ادھر سبھدرا جی ان کی خوبصورتی دیکھ دیکھ من ہی من میں یوں کہتی تھیں۔

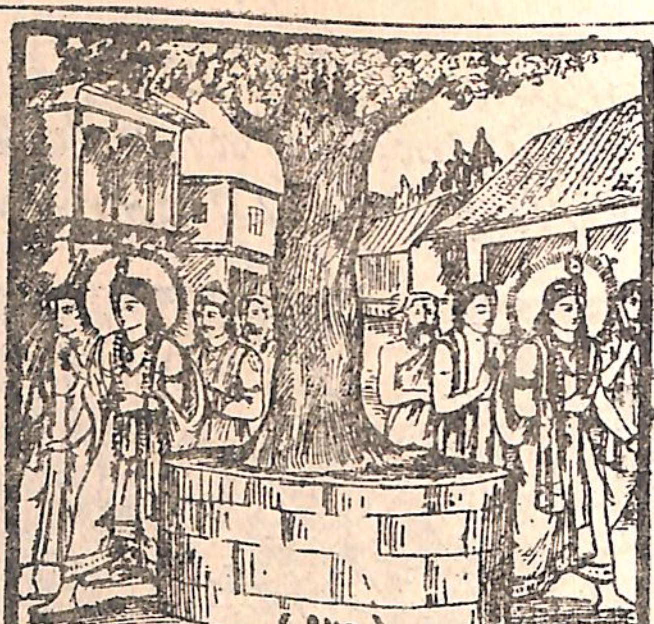
ہے کوؤ نرپتی نہیں سنیاسی — کا کارن وہ بھیو اداسی

مہاراج! اتنا کہہ ادھر تو سبھدرا گھر میں جا کر پتی کے ملنے کی فکر کرنے لگی اور ادھر کھانا کھا کر ارجن اپنے آسن پہ آئے۔ پیاری سے ملنے کی طرح طرح کی سکیمیں سوچنے لگے۔ کئی دن کے بعد ایک دفعہ شوراتری کے دن سب شہر کے باشندے کیا مرد کیا عورت باہر شو پوجن کو گئے۔ وہاں سبھدرا جی بھی اپنی سکھی سہیلیوں سمیت گئی۔ ان کے جانے کا حال سن ارجن بھی رتھ پہ چڑھ دھنش بان لے وہاں جا موجود ہوا۔ مہاراج! جب شو پوجن کے بعد سکھیوں کو ساتھ لے کر سبھدرا جی واپس ہوئیں تو دیکھتے ہی شرم چھوڑ ارجن نے ہاتھ پکڑ اٹھا کر سبھدرا کو رتھ میں بٹھا کر

اپنا ارا ستھ لیا۔

سن کے رام کوپ اتی کریو | ہل مُوسل لے کاندھے دھریو
راتے نین ارگتا سے کرے | گھن سم گرج بول اُچرے
اپ ہی جلائے پرلے میں کری ہو | کنٹ اُٹھائے کر ہاتھے دھری ہولی
میری بہن سبھدرا پیاری | یا کو کیسے ہرے بھکاری
اب ہوں جہاں سپاہی پاؤں | تن کو سب کُل کھوج مٹاؤں

مہاراج! بلرام جی تو بڑے غصے میں آکر ایسے کہہ رہے تھے کہ اس بات کا سماچار پائے پردمن جی۔ انیردھ سامب۔ اور بڑے بڑے یادو بلدیو جی کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ مہاراج! ہمیں اجازت ہو تو جاکر دشمن کو پکڑلاویں۔ اتنی کتھا کہہ کر شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! جس وقت بلرام جی سب یدونشیوں کو ساتھ لے کر ارجن کے پیچھے چلنے کے لئے تیار ہوئے تب شری کرشن چندر جی نے آکر سبھدرا ہرن کا سب حال بلدیو جی کو سمجھایا۔ اور بڑے پریم سے کہا۔ بھائی! ارجن ایک تو ہماری پُوا کا بیٹا ہے۔ اور دوسرے گہرا دوست۔ اُس نے خواہ یہ کام جان بوجھ کر کیا یا انجانے میں مگر ہمیں اس سے لڑائی کرنا مناسب نہیں لگتا۔ یہ دھرم کے خلاف ہے اور دنیاداری کے خلاف ہے۔ اس بات کو جو سنے گا وہ یہی کہے گا کہ یدونشیوں کی یہ ریت ہے بالو جیسی بھینت۔ اتنی بات سنتے ہی بلدیو جی سر دُھن جھنجھلا کر بولے کہ بھائی۔ یہ تمہارا کام ہے۔ کہ آگ لگائے پانی کو دوڑنا۔ ورنہ ارجن کی کیا مجال تھی جو ہماری بہن کو لے جاتا۔ اتنا کہہ من ہی من پچھتائے۔ تاؤ پیچ کھائے بلرام جی بھائی کا منھ دیکھ ہل مُوسل ٹیک بیٹھ رہے۔ اور اُن کے ساتھ یدونشی بھی۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! ادھر تو شری کرشن چندر نے سب کو سمجھا بجھا کر رکھا اور اُدھر ارجن نے گھر جاکر ویدکی ودھی سے سبھدرا کے ساتھ بیاہ کیا۔ شادی کا حال سُن شری کرشن بلرام جی نے کپڑے۔ زیورات۔ داس۔ داسی۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ اور بہت سے روپے ایک براہمن کے ہاتھ سنکلپ کر کے ہستنا پور کو بھیج دیا۔ پھر شری مراری۔ بھگت ہتکاری رتھ پر بیٹھ متھلا کو چلے۔ جہاں شرتدیو بھولاشو نام ایک راجہ ایک براہمن دو بھگت تھے۔ مہاراج! پربھو کے چلتے ہی نارد۔ وامدیو۔ بیاس۔ اتری پرشرام کتنے ہی مُنی آن ملے۔ اور شری کرشن چندر جی کے ساتھ ہو لئے۔ پھر جس دشا میں پربھو ہو کر جاتے تھے۔ وہاں کے راجہ آگے آکر استقبال کر کے بھینٹ دھرتے جاتے تھے۔ آخر چلتے چلتے کافی دنوں میں پربھو وہاں پدھارے ہری کے آنے کا سماچار پائے۔ وہ دونوں جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بھینٹ لے کر اُٹھ دھائے۔ اور شری کرشن جی کے پاس آئے۔ پربھو کا درشن کرتے ہی دونوں بھینٹ دھر۔ ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔ ہے کرپا سندھو! دین بندھو! آپ نے بڑی دیا کی۔ جو ہم جیسے پاپیوں کو درشن دے کر پاک کیا اور جنم مرن کو مٹا دیا۔ اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے۔ راجہ! انتریامی شری کرشن چندر اُن دونوں کے من کی بھگتی دیکھ دو رُوپ دھار دونوں کے گھر گئے۔ انہوں نے بڑی خاطر تواضع کی۔ اور ہری نے



(۱۲۰)

کچھ دن وہاں ٹھہرا انہیں سُکھ دیا۔ اور پربھو اُن کے دل کی مُراد پوری کر گیان کی بات تبلا کر دوارکا کو چلے۔ تب رشی منی راستے میں رخصت ہوئے۔ اور ہری دوارکا میں جا پہنچے۔

ادھیائے ــــ ۸۷

وید استوتی

اتنی کتھا سُنائے راجہ پریکشت نے شری شکدیو جی سے پوچھا کہ مہاراج! آپ جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ وید نے پرمیشور کی استوتی کی سو نرگن برہم کی استوتی وید نے کیسے کی یہ مجھے سمجھا کر کہو۔ تاکہ میرے من کا شبہ دُور ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! سنئے جس نے۔ بدھی۔ اِندری۔ من۔ پران۔ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش کو بنایا وہ پربھو ہمیشہ نرگن رہتا ہے۔ مگر جب یہ برہمانڈ بناتا ہے تب سگُن روپ ہوتا ہے۔ اس لئے نرگن سگُن وہی ایک ایشور ہے۔

اتنا کہہ کر شری شکدیو منی پھر بولے۔ کہ مہاراج! جو تم نے سوال کیا یہی سوال ایک دفعہ نارد جی نے نارائن جی سے کیا تھا۔ راجہ پریکشت نے کہا کہ مہاراج! یہ پرسنگ سمجھا کر کہئے تاکہ میرے من کا شک دُور ہو۔ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! ستا یگ میں ایک دفعہ ستیہ لوک میں جا کر جہاں نر نارائن بہت سے منیوں کے ساتھ بیٹھ تپ کرتے تھے۔ پُوچھا کہ مہاراج! نراکار برہم کی استوتی وید کس طرح کرتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے کہئے۔ نر نارائن بولے کہ سُن نارد! جو سندیش تو نے مجھ سے پُوچھا یہی سندیش ایک دفعہ اس دنیا

ہیں جہاں سناتن۔ وغیرہ رشی بیٹھے تپ کرتے تھے۔ وہاں سنواد ہوا تھا۔ نارد جی بولے۔ مہاراج! میں بھی تو وہیں رہتا ہوں۔ جو یہ پرسنگ چلتا تو میں بھی سنتا۔ نرنارائن نے کہا۔ نارد جی! تم شویت دیپ میں بھگوان کے درشن کو گئے تبھی یہ پرسنگ چلا تھا۔ سو مہربانی کر کے کہیئے۔ نرنارائن بولے کہ سُن نارد۔ جب منیوں نے یہ سوال کیا



تب سنندن منی کہنے لگے کہ سُنو! جس وقت قیامت ہوتی ہے تو چودہ برہمانڈ پانی میں مل جاتے ہیں۔ اس وقت نامل برہم اکیلے سوتے رہتے ہیں۔ جب بھگوان کی سرشٹی کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ تب اُن کے سانس سے وید نکل ہاتھ جوڑ استوتی کرتے ہیں۔ ایسے کہ جیسے کوئی راجہ اپنے گھر سوتا ہے۔ اور قیدی لوگ صبح ہوتے ہی اس کا یش گا کر اُسے جگا دیں۔ اس لئے کہ جاگ کر اپنا کام کریں۔

اتنا پرسنگ کہہ نرنارائن بولے کہ سُن نارد۔ پربھو کے منہ سے نکل وید یہ کہتے ہیں کہ ہے ناتھ! جیتئیے ہو سرشٹی بناؤ اور جیووں کے من سے اپنی مایا دُور کرو۔ کیونکہ تمہارے رُوپ کو پہچانیں۔ مایا تمہاری طاقتور ہے۔ وہ سب جیووں کو اگیان میں رکھتی ہے۔ جو اس سے چھوٹے تو جیووں کو تمہارے سمجھنے کا گیان ہو۔ ہے ناتھ! تمہارے بغیر اسے کوئی قابو میں نہیں کر سکتا۔ جس کے دل میں گیان روپ ہو کر تم وراجتے ہو وہی اس مایا کو جیتتا ہے۔ ورنہ کسی کی طاقت نہیں جو مایا کے چکر سے بچے۔ تم سب کے کرتا ہو۔ سب جیو تمہیں سے پیدا ہو کر تمہارے اندر ہی سما جاتے ہیں۔ ایسے کہ جیسے زمین سے کتنی ہی چیزیں پیدا ہو کر اس میں ہی سما جاتی ہیں۔ کوئی کسی دیوتا کی پوجا استوتی کرے مگر وہ پوجا ہو تو ہے آپ کی ہی۔ جیسے کوئی سونے کے زیورات بنا کر الگ الگ نام رکھے مگر وہ ہے سونا ہی۔ اسی طرح تمہارے بہت سے رُوپ ہیں۔ اور اگر دھیان سے دیکھا جائے تو کوئی کچھ بھی نہیں۔ جدھر دیکھیں اُدھر تم ہی تم دکھائی دیتے ہو۔ ناتھ! تمہاری مایا اپرم پار ہے۔ یہی ست رج تم تین گن ہو۔ تین روپ دھارن کر سرشٹی کو پیدا کر کے پرورش کر کے ناش

کر دیتے ہیں۔ اس کا بھید نہ کسی نے پایا اور نہ ہی پاوے گا۔ اس لئے جیو کو مناسب یہ ہے کہ سب خواہشات کو چھوڑ کر تمہارا دھیان کرے۔ اسی میں اس کا کلیان ہے۔ مہاراج! اتنا پرسنگ سنائے نارائن نے کہا کہ ہے نارد! سنکادک منیوں نے وید کے طریقے سے سنندن منی کی پوجا کی۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ راجہ! یہ نر نارائن نارد کا سنواد جو کوئی سنے گا وہ بلاشک بھگتی پدارتھ پاکر نجات حاصل کرے گا۔ جو کتھا پورن برہم کی وید نے گائی۔ وہ کتھا سنندن منی نے سنکادک منیوں کو سنائی۔ پھر وہی کتھا نر نارائن نے نارد کے آگے گائی۔ نارد سے ویاس نے پائی۔ ویاس نے مجھے پڑھائی وہ اب میں نے تمہیں سنائی۔ اس کتھا کو جو گ سنیں و سنائے گا۔ وہ من مانا پھل پاوے گا۔ جو جو پنیہ ہوتا ہے تپ یگیہ دان۔ برت۔ تیرتھ کرنے میں وہی پنیہ ہوتا ہے۔ اس کتھا کے کہتے سنتے ہیں۔

ادھیائے ــــــ ۸۸

شوجی کا سنکٹ موچن





شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! بھگونت کی عجیب لیلا دکھیل ہے۔ اسے سب جانتے ہیں جو آدمی ہری کی پوجا کرے وہ غریب ہوتا ہے۔ اور جو مہا دیو جی کو مانے وہ امیر۔ دیکھو۔ ہری کی کیسی ریتی ہے۔ یہ لکشمی پتی وہ گوری پتی۔ یہ پہنیں بن مالا۔ وہ منڈ مالا۔ یہ چکر پانی۔ وہ شلپانی۔ یہ دھرنی دھر وہ گنگا دھر۔ یہ مرلی بجاویں، وہ سینگی۔

یہ بیکنٹھ ناتھ۔ وہ کیلاش واسی۔ یہ پرورش کرنے والے۔ وہ ختم کرنے والے۔ یہ لگاویں چندن۔ وہ لگاویں بھوتی یہ اوڑھیں امبر وہ باگھمبر۔ یہ پڑھیں وید وہ اگم ساں کی سواری وگرڑ۔ اُن کی نندی۔ یہ رہیں گوال بال میں۔ وہ بھوت پریتوں میں۔

دوؤ پربھو کی اُلٹی ریتی ۔۔۔ ہت اِچھیاتت کیجے پرپتی

اتنی کتھا کہہ شری شکدیوجی بولے کہ مہاراج! راجہ یدھشٹر سے شری کرشن چندر نے کہا کہ ہے یدھشٹر! جس پر میں خوش ہوتا ہوں آہستہ آہستہ اُس کا سارا دھن دولت کھوتا ہوں۔ اس لئے کہ نِردھن ہونے والے کو بھائی بندھو۔ استری۔ بیٹے وغیرہ کنبے کے سارے آدمی چھوڑ دیتے ہیں۔ تب اُسے ویراگ پیدا ہوتا ہے۔ ویراگ ہونے سے دھن۔ جن۔ (آدمیوں) کی ممتا چھوڑ نرموہی ہو کر من لگا کر میرا بھجن کرتا ہے۔ بھجن کی طاقت سے نجات پاتا ہے۔ اتنا کہہ کر پھر شکدیوجی کہنے لگے کہ مہاراج! اور دیوتا کی پوجا کرنے سے دل کی مراد پوری ہوتی ہے مگر مکتی نہیں ملتی۔ اور مکتی کے بغیر شکتی نہیں ہوتی۔ یہ پرسنگ سنا کر منی نے راجہ پریکشت سے پھر کہا کہ مہاراج! ایک دفعہ کشیپ کا بیٹا ورکاسُر تپ کرنے کی خواہش سے گھر سے نکلا تو راستے میں اُسے ناردمنی ملے۔ ناردجی کو دیکھتے ہی اس نے ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ سامنے کھڑے ہو کر نہایت عاجزی سے پوچھا کہ مہاراج! برہما۔ وشنو۔ مہادیو۔ ان تینوں دیوتاؤں میں جلد وردان کون دیتا ہے۔ مہربانی کر کے کہیئے تا کہ میں اُن ہی کی تپسیا کروں۔ ناردجی بولے کہ سن ورکاسُر ان تینوں دیوتاؤں میں مہادیوجی بڑے وردان داتا ہیں۔ ان کو ریجھتے (خوش ہوتے) نہ دیر کھیجتے (ناراض ہوتے)۔ دیکھو۔ شوجی نے تھوڑا ہی تپ کرنے سے خوش ہو کر سہسترارجن کو ایک ہزار ہاتھ دیئے۔ اور ذرا سے قصور میں غصے میں آکر اس کا ناش کیا۔ مہاراج! اتنا کہہ نارد منی تو چلے گئے۔ اور ورکاسُر اپنے ستھان پر آکر مہادیو کا کٹھن تپ کرنے لگا۔ سات دن کے بعد اس نے چھری سے اپنے سر کا ماس سب کاٹ کاٹ ہوم کیا۔ آٹھویں دن جب سر کاٹنے کا ارادہ کیا تو بھولا ناتھ نے آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ میں تجھ سے خوش ہوا۔ جو تو چاہے وہ بردان مانگ میں تجھے ابھی دوں گا۔ اتنا وچن شوجی کے مکھ سے نکلتے ہی ورکاسُر ہاتھ جوڑ کر بولا دوہا۔

ایسو ور دیجو اب ۔ دھروں جاہی سر ہاتھ

بھسم ہوئے وہ پلک میں ۔ کرو کرپا تم ۔۔۔۔ ناتھ۔

مہاراج! اس بات کے کہتے ہی مہادیوجی نے اُسے منہ مانگا وردان دیا۔ ور پا کر وہ شوجی کے ہی سر ہاتھ دھرنے چلا۔ تب تو ڈر کر آسن چھوڑ مہادیوجی بھاگے۔ اُن کے پیچھے راکشش بھی دوڑا۔ (دیکھو شکل ۱۵۲) شوجی بھاگے جہاں گئے وہیں وہ بھی ان کے پیچھے ہی رہا ۔۔۔۔۔۔ آخر نہایت دکھی ہو کر مہادیوجی بیکنٹھ میں گئے۔ ان کو بہت دکھی دیکھ بھگت ہتکاری۔ بیکنٹھ ناتھ شری مراری رحم کھا کر براہمن کا بھیس بنا کر ورکاسُر کے سامنے جا کر بولے کہ اسُر راج۔ تم ان کے پیچھے کیوں تکلیف کرتے ہو یہ سمجھا کر کہو۔ بات کے سنتے ہی ورکاسُر نے سب بھید کہہ سنایا۔ بھگوان بولے کہ سچ اسُر راج۔ تم نے عقلمند ہو کر دھوکا کھایا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم نے اس ننگے

ننگے گل بھنگ دھتورا کھانے والے یوگی کی بات کو سچ جانا۔ یہ تو ہمیشہ وبھوت رمائے۔ سانپ لپٹائے بھیانک بھیس بنائے بھوت پریتوں کو ساتھ لئے شمشان میں رہتا ہے۔ اس کی بات کیسے سچ لگے۔ مہاراج! یہ بات کہہ شری نارائن بولے کہ ہے اسُر راۓ۔ جو تم میرا کہا جھوٹ مانو تو اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر دیکھ لو۔ مہاراج! پربھو کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مایا کے وش اگیان ہو جیوں ورکا سُر نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا تیوں ہی جل کر راکھ کا ڈھیر ہوا۔ (دیکھو شکل ۱۵۳) اسُر کے مرتے ہی دیو لوک میں آنند کے باجے بجنے لگے۔ اور لگے دیوتا جے جے کار کر کے پھول برسانے۔ اور ہری گن گانے۔ اس وقت ہر نے ہری کی استوتی کر کے ودا کیا۔ اور ورکا سُر کو موکش پد ارتھ دیا۔ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! اس پرسنگ کو جو سنے سنا دے گا وہ بلا شک ہری کی کرپا سے پرم پد (نجات) پا دے گا۔

ادھیاۓ ــــــ ۸۹

بھرگو جی کے ذریعے تینوں دیوتاؤں کی پریکشا

شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دفعہ سرسوتی کے کنارے سب رشی منی بیٹھے تپ یگیہ کرتے تھے۔ ان میں سے کسی نے پوچھا کہ برہما۔ وشنو۔ مہیش ان تینوں دیوتاؤں میں بڑا کون ہے۔ یہ مہربانی کر کے کہئے۔ کسی نے کہا۔ شو جی۔ کسی نے کہا وشنو اور کسی نے کہا برہما۔ مگر سب نے مل کر ایک کو بڑا نہ بتایا۔ تب کئی ایک بڑے بڑے منیوں اور رشیوں نے کہا کہ ہم یوں تو کسی کی بات نہیں مانتے۔ مگر ہاں جو کوئی جا کر ان تینوں دیوتاؤں کی پریکشا (امتحان) کر آوے اور دھرم سروپی کہے تو اس کا کہنا سچ مانیں۔ مہاراج! یہ بات سن سب نے پرنام کی اور برہما کے پتر بھرگو کو تینوں دیوتاؤں کی پریکشا کرنے کا حکم دیا۔ یہ سن کر بھرگو منی پہلے برہم لوک میں گئے۔ اور چپ چاپ برہما کی سبھا میں جا کر بیٹھے۔ نہ ڈنڈوت کی نہ استوتی۔ نہ پریکرما۔ راجہ! تب بیٹے کی یہ گستاخی دیکھ برہما ناراض ہوا اور چاہا کہ اسے شراپ (بددعا) دوں۔ مگر بیٹے کی ممتا کر کے نہ دیا۔ دیکھو شکل ۱۵۴) اس وقت بھرگو پتا کو رجوگن میں ڈوبے ہوئے دیکھ وہاں سے اٹھ کیلاش میں گئے۔ اور جہاں شو پاربتی وراجتے تھے۔ وہاں جا کھڑے ہوئے۔ انہیں دیکھ شو جی کھڑے ہو کر جیو نہی ہاتھ بڑھا کر ملنے کو ہوئے تو یہ بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی شو جی نے غصے میں آکر اس کو مارنے کے لئے ترشول ہاتھ میں لیا۔ اس وقت پاربتی جی نے پرارتھنا کر پاؤں پکڑ مہادیو جی کو سمجھایا۔ اور کہا کہ یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے۔ اس کا قصور معاف کیجے۔ کہا ہے :۔

بالک سوں جو چوک کچھو ہوے ۔ سادھو نہ کبھوں من میں دھرے

مہاراج! جب پاروتی نے شو جی کو سمجھا کر ٹھنڈا کیا۔ تب بھرگو مہادیو جی کو تموگن میں معروف دیکھ چل کھڑے ہوئے۔ پھر بیکنٹھ میں گئے۔ جہاں بھگوان سونے کے چھپر پلنگ پر پھولوں کی سیج میں لکشمی کے ساتھ سوتے تھے۔ جاتے ہی بھرگو نے بھگوان کے دل میں ایک لات ایسی ماری کہ وہ نیند سے چونک پڑے۔ منی کو



منی کو دیکھ لکشمی کو چھوڑ چھپر کھٹ سے اُتر ہری بھرگوجی کا پاؤں سر آنکھوں سے لگا کر گے دبانے اور یوں کہنے کہ رشی راج! میرا قصور معاف کیجے۔ (دیکھو شکل ۱۵۶) میرے سخت دل کی چوٹ تمہارے نازک کمل چرنوں میں نا سمجھی سے لگی۔ اس بات کا خیال مت کرنا۔ اتنا وچن پربھو کے منہ سے نکلتے ہی بھرگوجی خوش ہو کر استوتی کر کے رخصت ہو کر وہاں آئے جہاں سرسوتی کنارے پر سب رشی منی بیٹھے تھے۔ آتے ہی بھرگوجی نے تینوں دیوتاؤں کا بھید سب جیوں کا تیوں کہہ سنایا۔ کہ :-

برہما راجس میں لپٹا گیو ۔ مہا دیو تامس میں سانیو
وشنو جو ساتوک ماہی پردھان ۔ تن تے بڑو دیو نہیں آن
سُنت رشیوں کا سنشے گیو ۔ سب ہی کے من آنند بھیو
وشنو پر سنشا سبنے کری ۔ اوی چل بھگتی ہردے میں دھری

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! میں انتر کتھا کہتا ہوں۔ تم دھیان دے کر سنو۔ دوارکا پوری میں راجہ اُگرسین تو دھرم راج کرتے تھے۔ اور شری کرشن و بلرام ان کے فرمانبردار تھے۔ راجیہ میں سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے اور آنند چین کرتے تھے۔ وہاں ایک برہمن بھی بہت نیک اور دھرماتما رہتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے ایک لڑکا ہو کر مر گیا۔ وہ اس مرے ہوئے لڑکے کو لیکر راجہ اُگرسین کے دروازے پر گیا۔ اور جو اس کے منہ میں آیا کہنے لگا۔ کہ تم بڑے ادھرمی۔ پاپی۔ دُشٹ ہو تمہارے ہی کرموں دھرموں کے سبب پرجا (رعایا) دکھ پاتی ہے۔ میرا بھی بیٹا تمہارے ہی پاپ سے مرا۔ مہاراج! اس طرح کی بہت سی باتیں کہہ مُردہ لڑکا راج دوار پر رکھ کر برہمن اپنے گھر گیا۔ پھر اُس کے آٹھ لڑکے ہوئے اور

آٹھوں کو وہ اسی طرح راج دوار پر رکھ آیا۔ جب نواں لڑکا ہونے کو ہوا۔ تب براہمن پھر راجہ اگرسین کی سبھا
میں جا شری کرشن چندر کے سامنے کھڑے ہو کر لڑکوں کے مرنے کا دکھ یاد کر کے رو رو کر یہ کہنے لگا کہ دھکار ہے





راجہ اور اس کے راجیہ کو اور پھر دھکار ہے اُن لوگوں کو جو ادھرمی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور دھکار مجھے جو
اس نگر میں رہتا ہوں۔ جو میں ان پاپیوں کے دیش میں نہ رہتا۔ تو میرے لڑکے مرتے ہی کیوں۔ انہی کے
ادھرم سے میرے بیٹے نہیں بچے۔ اور کسی نے کچھ بند و بست نہ کیا۔ مہاراج! اس طرح کی سبھا کے بیچ کھڑے
ہو کر براہمن نے بہت سی باتیں کہی۔ مگر کوئی کچھ نہ بولا۔ آخر شری کرشن چندر کے پاس بیٹھا۔ سُن کر گھبرا کر ارجن بولا
کہ اے دیوتا! تم کسی کے آگے یہ بات کیوں کہتے ہو اور کیوں اتنا دکھ مانتے ہو۔ اس سبھا میں کوئی دھنش دھاری
نہیں جو تمہارا دکھ دور کرے۔ آج کل کے راجہ خود غرض ہیں۔ پروپکاری نہیں۔ جو رعایا کو سُکھ دیں۔ اور گائے
براہمن کی سیوا کریں۔ ایسا سُنا کر ارجن نے پھر براہمن سے کہا۔ کہ دیوتا! تم گھر جا کر بے فکر بیٹھ رہو۔ جب تمہارے
لڑکا ہونے کا دن آئے تب تم میرے پاس آنا۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ اور لڑکے کو نہ مرنے دوں گا۔ مہاراج
اتنی بات کے سنتے ہی براہمن کھجلائے بولا کہ میں اس سبھا کے بیچ شری کرشن۔ بلرام۔ پردمن اور انیرودھ کو چھوڑ
کر ایسا بلوان کسی کو نہیں دیکھتا جو میرے بیٹے کو موت کے ہاتھ سے بچا دے۔
ارجن بولا کہ براہمن! تو مجھے نہیں جانتا۔ کہ میرا نام دھننجے ہے۔ تجھ سے پرتگیا (وعدہ) کرتا ہوں۔ کہ اگر میں
تیرا لڑکا موت کے ہاتھ سے نہ بچاؤں تو تیرے مرے ہوئے لڑکے جہاں بھی وہ ملیں وہاں سے ہی تجھے لا دکھلاؤں
اور وہ بھی نہ ملیں تو گانڈیو دھنش سمیت خود کو اگنی میں جلاؤں۔ مہاراج! جب پرتگیا کر ارجن نے ایسا کہا تب
وہ براہمن صبر کر کے اپنے گھر گیا۔ اور لڑکا ہونے کے وقت ارجن کے پاس آیا۔ اس وقت ارجن دھنش بان لے

اس کے ساتھ اُٹھ دھایا۔ اور وہاں جا کر ارجن نے اس کا گھر بانوں (تیروں) سے ایسا چھایا کہ جس میں ہوا بھی نہ گزر سکے۔ اور خود دھنش بان لئے اس کے چاروں طرف پھرنے لگا۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! ارجن نے بہت سا انتظام بالک کے بچانے کا کیا۔ مگر نہ بچا۔ پہلے سب بالک پیدا ہونے کے وقت روتے تھے اب اس کا سانس بھی نہ آیا۔ بلکہ پیٹ ہی سے مرا ہوا نکلا۔ مرے لڑکے کا ہونا سُن ارجن شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے پاس آیا۔ اور اس کے پیچھے براہمن بھی آیا۔ مہاراج! وہاں آتے ہی رو رو براہمن کہنے لگا کہ ارے ارجن! دھکّار ہے تجھے اور تیری زندگی کو جو جھوٹا وعدہ کر کے دنیا میں لوگوں کو منہ دکھاتا ہے۔ ارے نامرد! جو تو میرے لڑکے کو موت کے ہاتھوں نہ بچا سکتا تھا تو تو نے وعدہ کیوں کیا تھا۔ کہ میں تیرے لڑکے کو بچاؤں گا۔ اور نہ بچا سکوں گا تو تیرے مرے ہوئے بیٹے واپس لادوں گا۔ اتنی بات کے سُنتے ہی ارجن دھنش بان لے اُٹھ وہاں سے چلا۔ سینم پوری میں دھرم راج کے پاس گیا۔ اُسے دیکھ دھرم راج اُٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ استوتی کر بولا کہ مہاراج! آپ کا آنا کہاں سے ہوا۔ ارجن بولا کہ فلاں براہمن کے بچّے لینے آیا ہوں۔ دھرم راج نے کہا وہ بالک یہاں نہیں آئے مہاراج! اتنا وچن دھرم راج کے منہ سے نکلتے ہی ارجن وہاں سے چل کر سب جگہ پھرا۔ مگر اُس نے براہمن کے لڑکوں کو کہیں نہیں پایا۔ آخر دوارکا پوری میں آیا اور چتا بنا کر دھنش بان سمیت جلنے کو تیار ہوا۔ اور چاہا کہ آگ جلا کر چتا میں بیٹھوں۔ اتنے میں شری مُراری گربھ پہاری نے آکر ہاتھ پکڑا اور ہنس کر کہا کہ ارے ارجن! تو مت جل تیری پرتگیا میں پوری کروں گا۔ جہاں اُس براہمن کے لڑکے ہوں گے وہاں سے ہی لادوں گا۔ مہاراج! ایسے کہہ تری لوکی ناتھ رتھ پہ بیٹھ ارجن کو ساتھ لے پُورب دشا کی طرف چلے۔ اور سات سمندر پار پوگمہا میں گئے۔ اس وقت شری کرشن چندر نے سدرشن چکر کو حکم دیا۔ وہ بے شمار سُورج کی طرح روشنی کرتا ہوا پربھو کے آگے آگے اندھیرے کو دُور کرتا ہوا چلا۔

تم تج گنگ آگے گئے — جل میں تبھی جو پیٹھت بھئے
مہا ترنگ تا سُو میں لگے — مُوند آنکھ یہ تا میں دھنے
پہونچے شیش جی جہاں — ارجن کرشن پہنچے تہاں

جاتے ہی آنکھیں کھول کر دیکھا کہ ایک بڑا لمبا اُونچا سونے کا مندر رتنوں کا بنا ہوا ہے۔ وہاں شیش جی کے ماتھے پہ رتن جڑت سنگھاسن رکھا ہے۔ اس پہ شیام سروپ سُندر گھن روپ۔ چندر بدن۔ کمل نین۔ کریٹ کُنڈل پہنے پیت وستر اوڑھے۔ پیتامبر کا چھپن مال مکت مالا ڈالے آگے پربھو موہنی مُورت بنائے بیٹھے ہیں۔ اور برہم رُودر۔ اِندر وغیرہ سب دیوتا سامنے کھڑے استوتی کر رہے ہیں۔ مہاراج! ایسا سُندر روپ دیکھ ارجن اور شری کرشن چندر جی نے پربھو کے سامنے جا کر ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ اپنے آنے کا سب سبب کہا۔ بات کے سنتے ہی پربھو نے براہمن کے بالک سب منگا دیئے۔ اور ارجن نے دیکھ بحال خوش ہو کر لئے۔ تب پربھو بولے۔ (دیکھو شکل ۱۵۷)

تم دوؤ میری کلا جُواہی — ہری ارجن دیکھو چیت یاہی
بھار اُتارن بھُومی پر گئے — سادھو سنتا کو بہو سُکھ دئے
اسُر و یپتا تم سب نگھاسے — سُر نر مُنی کے کاج سنوارے
میرے انش جو تم سے ہوئے ہیں — پُورن کام تمہارے ہوئے ہیں

اتنا کہہ بھگوان نے ارجن اور شری کرشنچندر کو رخصت کیا۔ یہ بالک لے شہر میں آئے گھر گھر آنند منگل ہوئے۔

ادھیائے ——۹۰

بھگوان شری کرشن کے لیلا وہار کا ورنن



شری شُکدیو جی بولے کہ مہاراج! دوارکا پُوری میں شری کرشن چندر سدا وراجے۔ ردھی سدھی سب یدوونشیوں کے گھر گھر وراجے۔ نرناری سب آبھُوشن لے نئے فیشن بنا دیں۔ چویا۔ چندن۔ عطر۔ خوشبو لگا دیں۔ مہاراج! ہاٹ باٹ جھاڑ بُہار چھڑکا دیں اور وہاں دیش دیش کے بیاپاری طرح طرح کی چیزیں فروخت کرنے کو لا دیں۔ جگہ بجگہ شہر کے لوگ موج اُڑا دیں۔ برہم وید پڑھیں۔ گھر گھر لوگ کتھا پُران سنیں سُنا دیں۔ سادھو سنت آٹھوں پہر ہری یش گا دیں۔ سارتھی رتھ گھوڑے جوڑ جوڑ راج دوار لا دیں۔ رتھ مہارتھی۔ گج پتی۔ اشوپتی۔ شُورویر۔ راوت۔ بہادر۔ راجہ کی جُہار کرنے جا دیں۔ گُنی لوگ ناچیں گا دیں بھکاری لوگ اِچھا دان پا دیں۔ اتنی کتھا کہہ شری شُکدیو جی نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اُدھر راجہ اُگرسین کی راجدھانی میں اسی طرح کے کھیل تماشے ہو رہے تھے اور اُدھر شری کرشن چندر آنند گن

سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیوں کے ساتھ روزانہ عیش کرنے لگے۔ کبھی رانیاں پریم میں مگن ہو کر پربھو کا بھیس کریں، کبھی ہری عاشق ہو عورتوں کا شنگار کریں۔ اور جو آپس میں لیلا کھیل کرتے تھے وہ مجھ سے کہی نہیں جاتی۔ وہ تو دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی تھی۔

اتنا کہہ شری شکدیو جی بولے کہ مہاراج! ایک دن رات کے وقت شری کرشن چندر سب سیناؤں کو ساتھ لے کر اُن کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے تھے۔ اور پربھو کے طرح طرح کے کھیل دیکھ دیکھ کنر، گندھرو باجے بجا بجا کر گُن گاتے تھے۔ اس طرح کھیل کرتے کرتے پربھو کے من میں آیا تو سب کو تالاب کے کنارے لے جا کر پانی میں بیٹھ جل کریڈا (پانی کا کھیل) کرنے لگے۔ پھر جل کریڈا کرتے کرتے سب استری شری کرشن چندر کے پریم میں مگن ہو تن من کی سدھ بھلا کر ایک چکوہ چکوی کو سمندر کے وار پار بولتے دیکھ بولیں:-

ہے چکوی تو دُکھ کیوں پاوے — پیا وِیوگ تے رین نشاوے
اتی ویاکل ہو پیا ہی پکارے — ہم لوں تو نج پیا ہی سمجھاوے
ہم تو تن کی چیری بھئی — اکیسے کہہ آگے کو گئی

پھر سمندر سے کہنے لگیں کہ ہے سمندر تو جو لمبی سانس لیتا ہے۔ اور رات دن جاگتا ہے۔ کیا تجھے کسی کی جدائی کا غم ہے۔ یا چودہ رتن جانے کا دکھ ہے۔ اتنا کہہ کر پھر چندرماں کو دیکھ کر بولیں۔ ہے چندرماں! کیوں اُداس ہو رہا ہے۔ کیا تجھے راج روگ ہوا۔ جو دن گھٹتا بڑھتا ہے۔ شری کرشن چندر کو دیکھ جیسے ہم سُدھ بُدھ بھول جاتی ہیں ویسے تو بھی بھولتا ہے۔

اتنی کتھا کہہ شری شکدیو نے راجہ پریکشت سے کہا کہ مہاراج! اس طرح سب عورتوں نے ہوا۔ بادل۔ پربت۔ ندی۔ کوکل ان سے بے شمار باتیں کیں۔ پھر سب شری کرشن چندر جی کے ساتھ وہار کریں۔ اور ہمیشہ سیوا میں رہیں۔ پربھو کے گُن گاویں۔ اور من وانچھت پھل پاویں۔ پربھو گرہست دھرم سے گرہست آشرم چلا دیا۔ مہاراج! سولہ ہزار ایک سو آٹھ شری کرشن چندر کی رانی جو پہلے لکھا فی ان میں ایک ایک رانی کے دس دس بیٹے اور ایک ایک کنیا تھی۔ اور اُن کی سنتان بے شمار ہو گئی۔ میری طاقت نہیں جو ان کا میں بیان کروں۔ مگر میں اتنا جانتا ہوں، کہ تین کروڑ اٹھاسی ہزار ایک سو چٹ شالا تھیں شری کرشن چندر کی سنتان کے پڑھانے کو اور اتنے ہی ماسٹر تھے۔ آگے شری کرشن چندر کے جتنے بیٹے۔ پوتے۔ رشتہ دار ہوئے۔ وہ طاقت۔ بہادری۔ دھن اور دھرم میں کوئی بھی کم نہ تھا۔ ایک سے ایک بڑھ کر تھا۔ ان کا بیان میں کہاں تک کروں۔ اتنا کہہ کر رشی بولے کہ مہاراج! میں نے برج اور دوارکا کی لیلا گائی۔ یہ ہے سب کو سُکھدائی۔ جو انسان اسے پریم کے ساتھ گاویگا، وہ بلا شک نجات پاویگا۔ جو پھل ہوتا ہے تپ یگیہ دان ورت تیرتھ اشنان کرنے سے وہی پھل ملتا ہے ہری کتھا سُننے اور سُنانے سے۔

ختم شد

زرعی کتابیں

ابھی ملک کی ترقی کا انحصار بڑی حد تک بہتر طریقہ کاشت پر ہے۔ اور بہتر طریقہ زراعت کے لئے عملی کام کے علاوہ صحیح علم کا ہونا ضروری ہے۔ ذیل میں چند ایسی کتابوں کی فہرست درج کی جاتی ہے جو زرعی دنیا میں قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھی جا رہی ہیں۔

ترکاری "ساگ بھاجی کی کھیتی" سبزیوں کی کاشت کے متعلق اردو زبان میں "ترکاری" ایک واحد کتاب ہے۔ جس میں ملکی و غیر ملکی سبزیوں کی کاشت۔ نگہداشت۔ زمین کا انتخاب، بیماریاں، اور اُن کا علاج، کھاد۔ زیادہ سے زیادہ فصل حاصل کرنے کے سائنٹفک طریقے۔ بے موسم کی سبزیاں کاشت کرنیکے اُصول اور دیگر بیشمار متفرق معلومات درج ہیں۔ آپ کوئی سبزی کاشت کرنا چاہیں تو اُس کے متعلق پوری واقفیت اس کتاب میں مطالعہ فرمادیں۔ پھر چاہے آپ خود کاشت کریں یا اپنے مالی کو ہدایات دیں۔ آپ ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔ قیمت :- ۱۰ روپے۔ علاوہ محصولڈاک

کاشتکاری (فصلوں کی کاشت) ملک کی ترقی کا انحصار دیش کی اچھی پیداوار پر ہے۔ اگر آپ بھی بنجر زمین میں اچھی کاشت کرنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب بنام "کاشتکاری" (فصلوں کی کاشت) ضرور پڑھیں۔ قیمت صرف پانچ روپے 5/-/-

پھول پھلواڑی۔ (باغ باغیچہ) اس کتاب میں ہر قسم کے پھولوں کی کاشت کے بالتصویر حالات درج ہیں۔ قیمت صرف ۱/۴ روپے۔

لذیذ اچار چٹنی اور مُربّہ بہار۔ (مصنف :- جے۔ سی۔ داس) طرح طرح کے خوش ذائقہ دائم اچار طاقت بخش و لذیذ مربے اور اعلیٰ درجہ کی چٹنیاں بنانے کے طریقے تفصیل کے ساتھ بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۸ روپے آٹھ آنے۔ ڈاک خرچ ۱۲/-

صنعت و حرفت :- (مصنف :- کالی چرن گپتا) امیر بننے اور صنعت و تجارت کے قیمتی گر بتانے والی مانہ حال کی بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ آدمی کی روٹی کا سوال حل کر سکتا ہے۔ ذرا مطالعہ کیجئے اور وہ بیش قیمت تجارتی چیزیں گھر پر تیار کرنا شروع کر دیجئے جن کی تیاری، اور فروخت سے دوسروں نے لاکھوں روپے کمائے ہیں۔ قیمت ۱۳ روپے۔ ڈاک خرچ ۱/۵

بیکری بہار۔ (مصنف جے سی داس) یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں کیک۔ پیسٹری۔ ڈبل روٹی۔ بسکٹ وغیرہ بنانیکی آسان ترکیبیں لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کی بہت مانگ ہے۔ قیمت ۱ روپے آٹھ آنے علاوہ ڈاکخرچ۔

ملنے کا پتہ :- دیہاتی پستک بھنڈار۔ چاوڑی بازار۔ دہلی ۶

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! منوشیہ بہت سی وستوؤں سے شکشا لے سکتا ہے، سب سے پہلی شکشا وایو (ہوا) سے لینا چاہیئے۔ ہوا سگندھت پھولوں پر سے ہو کر بھی جاتی ہے اور درگندھت مل موتر آدی کی گندھ بھی اس میں ملتی ہے پرنتو اس پر کسی کا پربھاؤ نہیں پڑتا، یہ سب سے الگ رہتی ہے۔ اسی پرکار منوشیہ کو بھی سب سے الگ رہنا چاہیئے، چندرماں کی کلائیں جب پرکاگھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اسی پرکار منوشیہ کے جیون میں بھی بالک پن، جوانی، بڑھاپا آدی آتا ہے اور کوئی بھی سدا نہیں استھر رہتا۔ اسی پرکار منوشیہ سوریہ سے شکشا گرہن کر سکتا ہے۔ سوریہ دیو ندی، سمندر، میدان اور پہاڑ سب پر ایک جیسا پرکاش ڈالتے ہیں، اسی پرکار منوشیہ کو بھی سب سے پریم رکھنا چاہیئے پرنتو کسی کا موہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہے اودھو میں تم کو اس سمبندھ میں ایک پراچین کتھا سناتا ہوں:-

بہت دن ہوئے یدو نام کا ایک پرم پرتاپی راجہ تھا وہ میرا بڑا بھگت تھا اور وہ پرتی دن پرات کال ندی کے تٹ پر رشیوں کے پاس گیان سیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ ایک دن وہ رشیوں کے پاس جا رہا تھا کہ مارگ میں اسے دتاتریہ نامک گیانی اودھوت ایک پیڑ کے نیچے بیٹھا دکھائی دیا۔ اس کو دیکھ کر راجہ نے ساشٹانگ دنڈوت کی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا، ہے براہمن! آپ بھگوان کے بڑے بھگت ہیں، پرنتو اپنے آپ کو سنساری جیووں سے چھپانے کے لئے شریر پر دھول آدی ملے ہوئے رہتے ہیں، اور بڑے سکھی سے ہیں۔ آپ دھن بھی اپنے پاس نہیں رکھتے پھر بھی آپ اتنے سکھی و ہرشٹ پشٹ ہیں۔ سو ہے براہمن! آپ کرپا کر کے ہمیں بھی اپدیش دے کر کرتارتھ کریں۔

یہ سن کر دتاتریہ جی کہنے لگے ہے راجن! گیان سہج میں پراپت نہیں ہوتا، میں نے چوبیس گرو کئے ہیں، جن سے گیان پراپت کرنے کے پشچات آج میں اس پدوی کو پہونچا ہوں۔

ادھیائے —— ۸

دتاتریہ جی کا راجہ یدو کو اپدیش دینا

دتاتریہ جی کہنے لگے ہے راجن! میرا پہلا گرو پرتھوی ہے۔ پرتھوی منوشیوں کو اتپن کرتی ہے پرنتو وے اس پر پیر مارتے ہیں، اور اس کو کھوندتے ہیں، پرنتو وہ کسی سے کچھ نہیں کہتی۔ اس سے میں نے یہ شکشا لی کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ برائی کرے تو اس کا بھی برا نہیں ماننا چاہیئے۔ دوسرا گرو ورکش (پیڑ) ہیں۔ ایک سمے میں نے دیکھا کہ کچھ منوشیہ دوپہری کے سمے ایک ورکش کے نیچے چھایا میں آ کر ٹھہرے، جب وشرام کرنے کے پشچات وے جانے لگے تو انھوں نے اپنے پشوؤں کو کھلانے کے لئے ورکش کی بہت سی ڈالیں معہ پتوں کے کاٹ لیں۔ اس سے میں نے یہ شکشا لی کہ منوشیہ کو سدا پروپکار کرنا چاہیئے۔ میرا تیسرا گرو گولر کا پھل ہے۔ جس پرکار گولر کے پھل کے اندر بہت سے کیڑے بھرے رہتے ہیں، اور وہ ان سب کو اپنا میٹھا گودا کھلاتا رہتا ہے،

اُسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ اُس سے جہاں تک ہو سکے دوسروں کی سیوا کرتا رہے چاہے اُس سے اپنے کو کوئی لابھ نہ بھی ہو۔ میرا چوتھا گرو پانی ہے۔ جس پرکار پانی سدا اُسی طرف کو چلتا ہے جدھر نیچائی ہوتی ہے اُسی پرکار منوشیہ کو سدا نیچے رہ کر چلنا چاہیئے۔ میرا پانچواں گرو اگنی ہے۔ اگنی میں جو کچھ ڈالو بھسم ہو جاتا ہے اور شیش کچھ نہیں رہتا، اُسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ جو کچھ دھن آدی ملے اُسے اُسی سمے بھگوان کے نام پر خرچ کر ڈالے اور اپنے لئے کچھ بچا کر نہ رکھے۔ میرا چھٹا گرو سوریہ ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے برتن میں رکھے پانی میں ان کی پرچھائیں دکھائی دیتی ہے اسی پرکار سب چھوٹے بڑے پرانیوں میں بھگوان کا انش برابر رہتا ہے۔ میرا ساتواں گرو چندرماں ہے۔ جس پرکار چندرماں کی کلائیں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں، اُسی پرکار منوشیہ کو بالک پن۔ جوانی اور بڑھاپا آدی آتے ہیں اور نشٹ ہوتے رہتے ہیں۔ میرا آٹھواں گرو کبوتر نامک پکشی ہے۔ ایک کبوتر اپنی مادا کے ساتھ ایک پیڑ پر رہتا تھا۔ ایک دن اپنے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر دونوں کبوتر اور کبوتری جنگل میں دانا چگنے کو گئے ان کے پیچھے ایک چڑی مار نے ان کے بچے پکڑ لئے۔ اپنے بچوں کو جال میں پھنسا دیکھ کر وے دونوں بھی موہ وش جال پر جا کر بیٹھ گئے اور چڑی مار نے ان دونوں کو بھی پکڑ لیا۔ ان سے میں نے یہ شکشا لی کہ جس طرح کبوتر اور کبوتری نے اپنے بچوں کے موہ میں پھنس کر اپنے پران دیدیئے اُسی پرکار جو منوشیہ سنسار کے مایا موہ میں پھنسا رہے گا وہ سدا دُکھی رہے گا۔ میرا نواں گرو اجگر سرپ ہے۔ اجگر ایک استھان پر پڑا ہوا ہی جو کچھ بھگوان وہیں بھیج دیتا ہے اُس پر سنتوش کر لیتا ہے اُسی پرکار گیانی منوشیہ کو چاہیئے کہ جو کچھ بھگوان بھیج دے اُسی پر سنتوش کرے۔ میرا دسواں گرو سمندر ہے۔ برسات کے دنوں میں سمندر میں ساری ندیاں پانی لا کر بھرتی ہیں، اور گرمی میں سورج اُس پر پرچنڈ گرمی ڈالتے ہیں پرنتو اُس کا پانی کبھی کم یا زیادہ نہیں ہوتا۔ اس سے میں نے شکشا لی کہ منوشیہ کو ہر سمے ایک جیسا رہنا چاہیئے۔ سکھ میں خوشی نہ منائے اور دُکھ کے سمے شوک نہ کرے۔ میرا گیارھواں گرو پتنگ ہے۔ پتنگ کیڑا دیپک کے پرکاش سے پریم کرتا ہے، اور اُس کے چاروں اور گھومتے ہوئے لو میں جل کر پران دیدیتا ہے، اُسی پرکار منوشیہ مایا موہ میں پھنس کر اپنا جیون نشٹ کر دیتا ہے۔ جس پرکار دیپک کے پریم میں پتنگ اپنا بُرا بھلا بھول جاتا ہے اُسی پرکار منوشیہ استری کے سنگ بیٹھنے سے اپنا بُرا بھلا سب کچھ بھول کر اُس کے لئے پاگل ہو جاتا ہے اور اُسی کے پیچھے پران تیاگ دیتا ہے۔ میرا بارھواں گرو شہد کی مکھی ہے۔ شہد کی مکھی بڑے پرشرم سے شہد کو اکٹھا کر کے رکھتی ہے اپنے آپ بھی اس کو پریوگ نہیں کرتی، پرنتو شہد نکالنے والا سب شہد نکال کر لے جاتا ہے اور کچھ شہد کی مکھیاں بھی چھتے کے ساتھ ہی ماری جاتی ہیں۔ اُس سے میں نے یہ شکشا لی کہ منوشیہ کو ادھک دھن اکٹھا نہ کرنا چاہیئے کیول اُتنا ہی اکٹھا کرے جس سے پیٹ پالن ہوتا رہے۔ جس کے پاس ادھک دھن ہو جاتا ہے تو چور ڈاکو دھن لے جاتے ہیں اور اس کو بھی مار ڈالتے ہیں۔ میرا تیرھواں گرو ہاتھی ہے۔ ہاتھی کو پکڑنے کے لئے لوگ ایک گہرا سا گڑھا کھود کر اس کے اوپر ہلکا پھلکا پھوس بچھا دیتے ہیں اور اُس کے اوپر کاغذ

کی ہتنی کھڑی کر دیتے ہیں، ہاتھی اس کو اصلی ہتنی سمجھ کر کام کے وشی بھوت ہو کر اُس کے پاس جاتا ہے وہاں اُس کو گڑھے میں گرا کر اُسے پکڑ لیا جاتا ہے۔ اس سے میں نے یہ شکشا لی کہ کام منوشیہ کا شترو ہے۔ جسے موکش پراپت کرنا ہو وہ استری سے بچا رہے۔ میرا چودھواں گرو چھاج ہے۔ جس میں اناج رکھ کر پھٹکا جاتا ہے۔ چھاج اچھا اچھا اناج رکھ لیتا ہے اور کوڑے کرکٹ آدی کو پھینک دیتا ہے۔ اُسی پرکار منوشیوں کو چاہئے کہ کیول اچھی باتیں گرہن کریں بُرے گنوں سے بچے رہیں۔ میرا پندرھواں گرو ہرن ہے جس پرکار ہرن پانی کے سرودر کو چھوڑ کر ریت میں چمکتے ہوئے کنوں کو پانی سمجھ کر پینے کے لئے بھاگتا رہتا ہے اور پانی نہ پانے پہ پیاسا مر جاتا ہے اُسی پرکار منوشیہ پانی کے سرودر روپی بھگوان کی بھگتی کو چھوڑ کر مایا موہ میں پھنس کر گھومتا رہتا ہے اور انت میں نرک کو جاتا ہے۔ میرا سولھواں گرو مچھلی ہے۔ شکاری کانٹے میں تنک سا مانس لگا کر پانی میں لٹکا دیتا ہے اور اُس کے لالچ میں مچھلی لپٹے پران تیاگ دیتی ہے، اُسی پرکار منوشیہ کو چاہئے کہ اچھے بھوجن کی چاہنا نہ کرے جو کچھ روکھا سوکھا ملے اُسی پہ سنتوش کرے۔ میرا سترھواں گرو پنگلا نام کی ویشیا ہے۔ ایک دن وہ سندھیا کے سمے سولہ شنگار کر کے اپنے کوٹھے پہ بیٹھی پہ نتو آدھی رات تک بھی کوئی گاہک نہ آیا۔ سو وہ بڑی دکھی ہو کر اچانک ہی کھاٹ پر لیٹ گئی۔ اچانک ہی اُس کو گیان پراپت ہوا، اور وہ سوچنے لگی کہ میں جتنی دیر تک یہی دن کا ہوں گی پرتیکشا کرتی رہتی ہوں یدی اتنے سمے تک بھگوان کا بھجن کروں تو میرا یہ لوک بھی سُدھر جائے اور پرلوک بھی۔ وہ سوچنے لگی ارے میں نے مورکھتا میں ہی اپنا جنم گنوا دیا۔ آج تک کبھی بھگوان کا بھجن نہیں کیا، نہیں تو ان کی کرپا سے آج مجھے کسی وستو کی کمی نہیں ہوتی ایسا وچار کر کے اُس ویشیا نے اُس رات رات بھر بھگوان کا بھجن کیا اور اگلے دن سے بھگوان کا بھجن نیت روپ سے کرنے لگی اور کچھ سمے پشچات اُس نے پران تیاگ کر موکش پراپت کیا ؛

ادھیائے — ۹

دتاتریہ جی کا راجہ یدو کو گیان سکھانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! دتاتریہ جی کہنے لگے میرا اٹھارھواں گرو چیل ہے۔ ایک دن چیل ایک کبوتر کے بچے کو پنجوں میں پکڑے ہوئے لے جا رہی تھی۔ جب دوسری چیلوں نے اُسے دیکھا تو شکار چھیننے کے لئے اُس سے لڑنے لگیں، تب اُس چیل نے سوچا کہ ان میں سے کسی بھی چیل سے میری دشمنی نہیں ہے، پرنتو اس بھوجن کے لئے مجھ سے لڑ رہی ہیں سو اُس نے وہ بچہ گرا دیا۔ اور ایک پیڑ پہ جا کر بیٹھ گئی۔ اُس سے ہم نے یہ شکشا لی کہ جس منوشیہ کے پاس دھن ادھک ہو جاتا ہے لوگ اکارن ہی اس کے شترو ہو جاتے ہیں، سو منوشیہ کو ادھک دھن کبھی جوڑ کر نہیں رکھنا چاہئے میرا انیسواں

گرو بالک ہے۔ چھوٹے بالک کو کیول کھانے کی وستو اچھی لگتی ہے اگر اُسے مٹھائی کے بدلے ہیرا یا موتی
دو تب بھی وہ اتنا پرسن نہیں ہوتا جتنا مٹھائی پانے سے ہوتا ہے۔ اُسی پرکار گیانی کو چاہیئے کہ کیول بھگوان
کا بھجن کرے اس کی ہی اِچھا کرے۔ انیہ کسی وستو کی اِچھا نہ کرے۔ بالک کو کام وکرودھ، لوبھ آدی نہیں
ہوتا، اِس کارن وہ پرسن رہتا ہے سو گیانی منوشیہ بھی سب وستوئیں تیاگ کر بھگوان کے بھروسے سکھی
رہ سکتا ہے۔ میرا بیسواں گرو ایک کنیا ہے۔ ایک دن میں نے ایک گاؤں میں جا کر دیکھا کہ گھر میں اکیلی
کنیا بیٹھی تھی، اُس کے ماں باپ کہیں گئے ہوئے تھے۔ اتنے میں ہی اس کی سُسرال والے وواہ کا سندیسہ
لے کر آئے سو وہ کنیا اکیلی ہی ان کا آدر ستکار کرنے لگی۔ اس کے گھر میں اُس سمے نہ تو آٹا تھا نہ چاول
تھے سو وہ ان کو بھوجن کرانے کے لیئے دھان کوٹنے لگی۔ دھان کوٹنے میں اُس کی چوڑیاں زور سے
بجنے لگیں۔ چوڑیوں کا بولنا سُن کر وہ وچار کرنے لگی کہ یہ لوگ میرے پتا کو کنگال سمجھیں گے اور سمجھیں گے
کہ اس کے گھر میں ایک سمے کے لیئے بھی کھانے کو نہیں ہے.... جس کے کارن یہ دھان کوٹ رہی ہے ایسا
وچار کر اُس نے اپنے دونوں کی ایک ایک چوڑی توڑ دی، پرنتو چوڑیاں پھر بھی بولتی رہیں۔ پھر اُس نے
ایک ایک چوڑی اور توڑ دی پرنتو ان کا بولنا نہ رُکا، انت میں اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک
چوڑی رہ گئی، تب کوئی آواز نہیں نکلی۔ اس سے ہم نے یہ شکشا لی کہ جہاں بہت سے منوشیہ اکٹھے ہو کر
بیٹھیں گے تو وہاں لڑائی جھگڑا اوشیہ ہوگا، اس لیئے گیانی منوشیہ کو سب سے الگ رہنا چاہیئے۔ اکیسواں
گرو استری ہے۔ ایک دن میں راتری کے سمے ایک گاؤں میں سے آرہا تھا کہ میں نے دیکھا ایک استری
اپنے پتی اور بچوں کو سوتا چھوڑ کر آندھی اور ورشا میں بھی اپنے پریمی سے ملنے جا رہی تھی۔ اس سے مجھے
یہ شکشا پراپت کی کہ جو منوشیہ سچے ہردے سے بھگوان سے پریم کرے اُس کو سنسار کے بندھن نہیں روک
سکتے۔ میرا بائیسواں گرو بندر ہے۔ بندر اپنا گھر کبھی نہیں بناتا۔ جہاں رات ہوئی وہ کہیں جا کر اپنا شریر چھپا
لیتا ہے، اُسی پرکار بھگوان کا بھجن کرنے والے کو گھر نہیں بنانا چاہیئے کیونکہ گھر بنا لینے سے اُس سے موہ
ہو جاتا ہے۔ جہاں ایک رات کو رہنے کو مل جاوے وہی اپنا گھر سمجھنا چاہیئے۔ میرا تیئیسواں گرو مکڑی
ہے جو مکھی آدی جنتوؤں کو پھنسانے کے لیئے جال بناتی ہے پرنتو ایک دن اُسی میں پھنس کر مر جاتی ہے
اُسی پرکار اگیانی منوشیہ دوسروں کو ہانی پہونچانے کے لیئے بھانتی بھانتی کے اُپائے کرتا ہے پرنتو
سوئم ہانی اُٹھا کر کشٹ بھوگتا ہے۔ میرا چوبیسواں گرو بھرمر (بھونرا) ہے۔ وہ کیول سندر اور سگندھت
پھولوں پر منڈلاتا ہے۔ گندھ ہین پھولوں کے پاس نہیں جاتا ہے۔ اُس سے میں نے یہ شکشا پراپت کی کہ
منوشیہ کو کیول بھگوان کے گنوں پر ہی موہت ہونا چاہیئے۔ بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یہ کہہ کر دتاتریہ جی
کہنے لگے ہے راجن! میں نے ان چوبیس گروؤں سے گیان پراپت کیا ہے جو تم کو سنا دیا۔ منوشیہ کو چاہیئے
کہ اپنی پانچوں اندریوں کو وش میں کر کے اپنا دھیان بھگوان کے چرنوں میں لگا دے ٭

ادھیائے ــــــ ۱۰

کرشن جی کا اودھو کو اُپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! جو سنسار کے منوشیہ موکش پراپت کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وے جس آشرم میں ساہیں اس کے نیموں کا پالن کریں اور جو ورن ان کا ہے اس میں جو جو کاریہ بتائے گئے ہیں، وے ہی کاریہ کریں۔ سارا کاریہ شاستروں میں لکھی ہوئی ودھی سے کریں۔ جہاں تک ہو سکے خوب دان و یگیہ آدی کاریہ کریں، کیونکہ ان سے منوشیہ کو بڑی شانتی ملتی ہے اور بھگوان بھی بڑے پرسن ہوتے ہیں۔ ہے اودھو! جس منوشیہ کو اپنا پرلوک سدھارنا ہو اُسے چاہیئے کہ اپنا من سنساری مایا سے پھیر کر ایکاگر کرے اور پھر بھگوت بھجن کرے۔ جب تک من کو ایکاگر نہیں کرے گا تب تک من بھجن میں نہیں لگے گا۔ یہ من ہی سارے دکھوں کی جڑ ہے۔ جب تک اس کو اپنے آدھین نہیں کیا جائے گا تب تک یہ بھگوان میں پریت نہیں لگانے دے گا۔ من کو بس میں کرنے کے کئی اُپائے ہیں۔ ایک اچھا اُپایہ ہے جس سمے بھی اوسر ملے گھر کے اندر ایک کوٹھڑی میں بیٹھ کر آنکھیں موندلے اور ہردے میں یہ وچار کرے کہ میری استری اور سنتانیں مجھے چھوڑ چکی ہیں اور میں اکیلا رہ گیا ہوں پھر ایسا دھیان کرے کہ میں ساگر میں بہا جا رہا ہوں اور سامنے دور بھگوان وشنو جی شیش ناگ کی شیا پر بیٹھے ہوئے ہیں اور لکشمی جی انکے چرن دبا رہی ہیں۔ اس پرکار بھگوان کے دویہ روپ کا چتر اپنے مستک میں بنائے ...... کچھ دنوں تک کرتے سے من پر قابو ہو جائے گا۔ من کو وش میں کرنے کے لئے یہ اُچت ہے کہ لوگوں میں بہت کم بیٹھے کیونکہ جہاں ادھک منوشیہ بیٹھتے ہیں، وہاں بھانتی بھانتی کی بُرائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ کوئی کسی کی نندا کرتا ہے کوئی کسی کو بُرا بتاتا ہے، کوئی کام دیو کی چرچا کرتا ہے اور جو سنتے ہیں ان پر بھی ان باتوں کا پربھاؤ پڑتا ہے۔ جو منوشیہ سب لوگوں سے الگ رہے گا وہ ان درگنوں سے بچا رہے گا۔ کلیان چاہنے والے کو چاہیئے کہ سدا اُن لوگوں میں بیٹھے جہاں گیان کا چرچا اتھوا بھگوان کا بھجن ہوتا ہے کیونکہ اچھی سنگت کا پربھاؤ بھی اچھا پڑتا ہے ۞

ادھیائے ــــــ ۱۱

کرشن جی کا اودھو کو گیان کا اُپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! جو منوشیہ مایا میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو ہی دکھ اور سکھ بیاپتا ہے

جو میرے بھگت ہیں اُن کو نہ کوئی دکھ ہے نہ سُکھ۔ جو گرہستی منوشیہ مایا میں پھنسے رہتے ہیں وے سنتان اتپن ہونے پر بڑا ہرش مناتے ہیں، اور جب وہ مرتی ہے تو رو رو کر جان دیدیتے ہیں پرنتو جو میرے بھگت ہیں اور گیانی ہیں وے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ سنسار ایک سپنے کی طرح ہے۔ جس پرکار ایک منوشیہ سوتے سمے بھانتی بھانتی کی سُندر وستوئیں سپنے میں پراپت کرتا ہے پرنتو جب سو کر اٹھتا ہے تو کچھ بھی نہیں ہوتا، ایسے ہی منوشیہ کا دھن سنتان چھن بھنگر ہے۔ دھن آتا ہے چلا جاتا ہے۔ سنتان اتپن ہوتی ہے اور مرتی بھی ہے، یہ سب مایا اودھان ہے۔ اس لئے گیانی منوشیہ وہی ہے جو اس سنسار میں کسی بھی وستو سے موہ نہیں بڑھاتا، جو منوشیہ موکش پراپت کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ سب پرانیوں میں میرا روپ برابر سمجھے، سب سے متر تا رکھے کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے، تھوڑے دھن میں سنتوش کر لے۔ اپنی سامرتھ بھر دان کرے، کبھی جھوٹ نہ بولے۔ پرائی استری پر بُری درشٹی نہ ڈالے۔ کوئی نندا کرے تو کرودھ نہ کرے اور کوئی استوتی کرے تو پرسن نہ ہو۔ پراتہ کال برہم مہورت میں اُٹھ کر شوچادی سے نیٹ کر جتنا بھی سمے نکال سکے اس میں میرا بھجن کرے۔ گئو اور براہمن کی سیوا کرے۔ جب دان کرے تو کسی سے یہ نہ کہے کہ ہم نے دان دیا ہے کیونکہ دان دے کر لوگوں کو بتا دینے سے اس کا مہاتم گھٹ جاتا ہے۔ کبھی اپنے ہردے میں اس بات کا ابھیمان نہ کرے کہ میں اتنا بھگوت بھجن کرنے والا اتھوا دان دینے والا ہوں۔ ہے اودھو! جو منوشیہ میرے بتائے اس اپدیش پر چلیں گے وہ بھو ساگر سے پار اُتر جائیں گے ؛؛

ادھیائے ــــــ ۱۲

کرشن جی کا ست سنگ کا مہاتم بتانا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! ست سنگ کا بڑا مہاتم ہے۔ جس پرکار سگندھت دوویہ اور تیل بیچنے والوں کے کپڑوں اور شریر میں سے ان کی سگندھی آنے لگتی ہے اُسی پرکار جو منوشیہ اچھے لوگوں کی سنگت میں بیٹھتے ہیں ان کا چرتر بھی اچھا بنتا ہے۔ جن منوشیوں کو اپنے کلیان کی اچھا ہے ان کو چاہیئے کہ میرے بھگتوں میں بیٹھیں، ان کی باتیں سنیں، اور وے جو کرم کرتے ہیں ان کو دیکھیں۔ ایسا کرنے سے ان کے ہردے میں بھی میری پریت اتپن ہو جائے گی۔ ہے اودھو! سنسار میں منوشیہ کا ادھار کرنے والا میرا نام ہے۔ کوئی منوشیہ کتنا بھی یگیہ کرے، کتنا ہی دان کرے پرنتو یدی وہ سچے ہردے سے میرا بھجن نہیں کرتا تو اُس کو کسی بھی وستو سے لابھ نہیں ملتا۔ ایک بار سچے ہردے سے میرا نام لینا سو بار گنگا اشنان کرنے کے برابر ہے۔ جس پرکار رسائن کھا کر منوشیہ سدا یوک بنا رہتا ہے اُسی پرکار میرا نام لینے والا سدا اُسکھی و پرسن رہتا ہے مایا روپی روگ میں پھنسے ہوئے منوشیوں کو میرا نام اوشدھی کی طرح لابھ کرتا ہے۔ جس پرکار پارس پتھر سے

اگر دھوکے میں بھی لوہا چھو جائے تو سونا بن جاتا ہے اُسی پرکار منوشیہ اگر انجان میں بھی میرا نام لیتا ہے تو مکتی پاتا ہے۔ دیکھو اجامل نامک پاپی براہمن نے مرتے سمے اپنے نارائن نام کے لڑکے کو پکارا تو میرے دوتوں نے ترنت ہی اس کو یم راج کے پنجے سے چھڑا دیا، یہ تو دھوکے میں میرا نام لینے کی مہما ہے جو منوشیہ پریم کے ساتھ میرا نام لیتے ہیں ان کا تو کیا کہنا ؛

ادھیائے ــــ ۱۳

کرشن جی کا اودھو کو اُپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! میری مایا کے تین گُن ہیں : ستوگن۔ رجوگن اور تموگن، پرنتو آتما ان سب سے الگ رہتی ہے۔ یہ منوشیہ کے ہردے میں اپنا پربھاؤ ڈالتے ہیں۔ جس منوشیہ میں ستوگن ادھک ہوتا ہے وہ جپ، تاپ، ہون، یگیہ اور بھگوت کتھا کیرتن میں ادھک دھیان لگاتا ہے، رجوگنی ورتی والا منوشیہ اچھے اچھے پدارتھ کھانا، اور اچھے کپڑے پہننا چاہتا ہے اور سُکھوں کی اِچھا کرتا ہے اور تموگنی منوشیہ جھوٹ بولتے اور ادھرم کی کمائی سے پیٹ پالتے ہیں۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ ستوگن دھارن کرکے ہر سمے میرا بھجن کرتا رہے۔ اودھو پوچھنے لگے ہے بھگوان ترلوکی ناتھ جی! منوشیہ یہ جانتا ہے کہ بُرا کاریہ کرنے سے نرک ملتا ہے پرنتو پھر بھی وہ بھانتی بھانتی کے ادھرم کرتا رہتا ہے اس کا کیا کارن ہے؟ کون سی وستو ایسی ہے جو دھرم کے مارگ سے اُس کو ہٹا کر ادھرم کراتی ہے؟ یہ پرشن سنکر کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! منوشیہ سے ادھرم کرانے والی کامنا ہے۔ منوشیہ دھن کی کامنا کرتا ہے تو دھرم یا ادھرم جیسے بھی دھن اکٹھا کرتا ہے۔ اگر دھرم پر چل کر دھن پراپت نہ ہو۔ تو ادھرم سے پراپت کرتا ہے، استری کی کامنا کرتا ہے تو دھرم ادھرم جیسے بھی ہو اس کو پراپت کرتا ہے، سکھ پراپت کرنے کی کامنا کرتا ہے تو دوسروں کو دُکھ پہونچاتا ہے ان کا دھن اور دروِیہ آدی ہر کر لاتا ہے اور اپنے کو سکھی بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے جو منوشیہ کامناؤں کو وش میں کر لے گا، اور سنتوش کرنا سیکھ لے گا وہ کبھی پاپ کاریہ نہیں کر سکتا۔ گیانی منوشیہ کو سدا سنتوش کا سہارا لینا چاہیئے۔

گو دھن۔ گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان

جب آئے سنتوش دھن سب دھن دھور سمان

ہے اودھو! سنسار میں جتنے بھی چر اور اچر پرانی ہیں وے سب میرے ہی آدھین کئے ہوئے ہیں اور انت میں ان کی آتما مجھ میں ہی مل جاتی ہے۔ جس پرکار سونے سے سُنار لوگ نانا پرکار کے سندر سندر آبھوشن بناتے ہیں، اور جب وے آبھوشن ٹوٹ جاتے ہیں تو سُنار ان کو گلا لیتا ہے تو پھر سونا بن جاتا ہے اُسی پرکار

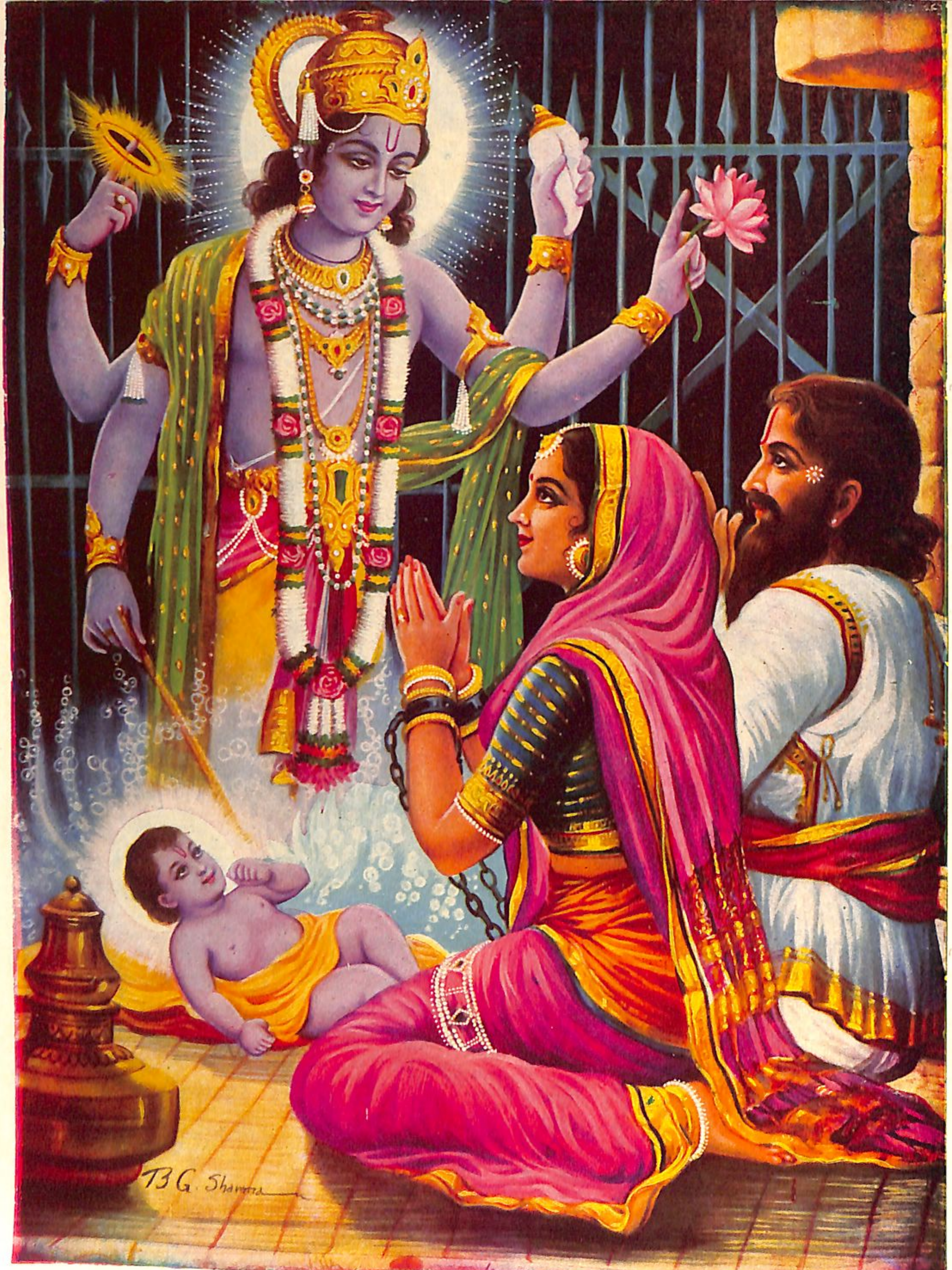
سارے پرانی میں اتپن کرتا ہوں کرتا ہوں، اور انت میں وے سب مجھ میں ہی لین ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں منوشیہ دو پرکار کے ہوتے ہیں۔ ایک اچیت رام دوسرے چیت رام ـــ اچیت رام ہر سمے گرہستی کے بندھنوں میں جکڑے رہتے ہیں۔ جھوٹ بول کر چھل کپٹ دوارا دھن کا سنگرہ کرتے ہیں، کام کرودھ کا تیاگ نہیں کرتے۔ میرا نام کبھی نہیں لیتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ میں کیا ہے ..... اور جو کچھ سکھ مجھے مل رہے ہیں یہ میری اپنی محنت اور کمائی سے ہیں۔ پرنتو یہ ان کا بھرم ہے۔ جب تک میں نہیں چاہتا تب تک منوشیہ کو سکھ دکھ کچھ نہیں ملتا۔ ہانی، لابھ، جیون مرن، یش اور اپش یہ سب میرے ہاتھ میں ہیں۔

ہے اودھو! جو چیت رام ہیں وے سب کا جگت کا اتپن کرنے اور پالن پوشن کرنے والا مجھے جان کر ہر سمے میرا بھجن کرتے ہیں۔ گرہستی میں رہتے ہیں تو دھن۔ استری، سنتان آدی کو میری دی ہوئی امانت سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ میں جب چاہوں ان کو واپس لے سکتا ہوں، ایسا سوچ کر ان میں ادھک موہ نہیں رکھتے انت میں وے سورگ کو جاتے ہیں۔ جو اچیت رام ہیں وے چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتے رہتے ہیں ؞

ادھیائے ـــ ۱۴

کرشن جی کا بھگوان جی سے ملنے کا سہج اُپائے بتانا

اودھو جی پوچھنے لگے ہے شیام سندر! رشی منی اور پنڈت آپ کو پراپت کرنے کے لئے یگیہ، ہون اور تپ آدی انیک اُپائے بتاتے ہیں۔ پرنتو آپ کرپا کر کے بتائیے کہ آپ کے درشن پراپت کرنے اور موکش پانے کا سب سے سرل اُپائے کون سا ہے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! میں سب سے ادھک پرسن اُس سے رہتا ہوں جو کسی وستو کی لالسا کئے بنا میرا بھجن کرتا ہے۔ اس کو نشکام بھگتی کہتے ہیں۔ یگیہ، تپ، ہون آدی کرنے کی آگیا ویدوں اور شاستروں میں میں نے اس لئے دی ہے کہ یگیہ اور ہون میں بہت سے گیانی منوشیہ اکٹھے ہوتے ہیں اور میرے نام کا سمرن کرتے ہیں تو سب کو پھل ملتا ہے۔ اور جو منوشیہ وشئے واسناؤں میں پھنسے ہوئے ہیں وے بھی یگیہ میں آکر بیٹھتے ہیں اور بھگوت چرچا سنتے ہیں تو ان کے ہردے پر بھی اچھا پربھاؤ پڑتا ہے اور وے اچھے کاریہ کرنے لگتے ہیں۔ جو منوشیہ میرا بھجن کرتے رہتے ہیں اور مجھے انتریامی جان کر کاریہ کرنے لگتے ہیں وے کبھی دکھ نہیں ہونے دیتا۔ جس پرکار اشنان کرنے سے شریر کا میل ڈھل جاتا ہے اُسی پرکار میرا بھجن کرنے سے منوشیہ کا چیت نرمل ہو جاتا ہے اور سارے وکار نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے اودھو! میرے پراپت کرنے کا سہج اُپائے میری بھگتی کرنا ہی ہے۔ اس سے اچھا اور سستا کوئی اُپائے نہیں ہے۔ جو میری بھگتی سچے ہردے سے کرتا ہے اس کو نہ یگیہ کرنے کی آوشیکتا ہے نہ تیرتھوں کی یاترا کرنے کی۔ میں کیول بھگتی کرنے سے ہی ملتا ہوں کوئی میری بھگتی نہ کرے اور چاہے کتنے ہی یگیہ آدی کرے کبھی موکش پراپت نہیں کر سکتا ہے اودھو



कृष्ण जन्म अवतार

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! منوشیہ بہت سی وستوؤں سے شکشا لے سکتا ہے، سب سے پہلی شکشا وایو (ہوا) سے لینا چاہیئے۔ ہوا سگندھت پھولوں پر سے ہو کر بھی جاتی ہے اور درگندھت مل مُوتر آدی کی گندھ بھی اس میں ملتی ہے پرنتو اس پر کسی کا پربھاؤ نہیں پڑتا، یہ سب سے الگ رہتی ہے۔ اسی پرکار منوشیہ کو بھی سب سے الگ رہنا چاہیئے، چندرماں کی کلائیں جب پرکا گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اُسی پرکار منوشیہ کے جیون میں بھی بالک پن، جوانی، بڑھاپا آدی آتا ہے اور کوئی بھی سدا نہیں استھر رہتا۔ اسی پرکار منوشیہ سوریہ سے شکشا گرہن کر سکتا ہے۔ سوریہ دیو ندی سمندر، میدان اور پہاڑ سب پر ایک جیسا پرکاش ڈالتے ہیں، اُسی پرکار منوشیہ کو بھی سب سے پریم رکھنا چاہیئے پرنتو کسی کا موہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہے اودھو میں تم کو اس سمبندھ میں ایک پراچین کتھا سُناتا ہوں:-

بہت دن ہوئے یدو نام کا ایک پرم پرتاپی راجہ تھا وہ میرا بڑا بھگت تھا اور وہ پرتی دن پرات کال ندی کے تٹ پر رشیوں کے پاس گیان سیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ ایک دن وہ رشیوں کے پاس جا رہا تھا، کہ مارگ میں اُسے دتاتریہ نامک گیانی اودھوت ایک پیڑ کے نیچے بیٹھا دکھائی دیا۔ اس کو دیکھ کر راجہ نے ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا، ہے براہمن! آپ بھگوان کے بڑے بھگت ہیں، پرنتو اپنے آپ کو سنساری جیووں سے چھپانے کے لئے شریر پر دھول آدی ملے ہوئے رہتے ہیں، اور بڑے سُکھ سے ہیں۔ آپ دھن بھی اپنے پاس نہیں رکھتے پھر بھی آپ اتنے سُکھی دھرشٹ پشٹ ہیں۔ سو ہے براہمن! آپ کرپا کر کے ہمیں بھی اُپدیش دے کر کرتارتھ کریں۔

یہ سُن کر دتاتریہ جی کہنے لگے ہے راجن! گیان سہج میں پراپت نہیں ہوتا، میں نے چوبیس گرو کئے ہیں، جن سے گیان پراپت کرنے کے پشچات آج میں اس پدوی کو پہونچا ہوں۔

ادھیائے ـــ ۸

دتاتریہ جی کا راجہ یدو کو اُپدیش دینا

دتاتریہ جی کہنے لگے ہے راجن! میرا پہلا گرو پرتھوی ہے۔ پرتھوی منوشیوں کو اتپن کرتی ہے پرنتو وے اس پر پیر مارتے ہیں، اور اُس کو کھودتے ہیں، پرنتو وہ کسی سے کچھ نہیں کہتی۔ اُس سے میں نے یہ شکشا لی کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ بُرائی کرے تو اُس کا بھی بُرا نہیں ماننا چاہیئے۔ دوسرا گرو ورکش (پیڑ) ہیں۔ ایک سمے میں نے دیکھا کہ کچھ منوشیہ دوپہری کے سمے ایک ورکش کے نیچے چھایا میں آکر ٹھہرے، جب وشرام کرنے کے پشچات وے جانے لگے تو انہوں نے اپنے پشوؤں کو کھلانے کے لئے ورکش کی بہت سی ڈالیں معہ پتوں کے کاٹ لیں۔ اس سے میں نے یہ شکشا لی کہ منوشیہ کو سدا پروپکار کرنا چاہیئے۔ میرا تیسرا گرو گولر کا پھل ہے۔ جس پرکار گولر کے پھل کے اندر بہت سے کیڑے بھرے رہتے ہیں، اور وہ ان سب کو اپنا میٹھا گودا کھلاتا رہتا ہے،

اُسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ اُس سے جہاں تک ہو سکے دوسروں کی سیوا کرتا رہے چاہے اُس سے اپنے کو کوئی لابھ نہ بھی ہو۔ میرا چوتھا گرو پانی ہے جس پرکار پانی سدا اُسی طرف کو چلتا ہے جدھر نیچائی ہوتی ہے اُسی پرکار منوشیہ کو سدا نیچے رہ کر چلنا چاہیئے۔ میرا پانچواں گرو اگنی ہے۔ اگنی میں جو کچھ ڈالو بھسم ہو جاتا ہے اور شیش کچھ نہیں رہتا، اُسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ جو کچھ دھن آدی ملے اُسے اُسی سمے بھگوان کے نام پر خرچ کر ڈالے اور اپنے لئے کچھ بچا کر نہ رکھے۔ میرا چھٹا گرو سوریہ ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے برتن میں رکھے پانی میں ان کی پرچھائیں دکھائی دیتی ہے اسی پرکار سب چھوٹے بڑے پرانیوں میں بھگوان کا انش برابر رہتا ہے۔ میرا ساتواں گرو چندرماں ہے۔ جس پرکار چندرماں کی کلائیں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں، اُسی پرکار منوشیہ کو بالک پن۔ جوانی اور بڑھاپا آدی آتے ہیں اور نشٹ ہوتے رہتے ہیں۔ میرا آٹھواں گرو کبوتر نامک پکشی ہے۔ ایک کبوتر اپنی مادا کے ساتھ ایک پیڑ پر رہتا تھا۔ ایک دن اپنے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر دونوں کبوتر اور کبوتری جنگل میں دانا چگنے کو گئے ان کے پیچھے ایک چڑی مار نے ان کے بچے پکڑ لئے۔ اپنے بچوں کو جال میں پھنسا دیکھ کر وے دونوں بھی موہ وش جال پر جا کر بیٹھ گئے اور چڑی مار نے ان دونوں کو بھی پکڑ لیا۔ ان سے میں نے یہ شکشا لی کہ جس طرح کبوتر اور کبوتری نے اپنے بچوں کے موہ میں پھنس کر اپنے پران دیدیئے اُسی پرکار جو منوشیہ سنسار کے مایا موہ میں پھنسا رہے گا وہ سدا دُکھی رہے گا۔ میرا نواں گرو اجگر سرپ ہے۔ اجگر ایک استھان پر پڑا ہوا ہی جو کچھ بھگوان وہیں بھیج دیتا ہے اُس پر سنتوش کر لیتا ہے اُسی پرکار گیانی منوشیہ کو چاہیئے کہ جو کچھ بھگوان بھیج دے اُسی پر سنتوش کرے۔ میرا دسواں گرو سمندر ہے۔ برسات کے دنوں میں سمندر میں ساری ندیاں پانی لا کر بھرتی ہیں، اور گرمی میں سورج اُس پر پرچنڈ گرمی ڈالتے ہیں پرنتو اُس کا پانی کبھی کم یا زیادہ نہیں ہوتا۔ اس سے میں نے شکشا لی کہ منوشیہ کو ہر سمے ایک جیسا رہنا چاہیئے۔ سکھ میں خوشی نہ منائے اور دُکھ کے سمے شوک نہ کرے۔ میرا گیارھواں گرو پتنگ ہے۔ پتنگ کیڑا دیپک کے پرکاش سے پریم کرتا ہے۔ اور اُس کے چاروں اور گھومتے ہوئے لو میں جل کر پران دیدیتا ہے، اُسی پرکار منوشیہ مایا موہ میں پھنس کر اپنا جیون نشٹ کر دیتا ہے۔ جس پرکار دیپک کے پریم میں پتنگ اپنا برا بھلا بھول جاتا ہے اُسی پرکار منوشیہ استری کے سنگ بیٹھنے سے اپنا برا بھلا سب کچھ بھول کر اُس کے لئے پاگل ہو جاتا ہے اور اُسی کے پیچھے پران تیاگ دیتا ہے۔ میرا بارھواں گرو شہد کی مکھی ہے۔ شہد کی مکھی بڑے پرشرم سے شہد کو اکٹھا کر کے رکھتی ہے اپنے آپ بھی اس کو پریوگ نہیں کرتی، پرنتو شہد نکالنے والا سب شہد نکال کر لے جاتا ہے اور کچھ شہد کی مکھیاں بھی چھتے کے ساتھ ہی ماری جاتی ہیں۔ اُس سے میں نے یہ شکشا لی کہ منوشیہ کو ادھک دھن اکٹھا نہ کرنا چاہیئے۔ کیول اُتنا ہی اکٹھا کرے جس سے پیٹ پالن ہوتا رہے۔ جس کے پاس ادھک دھن ہو جاتا ہے تو چور ڈاکو دھن لے جاتے ہیں اور اس کو بھی مار ڈالتے ہیں۔ میرا تیرھواں گرو ہاتھی ہے۔ ہاتھی کو پکڑنے کے لئے لوگ ایک گہرا سا گڈھا کھود کر اس کے اوپر ہلکا ہلکا پھوس بچھا دیتے ہیں اور اُس کے اوپر کاغذ

کی ہتھنی کھڑی کر دیتے ہیں، ہاتھی اس کو اصلی ہتھنی سمجھ کر کام کے وشی بھوت ہو کر اُس کے پاس جاتا ہے وہاں اُس کو گڑھے میں گرا کر اُسے پکڑ لیا جاتا ہے۔ اس سے میں نے یہ شکشا لی کہ کام منوشیہ کا شترو ہے۔ جسے موکش پراپت کرنا ہو وہ استری سے بچا رہے۔ میرا چودھواں گرو چھاج ہے۔ جس میں اناج رکھ کر پھٹکا جاتا ہے۔ چھاج اچھا اچھا اناج رکھ لیتا ہے اور کوڑے کرکٹ آدی کو پھینک دیتا ہے۔ اُسی پرکار منوشیوں کو چاہیئے کہ کیول اچھی باتیں گرہن کریں بُرے گُنوں سے بچے رہیں۔ میرا پندرھواں گرو ہرن ہے جس پرکار ہرن پانی کے سرودر کو چھوڑ کر ریت میں چمکتے ہوئے کنوں کو پانی سمجھ کر پینے کے لئے بھاگتا رہتا ہے اور پانی نہ پانے پر پیاسا مر جاتا ہے اُسی پرکار منوشیہ پانی کے سرودر روپی بھگوان کی بھگتی کو چھوڑ کر مایا موہ میں پھنس کر گھومتا رہتا ہے اور انت میں نرک کو جاتا ہے۔ میرا سولھواں گرو مچھلی ہے۔ شکاری کانٹے میں تنک سا مانس لگا کر پانی میں لٹکا دیتا ہے اور اُس کے لالچ میں مچھلی اپنے پران تیاگ دیتی ہے، اُسی پرکار منوشیہ کو چاہیئے کہ اچھے بھوجن کی چاہنا نہ کرے جو کچھ روکھا سوکھا ملے اُسی پر سنتوش کرے۔ میرا سترھواں گرو پنگلا نام کی ویشیا ہے۔ ایک دن وہ سندھیا کے سمے سولہ شنگار کر کے اپنے کوٹھے پر بیٹھی پرنتو آدھی رات تک بھی کوئی گاہک نہ آیا۔ سو وہ بڑی دکھی ہو کر اپنی کھاٹ پر لیٹ گئی۔ اچانک ہی اُس کو گیان پراپت ہوا، اور وہ سوچنے لگی کہ میں جتنی دیر تک، پرتی دن گاہکوں کی پرتیکشا کرتی رہتی ہوں یدی اتنے سمے تک بھگوان کا بھجن کروں تو میرا یہ لوک بھی سُدھر جائے اور پرلوک بھی۔ وہ سوچنے لگی ارے میں نے مورکھتا میں ہی اپنا جنم گنوا دیا۔ آج تک کبھی بھگوان کا بھجن نہیں کیا، نہیں تو ان کی کرپا سے آج مجھے کسی وستو کی کمی نہیں ہوتی ایسا وچار کر کے اُس ویشیا نے اُس رات رات بھر بھگوان کا بھجن کیا اور اگلے دن سے بھگوان کا بھجن نیمت روپ سے کرنے لگی اور کچھ سمے پشچات اُس نے پران تیاگ کر موکش پراپت کیا :

ادھیائے ـــــ ۹

دتاتریہ جی کا راجہ یدو کو گیان سکھانا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! دتاتریہ جی کہنے لگے میرا اٹھارھواں گرو چیل ہے۔ ایک دن چیل ایک کبوتر کے بچے کو پنجوں میں پکڑے ہوئے جا رہی تھی۔ جب دوسری چیلوں نے اُسے دیکھا تو شکار چھیننے کے لئے اُس سے لڑنے لگیں، تب اُس چیل نے سوچا کہ ان میں سے کسی بھی چیل سے میری دشمنی نہیں ہے، پرنتو اس بھوجن کے لئے مجھ سے لڑ رہی ہیں سو اُس نے وہ بچہ گرا دیا۔ اور ایک پیڑ پر جا کر بیٹھ گئی۔ اُس سے ہم نے یہ شکشا لی کہ جس منوشیہ کے پاس دھن ادھک ہو جاتا ہے لوگ اکارن ہی اس کے شترو ہو جاتے ہیں، سو منوشیہ کو ادھک دھن کبھی جوڑ کر نہیں رکھنا چاہیئے۔ میرا انیسواں

گرو بالک ہے۔ چھوٹے بالک کو کیول کھانے کی وستو اچھی لگتی ہے اگر اُسے مٹھائی کے بدلے ہیرا یا موتی
دو تب بھی وہ اتنا پرسن نہیں ہوتا جتنا مٹھائی پانے سے ہوتا ہے۔ اُسی پرکار گیانی کو چاہیئے کہ کیول بھگوان
کا بھجن کرے اس کی ہی اِچھا کرے۔ انیہ کسی وستو کی اِچھا نہ کرے۔ بالک کو کام وکرودھ، لوبھ آدی نہیں
ہوتا۔ اِس کارن وہ پرسن رہتا ہے سو گیانی منوشیہ بھی سب وستوئیں تیاگ کر بھگوان کے بھروسے سکھی
رہ سکتا ہے۔ میرا بیسواں گرو ایک کنیا ہے۔ ایک دن میں نے ایک گاؤں میں جا کر دیکھا کہ گھر میں اکیلی
کنیا بیٹھی تھی، اُس کے ماں باپ کہیں گئے ہوئے تھے۔ اتنے میں ہی اس کی سُسرال والے وواہ کا سندیسہ
لے کر آئے سو وہ کنیا اکیلی ہی ان کا آدر ستکار کرنے لگی۔ اس کے گھر میں اُس سمے نہ تو آٹا تھا نہ چاول
تھے سو وہ ان کو بھوجن کرانے کے لئے دھان کوٹنے لگی۔ دھان کوٹنے میں اُس کی چوڑیاں زور سے
بجنے لگیں۔ چوڑیوں کا بولنا سُن کر وہ وچار کرنے لگی، کہ یہ لوگ میرے پتا کو کنگال سمجھیں گے اور سوچیں گے
کہ اس کے گھر میں ایک سمے کے لئے بھی کھانے کو نہیں ہے.... جس کے کارن یہ دھان کوٹ رہی ہے ایسا
وچار کر اُس نے اپنے دونوں کی ایک ایک چوڑی توڑ دی، پرنتو چوڑیاں پھر بھی بولتی رہیں۔ پھر اُس نے
ایک ایک چوڑی اور توڑ دی پرنتو ان کا بولنا نہ رُکا، انت میں اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک
چوڑی رہ گئی، تب کوئی آواز نہیں نکلی۔ اس سے ہم نے یہ شکشا لی کہ جہاں بہت سے منوشیہ اکٹھے ہو کر
بیٹھیں گے تو وہاں لڑائی جھگڑا اوشیہ ہوگا، اس لئے گیانی منوشیہ کو سب سے الگ رہنا چاہیئے۔ اکیسواں
گرو استری ہے۔ ایک دن میں راتری کے سمے ایک گاؤں میں سے آ رہا تھا کہ میں نے دیکھا ایک استری
اپنے پتی اور بچوں کو سوتا چھوڑ کر آندھی اور ورشا میں بھی اپنے پریمی سے ملنے جا رہی تھی۔ اس سے میں نے
یہ شکشا پراپت کی کہ جو منوشیہ سچے ہردے سے بھگوان سے پریم کرے اُس کو سنسارک بندھن نہیں روک
سکتے۔ میرا بائیسواں گرو بندر ہے۔ بندر اپنا گھر کبھی نہیں بناتا۔ جہاں رات ہوئی وہ کہیں جا کر اپنا شریر چھپا
لیتا ہے، اُسی پرکار بھگوان کا بھجن کرنے والے کو گھر نہیں بنانا چاہیئے کیونکہ گھر بنا لینے سے اُس سے موہ
ہو جاتا ہے۔ جہاں ایک رات کو رہنے کو ٹھکانا مل جاوے وہی اپنا گھر سمجھنا چاہیئے۔ میرا تئیسواں گرو مکڑی
ہے جو مکھی آدی جنتوؤں کو پھنسانے کے لئے جال بناتی ہے پرنتو ایک دن اُسی میں پھنس کر مر جاتی ہے
اُسی پرکار اگیانی منوشیہ دوسروں کو ہانی پہونچانے کے لئے بھانتی بھانتی کے اُپائے کرتا ہے پرنتو
سوئم ہانی اُٹھا کر کشٹ بھوگتا ہے۔ میرا چوبیسواں گرو بھرمر (بھونرا) ہے۔ وہ کیول سندر اور سگندھت
پھولوں پر منڈراتا ہے۔ گندھ ہین پھولوں کے پاس نہیں جاتا ہے۔ اُس سے میں نے یہ شکشا پراپت کی کہ
منوشیہ کو کیول بھگوان کے گُنوں پر ہی موہت ہونا چاہیئے۔ بُری باتوں سے بچنا رہے۔ یہ کہہ کر دتاتریہ جی
کہنے لگے ہے راجن! میں نے ان چوبیس گروؤں سے گیان پراپت کیا ہے جو تم کو سنا دیا۔ منوشیہ کو چاہیئے
کہ اپنی پانچوں اندریوں کو وش میں کر کے اپنا دھیان بھگوان کے چرنوں میں لگا دے ::

ادھیائے ـــــ ۱۰

کرشن جی کا اودھو کو اُپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! جو سنسارک منوشیہ موکش پراپت کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وے جس آشرم میں ہیں اس کے نیموں کا پالن کریں اور جو ورن ان کا ہے اس میں جو جو کاریہ بتائے گئے ہیں، وے ہی کاریہ کریں۔ سارا کاریہ شاستروں میں لکھی ہوئی ودھی سے کریں۔ جہاں تک ہو سکے خیرات دان و یگیہ آدی کاریہ کریں، کیونکہ ان سے منوشیہ کو بڑی شانتی ملتی ہے اور بھگوان بھی بڑے پرسن ہوتے ہیں۔ ہے اودھو! جس منوشیہ کو اپنا پرلوک سدھارنا ہو اُسے چاہیئے کہ اپنا من سنساری مایا سے پھیر کر ایکاگر کر لے اور پھر بھگوت بھجن کرے۔ جب تک من کو ایکاگر نہیں کرے گا تب تک من بھجن میں نہیں لگے گا۔ یہ من ہی سارے دکھوں کی جڑ ہے۔ جب تک اس کو اپنے آدھین نہیں کیا جائے گا تب تک یہ بھگوان میں پریت نہیں لگانے دے گا۔ من کو بس میں کرنے کے کئی اُپائے ہیں۔ ایک اچھا اُپایہ ہے جس سمے بھی اوسر ملے گھر کے اندر ایک کوٹھڑی میں بیٹھ کر آنکھیں موند لے اور ہردے میں یہ وچار کرے کہ میری استری اور سنتانیں مجھے چھوڑ چکی ہیں اور میں اکیلا رہ گیا ہوں پھر ایسا دھیان کرے کہ میں ساگر میں بہا جا رہا ہوں اور سامنے دور بھگوان وشنو جی شیش ناگ کی شیا پر بیٹھے ہوئے ہیں اور لکشمی جی انکے چرن دبا رہی ہیں بار بار بھگوان کے دویہ روپ کا چتر اپنے مستشک میں بنائیے ..... کچھ دنوں تک کرتے سے من پر قابو ہو جائے گا۔ من کو وش میں کرنے کے لئے یہ اُچت ہے کہ لوگوں میں بہت کم بیٹھے کیونکہ جہاں ادھک منوشیہ بیٹھتے ہیں، وہاں بھانتی بھانتی کی بُرائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ کوئی کسی کی نندا کرتا ہے کوئی کسی کو بُرا بتاتا ہے، کوئی کام دیو کی چرچا کرتا ہے اور جو سنتے ہیں ان پر بھی ان باتوں کا پربھاؤ پڑتا ہی جو منوشیہ سب لوگوں سے الگ رہے گا وہ ان درگنوں سے بچا رہے گا۔ کلیان چاہنے والے کو چاہیئے کہ سدا اُن لوگوں میں بیٹھے جہاں گیان کا چرچا اتھوا بھگوان کا بھجن ہوتا ہے کیونکہ اچھی سنگت کا پربھاؤ بھی اچھا پڑتا ہے:

ادھیائے ـــــ ۱۱

کرشن جی کا اودھو کو گیان کا اُپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! جو منوشیہ مایا میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو ہی دُکھ اور سکھ بیاپتا ہے

جو میرے بھگت ہیں اُن کو نہ کوئی دکھ ہے نہ سُکھ۔ جو گرہستی منوشیہ مایا میں پھنسے رہتے ہیں وے سنتان اتپن ہونے پر بڑا ہرش مناتے ہیں، اور جب وہ مرتی ہے تو رو رو کر جان دیدیتے ہیں پرنتو جو میرے بھگت ہیں اور گیانی ہیں وے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ سنسار ایک سپنے کی طرح ہے۔ جس پرکار ایک منوشیہ سوتے سمے بھانتی بھانتی کی سُندر وستوئیں سپنے میں پراپت کرتا ہے پرنتو جب سو کر اُٹھتا ہے تو کچھ بھی نہیں ہوتا، ایسے ہی منوشیہ کا دھن سنتان چھن بھنگر ہے۔ دھن آتا ہے چلا جاتا ہے۔ سنتان اتپن ہوتی ہے اور مرتی بھی ہے، یہ سب میرا ودھان ہے۔ اس لئے گیانی منوشیہ وہی ہے جو اس سنسار میں کسی بھی وستو سے موہ نہیں بڑھاتا، جو منوشیہ موکش پراپت کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ سب پرانیوں میں میرا روپ برابر سمجھے، سب سے مِتر تا رکھے کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے، تھوڑے دھن میں سنتوش کرلے۔ اپنی سامرتھ بھر دان کرے، کبھی جھوٹ نہ بولے۔ پرائی استری پر بُری درشٹی نہ ڈالے۔ کوئی نندا کرے تو کرودھ نہ کرے اور کوئی استوتی کرے تو پرسن نہ ہو۔ پرات کال برہم مہورت میں اُٹھ کر شوچادی سے نیٹ کر جتنا بھی سمے نکال سکے اس میں میرا بھجن کرے۔ گرو اور براہمن کی سیوا کرے۔ جب دان کرے تو کسی سے یہ نہ کہے کہ ہم نے دان دیا ہے کیونکہ دان دے کر لوگوں کو بتا دینے سے اس کا مہاتم گھٹ جاتا ہے۔ کبھی اپنے ہردے میں اِس بات کا ابھیمان نہ کرے کہ میں اتنا بھگوت بھجن کرنے والا اتھوا دان دینے والا ہوں۔ ہے اودھو! جو منوشیہ میرے بتائے اس اپدیش پر چلیں گے وہ بھو ساگر سے پار اُتر جائیں گے۔

ادھیائے — ۱۲

کرشن جی کا ست سنگ کا مہاتم بتانا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! ست سنگ کا بڑا مہاتم ہے۔ جس پرکار سگندھت دروبیہ اور تیل بیچنے والوں کے کپڑوں اور شریر میں سے ان کی سگندھی آنے لگتی ہے اُسی پرکار جو منوشیہ اچھے لوگوں کی سنگت میں بیٹھتے ہیں ان کا چرتر بھی اچھا بنتا ہے۔ جن منوشیوں کو اپنے کلیان کی اچھا ہے ان کو چاہیئے کہ میرے بھگتوں میں بیٹھیں، ان کی باتیں سنیں، اور وے جو کرم کرتے ہیں ان کو دیکھیں۔ ایسا کرنے سے ان کے ہردے میں بھی میری پریت اتپن ہو جائے گی۔ ہے اودھو! سنسار میں منوشیہ کا ادھار کرنے والا میرا نام ہے۔ کوئی منوشیہ کتنا بھی یگیہ کرے۔ کتنا ہی دان کرے پرنتو یدی وہ سچے ہردے سے میرا بھجن نہیں کرتا تو اُس کو کسی بھی وستو سے لابھ نہیں ملتا۔ ایک بار سچے ہردے سے میرا نام لینا سو بار گنگا اشنان کرنے کے برابر ہے۔ جس پرکار رسائن کھا کر منوشیہ سدا یوگ بنا رہتا ہے اُسی پرکار میرا نام لینے والا سدا اُسکھی و پرسن رہتا ہے مایا روپی روگ میں پھنسے ہوئے منوشیوں کو میرا نام اوشدھی کی طرح لابھ کرتا ہے۔ جس پرکار پارس پتھر سے

اگر دھوکے میں بھی لوہا چھو جائے تو سونا بن جاتا ہے اُسی پرکار منوشیہ اگر انجان میں بھی میرا نام لیتا ہے تو مکتی پاتا ہے۔ دیکھو اجامل نامک پاپی براہمن نے مرتے سمے اپنے نارائن نام کے لڑکے کو پکارا تو میرے دوتوں نے ترنت ہی اس کو یم راج کے پنجے سے چھڑا دیا، یہ تو دھوکے میں میرا نام لینے کی مہما ہے جو منوشیہ پریم کے ساتھ میرا نام لیتے ہیں ان کا تو کیا کہنا۔

ادھیائے ــــ ۱۳

کرشن جی کا اودھو کو اپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! میری مایا کے تین گُن ہیں : ستوگن۔ رجوگن اور تموگن، پرنتو آتما ان سب سے الگ رہتی ہے۔ یہ منوشیہ کے ہردے میں اپنا پربھاؤ ڈالتے ہیں۔ جس منوشیہ میں ستوگن ادھک ہوتا ہے وہ جپ، تاپ، ہون، یگیہ اور بھگوت کتھا کیرتن میں ادھک دھیان لگاتا ہے، رجوگنی ورتی والا منوشیہ اچھے اچھے پدارتھ کھانا، اور اچھے کپڑے پہننا چاہتا ہے اور سکھوں کی اِچھا کرتا ہے اور تموگنی منوشیہ جھوٹ بولتے اور ادھرم کی کمائی سے پیٹ پالتے ہیں۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ ستوگن دھارن کرکے ہر سمے میرا بھجن کرتا رہے۔ اودھو پوچھنے لگے ہے بھگوان ترلوکی ناتھ جی! منوشیہ یہ جانتا ہے کہ بُرا کاریہ کرنے سے نرک ملتا ہے پرنتو پھر بھی وہ کیا نتی بھانتی کے ادھرم کرتا رہتا ہے اس کا کیا کارن ہے؟ کون سی وستو ایسی ہے جو دھرم کے مارگ سے اُس کو ہٹا کر ادھرم کراتی ہے؟ یہ پرشن سنکر کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! منوشیہ سے ادھرم کرانے والی کامنا ہے۔ منوشیہ دھن کی کامنا کرتا ہے تو دھرم یا ادھرم جیسے بھی دھن اکٹھا کرتا ہے۔ اگر دھرم پر چل کر دھن پراپت نہ ہو۔ تو ادھرم سے پراپت کرتا ہے، استری کی کامنا کرتا ہے تو دھرم ادھرم جیسے بھی ہو اس کو پراپت کرتا ہے، سکھ پراپت کرنے کی کامنا کرتا ہے تو دوسروں کو دُکھ پہونچاتا ہے ان کا دھن اور دروبیہ آدی ہر کر لاتا ہے اور اپنے کو سکھی بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے جو منوشیہ کامناؤں کو وش میں کر لے گا، اور سنتوش کرنا سیکھ لے گا وہ کبھی پاپ کاریہ نہیں کر سکتا۔ گیانی منوشیہ کو سدا سنتوش کا سہارا لینا چاہیئے۔

گودھن۔ گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان

جب آوے سنتوش دھن سب دھن دھور سمان

ہے اودھو! سنسار میں جتنے بھی چر اور اچر پرانی ہیں وے سب میرے ہی اتپن کیئے ہوئے ہیں اور انت میں ان کی آتما مجھ میں ہی مل جاتی ہے۔ جس پرکار سونے سے سُنار لوگ نانا پرکار کے سندر سندر آبھوشن بناتے ہیں، اور جب وے آبھوشن ٹوٹ جاتے ہیں تو سُنار ان کو گلا لیتا ہے تو پھر سونا بن جاتا ہے اُسی پرکار

سارے پرانی مَیں اتپن کرتا ہوں، اور انت میں وُے سب مجھ میں ہی لین ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں منوشیہ دو پرکار کے ہوتے ہیں۔ ایک اچیت رام دوسرے چیت رام ــــ اچیت رام ہر سمے گرہستی کے بندھنوں میں جکڑے رہتے ہیں۔ جھوٹ بول کر چھل کپٹ دوارا دھن کا سنگرہ کرتے ہیں، کام کرودھ کا تیاگ نہیں کرتے۔ میرا نام کبھی نہیں لیتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ میں کیا ہے ..... اور جو کچھ سکھ مجھے مل رہے ہیں یہ میری اپنی محنت اور کمائی سے ہیں۔ پرنتو یہ ان کا بھرم ہے۔ جب تک میں نہیں چاہتا تب تک منوشیہ کو سُکھ دُکھ کچھ نہیں ملتا۔ ہانی، لابھ، جیون مرن، یش اور اپش یہ سب میرے ہاتھ میں ہیں۔

ہے اودھو! جو چیت رام ہیں وے سب کا جگت کا اتپن کرنے اور پالن پوشن کرنے والا مجھے جان کر ہر سمے میرا بھجن کرتے ہیں۔ گرہستی میں رہتے ہیں تو دھن، استری، سنتان آدی کو میری دی ہوئی امانت سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ میں جب چاہوں ان کو واپس لے سکتا ہوں، ایسا سوچ کر ان میں ادھک موہ نہیں رکھتے انت میں وے سورگ کو جاتے ہیں۔ جو اچیت رام ہیں وُے چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتے رہتے ہیں ۞

ادھیائے ـــــ ۱۴

کرشن جی کا بھگوان جی سے ملنے کا سہج اُپائے بتانا

اودھو جی پوچھنے لگے ہے شیام سندر! رشی منی اور پنڈت آپ کو پراپت کرنے کے لئے یگیہ، ہون اور تپ آدی انیک اُپائے بتاتے ہیں۔ پرنتو آپ کرپا کر کے بتایئے کہ آپ کے درشن پراپت کرنے اور موکش پانے کا سب سے سرل اُپائے کون سا ہے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! میں سب سے ادھک پرسن اُس سے رہتا ہوں جو کسی وستو کی لالسا کئے بنا میرا بھجن کرتا ہے۔ اس کو نشکام بھگتی کہتے ہیں۔ یگیہ، تپ، ہون آدی کرنے کی آگیا ویدوں اور شاستروں میں مَیں نے اس لئے دی ہے کہ یگیہ اور ہون میں بہت سے گیانی منوشیہ اکٹھے ہوتے ہیں اور میرے نام کا سمرن کرتے ہیں تو سب کو پھل ملتا ہے۔ اور جو منوشیہ وشئے واسناؤں میں پھنسے ہوئے ہیں وے بھی یگیہ میں آ کر بیٹھتے ہیں اور بھگوت چرچا سنتے ہیں تو ان کے ہردئے پر بھی اچھا پربھاؤ پڑتا ہے اور وے اچھے کاریہ کرنے لگتے ہیں۔ جو منوشیہ میرا بھجن کرتے رہتے ہیں اور مجھے انتریامی جان کر کاریہ کرنے لگتے ہیں وے کبھی دُکھ نہیں ہونے دیتا۔ جس پرکار اشنان کرنے سے شریر کا میل دُھل جاتا ہے اُسی پرکار میرا بھجن کرنے سے منوشیہ کا چیت نرمل ہو جاتا ہے اور سارے وکار نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے اودھو! میرے پراپت کرنے کا سہج اُپائے میری بھگتی کرنا ہی ہے۔ اس سے اچھا اور سستا کوئی اُپائے نہیں ہے۔ جو میری بھگتی سچے ہردئے سے کرتا ہے اس کو نہ یگیہ کرنے کی آوشیکتا ہے نہ تیرتھوں کی یاترا کرنے کی۔ میں کیول بھگتی کرنے سے ہی ملتا ہوں کوئی میری بھگتی نہ کرے اور چاہے کتنے ہی یگیہ آدی کرے کبھی موکش پراپت نہیں کر سکتا ہے اودھو

سنساری منوشیہ ورشا کرانے کے لئے اندر کی اُپاسنا کرتے ہیں، دھن کے لئے کبیر کی شتروپروجے پراپت کرنے کے لئے شوجی کی اور سنتان پراپت کرنے کے لئے برہماجی کی پُوجا کرتے ہیں پرنتو اُن کو سمجھنا چاہیے کہ ان سب دیوتاؤں کو میں نے ہی اتپن کیا ہے۔ یہ میری اچھا کے وِرودھ نہیں چل سکتے اور میری شکتی کے ایک کن کے برابر بھی شکتی ان میں نہیں ہے۔ اس لئے جس وستو کی بھی اچھا ہو مجھ سے مانگیے میں دونگا۔ اِدھر اُدھر بھٹکنے سے کام نہیں چلتا۔

ہے اودھو! میرے بھگت نو پرکار سے میری بھگتی کرتے ہیں، جس کو نودھا بھگتی کہتے ہیں، پہلے پرکار کی بھگتی شرون بھگتی ہے۔ جو منوشیہ میرے بھگتوں دوارا میرے نام، روپ، گن، پربھاؤ، لیلا، تتو اور رہسیہ سے بھری ہوئی کتھاؤں کو شردھا اور پریم سے سنتے ہیں اور سنتے سنتے ان میں مگن ہو جاتے ہیں وے شرون بھگت ہیں، دوسری کیرتن بھگتی ہے۔ میرے نام، روپ، گن، چرتر اور تتو کا شردھا کے ساتھ ورنن کرتے کرتے ہردے کا آنندت ہو جانا، ویا کے اتفاق پر آنسو بھر آنا یہ میری کیرتن بھگتی کا سروپ ہے۔ تیسری اسمرن بھگتی ہے۔ میری لیلا، نام، گن اور پربھاؤ کو پریم کے ساتھ منن کرنا اور اسمرن کرتے سمے اپنے تن من کی سُدھ بھول کر مجھ میں تلین ہو جانا یہ اسمرن بھگتی ہے۔ پادسیون بھگتی میری بھگتی کا چوتھا پرکار ہے۔ میرے دویہ روپ کی دھاتو یا پتھر آدی کی مورتی کے چرنوں کا دھیان کرنا اور اُن چرنوں کے دھیان میں ہی مگن ہو جانا پادسیون بھگتی ہے۔ میری پانچویں بھگتی ارچن بھگتی ہے۔ دھاتو۔ لکڑی آدی سے بنی ہوئی میری مورتی اتھوا چتر کو پوجنا اور پرشاد آدی چڑھانا اور میرے تتو، رہسیہ اور پربھاؤ کو سمجھ کر میرے پریم میں تن من کی سُدھ بھلا دینا ارچن بھگتی ہے۔ چھٹی بندن بھگتی ہے۔ شاستروں میں بتائے ہوئے میرے روپ، میرے نام، میری دھاتو آدی کی مورتی یا چتر کو شردھا سے اتھوا من سے شردھا کے ساتھ پرنام کرنا اور ایسا کرتے سمے میرے پریم میں گدگدھ ہو جانا بندن بھگتی ہے۔ ساتویں بھگتی داسیہ بھگتی ہے میرے گن، رہسیہ، تتو اور پربھاؤ کو سمجھ کر شردھا پوروک میری سیوا کرنا، میری آگیا کا پالن کرنا، مجھے سوامی اور اپنے کو سیوک سمجھنا داسیہ بھگتی ہے۔ آٹھویں بھگتی سکھیہ بھگتی کہلاتی ہے۔ میرے تتو، پربھاؤ، رہسیہ اور پرتاپ کو سمجھتے ہوئے وشواس کے ساتھ میرا متر بن جانا، مجھ میں پریم کرنا اور میرا متر ہو کر نتیہ پرسن رہنا سکھیہ بھگتی ہے۔ نویں بھگتی آتم نویدن بھگتی ہے۔ میرے تتو، رہسیہ، پربھاؤ اور مہما کو جان کر ممتا اور اہنکار تیاگ کر سب کچھ میرا ہی سمجھتے ہوئے تن، من، دھن ... جن اپنے آپ کو تتھا سمپورن کرموں کو شردھا اور پریم کے ساتھ مجھے سمرپن کر دینا آتم نویدن بھگتی ہے۔ ہے اودھو! شرون بھگتی سے پریکشت راجہ آدی، کیرتن سے نارد آدی، سمرن سے دھروو آدی نے مجھے پراپت کر لیا۔ پادسیون سے لکشمی نے، ارچن سے راجہ پرتھو نے، بندن سے اکرور نے پرم دھام پایا۔ داس بھاؤ سے ہنومان اور رتم نے، سکھا بھاؤ سے ارجن آدی نے اور آتم نویدن بھاؤ سے بلی راجہ آدی نے مجھے پراپت کیا ہے۔ جو منوشیہ سب بھاوؤں کے اتھوا نو پرکار سے میری بھگتی کرتے ہیں انکے

ادھیائے — ۱۵

سدّھیوں کا ورنن

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! جو یوگی اندریوں اور شواس کو جیت لیتے ہیں اور من کو وش میں کر کے میرا دھیان کرتے ان کے پاس سِدّھیاں جاتی ہیں۔ اودھو جی کہنے لگے ہے کرشن جی! کس پرکار کا سادھن کرنے سے کس طرح کی سِدّھی پراپت ہوتی ہے اس کا ورنن کیجیئے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! سِدّھیاں اور دھارن اٹھارہ پرکار کے ہیں۔ ان میں سے آٹھ پرکار کی سدھیاں تو مجھ میں ہی رہتی ہیں یا جو یوگی مجھ کو پراپت کر چکے ہیں ان کے اندر وے سِدّھیاں ہوتی ہیں۔ شیش دس سدھیاں ان کو پراپت ہوتی ہیں، جو ستوگن دھارن کرنے والے ہیں۔ مجھ میں اور مجھے جو پراپت کر چکے ہیں ایسے یوگیوں میں یہ آٹھ پرکار کی سِدّھیاں ہوتی ہیں، انما (بڑے شریر سے بہت چھوٹا شریر کر لینا) مہما (بہت سوکشم شریر سے بہت بڑا شریر کر لینا) لگھما (بھاری شریر کو روئی کی طرح ہلکا کر لینا) پراپتی (سب پرانیوں کی اندریوں کے ساتھ ان اندریوں کا مجھ سے سمبندھ) پرکاشیہ (پرلوک اور اس لوک کی سب باتیں ساکشات دیکھنے میں سمرتھ ہونا) وشتا (وشے بھوگوں سے مکتی)، ایشتا (سب دیوتاؤں کو وش میں لینا) اور پراکامیہ (جو وستو کی آوشیکتا ہو، اچھا کرنے پر ترنت مل جاتا)، یہ اشٹ سدھیاں مجھ میں رہتی ہیں۔ اب میں ان سدھیوں کا ورنن کروں گا جو ستوگن کی ورِدھی سے پراپت ہوتی ہیں۔ انورمی متو (اس شریر میں بھوک پیاس آدی کا نہ لگنا) دور شرون (ہزاروں میل دُور کی بات سن لینا)، دور درشن (ہزاروں میل دُور کی وستو دیکھ لینا)، منوجو (جہاں من کرے وہاں پر پہونچ جانا)، کام روپ (جیسی اچھا ہو ویسا روپ بنا لینا) پرکایا پرویش (دوسرے کے شریر میں پرویش کر سکنے کی شکتی)، سوچھند مرتیو (اپنی اچھا سے پران تیاگ دینا)، دیو نام سہہ کریڑا نو درشن (دیوتاؤں کی طرح جس کے ساتھ من چاہے کریڑا کرنے کی سمرتھ ہونا) سنکلپ سدھی (جس وستو کی اچھا من میں ہو ترنت مل جائے)، اپرتی ہتا گیا (جس کو آگیا دے وہ آگیا مانے اور اُس کے انوسار کاریہ کرے) یہ دس ستوگن کے بڑھنے پر پراپت ہونے والی سدّھیاں ہیں۔ پانچ سدھیاں بہت کشدر (چھوٹی) ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ ترکال گیوتو (تینوں کال کا گیان ہونا)، ادوند (سردی اور گرمی کا پربھاؤ نہیں پڑتا)، پرچتا دیہ بھگیتا (دوسرے کے من کی بات جان لینا) پرتشٹمبھ (اگنی، سوریہ، جل وِوش سے شریر کو کس پرکار کی ہانی نہ پہونچنا) اور اپرا جیے (کہیں پر نہیں ہارنا) ہے اودھو! سب سدھیاں، میری کرپا سے پراپت ہوتی ہیں۔ ان سدھیوں کو پراپت کرنے کا اُپائے اب میں تم کو بتاتا ہوں دھیان دے کر سنو! جو منوشیہ اسپرش، روپ، رس، گندھ اور شبد میں

مجھے سمجھ کر میرا دھیان کرتا ہے وہ انما نامک پہلی سدھی پاتا ہے۔ اپروکت پنچ مہابھوت اور آکاش آدی میں جو میرا روپ دیکھتا ہے اُسے دوسری سدھی پراپت ہوتی ہے، جو سارے برہمانڈ کو، جیو جنتر ول آدی کو مجھ میں دیکھتا ہے اربقات میرے وراٹ سروپ کا دھیان کرتا ہے اُسے تیسری سدھی پراپت ہوتی ہے، جو مجھے سارے جگت کا پالن ہار اور پرماتما سمجھ کر بھجن کرتا ہے اُسے پانچویں سدھی ملتی ہے، جو میرے کرودھ سے ڈرتا رہتا ہے اُسے چھٹی سدھی ملتی ہے، جو مجھے گرڈ کی سواری پر وشنو روپ میں دیکھ کر دھیان کرتا ہے اُسے ساتویں سدھی ملتی ہے، جو رامچندر جی کے روپ میں مجھے دیکھتا ہے اُسے آٹھویں سدھی ملتی ہے۔ جو سفید رنگ کے کشیر ساگر میں میرے شیش ناگ جی کے اوپر وشرام کرتے ہوئے روپ کا دھیان کرتا ہے وہ کبھی بوڑھا نہیں ہوتا، جس کے کانوں میں ہر سمے میرا نام سنائی دے وہ دُور کی بات سُن لیتا ہے۔ جو سوریہ میں مجھے سمجھ کر دھیان کرتا ہے اُس کی آنکھوں میں سوریہ کا سا پرکاش آجاتا ہے اور وہ بہت دُور کی وستو دیکھ سکتا ہے جو مجھے وایو سمجھ کر دھیان کرتا ہے وہ وایو کی طرح چھن بھر میں کہیں بھی پہونچ سکتا ہے، جو مجھے نراکار اور ساکار دونوں سمجھ کر پوجن کرتا ہے وہ اپنا روپ جیسا چاہے بنا سکتا ہے۔ جو اپنی آتما کو میرا انش سمجھتا ہے اور دوسروں کو بھی میرا انش سمجھتا ہے وہ دوسرے کے شریر میں اپنی آتما پرویش کرا سکتا ہے۔ جو کام کرودھ آدی پر وجے پالیتا ہے وہ چاہے جس کے سنگ کریڑا کرتا رہے۔ جو منوشیہ ہر سمے یہ وچار کرتا رہے کہ سنسار میں جو کچھ ہوتا ہے میری اچھا سے ہوتا ہے اور سب دیوتا میری آگیا کا پالن کرتے ہیں اُس میں ایسی شکتی اُتپن ہو جاتی ہے کہ سب اس کی آگیا مانتے ہیں۔ جو منوشیہ پرانایام دوارا اپنا شو اس برہمانڈ میں چڑھا سکتا ہے اُسے تینوں کال کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ جو منوشیہ اپنی سب اندریوں اور من کو وش میں کر لیتا ہے ساری سدھیاں اس کے وش میں ہو جاتی ہیں۔ پرنتو ہے اودھو! یوگی کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ سدھیوں کو دینے والا میں ہوں اس لئے سدھی پراپت کرنے میں جتنا کشٹ اُٹھانا پڑتا ہے یدی وہ اُتنا کشٹ میری بھگتی میں اُٹھائے تو وہ آواگون سے مکت ہو سکتا ہے اور سب سے اچھا پھل پراپت کرتا ہے ؏

ادھیائے —— ۱۶

کرشن جی کا مہا وبھوتی کا ورنن کرنا

اودھو جی پوچھنے لگے ہے کرشن جی! آپ نے ارجن کو جو وراٹ روپ دکھایا تھا اس کا رہسیہ میں جاننا چاہتا ہوں۔ کرشن جی کہنے لگے ہے بھگت اودھو! میں نے مہابھارت کے یُدھ میں موہ میں پھنسے ہوئے ارجن کو اپنا وراٹ روپ دکھا کر موہ سے چھڑا دیا تھا، اس کا ورنن کرتا ہوں۔ سپورن

پدارتھوں کا آتما، منتر اور اشٹور میں ہی ہوں۔ ویدوں کو رچنے والے برہما جی میرا ہی روپ ہیں۔ منتروں میں اوئم منتر میں ہوں، چھندوں میں گائتری میں ہوں، سب دیوتاؤں میں اندر میں ہوں، آدیتوں میں وشنو میں ہوں، برہم رشیوں میں بھرگو میں ہوں، راج رشیوں میں منو میں ہوں، دیو رشیوں میں نارد میں ہوں، گئووں میں کام دھینو میں ہوں، سدھوں میں کپل دیو منی میں ہوں، پکشیوں میں گرڑ میں ہوں، پرجاپتیوں میں دکش پرجاپتی میں ہوں، دیتیوں میں دتیہ پتی بھگت پرہلاد میرا ہی سروپ ہے، نکشتروں اور اوشدھیوں کا راجہ چندرماں میں ہی ہوں۔ یکشوں کا راجہ کبیر میں ہی ہوں۔ ہاتھیوں میں ایراوت ہوں جل کے جنتوؤں کا سوامی ورن میں ہوں، چمکنے والے پدارتھوں میں سوریہ میرا ہی روپ ہے، گھوڑوں میں اُچیے شروا (اندر کا گھوڑا) میرا سروپ ہے، دھاتوؤں میں سوورن میں ہوں۔ ڈنڈ دینے والوں میں یم راج میرا سروپ ہے، سرپوں میں واسوکی ناگ سرپ میں ہوں، ناگیندروں میں شیش ناگ میرا ہی نام ہے۔ آشرموں میں سنیاس آشرم میں ہوں، چاروں ورن میری چاروں بھجائیں ہیں۔ ندیوں میں گنگا جی میں ہوں، سروودروں میں مان سروور میں ہوں، جلاشیوں میں سمندر میں ہوں، استروں میں گانڈیو دھنش میں ہوں، پربتوں میں ہمالیہ پربت میرا ہی انگ ہے، پیڑوں میں پیپل کا پیڑ میں ہوں، پروہتوں میں وشِشٹھ گیانیوں میں برہسپتی، سیناپتیوں میں سوامی کارتک، یگیوں میں جپ مہایگیہ، ورتوں میں اہنسا ورت، شدھ کرنے والوں میں وایو اور جل میں ہوں۔ پشوؤں میں سنگھ۔ وید شاستروں میں گیان، نو ویدوں میں پرشورام بارھوں مہینوں میں پرشوتم ماس میں ہوں۔ استریوں میں شت روپا دیوی، پرشوں میں سوئم بھو منو، اور برہمچاریوں سنت کمار میں ہوں۔ سنجیونی ودیا جاننے والوں میں شکراچاریہ، گندھروں میں وشواسو نامک گندھرو، اپسراؤں میں پوروچتی نامک اپسرا، رتوؤں میں وسنت رتو میں ہوں۔ منوشیہ جس کام کے وشی بھوت ہو کر استری سے بھوگ کرتا ہے وہ کام میں ہی ہوں۔ ہے اودھو! اودیم کرنے والوں کا دھن میں ہوں، اور جوا کھیلنے والوں میں جوا میں ہوں۔ سب کا اشور میں ہوں، سب جیو روپ میں ہوں۔ میری اچھا کے بنا پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ سرشٹی کا آدی اور انت میں ہی کرتا ہوں۔ اس لئے ہے اودھو! گیانی منوشیہ وہی ہے جو سب وستوؤں میں میرا روپ دیکھ کر میری بھگتی کرتا ہے۔

ادھیائے ـــــ ۱۷

من کو وش میں کرنے کیلئے اپایوں کا ورنن

اودھو جی کہنے لگے ہے کرشن جی! منوشیہ کا یہ من بڑا ہی چنچل، ہٹھیلا، شکتی شالی ہوتا ہے۔ اسکو روکنا تو اتنا ہی کٹھن ہے، جتنا وایو کو روکنا۔ ہے بھگوان جب تک من وش میں نہیں آتا، تب تک منوشیہ آپ کا

بھجن نہیں کر سکتا اور مایا موہ آدمی میں پھنسا لیتا ہے اس لئے کرپا کر کے آپ ایسا اُپائے بتائیے جس سے مَن کو وش میں کیا جا سکے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! مَن کو کیول ابھیاس اور ویراگیہ سے ہی وش میں کیا جا سکتا ہے۔ جو منوشیہ اکیلے مَن کو وش میں کر لیتا ہے تو سمجھنا چاہیئے اُس نے مجھے پراپت کر لیا۔ اب میں تم کو مَن کو وش میں کرنے کے اُپائے بتاتا ہوں۔ سب سے پہلا سادھن یہ ہے کہ بھوگوں میں ویراگیہ رکھے۔ جب تک منوشیہ کو سنسار کی وستوئیں سُندر اور سُکھ دینے والی معلوم پڑتی ہیں، تب تک مَن ان میں جاتا ہے۔ یدی منوشیہ ان کو دُکھ دینے والا اور نشٹ ہونے والا سمجھ لے تو مَن ہرگز ان میں نہیں لگے اور اگر کبھی گیا تو ترنت لوٹ کر آ جائے گا۔ اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ مَن کو وش میں کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ سمجھے کہ ساری سندر اور اچھی لگنے والی وستوئیں دُکھ اور کلیش دینے والی ہیں۔ دوسرا سادھن نیم سے رہنا ہے۔ منوشیہ کو سارے کام نیم کے انوسار کرنے چاہیئے۔ دن بھر کا ایک کاریہ کرم بنا لینا، اور اُسی کے انوسار کاریہ کرنا چاہیئے جو سمے بچے اس میں میرا دھیان کرنا چاہیئے۔ بیکار کسی بھی سمے نہیں بیٹھنا چاہیئے کیونکہ خالی بیٹھے ہوئے منوشیہ کا مَن اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ تیسرا سادھن آتم چنتن ہے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ راتری کو سوتے سمے دن بھر جو اچھے بُرے کاریہ کئے ہیں ان پر وچار کرے۔ یدی بُرے کاریہ کئے ہیں تو اُن پر بھگوان سے چھما مانگے اور پرتگیا کرے کہ کل کو اس کاریہ کو نہیں کروں گا۔ ایسا کرنے سے دھیرے دھیرے مَن اچھے کاریوں کی اور جانے لگے گا۔ چوتھا سادھن مَن کے کہنے میں نہ چلنا ہے۔ منوشیہ کو کبھی مَن کے کہنے میں نہیں چلنا چاہیئے جب تک یہ مَن وش میں نہیں ہو جاتا، تب تک اِسے اپنا شترو سمجھنا چاہیئے۔ جس پرکار منوشیہ شترو کے پرتیک کاریہ پر نگرانی رکھتا ہے ویسے ہی اس کے بھی پرتیک کاریہ کو ساودھانی سے دیکھنا چاہیئے۔ اگر یہ کوئی انوچت بات کرنے کو کہے تو نہیں ماننا چاہیئے۔ اس کے وش میں نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے ساہس کے ساتھ لڑ کر ہرانا چاہیئے۔ مَن کو وش میں کرنے کا پانچواں اُپائے تراٹک ہے۔ ایک الگ کوٹھری میں بیٹھ کر ایک بڑا سا چنھ (نشان)، دیوار پر بنا کر اُس پر درشٹی گڑھائی جائے اور جب تک آنکھوں سے پانی نہ آ جائے تب تک پلک نہ جھپکے اسی پرکار اس ابھیاس کو بڑھاتا جائے۔ اس سے مَن کے گھوڑوں کو لگام لگ جاتی ہے۔ چھٹا اُپائے شرون کرنا ہے ارتھات ایکانت استھان میں بیٹھ کر کانوں میں انگلی دے کر شبد سُنے۔ کبھی بھونروں کی گنجان سنائی دیتی ہے، کبھی پکشیوں کے چہچہانے کی آواز آتی ہے۔ کبھی گھونگھر و کبھی شیر کے بولنے کی آواز آتی ہے۔ اس کا کچھ دنوں ابھیاس ہونے پر پھر میرا اُتم نام سنائی پڑتا ہے جس سے سادھک سمادھی پراپت کرتا ہے۔ ساتواں سادھن مانس پوجا ہے ارتھات سرشٹی میں چاروں اور میرا نام لکھا ہوا دیکھ کر میرا دھیان کرے۔ پہلے میری مورتی ایک ایک انگ کا دھیان کرے اور پھر سارے شریر کا دھیان کرے۔ میری مورتی کے دھیان میں اتنا مگن ہو جائے کہ تن مَن کی سُدھ بھول جائے۔ آٹھواں سادھن اچھے اور دھارمک گرنتھوں کا ادھین کرنا ہے۔ جن گرنتھوں میں میری لیلاؤں اور رہسیوں کی

کتھا ہے اتھوا میرے اوتاروں کا ورنن ہے ان کو پڑھنے سے چت استھر ہوتا ہے۔ نواں سادھن پرانایام کرنا ہے۔ اس سے بھی من رکتا ہے۔ شواس کو روکنے کا نام پرانایام ہے۔ شواس روکنے سے من رکتا ہے ہے اودھو! میں نے یہ نو سادھن من کو وش میں کرنے کے تم کو بتائے ہیں۔ ان کو کرنے سے من وش میں ہو جاتا ہے اور پھر منوشیہ میری بھگتی میں لگا کر موکش کو پراپت کر سکتا ہے ؛

ادھیائے — ۱۸

وان پرستھ آشرم کا دھرم

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! منوشیہ کے جیون میں وان پرستھ آشرم بہت سریشٹھ ہے۔ جب منوشیہ کی اوستھا پچاس ورش کی ہو جائے تو اس کو اچت ہے کہ اکیلا ہی اتھوا پتنی کے ساتھ بن کو تپ کرنے چلا جائے اور گرہستی سے کچھ مطلب نہ رکھے۔ وان پرستھی کو چاہیے کہ شریر پر جٹائیں رکھے، اور سہا نکال دونوں سمے اشنان کرے، بھومی پر سووے، جاڑا، گرمی، اور برسات کو اپنے شریر پر جھیلے اور جب وردھاوستھا آجاوے تو استری کو بھی تیاگ دے اور اپنے پاس کیول ایک دنڈ، ایک کمنڈل اور ایک چادر رکھے بھکشا مانگ کر پیٹ بھرے۔ اپنا چت وش میں رکھے سوادشٹ بھوجن نہ کھائے۔ کبھی گاؤں میں ایک دن سے ادھک نہ ٹھہرے، کسی سے شتروتا نہیں رکھے۔ استریوں کے منہ کی اور نہ دیکھے پیروں کی اور درشٹی رکھ کر بات کرے، کیول ایسے استھان پر رہے جہاں سادھو سنت بیٹھ کر گیان کی چرچا کرتے ہوں۔ ہر سمے میرا دھیان رکھے اور بھومی پر چلتے سمے دیکھ دیکھ کر چلے جس سے چھوٹے چھوٹے جیو جنتو پیروں سے کچل نہ جائیں۔ سب سے میٹھے وچن کہے۔ ہانی یا لابھ ہونے پر دکھ یا ہرش نہ مناوے ہر سمے پرسن چت رہے۔ سب جیووں کو میرا انش سمجھ کر سب سے پریم کے ساتھ بات کرے اور سب کا آدر کرے۔ ہے اودھو جو اس پرکار دھرم کا پالن کرتے ہیں وے ہی سنیاسی ہیں ؛

ادھیائے — ۱۹

پاپ اور پنیہ کرنے والوں کی دشا

اودھو پوچھنے لگے ہے کیشو! کچھ منوشیہ شنکا کرتے ہیں کہ بھگوان کی آرادھنا، دیوتاؤں کا پوجن، شرادھ ترپن اور کرتیو کا سادھنائی سے پالن کرنے والے پرایہ دکھی اور دردر دیکھے جاتے ہیں اور جو لوگ جھوٹے، بیس آدی پاپ کرتے ہیں وے دھنوان، اور سوتھ دیکھے جاتے ہیں۔ اس کا کیا کارن ہے ؟

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اس پرکار کی شنکا کرنا ٹھیک ہے پرنتو دیکھنا یہ چاہیئے کہ کیا سب ہی جھوٹ بولنے والے، کپٹی، چھل آدی کرنے والے منوشیہ سکھی اور سوستھ ہیں یا ان میں کچھ روگی اور دُکھی بھی ہیں۔ یدی ایسے لوگ بھی ہیں جو چھل، کپٹ اور پرپنچ کر کے بھی در در مارے پھرتے ہیں، اور دُکھی ہیں تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ پاپ کرنے سے سکھ ملتا ہے۔ جو منوشیہ اپنے بھاگیہ اور پیر جنم کو نہیں مانتے وے ہی اس پرکار کی شنکا کرتے ہیں۔ منوشیہ کو اپنے پراربدھ کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ اس جنم میں وہ جو کچھ کرتا ہے اُس کا پھل اُسے آگے اوشیہ ہی بھوگنا پڑتا ہے۔ ایک منوشیہ نے ایک ماس تک پرشرم کر کے مزدوری پراپت کی اور دوسرے ماس میں وہ خالی بیٹھا رہا۔ تب دوسرے ماس میں وہ کام کاج کچھ نہیں کرتا، پچھلے مہینے کی کمائی سے موج اُڑاتا رہتا ہے۔ دوسرا مزدور اب پورا پرشرم کرتا ہے پرنتو جب تک مہینہ پورا نہ ہو اُسے مزدوری نہیں ملتی، جس کے کارن ایک دو دن اُسے بھوکا بھی رہنا پڑتا ہے۔ جو منوشیہ ان مزدوروں کے پچھلے ماس کا حال نہیں جانتے وے دوسرے کا اس کا جیون دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ مزدوری کرنے پر بھوکا رہنا پڑتا ہے۔ اِسی پرکار ہے اودھو! جو لوگ سکھ پا رہے ہیں وے اپنے پوروجنم میں کئے ہوئے پنیوں کا پھل بھوگ رہے ہیں۔ یدی اس جنم میں وے پاپ کاریہ کرتے ہیں تو سمجھنا چاہیئے کہ اگلے جنم کے لئے وے دُکھوں کا پلندہ باندھ رہے ہیں۔ ان پر دیا کرنا چاہیئے۔ جو منوشیہ اپنے کرتویہ کا پالن ٹھیک ڈھنگ سے کر رہے ہیں، اور دھرم کے ساتھ جیون ویتیت کر رہے ہیں وے میرے بتائے ٹھیک مارگ پر چل کر مجھ کو پراپت کریں گے اور اگلے جنم میں سکھ اٹھائیں گے۔

ہے اودھو! چت کو جگت سے کھینچ کر بھگوان کے چرنوں میں لگانے کا نام ہی یوگ ہے۔ جو منوشیہ یوگ کا ابھیاس کر رہے ہیں، ان کو چاہیئے ستوک اور نمیت بھوجن کریں۔ جس سے چت میں وکشیپ ہو ایسا بھوجن نہیں کرنا چاہیئے۔ ادھک بھوجن کرنے، رجوگنی اور تموگنی بھوجن کرنے سے چت میں وکشیپ اتپن ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے بھوجن تیاگ دینے چاہئیں۔ یوگی کو چاہیئے کہ اتنا کم بھوجن بھی نہ کرے کہ چت بھوجن میں ہی لگا رہے اور سادھنا میں وگھن پڑے۔ کام بھی اتنا ہی کرے جتنا اُکتائے بنا پرسن چت سے ہو جائے بہت جاگرن بھی نہ کرے اور بہت نیند بھی نہ لے۔ بہت سونے سے تموگن بڑھتا ہے اور چت پرسن نہ رہتا ہی بہت جاگرن کرنے سے بھی چت اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ اسلئے میر ابھجن کر کے موکش پراپت کرنیکے اچھک یوگی کو چاہیئے کہ اپنے چت پر درشٹی رکھے۔ چت کو دُکھ نہ ہو۔ اس پرکار سارے کاریہ کرے:

ادھیائے ــــــ ۲۰

کرشن جی کا یہ بتانا کہ کس پرکار منوشیہ مایا موہ سے چھوٹ سکتا ہے

کرشن جی سے اودھو پوچھنے لگے ہے ترلوکی ناتھ! کرپا کر کے مجھے کوئی ایسا اُپائے بتایئے کہ منوشیہ

مایا موہ سے اپنے کو آسانی سے مکت کر سکے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! مایا موہ سے چھوٹنے کے لئے سب سے آوشیک بات یہ ہے کہ منوشیہ گیان پراپت کرے کیونکہ گیان کے بنا بھگتی اتپن نہیں ہوتی اور بنا بھگتی کے موکش نہیں ملتا۔ گیان کے پشچات دوسرا اُپائے اچھے کرم کرنا ہے اور تیسرا اُپائے بھگتی ہے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ گیان پراپت کرنے کے لئے بھلے منوشیوں اور سادھو مہاتماؤں کی سنگت میں بیٹھے۔ جب منوشیہ کو گیان پراپت ہو جاتا ہے تو وہ سنسار کو اسار سمجھنے لگتا ہے اور گرہست کو جھنجٹ سمجھ کر اس کے ہردے میں ورکتی اتپن ہو جاتی ہے۔ دوسرا اُپائے اچھے کرم کرنا ہے۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ اپنا من اچھے کاموں میں لگائے۔ جھوٹ نہ بولے۔ کسی کو بُرے شبد نہ کہے، غریبوں اور براہمنوں کو یتھا شکتی دان دے، دوسرے کی استری کو اپنی ماں بہن سمجھے۔ چھل کپٹ سے بچا رہے۔ اس پرکار ابھیاس کرنے سے من دھرم کے کاریوں میں لگنے لگے گا، اور پاپ کی طرف سے من ہٹ جائے گا۔ تیسرا اُپائے بھگتی کرنا ہے۔ جو منوشیہ سچے ہردے سے میری بھگتی نہیں کرتا وہ مایا موہ سے کبھی نہیں چھوٹ سکتا۔

ہے اودھو! چوراسی لاکھ یونیاں بھگتنے کے پشچات منوشیہ کا جنم ملتا ہے۔ اس لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ میرا بھجن کر کے جنم کو سپھل بنائے ؞

ادھیائے ــــ ۲۱

سادھک کا دھرم بتانا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ جو منوشیہ اپنا کلیان چاہتے ہیں ان کا کیا دھرم ہونا چاہیئے۔ جو منوشیہ میرا سادھک ہے اُس کو چاہیئے کہ روز سویرے، رات ہی کو سونے سے پہلے اور آدھی رات میں آنکھ کھل جانے پر اور سویرے برہم مہورت میں اٹھ کر یہ کریا کرے، ایکانت استھان میں بھومی پر کشاسن بچھائے اس کے اوپر مرگ چرم بچھائے اور پدما سن یا اور کوئی آسن لگا کر سیدھا ہو کر بیٹھے، آنکھیں بند کرے اور من سے کہے "ہے میرے من! مجھے کسی کی پرتیکشا نہیں کرنا ہے اور نہ کوئی وچار کرنا ہے کیول بھگوان کا بھجن کرنا ہے اس لئے اگر تجھے کوئی کام کرنا ہے تو پہلے ہی کر لے" اس پرکار من کو سادھان کر کے آنکھیں بند کر لے۔ یدی اندھکار دکھائی دے تو آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا ہوا اندھکار کو دیکھتا رہے۔ اگر من کسی وچار میں لگنا چاہے تو اُس کو روکے جس پرکار کسی کی پرتیکشا کرتا ہوا منوشیہ ایک چت سے ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے اُس پرکار آنکھیں بند کئے ہوئے بھگوان ابھی پرگٹ ہوں گے اسی اُتکنٹھا سے اندھکار کو دیکھا کرے۔ اسی پرکار نتیہ ابھیاس کرنے سے وہ اندھکار دیکھنا بند ہو جائے گا، اور انیک پرکار کے درشیہ دکھائی دینے لگیں گے جیسے جیوتی، چندرماں، تارے

آکاشش، بجلی، ورشا اور سوریہ آدی۔ پرنتو یہ سمجھے کہ جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ پرماتما نہیں ہے۔ اگر وہ یہ مانتا رہے گا کہ جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ بھگوان نہیں ہے تو بھگوان کے جس روپ میں اُس کی شردھا ہوگی، وہی روپ دھارن کر کے بھگوان اس کو درشن دیں گے۔ یدی وہ نراکار نرگن بھگوان کا اُپاسک ہوگا تو اُسے آتم درشن ہوگا اور سمادھی میں استھت ہو جائے گا، اُپاسک کو میں ساکار روپ میں درشن دیتا ہوں۔ ہے اودھو! اس کریا کو کرتے سمے کسی انگ کو دُکھ نہ دے نہ کسی انگ کو دبائے۔ ناک یا کان کو نہ دبائے۔ سادھارن ریتی سے منہ اور آنکھیں بند کر کے بیٹھے۔ بیٹھنے کا سمے دھیرے دھیرے بڑھاوے جلدی نہ کرے۔ آج اگر چوتھائی گھڑی کیا ہے تو مہینے بھر بعد ایک گھڑی، اسی پرکار بڑھاتا جاوے۔ اس بات کا دھیان رکھے کہ من میں ترنگیں نہ اٹھیں، من چنچل نہ ہونے پاوے۔ اگر چنچل ہونے لگے تو ترنت لگام کھینچ لے۔ اس کریا کو کرنے والا اگر گرہستھ ہو تو وشے بھوگ کم کرے۔ کھانے پینے میں گرمی اتپن کرنے والا بھوجن جیسے گرم مصالحے اور مرچیں ان کا سیون کم سے کم کرے کیونکہ ان سے تموگن بڑھتا ہے۔ ساتوک بھوجن کرنا چاہیئے وہ بھی ادھک ماترا میں نہیں۔ اس کریا میں بیٹھنے سے پہلے یدی مل موتر تیاگنے کی اچھا ہو تو اُسے پورا کرے۔ اس کریا کے کرنے کی جسے اچھا ہو اُسے بہت کڑے پرشرم کا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ من پرسن ہونا چاہیئے اور اس میں کسی پرکار کی چنتا نہیں ہونا چاہیئے من میں کسی پرکار کی کامنا نہ ہو اور بھگوان کے چرنوں میں سچی لگن ہو۔ دن پرتی دن جیسے ابھیاس بڑھتا جائے گا ویسے ویسے ہی من کی شکتیاں بھی دھیرے دھیرے بڑھتی جائیں گی۔ دُور کی بات سنائی پڑے گی۔ دُور کی وستو دکھائی پڑے گی، اور من کی اچھائیں پورن ہوں گی۔ دوسرے اپنے آدھین رہیں گے۔ واک سدھی پراپت ہوگی۔ سنکلپ شکتی بڑھے گی۔ پرنتو سادھک کو چاہیئے کہ ان میں اپنا من نہ للچائے نہیں تو اس کا پتن ہو جائے گا۔ یہ سب شکتیاں بھگوان کے مارگ میں روڑے کے سمان ہیں، اس لئے ان کا آدر نہ کرے نہ اہنکار کرے۔ یوگ یا شکتی کا تماشہ دکھا کر نام کمانے کی اچھا نہ کرے۔ ان کو الگ چھوڑ کر آگے بڑھنا چاہیئے اور من کو شانت رکھنا چاہیئے۔ باہر تو لوک تتھا جگت سے من شانت رہے اور بھیتر کامنائیں نہ رہنے سے من شانت رہے اس پرکار من سدا شانت رہے، اسی بات کو دھیان میں رکھ کر ابھیاس کرتے جانا چاہیئے۔ اس ابھیاس کے کرتے سمے سیدھا ہو کر بیٹھنا چاہیئے نہیں تو نیند آتی ہے۔ اس ابھیاس سے کرودھ کم ہوتا ہے۔ اندریوں کے بھوگ پھیکے لگتے ہیں۔ شانتی پراپت ہوتی ہے۔ یدی اس اوستھا میں بیٹھے بیٹھے میرے بھگت کا من کوئی دوسری بات نہ سنے، دوسرا کچھ دکھائی نہ دے، دوسری بات نہ سوچے تو سمجھنا چاہیئے کہ ابھیاس پکّا ہوتا جا رہا ہے۔ اس پرکار وہ میرے درشن پراپت کر سکے گا۔

ہے اودھو! ایک اور تو بھوگ ہیں جن میں پڑ کر منوشیہ جنم مرن ہشکھ دکھ آدی کے چکر

میں بھٹکا رہتا ہے۔ دوسری اور بھوگوں کا تیاگ ہے جس سے موکش ملتا ہے۔ جب تک منوشیہ بھوگوں کا تیاگ نہیں کرتا اور سچا گیان نہیں پراپت کرتا، تب تک اُسے موکش نہیں پراپت ہوتا۔ منوشیہ جو اُپواس کرتا ہے یا ورت۔ نیم سے کر بھوگ تیاگ کرتا ہے یہ سب تھوڑے سمے کے لئے ہوتا ہے پرنتو اس کا من تو وشے بھوگوں میں لگا ہی رہتا ہے اور جیسے ہی سمے ملتا ہے یہ لالسا بھیک اُٹھتی ہے۔ جب تک منوشیہ سچے ہردے سے بھوگوں سے گھرنا نہیں کرتا، تب تک بھوگوں کا تیاگ نہیں ہوتا۔ بھوگوں کا رس کب جاتا ہے؟ جب کہ آتما کا پرماتما کا ساکشاتکار ہو جاتا ہے۔ بچہ لکڑی کے گھوڑے پہ بیٹھ کر اُسی سمے تک آنند مانتا ہے جب تک اُسے سچے گھوڑے کی سواری نہیں ملتی۔ اسی پرکار جسے آتم سکھ کا سواد پراپت ہو جاتا ہے، اس کا من بھوگوں کے سکھ کا تیاگ کر دیتا ہے۔ یہ آتما کا سکھ ست سنگ، وچار، ویراگیہ اور میری بھگتی کے بنا کبھی نہیں ملتا۔ اس لئے نتیہ ان کا سیون کرنا چاہیئے ؛؛

ادھیائے ـــــ ۲۲

کرشن جی کا اودھو کو اپدیش دینا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! دھرم کے چار انگ ہیں۔ ستیہ۔ تپ۔ دیا اور دان۔ اندریوں کو وش میں کرنے کا نام تپ ہے۔ ان چاروں میں سے ایک کو بھی جو منوشیہ سدھ کر لیتا ہے وہ پرم سکھی ہو جاتا ہے، پھر جس میں یہ چاروں بستے ہیں اس کی تو بڑائی کی ہی نہیں جا سکتی۔ جس میں یہ چاروں باتیں نہیں ہیں وہ دھرم نہیں ہے۔ یہ چار باتیں جہاں ہیں وہاں لکشمی جی نواس کرتی ہیں۔ اُن چاروں کے پیچھے لکشمی جی لگی رہتی ہیں۔ جو ان چاروں کو دھارن کرتا ہے ان میں سدا تیج رہتا ہے۔ اس لئے جو منوشیہ سکھ چاہتا ہے اُسے ان چاروں کا سیون کرنا چاہیئے۔ جس منوشیہ کو شوک، چنتا، کھیدے۔ اُدوگ، موہ اور کرودھ نہیں ہے وہ سدا اکیلا رہتا ہے۔

ہے اودھو! جیسا منوشیہ کرتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ سارا جگت کرتا ہے، اگر منوشیہ سچ بولے گا تو سارا جگت اس کے ساتھ سچ بولے گا۔ یدی منوشیہ سامرتھ بھر دوسرے کو سکھی رہنے کا یتن کرے گا تو سارا سنسار اس منوشیہ کو سکھی رہنا چاہے گا۔ یدی منوشیہ دیا کرے گا تو سارا جگت اس پر دیا کرے گا۔ پرنتو یہ سب اُسی سمے ہوتا ہے جب منوشیہ بنا کسی لالچ کے ادیشات نشکام بھاؤ سے کام کرے اور اس کا پھل میرے اُوپر چھوڑ دے۔ اگر نتیہ کاریہ کامنا رکھ کر کئے جاتے ہیں، تو منوشیہ کو دھن ادریش تو ملتا ہے پرنتو موکش نہیں ملتا۔ میں اُسی منوشیہ کو موکش دیتا ہوں، جو نشکام بھاؤ سے نتیہ کاریہ کرے اور میرا بھجن کرے۔ میرے ستیہ پیارے بھگت وہے ہیں جو نشکام

بھاؤ سے میرا بھجن کرتے ہیں بھگتی کے بدلے مجھ سے کچھ مانگتے نہیں۔

ہے اودھو! من کو شانت ہوئے بنا سکھ نہیں ہوتا۔ شریر جتنی بھی کریائیں اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ دیکھنا سننا آدی کرتا ہے ان کا کرنے والا من ہی تو ہے۔ سُکھ اور دُکھ کا انوبھو بھی من سے ہوتا ہے۔ من کے بنا کچھ بھی انوبھو میں نہیں آتا۔ یدی منوشیہ کے پاس سکھ کے لاکھوں سادھن موجود ہوں، پرنتو یدی من میں اشانتی ہے تو اُن سارے سادھنوں سے بھی سُکھ نہیں ملتا بلکہ من اشانت ہو تو دکھ کا ہی انوبھو ہوتا ہے۔ اس لئے منوشیہ کو ایسا پریتن کرنا چاہیئے جس سے من شانت رہے۔ من میں کامنائیں اُٹھتی ہیں، اِچھاؤں کی ترنگیں اٹھتی ہیں، اور جب تک ان کامناؤں کی پورتی نہیں ہوتی، تب تک من اشانت رہتا ہے، کامنا کے اُٹھتے ہیں ایک چھن بھی نہیں لگتا، اور پورتی ہونے میں ورشوں لگ جاتے ہیں۔ اتنے سمے میں سینکڑوں نئی کامنائیں اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ کیا کسی کی کامنائیں پُوری ہوئی ہیں۔؟ غریب کا من کہتا ہے میں راجہ بن جاؤں اور راجہ بننے سے پہلے دوسری کامنائیں اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ اس لئے گیانی منوشیہ کو چاہیئے کہ جتنی کامنائیں اٹھیں ان کو من میں ہی لین کر دے۔ جس منوشیہ کی کامنائیں جتنی ہی کم ہوں گی وہ اتنا ہی ادھک سکھی ہوگا جس کے من میں کوئی کامنا نہیں ہے وہ مجھ میں لین ہو جاتا ہے اور سدا سکھ اور آنند سے رہتا ہے ॥

ادھیائے ــــ ۲۳

چار پرکار کے بھگت اور براہمن کی کتھا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! جیو کے ایک اور تو پرکرتی رہتی ہے، اور دوسری اور میں بھگوان رہتا ہوں جیو پرکرتی سے للچاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس سے مجھے سُکھ، شانتی اور آنند ملے گا، اور وہ پرکرتی کے بھوگوں کو بھوگتا ہے۔ جب ان کو بھوگنے پر سُکھ اور آنند نہیں ملتا تو وہ ان سب سے منہ پھیر کر میری اور منہ موڑتا ہے اور جب میرے اندر کوئی آنند نہیں پاتا تو پھر پرکرتی کی اور جھک جاتا ہے۔ اسی پرکار جیو ادھر سے اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ پرکرتی کو چھوڑ کر میری سیوا کرنے والے سادھک چار پرکار کے ہوتے ہیں۔ پہلے سیوک وے ہیں جو دُکھی ہیں ارتھات جو پرکرتی سے دُکھی ہیں اور اس دُکھ سے چھوٹنے کے لئے میری شرن لیتے ہیں۔ دوسرے پرکار کے جگیاسو ہوتے ہیں، جو سمست پرکرتی کو دُکھ روپ جان کر اس سے چھوٹنے اور میری بھگتی میں لگے ہوئے ہیں۔ تیسرے بھگت ارتھی ہیں۔ وے یہ سمجھتے ہیں کہ میں بھگوان کا بھجن کر کے اُلُک وستو پراپت کر کے سکھ بھوگوں گا، اور اس وستو کی پراپتی کے لئے میری اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور چوتھے بھگت جن کو میں بہت چاہتا ہوں وے گیانی ہیں۔ وے آرمبھ سے ہی سمجھتے ہیں کہ پرکرتی کے بھوگ ناش وان، چھن بھنگر اور دکھوں کو دینے والے ہیں۔ اس لئے وے ان سب کو تیاگ کر میرا بھجن کرتے ہیں۔ دُکھی اور ارتھی دُکھ دُور کرنے

کے لئے اور اپنی ارتھ کی پراپتی کیلئے میرا بھجن کرتے ہیں اور سچے ہردے سے بھگتی کرکے اپنے منورتھ میں سپھل ہوتے ہیں، میں انکے دُکھ دُور کرکے منورتھ پورن کرتا ہوں اور اپنی شرن میں لیتا ہوں۔ جگیاسو اور گیانی میری نشکام بھاؤ سے پرارتھنا کرتے ہیں اس لئے میں انکو آواگون سے مکتی دے دیتا ہوں۔ یہ میرے بڑے پیارے بھگت ہیں۔ ہے اودھو! جیسے مدرا یا بھانگ سیون کرنیوالا جانتا ہے کہ یہ میرے لئے ہانی کارک ہے پرنتو پھر بھی اُس کا تیاگ نہیں کرپاتا، کیونکہ اسکی پُرانی عادت پڑچکی ہوتی ہے۔ اُسی پرکار منوشیہ کا من سمجھتا ہے کہ بھوگوں میں رس ہے اور اس کی عادت پڑگئی ہے۔ اس لئے یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ بھوگوں میں آنند نہیں دُکھ ہی ہے وہ ان کو تیاگنا نہیں چاہتا جیسے کہ مدرا سیون کرنیوالا اس کو عادت پڑجانے کے کارن چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اس عادت کو نکالکر باہر کرنے کیلئے اچھے منوشیوں کی سنگت، اچھے وچار، اودیم اور میرا بھجن کرنے کی بڑی آوشکتا ہے۔ ان سے دھیرے دھیرے بھوگوں سے من ہٹ جاتا ہے۔ ہے اودھو! مجھے پراپت کرنے کے لئے کچھ مہاتما گن پرانایام کرنے کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جپ۔ تپ۔ پُوجا پاٹھ آدی سب پرانایام کے سامنے بیکار ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ کان بند کرکے سور گیہ ناد سُنئے۔ کو کہتا ہے کہ آنکھ بند کرکے اندھیرے میں جو دکھائی پڑے اس میں دھیان لگائیے۔ اسی پرکار کے بہت سے اُپائے مہاتما لوگ بتاتے ہیں انکے کرنے سے انیک پرکار کی سِدھیاں پراپت ہوجاتی ہیں۔ پرنتو یہ سب مارگ کٹھن ہیں۔ بہت سے انکے کرنے سے روگی ہو جاتے ہیں، پرنتو بہت سے مرجاتے ہیں مجھے پانے کا سیدھا سچا مارگ یہ ہے کہ من کو وشے بھوگوں سے ہٹاکر سچے ہردے سے میرا اسمرن کرے۔ جو میرا اسمرن کرتا ہے، پُوجا پاٹھ کرتا ہے بھلے منوشیوں کی سنگت میں بیٹھتا ہے اس کا من شانت ہوجاتا ہے اور میں اُسے درشن دے کر کرت کرت کر دیتا ہوں۔

ہے اودھو! میں تمہارا ہوں، سب کا ہوں، سروویاپک ہوں مجھ میں سب پرکار کی سامرتھ ہے۔ میں تمکو ایک کتھا سناتا ہوں دھیان دیکر سنو!... بہت سے ہوا اُجین نامک نگر میں ایک براہمن رہتا تھا۔ اس نے بہت سا دھن کمایا۔ وہ بڑا ہی کنجوس اور لوبھی تھا۔ نہ کبھی دان کرتا تھا نہ کسی کی سہائتا کرتا تھا۔ اپنے بچوں اور استری کو بھی اچھی طرح نہیں کھلاتا پلاتا تھا۔ جب وہ بوڑھا ہونے لگا تو اُس نے سوچا کہ میرے پاس جو یہ بہت سا دھن ہے اس کو میرے لڑکے چھین لیں گے، یا چور چُرا کرلے جائیں گے۔ ایسا وچار کر اُس نے ایک دن سارے دھن سے سونے کی ایک ایک سِل خرید لی اور اس کو اندھیرے میں چُپکے سے ایک پیڑ کے نیچے جاکر گڈھا کھود کر دبا آیا۔ وہ پرات کال اُٹھ کر سب سے پہلے اُس استھان کو دیکھنے جایا کرتا تھا۔ ایک آدمی نے دیکھا کہ یہ نتیہ پرتی اِس استھان پر آتا ہے سو اُسے سندیہہ ہوا، اور اُس نے ایک رات کو اُسی استھان کو کھودا تو سونے کی سِلی دبی ہوئی ملی۔ وہ آدمی اس کو چُرا کر بھاگ گیا۔ پرات کال ہوتے ہی جب براہمن وہاں گیا، اور گڈھا کھُدا دیکھا تو شوک کے کارن بیہوش ہوگیا اور ہوش آنے پر سر دُھن دھن کر رونے پیٹنے لگا۔ اس کا رونا پیٹنا سُن کر پڑوس کے آدمی وہاں اکٹھے ہوگئے اور پوچھنے لگے کہ تم کیوں رو رہے ہو۔ جب براہمن نے اپنی کتھا سنائی تو سب ہنسنے لگے اور طعنہ دیکر کہنے لگے کہ سوم آدمی کا یہی حال ہوتا ہے۔ وہاں ایک گیانی منوشیہ بھی تھا وہ کہنے لگا ہے مہاراج! آپ اس گڈھے میں ایک پتھر دبا دو اور

یہ سمجھو کہ سونا دبا ہوا ہے کیونکہ جب تم نے سونے سے کوئی لابھ نہیں اٹھایا تو پتھر اور سونا برابر ہی ہے۔ ہے اودھو! اس پرکار دھن چلے جانے سے وہ براہمن بڑا ہی دکھی ہوا اور سوچنے لگا کہ دیکھو میں نے سارا جیون دھن جوڑنے میں سماپت کر دیا۔ اس کو دان پنیہ آدی کاریوں میں نہیں لگایا جو سیدا پر لوک سدھر جاتا۔ ایسا وچار کر اس نے ترنت گھر چھوڑ کر سنیاس لے لیا۔ جس سمے وہ براہمن گرام یا نگر میں بھکشا مانگنے جاتا تھا تو لوگ یہ کہہ کر کہ یہ بڑا لوبھی اور کنجوس ہے اس کا ترسکار کرتے تھے۔ کوئی اسے گالیاں دیتا تھا، پرنتو اس کے ہردے میں ایسا گیان اتپن ہو گیا تھا کہ وہ کسی پر کرودھ نہیں کرتا تھا، اور سب کو آشیرواد دیتا تھا۔ کچھ دنوں کے پشچات اس نے پران تیاگ دیئے اور مکتی پد پراپت کیا ۔

ادھیائے ــــــ ۲۴

آدی پرش اور مایا کا ورنن

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ آدی پرش کیا ہے اور مایا موہ کیا ہے۔ میں آدی پرش ہوں کیونکہ میں سرشٹی کے آدی سے ہوں۔ جب مجھے سنسار اتپن کرنے کی اچھا ہوتی ہے تو میں سب سے پہلے اپنی مایا کو جس کو پرکرتی کہا جاتا ہے اتپن کرتا ہوں۔ میری اس مایا سے ستوگن، رجوگن اور تموگن نام کے تین گن اتپن ہوتے ہیں۔ جب تک یہ گن برابر رہتے ہیں ارتھات کوئی گھٹا یا بڑھا ہوا نہیں ہوتا، تب تک کوئی وستو اتپن نہیں ہوتی۔ انکے گھٹنے بڑھنے سے ہی سنسار اتپن ہوتا ہے۔ مایا سے اہنکار کا جنم ہوتا ہے۔ اہنکار سے ویکارک، تامس و تیجس اتپن ہوتے ہیں۔ ویکارک سے پنچ بھوت اتپن ہوتے ہیں، تامس سے گیارہ اندریاں اتپن ہوتی ہے اور تیجس سے گیارہ دیوتا اتپن ہوتے ہیں، جن میں سے پرتیک دیوتا ایک ایک اندری کا سوامی ہوتا ہے۔ یہ دیوتا بھی جب ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں، تب تک برہمانڈ پرش اتپن نہیں ہوتا۔ جب میں برہمانڈ پرش کو اتپن کرنے کی اچھا کرتا ہوں تو یہ سب وستوئیں آپس میں مل جاتی ہیں اور میری نابھی سے کمل کے پھول کے روپ میں نکلتی ہیں، جس میں سے برہما جی اتپن ہو کر سرشٹی پر جیو اتپن کرتے ہیں اور ان کو رہنے کے لئے تین لوکوں کی رچنا کرتے ہیں۔ دیوتاؤں کے رہنے کیلئے وے سورگ لوک کی رچنا کرتے ہیں، دیتیہ اور اسروں کے رہنے کیلئے پاتال لوک کی اور منوشیوں کے رہنے کیلئے مرتیو لوک کی اتپتی کرتے ہیں۔ ان لوکوں میں رہنے والے اپنے کرموں کے انوسار سکھ دکھ بھوگتے ہیں۔ برہما کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں اور جب وے سندھیا کے سمے سوتے ہیں تو سنسار میں پرلئے ہو جاتی ہے اور سب لوک نشٹ ہو جاتے ہیں۔ جب برہما جی سو کر اٹھتے ہیں تو میری اچھا سے پھر نئے لوک اور نئے پرانیوں کا نرمان کرتے ہیں۔ برہما کے مرنے پر کچھ نہیں رہتا، کیول میں بچ رہتا ہوں ۔

ادھیائے — ۲۵

رجوگن ستوگن اور تموگن آدمی کا ورنن

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب میں تم سے ستوگن، رجوگن اور تموگن والے منوشیوں کے لکشن کہتا ہوں۔ ستوگنی کے لکشن یہ ہیں: اندریوں کے وش میں نہ رہے، دھرم کے کاریہ کرے، کسی کی نندا نہ کرے اور یدی کوئی نندا کرے تو اس کا برا نہ مانے، سدا سچ بولے، من میں سنتوش رکھے۔ ہر سمے ایشور بھجن کرتا رہے۔ ستوگنی کے لکشن یہ ہیں: اچھے اچھے وستر آبھوشن، اچھے بھوجن اور سندر استری کی چاہنا رکھے۔ دان کرے تو یہ اچھا کرے کہ لوگ اس کا نام لیں، اپنا دھن بڑھانے کا یتن کرتا رہے۔ تموگنی منوشیہ بہت کرودھی ہوتے ہیں، مانس مدرا آدمی کا سیون کرتے ہیں، ویشیا گمن کرتے ہیں، چوری، جوا اور چھل کپٹ سے دوسروں کا دھن ہرن کرتے ہیں، دوسروں کے ساتھ بنا کارن کے ہی جھگڑا کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ یہ تینوں گن ہر سمے برابر نہیں رہتے گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ جب ستوگن بڑھتا ہے تو منوشیہ کے ہردے میں گیان اتپن ہوتا ہے اور دھارمک کاریوں میں پرورتی بڑھتی ہے۔ جب رجوگن بڑھتا ہے تو منوشیہ کو استری، سنتان اور دھن میں پریم بڑھتا ہے اور جب تموگن بڑھتا ہے تو مدراپان اور مانس آدی کھانے میں روچی بڑھتی ہے۔ کرودھ، چنتا اور آلسیہ بڑھتا ہے۔ ایشور بھجن کرنا ستوگن، جاگنا ستوگن اور سونا تموگن ہے۔ ستوگنی سورگ کا سکھ بھوگتے ہیں، رجوگنی اپنے کیے کا پھل پاتے ہیں اور بار بار جنم لیتے و مرتے رہتے ہیں اور جو تموگنی ہیں وے نرک میں جا کر دکھ اٹھاتے ہیں۔ مایا موہ تیاگ کر بن میں رہنا ستوگن ہے، گرہستی میں رہ کر سکھوں کی اچھا کرنا رجوگن ہے، اور جوا کھیلنا چوری کرنا ویشیا گمن کرنا یہ تموگن ہے۔ ہے اودھو! کوئی بھی منوشیہ ان تینوں گنوں سے نہیں بچا۔ کسی میں کوئی گن ادھک ہوتا ہے کسی میں دوسرا کم ہوتا ہے ::

ادھیائے — ۲۶

کرشن جی کا راجہ پرورواکی کتھا اودھو کو سنانا

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! گرہست دھرم کا پالن کرنے والوں کو چاہیئے کہ استری کی یتھا یوگیہ آوشکتاؤں کی پورتی کر کے اس کو سنتشٹ رکھے پرنتو استری کے وش میں کبھی نہ ہو۔ استری میں بدھی کم ہوتی ہے۔ اس کا سارا کاریہ ہردے کی آگیا سے چلتا رہتا ہے۔ اسے اچھے برے اور ہانی لابھ کا گیان کم ہوتا ہے۔ وہ بھاوناؤں کے وش میں ہوتی ہے۔ وہ شیگھر ہی موہ، ممتا، دیا اور لوبھ

کے وش میں ہو جاتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ میں نئی نئی وستوئیں دیکھوں، نئی باتیں سُنوں، نئے نئے وستر آبھوشن پہنوں، گھوسوں پھروں، اور نئی نئی وستو پراپت کروں۔ جو پتی اپنی پتنی کو اُس کی بُدھی پر چلنے دیتا ہے یا سویم استری کی بُدھی پر چلتا ہے تو بھاری دُکھوں میں پڑ جاتا ہے۔ استری کا ہردے سہج ہی ٹھگا جا سکتا ہے اس لئے اُس کی رکشا کرنا چاہیئے۔ استری کو بُری سنگت، لوبھ، وہم اور موہ سے بچانا چاہیئے۔ استری میں ایک بڑا اَگن یہ ہے کہ جس وستو میں نِشٹھا ہو جائے اس سے پھر وہ نہیں پھرتی۔ استری کو گیان پسند نہیں ہے بھگتی پسند ہے، تیرتھوں کی یاترا کرنا پسند ہے۔ ورت اور نیم کرنا پسند ہے۔ سیوا اور دیوتاؤں کی پُوجا کرنا اُسے اچھا لگتا ہے۔ اس لئے استری کو ورت اور نیم کرنے دینا چاہیئے کیونکہ اس کا پُنیہ سب کو ملتا ہے۔ استری بُری سنگت سے بڑی جلدی بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس کا سنگ سدا اچھا رہنا چاہیئے۔ استری چاہے کتنی ہی چتر ہو پرنتو وہ بھولی ہے۔ پُرش چاہے کتنا ہی دھرماتما کیوں نہ ہو، استری پر پھسل جاتا ہے۔ اس لئے کبھی اپنی پتری کے ساتھ بھی اکیلے میں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ پر استری سے کبھی سمپرک نہیں رکھنا چاہیئے۔ پریوجن کے بنا اُس سے بیکار کی باتیں نہ کرنا چاہیئے۔ پر استری کو دیکھنے سے ہی ہردے میں وِکار اُتپن ہو جاتا ہے اور اس کا اسپرش کر لینے سے وکار اپنی پُورنتا کو پہونچ جاتا ہے جو پر استری سے بچ گیا وہ نرک سے بچ جاتا ہے۔ استری چاہے اپنی ہو یا پرائی اُس کو بھگتی کے مارگ میں وادھا سمجھ کر اس میں بہت پریت نہیں رکھنی چاہیئے۔ استری بڑے تپسیوں کا تپ چھن بھر میں بھنگ کرا دیتی ہے۔ ہے اودھو! اس سمبندھ میں میں تم کو ایک کتھا سناتا ہوں۔ پراچین کال میں پرورواناک ایک راجہ راجیہ کرتا تھا۔ وہ اروشی نامک اندر سبھا کی اپسرا سے پریم کرنے لگا تھا۔ اُسی کے پریم میں پاگل ہو کر وہ گندھرو لوک میں چلا گیا اور وہاں جا کر اس کے ساتھ بھوگ وِلاس کرنے لگا۔ ہزاروں ورش بھوگ وِلاس میں بیت گئے پرنتو اُس کا من نہیں بھرا۔ اندریوں کی لالسا بڑھتی ہی گئی، تب ایک دن اُس کے ہردے میں گیان اُتپن ہوا، اور وہ سوچنے لگا۔ دیکھو میں نے بھوگ وِلاس میں اتنا سمے گذار دیا یدی میں اتنے سمے تک بھگوان کا بھجن کرتا تو آواگمن سے مکت ہو جاتا۔ وہ سوچنے لگا سام دیو نے مجھے اس پرکار وش میں کر لیا ہے جیسے منوشیہ طوطے کو پال لیتے ہیں۔ اس استری کے پیچھے میں نے ساتوں دویپوں کا راجیہ چھوڑ دیا، اور آج سب میرے اگیان پر ہنستے ہیں۔ ایسا وچار کر اُسے بڑا پچھتاوا ہوا، اور وہ اُسی سمے گندھرو لوک میں اپنی پریہ اروشی کو چھوڑ کر مرتیو لوک میں چلا، اور میرا بھجن کر کے مکتی پراپت کی۔

ہے اودھو! اسی لئے منوشیہ کو چاہیئے کہ استری سے بچا رہے ॥

ادھیائے ــــــ ۲۷

پُوجا آدی کرنے کی وِدھی

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! وید شاستروں آدی میں میری پُوجا کرنے کی انیک ودھیان لکھی گئی ہیں۔ میری پوجا بھگت لوگ ہزاروں پرکار سے کرتے ہیں۔ کوئی میری مورتی بنوا کر مندر میں لگاتا ہے اور پھر پُوجا کرتا ہے۔ کوئی غریب منوشیہ پتھر کو گھر میں رکھ کر اس میں میرا سروپ دیکھ کر میرا پوجن کرتا ہے، کوئی مجھے نراکار سمجھ کر پوجن کرتا ہے۔ یہ سب طریقے ٹھیک ہیں۔ میری پُوجا چاہے جس ڈھنگ سے کی جائے میں بھگت کو پھل اوشیہ دیتا ہوں۔ میری پُوجا کا سار یہ ہے کہ منوشیہ کو چاہیئے کہ سبھی دیوتاؤں کی مورتیوں کو پرنام کرے یہ سمجھ کر کہ سب میں میرا ہی روپ ہے پر تو اپنا ایک اِشٹ دیو نِشچت کرے اُسی میں مَن کو لگا وے اور اُسی کا داس بن جائے۔ سب کچھ اُس کو سمرپن کر دے۔ یہ سمجھ لے کہ وہ سمرتھ ہے، سروویاپک ہے سارے برہمانڈ کا اتپن کرنے والا ہے، پالن کرنے والا اور سنگھار کرنے والا وہی ہے۔ آپتی کال میں اور انت سمے کا ساتھی وہی ہے ایسی درڈھ بھاونا کر کے اُس کی آرادھنا کرے.... اس کے نام کا کوئی جپ نِشچت کرے۔ جیسے اوم نمو بھگوتے واسدیوائے آدی۔ اور پھر خوب اچھی طرح جپ کرے۔ پرتی دن جپ کرے۔ رات میں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے سمے، خالی سمے میں۔ سونے جائے تب، اٹھے تب اُسی کا نام جپ کرے۔ اشٹ دیو ایک ہی بنائے اور جپ کا منتر بھی ایک ہی رکھے اس میں بار بار بدلی نہ کرے۔ سوچ سمجھ کر اور جس اشٹ دیو میں شردھا بیٹھے اسکو نشچے کرکے ساتھ سوئیکار کرے۔ پیچھے پھیرے نہیں جس پرکار پتی ورتا ایک کا ہی ہاتھ پکڑتی ہے اُسی طرح ایک ہی دیوتا بنا لینا چاہیئے۔ بہت سے سادھو، اگیانی پنڈت آدی کہتے ہیں کہ تم اُمکے دیوتا کا جپ کرو، اُس نام کا جپ کرو۔ انکا کہنا نہیں ماننا چاہیئے۔ یہ سب بھلاوے میں ڈالتے ہیں۔ منوشیہ جسکو سمجھتا ہے وہ بھگوان ہی ہیں۔ وے ہی اس کا اُدھار کرینگے۔ جو منوشیہ سنئے سے کرتا رہتا ہے اور اشٹ دیوتا کو بدلتا رہتا ہے وہ نہ تو سُکھی رہتا ہے اور نہ اسکا ادھار ہوتا ہے۔ اسلیئے ایک ہی من سے ایک ہی اشٹ دیوتا کا آشرئے لیکر ایک ہی جپ کرنا چاہیئے۔ ایک کی ہی شرن لینا چاہیئے اور ایک کا ہی دھیان رکھنا چاہیئے۔ دوسرے سبھی دیوتاؤں میں وہی ہے ایسا سمجھنا چاہیئے۔

ادھیائے ــــــ ۲۸

پرمارتھ نِرنے

کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب میں تم کو بتاؤں گا کہ جو لوگ موکش پراپت کرنا چاہتے

ہیں ان کو کیا کیا کرنا چاہیئے۔ پہلی بات یہ ہے کہ موکش پراپت کرنے کے لئے اچھک منوشیہ کو کبھی بھی دوسرے کی وستو لینے کی اچھا نہیں کرنی چاہیئے۔ جس وستو کا مولیہ نہیں دیا گیا ہو اس کو بھی لینے کی اچھا نہیں کرنا چاہیئے دوسرے تیجی کسی کا اپمان نہیں کرنا چاہیئے۔ پرتیک منوشیہ کی اچھا ہوتی ہے کہ اس کا مان کیا جائے اس لئے یدی کوئی اس کا اپمان کرتا ہے تو اس کا ہردے دکھی ہوتا ہے۔ یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر پرانی میں بھگوان ہیں اگر میں اس کا اپمان کروں گا تو بھگوان کا اپمان ہوگا۔ تیسرے ہنسا کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔ چوتھے جیسا انّ منوشیہ کھاتا ہے ویسی ہی بدھی بنتی ہے، اس لئے منوشیہ کو پوری شرم کرکے اپنے حق کا انّ کھانا چاہیئے۔ پرایا انّ جہاں تک ہو سکے نہیں کھانا چاہیئے۔ جو لوگ ٹھگی، چوری، مدرا پان آدی ادھرم کرتے ہیں ان کا انّ کبھی نہیں کھانا چاہیئے۔ اگر کھانا ہی پڑ جائے تو گن وان اور میرے بھگت کے یہاں کا انّ کھانا چاہیئے۔ پانچویں پرائی استری کی اور بھول کر بھی بری درشٹی نہیں ڈالنا چاہیئے۔ چھٹے دوسرے کو سکھی دیکھ کر پرسن ہونا چاہیئے اور دکھی دیکھ کر سہائتا کرنا چاہیئے۔ ساتویں جہاں تک ہو سکے دوسرے کو دینا چاہیئے۔ پر تو لینا نہیں چاہیئے۔ آٹھویں ماتا پتا، گرو، بڑے بوڑھے اور بالک ان کا ستکار کرنا چاہیئے۔ نویں جگت میں ستیہ اور پریہ بولنے والوں کے پاس بیٹھنا چاہیئے اور ستیہ اور پریہ بولنا چاہیئے۔ دسویں دھن کی اچھا، استری بھوگ کی اچھا، سوادشٹ بھوجن کی اچھا، کٹمب کے بھرن پوشن کی اچھا اور شیں تھامان پراپت کرنے کی اچھا۔ یہ پانچ اچھائیں ہیں گر ایک بھی ہوگی تو بھی شانتی نہیں ملے گی، اس لئے ان پانچ اچھاؤں کا تیاگ کرنا چاہیئے۔ جو ان دس باتوں پر دھیان رکھتا ہے وہ موکش پراپت کر سکتا ہے۔

ہے اودھو! میں یہ نہیں چاہتا کہ منوشیہ سنسار کو چھوڑ کر میرا ہی نام ہر سمے جپتا رہے۔ میرا نام جپنے کیلئے تو کروڑوں دیوتا ہیں جو ہر سمے میرا نام لیتے رہتے ہیں۔ میں نے منوشیہ کو اس لئے اتپن کیا ہے کہ وہ اپنے ہردے میں میرا ڈر مانتا رہے۔ دوسرے منوشیوں کی سیوا کرے۔ دکھیوں کی سہائتا کرے ادھرم نہ سوئم کرے، اور نہ کسی کو کرنے دے۔ جو منوشیہ ہر سمے میرا ہی نام جپتا رہے اور یدی اسکے پڑوس میں کوئی بھوکوں مر رہا ہو اسکو دیکھ سامرتھ ہوتے ہوئے بھی سہائتا نہ کرے تو اسکو میرا نام لینے سے کوئی پنیہ نہیں پراپت ہوتا۔ گرہستی میں رہ کر بھی منوشیہ مجھے پراپت کر سکتا ہے یدی وہ میرے بتلائے ہوئے مارگ پر چلے۔ جو گرہستی تیاگ کر سنیاس لیکر بھی میرے بتائے مارگ پہ نہیں چلتا وہ کبھی موکش نہیں پا سکتا۔

ادھیائے ــــ ۲۹

تین مہا یگیوں ورنن

اودھو جی پوچھنے لگے ہے کرشن جی! کرپا کر کے بتائیے کہ سنسار میں منوشیوں کے کلیان کیلئے سب اچھا

یگیہ کونسا ہے۔ کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اشومیدھ آدی یگیہ ست یگ کیلئے اچھے تھے، کیونکہ اُس سمے میں سنسار میں پرانیوں کی سنکھیا بہت کم تھی اور بھومی سے جو اناج اتپن ہوتا تھا وہ سب کی آوشکتا پورن کر دیتا تھا۔ سب لوگ دھرم کرم کرتے تھے اس لئے سب سکھی تھے۔ گاؤں اور نگروں کی جن سنکھیا بہت کم تھی اور وے دُور دُور تھے۔ اس لئے آپس میں لڑائی جھگڑے بھی بہت ہوتے تھے۔ پرنتو اب دواپر یگ کا انت ہونیوالا ہے اور کچھ ہی دنوں پشچات کلیگ آجائیگا۔ کلیگ میں جیوں کی سنکھیا بہت بڑھ جائے گی اور وے بھانتی بھانتی کے کشٹ اُٹھائیں گے کیونکہ ان اور بھومی آدی کی سمسیا اتپن ہو جائے گی اسکے لئے لوگ آپس میں لڑینگے۔ ست یگ اور تریتا میں منوشیہ میں دھرم کی شکتی پردھان تھی، اور دواپر و کلیگ میں سنگھ میں ارتھات مل کر رہنے میں ہی منوشیوں کی شکتی ہوگی۔ ارتھات منوشیہ جتنا مل کر آپس کے سہیوگ سے کام کرینگے اتنا ہی ادھک اس کاریہ میں سپھل ہونگے۔ کلیگ کیلئے سب سے اچھے یگیہ تین ہیں۔ شرم دان یگیہ، بھومی دان یگیہ اور سمپتی دان یگیہ۔ ان میں سب سے اچھا اور سریشٹھ یگیہ شرم دان یگیہ ہے۔ ہے اودھو! منوشیہ شرم کرنے سے ہی اپنا کام سِدھ کر سکتا ہے۔ میں بھی اس کی سہائتا کرتا ہوں جو اپنی سہائتا آپ کرتا ہے۔ جیسے پرکار روگ اوشدھی کھانے سے جاتا ہے اُسی پرکار سنساری منوشیوں کے سارے کشٹ شرم دان یگیہ سے دور ہو جاتے ہیں۔ ایک منوشیہ اکیلا ہی بڑا کام نہیں کر سکتا، پرنتو اگر بہت سے منوشیہ ملکر کریں تو بڑا کام بھی شیگھر ہی ہو جاتا ہے۔ دیکھو! راجہ پرتھو نے سارے بھارت ورش کی بھومی شرم دان یگیہ کی سہائتا سے ٹھیک کر لی اور پہاڑ آدی بھی اُتر دشا میں پھنکوا دیئے اور بھارت بھومی کو سورگ بنا لیا۔ اِسی پرکار یدی منوشیہ مل کر پریتن کریں تو کوئی کام اسمبھو نہیں ہے۔ یدی کسی گاؤں کے پاس بہت سی بنجر بھومی ہو تو گاؤں کے نواسیوں کو چاہیئے کہ سب منوشیہ اور استریاں و بچے مل کر وہاں جائیں اور پرتی دن بھومی کو کھودیں تو کچھ ہی دنوں میں سارا بنجر ٹوٹ جائیگا، اور اُس میں فصل بو کر ادھک ان پراپت ہو سکتا ہے۔ اِسی پرکار یدی گاؤں کسی ندی کے پاس ہو اور وہاں برسات میں باڑھ آجاتی ہو تو گاؤں کے سب منوشیوں کو چاہیئے کہ پرتی دن تھوڑے تھوڑے سمے وہاں جا کر شرم کریں، اور باندھ بنا دیں۔ یدی گاؤں میں گندگی رہتی ہو تو سارے گاؤں کے نواسی ملکر اُس کو ٹھیک کریں۔ یدی کسی غریب کا گھر گر گیا ہو تو سب مل کر اپنا شرم دان کریں اور اس کو بنوا دیں۔ اس پرکار شرم دان کرنے سے گاؤں گاؤں اور نگر نگر کو سورگ بنایا جا سکتا ہے۔

دوسرا یگیہ سمپتی دان یگیہ ہے۔ دھن سمپتی ہی منوشیہ کو مایا موہ میں پھنسائے رہتی ہے۔ یہی باپ کی ہتیا بیٹے سے اور بھائی کی ہتیا بھائی سے کرواتی ہے۔ اسی کے کارن پتنی پتی کو زہر دیدیتی ہے۔ سمپتی ادھک ہوتے پر منوشیہ کو ابھیمان ہو جاتا ہے اور وہ مجھے بھول جاتا ہے۔ اس لئے سمپتی ہی سب دکھوں کی جڑ ہے۔ اس کو دان کرنا چاہیئے۔ کیول اپنی گرہستی کے نرواہ کے یوگیہ سمپتی رکھ کر شیش کو دان کر دینا چاہیئے۔ سمپتی دان کرنے سے سنسار میں سب سکھی ہو جاتے ہیں۔ جن منوشیوں کو آجیوکا نہیں ملتی وے ڈاکے ڈالنے لگتے ہیں اور چوری کرنے لگتے ہیں جس سے دوسروں کو کشٹ ملتا ہے۔ یدی منوشیہ یہ سمجھ لیں کہ سنسار میں سب کو جیوت رہنے کا ادھیکار ہے اور اپنے پاس ادھک سمپتی اکٹھی نہ

کرین تو سب کو برابر برابر دھن ملتا رہے گا، اور کوئی منوشیہ ادھرم سے کمانے کی نہیں سوچے گا۔ ہے اودھو! سمپتی دان یگیہ کا سرشیٹھ اپائے یہ ہے اپنی سمپتی یا تو راجہ کو دیدے یدی راجہ دھرم کا کاریہ کرتا ہو تب نہیں تو کسی مہاپرش اتھوا دھرماتما کو دیکر کہے کہ اس کو جس پرکار وہ اُچت سمجھے منوشیوں کی بھلائی کیلئے خرچ کرے۔

تیسرا بھومی دان یگیہ ہے۔ منوشیوں میں بھومی اور استری کیلئے بہت سے لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ منوشیہ کو چاہیئے کہ اپنی گرہستی کے بھرن پوشن کیلئے بھومی رکھ کر شیش بھومی ان لوگوں کو دان دیدے جو بھومی ہین ہیں اتھوات جن کے پاس بھومی نہیں ہے۔ ہے اودھو! جو کلیگ میں یہ تین یگیہ ہی سب سے سرشیٹھ ہیں اور یہی کرنا چاہیئے۔ جو منوشیہ ان یگیوں کی کتھا سنتا اور سناتا ہے وہ موکش پاتا ہے۔ یہ سنکر اودھو کہنے لگے ہے تریلوکی ناتھ آپنے میرے ہردے میں بھرے ہوئے اندھکار کو گیان روپی جیوتی سے دُور کر دیا ہے۔ آپکا اپدیش سُننے سے میرا من سنسار سے مکت ہو گیا ہے اور اب میں شیش جیون آپ کے نام کے اسمرن کرنے میں ہی وتیت کرونگا کرشن جی کہنے لگے ہے اودھو! اب تم میری آگیا سے بھارت ورش میں گھومو اور لوگوں کو اِس گیان کا اپدیش دو یہ تینوں یگیہ کرنا لوگوں کو بتاؤ اور سب کو دھرم سے رہنے کی شکشا دو۔ میں اب اپنا کاریہ پورا کر چکا ہوں۔ اور اپنے لوک کو جا رہا ہوں۔ میں نے کلیگ واسی لوگوں کے کلیان کیلئے گیتا روپی اپنی مورتی چھوڑ دی ہے۔ کرشن جی کے وچن سنکر اودھو جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کرشن جی کو چھوڑنے کا ان کو بہت دکھ ہو رہا تھا اس کارن اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہنے لگے ہے دیوکی نندن! میرا ہردے تو نہیں چاہتا کہ آپکو چھوڑ دوں پرنتو جب آپ آگیا دے رہے ہیں تو چھوڑنا ہی پڑے گا۔ ایسا کہہ کر وے روتے ہوئے چل دیئے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجہ پریکشت! پھر اودھو جی اُترکھنڈ میں بدری ناتھ آشرم میں جا کر تپ کرنے لگے اور کچھ سمے پشچات پران تیاگ کر بیکنٹھ کو سدھار گئے۔ جیسے سمے انکی مرتیو ہوئی دیوتا لوگوں نے پھولوں کی ورشا کی اور وِمان میں بٹھا کر ان کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ ❖

ادھیائے —— ۳۰

یدوکل ناش ہونا اور کرشن جی کا بیکنٹھ کو جانا

اتنی کتھا سُن کر پریکشت کہنے لگے ہے رشی سرشیٹھ کرپا کر کے یہ بتایئے کہ کرشن جی تو ساکشات بھگوان کا روپ تھے، وہ چھن بھر میں اپنے آپ ہی سمست یدوونشیوں کا ناش کر سکتے تھے پھر انھوں نے رشی سے انکو شاپ کیوں دلوایا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! بھگوان کبھی بھی کسی بات کا دوش اپنے کندھے پر نہیں لیتے جو چیز کرنی ہوتی ہے اس کا کوئی بہانہ بنا دیتے ہیں اور اُسی سے وہ ہو جاتی ہے، پرنتو سنسار میں ہوتا سب کچھ ان کی ہی اچھا سے ہے۔ اسی کارن سے جب انہوں نے یدوونشیوں کا ناش کرانا چاہا تو اپنی مایا سے رشیوں کو

انکو شاپ دلوا دیا۔ اودھو جی کے جانے کے پشچات کرشن جی نے وچار کیا کہ دوارکا پُری میری بسائی ہوئی ہے اس
لئے اس میں جبتک یہ لوگ رہیں گے رشی کے شاپ کا پربھاؤ نہیں پڑیگا، سو انہوں نے ان سے دوارکا چھوڑ
کر پربھاس کشیتر میں جانے کیلئے کہا۔ کرشن جی نے راجہ اُگرسین اور واسدیو جی سے کہا کہ آپ لوگ یہیں رہیں
شیش کو لیکر میں پربھاس تیرتھ میں جاتا ہوں ایسا کہہ کر سب یدوونشیوں کے ساتھ کرشن جی پربھاس کشیتر یا جو
سمندر کے کنارے ہے گئے۔ وہاں جاکر سبنے دان دکشنا دیکر سمندر میں اشنان کیا، اور ایک دن وہاں رہ کر
بھگوان کا کیرتن کیا۔ اگلے دن بھگوان کرشن جی نے اپنی مایا سے سب کے ہردے میں تموگن لبھا دیا سو سب یدوونشیوں
نے خوب ڈٹ کر مدرا پان کیا اور سمندر میں جاکر اشنان کرنے لگے۔ مدرا کے نشے میں کسی یدوونشی نے دوسرے کے
منہ پر پانی کے چھینٹے زور سے مارے جس سے اس کو بڑا کرودھ آیا، اور اس نے اس کے منہ پر گھونسا مار دیا سو
اسی بات کو لیکر ہزاروں لاکھوں یدوونشی ایک اور ہو گئے اور ہزاروں لاکھوں دوسری اور ہو گئے اور آپس
میں لڑنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تیر چلنے لگے اور لاکھوں یدوونشی مارے گئے۔ جب انکے پاس شستر استر نہیں
رہے تو انہوں نے سمندر کے کنارے اُگی ہوئی بڑی بڑی گھاس جو اُس موسل کے ٹکڑوں سے اُگ آئی
تھی اُکھاڑ اُکھاڑ کر ایک دوسرے کے مارنا آرمبھ کر دی۔ وہ گھاس تیر اور تلوار سے بھی ادھک تیز دھار والی تھی
جس کے شریر پر پڑ جاتی اس کے دو ٹکڑے ہو جاتے کچھ دیر میں ہی سب یدوونشی سماپت ہو گئے ہے راجن
کرشن جی اور بلرام جی دور سے ہی کھڑے ہوئے یہ لیلا دیکھتے رہے۔ جب سارے یدوونشی سماپت ہو گئے تب
کرشن جی نے اپنے بھائی بلرام سے کہا کہ اب ہمارا اوتار لینے کا اُدیشیہ پورا ہو گیا، اس لئے بیکنٹھ چلنا چاہیئے
کرشن جی کی آگیا سے بلرام جی نے اپنے استر شستر اور وستر آبھوشن وہیں اتار کر پھینک دیئے اور سمندر کے
کنارے سمادھی لگا کر پران تیاگ کر بیکنٹھ کو گئے۔ تب کرشن جی بھی گولوک جانے کی تیاری کرنے لگے اور پیپل
کے ایک بڑے سے پیڑ کے نیچے جا کر لیٹ گئے۔ ہے راجن! وہیں کچھ دوری پر ایک بھیل شکار کھیل رہا تھا
اُس نے کرشن جی کے پیر میں چمکتا ہوا شنکھ دیکھا تو ہرن کی آنکھ سمجھ کر ایسا تیر مارا کہ کرشن جی کے پیر میں گھس
گیا۔ وہ تیر اُس لوہے سے بنا ہوا تھا جو دُرواسا کے شاپ سے اتپن موسل کے ایک ٹکڑے کے مچھلی کے پیٹ
میں چلے جانے پر اُس کو مچھلی کے پیٹ میں سے نکال کر شکاری نے بنایا تھا۔ جب وہ شکاری پیڑ کے نیچے
آیا اور اپنے وان کو کرشن جی کے چرن میں گھسا ہوا دیکھا تو پیروں میں گر پڑا اور رو رو کر کہنے لگا ہے کرشن
جی یہ تو مجھ سے بڑا پاپ ہوا جو آپکے تیر دھوکے سے مار دیا۔ اب میں کس پرکار اس پاپ سے مکتی پاؤنگا ہے بھگوان
آپ اپنے ہاتھ سے ہی مجھے مار ڈالیئے۔ جب وہ بھیل اس پرکار بہت دکھی ہو کر چرنوں میں لوٹنے لگا تو کرشن جی
مسکرا کر کہنے لگے ہے بھیل! تو چنتا مت کر یہ بان جو تو نے مارا ہے میری ہی اچھا سے مارا ہے اور تو یہ چنتا مت
کر کہ تو نرک میں جائیگا میں تجھے سورگ میں بھیجونگا۔ یہ کہہ کر کرشن جی نے اُس کیلئے وِمان اندر لوک سے
منگوایا اور اُسکو سورگ بھیجدیا۔ اُسی سمے انکے رتھ کا سارتھی دارک انکو ڈھونڈھتا ہوا وہاں آگیا تب کرشن جی

اس سے کہنے لگے ہے دارُوک! تم دوارکا پُری میں جاکر یدوونشیوں کے وناش کا حال اور میرے بیکنٹھ چلے جانے کا حال واسدیو جی سے اور اُگرسین سے کہہ دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ ایک سپتاہ کے بعد دوارکا سمندر میں ڈوب جائے گی سو وے اسکو چھوڑ کر ارجن کے ساتھ ہستنا پور چلے جائیں، اور میرے بھگت ارجن سے کہہ دینا کہ میرے بیکنٹھ جانے کا شوک نہ کرے اور ان سب کو اور یدوونشیوں کی ودھوا استریوں کو ہستنا پور لیجائے۔ کرشن جی کے یہ کہنے پر دارُوک کو بڑا دکھ ہوا اور دُکھ کے کارن وہ اپنے آنسو نہ روک سکا اور روتا ہوا وہاں سے دوارکا جی کو آیا۔ اور وہاں آکر سب سے یہ حال کہا۔

ادھیائے ــــــ ۳۱

کرشن جی کا بیکنٹھ کو جانا اور انکی رانیوں کا ستی ہونا

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب برہما آدی دیوتاؤں کو یہ معلوم ہوا کہ بھگوان بیکنٹھ کو آنے والے ہیں، تو وے بیشک وِمان لے کر اس استھان پر پہونچے جہاں کرشن جی براجمان تھے۔ پرنتو انکے آنے کے پہلے ہی بھگوان سُوروپ دھارن کر کے بیکنٹھ کو چلے گئے۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! جب دارُوک سارتھی نے دوارکا میں جاکر راجہ اُگرسین اور کرشن جی کی رانیوں سے یہ سب حال کہا تو سب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور ساری دوارکا میں چاروں اور ہاہاکار ہی سنائی دینے لگا سب لوگ اپنے سمبندھیوں کی انتم کریا کرنے کیلئے پربھاس کشیتر کی اور دوڑے جن جن استریوں کے پتی وہاں مرے پڑے تھے وے اپنے پتی کے ساتھ ستی ہو گئیں۔ واسدیو جی اُگرسین اور دیوکی نے اس استھان پر جہاں کرشن جی کے وِمان لگا تھا جاکر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا یہ دیکھ کر تینوں وہیں رونے لگے۔ کرشن جی رانیوں نے وہیں پر چِتا بنائی اور سب ستی ہو گئیں۔ ویر ارجن بھی انکے ساتھ وہاں گیا تھا جب اس نے یہ ودھونس دیکھا اور کرشن جی کو نہ پایا تو چھاتی پیٹ کر رونے لگا۔ اس پرکار جب سب یدوونشیوں کا جو وہاں مارے گئے تھے داہ کرم ہو گیا اور واسدیو، دیوکی اور اُگرسین نے وہیں کرشن جی کے شوک میں پران تیاگ دئے تو ارجن ان بچے ہوئے دوارکا باسیوں کو اپنے ساتھ لیکر ہستنا پُر کی اور چلا۔ جب سب لوگ دوارکا پُری سے کچھ دور پر پہونچے تو سمندر میں بڑے زور کا جوار بھاٹا اُٹھا اور ساری دوارکا پانی میں ڈوب گئی۔ جس استھان پر کرشن جی کا محل تھا وہی بچ رہا۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ودھی کا ودھان تو دیکھو کہ جب ارجن ان سب کو ہستنا پُر لیجا رہا تھا تو راستے میں تھوڑے سے بھیلوں نے آکر سب سامان لوٹ لیا اور ارجن کا گانڈیو دھنش کچھ بھی کام نہیں کر سکا جس ارجن نے لاکھوں ویروں کو اکیلے ہی موت کے گھاٹ اُتار دیا تھا اُسی کو کچھ بھیلوں نے لوٹ لیا۔ جب ارجن نے یہ کتھا ہستنا پُر جاکر سنائی تو سب بھائیوں کو بڑا دکھ ہوا اور انہوں نے راج پاٹ چھوڑ کر پران تیاگنے کے لئے ہمالیہ کی اور پرستھان کیا، اور وہاں برف میں سمادھی لگا کر پران تیاگ دیئے۔

بارھواں اسکندھ

کلیگ کے راجاؤں ویرچا کا ورنن۔ تکشک سرپ کے کاٹنے سے پرکشت کا مرنا اور بارکندھ یہ رشیشور کی کتھا۔

پہلا ادھیائے

کلیگ کے راجاؤں کی ونشاولی

پرکشت جی پوچھنے لگے ہے رشی راج! کرشن جی کے گئولوک چلے جانے پر پرتھوی پر کس کا ونش چلا؟ شکدیو جی کہنے لگے ہے پرکشت! جس دن کرشن جی بیکنٹھ کو گئے اسی دن سے کلیگ آرمبھ ہو گیا ہے۔ انکے جانے کے پشچات پانڈوں کے ونش میں تم ایک راجہ بچے ہو۔ تمہارے مرنے کے بعد جنمے جے چکرورتی راجہ ہوگا۔ ہے راجن ورھدرتھ کے ونش میں انتم راجہ پرنجے ہوگا جسکا منتری اسکو مار کر اپنے پتر پردیوت کو راجگدی پر بٹھائیگا۔ اسکے پتر کے ونش کے راجہ ایک سو اڑتیس ورش تک راجیہ کرینگے۔ پھر شِشوناگ نام کا راجہ ہوگا اسکے ونش میں مہانند نام کا راجہ ہوگا۔ یہ راجہ تین سو ساٹھ ورش تک راجیہ کرینگے۔ پھر اس مہانند کے ویریہ سے ایک شودر داسی کے گربھ سے نند نام کا ایک بڑا بلوان راجہ ہوگا جو بڑا پاپی ہوگا اس راجہ کے بعد اسکے ونش کے سب راجہ شودر کے سمان مہا ادھرمی ہونگے اور سو ورش تک راجیہ کرینگے پھر اس نند ونش کو چانکیہ نام کا ایک بہت نیتی وان براہمن نشٹ کر دیگا۔ اور موریہ جاتی کے راجہ پرتھوی پر راجیہ کرینگے موریہ ونش میں پہلے چندرگپت راجہ ہوگا۔ اسکے ونش میں دس راجہ ہونگے اور ایک سو تینتیس ورش تک راجیہ کرینگے۔ موریہ ونش کے انتم راجہ ورہدرتھ کا سیناپتی اپنے سوامی کو مار کر راجیہ کریگا اور وہی شنگ راجاؤں میں پہلا راجہ ہوگا۔ شنگ ونش میں دس راجہ ہونگے جو ایکسو بارہ ورش تک پرتھوی پر راجیہ کرینگے۔ شنگوں کے انتم راجہ دیوبھوتی کا منتری اپنے پر استری گمن کرنیوالے سوامی کو مار کر سوئم راجیہ کریگا۔ اسکے ونش میں چار راجہ ہونگے اور ۳۴۵ ورش تک راجیہ کرینگے۔ ان کنڈو ونشی راجاؤں میں انتم راجہ سوشرما ہوگا جس کو اس کا ایک بھرتیہ مار کر پرتھوی پر راجیہ کریگا۔ پھر اس کا بھائی راجہ بنیگا۔ اسکے ونش میں تیس راجہ ہونگے جو ۴۵۶ ورش تک راجیہ کرینگے۔ اسکے پشچات سات راجہ آبھیر جاتی کے راجیہ کرینگے پھر کنک تا کم جاتی کے راجہ راجیہ کرینگے۔ اسکے پشچات بائیس مسلمان راجہ ہونگے اور انت میں گیارہ مون راجہ ہونگے۔ مسلمان راجہ دس سو ننانوے ورش تک راجیہ کرینگے انکو جیت کر گرنڈ جاتی کے راجہ دس پیڑھی تک راج کرینگے۔ پھر مون جاتی کے راجہ گیارہ پیڑھی تک راجیہ کرینگے۔ اسکے پشچات شودر اور ملیچھ آدی راجیہ

راجیہ کرینگے اور پاپ وادھرم بڑھتے جائیں گے۔ لوگ بڑے دُکھی رہیں گے۔ لوگ پر استری گامی ہونگے۔ جو آدمی بُرے کاریہ کرینگے اور ان کی آیو بہت گھٹ جائے گی ؛

ادھیائے ــــــ ۲

شکدیوجی کا کلیگ کے منوشیوں کے لکشن کہنا

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! کلیگ میں سب جگہ پاپ ہی پاپ رہے گا کلیوگی منوشیہ دیا اور دھرم کو بالکل بھول جائیں گے اور الپ آیو ہی میں مر جایا کرینگے۔ چاروں ورن اپنا اپنا دھرم تیاگ دینگے۔ براہمن لوگ دھرم کی کمائی کرنے لگیں گے اور مانس مدرا آدی کا سیون کرنے لگیں گے۔ کشتری لوگ وشئے بھوگوں میں پھنس کر اپنا دھرم تیاگ دینگے۔ ویش لوگ براہمنوں اور شودروں کے کاریہ کرنے لگیں گے اور شودر جنیو دھارن کر کے کتھا کیرتن آدی کرینگے اور براہمنوں کو اپنے یہاں بھوجن کرائیں گے۔ ایسا کوئی پرتاپی راجہ نہیں رہے گا جو ساتوں دویپوں پر راجیہ کر سکے۔ منوشیوں کی آیو میں پچیس ورش ہی رہ جائے گی۔ پرنتو اس الپ آیو کے ہوتے ہوئے بھی منوشیہ بھومی اور سمپتی کیلئے آپس میں لڑینگے اور تنک سے لابھ کے پیچھے دوسرے کی ہتیا کرنے سے نہیں چوکیں گے۔ جسکے پاس دھن ہوگا اسکو بڑا سمجھا جائیگا اور دھرماتماؤں کو پاکھنڈی کہیں گے۔ استریاں اپنے پتی کو تیاگ کر دوسرے پرشوں کو پریم کرنے لگیں گی۔ کماریاں اپنا دھرم تیاگ دینگی۔ ودھوائیں وواہتا استریوں سے بھی ادھک شرنگار کریں گی اور پرشوں کے ساتھ بھوگ کرینگی۔ جو ورڈا کو اتپن ہو کر پیتا کو بڑا دکھ دینگے۔ پُرش اپنی استری کے وشی بھوت ہو کر اپنی ماں اور باپ کا نرادر کرینگے۔ جو منوشیہ دیرتھ کی باتیں ادھک بنائیں گے انکو چتر سمجھا جائیگا۔ چاروں ورنوں کے استری پُرش آپس میں وواہ کرنے لگیں گے اور ورن نام کی کوئی وستو نہیں رہیگی۔ دھرم اور شاستروں کو لوگ انیم بتائیں گے اور بھگوان کے نام کو ایک ڈھکوسلا کہیں گے۔ جب اس پرکار گھور کلیگ آجائیگا تب بھگوان کلکی اوتار لیکر پاپیوں کا ناش کرینگے اور ست یگ آرمبھ ہونے پر چندر ونش کے راجہ دیوا پی جو بدری ناتھ آشرم میں اور راجہ مرو جو کہ سوریہ ونشی ہیں اور سندر اچل میں تپ کر رہے ہیں اپنے اپنے کل کو اتپن کرینگے اور پھر ست یگ پھیل جائیگا ؛

ادھیائے ــــــ ۳

چاروں یگوں کے دھرم کا ورنن

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! یہ سنسار اسار ہے۔ اس میں رہنے والے منوشیہ کیڑے مکوڑوں کی طرح جیتے اور مرتے ہیں۔ وے منوشیہ مورکھ ہیں جو بڑے بڑے محل بنا کر کھڑے کرتے ہیں اور سوچتے ہیں ہم سدا انہیں میں رہینگے اور وے

راجہ بھی بڑے لالچی ہیں جو دراتی بیوی کیلئے لاکھوں منوشیوں کا رکت بہاتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ ہم پرتھوی کو جیت کر نرکنٹک راجیہ کرینگے۔ دیکھو پرتھو، پرورو، واہش، بھرت، ماندھاتا آدی بڑے بڑے پراکرمی راجے جنتے اور انت میں مرتیو کے مکھ میں ودین ہو گئے۔ پھر سنکر راجہ پریکشت پوچھنے لگے ہے بھگوان کرپا کرکے یہ بتائیے کہ کلیگ کے بڑے بڑے دوشوں کو کلیگ کے منوشیہ کس پرکار دور کر سکتے ہیں۔ شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! ستیگ میں دھرم کے چار چرن ایشور ہوتے ہیں ستیہ، دیا، تپ اور دان۔ اسلیئے ستیگ کے منوشیہ سنتوشی، دیاوان، سب سے متر بھاؤ رکھنے والے، شانتی سے رہنے والے، جتیندریہ، دکھ آدی کو سہن کرنیوالے، پرمارتھ کرنیوالے، اور بہت شرمی ہوتے ہیں۔ تریتا یگ میں جھوٹ بولنے، ہنسا کرنے، اسنتوش اور کلہہ ان چار ادھرموں کے کارن چاروں چرنوں میں سے چوتھا چوتھا بھاگ نشٹ ہو جاتا ہے۔ دواپر میں اسنتوش، ہنسا، جھوٹ بولنا اور دویش ان ادھرموں کے کارن دھرم کے چاروں چرن آدھے آدھے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ کلیگ میں ادھرم بڑھ جانے سے چاروں چرنوں کا چوتھا بھاگ شیش رہ جاتا ہے اور دھیرے دھیرے وہ بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ کلیگ کے منوشیہ مند بدھی، ہکانی، دھن لولپ اور جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ دھرم کا پالن نہیں کرتے۔ چوروں اور ٹھگوں کی سنکھیا بہت بڑھ جاتی ہے۔ براہمن لوگ بڑے سوارتھی ہو جاتے ہیں۔ شودر لوگ تپسیوں کا بھیس دھارن کرکے ہری کتھا کہینگے لوگ بھگوان کی پوجا نہیں کرینگے بلکہ جادو ٹونا آدی کرکے دھن آدی کی پراپتی کی اچھا رکھینگے۔ کلیگ میں ایک بڑا گن یہ ہے کہ یدی منوشیہ نیہ پرتی تھوڑی دیر تک ہی سچے ہردے سے بھگوان کا چنتن کرے تو موکش پراپت کر سکتا ہے پرنتو کلیوگی منوشیہ اتنے مورکھ ہوتے ہیں کہ اتنا بھی نہیں کر سکتے ٭

ادھیائے ـــــ ۴

کلپ اور پرلے کا ورنن

شکدیو جی کہنے لگے ہے راجن! اب میں کلپ (اُتپتی) اور پرلے (دنگھار) کا ورنن کرتا ہوں۔ چار ہزار یگ کا ایک دن برہما جی کا کہا جاتا ہے اسکو کلپ کہتے ہیں۔ اسمیں چودہ منو راجیہ کرتے ہیں۔ ایک دن کے انت میں چار ہزار یگ والی برہما جی کی راتری ہوتی ہے اُسے پرلے کہتے ہیں۔ اس پرلے میں سورگ لوک، مرتیو لوک اور پاتال لوک تینوں نشٹ ہو جاتے ہیں اس پرلے کا نام نیمتک پرلے ہے کارن یہ ہے کہ اس پرلے میں بھگوان برہما جی کے ساتھ تینوں لوکوں کو اپنے پیٹ میں لیکر شیش ناگ جی کی شیا پر سوتے ہیں۔ جب برہما جی کی آیو سماپت ہو جاتی ہے تو مہا پرلے ہوتی ہے اس سے سو ورش پہلے سے بادلوں سے پانی نہیں ورشتا جس سے پرتھوی پر ان آدی اتپن نہیں ہوتے اس کارن پرجا نشٹ ہو جاتی ہے پھر بھگوان اپنے منہ سے اگنی نکالینگے اور سوریہ اپنی پرچنڈ گرمی سے سب سمندروں کو سکھا دیگا اور یہ بھو منڈل ساتوں پاتال کے سہت بھسم ہو جائیگا پھر سنگھ سنکرت بادل سو ورشوں تک ورشا کرینگے اور سارے برہمانڈ میں پانی ہی پانی بھر جائیگا اور کچھ دکھائی نہیں دیگا اس سمے کیول بھگوان ہی بچ رہینگے۔ ہے راجن بھگوان کی مایا بڑی اپرمپار ہے منوشیہ کو چاہئیے کہ

ادھیائے ــــــ ۵

شکدیوجی کا برہم گیان دینا

شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! تم یہ ڈر چھوڑ دو کہ میں تکشک سرپ کے کاٹنے سے مر جاؤنگا۔ آتما اجر اور امر ہوتی ہے۔ آتما جو لا بدلتی رہتی ہے کبھی مرتی نہیں۔ تکشک کے کاٹنے سے تمہارا شریر مر جائیگا پرنتو آتما نہیں مرے گی شریر مایا کا بنا ہوا ہے۔ یہ پانچ تتوں کا بنا ہوا ہے وے تتو بھگوان میں ملجاتے ہیں اور آتما بھی اُسی میں مل جاتی ہے منوشیہ کا شریر اور آتما الگ الگ وستوئیں ہیں۔ آتما شریر کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے پرنتو مرتی نہیں ہے راجن اب تمہارے مرنے کا سمے نکٹ آگیا ہے اسلئے تم بھگوان کے چرنوں میں دھیان لگاؤ اور یہ بات وشواس کرکے کرانو کہ بھگوان کا بھجن کرنے سے منوشیہ کے سب پاپ کٹ جاتے ہیں۔ میں نے تمکو بھگوت پران کی کتھا سنادی جو سب پھل دینے والی ہے اور اسکو سنکر اب تم مکت ہو جاؤگے۔ ہے راجن! تم بھگوان کے چرنوں کا دھیان کروگے تو انہیں کے روپ میں سما جاؤگے اور شریر کب تیاگ دیا۔ اس کا پتہ بھی نہیں لگے گا۔ ہے راجن! یہ بھاگوت پران سب کو موکش دینے والا ہے اسکو سننے سے پاپی سے پاپی منوشیہ بھی بھوساگر سے پار اُتر جاتا ہے پھر تم جیسے دھرماتما راجہ کے موکش پراپت کرنے میں تو کوئی سندیہہ ہی نہیں ہے ٭

ادھیائے ــــــ ۶

راجہ پریکشت کو تکشک سانپ کا کاٹنا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! شکدیوجی سے یکھ سے امرت کا پھل دینے والی اور پرم موکش دائنی یہ بھاگوت کتھا سنکر پریکشت کہنے لگا ہے رشی راج! آپنے میرے ہردے سے مایا موہ دور کردیا۔ اب مجھے نہ اپنی جان کا موہ رہا ہے اور نہ سنسار آدی کا نہ مجھے اب تکشک کے کاٹنے سے کسی پرکار کا بھئے نہیں رہا۔ اب اگر آپ آگیا دیں تو جو تھوڑا سا سمے میرے جیون میں بچا ہے اسمیں میں بھگوان کا دھیان کریوں شکدیوجی کہنے لگے ہے راجن! اب تمکو بھگوان کا اسمرن اوشیہ کرنا چاہیئے کیونکہ اگر منوشیہ انت سمے بھی بھگوان کا اسمرن کرلے تو اسکے سارے پاپ دھل جاتے ہیں۔ شکدیوجی سے یہ سنکر پریکشت بھگوان کا بھجن کرنے لگا اور شکدیوجی رشیوں کو ساتھ لیکر چلے گئے۔ جب ساتویں دن میں دو گھڑی سمے باقی رہا تو تکشک سرپ راجہ کو کاٹنے کو چلا۔ راستے میں اُسے کشیپ رشی ملے۔ تکشک ان سے پرنام کرکے انکے پیچھے پیچھے لگا کہ ہے برہمن آپ کہاں جارہے ہیں۔ کشیپ جی نے کہا کہ راجہ پریکشت کو آج تکشک سرپ کاٹیگا سو میں پریکشت کے پاس جارہا ہوں کہ جیسے ہی سرپ کاٹیگا میں ترنت ہی اسکا وش اپنی منتر ودیا سے اُتار دونگا۔ یہ سنکر تکشک کہنے لگا کہ ہے براہمن! آپ میں تکشک کا وش اُتارنے کی سمرتھ ہی بھی جو آپ وہاں جارہے ہیں؟ کشیپ جی کہنے لگے کہ اگر تکشک میرے سامنے ہوتا تو اسکو اپنی منتر شکتی دکھاتا۔ یہ سنکر تکشک جو براہمن کا روپ دھارن کیئے ہوئے تھا کہنے لگا کہ میں ہی تکشک ہوں۔ اپنی منتر شکتی مجھے دکھائیے۔ یہ کہہ کر اُس نے سرپ روپ دھارن کر کے وہاں پر کھڑے ہوئے برگد کے ایک وشال ورکش میں کاٹا۔ اسکے وش کے پربھاؤ سے وہ پیڑ ترنت ہی جل کر کوئلہ ہوگیا، اور اُس پیڑ پر چڑھا ہوا جو آدمی لکڑی کاٹ رہا تھا وہ بھی جلکر کوئلہ ہوگیا۔ کشیپ جی نے منتر پڑھکر پانی کا چھینٹا مارا تو وہ پیڑ ترنت ہی ہرا ہوگیا اور

اُس پر جو منوشیہ چڑھا ہوا تھا وہ بھی جیوت ہو گیا۔ کشیپ جی کی یہ شکتی دیکھ کر تکشک بہت گھبرایا اور کشیپ جی سے کہنے لگا کہ مہاراج! کیا آپ جیوتش بھی جانتے ہیں۔ کشیپ جی نے کہا ہاں جانتا ہوں۔ تکشک نے کہا تو یہ بتائیے کہ پریکشت کی مرتیو میں کتنا سمے ہے؟ کشیپ جی کہنے لگے کہ ابھی ایک گھڑی شیش ہے۔ تب تکشک کہنے لگا ہے براہمن! آپ اتنے گیانی ہوتے ہوئے بھی راجہ کو جیوت کرنے کو جا رہے ہیں۔ آپکو معلوم ہے کہ راجہ پریکشت کو میں کسی شتروتا کے کارن نہیں کاٹونگا، بلکہ بھگوان کی اچھا سے اسکی مرتیو میرے ڈسنے سے ہوگی۔ بھگوان کی اچھا کو آپ تو کیا برہما جی بھی نہیں ٹال سکتے۔ اسلیئے آپ میرا کہنا مان کر لوٹ جائیے اور یدی آپکو دھن کی اچھا ہو تو اس پیڑ کے نیچے بہت دھن گڑھا ہوا ہے جتنا چاہیں نکال کر لیجئیں۔ تکشک کی یہ بات سنکر کشیپ جی نے سوچا کہ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ مجھے بھگوان کی اچھا پوری ہونے دینا چاہیئے۔ یہ وچار کر وے پیڑ کے نیچے بھومی کو کھود کر دھن نکالنے لگے اور تکشک وہاں سے راجہ کو کاٹنے کو چلا۔ جہاں راجہ بھگوان کا دھیان کر رہے تھے وہاں پہونچ گیا اور پھول کے اندر بہت چھوٹا سا کیڑا بنکر بیٹھ گیا جیسے ہی براہمنوں نے وہ پھول راجہ کے ہاتھ میں دیا ویسے ہی تکشک نے کاٹ لیا جس سے راجہ کا شریر جلکر راکھ ہو گیا اور انکی آتما شیگھر وِمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو گئی۔ تکشک بھی اُڑکر سورگ لوک میں پہونچ گیا۔ راجہ کی مرتیو پر وہاں بیٹھے ہوئے سب براہمن اور رشی منی شوک کرنے لگے اور کچھ آدمیوں نے جاکر ہستناپور میں سماچار سنایا۔ راجہ کی مرتیو کا سماچار سنکر سارے ہستناپور میں شوک چھا گیا۔ اور پریکشت کا پتر جنمے جے منتریوں کو ساتھ لیکر بھاگتا ہوا وہاں آیا۔ جنمے جے نے اپنے پتا کا انتم سنسکار کیا اور پھر راجدھانی کو لوٹ آیا۔ کچھ دنوں پشچات وہ راجگدی پر بیٹھ گیا۔ اُسے تکشک اور کشیپ جی کا حال اُس لکڑہارے نے جو اُس سمے پیڑ پر چڑھا ہوا تھا سنایا اُس دن سے وہ تکشک پر اور بھی ادھک کرودھ کرنے لگا کہ کیوں اُس نے کشیپ جی کو آنے سے روکا۔ جب اُسکو راج کرتے ہوئے کچھ دن بیت گئے تو ایک دن اُس نے براہمنوں سے کہا کہ ہماری سانپوں سے شتروتا ہے۔ کیونکہ سانپ کے کاٹنے سے ہمارے پتا جی کی مرتیو ہوئی ہے۔ سو ہم چاہتے ہیں تکشک کے ساتھ ساری سرپ جاتی سماپت ہو جائے جس سے منوشیہ کو سرپ کاٹ ہی نہ سکے اس کا کوئی اُپائے بتائیے۔ براہمن لوگ کہنے لگے ہے راجن! اسکا اُپائے یہ ہے کہ آپ سرپ ستر نامک یگیہ کرائیے۔ اس یگیہ کے کرانے سے سارے سانپ اپنے آپ ہی یگیہ میں آکر گر پڑتے ہیں اور بھسم ہو جاتے ہیں۔ جنمے جے کہنے لگے آپ وہی یگیہ کیجئے۔ یہ سنکر براہمنوں نے یگیہ کرنا آرمبھ کر دیا۔ یگیہ آرمبھ ہوتے ہی چاروں اور سے سرپ آنے لگے اور ہون کنڈ میں گرنے لگے، اسی پرکار اسنکھیہ سانپ اس یگیہ میں جلکر مر گئے۔ تب جنمے جے کہنے لگا ہمکو آشچریہ ہے کہ کروڑوں سانپ بھسم ہو گئے پرنتو ہمارا بیری تکشک ابھی تک نہیں آیا۔ براہمن کہنے لگے ہے راجن! تکشک ڈر کے مارے اندر کی شرن میں جاکر اسکے سنگھاسن کے نیچے چھپکر بیٹھ گیا ہے ہم اسکو بھی ابھی بلاتے ہیں۔ ایسا کہہ کر براہمنوں نے جیسے ہی منتر پڑھا راجہ اندر کا سنگھاسن جس پر راجہ اندر بیٹھا تھا تکشک کے ساتھ اُڑ چلا۔ یہ دیکھ کر واسوکی ناگ کے پوتے آستیک سرپ نے دیوتاؤں کے گرو برہسپت جی سے کہا ہے گرو جی! آپ تو جانتے ہی اندر اور تکشک کی رکشا نہیں کی تو دونوں ہی جنمے جے کے یگیہ میں گر کر بھسم ہو جائینگے۔ یہ سنکر برہسپتی جی جنمے جے کی یگیہ شالا میں آئے۔ انکو دیکھ کر براہمنوں سے کہا کہ ابھی آپ آہوتی روک دیجئیے جس سے اندر اور تکشک بچ جائیں۔ اتنی دیر میں ہی یگیہ شالا میں اندر کا سنگھاسن اور تکشک منتر کے پربھاؤ سے کھنچ میں آ گئے۔ برہسپتی جی جنمے جے سے کہنے لگے ہے راجن! تمہارے پتا کی مرتیو بھگوان کی اچھا سے اور براہمن کے شاپ سے ہوئی ہے اسمیں تکشک کا کوئی دوش نہیں ہے۔ ہے راجن! ہانی لابھ، جیون مرن، یش اور اپیش یہ سب بھگوان کے ہاتھ میں ہے۔ تکشک کا بہانہ تھا یا کوئی بیری نہیں تھا، اس بھگوان کی آگیا سے

کام۔ بھگوان جی پرنتو ایک پرانی کی مرتیو ایک بہانے سے کرتے ہیں، کوئی روگی مرجاتا ہے، کوئی ندی میں ڈوب کر مرجاتا ہے، کوئی آگ میں جلکر مرجاتا ہے اور کوئی سانپ کے کاٹنے سے مرجاتا ہے۔ تمہارے پتا کی مرتیو سانپ کے کاٹنے سے لکھی تھی۔ تم نے ایک تکشک کے پیچھے بنا اپرادھ کے کروڑوں سرپوں کو بھسم کرادیا۔ یہ بات تم جیسے گیانی کو شوبھا نہیں دیتی۔ برہسپتی جی کا یہ اپدیش سنکر جنمے جے کو گیان اتپن ہوا اور اُنہوں نے اُسی سمے یگیہ کو سماپت کردیا اور برہسپتی جی تکشک و اندر کو لیکر سورگ کو چلے گئے ؞

ادھیائے ــــــ ۷

منوشیہ کے کرموں کے پھل کا ورنن تتھا پرانوں کا حال

سوت جی شونک آدی رشیوں سے کہنے لگے ہے رشی ورند! منوشیہ کو اپنے کئے کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے۔ جو منوشیہ پاپ کرتا ہے اسکو نرک ملتا ہے اور جو پنیہ کاریہ کرتا ہے وہ سورگ کو جاتا ہے بھگوان کے دربار میں سب کے ساتھ پورا پورا نیائے کیا جاتا ہے اس سنسار میں راجہ اور نیائے کرنے والے بھلے ہی نیائے نہ کریں، پرنتو بھگوان کے یہاں نیائے اوشیہ ہوتا ہے۔ جو منوشیہ کسی کامنا سے بھگوان کا بھجن کرتے ہیں انکو مرنے کے پشچات سورگ ملتا ہے جہاں کچھ دن سُکھ اٹھا کر انکو پھر مرتیو لوک میں جنم لینا پڑتا ہے۔ جو منوشیہ بنا کسی کامنا کے ارتھات نشکام بھاؤ سے بھگوان کا بھجن کرتے ہیں وے آواگون سے مکت ہوجاتے ہیں اور انکو سورگ لوک سے بھی اونچا لوک ملتا ہے جیسا نام برہم لوک ہے۔ پرم سے منوشیہ ہی اس لوک کو پراپت کرپاتے ہیں۔ ہے رشیو! مہاراج پرانت پریکشت بھی برہم لوک میں گیا۔ اب میں تمکو پرانوں کے سمبندھ میں بتاتا ہوں۔ پُران اٹھارہ ہیں۔ برہم پران، وشنو پران، شیو پران، پدم پران، لنگ پران، گرڑ پران، نارد پران، اگنی پران، اسکندھ پران، بھوشیہ پران، برہم ویورت پران، مارکنڈیہ پران، متسیہ پران۔ کورم پران، واراہ پران، نرسنگھ پران، برہمانڈ پران اور بھاگوت پران۔ ان سب میں بھاگوت پران شریشٹھ ہے کیونکہ یہ کلیگ واسیوں کیلئے لکھا گیا ہے اور اسکے سننے اور سنانے سے منوشیہ کے ہردے میں گیان اتپن ہوکر بھگوان کے چرنوں میں پریت جم جاتی ہے اور منوشیہ ورکت ہوکر بھگوان کا بھجن کرنے لگتا ہے ؞

ادھیائے ــــــ ۸

مارکنڈیہ جی کے جنم کی کتھا

شونک آدی اتنی کتھا سنکر پوچھنے لگے ہے سوت جی! مرکنڈ کے پتر مارکنڈیہ جی کو لوگ چرنجیوی کہتے ہیں۔ جس سمے پرلے میں جگت کا ناش ہوجاتا ہے اُس سمے مارکنڈیہ جی کیسے بچ رہتے ہیں؟ مارکنڈیہ جی ہمارے ہی کل میں اتپن ہوئے تھے پرنتو انکی اتنی ادھک آیو ہونیکا کیا کارن ہے۔ ہمیں سمجھا کر بتائیے۔ سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! پراچین کال میں مرکنڈ نام کے ایک رشی تھے۔ انکے کوئی سنتان نہیں تھی سو انہوں نے سنتان پراپتی کیلئے دیوتاؤں کی بڑی پرارتھنا کی۔ انکی بھگتی سے پرسن ہوکر دیوتاؤں نے کہا کہ تمہارے ایک پتر اتپن ہوگا، پرنتو وہ دس ورش کی اوستھا میں ہی مرجائیگا۔ اگر تم کہو تو ہم پتر ہونیکا وردان دے دیں۔

مرکنڈ جی کہنے لگے مجھے پتر کی اچھا ہے بھلے وہ کچھ سمے پشچات مر جائے۔ تب دیوتاؤں نے انکو وردان دیا اور کچھ سمے پشچات انکے گھر ایک پتر اتپن ہوا جسکا نام انہوں نے مارکنڈیہ رکھا۔ مرکنڈیہ رشی اسکا پالن پوشن کرتے رہے۔ جب وہ بالک دس ورش کا ہو گیا تو مرکنڈ جی رونے لگے۔ بالک نے پوچھا کہ ہے پتا جی! آپ کس کارن سے رو رہے ہیں۔ مرکنڈ کہنے لگے ہے پتر! ابھی دو ورش میں تم مر جاؤ گے اس لیئے ہم رو رہے ہیں۔ مارکنڈیہ جی پوچھنے لگے کہ اگر کوئی ایسا اُپائے ہو جس سے میری آیو بڑھ سکے تو بتاؤ۔ مرکنڈ بولے کہ سنسار میں کیول بھگوان ہی ایسا ہے جسکا نام لینے سے منوشیہ کی ساری اچھائیں پورن ہوتی ہیں۔ تم اگر آیو بڑھانا چاہتے ہو تو انکا ہی اسمرن اور تپ کرو۔ پتا کی یہ آگیا سنکر وہ بالک اُس سمے تو چُپ رہا پر نتو راتری کے سمے چپکے سے ان کو چھوڑ کر بن میں چلا گیا اور بھگوان کے نام کا تپ کرنے لگا۔ بھگوان کے بھجن کرتے کرتے مارکنڈیہ جی کو چھ منونتر بیت گئے۔ تب ساتویں منونتر میں پرندر نامک ساتویں اندر کو بھئے ہوا کہ کہیں یہ برہمن ہمارا سنگھاسن تپ کے پربھاؤ سے نہ چھین لے۔ سو اُس نے انکا تپ بھنگ کرنے کیلئے کام دیو کو بھیجا۔ کام دیو اپنے ساتھ اُروشی آدی اپسراؤں کو لیکر اُس استھان پر پہونچا جہاں مارکنڈیہ جی تپ کر رہے تھے۔ اُسکے جاتے ہی چاروں اور بن میں نئے نئے پھول کھل اُٹھے۔ چندن اور رات کی رانی کی سگندھی سے پورا بن مہک اُٹھا۔ چڑیاں میٹھی بولی سنانے لگیں۔ اپسرائیں رشی کے سامنے جا کر ناچنے اور آپس میں ہنسی کرنے لگیں تاکہ رشی ایکبار آنکھ کھولکر دیکھ لیں۔ پرنتو انہوں نے نہیں دیکھا۔ تب کام دیو نے سورگ کی سب سے سندر اپسرا اُروشی کو بھیجا۔ اُروشی سولہہ شرنگار کر کے مارکنڈیہ جی کے پاس گئی، جیسے ہی وہ انکے پاس پہونچی کام دیو نے اپنی مایا سے ہوا کا ایک جھونکا ایسا چلایا کہ اسکے کپڑے اُڑ گئے اور وہ ننگی ہو گئی، پرنتو اس پر بھی مارکنڈیہ جی کا من چلایمان نہیں ہوا تب کام دیو بڑا لجت ہو کر رشی کی استوتی کرنے لگا اور اندر کے پاس آکر سارا حال کہا، یہ سنکر اندر کو بھی بڑا آشچریہ ہوا اور سوچنے لگا کہ ایسے رشی کا درشن تو اوشیہ کرنا چاہیئے سو وہ برہما آدی دیوتاؤں کو لیکر وہاں آیا۔ سب دیوتاؤں نے مارکنڈیہ رشی کی ودھی وت استوتی کی اور پھر اپنے لوک کو چلے آئے۔ اسی پرکار اور بہت دن مارکنڈیہ جی کو تپ کرتے بیت گئے تب بھگوان نے نر نارائن کا روپ دھارن کر کے انکو درشن دیئے اور کہنے لگے ہے بھگت تم نے میری بڑی لگن سے تپسیا کی ہے، اسلئے میں تم پر بہت پرسن ہوں تم جو وردان چاہو مجھ سے مانگ لو۔ مارکنڈیہ جی کہنے لگے ہے بھگوان تریلوکی ناتھ جس نے آپکے درشن کر لیئے اسے کسی دوسری وستو کی آوشیکتا نہیں رہتی۔ پرنتو میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی مایا کا تھوڑا سا کوتک مجھے دکھا دیں۔ بھگوان نارائن یہی وردیکر وہاں سے چلے گئے ؞

ادھیائے ـــــ ۹

بھگوان جی کا مارکنڈیہ کو اپنی مایا دکھانا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! جب بھگوان مایا کا کوتک دکھانیکا وردان دیکر چلے گئے تو مارکنڈیہ جی بھجن کرنے کو بیٹھ گئے ایکدن [illegible] مارکنڈیہ جی بیٹھے تھے [illegible] اچانک [illegible] لگی اور تھوڑی ہی دیر میں

آکاش پر کالے کالے بادل گھر آئے پھر بجلی چمکنے لگی اور کچھ ہی دیر میں گھنگھور ورشا ہونے لگی۔ کچھ ہی دیر میں چاروں اور جل ہی جل ہو گیا۔ پرتھوی ڈوب گئی اور تمام لوگ میں جل ہی جل دکھائی دینے لگا۔ مارکنڈیہ جی اس پانی پر کاغذ کی ناؤ کی طرح کبھی ڈوبنے اور کبھی اوپر آنے لگے۔ اس پرکار جل میں غوطے کھاتے اور تیرتے ہوئے مارکنڈیہ جی کو ہزاروں ورش ہو گئے تو وے من میں بڑے پچھتانے لگے اور سوچنے لگے کہ بھگوان کی مایا اپرمپار ہے یہ جانتے ہوئے بھی میں نے مایا دیکھنے کا وردان مانگ کر بڑی مورکھتا کی۔ اسی سمے اس جل میں انکو ایک ٹاپو دکھائی دیا۔ اس ٹاپو میں ایک بہت بڑا بٹ کا ورکش تھا۔ مارکنڈیہ جی بھگوان کا نام لیکر تیرتے ہوئے اس ٹاپو کی اور گئے اور برگد کی ڈالی پکڑ کر ٹاپو پر چڑھ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ پیڑ کے نیچے دونے کی طرح بنے ہوئے پیڑ کے پتے پر ایک چھوٹا سا سانولے رنگ کا بڑا سندر بالک لیٹا ہوا اپنے پیر کا انگوٹھا منہ میں دیکر چوس رہا ہے۔ مارکنڈیہ جی اس بالک کی شوبھا دیکھ کر اسکے نکٹ گئے اور جھک کر اسکا منہ دیکھنے لگے۔ اس بالک نے جو سانس لی تو مارکنڈیہ جی مچھر کی طرح چھوٹے ہو کر اسکے سانس کے مارگ سے پیٹ میں گھس گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے وہی پربے دیکھی۔ وہاں پرتھوی، آکاش، پاتال، ساتوں دویپ، سب دیوتا سوریہ۔ چندر۔ چاروں دشائیں سمیت رشی منی اور اپنا آشرم دیکھا۔ یہ سب دیکھ کر مارکنڈیہ جی بہت آشچریہ کرنے لگے تب اس بالک نے سانس چھوڑ دی اور مارکنڈیہ جی باہر گر پڑے باہر آتے ہی انہوں نے اس بالک کو اسی طرح لیٹے ہوئے دیکھا تب اسکو گود میں اٹھانے کیلئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا وہ بالک انتردھیان ہو گیا اور مارکنڈیہ جی نے دیکھا کہ بھگوان کا سارا مایا جال اڑ گیا ہے اور جہاں بیٹھے ہوئے تپ کر رہے تھے وہیں بیٹھے ہوئے ہیں ۔

ادھیائے — ۱۰

مارکنڈیہ جی کو شوجی کا وردان دینا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! جب مارکنڈیہ جی نے پربھو کی مایا کا کوتک دیکھ لیا تو پچھتانے لگے اور کہنے لگے ہے بھگوان میں نے بڑی بھول کی جو آپکی مایا دیکھنے کا وردان مانگا۔ آپکی مایا کا تو برہما جی بھی پار نہیں پا سکے میں میری کیا سامرتھ ہے جو آپکو جان سکوں۔ ہے بھگوان میرا اپرادھ کشما کر دیجئے۔ سوت جی بولے ہے رشیو! ایکدن بھگوان شنکر جی پاروتی جی کو ساتھ لیکر کہیں کو جا رہے تھے۔ مارگ میں پاروتی نے مارکنڈیہ جی کو بھگوان کا بھجن کرتے دیکھا تو شنکر جی سے کہنے لگیں ہے سوامی جس لگن کے ساتھ یہ رشی تپسیا کر رہا ہے ویسا تپ کرتے میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ آپ اس سے پوچھئے کہ یہ کیا چاہتا ہے اور وردان دیکر اسکا منورتھ پورن کیجئے۔ شوجی کہنے لگے ہے پاروتی! یہ نشکام بھاؤ سے بھگوان کا بھجن کر رہا ہے۔ بھگوان نے اس سے پوچھا تھا تو اس نے کوئی وستو نہیں مانگی پھر میں اسکو کیا دوں۔ پرنتو تمہارا سندیہ مٹانے کیلئے ہم تم دونوں اسکے پاس چلتے ہیں اسکے درشن کرنے سے ہمیں بھی پنیہ ملیگا۔ کیونکہ بھگوان کے بھگتوں کے درشن کرنے سے پنیہ ملتا ہے۔ شوجی پاروتی جی کے ساتھ مارکنڈیہ جی کے پاس گئے پرنتو وے بھگوان کے بھجن میں لین تھے اسلئے شوجی کے آنیکا پتہ بھی نہیں چلا۔ تب شوجی نے اپنی مایا انکے ہردے میں پرویش کرائی سو مارکنڈیہ جی نے تتکال آنکھیں کھولدیں اور اپنے سامنے شنکر بھگوان اور پاروتی جی کو کھڑا دیکھ کر

جوڑ کر پرنام کیا اور پھر ڈنڈوت کرکے بڑے سمان کے ساتھ آسن دیا۔ پھر مارکنڈیہ جی پوچھنے لگے ہے بھگوان شنکر جی! آپکے درشن تو دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہیں پھر آپنے مجھ جیسے اگیانی کو درشن کس کارن دیئے یہ کرپا کرکے بتلایئے۔ یہ سنکر گوری شنکر کہنے لگے ہے رشیشور! تم نے اپنے تپ کے پربھاؤ سے بڑی اونچی پدوی پراپت کی ہے بھگوان پرسن ہو کر تمکو وہ پد لئے دکھادی جس کو دیکھنے کیلئے برہماجی بھی لالائت رہتے ہیں سو میں بھگوان کے پریم بھگت کے درشن کرنے آیا ہوں۔ ہے رشی! میں تم سے بڑا پرسن ہوں تم مجھ سے جو چاہو وردان مانگ لو۔ مارکنڈیہ جی کہنے لگے ہے بھولا ناتھ! میں جانتا ہوں کہ آپ بھی بھگوان کے اوتار ہیں۔ آپنے درشن دیکر میری ساری اچھائیں پورن کر دیں اب میں آپسے کیا وردان مانگوں، اگر آپ وردان دینا ہی چاہتے ہیں تو آشیرواد دیجئے کہ میں بھگوان کے چرنوں کو کبھی نہ بھولوں۔ یہ سنکر شنکر جی نے پرسن ہو کر انکو وردان دیا کہ تم ایک کلپ تک جیوت رہو گے اور کبھی بھگوان کے چرنوں سے تمہارا دھیان نہیں ہٹے گا۔ یہ وردان دیکر مہادیو جی چلے گئے۔ سوت جی کہنے لگے کہ ہے شیو! اسی وردان کے پرتاپ سے مارکنڈیہ جی نے اتنی لمبی آیو پائی ہے ؁

ادھیائے ——— ۱۱

بھگوان کے شنکھ، چکر، گدا آدی کا ورنن

شونک آدی رشی پوچھنے لگے ہے سوت جی کرپا کرکے یہ بتایئے کہ بھگوان شنکھ، چکر، گدا، وجینتی مالا آدی جو کچھ دھارن کئے رہتے ہیں کیا ہیں؟ انکا رہسیہ کیا ہے؟ سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! تم نے ایسی بات پوچھی ہے جسکا رہسیہ کوئی بھی ٹھیک طرح نہیں جانتا پر تو جو کچھ میں نے اپنے پتا سے سنا ہے وہ تمکو بتاتا ہوں۔ یہ ساری سرشٹی بھگوان کا روپ ہے۔ پرتھوی بھگوان کے پیر ہیں۔ آکاش گنگا انکا شر ہے۔ سوریہ ان کا نیتا میں ہے، وایو انکی شواس ہے، چاروں دشائیں انکی چاروں بھجائیں ہیں۔ لوک پال انکے کان ہیں۔ دانت یمراج ہیں۔ ورکش وبنسپتی شریر کے بال ہیں۔ ورشا کے بادل انکی آنکھوں کی بھنویں ہیں اور دکھ سُکھ انکی آنکھیں ہیں ہمالیہ پہاڑ انکے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ندیاں شریر کی نسیں ہیں سمندر شریر کا رکت ہے۔ ان سبکو بھگوان کا انش سمجھنا چاہیئے کیونکہ بھگوان ہی انکو اتپن کرتا ہے اور وہی سماپت کر دیتا ہے۔ وجینتی مالا بھگوان کی مایا ہے جسکے دانوں میں سرشٹی پروئی ہوئی ہے، کوستبھ منی بھگوان کی جیوتی ہے شیش ناگ انکا سنگھاسن ہے۔ گدا پراکرم ہے۔ سدرشن چکر اگنی کا تتو ہے شنکھ جل کا تتو ہے۔ لکشمی جی انکی شکتی ہیں۔ اس پرکار یہ سب بھگوان کے وراٹ روپ میں سمٹتے ہیں۔ جو منشیہ پراتکال برہم مہورت میں اٹھکر بھگوان کے اس وراٹ روپ کا سمرن کرتا ہے اسکے سارے پاپ کٹ جاتے ہیں۔ شونک ادی رشی نے پرشن کیا کہ ہے مہاراج! آپنے پانچویں اسکندھ میں بتایا تھا سوریہ ہر ماس میں الگ الگ روپ سے درشن دیتے ہیں اور انکے گن بھی بدلتے رہتے ہیں سو کرپا کرکے سوریہ دیوتا کے وہ نام ہمیں بتایئے۔ سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! سارے جگت میں پرچنڈ تاپ پھیلانیوالے سوریہ دیو بھی ساکشات بھگوان جی کا ہی اوتار ہیں چیت کے مہینے میں سوریہ دھاتا کے نام سے جگت میں پرکاش پھیلاتے ہیں۔ یکش انکا رتھ چلاتے ہیں، ہیتی نامک راکشش رتھ کو دھکا دیتا ہوا جاتا ہے۔ واسوکی ناگ کی لگام انکے گھوڑوں کے پڑی ہوتی ہے، کرت استھلی نامک اپسرا رتھ کے ساتھ ناچتی جاتی ہے اور تمبرو نامک گندھرو گانا گاتا ہوا جاتا ہے۔ پلستیہ رشی شنکھ بجاتے ہوئے جاتے ہیں۔ وشاکھ کے مہینے میں ارماکے نام سے سوریہ دیوتا پرکاش کرتے ہیں اس مہینے میں پلہہ رشی، نارد نامک گندھرو، پنجکا استھلی نامک اپسرا، کچھ نیر ناگ، اتھوجی نامک یکش اور پرہیتی راکشش اپنا اپنا کام کرتے ہوئے انکے ساتھ جاتے ہیں جیٹھ کے مہینے [illegible] انکے ساتھ [illegible] الگندھرو، مینکا اپسرا، تکشک نامک

رتھ سون یکش اور چتر سون راکشش ہوتے ہیں۔ اساڑھ کے مہینے میں سوریہ کا نام ورن سوریہ ہوتا ہے۔ انکے ساتھ وسشٹ رشی، ہوہو گندھرو، رمبھا اپسرا، شکر ناگ، سہہ جنیہ یکش اور چتر سون راکشش ہوتے ہیں۔ ساون کے مہینے میں سورج کا نام اندر سوریہ ہوتا ہے۔ انکے ساتھ انگرا رشی، وشواوسو گندھرو، پرلوچیا اپسرا، ایلا پتر ناگ، شروتا یکش اور وریہ راکشش ہوتے ہیں۔ بھادوں میں سوریہ دسوان کہلاتے ہیں۔ انکے ساتھ بھرگو رشی، اگرسین گندھرو، انولاما اپسرا، شنکھ پال ناگ، آساارن یکش اور ویاگھر راکشش اپنا اپنا کام کرتے جاتے ہیں۔ کنوار کے مہینے میں توشٹا سوریہ نام کے سوریہ بھگوان پرکاش کرتے ہیں۔ انکے ساتھ یم دگنی رشی، دھرت راشٹر گندھرو، تلوتما اپسرا، کمبل ناگ، شت جیت اور برہما پیت راکشش لیتے ہیں —
کاتک کے مہینے میں سوریہ وشنو سوریہ کہلاتے ہیں۔ انکے ساتھ وشوامتر رشی، سوریہ ورچا گندھرو، رمبھا اپسرا، اشوتر ناگ، ستیہ جیت یکش اور مکھا پیت راکشش یہ ہوتے ہیں۔ اگہن کے مہینے میں انشو سوریہ کہلاتے ہیں۔ انکی سیوا میں کشیپ رشی، رتوسین گندھرو، اروشی اپسرا، مہاشنکھ ناگ، تاکشریہ یکش اور ودیوتشترو راکشش ہوتے ہیں۔ پوس میں بھرگو سوریہ نام ہوتا ہے۔ انکے ساتھ آیو رشی، ارشٹ نیمی گندھرو، پورچتی اپسرا، کرکوٹک ناگ، اورن یکش، اور اسپھورج راکشش ہوتے ہیں۔ ماگھ کے مہینے میں پوشا سوریہ کہلاتے ہیں۔ انکے ساتھ گوتم رشی، سکھین گندھرو، دھرتاچی اپسرا، دھننجے ناگ، سرچی یکش اور وات راکشش ہوتے ہیں۔ پھاگن کے سوریہ پرجنیہ سوریہ کہلاتے ہیں۔ انکے ساتھ بھاردواج رشی، وشوگندھرو، سین جیت اپسرا، ایراوت ناگ، رتو یکش اور ورچا راکشش ہوتے ہیں۔ ہے شونک اس پرکار اپنے چھ گنوں کو ساتھ لئے سوریہ بارہوں مہینے پرانیوں کو پرکاش اور سکھ دیتے رہتے ہیں۔ یدپی سوریہ کے نام الگ الگ ہیں پرنتو سوریہ بدلتے نہیں ۞

ادھیائے —— ۱۲

شریمد بھاگوت کی کتھاؤں کا سار

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! میں نے آپکو یہ پرم کلیان دینے والی شری مد بھاگوت کی کتھا سنائی ہے۔ اس بھاگوت پران میں بارہ اسکندھ ہیں۔ پہلے اسکندھ میں نارد جی نے ویاس جی کو راجہ پریکشت کی کتھا کہنے کو کہا ہے اور وہ انہوں نے سنائی ہے کہ کس پرکار شرنگی رشی نے ان کو شراپ دیا پھر کس پرکار راجہ پریکشت نے کھان پان تیاگ کر انت سمے تک بھگوان کا سمرن کرنے کا نشچے کیا ہے۔ پھر یہ بتایا ہے کہ شکدیو جی اور راجہ پریکشت میں کیا کیا باتیں ہوئیں۔ دوسرے اسکندھ میں نارد اور برہما جی کا سمواد، اوتاروں کا ورنن اور ورات پُرش کی اتپتی کہی ہے۔ تیسرے اسکندھ میں ودُر اور اودھو کا وارتالاپ اور پھر میترییہ جی کا ودُر جی کو اپدیش دینا، پرلئے میں بھگوان کی استھتی، وکاروں کی اتپتی اور ان سے برہمانڈ کی اتپتی کا حال بتایا ہے۔ پرہرنیہ اکش دیتیہ کی کتھا کہی ہے۔ دیو، دانو، پشو اور منوشیہ کی اتپتی، شترُوپا اور سوئمبھو منو کی اتپتی، کردم رشی کا جنم، کپل دیو منی کا اوتار اور پھر دیوہوتی نامک اپنی ماتا کو کپل دیو نے جو گیان سکھایا ہے اس کا ورنن کیا ہے۔ چوتھے اسکندھ میں مریچ آدی نو پرجاپتیوں کی اتپتی، دھرم کی استریوں کا ونش۔ دکش کے یگیہ کا ودھونس، دھرو کا چرتر، پرتھو، پراچین، وہر راجہ کا چرتر بتایا ہے پانچویں اسکندھ میں راجہ پریہ ورت کی کتھا، نابھی راجہ کی کتھا، رشبھ دیو جی کا چرتر، اور بھرت جی کا چرتر ورنن کیا ہے جمبودویپ اور پاتال نرکوں کا ورنن ہے۔ چھٹے میں پرچیتس راجاؤں سے دکش کی اتپتی، دکش کی کنیاؤں کا چرتر اور ان کنیاؤں سے دیوتا، دیتیہ، نر اور ناگ آدی کے اتپن ہونے کا حال بتایا ہے۔ پھر وِترا سُر کے جنم اور مرن کا حال ہے۔ ساتویں میں کشیپ جی کی پتنی دتی کے دیتیہ پتر ہرنیا کش اور ہرنیہ کشیپ کی مرتیو، نرسنگھ اوتار اور پرہلاد کی کتھا ہے۔ آٹھویں اسکندھ میں منونتروں کا ورنن، گجیندر کا موکش، ساگر منتھن، کورما اوتار دیوتاؤں اور اسروں کا سنگرام وشنو کا وامن روپ دھر کر بالی سے تین پیر بھومی مانگنا اور پھر مچھ آدی اوتاروں کا ورنن ہے۔ نوں میں راجاؤں کے ونشوں کا ورنن —

اکشو اکو کا جنم اور ونش کا ورنن، پرتھوی سن کا چرتر، الا کی کتھا، تارا کی کتھا، سوریہ ونش کا ورنن، ششاد، نرگ آدی راجاؤں کا ورنن، راجہ شریاتی کا چرتر، ساکو ستھ آدی کا چرتر، رامچندر جی کی سمست جیون کتھا، نمی کی کتھا، پرشورام ایل یایاتی، ہنش، دشینت، بھرت، شانتنو، یدوکل کا ورنن، یدوکل میں کرشن جی کا اوتار اور انکے متھرا سے گوکل جانے کی کتھا آدی کا ورنن کیا ہے۔ دسویں اسکندھ میں کرشن جی کی بال لیلا، کنس کا بدھ، جراسندھ سے یدھ، دوارکا پری بسانا، رکمنی ہرن، واناسر سنگرام، کاشی جلانا، پانڈوں اور کورووں میں یدھ کرا کر پانڈوں کے ہاتھوں کوروں کا ناش کرانا آدی کا ورنن گیارھویں اسکندھ میں شاپ لا کر یدونشیوں کا ناش کرانا، اودھو۔ کرشن جی اور بلرام کا انتردھیان ہونے آدی کی کتھا ہے۔ بارھویں اسکندھ میں کلگ کے لکشن، کلیگ میں منوشیوں کی دشا، پرلے اور انتی۔ پریکشت کا مرن۔ مارکنڈیہ رشیشور کی کتھا، اور سوریہ کی گتی آدی کا ورنن ہے۔ ہے رشیو! آپنے جو کچھ مجھ سے پوچھا تھا وہ میں نے سب آپکو سنا دیا۔ یہ بھاگوت کلیگ میں بھگوان کی مورتی سوروپ ہے۔ جو اسکا پوجن کرتا ہے اور اسکو پریتی دن پڑھتا ہے اسکے پاپ کٹ جاتے ہیں اور موکش پراپت کرتا ہے۔ جن شکدیو جی نے یہ کتھا مجھے سنائی تھی انکو میں بارمبار پرنام کرتا ہوں ؞

ادھیائے ــــــ ۱۳

پران کے اشلوں کی سنکھیا

سوت جی کہنے لگے ہے رشیو! جو کسی کال میں جنمتا ہے، نہ مرتا ہے، نہ ہوکر پھر ہونیوالا ہے، جو اجنما، نتیہ، سناتن اور پراتن ہے، شریر کے ناش سے جسکا ناش نہیں ہوتا ایسے پرماتما کو میں وارمبار پرنام کرکے پرانوں کی گنتی اور انکے اشلوکوں کی سنکھیا تمکو بتاتا ہوں۔ برہم پران میں دس ہزار اشلوک ہیں، پدم پران میں اکیہزار اشلوک ہیں، وشنو پران میں تیرہ ہزار اشلوک ہیں، شو پران میں چوبیس ہزار اشلوک ہیں، نارد پران میں پچیس ہزار اشلوک ہیں۔ مارکنڈیہ پران میں نو ہزار اشلوک ہیں، اگنی پران میں پندرہ ہزار چار سو اشلوک ہیں، بھوشیہ پران میں چودہ ہزار پانچسو اشلوک ہیں، لنگ پران میں گیارہ ہزار اشلوک ہیں، برہم ویورت پران میں اٹھارہ ہزار اشلوک ہیں، وارہ پران میں چوبیس ہزار اشلوک ہیں، اسکندھ پران میں اکیاسی ہزار ایکسو اشلوک ہیں، وامن پران میں دس ہزار اشلوک ہیں، کورم پران میں سترہ ہزار اشلوک ہیں، متسیہ پران میں چودہ ہزار اشلوک ہیں، گرڑ پران میں انیس ہزار اشلوک ہیں، برہمانڈ پران میں بائیس ہزار اشلوک ہیں اور اس بھاگوت پران میں جو سب پرانوں اور ویدوں کا نچوڑ ہے اور سب سے شریشٹھ ہے اٹھارہ ہزار اشلوک ہیں۔

ہے شونک! جب سرشٹی اتپن ہوئی تھی اُس سمے برہما جی نے سب سے پہلے شریمد بھاگوت اتپن کی۔ پھر انہوں نے اسکا گیان نارد جی کو دیا، نارد جی نے وید ویاس جی کو اس کا اُپدیش دیا۔ پھر شکدیو جی نے اپنے پتا وید ویاس جی سے یہ کتھا سنی۔ شریمد بھاگوت سب کتھاؤں میں شریشٹھ ہے جو اسکو دھیان سے پڑھتا یا سنتا ہے اسکے سارے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ کلیگ واسیوں کیلئے شریمد بھاگوت امرت کے سمان ہے جو منوشیہ نتیہ پرتی اس کتھا کو تھوڑا تھوڑا دھیان پوروک پڑھتا رہے گا اُس پر کلیگ کا پربھاؤ نہیں پڑیگا۔ اسکی ساری منوکامنائیں پورن ہونگی۔ اور انت میں بیکنٹھ پراپت کرے گا۔

اتنی کتھا سنا کر سوتی جی کہنے لگے ہے رشیو! اب ہم بھگوان ترلوکی ناتھ کا نام اسمرن کرتے ہوئے کتھا کو وسرجن کرتے ہیں ؞

اتی